تحقیق الادیان

مصنفہ

خان بہادر میاں غلام فرید خان صاحب

پنشنر ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و

رئیس اعظم بٹالہ ضلع گورداسپور

مطبع الاخبار بٹالہ میں چھپا

بار اول - تعداد ۱۰۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل اوّل

ثنا اُس ذات پاک کا اور ثناہاے اوسکی بیحد و بیحساب انسانی عقل و فراست سے باہر ہین
سانی ادراک وہان تک نہین پہونچ سکتا جو ذات واجب الوجود موجودات صرف اوسکا ایک
سم ہوا اُسکی مخلوق کی شناخت امر محال ہو تو اُس خالق کی جسنے ساری دنیا کو پیدا کیا و بیا
سمان اور سیارگان اور ماہ و آفتاب کوہ و دشت دریا پیدا کئے۔ ایسے خالق کی شناخت جو نہ
تا ہو اور نہ کیف نہ جسم رکھتا ہو نہ عرض اوسکی شناخت کرنی یا اوسکو ملنا امر محال ور ناممکن ہے
نے اپنے ارادہ سے مختلف مذاہب کے پیروون کو جسطرح سمجھایا وہ سمجھے اور اوسکی پیروی کر
اون کے ساتھ وعدہ مغفرت کا کیا ہر ایک فرقہ اپنے آپکو فرقہ مغفور سمجھتا ہے اس تحریر
کا ثبوت یہ ہے کہ کل مذاہب بالعموم خصوص مسلمانون کو تعلیم جو دیگئی اوس تعلیم کا
ی جزو یہ ہے سورۂ قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد۔ قرآن
لیم کی خاص یہ ہدایت ہے۔ الٰہکم الٰہ واحد لا الٰہ الا ھو الرحمن الرحیم۔ غرض کہ ثنا خداوند
ل و فراست انسانی سے باہر ہے اور اوسکا بیان بھی کرنا بہت مشکل ہے۔ شیخ سعدی
صرع بہت اچھا موزون کیا ہے ہمہ گویند و یکی گفتہ نیاید بہزار۔ مذاہب و ملل گو مختلف
ہین مگر خدا کی واحدانیت اکثر مذاہب مین مسلم ہے شیخ سعدی نے ایک شعر اسی مضمون
ے مین کہا ہے جہان متفق بر الٰہیتش۔ فرو ماندہ از کنہ ماہیتش۔ فرقہ دہریہ یا نیچ

قریب قریب یکسان ہین جو لوگ خدا کی وحدانیت کو تسلیم کرتے ہین وہ [illegible] ہین
اور اونھین یہ اعتقاد ہے کہ خدا کی قدرت کی شناخت اور دنیا مین [illegible]
پانا بہت مشکل ہے پہلی ہوا یا دنیا پیغمبر پیدا ہوتا ہے کوئی [illegible]
کس طرح سے کیا اور کیون کیا عمر خیام نے ایک رباعی مین بہت موزون طور پر بیان کیا ہے -

اسرار ازل را نہ تو دانی و نہ من — وین حرف معما نہ تو خوانی و نہ من
ہست از پس پردہ گفتگوی من و تو — چون پردہ در افتد نہ تو مانی و نہ من

اس مسئلہ کو طول دینا میرا مقصود نہین اسواسطے مین صرف دہریہ و نیچریہ کی بابت [illegible]
کچھ تحریر کرنا چاہتا ہون. فرقہ خداپرست کی بابت بعد مین لکھا جائیگا. دہریہ و نیچریہ فرقہ کو دنیا
کے اسباب موجودہ سے بھی کچھ عبرت حاصل نہین ہوئی اور ان کی عقل مین یہ بات نہین آئی ہے
ہر صنعت و حرفت پیشہ کو ہر علم و ہنر مین ابتدائی پیدائش سے لیکر اخیر موجودگی دنیا تک ادنی
ادنے سے لیکر اعلے تک ہر ایک علم و ہنر و پیشہ کا اوستاد کامل ہوتا ہے جسکو مختلف القاب سے
دنیا یاد کرتی ہے. انگریز. لارڈ بشپ کہتے ہین مسلمان قاضی القضات و شیخ المشائخ. ہندو
رکھی کہتے ہین. مگر انتہا ہر ایک کمال کی اوسی ذات پاک تک پہونچتی ہے اسی واسطے یہ قول
صادق آتا ہے. فوق کل ذی علم علیم دنیا مین ایک گھرانہ کو لیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ اوس گھرانہ کا
مرد ہو یا عورت ایک آدمی ضرور ہوگا اور خاندانون سے ایک گروہ کا ایک آفیسر ضرور
ہوتا ہے جسکو چودھری یا سرگروہ یا نمبردار کہا جاتا ہے چند گروہون کا ایک افیسر ہوتا ہے جسکو
حاکم یا رئیس یا راجہ یا جاگیردار کہتے ہین چند راجون یا نوابون کا ایک بادشاہ ہوتا ہے جسکے
ہاتھ مین انتظام سب راجون اور نوابون کا ہوتا ہے چند بادشاہون کے واسطے ایک
شہنشاہ ہوتا ہے چند شہنشاہون کے لیئے بھی اسی سلسلہ سے ایک ذات منتظم ہونا چاہیے
اور وہ خدا ہے کہ اوسکے سوا اور کوئی نہین اگر انہین دو سلسلون کو جو دنیا مین رائج ہین
نیچری اور دہریہ خیال کرتے تو اس نظام دنیا سے اونکو خدا کی وحدانیت تسلیم کرنی پڑتی

کے تھے۔ اور گذشتہ صالحان گذر گئے ہیں۔ صفائی باطن ایسے لوگوں کو فوراً حاصل
ہوتی ہے۔ اور جو آیندہ ہونے والا ہو اُن کو فوراً معلوم ہو جاتا ہے۔ اور میرے سامنے
اُن کا بیان کیا ہوا واقع ہوتا رہا ہے۔

حاصل یہ ہے کہ الحق یعلو ولا یعلے یعنی سچ ہمیشہ بلند ہوتا ہے کبھی نیچا نہیں ہوتا
اسکی مثالیں بہت ہیں اور وہ لکھنے سے طوالت ہوتی ہے۔ مگر میں نے بچشم خود جو ملاحظہ
کیا ہے۔ وہ بطور نظیر کے لکھتا ہوں۔ میرے گھر میں اولاد جیتی نہیں ہوتی تھی۔ اور
ایک فقیر کے ساتھ میری ملاقات تھی۔ میں اُس سے ذکر کیا کرتا تھا۔ جب ایام قریب
ہوئے اور میں اپنے دورہ میں تھا۔ میرے پیچھے وہ گھر پر آیا۔ اور اُس نے باہر کے
دروازہ پر کھڑا ہوکر یہہ کہہ دیا کہ کل صبح یہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ مگر وہ اپنی مائی کا دودھ
نہیں پیئے گا۔ بلکہ بکریوں کا دودھ پیئے گا چنانچہ علے الصباح لڑکا پیدا ہوا اور اُس کی
والدہ کو بخار ہوگیا۔ لوگوں نے صلاح دی کہ کسی دائی کا دودھ اِس کو دیا جاوے۔
چنانچہ دائی بلائی گئی۔ اور اُس کو غسل کراکر پارچات نئے پہنائے گئے اور اُس کو
کہا گیا کہ دودھ دیوے۔ مگر لڑکے نے دودھ اُس کا نہ پیا۔ آخر بکری منگوائی گئی اور
اُس کو دودھ دیا گیا۔ دو روز تک اُس نے بکریوں کا دودھ پیا۔ میں دورہ سے واپس آیا
تو میں نے اُس فقیر سے التجا کی کہ یہہ اپنی والدہ کا دودھ پیئے تو بہتر ہے۔ اُس نے جواب
دیا کہ اب یہہ اپنی والدہ کا ہی دودھ پیئے گا۔ اُسی دن شام کو اُس کی والدہ کا بخار ٹوٹ
گیا۔ اور لڑکے نے اپنی مائی کا دودھ استعمال کرنا شروع کر دیا۔ میں نے بارہا تجربہ کیا
ہے کہ کئی آدمیوں نے کچھ زر نقد اپنے پاس چھپا کر اُس سے پوچھا کہ ہمارے پاس کیا
ہے۔ اور آپ وہ لینا چاہتے ہیں یا نہیں۔ جو کچھ اُن کے پاس تھا فور
اور لوگ بھی دیکھے ہیں کہ جن سے کرامات سرزد ہوتے ہیں۔ اس
کا محض بے فائدہ اور سراسر غلط ہے۔ یہہ رسالہ صرف اسی غ

کہ کرامات کے منکروں کو معلوم ہو جائے۔ کہ انکار کرامات کا امر حق نہیں ہے۔ انکار کرامات کا کسی غرض و دنیاوی سے کرنا محض اُن کی دنیاداری ہے۔ میں نہ فاضل ہوں نہ مولوی ہوں۔ نہ لائق فائق صرف ایک معمولی آدمی ہوں۔ مگر راہ راست پر چلنا میری عقیدت ہے۔ میں قصبہ بٹالہ کا رہنے والا ہوں۔ اور میرے والد کا نام میاں دین محمد تھا۔ اور میرے دادا کا نام میاں پیر محمد تھا اور میرے پردادے کا نام میاں فتح محمد تھا وہ لوگ عالم بھی تھے۔ اور مصنف بھی تھے۔ اخیر پر میری خدا سے دعا ہے کہ وہ اپنی وحدانیت کے طفیل اور اپنے پیغمبر اور اولیاؤں اور شہدا و صدیقین و صالحین کے طفیل میرے اور اجداد کو مغفرت نصیب کرے آمین یا رب العالمین

خان بہادر میاں غلام فرید
رئیس اعظم بٹالہ

مگر اونکی عقل ناقص ہے کچھہ نہین آیا اور وہ اس قول کے قایل ہوگئے کہ ما یہلکنا الا الدھر دنیا
مین ایسے واقعات ہر ایک آدمی پر اس کثرت سے گذرے ہونگے کہ وہ شمار نہین کرسکتا۔
جو کچھہ ارادہ کیا گیا وہ اوس مین ناکام رہا یا جو کچھہ کہ وہ نہین چاہتا تھا وہ اوسکے پیش آیا اگر کوئی
دست غیب کرنیوالا نہین ہے تو ناکامی کے کیا وجوہ ہین ایسے شخص بھی دنیا مین موجود ہین
جنمین انسانی فضایل کا اکثر حصہ موجود ہے مثلاً تندرست ہین۔ تناور ہین حلیم ہین۔ بردبار
ہین۔ صابر ہین۔ قانع ہین سخی ہین۔ رحیم ہین۔ اگر وہ کسی کام کے کرنیکا ارادہ کرتے ہین اور سب
اسباب اوسکے کرنیکے پہلے مہیا کرلیتے ہین اور پہر اوس کام کو ہاتھہ لگاتے ہین۔ ظاہر طور پر تو
یہ بہت پختہ یقین ہوتا ہے کہ وہ کام ضرور ہوجاویگا۔ مگر وہ کبھی اوسمین ناکام رہتے ہین اونکی
ناکامی کے وجوہ کیا ہین بجز اسکے کہ کل نظام دنیا جسکے ہاتھہ مین ہے وہ اوس کام کا کرنا
نہین چاہتا تھا مثلاً روس جیسے عظیم الشان سلطنت جاپان جیسے ایشیا کے ملک پر
لاکھون آدمیون کی فوج بھیجی اور کئی جہاز بھیجے تاکہ جاپانی لوگون کو فتح کرے اور بجائے
فتح وہ خود شکست پاکر واپس جاوے تو یہ امر صاف دلالت کرتا ہے کہ دنیا کے نظام کرنیوالے
نے جاپانیون کو وہ ہمت بخشی کہ اونھون نے روس کی فوج بہادر توانا پر غلبہ پایا حال مین
جو کانگڑہ کا قلعہ کئی سو برس کے بعد گر گیا اور ہزارون مخلوق تباہ اور ضائع ہوئی اور علاقہ
مین کئی ایک مکانات گر گئے۔ یہ کونسا نیچر تھا۔ سلطان ٹرکی کو یورپ کے چند بادشاہون نے
باوجود اسبات کے کہ کئی دفعہ چند متفق ہوکر اوسکے مقابلے پر آئے اور جنگ ہوئے لیکن
ابتک سلطان کو کسنے بچایا۔ دہریہ اور نیچریہ کو معرفت آلہی سے کچھہ حصہ نہین خدا کے نظام
سے کل دنیا کا نظام چل رہا ہے اور کوئی کام کسی انسان یا حیوان کا نہین ہے کہ بجز اوسکی
مرضی کے سرزد ہو حضرت علیؑ نے کیا خوب فرمایا ہے (عرفت ربی بفسخ العزائم) غرض
یہ کہ دہریہ عقیدہ تو بالکل باطل اور فضول ہے اور اوسکی بابت مسٹر بریڈلا یورپین دہریہ
اور اوسکے ہمراہیان ایک فاحش غلطی پر ہین۔

آپ یاد کرو فرقہ نیچریہ کا یہ لوگ اگرچہ اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہین مگر اونکو حضرت مسلمان
کلمہ گو کہا جاوے تو شاید عیب ہوگا مین اس بات کا مقر ہون کہ اون لوگون مین بہت سی
انسانی صفات بھی موجود ہین اور کوئی کوئی نقص بھی موجود ہے۔ مگر نیچریہ عقیدہ نے بہت
شاخ نیچریون کی بھی پیدا کی اور اس نیچری عقیدہ کے بانی مبانی ہونیکا القاب مسٹر
سر سید احمد خان۔ کے سی ایس آئی کو دیا جاتا ہے اسواسطے کچھہ تہوڑا سا اونکی اوصاف کا
ذکر کرنا مقدم ہے اونہون نے ۱۸۵۷ء جیسے عہد مین اپنی عقل و فراست سے بہت سا اپنے
خاندان کو بچایا اور کئی ایک خاندانون کی جان بچائی یہ بھی اونکی بڑی صفت ہے کہ سرکاری
خدمات دل و جان سے انجام دیتے رہے اور ولایت مین جا کر سب حالات دریافت کئے اور
اپنے صاحبزادہ کو ولایت مین بھیجکر بیرسٹر کرایا اور اوسی بیرسٹری کے ذریعہ سے وہ جج
ہائی کورٹ کے بن گئے۔ اونکی خاص صفت یہ ہے کہ اونہون نے ایک کالج کی بنیاد قائم کی
اور دیار کے امیر و غریب سے اور کالج کے انجام پہونچانیکے واسطے خود بہت سی تدبیر اور
روپیہ بذریعہ چندہ جمع کرکے کالج پر صرف کرتے رہے چنانچہ اونہین کے مساعی جمیلہ سے وہ
کالج اب قریب دار العلوم بننے کے ہے اور ممکن ہے کہ دار الفنون بھی بن جاوے۔ سید
صاحب مین خاص خاص اوصاف اور بھی بہت تہے وہ عالم تھے۔ صابر تھے۔ اور کوئی شخص
اون کو برا کہے تو اوسپر صبر کرتے تھے اور قانع رہتے تھے مگر میرے خیال مین اون مین
صرف ایک عیب تھا کہ اسلامی سڑک کو اونہون نے چھوڑ کر اسلام کو ایک پگ ڈنڈی بنا دیا
یہ بات قابل تاسف ہے۔ اون کے بیٹے نے جب سرکاری عہدہ سے استعفا دیا

تو وہ ایک معمولی سی بات تھی اور لوگون نے سید صاحب کو معتوب کیا کہ ایسا استعفاء دینا مناسب نہ تھا مگر اونہون نے یہ عذر کیا کہ چونکہ ہم صابر و قانع ہین اسواسطے میرے بیٹے نے ابن یمین کی رباعی پر عمل کیا ہے۔ اور وہ رباعی یہ ہے۔ ؟

دو نائی نان اگر از گندم است ویا از جو دو تائی پارچہ گر کہنہ است یا خود نو

ہزار بار فزون تر بہ نزد ابن یمین۔ ز فر مملکت کیقباد و کیخسرو

اور اونہون نے ایک رباعی عمر خیام کی بھی اسی استعفاء دینے کے باب مین لکھی ہے۔ رباعی۔

در دہر ہر آن کہ نیم نانے دارد و ز بہر سکون آستانی دارد۔

نے خادم کس بود نہ مخدوم کسے گو شاد بزی کہ خوش جہانی دارد۔

اوسوقت اونکا یہ عقیدہ تھا کہ خون ابراہیمی سے اوس متوفی کا خمیر تھا اسواسطے اوس کو نوکری چھوڑنی لازم پڑ گئی۔ یہ عقیدہ اونکا بالکل راست تھا اور مین بھی اس عقیدہ کی راستی کو تسلیم کرتا ہون کیونکہ یہ فارسی مقولہ بالکل درست ہے کہ زر تصدق سر سر تصدق آبرو۔ مگر مین اس کے ساتھہ ایک بات کا قائل ہون کہ اونکو تفسیر قرآن لکھنے کی کیا ضرورت تھی ہزارون تفسیرین موجود ہین جنمین قرآن شریف کی ترتیب و تحسین فصاحت و بلاغت بیان ہوئی ہے اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم صاحب نے جو کچھہ قرآن شریف مین فرمایا خود کچھہ نہین کہا بلکہ جو کچھہ خدا نے فرمایا وہی آپ نے کہا۔ بقول ما ینطق عن الھوا ان ھو الا وحی یوحیٰ) کیطرف غور کرنی چاہیئے تھی مگر سید صاحب نے کچھہ غور نہین کی کیونکہ وحی یوحی کے معنی اونکی مرضی کے خلاف تھے! اونکی غرض یہ تھی کہ جبرائیل اور باقی فرشتون کے وجود سے انکار کیا جاوے۔ اگر سید صاحب خدا کو قادر مطلق جانتے تھے تو فرشتون سے انکار کرنے کی کوئی خاص وجہ نہ تھی سب صحائف جو نبیون پر اوترے۔ توراۃ۔ انجیل۔ زبور۔ قرآن شریف سب مین جبرائیل اور میکائیل اور دیگر فرشتون کا مذکور ہے تو سید صاحب کو کس فرشتے نے یہ الہام ہوا کہ وہ فرشتون سے بھی منکر ہون اور انبیاؤن سے بھی منکر ہون صرف قرآن شریف کی فصاحت

بلاغت کو معجزہ قرار دیا جاوے اور خدا کی کلام نہ قرار دیا جاوے سید صاحب نے جو قوم عرب پر بد اطواری
چوری خرابی۔ زناکاری بُرے الفاظ مین بیان کئے ہین جو اس طریقہ پر بیان کرنے مناسب
نہ تھے۔ کیونکہ پروردگار عالم نے اونھین شخصون کی اصلاح کے واسطے ایک ایسا شخص بھیجا جو
رحمت للعالمین کے لقب سے ملقب ہوا۔ سید صاحب بہشت اور دوزخ کے بھی منکر ہین۔ اگر
عیسائی مسلمانون پر اعتراض کرتے ہین کہ قرآن شریف مین بہشت اور دوزخ کا ذکر ہے اور
وہ نعماء مادی سے بیان کیا گیا ہے یہ امر درست نہین کیونکہ بہشت و دوزخ جو قرآن شریف مین
مذکور ہوا ہے اوسکے وجود یا عدم وجود سے سوا خدا کے اور کوئی شخص واقف نہین قرآن شریف
مین اوسکا ذکر موجود ہے۔ اگر اوسکو تسلیم کیا جاوے کہ وہ رضاء ربی کی ثمار کا فقط ذکر ہے اور
تمثیل کے طور پر صرف حوران بہشتی وغیرہ کا بیان ہوا تو اوسپر کون اعتراض وارد ہوسکتا ہے۔
ہندون مین سورگ اور نرگ کا لفظ موجود ہے ان دونون کے معنی بہشت دوزخ ہے پھر
مسلمانون پر خاص عیسائیون کا اعتراض کسطرح وارد ہوسکتا ہے۔ توراۃ مین اور انجیل مین
بھی اون نعمتون کا ذکر موجود ہے کہ جو قیامت کے دن اعمال کی جزا مین لوگون کو نصیب ہونگی۔
تو وہ یہ ہین۔ انجیل مین لکھا ہے کہ آب حیات کی صاف ندی۔ سونے کی سڑک اور موتی کے در اور
یشم و نیلم و عقیق و یاقوت بہشت مین ہونگے۔ مگر مسلمانون کے پیغمبر نے بہشت صرف اوسکو
فرمایا ہے۔ (اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی
قلب بشر) اگر احادیث مین یا اصحاب یا تابعین یا تبع تابعین نے باغ و نہرین یا
لذیذ میوون کو اور شراب و شہد اور شیر سے تعبیر کی تو اوسمین کوئی عیب کی بات نہ تھی کیونکہ
عرب کے لوگون کو سمجھانے کے واسطے جو ایسے ویرانے ملک کے رہنے والے تھے ایسی چیزین بیان
کرنی اون لوگون کو ترغیب نیکیون کی دلاتی ہین اس حدیث کے یہ معنے ہین کہ اچھے بندون
کو رضامندی الٰہی سے وہ مزے حاصل ہونگے جو آنکھون نے نہ دیکھے ہونگے اور کانون نے
نہ سنے ہونگے اور کسی دل نے نہ خیال کئے ہونگے گو سید صاحب نے بری طرح سے بیان کرکے

ایک قسم کا تمسخر بہشت سے کیا ہے اور اون کے الفاظ بہت ہی بیہودہ ہین ملان کو کوڑ مغز اور شہوت پرست لکہا ہے حالانکہ ملان کا لفظ عام ہے جنمین سے اکثر ملان لوگ بہت اچھے ہوتے ہین اور بعض ایسے بھی ہوتے ہین جیسے سید صاحب نے لکہا ہے۔ پہر ایسا لکہنا کونسی تہذیب ہے سید صاحب جو ہم نے خود اختراع ایسے کئے ہین جو تعجب خیز ہین۔ کیا خدا کا کسی اچھے آدمی کو ملنا ناممکن ہے۔ اگر خدا کی کوئی زبان نہین ہے تاہم جس شخص کے ساتہہ موافق اوسکے حالات کے اوسکو سمجہانیکے لئے اوسی کی زبان مین کچہہ فرماوے تو کسطرح یہ بات غیر ممکن ہوجاتی ہے اور یہ امر کسطرح خدائی سے باہر ہے۔ جو اعتراض سید صاحب نے آدم کے پیدا ہونے اور فرشتون کے ساتہہ جہگڑا کرنے کی نسبت بیان کیا ہے وہی اعتراض سب اہل سنا اوات کی کتاب پر ہوتا ہے۔۔

پس سید صاحب نے قران شریف کو ہی مورد اعتراض بنا لیا اور توریت اور انجیل کو ملاحظہ نہین کیا کہ کتابون مین اس مسئلہ کا کیا ذکر ہے اور وہان آدم کے ساتہہ فرشتون نے کیا سلوک کیا۔ پہر زیادہ تر کیفیت اس بات میں ہے (علم الادم اسماء کلہا) کی یہ تفسیر فرمائی ہے کہ آدم کے لفظ سے وہ ذات خاص مراد نہین جسکو عوام الناس ورسب کے ملان بابا آدم کہتے ہین بلکہ اوس سے بنی نوع انسانی مراد ہے۔ مگر خدا کے ساتہہ کلام صرف اوسی آدم نے کی تھی۔ یا ساری نوع انسانی نے ادسی آدم نے کی تھی جسے ملان بابا آدم کہتے ہین۔ سید صاحب کے خیال مین کبھی یہ بات نہ آئی کہ اوسوقت اسماء محدودی چند تہے۔ اگر اوس آدم کو بھی اسماء سکہلائے گئے تو۔

(علم الادم اسما کلہا) پر کوئی اعتراض وارد نہین ہوتا۔ جیسے کہ یہ معنی سید صاحب نے گئے ہین ویسے ہی۔ (لا تقربا ھذہ الشجرۃ) کے معنی بھی عجیب کئے گئے ہین جو انسان کے نابالغی و بلوغ کی حالت کا قصہ ہے اسی طرح سے حضرت موسٰے کا دریا سے عبور اور فرعون کا دریا مین غرق ہونا معہ فوج کے سید صاحب کو پسند نہین آیا اوس معاملہ کو بھی آپنے جدا جدا مضمون مین بیان کیا ہے کہین لکہا ہے کہ سمندر پایاب ہوگیا تہا۔ اور کہین لکہا ہے کہ زمین کی تہ مین

سے نکل آئی تھی اور کہین بیان کیا ہے کہ سمندر کے گرد۔ وہ دیوارین پانی کی کھڑی ہوگئین تھین
ان تاویلات کا ماحصل یہ ہے کہ حضرت موسے کا معجزہ نہ تسلیم کیا جاوے کیونکہ قدرت نکو
معجزات وکرامات کے منافی ہین اور سمندر مین جوار بھاٹا کا ہونا تسلیم کرتے ہین اسیطرح صاعقہ
کے معنی اور (ثم بعثنٰکم من بعد موتکم) عجیب کئے ہین موت کا لفظ محتاج بیان نہین عوام الناس
خواندہ اور ناخواندہ اس سے واقف ہین مگر سید صاحب نے اپنے مطلب براری کی غرض سے کئی
معنی کئے ہین کہ ہم موت کو اوسکی واقعی معنون مین یعنے بدن سے جان نکل جانے پر استعمال
نہین کرتے بلکہ مردے کی مانند ہوجانے پر اطلاق کرتے ہین یہان تو آپنے یہ خامہ فرسائی کی
اور جب آیہ تفسیر ثم بعثنٰکم من بعد موتکم ۔ کی فرمائی تو موت کے معنی حقیقی مراد لئے ہین یہ امر محتاج
بیان یا وضاحت نہین ہے کہ لفظ موت کے معنی سید صاحب نے انہین آیات مین دو لئے ہین۔
ایک مردہ کی مانند ہوجانا اور دوسرا جان بدن سے نکل جانا (فلما اخذتھم الرجفۃ قال رب لو شئت
اھلکتھم من قبل۔) اس آیت کریمہ کی تفسیر آپنے یہ فرمائی ہے کہ ستر آدمی جو حضرت موسے علیہ السلام کے ساتھ
خدا کو دیکھنے کیلئے گئے تھے۔ ڈر کے مارے کانپنے لگے حضرت موسے علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے
پروردگار تو جانتا تھا کہ انکو اور مجھکو پہلے ہی کیون نہ مار دیا اس سے پایا جاتا ہے کہ ان کے
مرنے کی نوبت نہ پہونچتی تھی یا بیہوش ہوکر اونکی حالت مردہ کی مانند ہوگئی تھی اسی سبب سے یہان
پر مردہ کا اطلاق کیا گیا یہ تفسیر آپکی باقی مفسرین اسلام کے بالکل برخلاف ہے جنہون نے
لکھا ہے۔ (ولکن احیاھم اللہ تعالے بدعا موسے) اصل غرض سید صاحب کی سب مفسرین کے
برخلاف ایسے تفسیر لکھنے سے وہی مسئلہ مسلمہ سید صاحب کو معجزات وکرامات کا انکار ہے اور سید
صاحب نے یہانتک چارہ جوئی کی کہ موت کے معنون کو آپ ہی سچ تسلیم کیا۔ چنانچہ موت کے معنے نوم
کے قرار دیئے اور یہ بھی فرمایا کہ بعض مفسرین سابق نے موت کو نوم کے معنون مین
استعمال کیا ہے اور رنج وغصہ پر بھی موت کے لفظ کا استعمال ہونا فرمایا۔ اسیطرح من سلوی کے باب
مین آپنے بہت کچھ تعبیرین کی ہین من کو ترنجبین کہا ہے اور سلوا کو بٹیر سا جانور بیان کیا ہے

اور یہ لکھا ہے کہ بنی اسرائیل پر من اور سلوا آسمان کیطرف سے نہین اترا بلکہ وہان کے درختون پر
سے جو ترنجبین وہ جمع کرتے تھے وہی کھاتے تھے اور سلوا کو شکار کرتے تھے۔ چنانچہ اب
بھی اوس جنگل مین من موجود ہے مگر سات آٹھ من سے زیادہ سال بہر مین وہان پیدا نہین
ہوتا مگر اوسوقت بنی اسرائیل نے اپنے خرچ کیلئے ایک لاکھ ساٹھ ہزار پانچسو من سے کم جمع
نہین کیا تہا اور یہ بھی آپنے تسلیم کیا ہے کہ سلوا وہان موجود نہین۔ نہ کوئی اور اس قسم کا
جانور وہان موجود ہے۔ اس داستان بنانے کی غرض سید صاحب کی یہ ہے کہ قانون قدرت
جو نیچریون کی سمجھ مین ہے اوس سے کوئی بہر نہ پہونچے اور قادر مطلق کے افعال بھی محدود
ہوجاوین (فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا) یعنی اوس سے پہوٹ نکلے بارہ چشمے کی تفسیر بھی
عجیب من گھڑت ہے، یہان بھی خوب ورد یا گیا ہے کہ حضرت موسیٰ کے عصا مارنے سے
وہ چشمے نہین پہوٹے بلکہ اوسپر جب چڑہے تو وہان بارہ چشمے پہلے سے جاری تھے اور وہی حال
قرآن شریف مین مذکور ہوا نیچری سب کتب الہامی کے منکر ہوکر یہ بات پسند نہین کرتے کہ
قدرت خدا یا کسی پیغمبر علیہ السلام کے معجزے سے جاری ہوئے تھے۔

سید صاحب تحریر فرماتے ہین کہ وہ بارہ چشمے انقلاب زمانہ کے باعث بند ہوگئے۔ اب
وہان کوئی موجود نہین۔ حال کے سیاحون نے ملاحظہ کیا ہے ایک چشمہ وہان موجود ہے اس
کہنے سے سید صاحب کی فراست کا اندازہ ہوسکتا ہے کہ وہ ایک چشمہ کیون موجود رہا اور انقلاب
زمانہ جنے بارہ چشمے بند کردیئے تھے۔ اوسنے کن وجہ سے ایک چشمہ کو جاری رکھا۔ اگر خدا کو
فاعل مطلق سمجھکر اس مسئلہ پر غور کیجاوے کہ جب خدا نے ضرورت کے وقت عصا موسیٰ کو یہ
برکت دی تھی کہ اوسکے مارنے سے بارہ چشمے جاری ہوکر بنی اسرائیل کے واسطے پانی بہم
پہونچاوین۔ جب وہ ضرورت پوری ہوگئی تو اوسی خدا کے حکم سے وہ جو ایک ضرورت کے
واسطے جاری ہوئے تھے، بند ہوگئے۔ البتہ نیچر کا قانون قدرت کسی عالم فاضل اور کسی
عقلمند کسی ولی کی سمجھ مین نہین آسکتا اوسکو نیچری خود ہی جانتے اور سمجھتے بوجھتے ہین

تفسیر آیت کریمہ (البقرۃ لا ذلول تثیر الارض و لا تسقی الحرث مسلمۃ لا شیۃ فیہا) قابل ملاحظہ ہے۔ سید صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ بقرۃ کا لفظ بیل اور اوسکی مادہ گاؤ کے واسطے مشترک ہے وہ بقرۃ بیل تہا گائے نہتی اور توراۃ مین لکہا ہے کہ ایک لال گائے جو بے داغ اور بے عیب ہو اور جسپر کبہی جوا جوتا نہ گیا ہو شاہ عبد القادر جیسے مفسر نے بہی گائے لکہی ہے۔

پہر سید صاحب نے معلوم نہین کہ بیل کہانسے بنالیا آگے چلکر آپ (کذلک یحیی اللہ الموتی) فاظہر اللہ کو مقدر ماننا پڑیگا۔ اوسکی وجہ معلوم نہین کیا ہے کیون مقدر ماننا پڑیگا حکم قرآن شریف کا صاف ہے۔ پہر چند الفاظ کو مقدر ماننے کی کیا ضرورت ہے جیسے آپنے یہان تکلیف فرمائی ویسے ہی آیات و بینات کے معنی کرنے مین بہی تکلیف اوٹہائی ہے کیونکہ اونہون نے آیات کے معنے معجزات نہین لئے بلکہ احکام لئے ہین۔ یا ہدایات جو انبیاء ان نے لوگون کو دین بلکہ سید صاحب نے (و آتینا عیسے ابن مریم البینات) کے معنی بہی بدل دیئے ہین جہان کے کل مفسرین اور کتب لغات نے بینات کے معنی معجزے لکہے ہین مگر سید صاحب کو یہ امر ناگوار تہا اسلئے اونہون نے اپنے مطلب کے موافق معنے کر لئے ہین اور اس قصہ کو بہی نظر انداز کر دیا کہ جب کافرون نے پیغمبر خدا صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے التجا کی کہ ہم آپ پر اسوقت تک ایمان نہ لاوینگے جبتک آپ ہمارے لئے زمین پہاڑ کر چشمہ نہ نکالدیوین یا اس ملک مین آپکے پاس کہجور اور انگور کے باغ نہ ہون اور جن مین تم آئی ہوئی نہرین نہ نکالدین یا تم پر خدا آسمان کے ٹکڑے کر کے نہ ڈالے یا خدا فرشتون کو اپنے ساتھ زمین پر نہ لادے یا آپکے لئے کوئی زینت دار گہر نہ بنوادے یا آپ آسمان پر چڑہ نہ جاوین یا جبتک ہمارے لئے کوئی ایسی کتاب نہ اوترے جسکو ہم خود پڑہ لیوین۔ اس سوال کے جواب مین خدا نے پیغمبر صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ارشاد فرمایا کہ خدا پاک ہے تم اون سے کہدو کہ پاک ہے میرا پروردگار اور مین تو خدا کا بہیجا ہوا ایک بندہ ہون ۔ خدا نے جو ایسی صورتین پہلے نبیون سے ظہور مین لاکر اونکی امتون کو دکہائین۔ تو وہ آیات کو دیکہ کر بہی ایمان نہ لائے اور اونکو جہوٹہ بیان کیا اس قصہ سے واضح ہوگا کہ کفار مکہ معجزات کے قائل

تھے اور وہی معجزات اونہوں نے طلب کئے جو پہلے نبیون سے طلب گئے تھے. مگر پیغمبر صلعم نے خدا کی جناب مین اسواسطے ان معاملات کے اظہار کی غرض نہ کی کہ پہلے اشتون نے جب اسکو سحر یا کذب بتادیا تہا تو یہ لوگ بھی ویسا ہی کرینگے اور انکو کچھ فایدہ ایمان لانیکا نہ ہوگا یہ امر ظاہر ہے کہ ہر ایک مذہب اور ہر ایک ملت یہود اور نصارا اور پارسی اور دیگر اقوام وبنا خصوص ہندوون مین بھی جو کام اونکے اوتارون سے کئے ہین. اگر اون کے احاطۂ قدرت سے باہر تھے تو خرقِ عادت اوسکو تصور کرتے رہے ہین۔

ہندوون کے وید اور پورانون مین جو عجائبات کرشن جی کے لکہے گئے ہین وہ غور سے ملاحظہ ہونے چاہئے. یہان ایک قصہ مختصراً ذکر کیا جاتا ہے. کہ کرشن جی کی گوپیان سولہ ہزار یا کم و بیش تحقیں اونکو اطلاع ملی کہ جمنا کے پار کرشن جی کے گرو تشریف لائے ہین سب کرشن جی کی خدمت مین حاضر ہوئین اور عرض کیا کہ ہم سب جمنا کے پار جاکر آپ کے گرو صاحب سے ملنا چاہتی ہین مگر دریائے جمنا چڑہا ہوا ہے کوئی کشتی وغیرہ اوسمین موجود نہین اسواسطے وہ پار نہین جا سکتین کوئی سبیل ایسی بتلا دیجاوے کہ وہ پار اوتر جاوین. کرشن جی نے کہا کہ جاکر دریائے جمنا سے یہ کہدو کہ کرشن جی نے کسی عورت کے ساتھہ مدت العمر ہمبستری نہین کی اوسکے طفیل تم ہمکو راستہ دیدو اور پایاب ہوجاؤ دریائے جمنا پایاب ہوگیا اس سے اور سب گوپیان جمنا سے گذر کر گرو صاحب کی خدمت مین حاضر ہوئین اون سب کی تعداد معلوم نہین کہ کسقدر تھی جسقدر کہانا اونکے ہمراہ تہا وہ سب گرو صاحب کے آگے رکہدیا مگر گرو صاحب نے فرمایا کہ سب میرے منہ مین ڈالدو چنانچہ سب نے گرو صاحب کے منہ مین ڈالدیا وہ سب کہا گئے. رخصت کے وقت اونہون نے عرض کی کہ جب ہم آئی تحقین تو کرشن جی کے حکم سے جمنا پایاب ہوگئی تھی اور وہ قصہ ہمبستری کا بھی سنایا. گرو صاحب نے فرمایا کہ اب جاکر جمنا کو کہدو جو ہمیشہ نہار رہتے ہے اوسکا حکم ہے کہ ہمکو راستہ دیدو. چنانچہ اون سب نے جمنا کے کنارہ پر پہونچکر یہ حکم سنادیا جس سے جمنا پایاب ہوگئی اور وہ سب عورات پار اوتر گئین. جمنا سے پار آکر سب نے کرشن جی سے

سوال کیا کہ آپنے سولہ ہزار گوپی سے ہم بستر ہوکر یہ فرمایا کہ جنھنے تمام عمر کسی عورت سے ہم بستری نہین کی اوسکی برکت سے راستہ دیدو اور آپکے گروہ نے جو کہا کہ ہم سب لیگئین تہین سب کہا کر نراد ہار رہونے کا حکم جمنا کی طرف بھیجا جسکی برکت سے وہ پایاب ہوگئی۔ اس مین کیا حکمت ہے۔ کرشن جی نے جواب دیا کہ سبب اوسکا یہ ہے کہ مین نے اپنی خواہش سے کبھی ہم بستری نہین کی صرف تمہاری خواہشون کو پورا کرتا رہا۔ اور یہی امر سبب گروہ کا ہے کہ تمہاری خواہش پوری کرنیکے واسطے اوسنے اتنا کہا نا کہایا اسواسطے مین اور میرا گروہ راستے پر ہین۔ کرشن جی کے بہت سے افعال ایسے ہین جنکو ہندو صاحبان معجزہ سمجہتے ہین۔ ✦

حضرت عیسے کا مردہ کو زندہ کرنا اور برص کا علاج سے شفایاب کرنا۔ اور حضرت کا وقت زندہ کرنے مردہ کے قم باذن اللہ کہنا اور کل دنیا کے اہل کتاب اپنے اپنے پیغمبرون کے معجزات کو تسلیم کرتے ہین سوائے نیچری صاحبان کے جن کے سوائے کوئی قوم یا ملت معجزات سے منکر نہین ✦

سرورکائنات کی نعت مین بڑی بات یہ ہے کہ اونپر ہزار ہزار درود اور صلواۃ بھیجا جاوے کہ اونہون نے خدا کی واحدانیت کی تلقین کی اور رسالت کے مشکل کام کو ہزارہا تکلیف اوٹھا کر بغیر کسی طمع وحرص اور دنیا کے جاہ و مال کے کبھی رنج اور تکلیفین جسمانی اوٹھا کر

اس کام کو انجام پہونچایا اور جب تک زندہ رہے بہت سادہ لباس اور خوراک پر گذارہ کرتے رہے انتقال کے وقت بھی جو خفیف سی رقم آپ صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس تھی وہ بھی گہر سے نکالدی۔ ادائے قرضہ کے بارے مین حضرت علی کو ذمہ دار گردانا کہ جز فرزند آپ صلعم کے وسیمہ ہودہ اداکرین آپ صلعم کے خلاق اور حالات کی تاریخ تولد سے وفات تک باب معجزات اور حالات مین باب ملاحظہ کرنے چاہین اگر نعت و ثناء آپ صلعم کی متفصل بیان کیجاوے تو اوس کے واسطے ایک دفتر چاہیئے۔ یہان صرف اسقدر لکہنا کافی ہے۔ جو مولوی جامی نے ایک شعر مین کہا ہے۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

بیان معجزات تورات

سب سے پہلے حضرت موسےٰ کے معجزات ذکر کرنیکے قابل ہین کتاب پیدائش باب ۱۶ ضمن ۱ تا ۱۱ نمبر مین ہے کہ ہاجرہ حضرت ابراہیم کی زوجہ ثانی حاملہ ہوئی بی بی سارہ کو اوسے دیکھکر رشک ہوا اور بی بی ہاجرہ کے ساتھ پہلے اوسکا برتاو مخالفانہ نہ تہا۔ ہاجرہ نے شیخی کی اسواسطے بی بی سارہ نے اوسکے ساتھ برا برتاو کیا۔ ہاجرہ اوسکے سامنے سے بہاگ گئی وہ جارہی تہی کہ خداوند کے فرشتہ نے اوسے میدان مین پایا۔ جہان ایک چشمہ تہا جو راہ پر واقع ہے۔ فرشتہ نے اوس سے کہا کہ سارہ کی لونڈی ہاجرہ تو کہان آتی ہے اور کدہر جاتی ہے۔ اوسنے کہا کہ مین اپنی بی بی سارہ کے آگے سے بہاگ آتی ہون۔ فرشتہ نے بحکم خدا اوسے کہا کہ تیری اولاد کو بہت بڑہاونگا۔ کہ وہ کثرت سے نہ گنے جاوین اور فرشتہ نے اوسے کہا کہ تو حاملہ ہے اور تو ایک بیٹا جنے گی جسکا نام اسمٰعیل رکہنا چاہیئے۔

باب ۱۷ ورس ۱۵ لغایت ۱۸ میں ہے کہ خدا نے ابراہیم سے کہا کہ تیری جورو ساری
اوسکو ساری مت کہا کر اوسکا نام سارہ ہے اور میں اوسے برکت دونگا اور اوس سے تجھی
تجھے ایک بیٹا دونگا اور اوس بیٹے کو برکت دونگا کہ وہ قوموں کی ماں ہوگی اور ملکوں کے
بادشاہ اوس سے پیدا ہونگے تب ابراہیم منہ کے بل گر کر دل میں کہنے لگے کہ میں سو برس کا
ہوں کیا ہے یہاں بیٹا پیدا ہوگا اور ساری جو نوے برس کی ہے اور وہ کس
طرح جنے گی اور ابراہیم نے کہا کہ اسمعیل تیرے حضور جیتا رہے۔

تب خدا نے کہا کہ تیری جورو سارہ ایک بیٹا جنے گی تو اوسکا نام اسحاق رکھنا اور اسمعیل کے
حق میں میں نے تیری دعا سنی دیکھ میں اوسے برکت دونگا اور اوسے بڑا بلند کرونگا
اور اوسے بہت بڑھاؤنگا اوس سے بارہ سردار پیدا ہونگے کتاب خروج باب ۱۴ ضمن نمبر ۵ لغایت
نمبر ۲۲ میں یوں لکھا ہے کہ مصر سے بنی اسرائیل بھاگ گئے ہیں۔ فرعون نے اونکا تعاقب کیا
اور لشکر و گاڑیاں اور سپاہی لیکر اونکے پیچھے دوڑا یہاں تک کہ اونکے قریب پہونچ گیا کتاب
خروج باب نمبر ۱۳ کو ملاحظہ کرو اوس وقت یہ مدد پہنچی کہ ایک فرشتہ جو بنی اسرائیل کے آگے آگے تھا
اور بادل پر چلا جاتا تھا پھر اور اونکی پشت پر آ رہا۔ اور بدلی کا وہ ستون اونکے سامنے
سے گیا اور اونکی پشت پر آ ٹھیرا اور مصریوں کے اور اسرائیل کے لشکر کے بیچ آیا اور ایک اندھیری
بدلی ہو گیا پر رات کو روشن ہوا تمام رات ایک لشکر دوسرے کے نزدیک نہ آیا پھر موسے نے دریا
پر ہاتھ بڑھایا اور خداوند نے سبب بڑی آندھی کے تمام رات دریا کو چلایا اور دریا کو سکھا دیا اور
پانی کو دو حصہ کیا اور بنی اسرائیل دریا کی سوکھی زمین پر ہو کر چلے گئے اور پانی اونکے
داہنے اور بائیں دیوار تھی اور مصریوں نے پیچھا کیا اور اونکے پیچھا کئے ہوئے جب
لشکر کی گاڑیاں گھوڑے دریا کے بیچ آ گئے تو دریا کا پانی اسقدر بڑھا کہ وہ غرق ہونے
لگے اگرچہ اوس وقت فرعون کا لشکر بھاگنا چاہتا تھا مگر اونکو بھاگنے کا موقعہ نہ ملا سب کے سب
غرق ہو گئے اوس وقت بنی اسرائیل نے مدد کا ملاحظہ کیا اور صدق دل سے خدا در

حضرت موسیٰ پر ایمان لائے ۔ باب نمبر ۱۵ کتاب خروج مین ان گیتون کا ذکر ہے کہ جو موسیٰ نے اور اونکے بھائی ہارون نے قوم بنی اسرائیل کے ساتھ خدا کی ستائش مین گائے تھے کتاب نمبر ۲ خروج ضمن نمبر ۲۳ لغایت نمبر ۳۰ کو ملاحظہ کرو جسمین حضرت موسیٰ نے خدا سے ہم کلام ہو کر سبت کے دن کی نسبت کہ اوسمین کوئی کام نہ کیا جاوے ۔ اور بطور ہدایت بعض بعض باتون کی بابت ارشاد فرمایا ۔ ۴

جب خدا تعالیٰ نے ہدایت کی تو دو لوحین حضرت موسیٰ کو دین اور وہ لوحین سنگین تھین اور وہ لوحین خدا کی اونگلی سے لکھی ہوئی تھین ۔ حضرت موسیٰ تو پہاڑ پر لوگون کے ساتھ تھے بنی اسرائیل نے ملکر ہارون سے کہا کہ ہمارے لئے کوئی معبود بنا کہ جس کی ہم عبادت کیا کرین ۔ اونہون نے کہا کہ سب زیور طلائی جو تمہاری عورات نے پہنا ہوا ہے اوتار کر میرے پاس لاؤ چنانچہ وہ زیور اوتار کر لائے ۔ ہارون نے اوس زیور کو گلا کر سونا بنایا اور اوس سونے سے ایک بچھڑا بنایا ۔ اور اوسکو سامنے رکھکر گانا بجانا شروع کیا اور قربانی بھی اوسکے سامنے کرنی چاہی حضرت موسیٰ اوسوقت پہاڑ سے لوگون کے ساتھ اوترتے آتے تھے اونہون نے جب شور سنا تو بڑے غصہ مین آئے اور حضرت ہارون سے کہا کہ یہ کام تمنے کیا بُرا کیا ہے اونہون نے عرض کی کہ آپ جانتے ہین کہ لوگ بڑے خیرہ ہین اور یہ قوم بدی کی طرف بہت مائل ہے اونکے کہنے سے مین نے یہ کام کیا ہے حضرت موسیٰ نے خدا کی جناب مین عرض کی کہ اے خداوند انکا یہ گناہ معاف کر اون کی عرض قبول ہوکر بنی اسرائیل پر کوئی عذاب نازل نہ ہوا اور جو لوحین حضرت موسیٰ کو خدا نے خود دین تھین غصہ مین آکر خود توڑ دین ۔ ۵

باب نمبر ۳۴ ضمن نمبر ۱۲ و نمبر ۱۳ مین خداوند تعالےٰ نے یہ ہدایت فرمائی کہ تم اون لوگون کے ساتھ جن مین تمہین بھیجتا ہون کچھ عہد نہ باندھو ۔ کیونکہ کوئی عہد تمہارے درمیان پھندا نہ ہو بلکہ تم اون کی قربان گاہون کو ڈھا دو اور اونکے بتون کو توڑ دو تاکہ وہ کسی دوسرے خدا

کی پرستش نکرنے پائین. خداوند جسکا نام غیور ہے وہ خدا غیور ہے ایسا نہووے کہ اوس زمین کے باشندون سے کچھہ عہد باندہے کہ وے جب معبودون کی پیروی مین زناہ کرتے اور اپنے معبودون کی لئے قربانی کرنے مین تجھکو بلاوین اور تو اون کی قربانی سی کہاوے۔ حضرت موسئے چالیس دن تک کوہ سینا پر رہے جب اوترے تو اونکا چہرہ نورانی تہا اور نور کی طرح چمکتا تہا اور بنی اسرائیل ون سے اسقدر خوف کہاتے تہے کہ اون کے پاس حاضر نہ ہوتے آخر ہارون علیہ السلام اور بنی اسرائیل حضرت موسئے علیہ السلام کے پاس آئے اور حضرت موسئے علیہ السلام وہ باتین جو خدا نے فرمائی تہین اونکو سنائین۔ باب نمبر ۱ کتاب گنتی ضمن نمبر ۳۱ لغایت نمبر ۳۴ جب موسئے سب باتین کہہ چکا اور احکام سنا چکا تو بہت سے لوگ قوم بنی اسرائیل کے جو گناہگار تہے اون کے گہرون کے نیچے کی زمین پہٹ گئی اور پہٹ کر زمین نے سونہہ ایسا کہولا کہ اونہین اور اون کے گہرون کو اور اون سب آدمیون کو نگل گئی اور زمین نے اونکو چہپا دیا اور اپنی جماعت کے تمام لوگون سے فناہ ہو گئے اور خداوند کے حضور سے آگ نکلی اور جن لوگون نے بخور گذرانا تہا آگ اون کو کہا گئی۔ اسی طرح کتاب گنتی ضمن نمبر ۴۴ و نمبر ۴۵ کو ملاحظہ کرو۔ کہ خداوند کا غضب بنی اسرائیل پر زیادہ تہا اسواسطے خدا نے موسیٰ اور ہارون سے کہا۔ کہ تم اِن لوگون سے جدا ہو جاؤ تا کہ مین انکو ہلاک کرون اونہون نے معافی کی خواستگاری کی اور اوندہے گر پڑے اور موسئے نے ہارون کو کہا کہ تم عودسوز اور اوسمین مذبح پر کی آگ رکہہ اور اوسمین بخور ڈال اور جلد جماعت مین داخل ہو کر اون کیلئے کفارہ دے کیونکہ خداوند کے حضور سے غضب نکلا اور وبا شروع ہوئی۔

چنانچہ ہارون نے اوسی طرح عودسوز لیکر جلائے اور بخور ڈالا اور اون لوگون کے لیئے کفارہ دیا اوس وبا سے چودہ ہزار بنی اسرائیل فوت ہوئے۔ مگر ہارون جو مردے اور زندون کے بیچ مین کہڑا ہوا تہا اوسکو خیریت گذری تب ہارون جماعت کے خیمہ پر

موسےکے پاس پھر آیا اور وبا موقوف ہوگئی باب نمبر ۲۰ کتاب گنتی ضمن نمبر ۹ و نمبر ۱۰ کو ملاحظہ کرو
کہ جب جنگل مین بنی اسرائیل پانی سے پیاسے مرنے لگے اور اون کے مال مویشی بھی
سب پیاسے تھے تو اونھون نے حضرت موسے سے کہا کہ تم ہمکو مصر سے نکال لائے
اور تم کہتے تھے کہ انجیرون اور انارون کے باغ مین لیجا وینگے یہان تو پانی بھی پینے
کو نہین ملتا خدا نے حضرت موسے کو حکم دیا کہ تو اپنی لاٹھی اس چٹان پر زور سے مار اور سب
بنی آدم کو اکھٹا کر چنانچہ موسے نے سب لوگون کو اکھٹا کیا اور چٹان پر لاٹھی ماری اور
کہا کہ سنو اے باغیو کیا ہم تمہارے لیئے چٹان ہی سے پانی نکال لاوین اور دوسری دفعہ
لاٹھی ماری تو بہت پانی اوس چٹان سے نکلا اور جماعت نے اور اون کے چارپایون نے پیا۔
کتاب گنتی باب نمبر ۲۱ ضمن نمبر ۴ و نمبر ۹ مین جو معجزات ہین وہ دیکھنے کے قابل ہین بنی اسرائیل
جب جنگل اوہم مین پہنچے تو اونہون نے شکایت حضرت موسے کے پاس اس امر کی کی
کہ آپ ہمین مصر سے نکال لائے اور ہم بیابان مین مرین جہان روٹی ہے نہ پانی ہمارا
جی کو ہلکی روٹی سے کراہت آتی ہے تب خداوند نے اون لوگون مین جلانے والے
سانپ بھیجے اونہون نے بہت سے لوگون کو کاٹا کہ بنی اسرائیل بہت سے مرگئے تب وہ حضرت
موسے کے پاس آئے اور بولے کہ ہمنے گناہ کیا کہ ہمنے تیری اور خداوند کی بدگوئی کی
سو تو خداوند سے دعا مانگ کہ سانپون کو دور کرے چنانچہ موسے نے دعا
مانگی تب خداوند نے موسے کو فرمایا کہ ایک سانپ اپنے لیئے بنا اور ایک نیزے پر لٹکا
اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی ڈسا ہوا اوس پر نظر کریگا تو وہ جیتا رہیگا۔ چنانچہ موسے نے پیتل کا
ایک سانپ بنا کر ایک نیزہ پر رکھا اون سانپون مین سے جس سانپ نے اون آدمیون سے
کاٹا اور اوس آدمی نے پیتل کے سانپ پر نظر رکھی تو وہ جیتا رہا فوت نہ ہوا کتاب یشوع
باب نمبر ۱۰ ضمن نمبر ۱۲ و نمبر ۱۴ اوجس دن خداوند نے اموریون کے بنی اسرائیل کے
آگے لاکے اون کے قابو مین کردیا۔ اوس دن یشوع نے خداوند کے حضور

بنی اسرائیل کی آنکھون کے سامنے یون کہا کہ اے آفتاب تو جبعون پہ ٹھیرا رہ ۔ اور اے
مہتاب تو بھی وادی ایالون کے درمیان ۔ تب آفتاب ٹھیرا رہا اور مہتاب ٹھیر گیا یہانتک کہ
اون لوگون نے اپنے دشمنون سے انتقام لیا کیا یہ کتاب یاشر میں نہین لکھا ہے اور
آفتاب آسمان کے بیچون بیچ ٹھیرا رہا اور تقریباً پورے دن بہر کے پچھم کیطرف مائل نہ ہوا اور ایسا دن
اس سے پہلے ایسا دن کبھی نہ ہوا تھا اور نہ اوسکے بعد ہوا ہے کہ خدا ایک مرد کی آواز کا شنوا
ہوا کہ خداوند اسرائیل کیلئے لڑا پھر یشوع اور اوسکے ساتھ سارے اسرائیل
جلجال کے خیمہ گاہ کو پھر گئے ۔ قاضیون کی کتاب باب نمبر ۶ ضمن نمبر ۱۱ لغایت نمبر ۱۶ پھر خداوند
کا فرشتہ آیا اور عفرہ مین بلوط کے ایک درخت کے نیچے جو یوآس ابیعزری کا تھا بیٹھا ہو اوس
وقت اوسکا بیٹا جدعون مے کے کولہو کے پاس گیہون جہاڑ رہا تھا کہ مدیانیون کے
ہاتھ سے اوسے بچاوے سو خداوند کا فرشتہ اوسے دکہائی دیا اور اوس سے کہا کہ خداوند تیرے
ساتھ ہے ۔ اے بہادر پہلوان ۔ جدعون نے اوسے کہا اے مالک میرے اگر خداوند
ہمارے ساتھ ہے تو ہم پر یہ سب حادثے کیون پڑے اور کہان ہین اوسکی وے سب
قدرتین جو ہمارے باپ دادون نے ہم سے بیان کین اور کہا کیا خداوند ہمکو مصر سے
نہین نکال لایا لیکن اب خداوند نے ہمکو چھوڑ دیا اور ہمکو مدیانیون کے قبضہ مین کر دیا تب
خداوند نے اوس پر نگاہ کی اور کہا کہ اپنی اس قوت کے ساتھ جا کہ تو بنی اسرائیل کو مدیانیون
کے ہاتھ سے رہائی دیگا کیا مین تجھے نہین بھیجتا اور اوسنے اوسے کہا اے مالک مین
کسطرح بنی اسرائیل کو بچاؤن ۔ دیکھہ کہ میرا گھرانا منسی مین حقیر ہے اور مین اپنے باپ دادون
کے گھرانے مین سب سے چھوٹا ہون ۔ تب خداوند نے اوسے فرمایا کہ مین تیرے ساتھ
ہونگا اور تو مدیانیون کو ایک ہی آدمی کیطرح ماریگا کتاب نمبر ۶ ضمن نمبر ۲۱ لغایت نمبر ۲۲ تب
خداوند کے فرشتے نے اوس عصا کی نوک سے جو اوسکے ہاتھہ مین تھا گوشت اور فطیری
روٹیون کو چھوا اور اوس پتھر سے آگ نکلی اور گوشت اور فطیری روٹیان کہا گئی تب

خداوند کا فرشتہ اوسکی نظر سے غائب ہوگیا جب جدعون نے کہا افسوس ہے اے میرے مالک خداوند کہ مین نے خداوند کے فرشتے کو آمنے سامنے دیکھا سو خداوند نے اوسے کہا سلام تجھہ پر ہو خوف نہ کر تو نہ مریگا ۔

تب جدعون نے کہا افسوس ہے اے مالک خداوند کہ مین نے خداوند کے فرشتے کو آمنے سامنے دیکھا سو خداوند نے اوسے کہا سلام تجھہ پر ہو خوف نہ کر تو نہ مریگا ۔ تب جدعون نے وہان خداوند کیلئے مذبح بنایا اور اوسکا نام یہوداہ سلوم رکھا سو وہ ابیعزریون کے عفرہ مین آجکے دن تک موجود ہے اور ایسا ہوا کہ اوسی رات خداوند نے اوسے کہا کہ اپنے باپ کا جوان بیل یعنے وہ دوسرا بیل جو سات برس کا ہے اور بعل کا مذبح جو تیرے باپ کا ہی ڈہا دے اور اوسپر کا گہنا باغ کاٹ ڈال ۔ اور خداوند اپنے خدا کے لئے اس چٹان کی چوٹی پر معین جگہ پہ مذبح بنا اور اوس دوسرے بیل کو لیکے اوس گہنے باغ کی لکڑی کے ساتھہ جسے تو کاٹ ڈالیگا سوختنی قربانی گذران ۔ تب جدعون نے اپنے چاکرون سے دس آدمی لئے اور جیسا کہ خداوند نے اوسے فرمایا تہا کیا ۔ اور ازبسکہ وہ یہ کام دن مین کرنیسے اپنے باپکے خاندان اور اوس شہر کے باشندون سے ڈرا اسلئے اوس نے یہ رات کو کیا ۔ باب نمبر ۱۳ کتاب قاضیون کی ضمن نمبر ۲ لغایت نمبر ۲۵ اور اون کے گہرانے مین صرعہ کا ایک شخص تہا جسکا نام منوحہ تہا ۔ اوسکی جورو بانجہہ تہی اور کوئی لڑکا نہ جنی ۔ اور خداوند کا فرشتہ اوس عورت کو دکھائی دیا اور اوسے کہا کہ دیکھہ اب تو بانجہہ ہے اور جنتی نہین ۔ پر اب حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی ۔ سو اب خبردار رہو اور مے یا نشے کی کوئی چیز نہ پیجیو اور ہر ایک ناپاک چیز کے کہانے سے پرہیز کیجیو ۔ کیونکہ دیکھہ تو حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اوسکے سر پر کبہی اوسترہ نہ پہریگا ۔ اسواسطے کہ وہ لڑکا رحم ہی سے خدا کا نذیر ہوگا اور وہ اسرائیلیون کو فلستیون کے ہاتہہ سے رہائی دینا شروع کریگا ۔

تب اوس عورت نے آکے اپنے شوہر سے کہا کہ ایک مرد خدا مجھ پاس آیا۔ اوسکی صورت
خدا کے فرشتے کی صورت کی طرح بہت ڈرانی تھی۔ پر مین نے اوس سے نہین پوچھا
کہ تو کہان سے ہے اور نہ اوس نے مجھے اپنا نام بتایا۔ پر اوس نے مجھے کہا دیکھ تو حاملہ
ہوگی اور بیٹا جنے گی سو تو اب۔ مے یا کوئی نشہ نہ پینا اور ناپاک چیز نہ کہانا۔ کیونکہ وہ لڑکا
پیٹ ہی سے اوسکے مرنے کے دن تک خدا کا نذیر ہوگا۔

تب منوحہ نے خداوند کے حضور عاجزی سے دعا کی اور کہا کہ اے میرے مالک ایسا
کر کہ وہ مرد خدا جسے تو نے بہیجا تہا ہم لوگون کے پاس پہر آوے اور ہمکو سکہلاوے
کہ اوس لڑکے سے جو پیدا ہونے کو ہے ہم کیا کرین۔ اور خدا نے منوحہ کی آواز سنی
اور خدا کا فرشتہ اوس عورت کے پاس (جب وقت وہ اپنے کہیت مین بیٹھی تہی) پہر آیا۔ اوس وقت
اوسکا شوہر منوحہ اوسکے ساتھ نہ تہا سو اوس عورت نے پہرتی کی اور دوڑکے اپنے خصم
کو جتایا اور اوسے کہا کہ دیکھ وہی جو اگلے دن مجھے دکہائی دیا تہا سو اب پہر مجھے دکہائی
دیا۔ تب منوحہ اوٹھکے اپنی جورو کے پیچھے روانہ ہوا اور اوس مرد کے پاس آیا اور
اوسے کہا کیا تو وہی مرد ہے جس نے اوس عورت سے باتین کین۔ اوس نے کہا کہ مین وہی
ہون۔ تب منوحہ نے کہا اے کاش کہ تیری باتین پوری ہووین پر وہ لڑکا کس طور
کا ہوگا۔ اور اوس کا کام کیا ہوگا۔ خداوند کے فرشتے نے منوحہ سے کہا اون سب
چیزون سے جو مین نے کہین یہ عورت پرہیز کرے۔ وہ ایسی کوئی چیز جو تاک سے
پیدا ہوتی ہے نہ کہاوے اور مے یا کوئی نشہ نہ پئے اور ناپاک چیز نہ کہاوے۔ اون
سب حکمون کی جو مین نے اوسے کہے ہین محافظت کرے۔ اور منوحہ نے خداوند
کے فرشتے کو کہا کہ تجھ سے اجازت ہو تو ہم تجھکو روک رکہین جبتک کہ ہم تیرے لئے
ایک بکری کا بچہ تیار کرین۔

تب خداوند کے فرشتے نے منوحہ کو جواب دیا اگرچہ تو مجھکو روک رکہے تو بھی مین

تیری روٹی نہین کہانیکا۔ پہ اگر تو سوختنی قربانی گذراننی چاہتا ہے تو تجھے لازم ہے کہ خداوند کیلئے گذرانے۔ کہ منوحہ نہ جانتا تہا کہ وہ خداوند کا فرشتہ ہے۔ پہر منوحہ نے خداوند کے فرشتے کو کہا اپنا نام بتا تا کہ جب تیرا کہا پورا ہو تو ہم تیری تعریف کرین۔ اور خداوند کے فرشتہ نے اوسے کہا کہ تو کیون میرا نام پوچھتا ہے۔ میرا نام عجیب ہے۔

تب منوحہ نے بکری کا ایک بچہ نذر کی قربانی سمیت لیکے ایک چٹان پہ خداوند کے لئے اونہین گذرانا۔ اور فرشتے نے عجائب کام کئے اور منوحہ اور اوسکی جورو دونون دیکہہ رہے تہے۔ اور ایسا ہوا کہ جب مذبح پر سے آسمان کیطرف شعلہ اُٹہا تو خداوند کا فرشتہ شعلہ کے درمیان مذبح پر سے آسمان کو چلا گیا۔ اور منوحہ اور اوسکی جورو نے اوس حال کو دیکہا اور اوندہے سونہہ زمین پر گرے۔ خداوند کا فرشتہ منوحہ اور اوسکی جورو کو پہر دکہائی نہ دیا۔ تب منوحہ نے جانا کہ وہ خداوند کا فرشتہ تہا تب منوحہ نے اپنی جورو سے کہا کہ ہم اب ضرور مر جائینگے کیونکہ ہمنے خدا کو دیکہا۔ اوسکی جورو نے اوسے کہا اگر خداوند چاہتا کہ ہمین مار ڈالے تو سوختنی قربانی اور نذر کی قربانی ہمارے ہاتہون سے قبول نہ کرتا نہ ہمین یہ سب کچہہ دکہاتا اور نہ ہمین اس وقت یہ جو اوس نے ہمین کہا تہا سناتا۔

غرض وہ عورت بیٹا جنی اور اوسکا نام سمسون رکہا۔ اور وہ لڑکا بڑہا اور خداوند نے اوسے مبارک کیا۔ اور خداوند کی روح وان کے خیمہ گاہ صرعہ اور استال کے درمیان اوسی وقت بوقت اُبہارنے لگی ۔۔

کتاب قاضیون کی باب نمبر ۱۵ ضمن نمبرہ الغایت نمبر ۱۹۔ اوس وقت اوس نے ایک گدہے کے جبڑے کی نئی ہڈی پائی اور اپنا ہاتہہ بڑہا کے اوسکو لیا۔ اور اس سے اوسنے ایک ہزار آدمی کو مارا۔ سمسون بولا ایک گدہے کے جبڑے کی ہڈی سے تو تو دون کے تودے ہوئے ہین نے ایک گدہے کے جبڑے کی ہڈی سے ایک ہزار مرد بیجان کئے اور ایسا ہوا کہ جب یہ کلام کہہ چکا تو اوسنے جبڑا

اپنے ہاتھ سے پہینک دیا اور اوس جگہ کا نام رامت لحی رکہا۔ اور نہایت پیاسا ہوا تب اوسنے خداوند کو پکارا اور کہا کہ تو نے اپنے بندے کے ہاتہہ سے یہ بڑی رہائی بخشی۔ اب کیا مین پیاس سے مرون اور نامختونون کے ہاتہہ مین پڑون پر خدا نے لحی مین ایک گڑہا کہودا اور وہان سے پانی نکلا۔ اور جب اوسنے پیا تب اوسکے دم مین دم آیا اور دوبارہ جیا۔ اسلئے اوس نے اوس جگہ کا نام عین ہقورے رکہا جو لحی مین آجتک ہے۔ اور اوس نے فلیستون کے وقت مین بیس برس تک بنی اسرائیل پر حکومت کی ❊

کتاب سلاطین باب نمبر ۱ ضمن نمبر ۹ لغایت نمبر ۱۶۔ تب خداوند کا کلام اوسپر نازل ہوا اور اوسنے کہا۔ کہ اوٹھ اور صیدا کے ساریت کو چلا جا اور وہان رہ۔ دیکہہ کہ مین نے ایک بیوہ کو حکم دیا ہے کہ وہان تیری پرورش کرے۔

چنانچہ وہ اوٹھا اور ساریت کو گیا۔ اور جب وہ شہر کے پہاٹک پر پہنچا تو دیکہا کہ وہ بیوہ وہان لکڑیان چن رہی تھی۔ سو اوسنے اوسے پکار کر کہا مہربانی کر کے مجہکو ایک گہونٹ پانی کسی برتن مین لا دیجئے کہ مین پیون اور جب وہ لانے چلی تو وہ چلایا اور کہا عنایت کر کے ایک ٹکڑا روٹی کا اپنے ہاتہہ مین میرے لئے لیتی آئیو۔ وہ بولی خداوند تیرے خدا کی قسم مجہہ پاس روٹی نہین مگر ایک مٹھی بہر آٹا ایک مٹکے مین ہے اور تہوڑا تیل ایک لوٹے مین۔ اور دیکہہ مین دو ایک لکڑیان چن رہی ہون تاکہ گہر جا کے اپنے اور اپنے بیٹے کے لئے اوسے پکاؤن تاکہ ہم اوسے کہاوین اور نہ مرین۔ تب ایلیاہ نے اوسے کہا مت ڈر جا اور جو کہتی ہے سو کر۔ پر اوس سے پہلے میرے لئے ایک ٹکیا پکا اور میرے پاس لے آ۔ بعد اوسکے اپنے اور اپنے بیٹے کیلئے پکائیو۔ کہ خداوند اسرائیل کا خدا یون فرماتا ہے کہ مٹکے کا آٹا نہ چک جائیگا اور لوٹے کا تیل تمام نہ ہوگا مگر اوس دن کہ جب مین خداوند زمین پر مینہہ نہ برسادے۔ سو اوسنے جیسا کہ ایلیاہ نے

اوس سے کہا تہا کیا اور یہ اور وہ اور اوسکے کنبہ کے لوگ بہت دنون تک کہاتے رہے۔ اور مٹکے کا آٹا چکا اور نہ لوٹے کا تیل تمام ہوا) جیسا کہ خداوند نے ایلیاہ کی معرفت فرمایا تہا۔ اور یون ہوا کہ بعد اوس کے گہر والی عورت کا بیٹا بیمار پڑا اور اوسکی بیماری اس شدت کی ہوئی کہ اوس مین دم باقی نہ رہا۔ تب اوسنے ایلیاہ کو کہا اے مرد خدا تجہے مجہ سے کیا کام ہے۔ کیا تو اسواسطے مجہہ پاس آیا ہے کہ میرے گناہ یاد دلائے اور میرے بیٹے کو مار ڈالے اوسنے اوسکے جواب مین کہا اپنا بیٹا مجہکو دے۔ اور وہ اوسکی گودی سے لیکے اوسکو بالاخانہ پر جہان وہ رہتا تہا چڑہا لے گیا اور اوسے اپنے پلنگ پر لٹایا۔ اور اوسنے خداوند کو پکارا اور کہا کہ اے خداوند میرے خدا اپنی عنایت سے ایسا کیجیے کہ اوس لڑکے کی جان اوسمین پہر آوے۔ اور خداوند نے ایلیاہ کی دعا سنی اور لڑکے کی جان اوسمین پہر آئی کہ وہ جی اوٹہا۔ تب ایلیاہ نے اوس لڑکے کو اوٹہا لیا اور بالاخانے پر سے گہر کے اندر لیگیا اور اوسے اوسکی مان کے سپرد کیا۔ اور ایلیاہ نے کہا کہ دیکہہ تیرا بیٹا جیتا ہے۔ تب وہ عورت ایلیاہ سے بولی اب مین اس سے جان گئی کہ تو مرد خدا ہے اور کہ خداوند کا سخن جو تیرے منہہ مین ہے سو سچ ہے)۔

کتاب سلاطین باب نمبر ۱۸ ضمن نمبر ۲۲ نہایت ۲۴۔ تب ایلیاہ نے اون لوگون سے کہا خداوند کے نبیون مین سے مین ہی اکیلا باقی ہون پر بعل کے نبی چارسو پچاس آدمی ہین سو چاہیے اب ہمکو دو بیل دیوین۔ اور وے اپنے لئے ایک بیل کو پسند کرلین اور اوسے ٹکڑے ٹکڑے کرین اور لکڑیون پہ دہرین اور آگ نہ دین۔ اور مین دوسرا بیل تیار کرونگا اور اوسے لکڑیون پر دہرونگا اور آگ نہ دونگا۔ تب تم اپنے خدا اونکا نام لو۔ اور مین یہوداہ کا نام لونگا۔ اور وہ خدا جو آگ سے جواب بہیجے سو وہی خدا ٹہیرے اور سب لوگون نے جواب دیا اور کہا کیا خوب کلام ہے

اور ایلیاہ نے بعل کے نبیوں کو کہا تم اپنے لئے ایک بیل چن لو اور پہلے اوسے تیار
کرو کہ تم بہت ہو۔ اور اپنے خداوں کا نام لو اور آگ مت دو کہ اونھوں نے وہ بیل
جو اونھیں دیا گیا لیا اور اوسے تیار کیا۔ اور صبح سے دوپہر تک بعل کا نام لیا کئے کہ
اے بعل ہماری سن۔ پر کچھ آواز نہ ہوئی اور نہ کوئی جواب دینے والا تہا۔ اور وے اوس
مذبح پر جو بنا تہا کودا کئے اور دوپہر کو ایسا ہوا کہ ایلیاہ اونپر ہنسا اور بولا بلند آواز سے
پکارو۔ کیونکہ وہ تو ایک خدا ہے۔ شاید وہ باتیں کر رہا ہے یا وہ خلوت میں ہے یا کہیں
سفر میں ہے۔ اور شاید کہ وہ سوتا ہے سو ضرور ہے کہ وہ جگایا جاوے تب وے
بلند آواز سے چلائے اور اونھوں نے جیسا اونکا دستور ہے آپکو چھریوں اور
نشتروں سے گھایل کیا یہانتک کہ لہو اونپر بہ گیا۔ اور ایسا ہوا کہ جب دوپہر کا وقت گذر
گیا اور وے شام کی قربانی کے چڑہانے کے وقت تک نبوت کرتے رہے پر نہ کچھ صدا
ہوئی نہ کوئی جواب دینے والا ٹھیرا نہ سننے والا۔ تب ایلیاہ نے سب لوگوں سے کہا کہ
میرے نزدیک آؤ چنانچہ سب لوگ اوسکے نزدیک گئے تب اوسنے خداوند کے اوس
مذبح کو جو ڈھایا گیا تہا پہر کے بنایا اور ایلیاہ نے بنی یعقوب کے فرقوں کے شمار کے مطابق
جنپر خداوند کا کلام اس مضمون کا نازل ہوا تہا کہ تیرا نام اسرائیل ہوگا بارہ پتھر لئے۔ اور
اوسنے ایسی بڑی کھائی کہ جس میں دو پیمانے بیج کے سما دیں کہود دی۔ اور لکڑیوں کو قرینے
سے چنا اور بیل کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور لکڑیوں پر دہرا اور کہا چار مٹکے پانی سے بہر لو
اور اوس سوختنی قربانی پر اور لکڑیوں پر ڈالدو۔ پہر اوسنے کہا کہ دوبارہ ایسا ہی کرو سو
اونہوں نے دوبارہ کیا پہر اوسنے کہا سہ بارہ کرو۔ سو اونہوں نے سہ بارہ بھی کیا اور
مذبح کے گرداگرد پہیل گیا اور کھائی بھی پانی سے بہر گئی۔ اور جب شام کی قربانی چڑہانے
کا وقت پہنچا تو ایسا ہوا کہ ایلیاہ نبی نزدیک آیا اور بولا کہ اے خداوند ابرہام اور اضحاق
اور اسرائیل کے خدا آج کے دن معلوم ہو جائے کہ تو اسرائیل کا خدا ہے اور میں

تیرا بندہ ہون اور مین نے یہ سب کچھ تیرے کہنے سے کیا ہے۔ میری سن۔ اے خداوند
میری سن تاکہ یہ لوگ جانین کہ تو ہے خداوند خدا ہے۔ اور تو نے اون کے دلون کو پہر پہیرا
تب خداوند کی طرف سے آگ نازل ہوئی اور اوسنے اوس سوختنی قربانی اور لکڑیون اور
پتہرون اور ماٹی کو جلا دیا۔ اور اوس پانی کو جو کہائی مین تہا چاٹ لیا۔ جب اون لوگون نے
یہ دیکہا تو وے اوندہے منہہ گرے اور بولے خداوند وہی خدا ہے۔ ایلیاہ نے انہین
کہا بعل کے نبیون کو پکڑ لو کہ اون مین ایک بہی جانے نہ پائے سو اونہون نے اونہین پکڑا
اور ایلیاہ اونکو وادی قیسون مین لایا اور اونہین قتل کیا۔

کتاب سلاطین کے دوسرے باب ۸ ضمن نمبر ا لغایت نمبر ۶ پھر الیسع نے اوس عورت سے
کہ جس کے بیٹے کو اوسنے جلایا تہا کہا اٹھ اور اپنے کنبے سمیت جا اور جہان کہین رہنا ہو سب
ہو وہان رہ۔ کیونکہ خداوند نے کال کو طلب فرمایا ہے اور زمین پر سات برس تک کال رہیگا۔
تب وہ عورت اٹھی اور اوسنے مرد خدا کے کہنے کے مطابق کیا اور اپنے کنبے سمیت
جاکے فلسطیون کے ملک مین سات سات برس تک رہی۔ اور ایسا ہوا کہ ساتوین سال
کے آخیر یہ عورت فلسطیون کی زمین سے پہری اور بادشاہ پاس چلی گئی تاکہ اپنے گہر اور
اپنی زمین کیلئے فریاد کرے۔ اوس وقت بادشاہ مرد خدا کے چاکر جیحازی سے باتین کرتا
تہا اور کہتا تہا کہ سارے معجزے جو الیسع نے دکھلائے ہین اونہین میرے آگے بیان کیجئے۔
اور ایسا ہوا کہ جب وہ بادشاہ سے کہہ ہی رہا تہا کہ کیونکر اوسنے مردے کو جلایا۔ اور
دیکہو کہ اوس عورت نے جسکے بیٹے کو اوسنے جلایا تہا آکے بادشاہ کے حضور اپنے گہر
اور اپنی زمین کی بابت فریاد کی تب جیحازی بول اٹہا کہ اے میرے خداوند بادشاہ وہ عورت
اور اوسکا لڑکا وہ بیٹا جسے الیسع نے جلایا یہی ہین۔ اور بادشاہ نے جو اوس عورت سے
پوچہا تو اوسنے اوسے بیان کیا۔ تب بادشاہ نے ایک خواجہ سرا کو اوسکے ساتہ کرکے
فرمایا کہ اوسکا سب کچہ جو تہا اور زمین کی سب پیداوار جس دن سے کہ اوسنے یہ زمین چھوڑی

ہے آجنکے دن تک اوسکو پہیر دو۔ *

کتاب یسعیاہ باب نمبر ۱۹ ضمن نمبر ۱ لغایت نمبر ۱۰ مصر کی بابت الہامی کلام دیکہو خداوند ایک تند ابر پر سوار ہوکر مصر مین آویگا اور مصر کے بت اوس کے حضور مین لرزان ہو جاوینگے اور مصر کا دل اوسکے اندر پگہل جاویگا اور مین مصریون کو ہتہیار دیکے آپس مین مخالف کرونگا اُن مین ہر ایک اپنے بہائی سے اور ہر ایک اپنے ہمسائے سے لڑیگا شہر شہر سے اور سلطنت سلطنت سے۔ اور مصر کا جی اوسکے اندر خشک ہو جائیگا اور مین اوسکے منصوبے کو فنا کرونگا اور وے بتون اور افسون گرون کی اور اونکی جنکے یار دیو ہین اور جادوگرون کی تلاش کرینگے پر مین مصریون کو ایک ستمگر حاکم کے قابو مین کر دونگا اور ایک زبردست بادشاہ اُن پر سلطنت کریگا۔ یون خداوند رب الافواج فرماتا ہے۔ دریا سے بہی پانی سوکہ جاوینگے اور ندیان خشک اور خالی ہو جاوینگی اور نالے بدبودار ہو جاوینگے اور مصر کی نہرین خالی ہو جاوینگی سوکہ جاوینگی اور بید اور نے کملا جاوینگی۔ چراگاہین ندی پر ندے کے کنارون پر اور وہ سب چیزین جو ندی کے آس پاس بوئی جاتی ہین مرجہا جائینگی اور فنا ہو جاوینگی اور پہر نہ ہونگی۔ تب مچہوے ماتم کرینگے اور سب جو ندی مین بنسی ڈالتے ہین غم کرینگے اور وے جو پانیون کی سطح پر جال ڈالتے ہین نہایت بیتاب ہو جاوینگے اور سن کے جہاڑنے والے اور کتان کے بننے والے گہبرا جاوینگے۔ ہان اوسکے ارکان دولت نے شکست کہائی اور سارے اجورہ دار رنجیدہ دل ہوئے۔ *

کتاب حزقی ایل باب نمبر ۸ ضمن نمبر ۵ لغایت نمبر ۱۲ تب اوس نے مجہے کہا کہ اے آدم زاد اپنی آنکہین اوتر کی طرف اُٹہا سو مین نے اوتر کیطرف آنکہین اُٹہائین اور کیا دیکہتا ہون کہ اوتر کیطرف مذبح کے دروازے پر رشک کی وہی صورت مدخل مین ہے اور اوس نے مجہے کہا کہ اے آدم زاد تو اون کے کام دیکہتا ہے۔ یہ بڑی گندگیان ہین جو اہل اسرائیل یہان کرتے ہین کہ مین اپنے مقدس کو چہوڑکے اوس سے دور جاؤن۔ پر تو

اور ایک بار پھر اور تو اوس سے زیادہ گندگیان دیکھیگا۔ تب وہ مجھے صحن کے دروازے
پر لایا اور مین نے نظر کی اور کیا دیکھتا ہون کہ ایک دیوار مین ایک چھید ہے۔ تب اوس نے
مجھے کہا کہ اے آدمزاد دیوار کھود۔ سو مین نے دیوار کو کھودا اور ایک دروازہ دیکھا۔ پھر
اوس نے مجھے کہا کہ بھیتر جا اور جو نفرتی کام وے یہان کرتے ہین۔ اونہین دیکھ۔ تب مین
نے اندر جا کے دیکھا اور کیا دیکھتا ہون کہ ہر نوع کے کیڑے جو رینگتے پھرتے ہین اور
کریہ جانورون کی سب صورتین اور اہل اسرائیل کی سب مورتین گرداگرد دیوار پر منقش
ہین اور اہل اسرائیل کے بزرگون مین سے ستر شخص اونکے آگے کھڑے ہین اور یازنیاہ
سافن اونکے بیچون بیچ کھڑا ہے اور ہر مرد کے ہاتھ مین ایک ایک عودسوز تھا اور بخور کا
ایک بھاری بادل اُٹھ رہا ہے۔ تب اُس نے مجھے کہا کہ اے آدمزاد تو نے دیکھا ہے جو اہل
اسرائیل کے بزرگ اندھیرے مین ہر شخص اپنے منقش کا شانون مین کیا کرتے ہین کیونکہ
وے کہتے ہین کہ خداوند ہمین نہین دیکھتا ہے خداوند نے زمین کو چھوڑ دیا ہے +

کتاب حزقی ایل۔ باب نمبر ۳۷ ضمن نمبر ا لغایت نمبر ۱۴۔ خداوند کا ہاتھ مجھ پر تھا اور
اوس نے مجھے خداوند کی روح مین اُٹھا لیا اور اوس وادی مین جو ہڈیون سے بھرپور تھی
مجھے اُتار دیا۔ اور مجھے اون کے آس پاس چوگرد پھرایا۔ اور دیکھ۔ وے وادی کے میدان
مین بہت تھین اور دیکھ وے نہایت سوکھی تھین۔ اور اوس نے مجھے کہا کہ اے آدمزاد
کیا یہ ہڈیان جی سکتی ہین۔ مین نے جواب مین کہا کہ اے خداوند یہوواہ تو ہی جانتا ہے۔ پھر
اوس نے مجھے کہا کہ تو ان ہڈیون کے اوپر نبوت کر اور اون سے کہہ کہ اے سوکھی
ہڈیو تم خداوند کا کلام سنو۔ خداوند یہوواہ ان ہڈیون کو یون فرماتا ہے کہ دیکھو مین تمہارے
اندر مین روح داخل کرونگا اور تم جیوگے۔ اور تم پر نسین بٹھلاؤنگا اور گوشت چڑھاؤنگا
اور تمہین چمڑے سے مڑھونگا اور تم مین روح ڈالونگا اور تم جیوگے اور جانوگے کہ
مین خداوند ہون۔ سو مین نے حکم کے بموجب نبوت کی۔ اور جب مین نبوت کرتا تھا تو ایک

شور ہوا اور دیکھہ ایک جنبش ہوئی اور ہڈیان آپس مین مل گئین ہر ایک ہڈی سے۔ اور
جو مین نے نگاہ کی تو دیکھہ نسین اور گوشت اونپر چڑھ آئے اور چمڑے کی انپر پوشش
ہو گئی۔ پر اون مین روح نہ تھی۔ تب اوس نے کہا۔ کہ نبوت کر۔ تو ہوا سے نبوت کر۔ اے
اے آدم زاد اور ہوا سے کہہ کہ خداوند یہوواہ یون کہتا ہے۔ کہ اے سانس تو چار دل
ہوا اون مین سے آ اور ان مقتولون پر پہونکہہ۔ کہ وے جئین بموجب اوسکے حکم کے محبت کی
اور اون مین روح آئی او وے جی اوٹھے اور اپنے پانون پر کہڑے ہوئے ایک نہایت
بڑا لشکر۔ تب اوس نے مجھے کہا کہ اے آدم زاد یہ ہڈیان سارے اہل اسرائیل ہین۔ دیکھ
یہ کہتے ہین کہ ہماری ہڈیان سوکھہ گئین اور ہماری امید جاتی رہی ہم تو بالکل فنا ہو گئے
اسلئے تو نبوت کر اور اون سے کہہ کہ خداوند یہوواہ یون کہتا ہے۔ کہ دیکھہ اے میرے
لوگ مین تمہاری قبرون کو کہولونگا۔ اور تمہین اور تمہاری قبرون سے باہر نکالونگا اور
اسرائیل کی سرزمین مین لاونگا اور اے میرے لوگ جب مین تمہاری قبرون کو کہولونگا۔
اور تم کو تمہاری قبرون سے باہر نکالونگا۔ تب جانوگے کہ خداوند مین ہون اور مین
اپنی روح تم مین ڈالونگا اور تم جیوگے۔ اور مین تمہاری سرزمین بساؤنگا تب تم جانوگے
کہ مجھہ خداوند نے کہا اور پورا کیا۔ خداوند فرماتا ہے ✦

کتاب دانی ایل باب پنجم ضمن نمبرہ ۲۵ لغایت نمبر ۲۸ اور نوشتہ جو لکھا سو یہ ہے
مِنے مِنے تقیل اوفرسین۔ اور لفظ منے کے یہ معنے ہین کہ خدا نے تیری مملکت کا حساب
کیا اور اوسے تمام کر ڈالا تقیل کے یہ معنے ہے کہ تو ترازو مین تولا گیا اور کم نکلا۔ فرس
کے یہ معنے ہے کہ تیری مملکت منقسم ہوئی اور مادیون اور فارسیون کو دیگئی۔ تب
بلشضر نے حکم کیا اور اونھون نے دانی ایل کو ارغوانی خلعت پہنایا اور سونے کا کنٹھا
اوسکی گردن مین ڈالا اور اوس کے لئے منادی کروائی کہ وہ مملکت مین تیسرے درجے
کا حاکم ہوا۔ ✦

کتاب دانی ایل باب نمبرہ ضمن نمبر۱۷۔ تب دانی ایل نے جواب مین بادشاہ کے حضور کہا تیرا انعام تیرے ہی پاس رہے اور اپنا صلہ دوسرے کو دے تو بھی مین بادشاہ کے لئے اس لکھے کو پڑہونگا اور اوسکے معنے اوسے بتلا دونگا۔

آے بادشاہ خدا تعالے نے بنوکدنضر تیرے باپ کو سلطنت اور حشمت اور شوکت اور عزت بخشی۔ اور اوس حشمت کے سبب جو اوسنے اوسے دے۔ ساری قومین اور امتین اور اہل لغت اوسکے حضور ترسان اور لرزان ہوے جسکو چاہا سرفراز کیا اور جسے چاہا ذلیل کیا لیکن جب اوسکی طبیعت مین گہمنڈ سمایا اور اوسکا دل غرور سے سخت ہوا وہ اپنے تخت سلطنت پر بیٹھنے سے معزول ہوا اور اوسکی حشمت چھینی گئی۔ اور وہ بنی آدم کے درمیان سے ہانکا گیا اور اوسکا دل حیوانون سا بنا اور گورخرون کے ساتھہ رہتا تہا اور اوسے بیلون کی طرح گہاس کہلاتے تہے اور اوسکا بدن آسمان کی شبنم سے تر ہوا یہانتک کہ اوسنے معلوم کیا کہ حق تعالے انسان کی مملکت پر تسلط رکہتا ہے اور جسے چاہے اوسپر قایم کرتا ہے لیکن تو اے بیلشضر جو اوسکا بیٹا ہے۔ باوجودیکہ تو اس سب واقف تہا اس پر بہی تو نے اپنے دل سے عاجزی نہ کی۔ بلکہ آسمانون کے خداوند کے آگے اپنے سر کو بلند کیا اور وے اوسکے گہر کے ظروف تیرے آگے لائے اور تو نے اپنے امرا اور اپنی جورو وان اور اپنے سریتین کے ساتہہ اون مین سے پی اور تو نے چاندی اور سونے اور پیتل اور لوہے اور لکڑی اور پتہر کے معبودون کی جو نہ دیکہتے اور نہ سنتے اور نہ جانتے ہین اونکی حمد کی اور اوس خدا کی جسکے ہاتہہ مین تیرا دل ہے اور جسکے قابو مین تیری ساری راہین ہین اوسکی تعظیم نہ کی سو اوسکی طرف سے اوس ہاتہہ کا سرا بہیجا گیا اور یہ نوشتہ لکہا گیا۔ یہانتک تو توریت کے معجزات کا ذکر ہوا ہے۔ اور اوس سے ظاہر ہے کہ جن لوگون کا خدا کے ساتہہ کسی قسم کا تعلق رہا۔ اون سے معجزات کرامات کا صادر ہونا ایک اونکی دلیل اونکی نبوت و کرامت و رسالت کی ہے۔

اب مین انجیل کے معجزات کا ذکر کرتا ہون +

انجیل

انجیل ایک کتاب ہے جو حضرت عیسےٰ کی زبان سے نہین نکلی اور نہ انجیل مین کوئی نئی
شریعت بیان ہوئی بلکہ حضرت عیسےٰ نے خود فرمایا ہے کہ مین توریت کے احکام پورا کرنے
کیواسطے نازل ہوا ہون۔ حضرت عیسےٰ کے حواریون نے جو کام حضرت عیسےٰ نے کئے یا جو
سبق انکو اون سے مرید ہوتے وقت ملے وہ علیحدہ علیحدہ لکھے اسطرح پر چار انجیلین ہوگئین۔
متی کی انجیل۔ مرقس کی انجیل۔ لوقا کی انجیل۔ یوحنا کی انجیل۔ یہ لوگ بھی نبی یا خدا رسیدہ
لوگ ہین۔ اب مین متی کی انجیل کا خلاصہ کرونگا اور باقی انجیلون کی مطابقت کرنی بھی
ضرور نہین کیونکہ انجیل کے مضامین مین تھوڑا تھوڑا اختلاف ہے۔ متی کی انجیل مین سب سے
پہلے یسوع مسیح کی پیدائش کا حال لکھا ہوا ہے۔ کتاب یسوع مسیح کی پیدائش اسطرح ہوئی
کہ جب اوس کی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہوگئی۔ تو ان کے اکٹھے ہونے سے پہلے
وہ روح القدس کی قدرت سے حاملہ پائی گئی۔ پس اوسکے شوہر یوسف نے جو راست باز تھا۔
اور اوسے بدنام کرنا نہ چاہتا تھا چپکے سے اس کے چھوڑ دینے کا ارادہ کیا۔ وہ ان باتونکو
سوچ ہی رہا تھا کہ خداوند کے فرشتے نے اوسے خواب مین دکھائی دیکر کہا۔ اے یوسف
ابن داود۔ اپنی بیوی مریم کو اپنے ہان لے آنے سے نہ ڈر۔ کیونکہ جو اوسکے پیٹ مین ہے
روح القدس کیطرف سے ہے۔ وہ بیٹا جنے گی اور تو اوسکا نام یسوع رکھنا۔ کیونکہ وہ
اپنے لوگون کو اون کے گناہون سے چھڑائیگا یہ سب کچھ اسلئے ہوا کہ جو خداوند نے
نبی کی معرفت کہا تھا وہ پورا ہوا +

یسوع کا بچنا اوس بیت لحم کے بچوں کا قتل ہونا باب نمبر۲ ضمن نمبر۱۳ الغایت نمبر۱۸ ۔ جب
وہ روانہ ہو گئے تو دیکھو خداوند کے فرشتے نے یوسف کو خواب میں دکھائی دے کے کہا کہ اوٹھ
بچے اور اوس کی ماں کو ساتھ لے کے مصر کو بھاگ جا اور جب تک کہ میں تجھے نہ کہوں وہیں
رہنا کیونکہ ہیرودیس اس بچے کو ہلاک کرنے کیلئے ڈھونڈھنے کو ہے پس وہ اُٹھ کر رات ہی
میں بچے اور اوسکی ماں کو ساتھ لیکر مصر کو روانہ ہو گیا۔ اور ہیرودیس کے مرنے تک وہیں رہا
تا کہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تہا وہ پورا ہو۔ کہ میں نے مصر میں سے اپنے بیٹے کو بلایا۔
جب ہیرودیس نے دیکھا کہ مجوسیوں نے میرے ساتھ ہنسی کی تو نہایت غصہ ہوا اور آدمی
بھیجکر بیت لحم اور اوسکی ساری سرحدوں کے اون سب لڑکوں کو قتل کروا دیا۔ جو دو برس
کے یا اون سے چھوٹے تہے اوسوقت کے حساب سے جو اوس نے مجوسیوں سے
تحقیق کیا تہا۔ اوسوقت وہ بات پوری ہوئی جو یرمیاہ نبی کی معرفت کہی گئی تہی ۔

یسوع کا یوحنا سے بپتسمہ لینا۔ باب نمبر۳ ضمن نمبر۱۳ الغایت نمبر۱۷۔ اوسوقت یسوع گلیل
سے یردن کے کنارے یوحنا کے پاس اُس سے بپتسمہ لینے آیا مگر یوحنا یہ کہہ کر اوسے
منع کرنے لگا۔ کہ میں آپ تجھ سے بپتسمہ لینے کا محتاج ہوں اور تو میرے پاس آیا ہے۔
یسوع نے جواب میں اوس سے کہا کہ اب تو ہونے ہی دے۔ کیونکہ ہمیں اسی طرح
ساری راستبازی پوری کرنی مناسب ہے۔ اسپر اوسنے ہونے دیا۔ اور یسوع بپتسمہ لے
کر فی الفور پانی کے پاس سے اوپر گیا۔ اور دیکھو اوسکے لئے آسمان کھل گیا۔ اور اوس نے
خدا کی روح کو کبوتر کی مانند اوترتے اور اپنے اوپر آتے دیکھا۔ اور دیکھو آسمان سے یہہ
آواز آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں +

یسوع کی آزمایش باب نمبر۴ ضمن نمبر۱۔ اوسوقت روح یسوع کو جنگل میں لئے گئی تا کہ
ابلیس سے آزمایا جاوے اور چالیس دن اور چالیس رات فاقہ کر کے آخر کو اُسے
بہوک لگی اور آزمانے والے نے پاس آ کر اوس سے کہا کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو فرما

سو یہ پتھر روٹیاں بن جائین۔ اوس نے جواب مین کہا لکھا ہے کہ آدمی صرف روٹی ہی سے جیتا نہ رہیگا بلکہ ہر بات سے جو خدا کے منہ سے نکلتی ہے۔ پہر ابلیس اوسے مقدس شہر مین اپنے ساتھ لے گیا اور ہیکل کی مینار پر کہڑا کر کے اوس سے کہا۔ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو اپنے تئین نیچے گرادے کیونکہ لکہا ہے کہ وہ تیری بابت اپنے فرشتون کو حکم دیگا اور وہ تجہے ہاتہون پر اوٹہا لین گے۔ کہین ایسا نہ ہو کہ تیرے پاؤن کو پتھر کی ٹہیس لگے۔ کتاب متی۔ باب نمبر۵ ضمن نمبر۱۷ تا نمبر۲۰ یسوع شریعت کا پورا کرنے اور کرانے والا۔ یہ نہ سمجھو کہ مین توریت یا نبیون کی کتابون کو منسوخ کرنے نہین بلکہ پورا کرنے آیا ہون کیونکہ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائین ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلیگا جبتک سب کچھ پورا نہ ہو جائے پس جو کوئی ان چہوٹے سے چہوٹے حکمون مین سے بہی کسی کو توڑیگا اور آدمیون کو یہی کہا سکہائیگا وہ آسمان کی بادشاہت مین سب سے چہوٹا کہلائیگا۔ لیکن جو اون پر عمل کریگا اور اونکی تعلیم دیگا۔ وہ آسمان کی بادشاہت مین بڑا کہلائیگا۔ کیونکہ مین تم سے کہے دیتا ہون کہ اگر تمہاری راستبازی فقیہون اور فریسیون کی راستبازی سے زیادہ نہ ہوگی تو تم آسمان کی بادشاہت مین ہرگز داخل نہ ہوگے۔

کتاب متی۔ باب نمبر۸ ضمن نمبر۱ تا نمبر۴۔ ایک کوڑہے کو اچہا کرنا جب وہ اوس پہاڑ سے اوترا تو بہت بہیڑ اوسکے پیچہے ہولی۔ اور دیکھو ایک کوڑہے نے پاس آکر سجدہ کیا اور کہا۔ اے خداوند اگر تو چاہے تو مجہے پاک صاف کر سکتا ہے۔ اوس نے ہاتھ بڑہا کر اوسے چہوا اور کہا۔ مین چاہتا ہون تو پاک صاف ہو۔ وہ فوراً کوڑہ سے پاک صاف ہوگیا۔ یسوع نے اوسے کہا خبردار کسی سے نہ کہنا۔ بلکہ جاکر اپنے آپکو کاہن کو دکہا اور جو نذر موسےٰ نے مقرر کی ہے اوسے گذران تاکہ اونپر گواہی ہو۔

کتاب متی باب نمبر۸ ضمن نمبر۵ تا نمبر۱۳۔ صوبہ دار کے خادم کو اچہا کرنا۔ اور جب وہ کفرنحوم مین داخل ہوا تو ایک صوبہ دار اوسکے پاس آیا اور اوس کی منت کر کے کہا۔

آ کے خداوند میرا خادم گھر مین مفلوج پڑا ہے اور نہایت تکلیف مین ہے - اوس نے
اوس سے کہا مین آکر اوسکو اچھا کرونگا - صوبہ دار نے جواب مین کہا اے خداوند مین اس
لائق نہین کہ تو میری چھت کے نیچے آوے - بلکہ صرف زبان سے کہہ دے تو میرا خادم
شفا پا جاویگا - کیونکہ مین بھی دوسرے کے اختیار مین ہون اور سپاہی میرے ماتحت ہین -
اور جب ایک سے کہتا ہون کہ جا تو وہ جاتا ہے - اور دوسرے سے کہون آ تو وہ آتا ہے اور جب
اپنے نوکر سے کہتا ہون کہ یہ کر تو وہ کرتا ہے یسوع نے یہ سنکر تعجب کیا اور پیچھے آنیوالون سے
کہا مین تم سے سچ کہتا ہون کہ مین نے ایسا ایمان - اسرائیل میں بھی نہیں پایا - اور میں تم سے
کہے دیتا ہوں کہ بہتیرے پورب اور پچھم سے آکر ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کیساتھ
آسمان کی بادشاہت میں کھانے بیٹھینگے مگر بادشاہت کے بیٹے باہر اندھیرے
میں ڈالے جائینگے - وہاں رونا اور دانتوں کا پیسنا ہوگا - اور یسوع نے صوبہ دار سے
کہا - جا جیسا تو نے اعتقاد کیا تیرے لئے ویسا ہی ہو اور اسی گھڑی خادم نے شفا پائی

کتاب متی کے باب نمبر ۸ ضمن نمبر ۱۴ تا نمبر ۱۷ پطرس کی ساس اور اور بیماروںکو
شفا بخشنا اور یسوع نے پطرس کے گھر میں آکر اوسکی ساس کو تپ میں پڑا دیکھا
اوسنے اوسکا ہاتھ چھوا اور تپ اوس پر سے اتر گئی - اور وہ اوٹھکر اوسکی خدمت
کرنے لگی جب شام ہوئی تو لوگ اوسکے پاس بہت سے شخصوں کو لائے
جنھیں بد روحیں تھیں - اوسنے روحوں کو کلام ہی کے ذریعے سے نکالا اور سب بیماروں
کو اچھا کیا تاکہ جو یسعیاہ نبی کی معرفت کہا گیا تھا اور پورا ہوا - کہ اوسنے آپ ہماری
کمزوریاں لے لیں اور بیماریاں اوٹھالیں -

کتاب متی باب نمبر ۸ ضمن نمبر ۲۳ تا نمبر ۲۷ جھیل پر طوفان کو تھما دینا - جب وہ کشتی پر
چڑھا تو اوسکے شاگرد اوسکے ساتھ ہوئے - اور دیکھو جھیل میں ایسا بڑا طوفان آیا کہ کشتی
لہروں میں چھپ گئی مگر وہ سوتا تھا - انہوں نے پاس آکر اوسے جگایا اور کہا اے خداوند ہمیں بچا

ہم ہلاک ہوئے جاتے ہیں۔ اُسنے اُن سے کہا اسے کم اعتقادو۔ ڈرتے کیوں ہو تب اُسنے اُٹھکر ہوا اور پانی کو جھڑکا اور بڑا امن ہوگیا۔ اور لوگ تعجب کرکے کہنے لگے یہ کس طرح کا آدمی ہے۔ ہوا اور پانی بھی اسکے حکم میں ہیں +

کتاب متی باب نمبر ۹ ضمن نمبر ۱ تا نمبر ۸۔ ایک مفلوج کو اچھا کرنا۔ پھر وہ کشتی پر چڑھکر پار اترا اور اپنے شہر میں آیا اور دیکھو لوگ ایک مفلوج کو جو چارپائی پر پڑا تھا اُسکے پاس لائے یسوع نے اسکا ایمان دیکھکر مفلوج سے کہا۔ اسے بیٹے خاطر جمع رکھ تیرے گناہ معاف ہوئے اور دیکھو بعض فقیہوں نے اپنے دل میں کہا یہ کفر بکتا ہے یسوع نے اون کے خیال معلوم کرکے کہا کہ تم کیوں اپنے دلوںمیں بُرے خیال لاتے ہو۔ آسان کیا ہے یہ کہنا کہ تیرے گناہ معاف ہوئے۔ یا یہ کہنا کہ اُٹھ اور چل پھر۔ لیکن تاکہ تم جان لو کہ ابن آدم کو زمین پر گناہ معاف کرنیکا اختیار ہے (اسنے مفلوج سے کہا) اُٹھکر اپنی چارپائی اٹھا اور اپنے گھر چلا جا۔ وہ اٹھکر اپنے گھر چلا گیا۔ لوگ یہ دیکھکر ڈر گئے اور خدا کی بڑائی کرنیلگے جس نے آدمیوں کو ایسا اختیار بخشا +

کتاب متی باب نمبر ۹ ضمن نمبر ۱۸ تا نمبر ۲۶ ایک بیمار عورت کا شفا پانا اور ایک مردہ لڑکی کا جلایا جانا۔ وہ اُنسے یہ باتیں کہہ ہی رہا تھا کہ دیکھو ایک سردار نے آکر اُسے سجدہ کیا اور کہا میری بیٹی ابھی مری ہے لیکن تو چل کر اپنا ہاتھ اس پر رکھ تو وہ زندہ ہو جائیگی یسوع اٹھکر اپنے شاگردوں سمیت اسکے پیچھے ہو لیا۔ اور دیکھو ایک عورت نے جسکے بارہ برس سے خون جاری تھا اسکے پیچھے آکر اسکی پوشاک کا کنارہ چھوا کیونکہ وہ اپنے جی میں کہتی تھی کہ اگر صرف اسکی پوشاک ہی چھو لونگی تو اچھی ہو جاؤنگی + یسوع نے پھر کر اُسے دیکھا اور کہا بیٹی خاطر جمع رکھ تیرے ایمان نے تجھے اچھا کر دیا۔ پس وہ عورت اسیگھڑی اچھی ہوگئی + اور جب یسوع سردار کے گھر میں آیا اور بانسلی بجانیوالوں اور بھیڑ کو غل مچاتے دیکھا تو کہا ہٹ جاؤ لڑکی مری نہیں بلکہ سوتی ہے وہ اس پر ہنسنے لگے مگر جب بھیڑ نکالدی گئی تو اسنے اندر جاکر اوسکا

ہاتھ پکڑا اور لڑکی اٹھی - اور اس بات کی شہرت اُس تمام ملک میں پھیل گئی +
کتاب متی باب نمبر ۹ ضمن نمبر ۲۷ تا نمبر ۳۱ دو اندھونکو بینائی بخشنا جب یسوع وہاں سے آگے
بڑھا تو دو اندھے اسکے پیچھے یہ پکارتے ہوئے چلے کہ ای ابن داؤد ہمپر رحم کر جب وہ گھر میں
پہنچا تو وہ اندھے اسکے پاس آئے اور یسوع نے اون سے کہا کیا تم اعتقاد رکھتے ہو کہ میں یہ کر سکتا ہوں
انہوں نے کہا ہاں خداوند تب اسنے اُنکی آنکھیں چھو کر کہا تمہارے اعتقاد کے موافق تمہارے لئے
ہوا اور انکی آنکھیں کھل گئیں اور یسوع نے اونہیں تاکید کر کے کہا خبردار کوئی اس بات کو نہ جانے - مگر
انہوں نے نکلکر اوس تمام علاقہ میں اوسکی شہرت پھیلا دی +
کتاب متی کی باب نمبر ۹ ضمن نمبر ۳۲ تا نمبر ۳۴ ایک گونگے کو اچھا کرنا جب وہ باہر نکلنے لگے تو
دیکھو لوگ ایک گونگے کو اسکے پاس لائے جسمیں بدروح تھی اور جب وہ بدروح نکال دی گئی تو گونگا
بولنے لگا اور لوگوں نے تعجب کر کے کہا کہ اسرائیل میں ایسا کبھی نہیں دیکھا گیا - مگر فریسیوں نے کہا
کہ یہ تو بدروحوں کے سردار کی مدد سے بدروحونکو نکالتا ہے +

کتاب متی کی باب نمبر ۱۴ ضمن نمبر ۱۳ تا نمبر ۲۱ پانچ روٹیوں سے پانچ ہزار آدمیوں کو کھلانا
جب یسوع نے یہ سنا تو وہاں سے کشتی پر کسی الگ ویران جگہہ کو روانہ ہوا - اور لوگ یہ سن کر
شہرونکو چھوڑ چھوڑ کے پیدل اسکے پیچھے گئے اسنے نکلکر بڑی بھیڑ دیکھی اور اسے اُن پر ترس
آیا اور اسنے اُنکے بیماریوں کو اچھا کر دیا اور جب شام ہوئی تو شاگرد اسکے پاس آکر بولے کہ جگہہ
ویران ہے اور اب وقت گذر گیا ہے لوگوں کو رخصت دے تا کہ گاؤں میں جا کر اپنے واسطے کھانا
مول لے لیں مگر یسوع نے اون سے کہا کہ انکا جانا ضرور نہیں تم انہیں کھانے کو دو انہوں نے اوس سے
کہا کہ یہاں ہمارے پاس پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں کے سوا اور کچھہ نہیں اسنے کہا انہیں یہاں
میرے پاس لے آؤ اور اُسنے لوگونکو حکم دیا کہ گھاس پر بیٹھو اور اُن پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں کو لے
کر اور آسمان کی طرف دیکھہ کر برکت چاہی اور انہیں توڑ کر شاگردوں کو دیا اور شاگردوں نے لوگونکو
اور سب کھا کر سیر ہو گئے پھر انہوں نے بچے ہوئے ٹکڑوں سے بھری ہوئی بارہ ٹوکریاں اٹھائیں

اور کہا ہوا لے سوا عورتوں اور بچوں کے پانچ ہزار مرد کے قریب تہے ✦

کتاب متی کی باب نمبر ۱۴ ضمن نمبر ۲۲ تا نمبر ۳۴ یسوع کا پانی کے اوپر چلنا اور اسنے فوراً شاگردوں کو مجبور کیا اور کشتی پر سوار ہوکر اوس سے پہلے پار چلے جائیں جبتک وہ لوگوں کو رخصت کرے اور لوگوں کو رخصت کرکے علیحدہ دعا مانگنے کیلئے پہاڑ پر چڑھ گیا اور جب شام ہوئی تو وہاں اکیلا تہا مگر کشتی اسوقت جہیل کے بیچ میں تھی اور لہروں سے ڈگمگا رہی تھی کیونکہ ہوا مخالف تہی اور وہ رات کے چوتھے پہر جہیل پر چلتا ہوا اونکے پاس آیا شاگرد اسے جہیل پر چلتے ہوئے دیکھکر گھبرا گئے اور کہنے لگے کہ یہ کوئی بھوت ہے اور ڈر کے مارے چلا اٹھے یسوع نے فوراً اون سے کہا کہ خاطر جمع رکھو میں ہوں ڈرو نہیں پطرس نے اوس سے جواب میں کہا اے خداوند اگر تو ہے تو مجھے حکم دے کہ پانی پر چلکر تیرے پاس آؤں اسنے کہا۔ آ۔ پطرس کشتی سے اوترکر یسوع کے پاس جانیکے لئے پانی پر چلنے لگا اور جب ہوا دیکھی تو ڈر گیا اور جب ڈوبنے لگا تو چلا کر کہا اے خداوند مجھے بچا یسوع نے فوراً ہاتھ بڑہا کر اسے پکڑ لیا اور اسے کہا اے کم اعتقاد تو نے کیوں شک کیا اور جب وہ کشتی پر چڑھ آئے تو ہوا تھم گئی۔ اور جو کشتی پر تھے انہوں نے اسے سجدہ کرکے کہا تو بیشک خدا کا بیٹا ہے ✦

کتاب متی کی باب ۱۵ ضمن نمبر ۲۱ تا نمبر ۲۸ ایک کنعانی عورت کی لڑکی کو شفا بخشنا پھر یسوع وہاں سے نکل کر صور اور صیدا کے علاقے کو روانہ ہوا اور دیکھو ایک کنعانی عورت اون سرحدوں سے نکلی اور پکار کر کہا کہ اے خداوند ابن داؤد مجھپر رحم کر ایک بدروح میری بیٹی کو بری طرح ستاتی ہے مگر اسنے کچھ جواب نہ دیا اور اسکے شاگردوں نے پاس آکر اس سے یہ عرض کی کہ اسے رخصت کر دے کیونکہ ہمارے پیچھے چلاتی ہے اسنے جواب میں کہا کہ میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بہیجا گیا مگر اسنے آکر اسے سجدہ کیا اور کہا اے خداوند میری مدد کر اسنے جواب میں کہا کہ لڑکوں کی روٹی لیکر کتوں کو ڈال دینی اچھی نہیں اسنے کہا ہاں خداوند کیونکہ کتے بھی ان ٹکڑوں میں سے کہاتے ہیں جو انکے مالکوں کی میز سے گرتے

ہیں اُس پر یسوع نے جواب میں اس سے کہا اے عورت تیرا بڑا ہی ایمان ہے جیسا چاہتی ہے تیرے لئے ویسا ہی ہو - اور اسکی بیٹی نے اوسی گھڑی شفا پائی +

کتاب متی کی باب نمبر ۱۵ ضمن نمبر ۳۲ تا نمبر ۳۹ سات روٹیوں سے چار ہزار آدمیوں کو سیر کرنا - اور یسوع نے اپنے شاگردوں کو پاس بلا کر کہا کہ مجھے اس بہیڑ پر ترس آتا ہے کیونکہ وہ اب تین دن میرے ساتھہ رہی ہے اور انکے پاس کچھہ کھانے کو نہیں اور انہیں بھوکا رخصت کرنا میں نہیں چاہتا کہیں ایسا نہ ہو کہ راہ میں تہک کر رہ جائیں - شاگردوں نے اوس سے کہا کہ بیابان میں ہم اتنی روٹیاں کہاں سے لائیں کہ ایسی بڑی بہیڑ کو سیر کریں یسوع نے اون سے کہا کہ تمہارے پاس کتنی روٹیاں ہیں وہ بولے سات اور تہوری سی چھوٹی مچھلیاں ہیں اسنے لوگوں کو حکم دیا کہ زمین پر بیٹھہ جاؤ - اور اُن سات روٹیوں اور مچھلیوں کو لیکر شکر کیا اور انہیں توڑ کر شاگردوں کو دینے لگا اور شاگرد لوگوں کو - اور سب کھا کر سیر ہو گئے اور بچے ہوئے ٹکڑوں سے بھرے ہوے سات ٹوکرے اٹھائے اور کھانیوالے سوائے عورتوں اور بچوں کے چار ہزار مرد تھے - پھر وہ بہیڑ کو رخصت کر کے کشتی پر سوار ہوا اور مگدن کی سرحدوں میں آگیا -

کتاب متی کی باب نمبر ۱۷ ضمن نمبر ۱۴ تا نمبر ۲۰ ایک مرگی والے لڑکے کو اچھا کرنا اور جب وہ بہیڑ کے پاس پہنچے تو ایک آدمی اُسکے پاس آیا اور اُسکے آگے گھٹنے ٹیک کر کہنے لگا - اے خداوند میرے بیٹے پر رحم کر کیونکہ اسکو مرگی آتی ہے اور وہ بہت دکھہ اٹھاتا ہے اسلئے کہ اکثر آگ میں گر پڑتا ہے اور اکثر پانی میں بھی اور میں اسکو تیرے شاگردوں کے پاس لایا تھا مگر وہ اسے اچھا نہ کر سکے یسوع نے جواب میں کہا اے بے اعتقاد اور کجرو قوم میں کب تک تمہارے ساتھہ رہونگا کب تک تمہاری برداشت کرونگا اوسے یہاں میرے پاس لے آؤ یسوع نے اسے جھڑکا اور بد روح اوس سے نکل گئی اور وہ لڑکا اُسی گھڑی اچھا ہو گیا اُس وقت شاگردوں نے یسوع

کے پاس الگ آکر کہا کہ ہم اسکو کیوں نہ نکال سکے اوسنے اون سے کہا اپنے ایمان کی کمی کے سبب کیونکہ میں تمسے سچ کہتا ہوں کہ اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا تو اس پہاڑ سے کہہ سکوگے کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا اور وہ چلا جائیگا اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوگی ؛

کتاب متی کی باب نمبر ۲۰ ضمن نمبر ۱۷ تا نمبر ۱۹ اپنے قتل ہونے اور جی اٹھنے کے بارے میں یسوع کی دوسری پیشنگوئی اور یسوع یروسلم کو جاتے میں بارہ شاگردوں کو الگ لے گیا اور راہ میں اون سے کہا دیکھو ہم یروسلم کو جاتے ہیں اور ابن آدم سردار کاہنوں اور فقیہوں کے حوالے کیا جائیگا اور وہ اسکے قتل کا حکم دینگے اور اسے غیر قوموں کے حوالے کرینگے تاکہ وہ اسے ٹھٹھوں میں اڑائیں اور کوڑے ماریں اور صلیب پر چڑھائیں اور تیسرے دن زندہ کیا جائیگا ؛

کتاب متی کی باب نمبر ۲۰ ضمن نمبر ۲۹ تا نمبر ۳۴ دو اندھوں کو اچھا کرنا اور جب وہ یریحو سے نکلتے تھے تو ایک بڑی بھیڑ اسکے پیچھے ہوئی اور دیکھو دو اندھوں نے جو راہ کے کنارے بیٹھے ہوے تھے یہ سنکر کہ یسوع جا رہا ہے چلا کر کہا اے خداوند ابن داؤد ہم پر رحم کر۔ لوگوں نے انہیں جھڑکا تاکہ چپ رہیں لیکن وہ اور بھی چلا کر بولے اے خداوند ابن داؤد ہم پر رحم کر یسوع نے کھڑے ہو کر انہیں بلایا اور کہا تم کیا چاہتے ہو کہ میں تمہارے لئے کروں انہوں نے اوس سے کہا اے خداوند کہ یہ ہماری آنکھیں کھل جائیں یسوع کو ترس آیا اور اسنے انکی آنکھوں کو چھوا اور فوراً دیکھنے لگے اور اوسکے پیچھے ہولئے ؛

کتاب متی کی باب نمبر ۲۶ ضمن نمبر ۱۴ تا نمبر ۱۶ یہوداہ اسکریوتی کے بے ایمانی اسوقت اون بارہ میں سے ایک نے جسکا نام یہوداہ اسکریوتی تھا سردار کاہنوں کے پاس جاکر کہا کہ اگر میں اسے تمہارے حوالے کرادوں تو مجھے کیا دوگے اونہوں نے اسے تیس ۳۰ روپئے تول کر دئے اور وہ اسوقت سے اوسے حوالے کرانیکا موقع ڈھونڈھنے لگا ؛

کتاب متی کی باب نمبر ۲۶ ضمن نمبر ۵۷ تا نمبر ۶۸ یہودیوں کی صدر مجلس میں یسوع کے
مقدمے کی پیشی اور یسوع کے پکڑنے والے اوس کو کائفا نام سردار کاہن کے پاس لیگئے
جہاں فقیہہ اور بزرگ جمع تہے اور پطرس فاصلے پر اوسکے پیچھے پیچھے سردار کاہن کے دیوان
خانے تک گیا اور اندر جاکر پیادوں کے ساتہہ نتیجہ دیکہنے کو بیٹھ گیا اور سردار کاہن اور سارے
صدر عدالت والے یسوع کو مار ڈالنے کیواسطے اوسکے خلاف جہوٹی گواہی ڈہونڈہنے لگے
مگر نہ پائی۔ گو کہ بہت سے جہوٹے گواہ آئے۔ لیکن آخرکار دو گواہوں نے آکر کہا۔ کہ اوس نے
کہا ہے میں خدا کے مقدس کو ڈہا سکتا اور تین دنمیں اوسے بنا سکتا ہوں۔ اور سردار کاہن نے کہڑے
ہو کر اوس سے کہا کیا تو جواب نہیں دیتا۔ یہ تیرے خلاف کیا گواہی دیتے ہیں۔ مگر یسوع چپ ہی
رہا۔ سردار کاہن نے اوس سے کہا میں تجہے زندہ خدا کی قسم دیتا ہوں کہ اگر تو خدا کا بیٹا مسیح ہے
تو ہم سے کہہ دے یسوع نے اوسے کہا تو نے خود کہدیا بلکہ میں تمسے کہتا ہوں کہ اوسکے بعد تم
ابن آدم کو قادر مطلق کی دہنی طرف بیٹھے اور آسمان کی بادلوں پر آتے دیکہوگے۔ اوس پر
سردار کاہن نے یہ کہکر اپنے کپڑے پہاڑے کہ اوسنے کفر بکا ہے اب ہمیں گواہوں کی کیا حاجت
رہی دیکھو تم نے ابھی یہ کفر سُنا ہے تمہاری کیا رائے ہے اونہوں نے جواب میں کہا وہ
قتل کے لائق ہے۔ اوس پر انہوں نے اُسکے مونہہ پر تہوکا اور اسکے مکے مارے اور بعض نے طمانچے
مار کے کہا اے مسیح ہمیں نبوت سے بتا کہ کسنے تجہے مارا ۔

کتاب متی کی باب نمبر ۲۷ ضمن نمبر ۱ تا نمبر ۲ یسوع کا رومی حاکم کے حوالے کیا جانا جب
صبح ہوئی تو سب سردار کاہنوں اور امت کے بزرگوں نے یسوع کے برخلاف اوسکے مار
ڈالنے کی صلاح کی اور اسے باندہکر لیگئے اور پیلاطس حاکم کے حوالے کیا ۔

کتاب متی کی باب نمبر ۲۷ ضمن نمبر ۳ تا نمبر ۱۰ یہوداہ کا تاسف اور اسکی خودکشی۔ اوسوقت
اوسکا پکڑوانے والا یہوداہ یہ دیکہکر کہ وہ مجرم ٹہیرا پچہتایا اور وہ تیس روپے سردار کاہنوں اور بزرگوں
کے پاس پہیر لایا اور کہا میں نے گناہ کیا۔ کہ بے قصور کو قتل کیلئے پکڑوایا وہ بولے ہمیں کیا تو جان

اور وہ روپیوں کو مقدس میں پھینک کر چلا گیا اور جا کر اپنے آپ کو پھانسی دی سردار کاہنوں نے روپئے لیکر کہا انہیں ہیکل کے خزانے میں ڈالنا روا نہیں کیونکہ خون کی قیمت ہے پس انہوں نے صلاح کر کے اون روپیوں سے کمہار کا کھیت پردیسیوں کے دفن کرنیکے لئے خریدا اِس سبب سے وہ کھیت آجتک خون کا کھیت کہلاتا ہے اوسوقت جو یرمیاہ نبی کی معرفت کہا گیا تہا وہ پورا ہوا کہ جس کی قیمت ٹہرائی گئی تھی اونہوں نے اوسکی قیمت کے تیس روپے لے لئے (اسکی قیمت بعض بنی اسرائیل نے ٹہرائی تہی) اور انہیں کمہار کے کھیت کے واسطے دیا جیسا خداوند نے مجھے حکم دیا ✦

کتاب متی کی باب ستائیسویں ضمن مسئلہ تا نمبر ۲ پنطیُس پلاطس کی کچہری میں یسوع کے مقدمے کی پیشی یسوع حاکم کے سامنے کھڑا تہا اور حاکم نے اوسسے پوچھا کیوں تو یہودیوں کا بادشاہ ہے یسوع نے اوس سے کہا تو خود کہہ رہا ہے اور جب سردار کاہن اور بزرگ اوسپر الزام لگا رہے تھے تو اُسنے کچھ جواب نہ دیا اوسپر پلاطس نے اوس سے کہا کیا تو نہیں سنتا کہ یہ تیرے برخلاف کتنی گواہیاں دیتے ہیں اسنے ایک بات کا بھی اسکو جواب نہ دیا یہانتک کہ حاکم نے بہت تعجب کیا اور حاکم کا دستور تہا کہ عید پر لوگوں کے لئے ایک قیدی جسے وہ چاہتے تہے چھوڑ دیتا تہا اوسوقت برابا نام ایک مشہور قیدی تہا پس جب وہ اکٹھے ہوئے تو پلاطس نے اون سے کہا تم کسے چاہتے ہو کہ میں تمہارے لئے چھوڑ دوں برابا کو یا یسوع کو جو مسیح کہلاتا ہے کیونکہ اسے معلوم تہا کہ انہوں نے اُسے حسد سے پکڑوایا ہے اور جب وہ تخت عدالت پر بیٹہا ہوا تہا تو اسکی بیوی نے اُسے کہلا بہیجا کہ تو اس راستباز سے کچھ کام نہ رکھ کیونکہ مینے آج خواب میں اوس کے سبب بہت دکھ اٹھایا ہے لیکن سردار کاہنوں اور بزرگوں نے لوگوں کو ابھارا کہ برابا کو مانگ لیں اور یسوع کو ہلاک کرائیں حاکم نے اونسے کہا کہ ان دونوں میں سے کس کو چاہتے ہو کہ تمہارے لئے چھوڑ دوں وہ بولے برابا کو پلاطس نے اون سے کہا پھر یسوع کو جو مسیح کہلاتا ہے

کیا کرون۔ سب نے کہا کہ اوسکو صلیب دی جاے! اوس نے کہا کیون۔ اس نے کیا برائی کی ہے مگر وہ اور بھی چلا چلا کر بولے کہ اسکو صلیب دی جاے جب پیلاطس نے دیکھا کہ کچھ بن نہین پڑتا۔ بلکہ اُلٹا بلوا ہوتا جاتا ہے تو پانی لیکر لوگون کے روبرو اپنے ہاتھہ دھوے اور کہا۔ مین اس راست باز کے خون سے پاک ہون۔ تم جانو سب لوگون نے جواب دیکر کہا کہ اسکا خون ہماری اور ہماری اولاد کی گردن پر اسپر اوس نے برابا کو اون کیلئے چھوڑ دیا اور یشوع کے کوڑے لگوا کر حوالہ کیا تاکہ صلیب دی جاے۔

کتاب متی کی۔ باب نمبر ۲۷ ضمن نمبر ۲۷ تا نمبر ۳۱ رومی سپاہیون کی طرف سے یشوع کا ٹھٹھے مین اُڑایا جانا۔ اسپر حاکم کے سپاہیون نے یشوع کو قلعہ مین لیجا کر اپنی ساری پلٹین اوسکے گرد جمع کی اور اوسکے کپڑے اوتار کر اوسے قرمزی چوغہ پہنایا۔ اور کانٹون کا تاج بنا کر اوسکے سرپر رکہا اور ایک سرکنڈا اوسکے دہنے ہاتھہ مین دیا اور اوسکے آگے گھٹنے ٹیک کر اوسے ٹھٹھون مین اُڑانے لگے کہ اے یہودیون کے بادشاہ آداب۔ اور اوسپر تھوکا اور سرکنڈا لیکر اوسکے سرپر مارنے لگے۔ اور جب اوسکا ٹھٹھا کر چکے تو چوغے کو اوسپر سے اوتار کر پھر اوسی کے کپڑے اوسے پہنائے اور صلیب دینے کو لے گئے۔

کتاب متی کی۔ باب نمبر ۲۷ ضمن نمبر ۳۲۔ یشوع کے صلیب دیئے جانے اور لعن طعن اُٹھانیکا حال۔ جب باہر آئے تو اُنہین شمعون نام ایک کرینی آدمی ملا اوسے بیگار مین پکڑا کہ اوسکی صلیب اُٹھاے اور اوس مقام مین جو گلگتا یعنی کھوپڑی کی جگہ کہلاتی ہے پہنچ کر پت ملی ہوئی مے اوسے پینے کو دی۔ مگر اوسنے چکھہ کر پینا نہ چاہا۔ اور اوسے صلیب پر چڑہایا اور اوسکے کپڑے قرعہ ڈالکر بانٹ لئے۔ اور وہان بیٹھہ کر اوسکی نگہبانی کرنے لگے۔ اور اوسکا الزام

لکھکر اوسکے سر کے اوپر لگا دیا۔ کہ یہ یہودیون کا بادشاہ یشوع ہے۔ اوسوقت اوس کے ساتھہ دو ڈاکو صلیب پر چڑھائے گئے۔ ایک دہنے دوسرا بائین۔ اور راہ چلنے والے سر ہلا ہلا کر اوسکو لعن طعن کرتے اور یہ کہتے تھے کہ اے ہیکل کے ڈہانے والے اور تین دن مین بنانے والے اپنے تئین بچا۔ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو صلیب پر سے اوتر آ۔ اسی طرح سردار کاہن بھی فقیہون اور بزرگون کے ساتھہ مل کے ٹھٹھے سے کہتے تھے۔ اوسنے اورونکو بچایا۔ اپنے تئین نہین بچا سکتا۔ یہ تو اسرائیل کا بادشاہ ہے اب صلیب پر سے اوتر آوے تو ہم اوسپر ایمان لاوینگے۔ اوس نے خدا پر بھروسہ کیا ہے۔ اگر وہ اوسکو چاہتا ہے تو اب اوسکو چھڑا لے۔ کیونکہ اوسنے کہا تھا کہ مین خدا کا بیٹا ہون۔ اسی طرح ڈاکو بھی جو اوسکے ساتھہ صلیب پر چڑھائے گئے تھے اوسپر لعن طعن کرتے تھے۔

کتاب متی کی۔ باب نمبر ۲۷ ضمن نمبر ۴۵ تا نمبر ۵۷ یشوع کے مرنیکا حال۔ اور دوپہر سے لیکر تیسرے پہر تک ساری زمین پر اندھیرا چھا رہا اور تیسرے پہر کے قریب یشوع نے بڑی آواز سے چلا کر کہا۔ ایلی ایلی لما شبقتنی۔ یعنے اے میرے خدا۔ اے میرے خدا۔ تونے مجھے کیون چھوڑ دیا۔ جو وہان کھڑے تھے۔ اون مین سے بعض نے سنکر کہا کہ یہ ایلیاہ کو پکارتا ہے اور فوراً ان مین سے ایک شخص دوڑا اور اسفنج لیکر سرکے مین ڈبویا اور سر کنڈے پر رکھہ کر اوسے چسایا۔ مگر باقیون نے کہا ٹھہر جاؤ۔ دیکھین تو ایلیاہ اوسے بچانے آتا ہے یا نہین۔ اور یشوع نے بڑی آواز سے پھر چلا کر جان دی۔ اور مقدس کے پردے کے اوپر سے پھٹ کر دو ٹکڑے ہوگئے اور زمین سرزی اور چٹانین تڑک گئین اور قبرین کھل گئین اور بہت سے جسم اون مقدسون کے جو سو گئے تھے جی اوٹھے اور اوسکے جی اوٹھنے کے بعد قبرون سے نکل کر مقدس شہر مین گئے اور بہتون کو دکھائی دیئے۔ پس جمعدار

اور جو اوسکے ساتھہ یشوع کی نگہبانی کرتے تہے زلزلہ اور تمام ماجرا دیکھہ کر بہت ہی ڈرے اور بولے کہ بیشک یہ خدا کا بیٹا تہا۔ اور وہان بہت سی عورتین جو گلیل سے یشوع کے پیچھے پیچھے اوسکی خدمت کرتی ہوئی آئی تھین دور سے دیکھہ رہی تھین اون مین مریم مگدلیہ اور یعقوب۔ اور یونس کی مان مریم اور زبدی کے بیٹون کی مان تھین ⁂

کتاب متی کی۔ باب نمبر ۲۷ ضمن نمبر ۵۷ تا نمبر ۶۱۔ یشوع کا دفن ہونا۔ جب شام ہوئی تو یوسف نام ارمتیاہ کا ایک دولتمند آدمی آیا جو خود بھی یشوع کا شاگرد تہا۔ اوس نے پیلاطس کے پاس جاکر یشوع کی لاش مانگی۔ اسپر پیلاطس نے دینیکا حکم دیا۔ اور یوسف لاش کو لیکر صاف کتانی چادر مین لپیٹا۔ اور اپنی نئی قبر مین رکھہ دیا جو اوسنے چٹان مین کہدوائی تہی۔ اور ایک بڑا پتھر قبر کے سونہہ پر لڑہکا کے چلا گیا اور مریم مگدلیہ اور دوسری مریم وہان قبر کے سامنے بیٹھی تھین ⁂

کتاب متی کی۔ باب نمبر ۲۸ ضمن نمبر ۱ تا نمبر ۱۰۔ یشوع کا جی اٹھنا۔ اور سبت کے بعد ہفتہ کے پہلے دن پو پھٹتے وقت مریم مگدلیہ اور دوسری مریم قبر کو دیکھنے آئین۔ اور دیکھو ایک بڑا زلزلہ آیا۔ کیونکہ خداوند کے فرشتے نے آسمان سے اوتر کر اور پاس آکر پتھر کو لڑہکا دیا اور اوسپر بیٹھہ گیا۔ اوسکی صورت بجلی کی مانند تھی۔ اور اوسکی پوشاک برف کی مانند سفید تھی۔ اور اوسکے ڈر کے مارے نگہبان کانپ اٹھے اور مردہ سے ہوگئے۔ فرشتے نے عورتون سے کہا۔ تم نہ ڈرو۔ کیونکہ مین جانتا ہون کہ یسوع کو ڈہونڈتی ہو جو مصلوب ہوا تہا۔ وہ یہان نہین ہے کیونکہ اپنے کہنے کے موافق جی اوٹہا ہے آؤ یہ جگہ دیکھو جہان خداوند پڑا تہا اور جلد جاکر اوسکے شاگردون سے کہو کہ وہ مردون مین سے جی اوٹہا ہے اور دیکھو وہ تم سے پہلے گلیل کو جاتا ہے وہان تم اوسے دیکھوگے۔ دیکھو مین نے تم سے کہدیا اور وہ خوف اور بڑی خوشی کے ساتھہ قبر سے جلد روانہ ہوکر اوسکے شاگردون کو خبر دینے دوڑی اور یسوع اونسے ملا اور کہا سلام۔ اونہون نے پاس آکر اوسکے قدم پکڑے اور اوسے سجدہ کیا۔ اسپر یسوع نے اونسے کہا۔

دُرد مندین۔ جاؤ میرے بھائیونکو خبر دو تاکہ گلیل کو چلے جائیں وہان مجھے دیکھینگے ⁂

باب (۵)

کتاب زبور

زبور چہارم ضمن (۵) آنجاہ کہ بخوف عظیم مضطرب شدند فی الحقیقت خدا در جوق صالحان است۔

زبور پنجم ضمن ۲ و ۳ و ۴۔ آنکہ بہ رفتارش کامل و فعلش نیک و از دل راست میگوید آنکہ بزبان خود غیبت نکند و با ہمسایہ خود بدی ننماید و بر خویش خود ملامت نکند۔ آنکہ در نظرش نااہل ذلیل است و خدا ترسان را عزیز میدارد۔

زبور ہژدہم ضمن (۲۸) کہ تو اے خداوند چراغ مرا روشن خواہی کرد خداوند خدا من ظلمت مرا بہ نور مبدل خواہی کرد ضمن (۳۰) طریق خدا اکمل است کلام خدا مصفا است سایہ پناہ خواہان را او سپر است۔ ضمن (۳۱) کہ غیر خدا و بجز خدا دیگر کیست و کوہ کیست الا خدائے ما ضمن (۳۸) ایشان را از خم زدم بحدیکہ نتوانند برخواست بلکہ در زیر پا رسن افتادند

زبور نوزدہم ضمن (۹) ترس خداوند پاک است پایدار تا عید العباد آئینات خداوند محض صدق و عدل است ⁂

زبور بست و پنجم اے خدائے من بر تو۔ توکل کردہ ام پشیمان نشوم دشمنان من بر من فخر نکنند۔ آنے ہمہ کسانیکہ بہ تو امید دارند شرمندہ نشوند بلکہ آنانیکہ بے سبب تجاوز نمایند شرمندہ شوند۔ زبور سی و سیم اے صالحان پیش خداوند بر ترنم آئید ادائے حمد راست دلان را مے سزد۔ زبور پنجاہم ضمن (۲۰) می نشینی و غیبت برادر خود را میکنی و پسر مادر خود را تہمت مے زنی۔ زبور پنجاہ و سیوم ضمن (۲) خدا از آسمان بر بنی آدم نظر کرد۔ کہ آیا خردمندی ہست کہ طالب خدا باشد۔ زبور نود و ہفتم ضمن (۷) جملہ بت پرستان پشیمان شوند آنانیکہ در اصنام افتخار میکنند اے ہمہ معبودان پیش وے سجدہ کنید۔

زبور یکصد و یک ضمن (۷) متغلب در خانهٔ من ساکن نخواهد شد و کاذب در نظر من قرار نخواهد گرفت. زبور یکصد و دو. این برای طبقهٔ آخرین نوشته خواهد شد. و قومی که آفریده خواهد شد بحمد خداوند خواهند پرداخت. زبور یکصد و سیوم ضمن (۸) خداوند رحمان و رحیم است و دیر خشم و کثیر الاحسان است چندان که آسمان و زمین رفیع است القدر رحمتش بر آنانیکه از وی میترسند بسیار است. ضمن (۱۹) خداوند تخت خود در آسمان قرار داده است و ملکوتش بر همه تسلط دارد. ضمن (۲۰) بر خداوند آفرین خوانید ای ملائکهٔ او ای ذو الاقتدار که حکم وی را بعمل می آرید و آواز کلامش را می شنوید. ضمن (۲۱) بر خداوند آفرین بخوانید. ای همه افواجش ای خادمانش که برضاء او عمل نمائید. زبور یکصد و پنجم ضمن (۶) ای نسل ابراهیم بندهٔ او اولاد یعقوب برگزیده او. ضمن (۷) او خداوند خدای ما است احکام او در تمامی زمین است. ضمن (۱۷) پیش از ایشان شخصی را فرستاد. او چون غلام فروخته شد یعنی یوسف. زبور ایضاً (۲۶) موسی بندهٔ خود را هارون برگزیده خود را فرستاد. ضمن (۴۰) التماس کردند و او سلوا را آورد و از نان آسمان ایشان را سیر کرد. زبور ایضاً ضمن (۴۱) سنگ را شکافت و آب جاری شد و در جاهای بی آب چون نهر روان گردید. زبور یکصد و دوازدهم ضمن (۲) نسل وی بر زمین ذو قدرت خواهد بود و طبقهٔ راستان بازان برکت خواهند یافت. ضمن (۳) مال و دولت در خانهٔ او خواهد بود و صدقهٔ تا ابد باقی خواهد بود. ضمن (۷) از خبر بد خوفناک نخواهد شد و دلش برقرار است بر خداوند توکل دارد. زبور یکصد و پانزدهم ضمن (۵، ۶، ۷) دهن دارند و حرف نمی زنند. چشمان دارند اما نمی بینند. گوشها دارند اما نمی شنوند بینی دارند اما نمی بویند. دستها دارند اما لمس نمی کنند. پاها دارند اما نمی روند و از گلوی خود آواز بر نمی آرند. زبور یکصد و هیجدهم ضمن (۲۹) خداوند را شکر کنید که او کریم است و رحمتش ابدالآباد است. زبور یکصد و نوزدهم. خوشا حال آنانیکه

شہادت ہائے او را نگاہ مے دارند. و بہ تمامی دل طالب اند ضمن (۱۴۰) کلام تو بسے بغایت پاک است لہذا بندہ تو آنرا دوست میدارد ضمن (۱۴۲) عدل تو عدل ابدیست و شریعت تو محض راستی است. زبور یکصد و سی و یک ضمن (۱۱) خداوند از روئے نیک عہدی با داؤد سوگندی یاد کردہ است از آن تخلف نخواہد کرد کہ از ثمر پشت تو بر تخت تو خواہم نشانید ضمن (۱۲) اگر اولاد تو عہد امرا و شہادتے کہ من بہ ایشان مے اموزم نگاہ دارند اولاد ایشان نیز تا ابد الآباد بر تخت تو خواہند نشست. یکصد و سی ہشتم ضمن (۶) کہ خداوند علیین است اما اسفل را می نگرد و متکبران را از دور مے شناسد. زبور یکصد و سی و نہم ضمن (۸). اگر چہ بآسمان صعود نمایم آنجا توئی اگر در برزخ بخوابم اینک تو. زبور یکصد و چہل و چہارم ضمن (۳). ای خداوند آدمی چہ چیز است کہ تو او را بشناسی و فرزند انسان چیست کہ تو او را در شمار آری ضمن (۹) ای خدا سرود تازہ برای تو خواہم سرود بساز دہ تارہ برای تو خواہم نواخت. زبور یکصد و چہل و نہم ضمن (۶) تسبیح خداوند در گلوی ایشان و شمشیر دو دم در دست ایشان باشد ضمن (۷) تا انتقام از قبیلہ ہا بگیرند و طوائف را تنبیہ نمایند ضمن (۸) تا پادشاہان ایشان را در زنجیرہا و امرای ایشان در غلہای آہنی بیاندازند.

باب (۶)

قرآن شریف

اب مین قرآن شریف کی بعض آیات کا ذکر کرتا ہون. کہ مسلمانون کیواسطے خدا نے کیا ہدایات بھیجے ہین۔ پہلے سپارہ اول مین خدا نے فرمایا ہے۔

سپارہ نمبر ا رکوع نمبر ا۔ (ومن الناس من یقول آمنا باللہ وبالیوم الآخر وما ھم بمومنین۔ واذا خلوا الی شیطینھم قالوا انا معکم انما نحن مستھزءون) اس آیت کے معنے یہ ہین کہ خلقت مین سے وہ لوگ بھی ہین جو کہتے ہین کہ ایمان لائے خدا کے ساتھہ اور یوم آخرت کے ساتھہ۔ درحقیقت وہ مومن نہین ہین۔ اور جبوقت جاتے ہین اپنے دوستونکے پاس جو کافر ہین تو اونسے جا کر کہتے ہین کہ ہم تمہارے ساتھہ ہین۔ اور اون لوگون

کے ساتھہ ہم ہنسی کرتے ہین۔ یہ آیت منافقون کے واسطے ہے۔ اور جب قرآن شریف
کو لوگون نے نہ مانا۔ تو اونکے واسطے الزام حجت کیا اور یہ آیت نازل ہوئی۔

(رکوع نمبر ۳ سپارہ اول، (وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا
شہداءکم من دون اللہ ان کنتم صدقین) اس آیت کے یہ معنی ہین۔ اگر تمکو شبہہ
ہے اوس قرآن پر جو ہمنے اپنے بندہ پر نازل کیا اور شبہہ یہ ہے کہ خدا کی طرف سے
یہ نازل نہین ہوا تو تم کو چاہئے کہ جسطرح کی یہ صورتین ہین اوسی طرح کی ایک صورت
تم بھی بناکر پیش کرو اور گواہون کو بھی پیش کرو کہ جو تمہاری کلام کی صداقت کرین۔ اگر
تم سچے ہو اور پہر اون لوگون کے لئے خدا نے فرمایا۔ کہ جو لوگون کے ہادی بن
بیٹھتے ہین اور خود کچھہ ہدایت کا کام نہین کرتے۔

(سپارہ نمبر ۱۔ رکوع نمبر ۵) (اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتاب افلا
تعقلون) اس کے معنی یہ ہین کہ تم لوگون کو حکم دیتے ہو بہت نیک بن جائے گا
اور اپنی ذات کے واسطے تم بہول جاتے ہو۔ حالانکہ تم تلاوت کتاب توریت کی کرتے
رہتے ہو پس تم عقل نہین کرتے۔ اسی سپارہ مین خدا نے فرمایا ہے۔

(سپارہ نمبر ۱۔ رکوع نمبر ۷) (ان الذین امنوا والذین ھادوا والنصرے والصبئین من امن
باللہ والیوم الاخر وعمل صالحا فلھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون)۔
اس کے معنے یہ ہین جو لوگ کہ ایمان لائے ہین اور یہودی اور عیسائی اور صابی ان
مین سے جو لوگ ایمان لائے ہین خدا کے ساتھہ اور آخرت کے ساتھہ اور اچھے کام کرتے
رہے ہین اونکے لئے اجر اونکے پروردگار سے ملے گا اور اوسکو کسی بات کا ڈر نہین ہے
اور وہ کسی بات سے آزردہ نہ ہونگے۔

پہر آگے خدا فرماتا ہے۔ بلی من اسلم وجھہ للہ وھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ و
لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون)۔ اسکے یہ معنے ہین کہ   اور اوس کا

ول بھی نیکوکار ہے۔ اوسکو اجر خدا کی جناب سے ملیگا اور اوسپر کوئی خوف نہین۔ اور اوسکو
نہین ڈرنا چاہئے جب مکہ کی طرف نماز پڑھنے سے کہین بت پرستی نہ ہو جاوے
اور لوگ مکہ کو ہی خدا کا گھر سمجھکر اوسکی پرستش نہ کرین۔ یہ حکم کہ۔ در رکوع نمبر ۱۳ سپارہ اول
چوتہا) (وللہ المشرق والمغرب فاینما تولوا فثم وجہ اللہ ان اللہ واسع علیم)۔
اس آیت کے یہ معنے ہین کہ خدا کیواسطے ہے مشرق اور مغرب جہان تم ڈھونڈو
وہان ہی خدا ہے۔ اوس سے مطلب یہ ہے کہ جس مقام پر جس طرف منہ کرکے تم خدا
کو ڈھونڈو وہان ہی خدا ہے۔ اور وہ وسعت دینے والا ہے اور ہر ایک بات کو جاننے
والا ہے۔ پہر خدا نے یہ بات جتلا دی کہ جو ہمنے ابراہیم کیطرف بہیجا تہا اور جو اسمعیل اور
یعقوب اور اسحاق اور یعقوب اور اوسکی اولاد کیطرف بہیجا تہا۔ اور موسے و عیسے
کی طرف بہیجا تہا وہی حکم ہمنے اس پیغمبر کیطرف بہیجا ہے۔ اور یہ آیت کریمہ اوس باب
مین نازل ہوئی۔ در رکوع نمبر ۱۰ سپارہ اول)۔
(قولوا امنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراھیم واسمعیل واسحاق ویعقوب والاسباط
وما اوتی موسے وعیسی وما اوتی النبیون من ربھم ج)۔ اس آیت کے معنے اوپر
ہو چکے ہین یہان ذکر کرنیکی کچھہ ضرورت نہین ہے۔ سپارہ دویم مین خدا نے
حضرت کو فرمایا کہ آپ کی بابت ہمنے سب کتابون سے پہلے ہی نبیون کو فرما دیا ہے
کہ ہمارا ایک رسول آخر الزمان ایسا پیدا ہوگا کہ اوسکے بعد دوسرا نبی پیدا نہ ہوگا اور وہ
اوسکی پیدایش کے وقت اوسی طرح پہنچانینگے جسطرح باپ اپنے بیٹے کو پہنچانتا ہے
صالحہ یہ آیت اوسکی شاہد ہے۔
در رکوع نمبر ۱ سپارہ نمبر ۲۔ یا پہلا) (الذین اتینا ھم الکتب یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم ط)۔ آگے
جاکر خدا نے یہ بھی لوگون کو فرمایا ہے کہ اگر تم مجھے یاد کروگے تو مین بھی تمہین
یاد کرونگا اور تم کو چاہئے کہ میری نعمتون کا شکر کرو اور کفران نعمتون کا نہ کرو۔

در رکوع نمبر ۲ ربعہ اول سپارہ دوم) رفاذکرونی اذکرکم واشکروا لی ولا تکفرون)

در رکوع نمبر ۳ سپارہ نمبر ۲ (والٰھکم الٰہ واحد لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم) اور خدا نے یہ بھی مسلمانون کو ہدایت کی ہے کہ اگر عبادت کرو اور مجھ سے کوئی کسی قسم کی خواہش کرو تو مین تمہاری دعا کو قبول کرونگا۔

در رکوع نمبر ۷۔۔ ربعہ نمبر ۲۔ سپارہ نمبر ۲۔) (واذا سألک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان) اور جہاد کے بارے مین آجکل کئی ایک کتابین تصنیف ہو رہی ہین اور کئی رسالے بنتے ہین مگر جو حکم خدا کا ہے صرف یہ ہے کہ ان لوگون کو قتل کرو جو تم کو قتل کرتے ہین اور اس سے تجاوز نہ کرو۔ کہ خدا تجاوز کرنے والون کو پسند نہین کرتا۔ جیسے یہ احکام ہین ویسے ہی پرہیزگاری کی بابت سخت تاکید ہے اور یہ فرمایا گیا ہے۔ کہ پرہیزگاری کی بابت سخت تاکید ہے اور یہ فرمایا گیا ہے کہ پرہیزگاری کرو جہانتک کر سکتے ہو کیونکہ پرہیزگاری تمکو تمہارے ساتھہ قیامت مین ایک دولت ہو گی جو تمہارے کام آویگی۔ آیت کریمہ یہ ہے۔

رکوع نمبر ۹ سپارہ نمبر ۲۔ ربعہ نمبر ۲۔ (وتزودوا فان خیر الزاد التقوی واتقون یاولی الالباب) سپارہ مین ۳ ہے بخشش کرنے اور خدا کے نام سائلون کے دینے کیواسطے یہ حکم ہے کہ اگر کوئی شخص خدا کے راستہ پر کسی محتاج یا سائل کو اگر ایک دانہ دیوے تو مثل اوس دانہ دینے کے ایسے ہے کہ اوس دانہ کے بدلہ کئی سٹے پیدا ہونگے اور ہر سٹے مین سے سو دانہ پیدا ہوگا اور خدا کے اختیار مین ہے کہ اس سے بھی زیادہ دیوے گویا خدا کی جناب کی خاطر کسی سائل کو کچھہ دینا اور اوسکا بدلہ جو ملیگا وہ اِس آیت مین ثبت ہے۔

رکوع نمبر ۳۔ سپارہ نمبر ۳ ربع نمبر ۱۔ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۔

پھر خداوند تعالے نے دنیا کی نعمتون سے کیا دولت کیا مال کیا اولاد اور کیا علم و ہنر سب سے دانائی کی فضیلت کو مخصوص طور پر بیان فرمایا ہے۔ اور اوسکے باب مین یہ آیت ہے۔

رکوع نمبر ۴۔ سپارہ نمبر ۳۔ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ۔ صدقات دینے کے باب مین پروردگار نے دو طریق فرماتے ہین ایک صدقات کا ظاہر طور پر لوگون کو دیا جانا دوسرا پوشیدہ دینا اور دونون طور پر صدقہ دینے کے باب مین حکم ہے۔ چنانچہ اوسکے بارہ مین یہ آیت کریمہ موجود ہے۔

رکوع نمبر ۴۔ سپارہ نمبر ۳۔ ربع نمبر ۱۔ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ۔ پہر خدا نے اپنے بندون کی یہ تعریف کی کہ وہ مصیبتون پر صبر کرین اور جب زبان سے کچہہ کہین تو سچ کہین اور فرمانبرداری خدا کی کرین اور نفقہ کرین خدا کیواسطے ہوا اور قناعت کرین اور خدا سے استغفار اخیر رات کے چاہین۔ چنانچہ اون کا ذکر اس آیت مین ہے۔

رکوع نمبر ۹۔ سپارہ نمبر ۳۔ ربع نمبر ۲۔ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ؕ۔ اب یہان ذکر کرنا ایک اور معجزہ کا ضرور ہوگا جب یہودیون نے مدینہ شریف مین حضرت پیغمبر خدا کے ساتہہ معاہدہ کیا تہا کہ وہ فلان فلان کام کے بات کی بابت آئندہ مرتکب نہ ہووینگے چند شرائط کی اور وعدہ کیا ہے کہ کبھی منحرف نہ ہووینگے۔ مگر وہ خود منحرف ہوگئے تو اونہون نے پیغمبر خدا کے ساتہہ اوس انحراف کی بابت بہت سی بحث کی اور پروردگار عالم نے پیغمبر خدا کو حکم بہیجا کہ تو ان سے کہدے کہ تم لاؤ اپنے بیٹے اور بیٹیان اور ہم بھی لاتے ہین۔ اور تم

خود بھی آؤ اور ہم بھی آتے ہین پھر ہم دونون گروہ ملکر خدا کی جناب مین یہ دعا کرین کہ ہم مین سے جو جھوٹا ہو۔ اوسپر خدا کی لعنت ہو۔ اور اس آیت کو مسلمان ابتک آیت مباہلہ کہتے ہین مگر یہودیون نے یہ کام نہ کیا اور مباہلہ کرنا نچاہا۔ اور اپنے مکانات چھوڑکر چلے گئے۔

رکوع نمبر ۱۵۔ سپارہ نمبر ۳۔ ربعہ نمبر ۴۔ (فقل تعالی اندع ابناءنا وابناءکم و نساءنا و نساءکم وانفسنا و انفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنت اللہ علی الکذبین۔) یہ بھی بڑا معاملہ سچ جھوٹھ کے پرکھنے کا اگر یہودی جیسا کہ اپنے آپ کو سچا سمجھتے تھے اگر اون مین کچھہ سچ ہوتا۔ تو وہ کبھی مباہلہ سے باز نہ رہتے۔ اور پیغمبر خدا اگر اون مین کچھہ بھی شبہہ ہوتا کہ قرآن خدا کی طرف سے اونپر نازل نہیں ہوا۔ اور وہ صداقت کا اظہار کر رہے ہین جو خدا نے اُن کو فرمایا تہا تو وہی مباہلہ سے ہٹ جاتے رہے گروہ مباہلہ پر قایم رہے اور یہودی بھاگ گئے اس سے سچ اور جھوٹھہ صاف ہوگیا۔

سپارہ (۴) اس سپارہ مین حکم یہ ہے۔ کہ جو لوگ خدا کیواسطے راہ خدا مین بخشتے ہین ظاہر اور پوشیدہ اور جو لوگ کہ اپنے غصہ کو غصہ کے وقت پی جاتے ہین اور کسی شخص سے اگر اوسکا کوئی گناہ سرزد ہو تو وہ اوسکو معاف کرتے ہین اور معاف کرنے کے بعد اُس شخص پر احسان کرتے ہین خدا ایسے شخصون کو دوست رکھتے ہین۔ چنانچہ اسپر پہلی آیت مین یہ حکم ہے۔

رکوع نمبر ۴ سپارہ نمبر ۴ ربعہ نمبر ۲۔ (الذین ینفقون فی السراء والضراء والکظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین۔) اِس آیت کریمہ کے جن لوگون نے تعمیل کی وہ بڑے قاینۃ المرام اور بڑے کامیاب ہوئے چنانچہ اس موقعہ پر ایک قصہ حضرت امام حسن رضی کا ذکر کرنیکے قابل ہے۔ حضرت کا ایک غلام تھا وہ حضرت کیواسطے ایک پیالہ قہوہ کا بناکر لایا اور وہ گرم تہا۔ جب آپکے سامنے آیا تو اوسنے کم توجہی سے۔ وہ پیالہ سنبہالکر حضرت کے ہاتھہ مین نہ دیا۔ اور وہ پیالہ آپکے بدن پر گر پڑا۔ چونکہ گرم تہا۔ اوسکے بہت سے

پیالہ آپکے جسم پر پڑ گئے آپنے اوسے غصہ کی حالت مین اوس غلام کی طرف دیکھا تو اوس غلام نے اس آیت کریمہ کو یہ لفظ پڑا۔ الکاظمین الغیظ حضرتؐ نے اس لفظ کے سنتے ہی فرمایا کظمت غیظی جسوقت اوسنے والعافین عن الناس پڑہا تو آپؐ فرمایا کہ عفوت عنک جسوقت اوسنے پڑہا۔ واللہ یحب المحسنین۔ تو آپنے فرمایا کہ ان حرما لسکے معنے یہ ہوتے کہ جسوقت اوسنے قرآن کی یہ بات کہی کہ غصہ کو کہانا چاہیے تو آپنے فرمایا کہ مین نے کہالیا اپنا غصہ جسوقت اوسنے کہا کہ لوگون پر گناہ کی بخشش کرنی چاہیے تو آپنے فرمایا جو تم نے گناہ کیا مین نے وہ بخش دیا جسوقت اوسنے کہا واللہ یحب المحسنین کہا تو آپنے فرمایا کہ اب تو ہی اور میری غلامی سے ازاد ہے۔ جو قرآن پر عمل کرنے والے ہین وہ ایسے درجہ رکہتے ہین۔ پہر سوسنون کو خدا فرماتا ہے کہ اگر خدا تمہاری نصرت کرے۔ تو کوئی شخص تمپر غالب نہین آسکتا اور اگر خدا تمہاری مدد کرے تو کوئی شخص ایسا نہین ہے کہ تمپر غالب آکر اوس مدد کو روکے اور اگر تم کو خدا نقصان پہونچانا چاہے تو کوئی شخص نہین ہے کہ تمہاری مدد کرکے اوس نقصان سے تم کو بچاوے۔ اسواسطے چاہیے کہ جو خدا کے بندہ ہین وہ اوسی پر توکل کمرین اور اس آیت مین یہ ذکر ہے۔

رکوع نمبر ۷۔ سپارہ نمبر ۴۔ ربع نمبر ۳۔ ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم وان یخذلکم فمن ذا الذی ینصرکم من بعدہ وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون۔ پروردگار نے جو پیغمبر بہیجا تو اوسکا احسان ہے اون لوگونپر جو اوسپر ایمان لائے ہین۔ کیونکہ ایک تو وہ اون کی قوم مین سے تہا اور دوسرا اوس قوم سے جو اعلیٰ اور نفیس خاندان تہا۔ اون مین سے بہیجا اور ہادوس پیغمبر نے لوگون پر آتین پڑہین۔ اور اون کو نفس کے تصفیہ کی تعلیم دی اور کتاب کی تعلیم دی۔ اور دانائی کی تعلیم دی یہہ آیت شاہد ہے۔

سپارہ نمبر۴۔ رکوع نمبر۷۔ پانمبر۲۔ (اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلو علیھم اٰیٰتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتب والحکمۃ)۔ اس سے آگے خدا فرماتا ہے کہ خدا کسی مومن آدمی کو اوس کے ایمان کے واسطے نہ ڈرا دیگا جبتک کہ خبیث آدمیون سے پاک آدمی علیحدہ نہ کر لیوے۔ (سپارہ نمبر۴۔ رکوع نمبر۷۔ پانمبر۳۔ (ما کان اللہ لیذر المؤمنین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب)۔ پہر خدا نے لوگون کو یہ ہدایت فرمائی کہ دنیا کوئی عمدہ جگہہ نہین ہے اور دنیا کی زندگی سے بھی کچہہ حاصل نہین سوائے اسکے کہ مغرور اور متکبر بن جاوین اوس پارہ مین یہ آیت موجود ہے۔

(سپارہ نمبر۴۔ رکوع نمبر۹۔ پانمبر۳۔ (وما الحیوٰۃ الدنیا الا متاع الغرور) اور جو لوگ خدا پر ایمان لائے ہین اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی ہے اون کی خدا کی جناب مین یہ دعا ہے۔ کہ خداوندا ہمنے سنا کہ ایک منادی یہ ندا کرتا پہرتا ہے۔ کہ ایمان لاؤ خدا کے ساتھ اسواسطے ہم ایمان لائے اور ہماری یہ دعا ہے کہ ہمنے جو گناہ کئے ہین ہمکو بخش اور آئندہ ہمکو گناہون کی طرف رغبت نہ دے۔ اور جب ہم مرین تو ہمکو نیک لوگون کی طرح مار۔ یہ آیت کریمہ اوسکی شاہد ہے۔

سپارہ نمبر۴۔ رکوع نمبر۱۰۔ پانمبر۲۔ (ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان اٰمنوا بربکم فاٰمنا ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیاٰتنا وتوفنا مع الابرار) پہر اون لوگون کی تعریف کرتا ہے کہ جو پہلے اہل کتاب تہے وہ پہر مسلمان ہوئے اور خدا کے ساتہہ ایمان لائے اور پیغمبر پر بہی ایمان لائے اور وہ خدا کے ساتہہ عاجزی سے پیش آتے ہین اور خدا کی کلام کو تہوڑے مول پر نہین خرید کرتے وہی ہین جنکا اجر خدا اونکو دیگا۔ کیونکہ خدا جلدی حساب کرنیوالا ہے۔

سپارہ نمبر۴۔ رکوع نمبر۱۰۔ پانمبر۴۔ (وان من اھل الکتب لمن یؤمن باللہ وما انزل الیکم وما انزل الیھم خشعین للہ لا یشترون باٰیٰت اللہ ثمنا قلیلا۔ اولٰئک لھم اجرھم عند ربھم ان اللہ سریع الحساب

عربون کے زمانہ جاہلیت مین عورات کرنے کی کوئی حد مقرر نہ تھی اور چھوڑنے کی بھی کوئی حد نہ تھی جسقدر اونکا دل چاہتا تہا عورتین کر لیتے تہے اور جنکو دل چاہتا تہا چھوڑ دیتے تہے اور طلاق دیکر نکال دیتے تہے۔ ایسے لوگون کو ہدایت کرنیکے واسطے کوئی سبیل ورسیائی اختیار کرنا لازم تہا۔ اگر فقط ایک عورت کے واسطے فیمائیش کیجاتی تو ایک بیک بیسون اور پچاسون کو چھوڑ کر صرف ایک پر قناعت کرتے بہت مشکل تھی۔ ایک عورت کرنی اگرچہ عمدہ بات ہے مگر جو خرابیان ایک عورت سے پیدا ہوتی ہین وہ محتاج بیان نہین وہی تو بین جانتی ہین جنکا ایک عورت کے ساتھہ برتاؤ پڑتا ہے اور زیادہ عورات کرنیسے بھی بہت تکالیف سہتے ہین جو لوگ دو چار عورتون سے زیادہ شادی کرتے ہین اون سے پوچھنا چاہیے کہ اپنی زندگی کو وہ دوزخ بنا کر اوس مین رہتے ہین ان سب حالات کو مدنظر رکھہ کر پروردگار نے اپنے نبی پر جو بالکل حق پہیلانے والا تہا۔ یہ حکم بہیجا کہ تم عورتون مین سے شادی کرو دو کے ساتھہ اور اگر زیادہ کرو تو تین کے ساتھہ اور اخیری حد چار مقرر کرے اون سب کے ساتھہ یکسان برتاؤ کرو یعنے مکان بھی یکسان دو اور پوشاکین اور کہانا بھی یکسان دو اور اون کے ساتھہ رفاقت بھی یکسان کرو اور اون کے ساتھہ برتاؤ کرو عدل کا۔ اگر تم سے ایسا برتاؤ عدل کا نہ ہوسکے تو زیادہ نہین کرنی چاہین فقط ایک کرنی چاہیے۔ چنانچہ یہ آیت ہے۔

سپارہ نمبر ۴۔ رکوع نمبر ۱۔ پانمبر ۴۔ (فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ وثلٰث وربٰع فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃً۔ دوسرا قدیم سے لوگون مین یہ بات بڑی عادت تہی کہ یتیمون کا مال وہ مفت کا مال سمجھتے تہے جہان کسی یتیم کا مال ہاتھہ آگیا اونہون نے خورد برد کر لیا باوجود سخت ممانعت کے اب بھی ہمارے علما فضلا اور ملان لوگ سویم بناتے ہین کبھی سہ ماہی کبھی ششماہی کبھی سالانہ ختم بناتے ہین اور یتیمون کا مال ان ختمون کے ذریعے سے

وہ آپ کہاتی ہین اور وگونکو بہی کہلاتی ہین۔ خداوند عالم نے اپنے پیغمبر کو فرمایا کہ ان لوگون کو مال یتیمون کا کہانے سے سخت ممانعت کیجاوے یہ آیت نازل ہوئی کہ جو لوگ مال یتیمون کا کہاینگے وہ نہین کہاینگے بلکہ اپنا پیٹ آگ سے بہرینگے۔ آیت یہ ہے۔

سپارہ نمبر۴۔ رکوع نمبر۱۔ یا نمبر۹۔ ان الذین یاکلون اموال الیتمیٰ ظلماً انما یاکلون فی بطونہم نارا۔

سپارہ (۵) بندگان خداکو یہ بات بتلانی ضرورتہی کہ اگر وہ عبادت کرین توصرف ایک خدا کی کرین اور کسی کو اوسکے ساتھہ شریک نہ گردانین خواہ پیغمبر ہو خواہ ولی یا اوتار ہو یا دیوتا یا کوئی درخت ہو یا کوئی مکان یا کوئی پانی ہو یا آگ۔ عبادت سوائے اوس ذات پاک کے اگر مندرجہ بالا یا کسی اور شئے کی عبادت کیجاوے تو وہی شرک ہے۔ اور شرک سب سے بڑا گناہ ہے۔ چنانچہ لقمان کا مرنے کا وقت جب قریب آیا تہا اور وہ اپنے بیٹے کو موعظت و پند سنارہا تہا تو پہلے پند اوسکی یہ تہی کہ بیٹے خدا کے ساتھہ کسی کو شریک نہ کرنا اسواسطے کہ شرک ظلم عظیم ہے۔ یہ آیت شاہد ہے۔

(یا بنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم) شرک کی بابت سب پیغمبرون نے منع کیا اور جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے جو پیغمبر یا ولی ہر ایک فرقہ یا مذہب مین تہے وہ ممانعت کرتے رہے۔ چنانچہ حکما رسلف نے بہی اس فعل کو ظلم عظیم یعنے بڑا ظلم قرار دیا۔ اس بارہ مین قرآن اور پیغمبر صاحب کی تعلیم مین بہی سخت ہدایت ہے کہ کوئی شخص شرک کا فعل نہ کرے۔ ممانعت شرک کا طول دینا بے فائدہ ہے مگر اس آیت مین جو مذکور ہو گی اخلاقی صفات جنسے انسان متصف ہونا چاہیے وہ مذکور ہوئی ہین اور صفات یہ ہین۔ احسان کرنا ماں باپ کے ساتھہ۔ احسان کرنا قریبیون کے ساتھہ۔ احسان کرنا یتیمون کے ساتھہ۔ احسان کرنا مسکینون کے ساتھہ اور احسان کرنا ہمسایہ اجنبی سے اور احسان کرنا اوس ہمسایہ کے ساتھہ جو برابر ہو اور احسان کرنا اوس سے جو راستہ مین اکٹہا چلے اور ہاتھہ کے مال سے احسان کرنا۔

اور خدا انہیں دوست رکھتا جو اتراتا ہو اور اپنی بڑائی کرتا ہو چنانچہ یہ آیت ہے۔

سپارہ نمبر ۵ رکوع نمبر ۲۔ پا نمبر ۱۔ (واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئاً وبالوالدین احساناً وبذی القربی والیتمی والمسکین والجار ذی القربی والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم ان اللہ لا یحب من کان مختالاً فخوراً۔) اب اس آیت کریمہ کو ملاحظہ فرمانا چاہیئے کہ اس میں اخلاق حسنہ کی کسقدر تعلیم ہے اور اپنے اعمال پر فخر کرنے اور اترانے کی کسقدر مذمت ہے۔ جیسے اخلاق حسنہ کی تعلیم قرآنی ہے اوس سے بڑھکر کسی کتاب یا کسی وید میں نہیں ہے بخل ایک بری خصلت ہے انسان کیلئے کہ جس میں وہ خود بھی بہت رنج اٹھاتا ہے اور اوسکا رنج اوٹھانا صرف اسی امر سے ہوتا ہے کہ خدا نے فلانے شخص کو کیوں ایسی نعمتیں دیں اور مجھکو نہ دیں ایک تو خدا کی جناب کی ناشکر گذاری دوسرا خدا اس فعل بخل میں شامل نہیں اس بخل کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئے۔

سپارہ نمبر ۵۔ رکوع نمبر ۲۔ پا نمبر ۱۔ (ان الذین یبخلون ویامرون الناس بالبخل ویکتمون ما اتیھم اللہ من فضلہ ط) اور خدا نے شرک کے باب میں بہت تاکید کی ہے کہ خدا ایک ذرہ پر شرک نہیں کرتا۔ اور جو کوئی نیکی کرے اوسکو دونا بدلہ دیتا ہے اور اپنے پاس سے بھی نیکی کرنیوالوں کو بڑا ثواب دیتا ہے۔ خدا نے ہر ایک گناہ کو بخشنے کا وعدہ کیا ہے۔ اوس شخص کو جسکو چاہیے گا بخشے گا۔ مگر شرک کو نہیں بخشے گا۔ کیونکہ خدا کے نزدیک شرک کرنا ایک بڑا طوفان خدا پر باندھنا ہے۔

سپارہ نمبر ۵۔ رکوع نمبر ۳۔ پا نمبر ۱۔ (ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء ومن یشرک باللہ فقد افتری اثماً عظیماً) ہر کسی کی موت کے بارے میں خدا نے یہ نصیحت فرمائی ہے کہ موت تم کو ڈھونڈھ کر پکڑیگی خواہ تم بڑے پکے برج بنا کر ان میں چھپ رہو۔ چنانچہ اس آیت میں اوس موت کے آنے میں اشارہ فرمایا ہے۔

سپارہ نمبر ۵۔ رکوع نمبر ۸۔ پا نمبر ۲ (این ما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ۔)

پہر موت ٹل سکتی یا پرہیز کرنے یا بچنے کا کوئی راستہ نہیں رہا جو وقت مقررہ ہے اوسوقت
خواہ مخواہ پہونچ جاویگی اور یہ ایک خیال ہی نہیں ہے بلکہ عقیدہ تمام دنیا کا ہے مین بہات
باقی قوموں کا ذکر نہیں کرتا صرف ایک راجہ کا ذکر کرنا چاہتا ہون اوسکو منجموں نے یہ بات
بتلائی کہ آپکی موت فلان سال فلان گہڑی فلان دن مین ہے اگر اوسی وقت تم نہ مرو توپہر
تم قیامت تک زندہ رہوگے. اوسنے اپنے امراء وزراء سب مشیرون سے یہ صلاح کی کہ
وہ وقت کسطرح ٹل جاوے سب کی یہ رائے ٹہیری کہ دریا مین ایک محل بنایا جاوے اور اوس
محل کا فرش ایسا صفا ہو کہ اگر کیڑی یا مکہی یا بہت چہوٹا جانور اوس فرش سے گذر کرنا چاہے
تو یہ سبب نہایت صفائی اور شہلوان ہونیکے اوسکا فرش پر پاؤن نہ ٹہیر سکے اور فوراً
دریا مین گرجاوے. اوسکی افواج اور امراء سب دس دن حاضر ہوئے اور ہر کوئی
اس خیال مین تہا کہ اگر یہ وقت گذرجاوے تو ہمارا راجہ قیامت تک زندہ رہیگا. جب
وہ وقت قریب آیا تو سب حیران تھے کہ کیا ہوتا ہے اوسوقت شناخت کا وقت کوئی
گہڑی یا آلہ یا کوئی سامان نہ تہا وہ وقت گذرگیا. بہت مبارکبادیں اور خوشیان ہونی شروع
ہوئین اور سلامیان ہوتی رہین کہ وقت گذرگیا اور راجہ بچ رہا. اوسی وقت لوگون مین یہ
خوشی ہوچکی تو مالن پہول لیکر راجہ کیخدمت مین حاضر ہوئی. راجہ نے ایک پہول اوٹہا کر ناک
کو لگایا تو پہول مین ایک باریک سانپ تہا وہ اوسکے ناک کو ڈس گیا اوس نے ڈنگ
مارا راجہ اوسی ڈنگ سے اوسی وقت مرگیا. اب خیال فرماسیے کہ ایسے سامان بہم پہونچانے
اور اہتمام زندگی کا کرنا کیا حاصل ہے. کیونکہ وقت موت کا کبہی ٹل نہین سکتا اور یہ بموجب
شدید سے بہی زیادہ تر اہتمام کی ہے. مگر سب کچہ بے فائدہ تہا. جن احکام مین
ممانعت اون کاموں کے کرنیکی ہے اون مین سے بڑا گناہ قتل مومنون کا ہے اور
اوس قتل مین یہ بہی شرط ہے. کہ اوسکو مومن ہونے کی حیثیت سے قتل کیا جاوے
اور اوسکی سزا سخت لکہی ہے. اور وہ سزا یہ ہے کہ وہ جہنم مین داخل ہوگا اور وہان

ہی رہیگا اور خدا کا غضب ویسکے اوپر ہمیشہ رہیگا چنانچہ یہ آیت اوسکے حسب حال ہے۔
سپارہ نمبر ۵ رکوع نمبر ۹ پانمبر ۳ (ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا وغضب اللہ علیہ)۔
سپارہ (۶) عدل کرینکے باب مین بہت تاکید فرمائی ہے کہ جو کچہہ کرو عدالت کے ذریعہ سے عدل کرو۔ اگر تم انصاف کرو گے تو وہ بھی تمہارا ایک تقوے سمجہا جاویگا کیونکہ انصاف کرنا بھی ایک تقوے اور پرہیزگاری ہے۔ اسے سپارہ مین فرمایا ہے کہ اگر تم حکم کرو دو فریق مخالف کے درمیان کرو تو ایسا حکم کرو کہ جو برابر وزن رکھتا ہو۔ کیونکہ خداوند تعالے برابر وزن کرنے والون کو پسند کرتا ہے۔ چنانچہ یہ دو آیت ان امورات کی بابت شاہد ہین۔
سپارہ نمبر ۶۔ رکوع نمبر ۵ پانمبر ۲۔ (اعدلوا ھو اقرب للتقوی)۔
سپارہ نمبر ۶۔ رکوع نمبر ۹۔ پانمبر ۳۔ (وان حکمت فاحکم بینھم بالقسط ان اللہ یحب المقسطین) اور پہر خدا نے وہ قصہ ذکر فرمایا ہے کہ ہمنے موسے کے بعد حضرت عیسے کو بہیجا تو حضرت عیسے نے توریت کی تصدیق کی اور ہمنے اوسپر انجیل بہیجی کہ جسمین ہدایت تہی اور نور تہا اور وہ سچا کرتا تہا توریت کو بھی اور لوگون کو انجیل مین جو احکام تہے وہ فرمائے جاتے تہے۔ اس آیت کریمہ سے یہہ معنے معلوم ہوتے ہین۔ کہ خدا نے حضرت عیسے کو صرف اسواسطے بہیجا کہ حضرت موسے کی اور توریت کی تصدیق بھی کرین تو عیسے نے بنی اسرائیل کو یہ کہا (اعبدوا اللہ ربی وربکم) اوسنے کہین یہہ نہین فرمایا کہ مین خدا ہون یا میری مان بھی ایک خدا ہے یا انہیں ابھی کوئی خدا ہے۔ پہر خدا نے فرمایا کہ مسلمانون کے ساتہہ سخت عداوت کرنیوالے یہود ہین اور مشرک اور اون کے ساتہہ محبت کرنیوالے وہ لوگ ہین کہ جو اپنے آپ کو نصارا کہتے ہین محبت کرنے کی یہ وجہ ہے کہ وہ عالم ہین اور درویش ہین اور وہ تکبر نہین کرتے۔
سپارہ نمبر ۷۔ پانمبر ۴۔ رکوع نمبر ۱۔ (ولتجدن اقربھم مودۃ للذین آمنوا الذین قالوا انا نصاری ذلک بان منھم قسیسین ورھبانا وانھم لایستکبرون)۔ سپارہ (۶) حضرت عیسے جب پیغمبر ہوے اور لوگون کو اس عقیدہ کا خیال ہوا کہ حضرت عیسے بہی خدا ہین اور بی بی مریم بھی خدا اور خدا

بھی خدا ہیں خدا نے حضرت عیسیٰ سے سوال کیا کہ اے عیسیٰ یہ تم نے لوگون کو کہا ہے کہ
مین بھی خدا ہون اور میری مان بھی خدا ہے تو حضرت نے عرض کی کہ تیری ذات پاک ہے
مجھکو کیا ہو گیا تھا کہ مین کہتا جو میرا حق نہین تھا۔ اگر مین کہتا تو تجھکو معلوم ہو گیا ہوتا تو جانتا ہے
کہ جو میرے دل مین ہے اور جو تیرے دل مین ہے وہ مین نہین جانتا مگر جو غیب کی باتین آئندہ
ہونیوالی ہین اونکو تو جانتا ہے مین نہین جانتا۔ مین نے نہین کہا مگر جو تو نے حکم دیا تھا۔ اور
وہ یہ کہ اوس خدا کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا خدا ہے۔ اور مین اون سے خبردار تھا جبتک
مین اون مین رہا اور وہ آیت یہ ہے۔

سپارہ نمبر ۷۔ رکوع نمبر ۵ پانبر ۲۔ (واذ قال اللہ یعیسی بن مریم ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الھین
من دون اللہ قال سبحنک ما یکون لی ان اقول ما لیس لی بحق ان کنت قلتہ فقد علمتہ تعلم ما فی
نفسی ولا اعلم ما فی نفسک انک انت علام الغیوب)۔

اور پہلی امتین بھی اپنے رسولون کے ساتھ ہنسی کرتی رہی ہین پیغمبرون کو ہنسی کرتے
تھے اسواسطے تو کہدے اون کافرون کو کہ زمین مین پھرو اور دیکھین کہ جھوٹھ کہنے
والون کی عاقبت کیسی خراب ہوتی ہے اور یہ آیت اوس حال کی بابت ہے۔

سپارہ نمبر ۷۔ رکوع نمبر ۹ پانبر ۲۔ (ولقد استھزئ برسل من قبلک فحاق بالذین سخروا منھم ما کانوا بہ یستھزءون
قل سیروا فی الارض ثم انظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین)۔

اسکے آگے یہ ہدایت فرمائی گئی کہ اگر اللہ تم کو پکڑ سے نقصان پوہنچانے کیواسطے پس
کوئی شخص بھی نہین کہ اوس سختی کو روک دیوے یا ہٹا دیوے مگر وہی خدا ہٹاوے تو ہٹتی
ہے اور وہی خدا اگر تمہارے ساتھ نیکی کرنی چاہے تو وہ ہر شئے پر قادر ہے جیسے
کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے:

سپارہ نمبر ۷۔ رکوع نمبر ۷ پانبر ۲۔ (وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو وان یمسسک بخیر
فھو علی کل شیء قدیر)۔

اس موقعہ پر حضرت ابراہیم کا قصہ بھی ذکر کرنیکے قابل ہے کہ ابراہیم نے اپنے باپ کو کہا کہ تجھنے بتون کو پوجا کرنیکے واسطے کیون پکڑا ہے۔ مین تجھکو اور تیری قوم کو دیکھتا ہون جو سیدھے راستے سے بھٹکے ہوئے ہین اور اسی طرح ہمنے ابراہیم کو سلطنت آسمان کی اور زمین کی دکھائی تاکہ اوسکو یقین آوے۔ جب رات پڑی تو اوسنے ایک تارے کو دیکھا اور کہا یہ میرا خدا ہے۔ جب وہ تارا ڈوب گیا۔ تو اوسنے کہا کہ یہ بھی میرا خدا نہین کیونکہ چھپنے والون کو مین پسند نہین کرتا۔ پھر جب اوسنے چمکتے ہوئے چاند کو دیکھا تو اوسوقت کہا کہ یہ میرا رب ہے جبوقت وہ بھی غایب ہوا تو حضرت ابراہیم بولے کہ اگر خدا مجھکو ٹھیک راستہ نہ بتلاوے تو مین ہونگا گمراہ قوم مین سے۔ پھر جب اوسنے دیکھا سورج کو جھلکتا ہوا۔ تو بولا کہ یہ میرا رب ہے جبوقت وہ بھی چھپ گیا تو اوسنے لوگون کو کہا کہ اے میری قوم مین ان سے بیزار ہون جنکو تم شریک کرتے ہو خدا کے ساتھ۔ مینے اپنا سونہہ اوسی کی طرف پھیرا ہے۔ جسنے آسمان وزمین کو بنایا۔ اور مین نہین ہون مشرک۔ آیت کریمہ یہ ہے۔

سپارہ نمبر ۷ رکوع نمبر ۱۵ پانمبر ۹۔ (واذ قال ابراهیم لابیه آزر اتتخذ اصناما الهة انی اراک وقومک فی ضلال مبین ۝ وکذلک نری ابراهیم ملکوت السموات والارض ولیکون من الموقنین۔ فلما جن علیه الیل رای کوکبا قال هذا ربی ۝ فلما افل قال لا احب الافلین ۝ فلما را القمر بازغا قال هذا ربی فلما افل قال لئن لم یهدنی ربی لاکونن من القوم الضالین۔ فلما را الشمس بازغة قال هذا ربی هذا اکبر فلما افلت قال یقوم انی بریٓء مما تشرکون۔ انی وجهت وجهی للذی فطر السموت والارض حنیفا وما انا من المشرکین۔) +

اس موقعہ پر اون لوگون کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے۔ کہ جو خدا پر یہ تہمت لگاتے ہین کہ میرے اوپر وحی آتا ہے یا دیا قرآن اوتار دینگے جیسا اللہ نے اوتارا خدا اون کی بابت فرماتا ہے کہ اون لوگون سے زیادہ کوئی ظالم نہین جو اللہ پر جھوٹ گانٹھتے ہین۔ اور کہتے ہین کہ مجھکو وحی آتا ہے حالانکہ اونکو وحی نہین آتا۔ یا کہین کہ مین اوسی طرحکا

قرآن اوتار دیتا ہون جسطرحکا خدا نے اوتارا۔ اور جب تو دیکھے کہ ظالم مدت کی بیہوشی مین ہین اور فرشتون نے اپنے ہاتھہ کہوے ہوئے ہین کہ اونکی جان نکالین تو اوسوقت اونکو یہ معلوم ہوجاوے کہ آج اونکو جزا ملیگی ذلت کی جو خدا پر اونہون نے جہوٹ بولا۔ آیت کریمہ یہ ہے۔

سپارہ نمبر ۷۔ رکوع نمبر ۱۹۔ پا نمبر ۴۔ (ومن اظلم ممن افترے علی اللہ کذبا او قال اوحی الی ولم یوح الیہ شیئ ومن قال سانزل مثل ما انزل اللہ ولو تری اذ الظلمون فی غمرات الموت والملٰئکۃ باسطوا ایدیہم اخرجوا انفسکم الیوم تجزون عذاب الھون بما کنتم تقولون علی اللہ غیر الحق۔)

اور خدا نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تم ہماری طرف جب آوگے اوسیطرح آوگے جسطرح تم کو جہان مین بہیجا گیا تہا۔ یعنے جب آدمی پیدا ہوتا ہے تو نہ اوسکے پاس دولت ہوتی ہے اور نہ کپڑے ہوتے ہین اور نہ کچھہ کہانیکو ہوتا ہے۔ اور جب واپس جاتا ہے۔ تو صرف کفن اوسکے ساتہہ ہوتا ہے۔ اور کچھہ نہین ہوتا ہے تو اوسی حکم کے بارہ مین قرآن مین خدا نے یہ آیت فرمائی ہے۔

سپارہ نمبر ۷۔ رکوع نمبر ۲۰۔ پا نمبر ۴۔ (ولقد جئتمونا فرادی کما خلقنٰکم اول مرۃ)۔

سپارہ (۸) مین خدا نے اپنے پیغمبر کو فرمایا کہ اودہر آو تاکہ مین سناؤن تم کو کہ تمہارے خدا نے کیا چیز تمپر حرام کی ہے سب سے پہلے خدا نے شرک کو منع کیا ہے اور دوسرا فرمایا ہے کہ اپنے ماں باپ کے ساتہہ احسان کرو اور جب تم بہوکے ہوجاؤ تو بہوک کی لاچاری سے اپنی اولاد کو نہ مارو کیونکہ تم کو رزق دینے والا مین ہون اور اونکو بہی رزق دینے والا مین ہون اور برے کامون کے پاس مت جاؤ۔

سپارہ نمبر ۸۔ رکوع نمبر ۹۔ پا نمبر ۲۔ (قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم الا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احسانا ولا تقتلوا اولادکم من املاق نحن نرزقکم وایاہم ولا تقربوا الفواحش۔)

پہر خدا نے یہ حکم فرمایا کہ کسی یتیم کے مال کے نزدیک نہ جاؤ اگر جاؤ تو کسی بہتر طریقہ سے

جاوے جبتک کہ وہ اپنی جوانی کی عمر کو نہ پونچے اور پورے کرو آپ تول انصاف سے اور ہم
کسی نفس پر تکلیف نہین دیتے مگر وہ تکلیف جو وہ اوٹھا سکینگے ۔

سپارہ نمبر ۸ رکوع نمبر ۷ یا نمبر ۲ ۔ (ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ھی احسن حتیٰ یبلغ اشدہٗ ج واوفوا الکیل والمیزان بالقسط لا نکلف نفسًا الا وسعہا ۔)

پھر پروردگار عالم نے اپنے پیغمبر کو کہا کہ تو ان سے کہدے کہ مجھکو خدا نے سیدہے راہ پر بلا لیا ہے کیونکہ دین صحیح جو ملت ابراہیم کی تھی اوسپر مین چلتا ہون اور وہ نہ تھا مشرکون مین سے اور تو یہ بھی کہدے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور مرنا ۔ خدا کے واسطے ۔ ایسا خدا کہ کوئی اوسکا شریک نہین اور یہ بھی مجھکو حکم ہوا ۔ اور مین سب سے پہلے یہ حکم بجا لانیوالا ہون ۔

سپارہ نمبر ۸ رکوع نمبر ۷ یا نمبر ۲ (قل اننی ھدانی ربی الی صراطٍ مستقیمٍ دینًا قیمًا ملۃ ابراھیم حنیفًا وما کان من المشرکین ۔ قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہٗ وبذلک امرت وانا اول المسلمین ۔)

رکوع ۱۹ ۔ پھر یہ آیت فرمائی گئی ہے کہ کوئی بھار اوٹھانیوالا صرف اپنا بھار اوٹھا سکتا ہے مگر دوسرے کا بھار نہین اوٹھا سکتا ۔ اسکے معنے یہ ہین کہ ہر ایک شخص اپنے عملون کا بدلہ اوٹھائیگا یہ نہین کہ ایک کے عمل نیک دوسرے کے کام آوین ۔ عیسائیون کا یہ عقیدہ کہ اونکی سب بد اعمالیون کا بدلہ حضرت عیسے کو مل چکا ہے اون کو کوئی سزا نہ ملیگی یہ عقیدہ غلط ہے اور یہ آیت ہے ۔

سپارہ نمبر ۸ رکوع نمبر ۷ یا نمبر ۲ ۔ (ولا تزر وازرۃٌ وزر اخریٰ) ۔

پھر امت کیواسطے اجل ہے جسوقت اونکی اجل آوے ایک ساعت نہ گھٹ سکتی ہے نہ بڑہ سکتی ہے یہ آیت شاہد ہے ۔

سپارہ نمبر ۸ رکوع نمبر ۱۱ یا نمبر ۳ ۔ (ولکل امۃٍ اجلٌ فاذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃً ولا یستقدمون)

اگے اسکے خدانے فرمایا ہے کہ تمہارا خدا وہ خدا ہے کہ جس نے پیدا کئے آسمان اور زمین چھہ دن مین یہ آیت حسب حال ہے۔

سپارہ نمبر۸ رکوع نمبر۱۴ آیا نمبر۲۔ (ان ربکم اللہ الذی خلق السموٰت والارض فی ستۃ ایام)۔

عبادت کرنیکے باب مین اور خدا یاد کرنیکے باب مین یہ تاکید ہے کہ بہ نسبت ظاہر کے پوشیدہ عبادت کرنی بہتر ہے اور بڑی زاری کے ساتھہ عبادت کرنی چاہیے چنانچہ یہ آیت موجود ہے۔

سپارہ نمبر۸ رکوع نمبر۱۴ آیا نمبر۴۔ (ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ انہ لا یحب المعتدین)۔

سپارہ (۹) خدانے خود قرآن شریف مین فرمایا ہے کہ جب قوم موسےٰ نے حضرت موسےٰ سے پانی مانگا تو حضرت موسےٰ نے عصا کو پتھر پر مارا تو اوس مین سے بارہ چشمے جاری ہوئے اور سب لوگون نے اپنا اپنا گھاٹ پہچان لیا۔ اور سایہ کیا ہمنے اونپر ابر کا۔ اور اتارا ہمنے اونپر من اور سلوا اور کہا ہمنے کہ کہاؤ وہ پاک چیزین جو ہمنے روزی مین تمہین دین ہین اور اتبک تمنے ہمارا کچھہ نہین بگاڑا اور اپنی برائی کرتے رہے ہو۔

سپارہ نمبر۹ رکوع نمبر۹ آیا نمبر۲۔ (واوحینا الی موسیٰ اذ استسقٰہ قومہ ان اضرب بعصاک الحجر فانبجست منہ اثنتا عشرۃ عینا قد علم کل اناس مشربہم وظللنا علیہم الغمام وانزلنا علیہم المن والسلویٰ کلوا من طیبٰت ما رزقنٰکم وما ظلمونا ولکن کانوا انفسہم یظلمون)۔

پھر خدا نے پیغمبر صاحب کو ہدایت کی کہ لوگون کو یہ سمجہا دین کہ زمین خدا کی اوسی کی ملکیت ہے اپنے بندون مین سے جسکو چاہے وہ بخش دیوے۔ چنانچہ یہہ آیت ہے۔

سپارہ نمبر۹ رکوع نمبر۴ آیا نمبر۱۔ (ان الارض للہ یورثہا من یشاء من عبادہ)۔

پھر خدا نے فرمایا کہ ہمنے دوزخ کیواسطے جن و انس پیدا کئے ہین اور ایسے لوگون کو ہمنے ایسے دل دیئے ہین کہ اپنے دل سے وہ کچھہ نہین سمجہتے اور اون کو

ایسی آنکھین دی ہین کہ اون آنکھون سے نہین دیکھتے اور ایسے کان دیئے ہین کہ اون کانون کے ساتھہ نہین سنتے وہی لوگ ہین چوپایہ کی طرح بلکہ چوپایہ سے بھی زیادہ گمراہ وغافل۔

سپارہ نمبر ۹ رکوع نمبر ۱۰ آیا نمبر ۳۔ (ولقد ذرأنا لجہنم کثیرًا من الجن والانس لہم قلوب لا یفقہون بہا ولہم اعین لا یبصرون بہا ولہم آذان لا یسمعون بہا اولٰئک کالانعام بل ہم اضل اولٰئک ہم الغٰفلون)۔

یہ کافرون نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ قیامت کب آویگی اوسکا وقت ٹہراؤ۔ پیغمبر صاحب کو حکم ہوا کہ تو ان سے کہدے کہ قیامت کا وقت خدا کو معلوم ہے اور وہی کہول دکہاویگا اوسکو اپنے وقت پر۔ اور وہ ایک بڑی بہاری بات ہے آسمان اور زمین مین اور وہ تمپر جب آویگی تو بے خبر آویگی۔ اور یہ کافر تم سے اسطرح پوچہتے ہین کہ تم اوسکے متلاشی ہو تو کہدے کہ اسکا علم خدا کے پاس ہے اکثر لوگ نہین سمجہہ رکہتے اور تو یہہ بھی کہدے کہ مین اپنے نفس کے واسطے نفع یا نقصان کا مالک نہین ہون۔ مگر جو خدا چاہے اگر مجہہ کو غیب کا علم ہوتا تو مین بہت خوبیان اپنے واسطے اوٹہار کہتا اور مجہہ کو برائی کبہی نہ پہونچتی نہین ہون مین مگر ڈرانیوالا اور خوشی دینیوالا اون لوگون کے واسطے جو ایمان لاتے ہین چنانچہ اوس کے بارے مین آیت کریمہ یہ ہے۔

سپارہ نمبر ۹ رکوع نمبر ۱۱ آیا نمبر ۳۔ (یسئلونک عن الساعۃ ایان مرسٰہا قل انما علمہا عند ربی لا یجلیہا لوقتہا الا ہو ثقلت فی السمٰوٰت والارض لا تاتیکم الا بغتۃ یسئلونک کانک حفی عنہا قل انما علمہا عند اللہ ولٰکن اکثر الناس لا یعلمون۔ قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ان انا الا نذیر وبشیر لقوم یؤمنون)

پہر خدا نے یہ فرمایا ہے کہ میرا ذکر کرو تم اپنے نفسون کے ساتہہ اور بہت زاری

کے ساتھہ اور بہت ڈر کر مگر بلند آواز کے ساتھہ ذکر نہ کرو رات کو بھی ذکر کرو اور غافلون مین سے نہ بنو ۔

سپارہ نمبر۹ رکوع نمبر۱۴ یا نمبر۳۰ ۔ (واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفۃ ودون الجھر من القول بالغدو والاصال ولا تکن من الغفلین) ۔

اس سے آگے خدا نے یہ بات جتلائی ہے کہ ہر فعل کا فاعل حقیقی وہی ذات متعلق ہے اور فاعل مجازی وہ بندہ ہے کہ اوس کا فاعل ہو قران کی آیت شاہد اس بات کی ہے ۔

سپارہ نمبر۹ رکوع نمبر۹ یا نمبر۴ ۔ (وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی) ۔

پھر اس سے آگے خدا یہ بات جتاتا ہے کہ جہان مین کوئی امر ایسا نہین کہ خود بخود وقعہ ہو لیکن جس امر کا وقوعہ خدا چاہے وہی واقعہ ہوتا ہے ۔

سپارہ نمبر۱۰ رکوع نمبر۱ یا نمبر۱ ۔ (ولکن لیقضی اللہ امرا کان مفعولا) ۔

اس آیت مین اون قومون کی بابت بیان ہوا ہے کہ جنکو خدا نے دنیا کی بادشاہتین اور نعمتون قسما قسم اور دولتین اور فراغ بالئین عطا کین اور خدا کے عطا ایسا نہین ہے کہ پہر وہ واپس ہوئے اور جن جن کو خدا نے دیا تہا اس غرض سے نہین دیا تہا کہ پہر ان سے واپس لیا جاوے گا مگر جن لوگون نے اوسکو نہ سنبہالا اور نہ سنبہالکر رکہا بلکہ اپنی عادات اور اخلاق اور اعمال سب خراب کردیئے ۔

اون کی عقلون پر ایسا پردہ خدا سے ڈالا جاتا ہے کہ اون کے خیال اور وہم وگمان مین بہی نہین آتا کہ ہم سے کوئی برا کام ہوا ہے ۔ بلکہ اون کامون کو وہ اچہا سمجہتے ہین ۔ اور ایسی حالت کو قران مین اس طرح سے بیان کیا گیا ہے ۔

سپارہ نمبر۱۰ رکوع نمبر۲ یا نمبر۱ ۔ (ذالک بان اللہ لم یک مغیرا نعمۃ انعمہا علی قوم حتی یغیروا ما بانفسہم و ان اللہ سمیع علیم) ۔

لفظی ترجمہ اس آیت کا یہ ہے کہ خدا اوس نعمت کو جو کسی قوم کو بخش چکا ہے واپس

نہین لیتا جبتک کہ وہ قوم اپنے نفسون کو بگاڑ نہ لیوے پہر خدا نے اپنے پیغمبر کو یہ حکم بہیجا کہ لوگون کو وہ یہ فہمایش کر دیوے کہ اگر اونکو اپنے باپون کے ساتہہ اور اپنے بیٹے اور اپنے بہائیون کے ساتہہ اور اپنی عورتون کے ساتہہ اور اپنی برادری کے ساتہہ اور اوس مال کے ساتہہ جو اونہنے کمایا ہے اور وہ سوداگری کہ جسکے بند ہونے سے تم ڈرتے ہو اور وہ حویلیان جو تم پسند رکہتے ہو تم کو عزیز ہون اللہ اور اوسکے رسولؐ سے اور فی سبیل اللہ جہاد سے تو تم راہ دیکہتے رہو کہ جب تک تمہارے واسطے خدا کا حکم نہ پہنچے۔

سپارہ نمبر ۱۰ رکوع نمبر ۹ پا نمبر ۲۔ (قل ان کان آباؤکم وابناؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومسٰکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجہاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ)۔

اب غور کرنا چاہیے کہ اس دنیا مین کتنے آدمی ہو نگے جو ان سب باتون کو چہوڑکر کسی بات کا خیال نہ کرین اور اپنے خدا اور رسولؐ سے ہی ان سے بڑہکر محبت رکہین اور اوسکے احکام کی تعمیل کرین اور اوس نفس امارہ پر غالب ہوکر اوسکو اپنی تمعنہ بناوین تو پہر اگر اون کو خدا نہ ملے اور اون سے معجزات اور کرامات صرزد نہ ہون تو انکا معجزات اور کرامات کا واجب ہو مثلاً راولپنڈی مین پہنچنا ہے تو سیدہی سڑک جو شاہ راہ ہے اوسکو چہوڑکر پہلے کہاریان لی کے کہنڈرات مین پڑ جاوے اول تو امید ہے کہ ضلع جہلم کے کہنڈرات مین سے اوسکا کام تمام ہوجاویگا بغرض محال اگر وہ بچ نکلے تو پہر گجرخان کے کہنڈرات مین پڑ جاوے اگر گجرخان کے کہنڈرات مین بچ رہے تو پہر پنڈی کی تحصیل کے جو کہنڈرات ہین اون مین داخل ہوجاوے تو وہ راولپنڈی کتنے عرصہ مین پہونچ سکیگا یا نہین یہ ہی مثال ہے اون لوگون کی جنکی بابت مین ذکر کرچکاہون شاہی سڑک پر چلکر پہونچ جاتے ہین اور ہم لوگ جو کہنڈرات مین پڑے ہوئے ہین کبھی امید نہین کہ منزل مقصود پر پہونچین اور خدا کی شناخت کرسکین۔ اور ہمارا اسنے

کہا کہ مسیح بیٹا ہے خدا کا یہ باتین اون کے اپنے سونہہ کی باتین ہین اور وہ لوگ ریس کرتے ہین اون لوگون کی جو پہلے کافر گذرے ہین خدا اون کو مارے کہ وہ کہان سے پہرے جاتے ہین۔ اور اپنے عالمون اور درویشون کو اللہ کو چہوڑ کر وہ خدا سمجہتے ہین اگر ہینے مسیح ابن مریم کو یہ حکم بہیجا تہا کہ بندگی کرین ایک خدا کی کہ وہ اکیلا ہے اور نہین ہے کوئی خدا۔ اگر وہ ایک ہی ہے اور پاک ہے وہ اوس سے جو شرک کرتے ہین۔

سپارہ نمبر ۱۰ رکوع نمبر ۱۰ پانچ۔ (وقالت النصریٰ المسیح ابن اللہ ذٰلک قولہم بافواھھم یضاھون قول الذین کفروا من قبل قاتلہم اللہ انی یؤفکون۔ اتخذوا احبارہم ورھبانہم اربابًا من دون اللہ والمسیح ابن مریم وما امروا الا لیعبدوا الٰھا واحدا لا الٰہ الا ھو سبحٰنہ عما یشرکون۔)

سپارہ ۱۱ پہر کافرون کا یہ طریق بیان کیا ہے کہ وہ عبادت کرتے ہین سوائے خدا کے ایسی چیزون کی کہ جو نہ اون کے ساتہہ بہلائی اور برائی کرسکین۔ جیسے دیوی۔ دیوتا۔ پیپل۔ پانی۔ جمنا۔ گنگا۔ اور بہیت۔ گنیش۔ مہان دیو۔ سب وغیرہ اور ساتہہ اوسکے یہ بات بہی کہتے ہین کہ یہ لوگ ہماری سفارش کرینگے اللہ کے پاس۔ لئے پیغمبر تو ان لوگون سے کہدے کہ تم خدا کو وہ باتین سکہلاتے ہو کہ جو وہ نہین جانتا جو کچہہ آسمان ہین اور زمینون ہین ہے وہ سب کچہہ جانتا ہے اور تم خدا کے ساتہہ شرک کرتے ہو اس سے آگے اور آیت کریمہ یہ ہے۔

سپارہ نمبر ۱۱ رکوع نمبر ۸ پانچ۔ (ویعبدون من دون اللہ ما لا یضرہم ولا ینفعہم ویقولون ھٰؤلاء شفعاؤنا عند اللہ قل اتنبؤن اللہ بما لا یعلم فی السمٰوٰت ولا فی الارض سبحٰنہ وتعالیٰ عما یشرکون)

پہر خدا نے فرمایا کہ ہر فرقہ کے واسطے ہمنے ایک رسول بہیجا ہے اور اوس رسول نے اون لوگون کے درمیان جو تنازعات اور مقدمات تہے اون کا فیصلہ انصاف کے ساتہہ کیا اور اونپر کچہہ ظلم نہین ہوا۔ اسکے بارہ مین قرآن شریف کی آیت کریمہ یہ ہے۔

سپارہ نمبر ۱۱ رکوع نمبر ۹ پا نمبر ۳۔ (ولکل امۃ رسول فاذا جآء رسولھم قضی بینھم بالقسط وھم لا یظلمون)

سپارہ ۱۲ (۱۲) جب حضرت نوح نے کشتی بنائی اور طوفان آیا تو اوسوقت جن جن اور دن کو اونھون نے کشتی مین سوار کیا تو اوسیوقت اونھون نے یہ کہا تہا کہ سوار ہو جاؤ اسمین اسم خدا کے ساتھہ ہے اسکا دریا کے پار پونچنا اور ہمارا رب بہت بخشش کرنیوالا اور بہت رحم کرنیوالا ہے اور کشتی اون کو لیکر اسطرح بہتی تہی جیسے پہاڑ لہرون مین بہتا ہے اسیوقت نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا اور کنارہ بیٹہا ہوا تہا کہ اے بیٹے میرے ساتھہ سوار ہوجا اور کافرون سے علیحدہ ہو جا۔

سپارہ نمبر ۱۲ رکوع نمبر ۳ پا نمبر ۱۔ (وقال ارکبوا فیھا بسم اللہ مجریھا ومرسیھا ان ربی لغفور رحیم وھی تجری بھم فی موج کالجبال ونادی نوح ابنہ وکان فی معزل یبنی ارکب معنا ولا تکن مع الکفرین)۔

جب طوفان بہت حد تک بڑہگیا اور کوئی جگہ باقی نہ رہی تو پروردگار کی طرف سے یہ حکم پونچا کہ اے زمین تو اپنا پانی نگل جا۔ اور اے آسمان تو اپنا پانی نہ برسا۔ ان دو حرفون سے سب پانی خشک ہوگیا اور سب کام جو طوفان سے ہونا تہا وہ ہوچکا جسقدر غرق ہونے تھے ہو چکے۔ قرآن شریف مین جس فصاحت کے ساتھہ یہ آیت بیان ہوئی ہے عرب لوگ بھی حیران تھے کہ ایسی فصیح کلام کبھی کسی عرب کے مونہہ سے نہین نکلی۔ یہان پہ ایک قصہ ذکر کرنے کے قابل ہے۔ ایک دن ایک عرب قرآن شریف پڑہ رہا تہا۔ تو ایک دوسرا ناآشنا بادیہ نشین وہان پونچا اور اوسیوقت اوسنے یہ آیت پڑہی تھی۔ اوس بادیہ نشین نے اس آیت کے سنتے ہی زمین پر سجدہ کیا اور گر پڑا۔ بعد اوسکے جب فراغت پائی تو پڑہنے والے نے اوس سے پوچھا کہ تمنے کس کو سجدہ کیا اوسنے جواب دیا کہ اس آیت کی فصاحت کو مینے سجدہ کیا ہے گویا اوس عرب کے دل مین فصاحت اس آیت کی یہان تک سمائی کہ لاچار اوسنے اس آیت کو سجدہ کیا۔

سپارہ نمبر ۱۲ رکوع نمبر ۳ پانمبر ۱۔ (وقیل یا ارض ابلعی ماءک ویسماء اقلعی وغیض الماء وقضی الامر۔)

خداوندا ون لوگون کا ذکر کرتا ہے کہ جو ایمان لائے ہین اون کی یہ صفت ہے کہ اون کا دل اوسیوقت اطمینان پکڑتا ہے کہ جب وہ خدا کا ذکر کرین اور یہ بات بھی درست ہے کہ خدا کا ذکر کرنیسے دلون کو اطمینان ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ آیت شاہد ہے۔

سپارہ نمبر ۱۳ رکوع نمبر ۹ پانمبر ۳۔ (الذین امنوا وتطمئن قلوبہم بذکر اللہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب)۔

پہر بڑا معجزہ معجزہ پسندون کے دکھانیکے لایق یہ ہے کہ جتنے کتب منزلہ من السماء ہین ہر ایک مین تحریفین ہوئین اور ایک کتاب دوسری کتاب کے ساتہ پڑہین اور جو اس سال مطبوعہ ہوئے وہ پہلے قدیم کے ساتھ نہین ملتی۔ مگر قرآن شریف جب سے نازل ہوا اور حضرت عثمانؓ نے اوسکو جمع کیا تیرہ سوبرس کے عرصہ مین اوس مین ایک زیر زبر کی تفاوت نہین ہوئی۔ کیونکہ ہزاران ملکون مین حافظ قرآن کے موجود ہین جنکو ہر ایک زیر زبر کی غلطی فوراً معلوم ہوجاتی ہے اور جو قرآن اوسی وقت لکھا گیا تہا اور دوسرا تیرہ سوبرس کے بعد لکھا جاوے اور دونون کو مطابق کیا جاوے تو وہ آپسمین ملین گے اور کچہہ تفاوت نہین ہوگا۔ اسی واسطے خدا نے اپنے پیغمبر کے ساتہہ یہ وعدہ کیا تہا کہ یہ قرآن جو ایک ذکر ہے یہ ہمنے تمہارے اوپر بہیجا ہے اور ہم ہی اوسکی حفاظت کرینگے تمہاری حفاظت کرنیکی ضرورت نہین ہے۔ چنانچہ یہ آیت موجود ہے۔

سپارہ نمبر ۱۴ رکوع نمبر ۱ پانمبر ۱۔ (انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون)۔

سپارہ (۱۴) اس سپارہ مین یہ بات ذکر نے کے قابل ہے کہ جب صورتون کے نام کافر سنتے تہے تو آپسمین تمسخر کیا کرتے تھے اور ہر ایک اپنے واسطے صورت پسند کرتا تہا۔ کوئی کہتا تہا کہ صورت بکرہ لونگا اور تم کو معاہدہ دونگا اور تمکو عنکبوت دونگا علی ہذا القیاس بہت سی صورتون کا نام لیتے تہے اور یہ بات جب پیغمبر خدا تک پہنچتی تہی تو وہ اس بات کا رنج کیا کرتے تہے۔ تو اون کی تسلی کے واسطے خدا نے یہ فرمایا کہ تم

اپنے دل کو رنج نہ کرو اون باتون سے جو کافر ذکر کرتے ہین۔ اپنے خدا کا شکر کرو اور
اوسکا سجدہ کرو اور اوسکی تسبیحین کرو۔ اور خدا کی عبادت کرو اوس وقت تک کہ تمکو یقین
حاصل ہو جاوے۔ یقین کے معنے اوس وقت کے ہین کہ جب موت کا وقت ہوتا ہے۔
سپارہ نمبر۱۴ رکوع نمبر۶ یا نمبر۱ (ولقد نعلم انک یضیق صدرک بما یقولون۔ فسبح بحمد ربک وکن
من السجدین۔ واعبد ربک حتی یاتیک الیقین)۔

سپارہ (۱۵) پھر خدا نے اپنے پیغمبر کو کہا کہ ان لوگون کو تو سمجھا دے کہ جو کوئی نیک راہ
پر چلیگا اوسکی ذات کو اوس سے فایدہ پہونچیگا اور جو کوئی گمراہی اختیار کریگا وہ اپنی
ذات کے واسطے کریگا کبھی ایک شخص کا بوجھ دوسرے پر نہین پڑیگا۔ ہر ایک کا جزائے
اعمال اوسکو اوسکے فعلون کے مطابق ملیگا۔ اور ہم کسی قوم کو سزا نہین دیوینگے جبتک
اون کے پاس پہلے ایک رسول نہ بھیج لیوین جو اون کو ایسے کام کرنے سے منع نہ کرے۔
چنانچہ یہ آیت حسب حال ہے۔
سپارہ نمبر۱۵ رکوع نمبر۲ یا نمبر۱ (من اهتدی فانما یهتدی لنفسه ومن ضل فانما یضل علیها ولا تزر وا
زرة وزر اخری وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا)۔

پھر پروردگار عالم نے اپنے رسول کی طرف یہ ہدایت بھیجی کہ بندہ کے جو قریبی رشتہ دار
ہین اونکو چاہیے کہ اون کی حق ادائی کرے اور محتاجون پر بخشش کرین اور مسافرون پر
بخشش کرے۔ مگر یون ہین دولت کو بکھیر کر نہ اوڑا دے کیونکہ بکھیر کر اوڑانے والے
شیطانون کے بھائی ہوتے ہین۔ اور شیطان بھی رب کا ناشکر بندہ۔ چنانچہ یہ آیت اس
بات کی شاہد ہے۔
سپارہ نمبر۱۵ رکوع نمبر۳ یا نمبر۱ (وات ذا القربی حقه والمسکین وابن السبیل ولا تبذر تبذیرا ۝
ان المبذرین کانوا اخوان الشیطین وکان الشیطن لربه کفورا)۔

سپارہ (۱۵) اور خدا نے عہد کے پورا کرنے کی نہایت تاکید کی ہے کیونکہ عہد کا نہ

پورا کرنا کسی نقصان رکھتا ہے ایک تو جسکے ساتھ عہد کیا جاوے وہ امید اوس کے پورا ہونیکی رکھتا ہے اور وہ امیدوار رہتا ہے کہ فلان شخص نے جو میرے ساتھ عہد کیا ہے وہ پورا کریگا دوسرا آدمی کو اپنا اقرار ہوتا ہے کہ یہ عہد پورا کیا جاویگا ایک تو اپنے عہد سے جھوٹا ہوتا ہے دوسرا جس سے عہد کیا اوسکے ساتھ دہوکہ ہوا اور فریب کیا۔ اسی واسطے قرآن شریف مین سخت تاکید آئی ہے اور آیت کریمہ یہ ہے۔

سپارہ نمبر ۱۵ رکوع نمبر ۳ پا نمبر ا۔ (واوفو بالعہد ان العہد کان مسئولا)۔

ایک بڑی عمدہ ہدایت قرآن مین یہ ہے کہ آدمی کو ہمیشہ عاجزی نگوساری اختیار کرنی چاہیے۔ تکبر یا مغروری ہرگز نہین کرنی چاہیے۔ شیخ سعدی نے ایک شعر مین عمدہ طرح پر اس مضمون کو بیان کیا ہے۔ اوسنے لکہا ہے کہ۔

اے قطرہ منی سر بیچارگی بنہ
کہ ابلیس را غرور منی خاکسار کرد۔

یہ شعر بھی قرآن شریف کی آیت کے مضمون سے لیا گیا ہے اور وہ آیت یہ ہے۔

سپارہ نمبر ۱۵ رکوع نمبر ۴ پا نمبر ا۔ (ولا تمش فی الارض مرحا انک لن تخرق الارض ولن تبلغ الجبال طولا۔)

اس آیت کے معنے یہ ہین کہ تم زمین پر آکڑ آکڑ کر نہ چلو۔ کیونکہ تو نہ زمین کو پہاڑ دیگا اور نہ پہاڑ سے سر اونچا ہو جاویگا۔ اس آیت مین گویا بہت تواضع اور انکسار بیان کیا گیا ہے جو علم اخلاق کا ایک بڑا سبق ہے۔

سپارہ (۱۶) یہان حضرت مریم اور حضرت عیسےٰؑ کا قصہ بیان ہوا ہے اور وہ قصہ اسطرح سے بیان ہوا ہے کہ مریم جب اپنے لوگون سے ایک کنارہ ہوئی ایک مکان شرقی مین۔ اور وہ اون لوگون سے پردہ مین بیٹھ گئی پھر ہمنے بھیجا اوس کی طرف ایک روح اور وہ سامنے ہوا بی بی مریم کے ایسی حالت مین کہ ایک آدمی نظر آیا

بی بی صاحبہ نے اوس کو کہا کہ مین خدا کی جناب سے پناہ مانگتی ہون کہ میرے سامنے سے
ہٹ جاؤ اگر تو بھی خدا سے ڈر رکھتا ہے۔ اوس روح نے جواب دیا کہ مین تمہارے
خدا کا بھیجا ہوا ہون اور تمہارے واسطے بشارت لایا ہون کہ تمہارے گھر ایک لڑکا
پیدا ہوگا بہت طینت پاک بی بی مریم بولی کہ کہان سے ہوگا مجھے لڑکا حالانکہ مجھے کوئی
آدمی نہین چھوا اور نہ مین بدکار تھی۔ جب بی بی صاحبہ کو دردزہ شروع ہوا تو وہ ایک
کھجور کی جڑھ مین اور وہ فرماتی تھین کہ خداوندا مین پہلے اس سے مرچکی ہوتی۔ اور
میرا نام بھی بھول گیا ہوتا۔ آخرکار حضرت عیسٰی پیدا ہوئے اور اون کے پاس اون کی
قوم آئی اور قوم کے لوگون نے آکر کہا کہ یہ تمنے ایک بڑا طوفان بنادیا۔ اے ہارون
کی بیٹی۔ تیرا باپ برا آدمی نہ تہا بلکہ بہلا تہا اور نہ تیری مان بھی بدکار تہی۔ بی بی صاحبہ نے
فرمایا کہ اسی سے پوچھو جو پیدا ہوا ہے۔ اونہون نے کہا وہ کس طرح بولے گا۔ جو ابھی
گود مین لڑکا ہے۔ اوسی وقت حضرت عیسٰی بولے کہ مین بندہ خدا کا ہون خدا میرے
پر ایک کتاب بھیجیگا اور اوس نے مجھکو پیدا کیا ہے اور مجھکو اوس نے مبارک پیدا
کیا ہے اور مجھکو وصیت کی گئی نماز کی اور صلواۃ کی جبتک مین جیتا رہون۔

سپارہ نمبر ۱۶ رکوع نمبر ۵ یا نمبر ۱۔ واذکر فی الکتٰب مریم اذ انتبذت من اھلھا مکانًا شرقیًا۔ فاتخذت
من دونھم حجابًا فارسلنا الیھا روحنا فتمثل لھا بشرًا سویًا۔ قالت انی اعوذ بالرحمٰن منک ان کنت
تقیًا۔ قال انما انا رسول ربک لاھب لک غلامًا زکیًا۔ قالت انی یکون لی غلٰم ولم یمسسنی بشر
ولم اک بغیًا۔ قال کذٰلک قال ربک ھو علی ھین ولنجعلہ اٰیۃ للناس ورحمۃ منا وکان امرًا
مقضیًا۔ فحملتہ فانتبذت بہ مکانًا قصیًا۔ فاجاءھا المخاض الی جذع النخلۃ قالت یٰلیتنی
مت قبل ھٰذا وکنت نسیًا منسیًا۔ فنادٰیھا من تحتھا الا تحزنی قد جعل ربک تحتک سریًا۔ و
ھزی الیک بجذع النخلۃ تسٰقط علیک رطبًا جنیًا۔ فکلی واشربی وقری عینًا فاما ترین
من البشر احدًا۔ فقولی انی نذرت للرحمٰن صومًا فلن اکلم الیوم انسیًا۔ فاتت بہ قومھا تحملہ

قالوا یٰمریم لقد جئت شیئاً فریّاً۔ یا اخت ہٰرون ما کان ابوک امرا سوءٍ وما کانت امک بغیّاً۔ فاشارت الیہ۔ قالوا کیف نکلّم من کان فی المھد صبیّاً۔ قال انی عبد اللہ اٰتٰنی الکتٰب وجعلنی نبیّاً۔ وجعلنی مبٰرکاً این ما کنت واوصٰنی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ ما دمت حیّاً۔ وبرّاً بوالدتی ولم یجعلنی جبّاراً شقیّاً۔ والسلٰم علیّ یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیّاً۔ ذٰلک عیسی ابن مریم قال الحق الذی فیہ یمترون۔ ما کان للہ ان یتخذ من ولد سبحٰنہ اذا قضی امراً فانما یقول لہ کن فیکون۔

سپارہ ۱۷۔ پہر خدا اپنے وحدانیت اور اوسکا شریک نہ ہونے کے باب مین قرآن مین صاف فرماتا ہے کہ اگر کوئی سوائے میرے کوئی دوسرا بھی خدا ہوتا تو دونو جہان بگڑ جاتے سو پاک ہے اللہ جو مالک ہے عرش کا اور تمہاری صفتوں سے وہ زیادہ موصوف ہے۔ اس بارہ مین آیت موجود ہے۔

سپارہ نمبر ۱۷ رکوع نمبر ۲ یا نمبر ۱۔ (لو کان فیھما اٰلھۃ الا اللہ لفسدتا فسبحٰن اللہ رب العرش عما یصفون)

پہر اپنے پیغمبر کو خدا فرماتا ہے کہ ہم نے تجہسے پہلے بھی کئی پیغمبر بھیجے ہین اور اون پیغمبرون کو یہ حکم دیا ہے کہ تم اپنی امتون کو سمجہا دو کہ کوئی خدا نہیں ہے بجز اوس ذات پاک کے اسواسطے تم اوسی کی عبادت کرو اور کافر لوگ جو کہتے ہین کہ خدا نے بیٹا بنایا۔ اون سے کہدو کہ وہ اس لائق نہین کہ بیٹا بنا دے۔ کیونکہ وہ اپنے بندون سے جس کو چاہے عزت دیتا ہے۔

سپارہ نمبر ۱۷ رکوع نمبر ۲ یا نمبر ۱۔ (وما ارسلنا من قبلک من رسولٍ الا نوحی الیہ انہ لا الٰہ الا انا فاعبدون۔ قالوا اتخذ الرحمٰن ولداً سبحٰنہ بل عباد مکرمون۔)

پہر پروردگار اپنی رحمتون کا حال بیان کرتا ہے کہ حضرت ایوب کو جسوقت تکلیف پہونچی ہے اور تو بہت رحم کرنیوالا ہے پہر سن لی اوس کی پکار اور وہ تکلیف جو اسپر تھی اوٹھا دی۔ اور اوسکو بخشدیئے اوس کے گہر والے۔ چنانچہ یہ آیت شاہد ہے۔

سپارہ نمبر ۱۷ رکوع نمبر ۶ پ نمبر ۲ (وایوب اذ نادیٰ ربہ انی مسنی الضر وانت ارحم الرحمین. فاستجبنا لہ فکشفنا ما بہ من ضر و اتینہ اھلہ)۔

پھر خدا نے فرمایا ہے کہ ایسے لوگ جنکو نکالا گیا اون کے گھرون سے بغیر حق کے اور وہ نکالے گئے اسیواسطے کہ ہمارا رب ایک رب ہے۔ اگر خدا نہ ہٹایا کرتا لوگوں کو ایک کو ایک سے تو لوگ گرا دیتے جو تکیہ اور مدرسون اور عبادت خانون اور مسجدون کو ایسی مسجدین کہ جنمین نام خدا اکثر پڑھا جاتا ہے اور خدا مدد کریگا جو خدا کی مدد کرتے ہین بتحقیق خدا نیک زبردست اور زور والا ہے۔

سپارہ نمبر ۱۷ رکوع نمبر ۱۱ پ نمبر ۴ (الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع وبیع وصلوات ومساجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیرا ولینصرن اللہ من ینصرہ ان اللہ لقوی عزیز)۔

پھر خدا فرماتا ہے کہ اگر تجھکو کافر جھٹلاتے ہین تو تم سے پہلے بھی جھٹلا چکے ہین نوح کی قوم نوح کو اور عاد اور ثمود کی اقوام بھی اپنے پیغمبرون کو جھٹلا چکے ہین۔ اور ابراہیم کی قوم ابراہیم کو اور لوط کی قوم لوط کو اور مدین کے اصحاب اپنے پیغمبر کو جھٹلا چکے ہین اور قوم موسیٰ موسیٰ کو جھٹلا چکے ہین۔ ان کا جھٹلانا صرف اس واسطے تھا کہ ہمنے اون کو مہلت دی ہوئی تھی کہ انکا انکار حد سے بڑھ جاوے پھر جب ہم نے اون کو پکڑا تو اون کے انکار کا کیا حال ہوا۔ آیت یہ ہے۔

سپارہ نمبر ۱۷ رکوع نمبر ۱۱ پ نمبر ۴۔ (وان یکذبوک فقد کذبت قبلھم قوم نوح وعاد وثمود وقوم ابراھیم وقوم لوط۔ واصحب مدین وکذب موسیٰ فاملیت للکفرین ثم اخذتھم فکیف کان نکیر)۔

سپارہ ۱۸ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے پیغمبر تو ان لوگون سے جو تمہاری امت ہو یہ بات کہہ کہ تم اپنے دلون مین یہ خیال کرتے ہو کہ ہمنے تم کو پیدا کیا تھا بیکار اور نہ ہماری طرف رجوع نہ کیا اور خدا ایک ہے اور کوئی عبادت کرنے کے لائق نہین مگر

وہ رب ہے عرش کریم ۔

سپارہ نمبر ۱۸ ۔ رکوع نمبر ۶ پانمبر ۲ ۔ (افحسبتم انما خلقنکم عبثاً وانکم الینا لا ترجعون ۔ فتعلی اللہ الملک الحق لا الہ الا ھو رب العرش الکریم ۔)

پہر پروردگار اپنی تعریف اور ثنا بیں ایک مثال ذکر کرتے ہین جسکی آیت آئندہ مذکور ہوگی اور وہ صفت وثنا یہ ہے کہ خدا ہے روشنی اسمانون اور زمین کی اوس کی روشنی کی مثال کیسی ہے کہ ایک طاق ہو کسی گہر مین جس مین چراغ رکہا اور چراغ ایک شیشہ مین ہو اور شیشہ ایسا معلوم ہوا ہے کہ جیسے ایک ستارہ ہو چمکتا اور اوس مین تیل جلتا ہے ایک درخت کی برکت سے اور وہ درخت کیا ہے زیتون کا درخت ہے ۔ نہ وہ مشرق ہے اور نہ وہ مغرب ہے اور قریب ہے کہ اوسکا تیل خود بخود جل جاوے خود اوسکو آگ نہ لگائی جاوے وہ اللہ کی روشنی کیا ہے نور ہے کہ نور کے اوپر ہے اور خدا ہدایت کرتا ہے اوس نور کی جسکو چاہے ۔

سپارہ نمبر ۱۸ رکوع نمبر ۱۰ پانمبر ۱ ۔ (اللہ نور السموت والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیہا مصباح المصباح فی زجاجۃ الزجاجۃ کانہا کوکب دری یوقد من شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ لا شرقیۃ ولا غربیۃ یکاد زیتہا یضیئ ولو لم تمسسہ نار نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء ۔)

سپارہ (۱۹) مین خدا فرماتا ہے کہ ہمنے موسے کی طرف کتاب بہیجی اور اوسکے بہائی ہارون کو اوسکا وزیر بنایا اور ہمنے کہا اون سے کہو کہ جاؤ تم ایسی قوم کی طرف کہ تم کو جہٹلاتے ہین اور ہمنے اون جہٹلانے والون کو مارا اوکہاڑ کر ۔

سپارہ نمبر ۱۹ رکوع نمبر ۴ پانمبر ۱ ۔ (ولقد اتینا موسے الکتب وجعلنا معہ اخاہ ھارون وزیرا ۔ فقلنا اذھبا الی القوم الذین کذبوا بایتنا فدمرنہم تدمیرا ۔

پہر خدانے فرمایا کہ بندے خدا کے وہ ہین جو زمین پر چلتے ہین بہت آہستہ اور جسوقت مخاطب ہوتے ہین اون سے کافر لوگ جو جاہل ہین تو اون کے ساتہ ایسی نرم باتین

کرتے ہین کہ اون کوگو یا سلام پوہنچاتے ہین اور وہ ایسے لوگ ہین کہ تمام رات خدا کے ساتھہ کاٹتے ہین ایسی حالت مین یا وہ سجدہ مین ہین یا کھڑے ہین چنانچہ آیت کریمہ یہ ہے ۔*

سپارہ نمبر ۱۹ رکوع نمبر ۴ یا نمبرا۔ (وعباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض ھوناً واذا خاطبھم الجٰھلون قالو سلاماً۔ والذین یبیتون لربھم سجداً وقیاماً)۔

سپارہ (۲۰) مین خدا فرماتا ہے کہ وہ بندہ خدا کے بھی نیک بندہ ہین کہ وہ جسوقت کسی کا لغو کلام سنتے ہین اون سے کنارہ پکڑتے ہین اور اوس سے کہتے ہین کہ ہمکو ہمارے کام نصیب ہون اور تمہارے کام تمکو اور سلامت ہو تمکو کہ ہم جاہلون سے باتین کرنی نہین چاہتے اور اپنے پیغمبر کو خدا فرماتا ہے کہ تو راہ پر نہین لا سکتا جسکو چاہے تو لانا۔ کہین راہ پر لا سکتا ہے جسکو راہ پر اللہ لانا چاہے۔ اور وہ خود جانتا ہے جو راہ پر آنے والے ہین چنانچہ یہ آیت ہے۔

سپارہ نمبر ۲۰ رکوع نمبر ۸ یا نمبر ۲۔ (واذا سمعوا اللغو اعرضوا عنه وقالوا لنا اعمالنا ولکم اعمالکم سلام علیکم لا نبتغی الجٰھلین۔ انك لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشآء وھو اعلم بالمھتدین)۔

اور پاک پروردگار فرماتا ہے کہ ہمنے وصیت کی انسان کو کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی سے برتاؤ کرے اور اگر وہ تمہارے ساتھہ زور کرین کہ تو شریک پکڑ ہمارے ساتھہ کسی اور کو اور تجھکو خبر نہین پس تو اونکا کہا نہ مان کیونکہ میری طرف تم سب کو واپس آنا ہے مین تمکو جتا دونگا کہ جو جو تم کرتے تھے۔

سپارہ نمبر ۲۰ رکوع نمبر ۱ یا نمبر ۸۔ (ووصینا الانسان بوالدیه حسناً وان جاھدك لتشرك بی ما لیس لك به علم فلا تطعھما الی مرجعکم فانبئکم بما کنتم تعملون)۔

سپارہ (۲۱) مین خدا فرماتا ہے کہ جن لوگون نے محنت کی ہمارے واسطے ہم

کہ ہم سوجہا دیوینگے اون کو اپنے راہیں اور بیشک اللہ اون کے ساتھ ہے جو نیکی کرنے والے ہیں۔

سپارہ نمبر ۲۱ رکوع نمبر ۷ آیت۔ (والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین)

اسکے آگے پروردگار فرماتے ہیں کہ تم خدا کی نشانیاں ڈہونڈتے ہو تو آسمان اور زمین کا پیدا کرنا یہ کوئی کم نشانی ہے اور تمہارے رنگوں کا آپس مین ایک دوسرے سے مختلف ہونا اور تمہاری بولیان ایک دوسرے سے جدا ہیں یہ سب نشانیاں ہیں جو لوگ ان کو سمجھتے ہیں اور خدا کی یہ بہی ایک نشانی ہے کہ تم رات کو سوتے ہو اور دن کو جاگتے ہو اور اوسکے فضل کے ڈہونڈہتے ہو۔ آیت یہ ہے۔

سپارہ نمبر ۲۱ رکوع نمبر ۵ آیت نمبر ۱۔ (ومن آیتہ خلق السموت والارض واختلاف السنتکم والوانکم ان فی ذلک لایت للعلمین۔ ومن آیتہ منامکم بالیل والنھار وابتغاؤکم من فضلہ۔ ان فی ذلک لایت لقوم یسمعون)۔

اور جب لیا ہمنے نبیون سے اقرار تجہسے اور نوحؑ سے اور ابراہیمؑ سے اور موسےؑ سے اور عیسےؑ ابن مریم سے اور اون سے لیا گاڑہا اقرار اور وہ اقرار اس بات کا تہا کہ پوچہے خدا سچون سے اون کا سچ اور رکہے منکرون کے لئے عذاب سخت عالم یہ آیت ہے۔

سپارہ نمبر ۲۱ رکوع نمبر ۱۷ آیت نمبر ۳۔ (واذ اخذنا من النبیین میثاقھم ومنک ومن نوح وابراھیم وموسے وعیسے ابن مریم واخذنا منھم میثاقا غلیظا۔ لیسئل الصدقین عن صدقھم واعد للکفرین عذابا الیما)۔

سپارہ (۲۲) مین خدا نے اپنے پیغمبر پہ بڑی عنایت کی اون کو مطلع کیا کہ اپنے ازواج مطہرات اور آپ کی اولاد کے واسطے خدا کا یہ ارادہ ہے کہ کوئی بڑی بات اون مین نہ رہی اور آپکے گہر والون کو ستہرا کرے خدا کمال ستہرائی چنانچہ یہ آیت موجود ہے۔

سپارہ نمبر ۲۲ رکوع نمبر ۱ یا نمبر ۱۔ (انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطہرکم تطہیرا۔)

اسکے بعد پروردگار نے وہ قصہ بیان کیا کہ جب آسمان اور زمین تمام مخلوق پیدا ہوگئی تو ہمنے اپنی امانت اور وہ امانت کیا تھی محبت اور شفقت تھی اوسکا آسمانون کو اور زمین کو اور پہاڑون کو دکہایا کہ تم اس امانت کو اوٹہاؤ اون سبنے اوٹہانے سے انکار کیا اور اوس امانت کے اوٹہانے سے ڈر گئے اور اوٹہایا اوس امانت کو آدمی نے تحقیق تہا وہ بڑا ظلوم اور بڑا مجہول چنانچہ یہ آیت رکوع (۸) مین موجود ہے۔

سپارہ نمبر ۲۲ رکوع نمبر ۸ یا نمبر ۲۔ (انا عرضنا الامانۃ علی السموٰت والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان انہ کان ظلوما جہولا۔)

سپارہ (۲۴) مین خدا نے اپنے پیغمبر کو فرمایا ہے کہ تم اپنی امت کو یہ فہمائش کرو کہ اے خدا کے بندون جنہون نے اپنے نفس کو اسراف کیا ہے اور گناہون کے کام کئے ہین اُن کو رحمت خدا سے نا امید نہ ہونا چاہئے تحقیق خدا بخشے گا تمام گناہ اور وہ ہے بہت بخشش کرنیوالا اور معاف کرنے والا رحیم۔ آیت یہ ہے۔

سپارہ نمبر ۲۴ رکوع نمبر ۲ یا نمبر ۱۔ (قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم۔)

پروردگار فرماتا ہے کہ تم لوگ نہ سجدہ کرو سورج کا اور نہ سجدہ کرو چاند کا بلکہ اوس خدا کا سجدہ کرو کہ جسنے سورج اور چاند دونون کو پیدا کیا۔ چنانچہ یہ آیت اوس کی شاہد ہے۔

سپارہ نمبر ۲۴ رکوع نمبر ۱۸ یا نمبر ۴۔ (لا تسجدوا للشمس و لا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقہن)۔

سپارہ (۲۵) مین یہ بات ذکر کرنے کے قابل ہے کہ جب اکثر حصہ قرآن شریف کا نازل ہوا اور لوگ اوسکے مطابق عمل کرنے لگے اور عبادتین شروع کین اور اون کے دلون کو صفائی پہونچی۔ تو وہ سب ملکر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے۔ اور حاضر ہوکر اونہون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ جو کچھہ آپنے ہمکو سکہایا یا خدا کا راہ بتلایا

وہ تو صرف ہمارا اپنا ذاتی معاملہ تہا کہ عبادت کا نفع ہمکو خدا کی درگاہ سے ملیگا اور درجات عالی نصیب ہونگے مگر اوس مین ہمنے آپکی کونسی خدمت کی جو ہدایت آپ کی طرف سے ملی اس ہدایت کے بدلے آپکی کوئی خدمت یا تواضع جیسے چاہئے ہو سکی اسواسطے ہماری التجا یہ ہے کہ آپ اپنی کوئی خدمت بہی ہمکو فرما دین تاکہ وہ بجا لاکر ہم خوش ہو دین۔ اس درخواست کو قبول فرماکر آپنے یہ فرمایا کہ آپ ان لوگون کو کہدو کہ آپ لوگون کو جو ہدایت دینے کی ہے مین اوسکا کوئی اجر تمسے نہین چاہتا۔ مگر ایک اجر چاہتا ہون کہ میری جو اہل بیت ہین اون سے کبہی جہگڑا یا فساد نہ رکہو بلکہ دوستی رکہو۔

سپارہ نمبر ۲۵ رکوع نمبر ۳ پانچواں (قل لا اسالکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ)۔

سپارہ (۲۶) اس سپارہ مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور اون کے صحابیون کے خدا نے تعریف فرمائی ہے اور اوس تعریف کے یہ معنے ہین محمد ہے خدا کا بہیجا ہوا رسول صلعم اور وہ لوگ جو اوسکے ساتہ ہین وہ کافرونکے ساتہ سختی کا برتاؤ کرنیوالے ہین اور آپسمین بہت رحم کرنیوالے ہین جسوقت کوئی اونکو دیکہے۔ تو وہ حالت رکوع مین ہونگے یا حالت سجدہ مین۔ اور خدا کا فضل اور خدا کی رضامندی ڈہونڈتے ہونگے۔ اور اون کی پیشانیون مین نور چمکتا ہوگا بہت سجدہ کرنے سے۔ یہ مثال ہمنے اوس قوم کی توراۃ مین بہیجی ہے اور انجیل مین اون کی یہ مثال ہے کہ مانند ایک کہیتی کی ہے کہ وہ زمین سے اپنی انگوری نکالتی ہے۔ اور پہر وہ ایسے آپسمین مل جاتے ہین اور غلیظ ہوجاتی کہ اوسکے نیچے کی زمین نظر نہین آتی اور پہر وہ بوٹا مارکر سرو قد کہڑی ہو جاتی ہے۔ یہانتک کہ جسنے بوئی تہی وہ بہی تعجب مین رہ جاتا ہے۔

کہ ایک دانہ سے کیا ہوگیا اور ایسی جلدی اسواسطے اون کی ترقی ہونے کی ہے تاکہ کافر لوگ غیض و غصہ کرین اون کی دولت پر جب ہرقل بادشاہ روم کے پاس اصحابون نے دو تین سفیر بہیجے تو اُن سفیرون کی یہ حالت تہی کہ سوتے کپڑے اور پیرون مین بڑی

بہاری جوتیاں یا گہڑیاں اور تلوارین رسن کے ساتہ کمر پر باندہی ہوئی تہین وہ بادشاہ کے
مکان پر جب پہونچے تو مکان کے دربانون نے جو حبشہ کے تہے اون کو روکا اور اون کو کہڑا
رکہا اور بادشاہ کے پاس دربانون نے عرض کیا کہ عرب کے سفیر آئے ہین اگر اجازت ہو تو
اندر آجاوین حکم ہوا کہ تلوارین اور رسے کہلوا کر اندر آوین وہ بہیجے دربانون نے تلوارین
اور رسے اون سے مانگے تو اونہون نے انکار کیا اور کہا کہ تلوار اون سے ہم کبہی رات
دن جدا نہین ہو سکتے اگر اجازت ہو تو یہ ساتہ لاوین ورنہ ہم واپس جاتے ہین پہر بادشاہ
نے اونکو اجازت دی کہ جس حال مین وہ آتے ہین آنے دو۔

چنانچہ وہ روبرو بادشاہ کے گئے۔ اور جاکر کہا کہ سلام ہو اس شخص پر جو سیدہے
راستہ کی تابعداری کرتا ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ بیٹہ جاؤ۔ وہان فرش بہت بیش قیمت بچہا ہوا تہا
وہ فرش پر نہ بیٹہے بلکہ فرش کو اوٹہا کر زمین پر بیٹہے بادشاہ نے یہ سوال کیا کہ تمنے فرش اوٹہا کر
زمین پر بیٹہنا کیون اختیار کیا اور فرش پر کیون نہین بیٹہے۔ تو اونہون نے کہا کہ ہمارے قرآن
مین یہ حکم ہے کہ والارض فرشناها فنعم الماهدون۔ اسکے یہ معنے ہین کہ زمین کو ہمنے فرش بچہایا
ہے ہم اچہا فرش بچہانیوالے ہین۔ ہمنے خدا کا فرش چہوڑکر آپکے فرش کو پسند نہین کیا اسلئے
ہم وہان نہین بیٹہتے۔ بادشاہ نے پوچہا کہ اپنے پیغمبر کا حال بیان کرو تو اونہون نے کہا کہ
آپکے سامنے بیان کرنا کچہہ ضرور نہین۔ کیونکہ آپ اہل کتاب ہین اور خدا نے فرمایا ہے کہ اہل کتاب
آپ کو ایسا جانتے ہین جیسا کوئی آدمی اپنی اولاد کو جانتا ہے۔ اب اپنی کتابون سے پڑہکر
اون کی حالت کو بخوبی جانتے ہین پہر آپکے پاس اونکا حال کہنے کی کیا ضرورت ہے بادشاہ
نے فرمایا کہ آپ کی کتاب مین جو اون کا حال ہے اور اون کی قوم کا حال اوس کو ہم سننا
چاہتے ہین چنانچہ آیت مندرجہ ذیل سنائی گئی۔

سپارہ نمبر ۲۶ رکوع نمبر ۱۲ پا جبر ۳۔ محمد رسول الله والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم تریهم
رکعا سجدا یبتغون فضلا من الله ورضوانا سیماهم فی وجوههم من اثر السجود۔ ذلک مثلهم فی التوریة

ومثلهم في الانجيل. كزرع اخرج شطاه فازره فاستغلظ فاستوي على سوقه يعجب الزراع ليغيظ بهم الكفار۔)۔

پھر خداوند تعالٰے نے غیبت کے بند کرنیکے واسطے ایسا حکم بھیجا کہ اگر کوئی عقلمند آدمی یا فہمیدہ آدمی غیبت کرنے کا عادی ہو تو وہ اوس آیت کو پڑھکر غیبت کرنی بالکل چھوڑ دے اور اوس آیت کے یہ معنے ہین۔ کہ آیا دوست رکھتا ہے تمسے کوئی شخص اپنے بھائی کا گوشت کہائے۔ اور وہ بہائی مرا ہوا ہو پس چاہیے کہ تم اس بات سے کراہت کرو۔

سپارہ نمبر ۲۶ رکوع نمبر ۱۳ یا نمبر ۳۔ (ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیه میتاً فکرهتموه۔)۔

سپارہ (۲۷) پروردگار نے اس سپارہ مین اپنی شان کی بابت پیغمبر صاحب کو فرمایا کہ تمہارا وہ خدا ہے جو پہلے بہی وہی تہا اور آخر بہی وہی ہوگا۔ اور ظاہر بہی وہی ہے اور وہ ہر شئے پر قادر ہے اور ہر شئے کا علیم ہے اور وہ خدا وہ خدا ہے کہ جسنے آسمان اور زمین چھہ دن مین پیدا کئے۔ چنانچہ یہ آیت موجود ہے۔

سپارہ نمبر ۲۷ رکوع نمبر ۱۷ یا نمبر ۱۔ (هو الاول والاخر والظهر والبطن وهو بكل شيء عليم. هو الذي خلق السموت والارض في ستة ايام۔)

سپارہ (۲۸) پروردگار فرماتا ہے کہ اگر یہ قرآن جو ہمنے پیغمبر پر اوتارا ہے کسی پہاڑ پر اوتارتے تو دیکھتا اوسکو کہ وہ پہاڑ دب جاتا اور ہٹ جاتا خدا کے خوف سے۔ چنانچہ یہ آیت قرآن کی موجود ہے۔

سپارہ نمبر ۲۸ رکوع نمبر ۶ یا نمبر ۲۔ (لو انزلنا هذا القرآن علی جبل لرایته خاشعاً متصدعاً من خشية الله۔)۔

پہر خدا نے قرآن مین یہ ذکر فرمایا ہے کہ جب حضرت عیسٰی نے بنی اسرائیل سے کہا کہ مین رسول ہون تمہاری طرف بہیجا ہوا اور مین توراۃ کی تصدیق کرتا ہون کہ وہ بہی کتاب خدا کی ہے اور موسٰی پر نازل ہوئی تہی۔ اور مین تمکو یہ خوشخبری سناتا ہون کہ ایک پیغمبر میرے بعد آوے گا۔ اوسکا نام احمدؐ ہوگا۔ ✤

سپارہ نمبر ۲۸ رکوع نمبر ۹ آیا نمبر ۶۔ (واذ قال عیسی ابن مریم یبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوریۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد)۔

سپارہ (۲۹) اس سپارہ مین اوس آیت کا ذکر کرنا مناسب ہے کہ جسکو مفسرین حضرت علیؑ اور اہل بیت کی شان مین بیان کرتے ہین۔ اور وہ قصہ مختصر یہ ہے کہ ایام روزہ کے تھے اور تمام اہلبیت نے روزہ رکھا ہوا تہا جب افطار کا وقت قریب آیا تو ایک مسکین نے آکر سوال کیا اہل بیت نے خود کچھہ نہ کہایا اور اوسکو کہانا دیدیا دوسرے دن ایک یتیم نے سوال کیا تو اونہون نے اوسکو بہی دیدیا اور خود کچھہ نہ کہایا تیسرے روز ایک اسیر نے سوال کیا تو اونہون نے اوسکو بہی تیسرے دن کا کہانا دیدیا اور پہر دینے کے بعد اون لوگون سے یہ بہی کہدیا کہ تمکو جو کہانا دیتے ہین تو صرف خدا کے نام کا دیتے ہین ہم اوسکا کوئی بدلہ نہین چاہتے اور نہ یہ چاہتے ہین کہ تم ہماری شکر گزاری ظاہر کرو۔ آیت یہ ہے۔

سپارہ نمبر ۲۹ رکوع نمبر ۱۹ آیا نمبر ۸۔ (ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا۔ انما نطعمکم لوجہ اللہ لانرید منکم جزاء ولا شکورا)۔

سپارہ (۳۰) مین خدا نے یہ ہدایت فرمائی ہے کہ جس شخص نے عمر بہر خدا کے خوف سے اپنے نفس کو ہوا سے روکا پس بہشت اوسکا گہر ہے چنانچہ یہ آیت ہے۔

سپارہ نمبر ۳۰ رکوع نمبر ۴ آیا نمبر ۱۔ (واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الھوی۔ فان الجنۃ ھی الماوی)۔

پہر خدا نے اپنی پیدائش مین سے صرف اون لوگون کو منتخب کیا ہے کہ جسکو اوسنے نفس مطمئنہ دیا تہا اور نفس مطمئنہ کو خدا نے یہ فرمایا ہے کہ اے نفس مطمئنہ تو رجوع کر اپنے خدا کی طرف دران حالیکہ تو خود بھی راضی ہے اور تو نے ایسے کام کئے جو ہمکو راضی کرنیوالے تہے پس ہمارے خاص بندون مین داخل ہو اور ہماری جنت مین داخل ہو یہ آیت کریمہ ہے۔

سپارہ نمبر ۳۰ رکوع نمبر ۱۴ آیا نمبر ۳ ۔ (یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃً مرضیۃً ۔ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی ۔) ۔

آخیر قرآن پہ خدا نے اپنے وہ اوصاف بیان کئے ہین جو کسی مخلوق مین نہین ہین اور وہ یہ صفتین ہین کہ وہ اللہ ہے ایک اور اوسکے ساتھ دوسرا کوئی نہین ۔ وہ کسی سے پیدا نہین ہوا اور اوس سے کوئی پیدا نہین ہوا اور اوس کے واسطے کوئی بھائی بند بھی نہین ہے ۔ ❊

سپارہ نمبر ۳۰ رکوع نمبر ۲ آیا نمبر ۴ ۔ (قل ھو اللہ احدٌ اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ۔ ولم یکن لہ کفواً احدٌ

سری بھگوت گیتا ۔
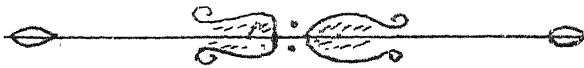
جب کیرو اور پانڈو یدہ کرنے کیلئے کورچھیتر کو چلے تب دہرتراشٹر نے کہا کہ مین بھی یدہ کا کوتک دیکھنے کیلئے کورچھیتر کو چلتا ہون تب بیاسدیوجی نے کہ اوس سمین وہان آئے ہوا بیٹھے تھے دہرتراشٹر سے کہا کہ ہے راجہ تو تو نیتر ہین ہے کورچھیتر مین جا کیا بنا نیترون کے کیا دیکھیگا دہرتراشٹر نے کہا ہے پربہو جی جو دیکھونگا نہین تو اپنے کانون سے تو سرون کرونگا تب بیاس دیوجی نے کہا ہے راجہ تو وہان مت جا تجھکو یہان بیٹھے ہی سبھہ کوتک یدہ کا جو کچھہ کورچھیتر بکھے ہوویگا سنجے نام میرا شش یعنے مرید جو کہ تیرا سارتھی یعنے رتھہ کو ہانکنے والا ہے سبھہ کہہ سناویگا یہ بچن بیاسدیوجی کے مکھہ کمل سے سنجے سرن کرکے ہاتھہ جوڑ کر بیاسدیوجی کے آگے بنتی کرنا بھیا ہے پربہو جی مین تو یہان ہسنتا پور بکھے ہوونگا اور یدہ کورچھیتر بکھے ہوویگا مین بنا دیکھے کس یدہ کو تک یدہ کا راجہ کو کہہ سناونگا

سنجے کی یہ بنیتی سنکر بیاسدیوجی بولتے بہئے ہے سنجے میںنے تجہکو دو ورشٹ اور دو یدہ دیئی جو کچہہ کوتک بدہ کاکورکہیشر بکہے ہوویگا وہ سبہہ کچہہ تجہکو بیٹہ بیٹہ کے پتا تے یہان بیٹہے ہی دکہائی اور سنائی دیگا بیاسدیوجی سنجے کو یہ بر دیکر چلتے بہئے اور سنجے کو وہ دورشٹ اور دویدہ اپجت ہو گئی تہی — دہرتراشٹر سنجے سے پوچہتے ہین کہ ہے سنجے دہرم کا کہیتر جو ہے کورکہیشر تس بکہے میرے پتر اور پانڈو یدہ کرنے کیلئے جانے اکٹہے ہوئے تو کیا کرتے بہئے سنجے نے کہا ہے راجہ جب پانڈوون کی سینا کو بہلی بہانت سے رچے ہوئے دریودہن نے دیکہا تو اپنے گورو درونا چاریہ سے آنے کر کہتا بہیا ہے گروجی پانڈو کی سینا کو دیکہئے جو دہرشٹ دمن راجہ دروپد کے پتر بدہیا مان شش تمہارے نے کیسی بہلی بہانت سے بنگتی ادس کی اچہی ہے اور سورمین بڑے دہنکہ کے دہارنیوالے جو ارجن اور بہیم سار کہے اون کی سینا میں ہین نام اون کے یہ ہین یویودہان اور بیراٹ اور دروپد مہارتہہ دہرشٹ کیت اور چیکیتان اور کاشی کا راجہ مہان بلی اور پرجیت اور کنتی بہوج اور شیو جو آدمیون مین سرشٹہہ ہے اور یودہا منیو بہی اور اوتمو جا بلوان اور سوبہدرا کا پتر ابہمن جی اور دروپدی کے پانچون پتر یہ سبہی مہان رتہی ہین اب ہے دوج راج میری سینا کے جو نایک ہین ارتہات جو مکہہ یودہا ہین آپ سے ہین نام اون کے کہتا ہون آپ اون کو بہلی بہانت سے جان لیجیے پرتہم تو تم اور بہیشم جی اور کرن اور کرپا چاریہ جی اور ستیمجے اشوتہاما ن بکرن اور شومدت یہ سبہی شوربیر ہین جنہون نے میری ہیت تیاگ دی ہے ۔ آشا جیون تے کی اور بہانت بہانت کے شستر چلانے والے ہین اور یدہ کرنے میں بڑے پربین ہین۔

تمہارے سینا کا کچہہ بل ہے کیونکہ بہیشم پتامہ جی اوسکے رکہشت ہین اور پانڈون کی سینا کا اوہکہ بل ہے کیونکہ اوسکا رکہشا کرتا بہیم سین ہے ہے اچاریہ جی اب سبہی یودہان سہت آس پاس بہیشم جی کے کہڑے ہوکر سبہی اور سے بہیشم کی رکہیا کرو یہ سنکر دریودہن کے ہرکہہ اوپجاونے کے نمت کیرون میں بڈہے بہیشم پتامہ نے شنکہہ کی نا ہین گرج کر

اپنا پرتاب دِکھان شنکھہ بجایا اوس سے اوپرنت ساری سینا نے سنکھہ اور بہیری اور پنو
اور آنک اور گئو مکہہ اور انیک پرکار کے بجنتر ایکبار ہی بجائے جنکا بہاری شبد ہوتا بہیا پہر
سری کرشن اور ارجن جو سویت گہوڑون کے بہاری رتہہ پر بیٹہے ہوئے تہے اپنے اپنے
دو شنکہہ بجاتے بہئے پانچ جن نام شنکہہ سری کرشن جی اور دیودت نام شنکہہ ارجن نے اور
پنڈرک نام مہان شنکہہ گہور کرم کرنیوالا برکودر ارتہات بہیم سین نے بجایا اور راجہ یودہشٹرا
منت بجے نام شنکہہ اور سگہوش نام شنکہہ اور سکہوش نام شنکہہ نکل اور سن پشپک نام شنکہہ
شہد یو بجاتے بہئے بڑے دہنش کا دہارنے والا جو ہے کاشی کا راجہ اور مہان رتہی جو ہے
شکہنڈی اور دہرشٹ دمن اور بیراٹ اور مہابلی جو ہے سانکی راجہ درو پدا اور درو پدی
کے پانچون پتر اور سو بہدرا کا پتر ابہمن جی مہان باہوان سے آدلیکر اور سبہہ یودہاؤن
نے پرتہک پرتہک سنکہہ بجائے سنکہون کا شبد سنکر ہے دہرتراشٹر کیرون کا ہردو پہٹ
گیا اور دہرتی اور اکاش تس شبد کے ساتہہ بہرپور ہوگیا جب ارجن کپی دہج نے کورسینا
نائیکون کو شستر پرورت دیکہا تب آپنے دہنش بان کو اوٹہا کے ہے راجہ رکہی کیش جو ہین
سری کرشن بہگوان جی اون سے یہ بچن کہتا بہیا کہ ہے اچت میرا رتہہ دوا دسینا کے بیچ
کہڑا کیجئے جب تک جو یودہا یدہ کرینکے نمت آئے ہین مین اونہین دیکہون کہ سنگرام بین کسی
کس کے ساتہہ مجہکو یدہ کرنا یوگ ہے یدہ کرنیکے لئے جیسے یودہا دہرتراشٹر کا کہ بدہی پتر
جو ہے دریودہن اوسکا بہلا مناونے کی نمت آئے ہین۔

اون سبکو مین دیکہون سنجے نے کہا ہے دہرتراشٹر جب ارجن نے سری کرشن جی
سے یون کہا تب سری کرشن جی نے داؤ دسینا کے بیچ رتہہ کو کہڑا کرکے بہیشم پتامہ اور
درونا چاریہ اور سبہی راجاؤن کے سنمکہہ سری کرشن جی ارجن کو یہہ کہتے بہئے ہے پارتہہ
ارجن یہ کورو تایک کہڑے ہین انہین دیکہہ ارجن نے وہان کون کون یودہا دیکہے چچیرے
بہائی اور درون اور بہیشم پتامہ اور گرو اور ماما اور بہائی بند اور پتر اور پوترا اور پوترے

اور متر اور سسر اور بہی سنبندہی دونون سینا مین کہڑے دیکہے دیکہہ کر ارجن کو دیا اوپجی
اور بیاکل ہوتے سُکے سری کرشن جی سے ایسا کہتا بہیا کہ ہے سری کرشن جی یہ جو سبہہ سنبندہی
یدہ کی اچہیا سے کہڑے ہین اون کو دیکہکر سبہہ انگ میرے ڈہیلے ہوت جات ہین اور
مکہہ سوکہے جات ہے اور سبہہ کایا میرے کنپت مان ہو گئی ہے اور روم کہڑے ہو گئے
ہین اور گانڈیو دہنش میرے ہاتہہ سے گرا جاتا ہے اور تچا مارے شوک کے جلنے لگی ہے
اور مین کہڑا نہین رہ سکتا اور من میرا بہرمتا ہے اور ہے کیشو جی مین بڑے بڑے اپشگن
دیکہتا ہون ان کو سنگرام مین مارنے مین۔ مین اپنا بہلا نہین دیکہتا ان کو مارنا بڑی بپریت ہے
ہے سری کرشن جی مین اپنی جیت نہین چاہتا اور راج اور سکہہ بہی نہین چاہتا ہے گوبند جی راج
کا بہوگ اور جیونا کس کس کام ہے راجکا بہوگ اور سکہہ جن کتنب کیلئے چاہئے سو کٹنب
جیو اور دہن کو تیاگ کر رن بہوم مین یدہ کرنے کو کہڑے ہین یہ سبہہ گرو اور چچا سے بہائی
پتر پتامہ سسر سالے اور سنبندہی لوگ ہین۔

ہے مدہسودن جی یہ جدپی مجہکو مارین پر مین انکو نہین مارونگا پرتہی کے راج کی کیا بات
ہے جو تینون لوگ کا راج بہی پاؤن تو بہی ان کو نہ مارون۔ ان کے مارنے سے میری کلیان
کہان انکے مارنے سے مجہے پاپ لگیگا ہے مادہو جی ان سنبندہیون کو مار کر کیسے مین سکہہ
بہوگون مجہے یہ یوگ نہین ہے جدپی یہ راج کے لوبہہ مین بہولے ہوئے ہین اسلئے جو
کل کے ناش کئے کا دوش اور جو کچہہ متر کے ساتہہ دروہ کئے کا پاتک ہوتا ہے اُس کو
یہ نہین جانتے پہر مین جان بوجہکر کل کہے ہونے کا نرورت او پاؤ کیونکر نہ کرون اُس پاپ
اس پاپ کو کیونکر کرون کل کہے ہونے سے کل کے پوراتن دہرم ناس ہو جاتے ہین
جب کل کے دہرم ناس بہئے تب کل مین ادہرم کا آئے پرویش ہوتا ہے ہے سری کرشن
جی ادہرم کے بڑہنے سے کل کی استریان ورابجار ہو جاتی ہین اور اونہون سے برن
شنکر اوک کریا نہین پہونچتی۔ پتر اوسکے سورگ سے تیبت ہوکر نرک مین گر پڑتے ہین۔

ہین نے بڑے بہاری پاپ کرنے کا اودم کیا تہا راج اور سکہہ کے نمت لپٹے سبندہیون کو
مارنے لگا تہا اب دہرتراشٹر کے پتر شستر دن سے جب مجہکو ماریں پر ہین انکو آگے
سے شستر نہین اوٹہاونگا اور نہ روکونگا میری اس ہین کلیان ہو دیگی سنجے کہتے ہین ہے
راجہ ایسے بچن ارجن سنگرام مین کہہ کر اور دہنش اور بان تیاگ کر شوک وان ہوکر رتہہ
پر بیٹہہ گیا =

سری کرشن جی کہتے ہین ہے ارجن اب یوہر تجہے پرم گیان سبہہ سے اوتم کہتا ہون -
جس گیان کے جاننے سے سبہی من مکتی کو پراپت ہوئے ہین اس گیان کے جاننے کرکے
میرے سروپ کو پراپت ہوئے ہین اور پر لو مین بہی دے بہنے کو نہین پراپت ہونگے
یہ کرنی میری جو یون ہے اور چیتنیا روپ تس بکہے برہم جو بیاس رہا ہے ہے ارجن اسکو
دہارن کرنا چاہئے کیا ہے وہ برتم جسکے گربہ سے سبہی بہوت پرانی اوپجت ہئے ہین ہے
ارجن سبہہ یونیون مین جو مورتی اوتپت ہہی ہین اونکا بیج دینے والا پتا مین ہون ست
رج تم یہ تینون گن مایا سے اوپجت ہوتے ہین -

ہے ارجن اس دیہہ مین جیو کو ہی بندہن کرتے ہین ا ہے ارجن ان تینون گنون
مین ست گن نرمل ہونے سے پرکاشک اور شانت روپ ہے اسلئے شانت کا کاریہ ہے
جو گیان ہے سکہہ گیان کے ساتہ آتما کو بندہن کرتا ہے اور ہے ارجن رج گن راگ
سروپ ہے اور ترشنا اور سنگ کا رتہر کے. ہے اور کرم سنگ کرکے جیو کو بندہن کرتا ہے
ہے ارجن تم گن اگیان سے اوپجت ہوتا ہے اور سبہہ جیون کو موہن ہارا ہے آلس
اور نندرا اور اساودہانتا کر جیو کو بندہن کرتا ہے. ہے ارجن ست گن سکہون کو اوپجاوتا ہے
اور رجس گن کرمون کو پرکٹ کرتا ہے اور اگیان اور اساودہانتا ان کو تامس پرگٹ کرتا ہی
کبہی ستو گن رج. اور تم بڑہتا ہے کبہی رجو گن ست اور تم پر بڑہتا ہے جب دیہہ
کے سبہی دوارون مین اگیا پرکاشت ہوتا ہے تس کال مین ستو گن بڑہا ہوا جاننا چاہئے

جب شریر مین رجوگن بڑہتا ہے تب لوبہہ دن بدن بڑہتا جاتا ہے اور کارج اور اودہم درب اکٹھا کرنے کے نمت کرتا رہتا ہے۔ ہے ارجن جب یہہ بکہے تموگن تب آلس سوہ اگیان ہمین آ کے پرویش کرتے ہین۔ جو جیو ستگن کے بڑہے سے پران تیاگتا ہے سو ہڑیون پشنو آدکون مین اوتپت ہوتا ہے ستوگنی کرمون کا پہل نرمل اور رجب گن کا پہل دکہہ اور تامس گن کا پہل اگیان ہے ستوگن سے گیان اور رجوگن سے لوبہہ اور تموگن سے اساد۔ دہانتا اور سوہ اور اگیان اوپجتے ہین ستوگنی اوپر کے لوگون کے پراپت ہوتے ہین اور رجوگنی مدہ مین استہت رکہتے ہین اور تموگنی نیچے کے لوگون مین پراپت ہوتے ہین جو پرش گنون کو کرتا اور گنون سے پرے آتما کو جانتا ہے سو میرے پرمانند ابناشی پد بکہے جائے پراپت ہوکر تینون گنون کو تیاگ دیتا ہے سو جنم مرن کے دکہون سے چہوٹ کر پرمانند سروپ کو پراپت ہوتا ہے۔

ارجن پوچہتا ہے سری مہاپربہوجی جسنے یہ تینون گن تیاگ دیئے ہین اوسکے لچہن کیا ہین اور اوسکا چال چلن کیا ہے اور کس پرکاران تینون گنون کو تیاگ کرتا ہے۔

سری کرشن جی کہتے ہین ہے ارجن پرکاش اور پرورتی اور سوہ یہ تینون گنون کا کاریہ ہین تانتے سکہہ دکہہ پراپت ہونے سے دکہہ نمانے اور راگ دویش کی ہردے بکہے اچہا نرکہے اور اوداسین بیٹہا رہے اور گنون کا ہلایا چلایا نہ چلے اور یہ سمجہے گن جو برت رہے ہین سو ان سے کیا پریوجن ہے سکہہ اور دکہہ کو ایک سمان جانے اور سونا اور ماٹی کو ایک سا سمجہے اور پریہ تیم اور اپریہ تیم کو ایک جیسا اور نندیا اور استت کو ایک سمان جانے مان اور اپمان کو ایک جیسا اور متر اور شتر کو ایک سمان سمجہے اور سب آرنبہہ کا تیاگی ہووے اوسکو گناتیت کہتے ہین اور جو مجہے ورڑہ بہگت کرنشچے سے میرا سمرن کرتا ہے سو تینون گنون سے چہوٹ کر برہم کو پراپت ہوتا ہے ہے ارجن مین نرنکار ابناشی برہم ہون اور مین ہی سناتن دہرم اور اکہنڈ سکہہ کی مورتی ہون۔

ارتھات تری گہن سے تری نہین جاتی جو پرش میری شرن گت کو پراپت ہوتے ہین وہی اسکو
ترجاتے ہین دُشٹ[15] کام کرنے والے جو ہین مہان مورکہ پاپی وے میرے شرن نہین آتے
اونکا گیان مایا سے نشٹ ہوا ہے اسلئے دیتون جیسے اون کے سبہاؤ ہین ہے ارجن[16] چار پرکار
کے جیو پن آتما میرا اسمرن کرتے ہین گیانی آرت ارتھات روگی ارتھارتھی جگیاسو گیانی کو مین
ات پیارا ہون اور گیانی مجھے پیارا ہے اور[17] بھی سب سریشٹ ہین پر گیانی تو میرا آتما ہی ہے
ارتھہ یہ کہ گیانی مجہہ سے نیارا نہین اور بنان میری پرم بھگتی کے کچھ اور پھل نہین مانگتا بہت جنمون[19]
مین گیانی میرا اسمرن بھجن کرے جب مجہہ باسدیو کو پہچانے اسلئے ایسا گیانی دُرلبھ ہے جن[20]
کا گیان کامنا آدی سے نشٹ ہوا ہے وے اور دیوتاون کا سمرن پوجن کرتے ہین جس
دیوتا[21] کی پوجا مین اوسکی شردھا لگی ہے مین اوسکے ردے مین بیٹھکر ویسا ہی اوسکی شردھا کو
نشچل کردیتا ہون[22] سو منکہہ پرم شردھا ساتہ اوس کا پوجن کرنے لگتا ہے اور مین ہی دیوتون
کے بھیتر ہوکر مانوکھون کی کامنا پورن کرتا ہون جو مورکھہ[23] اجان دیوتا کی پوجا سے پھل پاتے
ہین وہ دیوتا کے پھل آنے ہوئے انت ونت ہوتے ہین۔

اور وے پرش دیوتا کے لوک کو جانے پراپت ہوتے ہین اور میرے بھگت مجہہ پرانند
ابناشی کے پد بکیے جانے پراپت ہوتے ہین۔ اجبلی[24] پرش مجہہ اسودی کو سورتی مان مانتے ہین
وے میرے پرتاپ کو نہین جانتے مین کیسا ہون ابناشی ہون اور سب سے اوتم ہون۔ اپنی یوگ[25]
مایا کر کے ڈھکا ہوا ہون سبہہ پر مین پرگٹ نہین ہون ارتھہ یہ مورکھ جن اور اشردھاوان مجہہ
اجر امر کو نہین پہچان سکتے۔

ہے ارجن[26] پچھلے اور ورتمان اور اگلے سبہہ بہوت پرانیون کو مین بھلی بہانت سے جانتا
ہون اور مجھے کوئی نہین جانتا ہے۔ ہے ارجن[27] راگ دویش کے اگیان کر کے اور ہرکھہ
سوکھ کے کلیش کر کے سبہہ بہوت پرانی موہے ہو رہے ہین۔ اور جو پن[28] آتمے ہین اون کے
سبہ پاپ کٹ جاتے ہین اور سنسار کے ہرکھہ کا موہ چھوڑ دیا ہے جنہون نے وہ مجھکو بھجتے

ہین جو پرش جرا جو ہے بڑھاپا اور مرنا ان دونون کے دکھ سے مکت ہونے کیلئے میرے آشرے ہوکر تپن کرتے ہین وے سپورن شدہ آتما سوروپ اور اوسکے سادہن تمام کرم کوبہی جانتے ہین۔

جو پرش آدہبوت ادہ دیو اور آدہ یگ مجہے جانتے ہین اور پران تیاگنے کے سمین من کی نہچلتا میرے بیچ رکہتے ہین وہ میرے پرم آنند پد کو پراپت ہوتے ہین۔ وشمون دہیایہ۔ ارجن سری کرشن جی سے پرشن کرتا ہے جو ہے مہان پربہو جی تمنے جو کرپا کر مجہکو اپنا پرتاپ شرون کرایا ہے آپکے بچن سنکر میرا موہ دور ہوا ہے۔ ہے سری کرشن جی سنسار کا اوپجنا اور پرے ہونا جو آپنے بستار کر مجہکو کہا ہے سو سب مین نے سنا ہے اور آپکا اکہنڈ مہاتم بہی سنا ہے ہے پرمیشر جیسا آپنے آپکو کہا ہے۔ آپ ایسے ہی ہو اسمین کچھ سنشے نہین ہے پر مہاراج اب مجہے آپکے ایشریہ روپ دیکہنے کی پریتی اوتپت ہوئی ہے۔ ہے پربہو جی جو مین اوس روپ دیکہنے کی یوگ ہوون تو مجہے کرپا کر اپنا اویناشی روپ دکہایئے ارجن کی بنتی سنکر سری کرشن جی بولت بہئے ہے ارجن سیکڑ دن اور ہزاروں میرے دو روپ دیکہہ کیسا ہے میرا وہ روپ جسمین بہانت بہانت کے بہید ہین اور نانا پرکار کے ورن ہین جسمین ایسا روپ دیکہہ کہین سورج دیکہہ اور کہین بشو دیکہہ اور کہین رودر دیکہہ اور کہین اشنی کمار دیکہہ اور کہین پون دیکہہ اور بہت پرکار کے اشچرج روپ جو کہ آگے تمنے کبہی نہین دیکہے سو دیکہہ رہے کرا اکیش ارجن میری دیہہ بیچ ستہت استہاور جنگم سب سنسار کو دیکہہ اور جو کچہہ تو دیکہنا چاہتا ہے سو بہی دیکہہ پر ہے ارجن ان آنکہون سے تو نہین دیکہہ سکتا اسلئے تجہے مین دو ورشٹ دیتا ہون اوس سے تو میرا ایسچ یوگ دیکہہ سکیگا۔ سنجے دہرتراشٹر سے کہتا ہے۔

ہے راجہ جوگیشورون کے ایشر جو ہین سری کرشن جی ایسا کہکر ارجن کو پرم ایشریہ روپ دکہاونے بہئے کیسا ہے وہ سروپ انیک مکہہ اور انیک نیتر ہین جسکے اور اد بہت درشن

بیچ جہین اور ایک دو شستر دہارن کئے ہوئے ہین جنے دو تارا[۱۱] اور بستر دہارن کئے ہوئے
ہین جنے اوردو سگہند تالپین سہے جسکو اورسبہی روپ اشچرج جیسے اورنہین ہے انت
جسکا اورسبہی اور ہین مکہہ جسکے ایسا روپ ارجن کو دکہاتے بہئے[۱۲] اوس روپ کا ایسا پرکاش
تھا جو اکاش بیکہے ہزار سورج اکر ایک سمین پرکاش وان ہوئے توبہی اوسکے پرکاش کو
نہ پہونچے۔ انیک[۱۳] پرکار کے بہن سمست جگت کو ارجن تس کال مین اوس سروپ کی دیہہ
مین دیکہا بہیا۔ سری کرشن جی[۱۴] کی دیہہ مین بش روپ کو ارجن دیکہکر اشچرج کو پراپت ہوتا
بہیا اور شریر کے روم کہڑے ہوگئے اور دونون ہاتہہ جوڑکر کہتا بہیا ہے کرشن[۱۵] دیو آپ کی
دیہہ بیکہے سب دیوتون اور بہوتون کو اور نابہہ کنول پر بیٹہے ہوئے سری برہماجی کو اور مہادیو
اور سبہی رشیون کو سبہہ دو ناگون کو آپ کی دیہہ بیکہے دیکہتا ہون ہے ایشر[۱۶] آپ کا آمدہ انت
مین نہین دیکہتا ہون انیک بہجا انیک نیتر اور انیک مکہہ آپکے دیکہتا ہون اور سارے سیس[۱۷]
کے اوپر مکٹ پرکاشوان اور ہاتہون بیکہے گدا چکر دہارن کئے ہوئے دیکہتا ہون درگ
کہول کر اس سروپ کہٹن ہے کیونکہ مہا پربل اگن اور پرکاشوان سورج کے سمان تیج اور
پرکاش ہے اسکا اورنہین ہوسکتا ہے پرمان اور سرعا دا اسکی ایسا سروپ آپکا دیکہتا ہون
تمہین[۱۸] پرم اکہشیر اور جاننے کے یوگ اور سبہہ سرشٹی کے ایشر ابناشی نت دہرم کی رکہیا
کرنے والے سناتن پرکہ ہو آو مدہ[۱۹] انت سے رہت اور ننت پراکرمی اور انت باہو ہو اور
چاند اور سورج تمہارے نیتر ہین اور تمہارا مکہہ مہا پربل اگن کی نیائین دیکہتا ہون اور لپنے
اور اپنے تیج کر ساری بشو کو تپاتے ہو۔ دہرتی[۲۰] اور اکاش اور سبہی دشاؤن مین تمہارا سروپ
دیاپ رہا ہے آپکا یہ اوگر سروپ دیکہکر تینون لوگ کمپاتے مان ہو رہے ہین اور یہہ[۲۱]
دیوتا تم بیکہے پرویش کرتے دیکہتا ہون کئی دیوتا آپکے بہی سے کنپت مان ہوکر اپنی رکہیا
کے ہیتو ہاتہہ جوڑکر تمہارا سب جے کار کرتے ہین اور کئی سدہ اور رکہشیر آپ کی استتی
کرتے دیکہتا کئی رودر[۲۲] اور کئی سورج اور کئی لبو اور کئی سدہ اور کئی اشنی کمار اور کئی پون

اور کئی گندھرب اور کئی یکھہ اور کئی بشوے دیوا اشچریہ کو پراپت ہوئے آپ کو دیکھ رہے ہیں مہان[۲۳] باہو آپ کا وشال روپ دیکھکر کے سبھی لوگ بہے کو پراپت ہو رہے ہیں اور میں بھی بہے کو پراپت ہو رہا ہوں کیسا ہے یہ روپ آپکا بہت مکھہ اور بہت نیتر ہیں جسکے اور بہت بہجا اور بہت جنگھا اور بہت پاٹ اور چرن ہیں جسکے اور بہت اودر اور بہت وکرال ہاڑ ہیں۔ میں جسکی[۲۴] اور اکاش کے ساتھہ تم چہو رہے ہو اور انیک برن والا تمہارا مکھہ کہلا ہوا اور نیتر بلتے ہوئے دیکھکر کے میرا دھیرج جاتا رہا ہے اور میں بڑے بہے کو پراپت ہوا ہوں ہے[۲۵] جگت نواسی پرلے کال کی اگن کے سمان ہے مکھہ آپکا اور ات بہیانک وکرال ہاڑ ہیں ہیں جس میں ایسے مکھہ کو دیکھکر مجھہ کو دسا بہول گئی ہیں اور میرا سب سکھہ دور ہو گیا ہے ہے بشو روپ پرسن ہو دو دھرتراشٹر کے سبھی پتر اور اون کی سینا کے جو مکھیہ یودہا ہیں کرن اور بہیشم اور درونا چاریہ سے لیکر اور سبھی راجہ اور ہماری سینا کے بہی سبھی یودہا یہ سبھی[۲۶] یودہا دوڑتے ہوئے آپکے مکھہ میں پڑتے ہوئے دیکھتا ہوں کیسا ہی مکھہ آپ کا جسمیں ات بہیانک وکرال واڑہیں ہیں اور کئی یودہا آپکے دانتوں کے نیچے آکر پسے ہوئے دیکھتا ہوں اور کئی یودہا آپکے دانتوں میں اٹکے ہوئے دیکھتا ہوں۔

جیسے[۲۸] برکہارت کے سمین ندیوں کی پرواہ بہت بیگ کر کے آہتے سمندر بیکہے پڑتے ہیں تیسے ہی تمہارے مکھہ بیکہے سبھی یودہا پڑتے دیکھتا ہوں۔ جیسے[۲۹] دیپک میں اوتاوے پتنگ آ ہے پڑتے ہیں تیسے ہی سبھہ یودہا تمہارے مکھہ میں پڑتے دیکھتا ہوں اور کتنے ایک[۳۰] یودہاؤں کو تم جیبہا سا تہہ نکل لیتے ہو اور تمہارے تیج کر ساری بشو بہر رہی ہے ہے[۳۱] دیوا اوگر روپ تم کون ہو یہ بہید مجھے کہو میرا آپ کو بارم بار نمسکار ہے ہے دیوتوں میں سریشٹ اب پرسن ہو جی میں آپ کا بہید نہیں جانتا کیونکہ آپ آد اور سناتن ہوا سلئے میں تمہیں جاننے کی اچھیا رکہتا ہوں۔

سری[۳۲] کرشن جی کہتے ہیں ہے ارجن ان لوگوں کا کال میں ہے پرکہٹ بہیا ہوں یہ

جو سب جودہا وو نو سینا مین دکہائی دیتے ہین سب بناس ہونگے ایک تو ہی رہیگا اور سب کو مین
گرس لونگا۔ تان[۳۳] ستے اٹھہ کہڑے ہی سب اجی ارجن شترون کو جیت کر جس لے اور راج کے سکہہ
بہوگ یہ جتنے جودہا ہین مین نے پہلے ہی سے مار رکہے ہین تو کہنے ماتر[۳۴] کو ہو یگا ور و نا چاریہ
اور بہیشم پتا مہ اور جید رتہہ اور کرن اور جو کہہ یودہا ہین ان میرے مارے ہوؤن کو تو مار
اور بیثہے ست کر کرشن[۳۵] جی کہتے ہین ہے دہرتراشٹر ایسے بچن سری کرشن جی کے ارجن سنکر
کنپیت مان ہوکر دونون ہاتہہ جوڑکر اور نمسکار کر کر سری کرشن جی کو بولتا بہیا ارجن[۳۶] کہتا ہے
ہے سری کرشن جی یہ جگت آپکا جاتم کہنے اور سننے سے آنند اور انوراگ پرتہی کو پراپت
ہوتا ہے اور راچہس تمسے ڈر کر بہاگتے ہین۔
اور کہی کوٹ سدہ تمکو نمسکار کرتے ہین۔ ہے کرشن[۳۷] تمکو کون نہ نمسکار کرے تم برہما کے
بہی کرتا ہو اسلئے تمکو آدکرتا کہتے ہین اور اکہشر برہم بہی آپ ہی ہو تم[۳۸] آدو یو اور پرکہہ
پرانتن ہو اور جگت کے آدکارن ہو اور سبہہ کچہہ جاننے یوگ اور پرم دہام بہی تم ہی ہو
اور تم کر کے ہی یہ سمست بشوبیاپت ہو رہا ہے۔ پون[۳۹] اور یم اور اگنی اور برن اور چندرما
اور برہما بہی تم ہی ہو ہے پرہبو جی تمہاری ایک ایک سورتی میرا سہنسر سہنسر بار نمسکار
ہے۔ ہے سرب[۴۰] روپ آگے سے بہی تمکو نمسکار ہے اور پیچہے سے بہی تمکو نمسکار ہے
سرب جگت مین تم بیاپت ہو نمسکار ن ہے تم سرب روپ ہو۔
ہے پربہو[۴۱] جی جو کچہہ مینے سکہا جان کے تم کو اسر یادا بچن کہے ہین سو مجہے کہما کیجئے
مین آپ کے مہان نہین جانتا تہا ہے کیشو[۴۲] جی جو مینے تمہاری سمتا کی ہے کیا سمتا نارگ
بکہے تمہارے ساتہہ تمہارے سمان چلا ہون اتہوا تمہارے سمان ایک آسن پر بیٹہا ہون
اتہوا تمہارے سمان بیٹہہ کر بہوجن کیا ہے سو سبہہ ہی مین آپسے کہما کراتا ہون۔ استہاور[۴۳]
جنگم کے پتا تم ہی ہو اور سبہہ کے گورو ہو تم سمان ترلوکی بکہے کوئی نہین۔ اسلئے[۴۴] ہے
ایشر مین آپکو دیکہہ کر ڈنڈوت کرتا ہون آپ مجہہ پر پرسن ہو وو جی جیسے متر کا اپرادہ متر

اور پتر کا اپرادہ پتا اور استری کا اپرادہ پہرتا چہما کرتا ہے اسی پرکار آپ میرے اپرادہ چہما کیجیئے دیو ہے دیویش ایسا سروپ تمہارا جو مینے اب دیکہا ہے آگے کبہی نہین دیکہا سو اسکو دیکہہ کر مین ہرکہہ کو پراپت ہوا ہون ۔ پر اب میرا من بیاکل ہے اسلئے اب وہی پہلا سروپ کرپا کر دکہاؤ ۔ مکٹ سیس پر شنکر چکر گدا ہاتہون مین براجمان ہین جسکے مین ایسا سروپ آپکا دیکہا چاہتا ہون ہے بشوروپ ہے سہسر باہو مجہے اب وہی چتربہجی روپ دیکہا دے ۔ سری کرشن جی کہتے ہین ۔

ہے ارجن یہ جو پرم بشوروپ پرسن ہوکر مینے تجہکو دکہایا ہے کیسا ہے یہ بشوروپ جو تیج مئی ہے اور آد انت اسکا نہین ہے اسکو سوا تیرے آگے کسی نے نہین دیکہا ۔ ہے ارجن یہ سروپ میرا دیکہہ کرکے جو تو ڈر کر موڑہ سا ہو گیا ہے سو ڈر کو تیاگ اور پہر میرا وہی سروپ دیکہہ سنجے دہرتراشٹر سے کہتا ہے ۔ ہے راجہ باسدیو جو ہین سری کرشن جی ارجن سے یہ بچن کہکر پہر ارجن کو وہی پہلا سروپ دکہاتے ہبئے اور شانت روپ ہوکر ارجن کو شانت اوپجاوتے ہبئے ارجن کہتا ہے ۔ ہے سری کرشن جی یہ تمہارا شانت روپ دیکہہ کر مین پرکرت مین آیا ہون اور چنتا بہی پائی ہے سری کرشن جی کہتے ہین ارجن یہ جو تو نے میرا سروپ دیکہا ہے سو دیکہنا اتی درلبہ ہے اس سروپ کے دیکہنے کی سبہ دیوتا بہی باچہا کرتے ہین پر انہون نے بہی نہین دیکہا ۔ جیسا تو نے مجہکو دیکہا ہے ایسا نہ بید ون کرکے نہ تپ کرکے نہ دان کرکے نہ یگ کرکے کوئی مجہہ کو دیکہہ سکتا ہے ۔

ہے ارجن جو کوئی انن بہگت کرتا ہے سوئی اس میرے سروپ کو دیکہتا ہے اور تتار تہہ جان کرکے میرے بیچ لین ہوتا ہے ۔ ہے ارجن جو بہگت میرے نمت کرم کرتا ہے اور مجہہ بنا کسی دوسرے کا سمرن نہین کرتا اور سبہہ بہوت پرانیون ساتہہ نربیر ہے سو مجہکو پراپت ہوتا ہے ۔

گیتا مہاتم ایک سہین
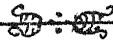
رہی تھین لچھمی جی نے پوچھا ہے سری نارائن جی تم جگت کے ایشر ہو آپ کو بھی نندرا بیاپتی ہے نندرا اور آلس اون پرشون کو بیاپتا ہے جو راجسی تامسی ہین آپ تو تینون گنون سے رہت ہو سری نارائن جی نے کہا ہے لچھمی مجھہ نندرا اور آلس نہین بیاپ سکتا ایک شبد روپ جو گیتا گیان ہے اوس گیا کر مین سدا آنند اور مگن رہتا ہون جیسے چوبیس اوتار میرے آکاس روپ ہین تیسے ہی یہ گیتا گیان شبد روپ اوتار ہے بس گیتا گیان بکھے میرے انگ ہین پنج ادہیا میرا مکہہ ہین پنج ادہیا میری بہجا ہین پنج ادہیار کا میرے ہردے بکھے نواس ہے سولہوان ادہیا میرا اودر ہے ستارہوان ادہیار میری جنگہان ہین اٹھارہوان ادہیا میرے چرن ہین اور سرب گیتا کے جو اشلوک ہین سو میری ناڑیان ہین اور جتنے اکشر ہین سو میرے روم ہین ایسی جو میری شبد روپ گیتا ہے اوس کا ارتھہ مین ہردے بکھے بچار کر سدا آنند او مگن رہتا ہون تیرے سنمین ہوگا مین چرن داب رہی ہون اسلئے سری نارائن جی آنند کو پراپت ہو کر سو رہے ہین -

ہے لچھمی ایسا نہین جیسے تو نے سمجہا ہے یہ اوتر سری نارائن جی سے سنکر لچھمی جی نے پوچھا ہے نارائن اس گیان کو جو کوئی جیو سنکر کدارتھہ بہیا ہو تو کرپا کر اوسکا اتہاس مجھکو سروَن کراؤ سری نارائن جی نے کہا ہے لچھمی بہت جیو اسکو سنکر آگے کدارتھہ بہئے ہین ہین تم کو اونکا اتہاس سناتا ہون سروَن کر دکہتا (کسی دیش مین ایک سودر رہتا تہا اور کرم چنڈال اون کے کیا کرتا تہا ایکدن وہ بن مین بکری چرا دنے اور بکری کیلئے پتر برچہہ سے اوتارنے لگا پیڑون ایک سرپ بیٹہا تہا اوس نے اوسکو ڈسا سانپکے ڈستے ہی سودر مرگیا اور سر کر اوس پرانی نے بہت جونان بہوگ کر بیل کی جون پائی وہ بیل ایک بھکہک

کے ہاتہہ وہ بہیکہک پنگلا تہا سارا دن اوس بیل پر چڑہکر مانگتا پہرتا تہا جب رات ہوئی تو تہوڑا سا بہوسا اوسکے آگے پاکر دوارے کے آگے باندہ چہوڑتا تہا جب پہر دن ہوتا پہر اوسپر چڑہکر اسیطرح مانگتا پہرتا جب اوسی طرح کئی دن بیتے تو وہ بیل بہوکہ کے مارے دکہی ہوکر گر پڑا اور مرنے لگا پر تہوڑی پر پڑا ہاتہہ پاؤن مارتا تہا پران اوسکے نہین نکلتے تہے بہت لوگ اوسکو اپنے تیرتہون اور بہلے بہلے کرمون کا پہل دیتے تہے پر اوسکی اوس دکہہ سے مکتی نہین ہوتی تہی اتنے مین وہان ایک گنگا آ نکلی اوسنے لوگون سے سبہہ برتنت سنکر اور بیل کو دکہی دیکہہ کر کہا کہ مینے تو آجتک اپنے جانتے کوئی بہلا کرم نہین کیا پر جو مجہہ سے کوئی بہلا کرم بہول کربہی ہوگیا ہو تو اوسکے پن کا پہل مینے اس بیل کے نمت دیا اتنا سنتے ہی اوس بیل کی جون سے مکت ہوئی پہر اوس بیل نے ایک برہمن کے گہر جنم لیا برہمن نے نام اوسکا سمترا رکہا جب بڑا ہوا باپ نے پڑہاکر بڑا پنڈت کیا پر اوسکو اپنے پچہلے جنم کی خبر بہتی ایکدن اوسنے اپنے دل مین بچارا کہ جس گنگا نے مجہے بیل کی جون سے چہوڑایا تہا جو وہ مل سکے تو اوسکا درشن کرنا چاہیئے یہ بچار کر ڈہونڈنے لگا ڈہونڈتے ڈہونڈتے اوس گنگا کو جا ملا اور کہا تو مجہے پہچانتی ہے گنگا نے کہا مین تجہے نہین پہچانتی۔

تب اوس برہمن نے کہا مین وہی بیل ہون جسکو تو نے بیل کی جون سے چہوڑایا تہا اب مینے برہمن کے گہر مین جنم لیا ہے اب مجہے تو وہ پن اپنا بتا جس پن کے دینے سے میری مکت بیل کی جون سے تو نے کرائی تہی گنگا نے کہا مینے تو کوئی پن نہین کیا پر میرے گہر ایک طوطا ہے وہ سویرے پرانا کال نت پرت کچہہ پڑہا کرتا ہے اور مین نت پرت سنا کرتی ہون پر مین نہین جانتی کہ وہ کیا پڑہا کرتا ہے اوسکا پہل مینے تجہکو بیل کی جون سے چہوڑانے کیلئے دیا تہا اوس برہمن نے اوس طوطا سے کہا ہے طوطا تو سویرے کیا پڑہا کرتا ہے طوطا نے کہا مین پورب جنم اپنے کی کتہا تجہکو سناتا ہون سن مین پچہلے جنم ایک برہمن کا پتر تہا پتا نے مجہہ پڑہانے کیلئے ایک پنڈت کے پاس بٹہایا مین گرہ کی آگیا

نہیں مانا کرتا تہا اور لڑکون کو کہتا تہا کہ گرو کیا جانتا ہے کہ مجہکو پڑہاوے گرو کو یہ بات پرگٹ ہوئی گرو نے مجہے سراپ دیا کہ جانور رہے تو طوطا ہوجاؤ گرو کے سراپ سے مین طوطا بن گیا اور جنگل مین رہنے لگا۔ ایک بہیڈک نے مجہے پکڑا اور پکڑ کر ایک برہمن کے ہاتہہ بیچ دیا۔ اوس برہمن نے پنجرے مین پاکر مجہہ اپنے گہر رکہا وہ برہمن اپنے پتر کو گیتا کا پہلا ادہیاے کا پاٹہہ سکہایا کرتاتہا وہ پاٹ بہینے سن سن کر سیکہہ لیا ایکدن اوس برہمن کے گہر چور پڑا چور رکدا ور تو کچہہ نہ پراپت ہوا وہ چور میرا پنجرہ اوٹہا کرلے گیا اوس چور کی یہ گنگا استری تہی اوس چور سے اس گنگا نے مجہے لے لیا سو مین وہ گیتا کے پہلے ادہیا کا پاٹ نت پرت پراتاکال پڑہا کرتا ہون اور یہ ہم سے سنا کرتی ہے پر اوسکی سمجہہ مین نہین آوتا کہ مین کیا پڑہتا ہون گنگا نے اسی کا پن تجہکو دیا تہا تب تیری ہیل کی جون سے مکت ہوئی تہی یہ کتنہا سنکر اوس برہمن نے کہا ہے طوطا مین بہی برہمن ہون اور گیتا کا پاٹہہ کیا کرتا ہون ہینے بہی تیری اس جون سے مکت کراونے کی ہیت گیتا کے پہلے ادہیا کا پہل دیا تیری بہی اس دیہہ سے مکت ہو اتنا سنتے ہی اوس طوطا کی مکت ہوئی اور گنگا نے بہی گیتا کے پہل ادہیائے کا پاٹہہ سیکہہ لیا اور برے کرم تیاگ کرنت پرت پاٹہہ کرنے لگی برہمن اپنے گہر چلا گیا یہ کہکر سری نارائن جی بولے ہے لچہمی جو کوئی انجان بہول سے بہی سری گیتا کا پاٹہہ سرون کرے اوسکی مکت ہوتی ہے اور جو جان بوجہ کر پڑہے سنے اوسکی مہااوہک ہے یہ پہلی ادہیائے کا مہاتم ہے جو تو نے سنا ہے ۔

گیتا مہاتمی دسمو دہیایہ

آگے گیارہوین ادہیا کا مہاتم چلا دسری نارائن جی واچ، سری نارائن جی کہتے ہین۔ ہے لچہمی اب تجہے گیتا کے گیارہوین ادہیار کا مہاتم گیتا ہون سرون کر دکہتا دکہن دیس مین

سہدر کا ندی کے کنارے ایک نگر ہے اوس نگر کا راجہ سونند نام بڑا اہر بہگت تہا اور اوس نگر مین
ایک ٹہاکر دوارہ تہا وہان ایک برہمن سری لچہمی نرائین جی کی پوجا کیا کرتا تہا اور گیتا کے گیارہوین
ادہیا کا پاٹہہ کیا کرتا تہا اور راجہ بہی اوسی ٹہاکر دوارہ مین جاکر پوجا سری لچہمی نارائین کی کیا کرتا
تہا اور پاٹہہ سری گیتا کے گیارہوین ادہیا کا سنا کرتا تہا ایسے ہی کئی دن بادیت بہئے ایک دن
راجہ پوجا کر کے اپنے گہر کو چلا مارگ مین ایک مہنت ملا اوس مہنت کے ساتہہ اور بہی سادہو تہے
راجہ کو کہا کہ ہم بنارس چیتر کا درشن اشنان کرنے آئے ہین ہمکو کوئی ٹہور رہنے کو دو راجہ نے
ادن تینون کو ایک حویلی مین اونارا اور سیدہا اون کے لئے بہیجا اونہون نے رسوئی بناکر کہائی
تہوڑی دیر پیچہے راجہ اون کے درشن کو آیا اور اپنے پتر کو بہی اپنے ساتہہ لایا اور نمسکار کر اون
کے پاس بیٹہہ گیا گیان گوشٹ ہوتی رہی راجہ کا پتر اوٹہہ کر کسی کارج کے نمت حویلی کے اندر
گیا اوس حویلی مین ایک پریت رہتا تہا اوس نے راجہ کے پتر کو مار ڈالا سیوکون نے راجہ کو آکر
کہا کہ ہے راجہ جی آپکے پتر کو پریت نے مار ڈالا ہے اتنے سنتے ہی راجہ کا ہردا پہٹ گیا دل مین
کہا بہلا پہل مجہکو سادہون کی سیوا کا ملا ہے یہ دل مین کہہ کر راجہ اوٹہہ کہڑا ہوا اور مہنت اور سادہو
بہی راجہ کے ساتہہ اوٹہہ کہڑے ہوئے اور .. آکر کیا دیکہتے ہین کہ پریت راجہ کے پتر کو مار کر
اوپر چڑہا ہوا ہے مہنت نے کہا ہے پریت تونے راجہ کے پتر کو کیون مارا ہے پریت نے کہا میئنے
ایسے کئی مار کہائے ہین ایک راجہ کے پتر کو بہی مارا تو کیا ہوا مہنت نے کہا کہ ہے پریت مین
تجہے پریت کی جون سے چہوڑا دونگا اور جتنے جیو تونے مارے ہوئے ہین وہ بہی ادہر جینگے
پر تو اس بالک کے اور درشٹ کر کہ یہ بالک جیو سے اور تو اپنا پچہلا جنم مجہسے کہو تو پریت نے
کہا مین پچہلے جنم برہمن تہا اور ہل واہا کرتا تہا ایک دن میرے کہیت کے نکٹ ایک دربل برہمن
آئے کر گر پڑا اوس برہمن کے انگون مین بہوڑے بہت تہے ایک ایل آئے کر اوس برہمن
کے انگون سے ماس نوچ کر کہایا کرتی تہی اور وہ برہمن ال کو اوڑا نہین سکتا تہا مین بہی وہان
کہڑا ہو کر تماشا دیکہا کرتا تہا پر ال کو نہین اوڑاتا تہا ایک دن ایک سادہو وہان آئے نکلیا اوہ

اوہس نے اوس برہمن کی یہ درگت دیکھہ کر مجھکو کہا ہے ہل جوتا تیرے گلے مین تو جنیو ہے
پر یہ کرم تیرے چنڈال اون کے ہین تو بڑا اذیا ہے تیرے کہیت کے پاس برہمن کا ناس
اِل آکہو جن کرتی ہے اور تو اوس اِل کو ہیت اڈاتا اور کہڑا ہو کر تماشا دیکہتا ہے تین کرسون
کے کرن مارے اوس نرگ مین پڑینگے پہلے جو کوئی چودون کے نکٹ کہڑا ہووے اور ودیا
جو کسی کو سنگہہ نے گہیرا ہوا اوسکو دیکہہ کر اپنا جیو بچا کر بہاگ جاوے تیسرا جو کسیکو پریت نے گہیرا
ہوا اوسکو نہ چہڑا دے ان کرمون کے کرن مارے اوش کرنہ کنہ مین پڑینگے اور جیودیا دنت
ہین ان کو اشید ہی پک کا پہل پراپت ہوگا اتنا کہہ کر اوس سادہ نے سراپ دیا کہ جاؤ تو پریت
کی جون مین پراپت ہو پہر پہچن اوس سادہ کے سنگ بینے بنتی کری کہ ہے سادہ جی مجہے شیکہہ ہیا
ہے کہ مین پریت کی جون مین پڑونگا پر کرپا کر مجہے کہہ دیجئے کہ میرا اودہار کیونکر ہوویگا تب
سادہ نے کہا کہ جب کوئی تجہے گیتا کے گیارہوین ادہیا کا پاٹہہ کر کر سنا دیگا تب تیری مکت ہوویگی
تب یہ پورب کہتا اوس پریت نے کہی تب اوس مہنت نے راجہ سے پوچھا کہ ہے راجہ کہو
اب کیا کرین راجہ نے کہا کہ ہے گسائین جی آپ کرپا کر اسکو گیارہوین ادہیا گیتا جی کا پاٹہہ سُنا
کر اوین کہ اوسکی مکت ہو اور اسکی درشٹ کرنے سے میرا پتر بہی جی اوٹہے تب اوس مہنت نے
گیتا کے گیارہوین ادہیائے کا پاٹہہ کر کر جل کے چہینٹے اوس پریت کے مکہہ پر مارے جل کے
لگتے ہی تت کال پریت دیہی چہٹی اور دیو دیہی پائی اور جتنے جیو اوس پریت نے مارے تہے
وہ بہی پاٹہہ سنکر کرتارتہہ ہوئے اور راجہ کا پتر بہی سیام سندر چتربہج دیو سروپ ہیا بہیتون کے
لئے اکاش سے بوان آئے راجہ بولا میرا پتر کون ہے مہنت نے کہا تیرا پتر وہ چتربہج
سیام سروپ ہے راجہ نے کہا آؤ پتر مجہے مل تب اوس پتر بہج سروپ نے کہا کہ یہ بات تو
کس کو کہتا ہے آگے کئی بار مین تیرا پتر ہوا ہون۔

تب راجہ جو پریت وہن ہے جسنے مجہے کہا یا تہا اسکے پرساد سے مین ہی گیتا کے
گیارہوین ادہیائے کا پاٹہہ سنکر کرتارتہہ ہیا ہون تب راجہ نے کہا ہے پتر تیرے بنان میرے

گہر اور سنت نہین ہے میری گت کیونکر ہوگی تب وہ بولا ہے راجہ جس کل مین ایک بیشنو بہگت ہوتا ہے تو اوسکی ساری کلین کا اودہار ہوتا ہے تو تو میرا پتا ہے اسبات کی تو چنتا مت کر جب مین سری ناراین جی کے درشن کرونگا تب تیریان سبہی کلان کا اودہار ہووےگا یہ بات کہہ کر سبہی بوانون پر بیٹہکر بیکنٹہہ کو سدہائے۔

تب راجہ کو مہنت نے کہا ہے راجہ تیرے گہر سنت نہین ہے اب تو بہی سری گیتا جی کے گیارہوین ادہیار کا پاٹہہ کیا کر اور تلسی مین جل چڑہایا کر تیرا بہی جنم سپہل ہو ویگا اور اودہار ہویگا اتنا کہہ وہ سادہو شیشر مہادیو کو چلے گئے اور راجہ بہی نت پرت سری گیتا جی کے گیارہوین ادہیار کا پاٹہہ کرنے لگا اور تلسی مین جل چڑہانے لگا ایسا کرتے کرتے راجہ کا بہی اوودہار ہوا سری ناراین جی کہتے ہین لچہمی یہ گیتا کے گیارہوین ادہیار کا مہاتم ہے جو تجہے سنایا ہے۔

جوگ باسشٹ تیروان سرگ

ہے منیشر جو سریشٹ پرش ہین وہ پاک استہان مین ہے رہتے ہین ناپاک مین نہین رہتے اور وہ ناپاک جگہ بہی وہہ ہے اس مین رہنے والا بہی ناپاک ہے اور اس گہر مین ناڑ روپی اینٹ ہین اوس مین لوہو سو تربہتا کا گارہ لگایا ہے اور ماس کی کہگل کی ہے اہنکار روپی اس مین چنڈال مہتر رہتا ہے اور ترشنا روپی مہترانی اوسکی استری ہے اور کام کرودہ لوبہہ موہ اسکے پتر ہین ایسے ناپاک استہان شریر کو مین قبول نہین کرتا چاہے رہے چاہے نہ رہے اسکے ساتہہ مجہہ کو کچہہ مطلب نہین۔

ہے منیشر شریر روپی بڑا گہر ہے اوس مین اندر بان روپی پشو جانور ہین جب کوئی اوس گہر مین جاتا ہے تب بڑی مصیبت مین پہنستا ہے خلاصہ یہ کہ جو اس مین خودی کرتا ہے

تو اندریہ روپی پشو بٹھے روپ سینگ سے مارتے ہین اور ترشنا روپی دہول اوسکو میلا کرتی ہے۔ شریر روپی گہر مین ترشنا روپی چنڈی استری رہتی ہے وہ اندریا روپی دروازون سے دیکھتی رہتی ہے۔

نمبر ۲۔ اوسکے ساتہہ ایسا دوکہہ پانیوالا شریر ہے اوسکو مین قبول نہین کرتا جیسے ہاتہی کے کان سدا ہلتے ہین تیسے اوسکو سوت ہلاتا ہے کچہہ وقت کی دیر ہے پرنتو مرت اوسکو نگل جاویگا اوس سے مین اس شریر کو قبول نہین کرتا یہ شریر کرتگنی ہے بہوک بہوگتا ہے برلے ایشرج کو پراپت کرتا ہے پرنتو اس سے دوستی نہین جیو اوسکو اکیلا چہوڑکہ پرلوک جاتا اور جیو اوسکے سکہہ کیواسطے انیک جتن کرتا ہے پرنتو اوسکے ساتہہ سدا نہین رہتا ایسے دغاباز شریر کو مین نے من سے تیاگ دیا ہے۔

ہے منیشر بجلی اور دیپک کا پرکاس بہی آتا جاتا دیکہائی دیتا ہے پرنتو اس شریر کا اول اور آخر نظر نہین آتا کہ کہان سے آتا ہے اور کہان جاتا ہے جیسے سمندر مین ببلے پیدا ہوتے اور مٹ جاتے ہین تیسے اوسکے آسرا کرنے سے کچہہ لابہہ نہین تیسے یہ شریر ہے اور اسکی آسا کرنی جوگ نہین یہ نہایت ناش روپ ہے کداچت استہر نہین ہوتا ہے جیسے بجلی نہین ٹہیرتی ہے تیسے شریر بہی کداچت نہین ٹہیرتا ہے اسلئے مین اوسکی آسا نہین کرتا اوسکا ابہمان مین نے تیاگ دیا ہے۔ سوکہے تنکے کی طرح مین نے اہنکار یعنے خودی کو تیاگ دیا ہے۔

ہے منیشر ایسے شریر کو اپشت یعنے سوما کرنا دوکہہ کا نمت ہے یہ شریر کسی ارتہہ نہین آتا جلانے کے لائق ہے جس پرش کا کاٹ روپی شریر گیان اگنی سے جلا ہے اوسکا بہاری مطلب حاصل ہوا ہے اور جس نے نہین جلایا اوس نے پرم دوکہہ پایا ہے۔ نہ مین شریر ہون نہ میرا شریر ہے نہ اوسکا مین ہون اور نہ یہ میرا ہے اب مجہکو کوئی کاسنا نہین مین تماشی پرش ہون اور شریر سے مجہکو کچہہ پریوجن نہین اس سے آپ وہ اوپائے کئے جس سے مین پرم پدپاؤن۔ ہے منیشر جس پرش نے شریر کا ابہمان تیاگا ہے۔ وہ پرمانند روپ ہے اور

جسکو دیہہ کا ابھمان ہے وہ پرم دوکہی ہے تمام دوکہہ شریر کے سنجوگ سے ہوتے ہین مان دیمان بوڑہا پا سوت کپٹ بہرانتی سوہ سوچ وغیرہ سب بکار دیہہ کے سنجوگ سے ہوتے ہین جنکو دیہہ مین ابھمان ہے ادنکو دہرکار یعنے لعنت ہے جنکو دیہہ کا ابھمان نہین ہے وہ پرشون مین اوتم ہین اور تعظیم کرنے کے لائق ہین ایسے کو میرا بھی نمسکار ہے جیسے مان سرور مین سب ہنس آجاتے ہین تیسے جہان دیہہ کا ابھمان نہین رہا وہان سب سمپدا آکر باس کرتی ہین ◆

جس پرش نے اوسکو است جانا ہے وہ جگت کی بہاونا پہر نہین کرتا جیسے مرگ ترشنا کے جل کو جسنے است جانا ہے وہ پہر اوسکی طرف جل پینے کے نمت نہین دوڑتا جیسے آپنے سن لی خیالی استری سے بدہوان محبت نہین کرتا گیانی اون سے محبت کرکے بندہتا ہے جیسے اندہیرے مین رسی ہی کا سرپ بہاستا ہے اور وہ خون کا دینے والا ہوتا ہے۔ ہے راجی یہ مین نے پرم گنون کا سموہ تمکو اوپدیش کیا ہے اسکی بہاونا کرکے تم سکہی ہوگے اور اورجو سورکہہ ان بچنون کو تیاگ کر وشیہ کی طرف سکہہ روپ جانکر رجوع ہوتے ہین۔ جیسے کوئی سردی سے دوکہی ہوا اور پرتکش اگنی کو تیاگ کر جو جل کے اندر اگنی کا عکس پڑے اسکا آسرا اور اوس سے سردی کو دور کیا چاہئے وہ موڈہ مہا بیوقوف ہے تیسے آتم بچار کو تیاگ کر جو جگت کے پدارتہون کے سکہہ کے نمت خواہش کرتے ہین وہ موڈہ اگیانی نادان ہین جیسے سپنے مین چت سے نگر بہاستا ہے اور سپن مین ہے نگر مین آگ لگتی ہوئی نظر آوے تو اس سپنے کی اگنی مین پرش کداچت نہین جلتا تیسے جگت کے ناش ہونے سے کہ یہ جگت دیہہ گیہہ کال کا سپن ہے آتما ناش نہین ہوتا وہ پیدا ہونے سے رہت ہے جیسے بالک اپنے کہیل

کے واسطے ہاتہی گہوڑے وغیرہ بنالیتا ہے پہر سمیٹ لیتا ہے تو وہ اوپجنے اور سٹنے مین جیون کا تہین ہے جیسے بازیگر اندرجال سے اپنا تماشا کہیل رچتا ہے اوپہیلاتا ہے اور پہر ہٹا دیتا ہے سدا دیتنی اور سے مین بازی گر جیون کا تہیون ہے وہ گداچت نشٹ نہین ہوتا اس کارن جگت مین ہرک شوک کرنا اوچت نہین سروپ مین کسی کا ناش نہین سب جگت برمہ روپ ہے تو وہ کہہ سو کہہ کہان ہے برمہ ستا مین کچھہ وہ دیت جگت نہین بنا اس است روپ سنسار مین گیان وان کو گہرہن کرنے کے لائق کوئی پدارتہہ نہین آگیانی کو یہ جگت دوکہہ دایک ہے اور گیان وانکو سدیو آنند رہتا ہے۔

چہیتالیسوان و سنتالیسوان سرگ

بسشٹ جی بولے ہے رامجی کئی لاکہہ برہما اور انیک بشنو اور رود رہوئے ہین اور اب بہی انیک برہمانڈ مین انیک پرکار کے بیوہار سنجگت ہوئے ہین کئی برابر ہوتے ہین کئی بڑے چہوٹے کال کے سپن جگت کی طرح اوپتن ہوتے ہین کئی آگے ہونگے ان مین تمنے ایک برہما کی اوپتی پوچہی ہے وہ سنو وہ یہ بہی انیک پرکار کے ہوتے ہین کبہی تو سرشٹی سداشو سے اوپتن ہوتی ہے اور کبہی برہما سے کبہی بشنو سے کبہی ننیشر سچ لیتے ہین کبہی برہما کنول سے اوپجتے ہین کبہی جل سے کبہی پون سے کبہی انڈ سے اوپجے ہین کبہی کسی برہمانڈ مین اندر کے تین نیتر ہوتے ہین کبہی بشنو اور کبہی سداشو ہوتے ہین کبہی سرشٹی مین پربت اوپجتی ہین کبہی منشون سے اور کبہی برکشون سے پورن ہوتی ہے کسی برہمانڈ مین سوت کا خوف ہوتا ہے کبہی پاشان مئی ہوتی ہے کبہی مانس مٹی ہوتی ہے کبہی سوبرن مئی ہوتی ہے کئی سرشٹیون مین چودہ لوک ہین کسی سرشٹی مین کئی لوک ہوتے ہین کئی سرشٹی مین برہمانڈ نہین ہوئے

اوسنے پرکار انیک سرشٹی چداکا مین برہمہ شتوسے پہری ہے اورلین ہوئی ہے۔ جیسے سمدر مین ترنگ اور ببلے ہوتے ہین تیسے آتما مین انیک سرشٹی اور ببلے ہوجاتی ہے۔ جیسے مرستہل مین مرگ ترشنا۔

اٹھتالیسوین سرگ

بششٹ جی بولے ہے رامجی سریوما نام رکہشیراوسکا باپ اوسکے نزدیک ایک پربت پر رہتا تہا اوسکے گہر مین داسور نام پتر ہوا پہر داسور نے پتر سمیت بن مین چرکال پرداکیا پہر شریر کوتیاگ کر سرگ لوگ مین گیا اوس بن مین اکیلا داسور رہ گیا اور باپ کی جدائی سے دکہی ہوکر رونے لگا وہان اورشٹ شریرین دیوی تہی اوسنے دیا کرکے اکاش بانی سے کہا کہ ہے رکہشیر کے پتر تو بدہوان ہوکر اگیانی طرح کیا روتا ہے یہ سنسار سب استت روپ ہے تو اوس سنسار کو دیکہہ یہ تو ناشوان ہاچنچل ہے سب مرتے ہین اور پیدا ہوتے ہین کوئی پدارتہہ ہمیشہ قایم نہین رہتا برہماسے لیکر چیونٹی تک جوکچہہ جگت تجہکو بہاستا ہے وہ سب ناش روپ ہے اس مین کچہہ بہتہ نہین تو باپکے مرنیکا بلاپ مت کر جو اوتپن ہوا ہے وہ نشٹ ہوگا قایم کوئی نہین رہیگا۔ جب یہ پرکار دیوی کی بات داسور نے سنی تو دہیرج وان ہوا اور دہیا شاستر باپ کی سب کریا کی اوسکے بعد سدہی حاصل ہونے کے نمت پدکا اودیم کیا پرنتوا گیانی تہا تپ کے نمت اوٹہہ کر بچار کیا کہ کوئی پوتر اچہا استہان ہو وہان جاکر تپ کرون چنانچہ استہانون کو دیکہتا پہرا پرنتو کہین پرتہوی پسند نہین آئی اور سب پرتہوی اوسکو اشدہ معلوم ہوئی پہر بچار کیا۔

چون جگ کا شروع

بسشٹ جی بولے ہے رامجی جب اسپرکار واسورنے پنترکو اوپدیش کیا اوسوقت مین اوسکے پیچہے آکاش مین قایم تہا سو قدم کے درخت کے آگے کی طرف ڈالی پر جا بیٹہا واسورنے جو سوربان آگیان روپی دشمن کا مارنے والا اور پریم تکتی سے پرکاش وان تہا اور تپ کرنے سے شیر پر سوتے کی طرح چمکتا تہا مجہکو اپنے آگے دیکہا کر بشٹ منی آئے ہین یہ سمجہہ کر میرا اوسنے پوجن کیا پہر ہم دونون کہتا کا پرسنگ چلانے لگے اوس چرچا کے بچن سے سنسار سمدر کے پار کرنیکے واسطے اوس کے پتر کو جگایا یعنے گیان دیا اور اوسکے پتر کو ہینے اوتم ورشٹا نت اور جگتی سمیت اوپدیش کیا اور طرح کی بہتر اتہاسون سے اوس بالک کو جگایا اور رات بہر گیان سنایا جب صبح ہوئی تب اوٹہہ کہڑا ہوا اور واسور اپنے پتر سمیت میرے ساتہہ چلا اور ان کو چہوڑکر مین گنگا جی کی طرف گیا ہے رامچندر یہ اتہاس مین نے تمکو سنایا ہے ❊

ساٹہہ جگ کا آغاز

بسشٹ جی بولے ہے رامجی جو پرش جوگن کو چہوڑکر ساتکی ہونے ہین وہ پرتہی پر مہا گیان سے شوبہا یمان ہوتے ہین اور سدا انند مین رہتے ہین وہ پرش تکلیف نہین پاتے جیسے آکاش کو ملینتا اسپرش نہین کرتی تیسے اون کو آپدا نہین چہوتی جیسے سورج اپنے آچار مین بچرتا ہے اور اچار نہین کرتا تیسے وہ ست مارگ مین بچرتے ہین اور ایسے ہی پورن شانت روپ ہین گیان وان آپدا آجانے پر بہی ملینتا کو پراپت نہین ہوتے ۔ ہے رامجی تم بہی مہا پرشون کے مارگ مین سدا چلو سنت جن اور ست شاستر جو گیان کے سہایک ہین اون کے ساتہہ ملکر بچار کرو اگیان سے مرتیو کو بہول نہ جانا جو کوئی مرتیو کو بہولکر سنسار کے کام مین مصروف

ہو جاتا ہے وہ سنسار سمدر مین ڈوبتا ہے انکار جو دیہہ مین استہت ہے یہ دیہہ سنسار مین
اونچی ہے اوسکو اچھی طرح بچار کرکے ناش کرو سب بہوتون مین چیتیا ایک ہی ہے ان بہو
سے جانا جاتا ہے اوس ایک چیتانتر مین جدا جدا کلپان سے ہو سکے ایک ست ستا جو نرنتر
چیتانتر بستو روپ ہے اوس مین جنم مرن وغیرہ آگیان سے بہاستا ہے حقیقت مین نہ کوئی
مرتا ہے نہ پیدا ہوتا ہے ایک آتم تتو سدا جیون کا تینون استہت سے اوسمین جگت بکار
آبہاس ماتر ہے نہ ست ہے نہ است ہے اور صرف چت کے پہر سنے سے بہاستا ہے چت کی
شانت ہونے سے شانت ہو جاتا ہے تم شوک کو تیاگ دو تمہارا نہ جنم ہے نہ مرن ہے اکاس
کی طرح نرمل سم شانت روپ ہو جاؤ۔ ✣

الاسۃ ۱۸۶ سرگ اول سے آخیر تک

بسشٹ جی بولے ہے راجی جو بدہوان پرش ہے اوسکو چاہیئے کہ ست شاستر کو بچار دے
اور سنت جنون کی سنگت کرکے اون کے موافق چال چلین نیک اختیار کرے میرے بچنون کو
تم ہردے مین رکھکر بچار وپہر سنسار کی بہاونا سے مکت ہو کر چنتا سے رہت نرمل بہاو سے سنگت
مین اور تتو وغیرہ کلپنا سے مکت ہو جاؤ گے اس مین کچہہ سندیہ نہین ہے۔ ہے راجی تمہارا
جوان بہوا تم بیوہار ہے اوس کے موافق چلوگے تو تم شوک سے رہت پاؤ گے اور جو کوئی
اس مارگ مین چلیگا وہ بھی سنسار سمدر کو ان بہومدپی بیڑی کے ذریعے سے پار ہو جاویگا
اوس پرش کے بہنیتران بہو روپی جنتا سنی ہے اوس مین جو کچہہ بچار کرتا ہے وہی روپ اسکا
ہو جاتا ہے اسلیئے پرشارتہہ کرکے اپنا اودہار کرو یہ جتن کرکے پرش صفات سے موصوف ہوکر
سوکش پاتا ہے پہر اوسکا آئیندہ جنم نہین ہوتا اوس سے بُرے کرم چہوٹ جاتے ہین ایسا
پدارتہہ پرہتی آکاش دیو لوک مین کوئی نہین جو شاستر کے موافق جتن کرکے نہ ملے۔

ہے راجی تم تو بڑے گنون سے پورن ہو تمہارے طریق کو جو کوئی جیو اختیار کرے گا وہ سو رکہتا سے چہوٹ کر آنند پد کو پراپت ہوگا۔ تم اپنے سروپ مین استہت ہو ۔ *

اکتالیسوین سرگ

بسشٹ جی بولے ہے راجی جب وہ دونون دیویان محل مین گئین تب پر بودہ لیلا کہنے لگی ہے دیوی مجہکو سمادہی مین بیٹہے کتنا کال گذرا اور مین دہیان کرکے بہوپال کی سرشٹی مین گئی تہی میرا شریر دہیان پڑا تہا وہ کہان گیا۔ دیوی بولی ہے لیلا اب تجہکو سمادہی مین لگی اکتیس دن گذرے ہین جب تو دہیان مین لگی تب تیرا پرتیشٹ ید ورتہہ کی سرشٹی مین پہرتا پہرا اس شریر کی باسنا دور ہوگئی تب تیرا شریر نرجیو ہوکر پڑا لکڑی اور پتہر کی طرح ہوگیا تہا تب دیکہہ کے سب نے بچار کیا کہ یہ مرگئی اسکو جلادو تو چندن اور گہی مین لپیٹ کر اوسکو جلادیا باندہو لوگ رونے لگے اور پتہرون نے پنڈ کرایا کی ہے لیلا جو تو وہیان اوترتی تو لوگ تجہکو دیکہہ کر اشچرج وان ہونے متعجب ہوتے اور اب بہی دیکہہ کر اشچرج ہووین گے کہ رانی پرلوک سے پہر آئی ہے۔

ہے لیلا تجہکو بودہ اودے ہوا ہے اسلئے شریر کی باسنا مٹ گئی اور انت باہک مین دڑہ نشچیہ ہوا اسکارن وہ شریر جیوت ہوا اب جو اوسکے سمان تیرا شریر ہے سو اسکارن سے ہے کہ تجہکو بودہ ہوا ہے سو لیلا روپ باسنا مین ہوا ہے اور یہی بہاس رہا ہے کہ مین لیلا ہون اسو اسطے تیرا شریر بدستور اوسی روپ مین رہا اس لیلا شریر کی تیری باسنا دورنہ ہوئی تہی اسکارن سے تو زبان نہین ہوئی نہین تو بدیہہ مکت ہوجاتی اب تو ست سنکلپ ہوئی ہے جیسے تیری اچہیا ہوگی ویسے ہی بہاسے گا۔ ہے لیلا جیسے باسنا جسکی ہوتی ہے اوسکے انوسار اوسکو پراپت ہوتا ہے جیسے بالک کو انہیرے مین جیسے باسنا ہوتی ہے

تیسا ہی بیان ہوتا ہے جو بیتال کی بہاونا ہوتی ہے تو بیتال ہی بہاستا ہے پر تو حقیقت مین بیتال کوئی نہین تیسے جتنی آدہی بہوتک بہاستی ہے وہ بہرم مات ہے سب جیون کا آدہشٹہران باہک ہے وہ پرماد سے ادہی بہوتک بہاستا ہے ہے لیلا ایک تو لنگ شریر ہے اور ایک انت باہک ہے یہ دونون سنکلپ ہنر ہین اورانتا بہید ہے کہ لنگ شریرست کلپ روپی من ہے اوس مین جسکو ادہی بہوتکتا کا ابہمان ہے اوسکو گورا کالا کہٹورو پلا ورن آشرم کل خاندان وغیرہ کا ابہمان ہوا ہے جب پرشکو اسطرح آتما مین آتما ابہمان ہوا ہے اوسکی ادہی بہوتک لنگ دہ ہے یعنی اوسکی چیتنیا ست نہین ہوتی اور جسکو اوہی کا ابہمان نہین وہ انت باہک شریر ہے وہ جیسا چینتون کرتا ہے ویسی سدہ ہوتی ہے۔

ہے لیلا تو اب انت باہک مین وڑہ استہت ہوئی ہے اس کارن تیرا یہہ ویسا ہی شریر ہوا ہے آدہی بہوتک بدہی تیری نشٹ ہوگئی ہے وہ شریر مردہ ہوکر گرپڑا اور اب تو ست سنکلپ ہوئی ہے ہے لیلا یہ دوسری لیلا تیرے بہرتا کے پاس بیٹہی ہے اس کو اس محل کے مرداور ستری اور سہیلیان جان نہین سکین کیونکہ مین نے اون کو نیند مین غافل کردیا تہا جب تک میرا درشن اسکو نہوئے تب تک اوسکو اور کوئی نہ جان سکے اب یہ ہمکو دیکہیگی اتنا کہکر بشٹ جی بولے ہے راجی ایسی بچار کر دیوی اپنے سنکلپ سے اسکو وہیان کرنے لگی تب اوس لیلا نے دیکہا کہ محل مین بہت سے سورجکا پرکاش اکٹہا ہوا ہے اور چندرمان کی طرح سیتل پرکاش ہے اوسنے دونون دیوتون کو دیکہہ کر نمسکار کی اور دونون سونے کے سنگہاسن پر بٹہاکر کہنے لگی ہے جیو کی داتا تمہاری ہے جتنے مجہہ پر بڑی کرپا کی تمہارے پرشاد سے مین بیان نہ آئی۔ دیوی بولی ہے پتری تو یہان کیونکر اور تو نے کیا برتانت دیکہا بدورتہہ کی لیلا بولی ہے دیوی جب میرا بہرتا سنگرام مین گہایل ہوا اوسکو دیکہہ کر مین بیہوش ہوکر گرپڑی پرنتو مری نہین اسکے پیچہے پہر مجہکو چیت ہوا تو مین نے اپنا وہی شریر دیکہا اور اوس شریر سے مین آکاش مارگ کو اوڑی ایک کنیا اوٹہاکر پرلوک مین مجہکو بہرتا کے

پاس بیٹھا کہ آپ انتردہیان ہوگئی اور میرا برتا جو سنگرام مین تہک گیا تہا وہ آکر یہان سورہا ہے
یہ [illegible] پیچہے تم دونون کہین نہ ملین اب یہان کرپا کرکے تمنے درشن دیا ہے۔ اتنا سنکر
دیوی نے پتپی پریتہ لیلا سے کہا کہ اب راجا کی جیو کلا کو چہوڑتی ہون یہ کہکر جیو کلا کو چہوڑ دیا تاکہ
کے دیکہتے شریر مین جیو کلا پرویش کر گئی تب شریر کی کانتی اوجل ہوگئی سارے بدن مین پران
بائے پہیل گئی تب راجا پہولون کی سیج سے اوٹہہ کہڑا ہوا تب دونون لیلا راجا کے روبرو آکر
کہڑی ہوئین راجہ نے کہا میرے آگے تم کون کہڑے ہو پر بدہ یعنے لیلا پہلی نے کہا ہے
سوامی مین تمہاری پٹ رانی ہون سدا تمہارے ساتہہ رہی ہون جب تم یہان سے شریر تیاگ کر پرلوگ
مین گئے تہے تب مجہہ مین تمہارا نہایت اشنیہہ تہا اوس سے میرا عکس یہ لیلا تمکو بیاہی تہی اب جو اور
حال گذرا ہے وہ مین تمسے کہتی ہون۔ ہے راجن ہمارے اوپر اس دیوی نے کرپا کی ہے جو ہمارے
سرہانے کے سنگہاسن پر براجمان ہے یہ سرستی سب کی ماتا ہے یہ پرلوگ سے تم کو لے آئی
ہے یہ سنکر راجہ خوش ہوکر اوٹہہ کہڑا ہوا اور سرستی کے چرنون پر سر جہکایا اور کہا ہے سرستی تم کو
میرا نمسکار ہے تمنے بڑی کرپا کی ہے اب مجہکو یہ بر دو کہ میری عمر بڑی ہو اور بے خوف اطمینان
سے راج کرون اور لکہشمی بہت ہو اور روگ اور دکہہ نہ ہو اور آتما کا گیان پورن ہو مطلب
یہ کہ بہوگ اور موکش دونون دو جب اسپرکار راجا نے کہا تب دیوی نے اوس کے سر پر ہاتہہ
دہر کر اشیرباد دیا کہ ہے راجا ایسا ہی ہوگا۔ تیری عمر بڑی ہوگی اور تیرا دشمن بہی کوئی نہ ہوگا اور
آپدا تجہکو نہ ہوگی اور نہ لکہشمی سمپدا سے سنجگت ہوگا اور تیری پرجا بہی بہت سکہی رہیگی اور تجہکو
دیکہکر راضی ہوگی اور تو آتم آنند سے ہی پورن ہوگا۔

بیالیسوان سرگ اول سے آخیر تک۔

بسشٹ جی بولے ہے رامجی اسپرکار کہہ کر دیوی انتردہیان ہوگئی صبح کا وقت ہوا تو لوگ

جاگ اُٹھے تب راجا دونون لیلا کو گلے سے لگا کر بہت راضی ہوا اور اشچرج کرکے نقاحل ہوئے
نقارے بجنے لگے اور بڑا بلاس آنند ہوا بیبیان ناچنے لگین اور دیگرون کو بڑا تعجب ہوا کہ
لیلا مرکر سرگ سے واپس آئی ہے اور بہرتا کو اور اپنے ساتھ اپنے جیسی صورت ایک اور
لیلا لے آئی ہے۔

تب ہے رامجی یہ حال ویشنون مین پہیل گیا لوگ سنکر تعجب کرنے لگے جب یہ حال خاص
عام مین مشہور ہوا تب راجا نے بہی سنا کہ مین مرکر پہر زندہ ہوا ہون پہر نئے سرے منتری
دیوان مصاحب نے راجا کو راج تلک کیا پہر راجا بے خوف پرتہی پہ چار دن سمندر تک راج
کرنے لگا۔ راجا اور لیلا گذرے ہوئے حالات کو بچارین اور تعجب کرین سرتی کے اپدیش
اور پرساد سے راجا نے اپنا پرسارتہہ پا کر دونون لیلا سمیت ہزار برس تک جیون مکت ہو کر
راج کیا اور بہن اور اندریون کو روک کر آتم ابہیاس کیا جگت برم اونکا نشٹ ہوگیا اور
پرجا بہت راضی ہوئی پہر بدیہہ مکت نربان پد کو دونون لیلا اور تیسرا راجا پراپت ہوگئے۔

اونچاسوین سرگ کا بیان

بسشٹ جی بولے ہے رامجی یہ جو طرح طرح کا جگت تم کو بہاتا ہے سو ایک برہم روپ
ہے چت پہرنے سے ایک سے انیک روپ کہائی دیتا ہے جب اوس پرش کو آتما کا گیان
ہوتا ہے تب چت مین جو آہنگ بہاؤ ہے وہ نشٹ ہو جاتا ہے اوس آہنگ بہاؤ کے دور
ہونے سے سب شوک یعنے رنج اور غم اور فکر سٹ جاتے ہین جیسے اپنے پاؤن مین چمڑے
کا جوتہ پہن لینے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب تو سب پاؤن کانٹون کے دوکہہ سے
بچ گئے آپ سکہی تو جگت سکہی اور اپنے دوکہی ہونے سے سب جگت دوکہہ روپ

بہاسا ہے جیسے جب اپنے چت مین شانتی ہوتی ہے تب جگت شانت روپ ہوکر بہاستا ہے۔ ہے راجی اتنا بھرم چت سے ہوتا ہے جیسے بالک اوستھا مین کھیلتا پھرتا ہے۔ پھر جوبن اوستھا مین ہوکر بشے بھوگ کرتا ہے جب بڑھاپا آتا ہے تو سوچ اور فکر مین دوربل ہوتا ہے پھر مر کر کرمون کے انوسار نرک سرگ مین چلا جاتا ہے یہ سب من کا ناچنا ہے جب تک چت مین ستیا پھرتی ہے تب تک طرح طرح کا جگت باستا ہے۔ شانتی نہین ہوتی جیسے اگیان روپی اندھیرے مین رسی کے اندر سرپ کا بھرم ہوتا ہے اور چاندنی مین رسی کو جتھارتھ جان لینے سے سرپ کا بھرم مٹ جاتا ہے۔ رسی کے سوا وہان سرپ کہان تہا پھر جیون کے تیون رسی بہاسی ہے تیسے برہم کے اگیان سے جگت بھرم بہاستا ہے گیان دیپک کا پرکاش ہوتے ہی جگت بھرم مٹ جاتا ہے اور کیول برہم ستیا بہاستی ہے جب تک چت مکہہ ہوکر درشیہ کو چیتیا ہے تب تک شانت نہین ہوتا اور جب چت سب باسنا کو تیاگ کر انتر مکہہ لیپنے سوبہاؤ مین استہت ہوگا تب اوسی وقت مکت روپ ہوجاویگا اس مین کوئی شک شبہہ نہین ہے مہاتمان پرشن پرانون کو تنکے کی طرح تیاگ دیتے ہین اور ٹہسے دوکہہ کو سہتے ہین ہے راجی آتما کے ملنے مین اجلا کہاہی پردہ ہورہا ہے جیسے بادل کی اوٹ سے سورج دکہائی نہین دیتا تیسے ابلاکہا کا پردہ پڑ رہا ہے اوسکے تیاگنے سے آتما بہاستا ہے اوس سے جو کچہہ من مین ابلاکہا اوٹھے اوسکو تیاگ دو اور اچہیا رہت ہوکر آتم پد مین استہت ہوجاؤ جیسے جاپرے مین سب جگت جل مین بہاستا ہے اور سوائے جل کے اور کچہہ دکہائی نہین دیتا تیسے ابلاکہا کے تیاگنے سے آتم پد سے الگ تم کو کچہہ نہین بہاسے گا آتم تتو کو نہ جاننا اسی کا نام بندہن ہے اور آتم پد کا جاننا ہی مکت ہے۔ اور سوکش کوئی نہین۔ +

اٹھاون سرگ صفحہ ۱۸

اتنا کہہ کر بشٹ جی بولے ہے رامجی اس پرکار کہہ کر راکشنی نے مہا سندر روپ استری کا شریر دہارا اور کنگن وغیرہ طرح طرح کے زیور اور کپڑے پہن کر راجہ کے ساتھ چلی راجا اوسکو اپنے نگر مین لے آیا اور ایکانت استہان مین تینون جا بیٹھے اور رات کو آپسمین چرچا کرتے رہے جب پربہات ہوئی تب سوبہاگ وتی استری روپ سے راکشنی راجا کے محل مین جا بیٹھی اور جو کچھ استریان کا بیوہار ہے وہ کرنے لگی راجا اور منتری اپنے کام مین مصروف ہوئے جب چھہ دن گذرے تو راجا کے منڈل مین جو تین ہزار چور قید مین تھے وہ سب راجا نے کرکٹی کو دیئے تب اوسنے راکشنی کا شریر دہارکے اور اونکو لیکر ہمالیہ پربت کی طرف چلی اور بہوجن کیا اور سکھی ہوکر سوئی دو دن کے بعد جاگ کر سمادہی مین لگی پانچ برس کے بعد سمادہی کہلی تب پہر راجا کے پاس آئی اسپر کار جیب وہ آوے تب راجا اوسکی پوجا کرے جتنے وشٹ جن اس عرصہ مین اکٹہے کئے ہون وہ سب اوسکو دیدے وہ اونکو ہمالیہ کے شکہر پہ لیجا کر بہوجن کرلیا کرے اسپرکار انیک برس گذر گئے پہر راجا کا شریر چہوٹ کر بدیہہ مکت ہوگیا پہر جو کوئی منڈل کا راجا ہوا اوس راکشنی کی پوجا اوسی پرکار کرتا رہا ॥

ساٹھ سرگ کا بیان۔

بشٹ جی بولے ہے رامجی یہ کرکٹی کا آکہیان جیسا پورن ہوا ہے تیسے مین نے تمسے کہا ہے۔ رامجی نے پوچھا ہے بہگون راکشنی کا کالا شریر کس واسطے تہا اور کرکٹی اس کا نام کیون تہا بشٹ جی بولے ہے رامجی یہ راکشنی کے خاندان کی لڑکی تہی راکشسون کا شریر کالا بہی ہوتا ہے اور گورا بہی ہوتا ہے اور پیلا بہی ہوتا ہے اور سرخ شریر بہی ہوتا ہے۔ ہے رامجی ایک کرکٹی نام جانور جل کا کیڑہ ہوتا ہے اوسکا شریر کالا ہوتا ہے اوسکے سمان کرکٹ نام

راکشس کا بے شریر والا تہا اوسی کے سمان اوسکی یہ لڑکی ہوئی اس کارن اسکا نام کرکٹی ہوا یہان
اودر کرکٹی کا پر یوجن کچہہ نہ تہا اوہیا تم پرسنگ اورشدہ چیتن کے نروپن کے نمت ہین مے یہ آکہیان
تمکو کہا ہے یہ اشچرج ہے کہ است روپ جگت کے پدارتہہ ست روپ ہوکر بہاستے ہین اور جو آتم
سیتا سدا سپن روپ ہے یہ ابدیا کی طرح بہاستی ہے آتم ستیا مین جیا جیا چت سمبندہ ہوتا
ہے تیا روپ ہوکر بہاستا ہے جیسے بندریت کو اکٹہا کرکے اوسمین اگنی کی بہاونا کرکے تاپتے
ہین اور اوتکی سردی دور ہو جاتی ہے تیسے شانت روپ آتما مین جگت کی بہاونا پہرتی ہے۔
تب نانا پرکار کا جگت بہاستا ہے۔

تب ہے رامجی یہ سب جگت انرتہہ روپ چت سے اوپجا ہے یہ میرے بچنون کے سننے سے
شانت ہو جاویگا اس مین سنسہہ نہین سب جگت برمہہ سروپ ہے جب تم آگیان سے جاگوگے
تب جیون کا تیون جانوگے ❖

پنیسٹہہ سرگ کا بیان

سورج جی بولے ہے بہگون اسپر ایک پہلے اتہیاس ہوا ہے وہ آپ سنئے ایک اندر
درم نام راجا تہا اوسکی رانی اہلیا تہی اوسکے نگر مین اندر نام ایک پرش برہمن کا پتر بہت خوبصورت
و بلوان تہا ایک دن اوس رانی نے پہلے کی اہلیا گوتم رکہشیر کی استری اور اندر کی کتہا سنی تب
ایک سہیلی نے کہا ہے رانی جیسے پہلے زمانہ مین اہلیا تہی تیسے تم ہوا ور جیسا وہ اندر سندر تہا
ویسا تمہارے نگر مین بہی یہ اندر برہمن ہون۔

تب ہے بہگون جب اسپرکار رانی نے سنا تب اوس اندر برہمن مین رانی کا انوراگ یعنے
عشق ہوا پہنتو وہ رانی کو نہ ملے اور رانی کا شریر اوسکی جدائی مین سوکہا جاوے۔ تب راجا نے
سنا کہ اوسکو گرمی کا کچہہ روگ ہے اوسکی نورتی کے لئے کیلے کے پتے اور ٹہنڈی دوا اوسکو

کہلوائی پرنتو اوسکو آرام نہ ہوا اور کوئی پدارتہ اچہا نہ لگے اور کہانا پینا سونا سب چہوٹ گیا دن
بدن اوسکا شریر پیلا پڑتا جاوے اور اندر کی جدائی سے جیسے بدون پانی کے مچہلی رہیت
مین تڑپے تیسے وہ بیاکل رہے اور ہائے اندر ہائے اندر پکارا کرے اور لوک لاج تیاگ
دے اور اوس اندر مین بہت محبت بڑہ گئی تب بچار کر ایک سکہی نے کہا ہے رانی مین اندر براہمن
کو لے آتی ہون پہر وہ سکہی براہمن کے گہر گئی اور اوسکو سمجہا کر رات کے وقت اہلیا کے پاس لے
آئی تب وہ خلوت مین اکٹہے ہوئے تب آپسمین محبت سے بند گیا اور بہت راضی ہوئے پہر
ایک چہن بہی جدا نرہ سکیہین اور سب کر یا اون کی چہوٹ گئی اور لاج اور شرم سبہی دور ہو گئی۔
ہے برہماجی اوس رانی کا بہرتا راجا بہی بڑا گن وان تہا پرنتو رانی نے بہرتا کو چہوڑ دیا جب
راجا نے اون دونون کا حال سارا سنا تو اون کو سزا دینے لگا پرنتو اونکو کچہہ دوکہہ نہو جب کیچڑ مین
اون کو ڈالین تب کنول کی طرح اوپر ہی رہین کچہہ کشٹ نہو پہر برف مین اون کو ڈالا تو بہی دوکہی
نہوے تب راجا نے کہا ہے دشٹو تمکو دوکہہ کیون نہین ہوتا اوہنون نے کہا ہمکو دوکہہ
کیسے ہو ہم تو اپنے آپ کو بہی نہین جانتے پہر اہلیا نے کہا مجہکو سب اندر ہی دکہائی دیتا ہے جدا
دوکہہ کیا چیز ہے اندر نے کہا مجہکو سب اہلیا ہی بہاستی ہے تیرے ڈنڈ دینے سے ہم کو
کچہہ دوکہہ نہین ہوتا تب راجا نے اون کو باندہکر آگ مین ڈالدیا تو بہی وہ نہ چلے پہر ہاتہی کے پاؤن
مین ڈلوا دیئے گئے تو بہی اون کو کچہہ کشٹ نہوا تب راجا نے کہا ارے پاپیو تم کو آگ وغیرہ مین
سبہی دوکہہ کیون نہین ہوتا۔ تب اندر نے کہا ہے راجن جو کچہہ جگت جال ہے وہ من مین
استہت ہے اور جیسا من ہے تیسا پرش روپ ہے جیسا ڈرہ یعنے نشچہ من مین ہوتا ہے
اوسکو کوئی دور نہین کر سکتا شریر نشٹ ہو جاتا ہے پرنتو من کا نشچہ ناس نہین ہوتا۔ ہے راجن
من کا نشچہ برابر سرا اپ ہے بہی دور نہین ہو سکتا میرے ہردے مین اہلیا کی مورتی قائم ہو رہی
ہے اور اوسکے ہردے مین میری مورتی جمی ہوئی ہے اوسکو سب جگت میرا ہی روپ
بہاستا ہے اور مجہکو سب جگت اوسکا روپ ہوکر بہاستا ہے جو کچہہ دوسرا بہاستا ہے تو کچہہ بہی

سو جہان مین جاتا ہون سب طرف سے وہان ایسا ہی بہاستی ہے۔

ہے راجن من کا نام اپیا اور اندر ہے اور من ہی نے سب جگت رچا ہے جیسا جیسا من درڑہ یعنے نشچہ ہوتا ہے تیسا ہی بہاستا ہے ایک شریر جب نشٹ ہوتا ہے تب من کے نشچہ سے دوسرا شریر دہار لیتا ہے جیسے سپن مین یہ شریر ہی رہتا ہے اور دوسرا شریر دہار کے جیشٹا کرتا ہے تو شریر کے ہی آدہین ہوا تیسے شریر کے نشٹ ہونے سے من کا نشچہ دور نہین ہوتا جب من نشٹ ہو تب شریر کی موجودی مین بھی کچھ کریا نہین ہوتی سب کا بیج من آپ جیسا چیت ہے نیارو پ پرش کا ہے اسلئے جہان میرا چیت جاتا ہے وہان سب طرف سے مجہکو رانی بہاستی ہے مجہکو دوکہ کیسے ہو ۞

اٹہائیسی سرگ کا بیان

بسشٹ جی بولے ہے رام جی یہ بہاسنا بہرانتی سے اوٹھی ہے جیسے اکاش مین دوسرا چندرمان بہرانتی سے بہاستا ہے تیسے بہرانتی سے آتما مین جگت بہاستا ہے جو گیان وان ہین اون کو جگت نہین بہاستا اگیانی سنسار نام سے سنسار کو انگی کا کرتا ہے حقیقت مین یہ سنسار کچھ نہین ہے ام تم تو ہی آپنے سروپ مین استہت ہے وہ نت شدہ سم اور بیت تمہارا اپنا آپ ہی نہ تو تم کرتا یعنے فاعل ہو نہ اکرتا ہو اور کرتا اکرتا کرہن تیاگ بہید کو بیکہ کہلاتا ہے تم دونون بکلپون کو تیاگ کر اپنے سروپ مین قایم ہو جاو اور جو کچھ ظاہرداری مین کریا آچار آکر پراپت ہون اون کو کرو اور بہتر ہے اپنے کو کرتا بہوگتا مت مانو کیونکہ یہہ سب پدارتہہ جہوٹے اندرجال کے مایا کے طرح ہین جہوٹے پدارتہون مین محبت کرنا اگیان کا کارن ہے سب کہون کو ترشنا نے قید کر رکہا ہے جیسے مرگ ترشنا کی ندی کو دیکہہ کر سو رکہہ پانی پینے کیواسطے دوڑتے ہین اور دوکہہ پاتے ہین اور اوس مرگ ترشنا کی ندی مین سوائے ریت

کے پانی سپن مین بہی نہین ملتا ہے تیسے چہوٹے پدارتہون کو دیکہہ کر اگیانی دوڑتے ہین اور اون کے ملنے کا جتن کرتے ہین اور گیان وان ترشنا کو تیاگ کر او است پدارتہون کی حقیقت سمجہہ کر شانت ہوجاتے ہین جن پرشون کی پدارتہون مین رچی پڑی ہوئی ہے اون کی بہاونا اونکا چت کہنچتا ہے اور بڑا کشٹ پاتا ہے جیسے پکشی اکاش مین اڑتا اور دانہ مین اوسکی پریتی ہوتی ہے اور چگنے کے نمت پرتہی پر آتا ہے جب وہ سکہہ روپ جانکر دانہ چگنے لگتا ہے تب جال مین پہنستا ہے پہر دکہہ پاتا ہے جیسے دانہ کی ترشنا پکشی کو دوکہہ دیتی ہے تیسے جیودن کو بہوگون کی ترشنا دوکہہ دیتی ہے ۔

ہے رامجی یہ بہوگ پہلے تو امرت کی طرح سکہہ روپ دکہائی دیتے ہین پرنتو انت مین بس یعنے زہر کی صورت ہوجاتے ہین سو رکہہ اگیانی کو یہ اچہے لگتے ہین جیسے سو رکہہ پتنگ دیپک کو سکہہ روپ جانکر اوسکے پاس جانیکی خواہش کرتا ہے اور جب دیپک کو اسپرش کرتا ہے تب ناش ہوجاتا ہے تیسے بہوگون کے اسپرش سے جیو ناش ہوتے ہین جیسے شام کیوقت اکاش مین سرخی دکہائی دیتی ہے تیسے اپدیا سے سو رکہہ کو جگت بہاستا ہے ۔

چورانوہ سرگ کا بیان

بششٹ جی بولے ہے رامجی جیسے سونے مین زیور ہے اور وہ اپنی اصلیت حالت سونے کی بہول جاوے اور کہے کہ مین زیور ہون تیسے چت سمیدن جس روپ سے پہرا ہے اوس سے بہولکر اگیانتا ہوئی ہے اس سے اہنکار روپ دہارا ہے کہ مین کچہہ ہون رامجی نے پوچہا ہے بہگون سونے مین جو زیور ہوتا ہے اوسکو مین جانتا ہون پرنتو آتما مین اہنکار بہاو کیسے ہوتا ہے ۔ بششٹ جی بولے ہے رامچندر اہنکار وغیرہ کا ہونا است روپ آکاش پانی ہے اوسکا کچہہ جدا روپ نہین یہ آتما کا چمتکار ہے حقیقت مین دوئیت کچہہ

نہین جیسے سمدر مین آدروپ جل ہی جل ہے اور کچھہ نہین تیسے پرم تتو مین او ربہاگ کلپنا
کوئی نہین شانت روپ ہے جیسے سمدر مین ترنگ وغیرہ بہاستے ہین تیسے سمید ن سے جگت
بہرم بہاستا ہے اور کچھہ نہین ہے ہے رامجی جیسے مٹی کی فوج مین کمہار آدمی سوار ہاتہی گہوڑے
وغیرہ بناتا ہے اور وہ سب اصل مین مٹی کے روپ ہی ہین مٹی سے جدا نہین اسی طرح
سب جگت آتم روپ ہے بہرم سے جدا جدا بہاستا ہے آتما ہی پورن روپ آپ مین آستہت
ہے جیسے اکاش مین اکاش قایم ہے تیسے برمہہ مین برمہہ قایم ہے اور ست مین ست قایم
ہے جیسے درپن مین پرتبمب یعنے عکس ہوتا ہے تیسے آتما مین جگت ہے *

پچانوہ سرگ کا بیان

بششٹ جی بولے ہے رامچندر جیسے سونے مین بہوش متہیا روپ ہے تیسے
آتما مین دیس اور نتو وغیرہ اپدیا روپ ہے جو راجاون کی کتہا تم نے سنی ہے وہ بچہر
سنو لون راجا دوسرے دن بچار کرنے لگا کہ یہ مجہکو بہرم بہاسا ہے پرنتو ست روپ
ہوکر دیکہا ہے دیس نگر آدمی وغیرہ پدارتہہ مجہکو ست ہوکر نظر آئے ہین وہان جاکر دیکہون
کہ کیا بات ہے ایسے بچار کر اپنے وزیر اور فوج کو ساتہہ لیکر ڈگ بجے کے نمت دکش کی
طرف راجا چلا اور دیشون کو پار کرکے بندیاچل پربت کے پار پہونچا اور پورب اور دکشن
کے سمدر کے بیچ مین مارگ طے کرتا ہوا جا پہونچا اور جو دیش اور گاؤن اور حالات
سوپنا کی حالت مین دیکہے تہے سو بعینہ آنکہہ سے تو نہایت تعجب کرنے لگا پہر آگے
گیا تو کیا دیکہتا ہے کہ آگ سے درخت جلے ہین اور یہ بہی معلوم ہوا کہ اس دیش مین کال
پڑا تہا اور اپنے کٹم اون کے مقامات دیکہے اور اونکے حالات سنے اسطرح دیکہتے دیکہتے
آگے گیا تو کیا دیکہا کہ چنڈال شریر کی بیٹہی ہوئی رو رہی ہے اور کہتی ہے کہ ہے دیو میرا

داماد کہان گیا اور میری لڑکی بیوہ ہوگئی ہے اور نواسے نواسیان کال پڑنے سے پہلے
گئے اسطرح داماد اور نواسون کا نام لیکر رونی تھی اور دوسرے چنڈال اوسکے پاس بیٹھے ہوئے
تھے یہ حالت دیکھکر راجا کو نہایت تعجب ہوا اور اپنی چانڈال شریر کی ساس کو روئے سے
بند کرکے پوچھنے لگا کہ تو کیون روتی ہے کون تجھہ سے جدا ہوگیا ۔

چھیانوہ سرگ کا بیان

چنڈالنی بولی ہے راجن ایک سمے بارش نہ ہونے سے کال پڑا اور جیون کا بھوکھ پیاس
سے بڑا دوکھہ ہوا اور سب میرے پتر اور نواسے اور داماد اور بہرتا وغیرہ دوکھی ہوکر یہان سے
نکل گئے اور دوکھہ پاکر کہین مر گئے اون کی جدائی سے مین دوکھی ہوکر مین روتی ہون بدنؔا
اون کے بین برباد ہوگئی ہون ۔

ہے رامچندر جیا وسیرکار چانڈالنی نے کہا تب راجہ کو نہایت تعجب ہوا اور وزیر کے
مکھہ کیطرف دیکھنے لگا اور اسی حالکو اوس چانڈالنی سے بارمبار پوچھتے اور تعجب کرے پہر اس
چانڈالنی کو بہت سا دھن دیا اور وہان سے سہ فوج اور وزیرون کے اپنے دیس کو واپس
آیا جب پربہات ہوا تو راجہ نے سبھا مین آکر برہمنون سے پوچھا کہ ہے منشر یہ سپنا مجھکو ظاہر بعینہ
پرتیکش کیونکر ہوا مجھے بڑا اشچرج ہو رہا ہے تب مین نے اوسکو جگتی سے جواب دیا اور اوس کے
دل سے اسطرح حیرت دور کی جیسے سیکھہ کو ہوا نشٹ کردیتی ہے وہ تمکو کہتا ہون ۔

ہے رامجی ابدیا ایسی ہے کہ است کو بہت جلد ست اور ست کو است کرکے دکھاتی ہے
اور یہہ بڑا بہرم دکہانیوالی ہے ۔ رامجی نے پوچھا ہے بھگون سپنا ست کیونکر ہوا یہ میری
چت مین بڑا اندیہ ہوا ہے اوسکو دور کیجئے بشسٹ جی بولے ہے رامجی اس مین کیا اشچرج
ہے ابدیا مین سب کچہہ بنتا ہے سپنے مین تم پرتیکش دیکھتے ہو کہ بٹ سے گہٹ اور گہٹ سے
بٹ ہوجاتا ہے سپن اور سوت مین ستر چہا کے بعد بہی بیبرجی سے اولٹی ہوجاتی ہے

[illegible] اون کو جیسا سمیدن پھرتا ہے تیسے بھاستا ہے۔
[illegible] اونکو ابدیا انیک وبہرم دکہاتی ہے جیسے شراب
[illegible] کچہہ سے کچہہ بہرم دیکہتا ہے تیسے ابدیا سے جیو بہرم دیکہتا
[illegible] حالت ہوئی تہی سو اون راجا کے چت مین پھر آئی جیسے
[illegible] اوسکو پھر آئی تب اوسنے جانا کہ مین نے یہ کرپا کی ہے جیسے
[illegible] آپکو بہوگتا دیکہتا ہے یعنے اصل مین پرش رات کو چارپائی مین پڑا
[illegible] اور سپنے مین دیکہتا ہے کہ مین راجا ہوا ہون اور ترپت
[illegible] کو پھر آیا سو پرتما بہاس ہے سبہا مین بیٹھے ہوئے
[illegible] اوتہہ ابہیل پربت کے چاندا اون کے بون کی پرتما پھری
[illegible] ہوگیا ہے جیسے ایک ہی سدرش بہرم انیک کو پھر آتا ہے
[illegible] سدرش ہوتا ہے ایک ہی رسی مین بہت سے آدمیون کو سرپ بہاستا ہے اسی پرکار
[illegible] کو ایک بہرم انیک ہو کر بہاستا ہے۔

[illegible] بہاستے ہین اون کی ستیا روپ سمیدن ہے جیسے اون
مین سنکلپ [illegible] ہوتا ہے تیسے ہو کر بہاستا ہے جو پدارتہہ ست روپ ہو بہاستا ہے وہ
ست ہوتا ہے اور جو است روپ ہو کر بہاستا ہے وہ است ہوجاتا ہے سب ہی پدارتہہ
سمیدن روپ ہین اور [illegible] کال بہی سمیدن سے اونچے ہین انکا بیج سمیدن ہے
سب پدارتہہ ابدیا روپ ہین اور جیسے ریت مین تیل ہے تیسے آتما مین ابدیا ہے آتما سے
ابدیا کا سمبندہ کدا چت نہین کیونکہ سمبندہ سم یعنے اپنے برابر کا روپ ہوتا ہے جیسے کاغذ
اور الکہہ کا سمبندہ ہوتا ہے سو آتما کا سمبت ہے جو اکار سے رہت ہو اوسکا سمبندہ کیسے
ہوسکتا ہے جیسے پرکاش اور تم کا سمبندہ نہین ہوتا تیسے چیتن سے چیتن کا سمبندہ ہوتا
ہے اور جڑ کا سمبندہ نہین اس سے ابدیا روپ دیہہ کو آتما سے سمبندہ نہین جو جڑ ہے

آتما کا سمبندھ ہو تو آتما بھی جڑ ہونا چاہئے سو آتما سدا چیتن روپ ہے اوسکو دیہہ کی خبر بھی نا
جیسے ذائقہ کو زبان گرہن کرتی ہے اور دوسرا انگ کو معلوم نہین ہو سکتا تیسے چیتن سے
چیتن کی اور جڑ سے جڑ کی اور مٹی سے مٹی کی اور پانی سے پانی کی اور اگنی سے اگنی کی
اور پرکاش سے پرکاش کی اور تم سے تم کی اوسی پرکار سب پدارتھون کی سجاتی سے ایکتا
ہوتی ہے بجاتی کی نہین ہوتی اسی سے سب چیتن اکاش ہے اور پاشان پتھر وغیرہ درخت
مرگ کو کوئی نہین بھرم سے اون کے آکار بہان روپ بہاستے ہین جیسے سورن پدھی کو تپاکر
کر طرح طرح کے بھوشن بہاستے ہین تیسے جب اہنگ پیدا آتما مین پھرتی ہے تب انیک
روپ ہوکر بشو بہاستا ہے جیسے مٹی کی بنی ہوئی فوج بالک کو انیک روپ بہاستی ہے اور
بدہوانکو ایک مٹی کا روپ ہے تیسے اگیانی کو یہ جگت نانا روپ بہاستا ہے گیانی داناؤن کے
ایک برہمہ ستیا ہی بہاستی ہے وہ کون برہمہ ہے جو درشتا درشن درشیہ جس مین پھوٹے
ہین لنکے جدہ اوران سے رہت جو ستیا ہے وہی برہمہ ستیا ہے ہے رامچندر جی
جو ستیا چیتن روپا درشا کے گوش کی مانند نربکاپ ادھر مین جب قایم ہوا اور تمادھی نت
رہے تب تمکو سب ہی روپ بہاسے گا ہے رامچندر جو پرش نرمن ستیا مین قایم ہوا
ہے وہ شہر کے شٹ مین خوشی نہین ہوتا اور انشٹ مین کبھی دکھی نہین ہوتا اور نرمل روپ
ہوکر استھت ہوتے ہین جیسے بہوشت نگر مین جو انیک چتا پت بنتے ہوتے بہاستے ہین
وہ سب اوسکے چت مین استھت ہوتے ہین جیسے پرش کو پردیش مین چلتے وقت انیک
پدارتھ پڑے اور بھلے مارگ مین دکھائی دیتے ہین پرنتو جس جگہ جاتا ہے اوسکی بلاغت
پرنی رہتی ہے مارگ کے پدارتھون مین اوسکو راگ دویش نہین ہوتا تیسے تم ہو جاؤ
جیسے پتھر سے جل اور جل سے اگنی نہین نکلتی تیسے آتما مین چت نہین ہے بدون بچار
کے بھرم سے چت جانتا ہے حقیقت مین کچھ نہین ہے سو ستانت شدہ پرماتما سروپ
اپنے آپ مین استھت ہے اوس کے بھول جانے سے دکھ ہوتا ہے اوسکو امرت

رد پی چندرمان مین اگنی پراپت ہوتی ہے اس سے ہے رامچندر تم ہوشیار ہو جاؤ یہہ جو
کچھ نا دکھتا ہے اسی کا نام چت ہے اور چت کوئی نہین اس چت کو دور سے تیاگ کرو تم
جو ہو اوسی سروپ مین استھت رہو است روپ چت ہی کا نام سنسار ہے جو کوئی اوسکو
است جانکر تیاگ نہین کرتا وہ اکاش کے بن مین بچرتا ہے اوسکو دہرکار لعنت ہے اور
جسکا سن بھاؤ نشٹ ہوا ہے وہ مہاپرش سنسار سے پار ہوکر پرم پد مین پراپت ہوا ہے

(صفحہ نمبر ۲) اوپشم پرکرن کا پہلا حصہ۔

پانچوان سرگ۔

آور جو سنت جن اور ست شاسترون کا سنگ کرتا ہے اوسکے اچار لودبک اور لوگ بھی
برتتے ہین اس سے ایشر پرماتما کے دیکھنے کی بدہی اوپجتی ہے۔ اور دیپک کی طرح گیان
پرکاش چمکنے لگتا ہے۔ رامجی جب تک اپنے بچار سے اپنے سروپ کو نہین پہچانتا تب تک اوسے
گیان پراپت نہین ہوتا۔ جو اوتم کل اور نشپاپ ورساتک راجشی جیو ہین اونہین کو بچار اوپجتا ہے
اور اوس بچار سے اپنے آپ آپکو پاتا ہے اور وہی دہیرگ درشی ہے! اور وہی سنسار کے
جو نانا پرکار کے آرنبھ ہین اون کو بچارتا ہے اور بچار سے آوم پد کو پاکر پرم آنند سکھ مین
پراپت ہوتا ہے۔

تب رامجی تم پہلے بچار کرو کہ اس سنسار اسو جودات عالم مین ست کیا ہے اور است
کیا اور پہر است کا تیاگ کرو اور ست کا آشرا لیکر دو سے رامجی جو پدارتھ آدو را نتدا مین نہین
اور انت را آخر مین نہ رہے اوسے مدہ درمیان مین بھی است ہے جانسئے جو آد اور
انت مین ایک سا یکسان ہے اوسکو ست جانئے اور جو آد اور انت مین ناش رو پ ہے

اوس مین جسکی پرتیتی (اورمحنت) ہے۔ وہ سوڈہ پشو (بیوقوف حیوان) ہے اوسکو بھیک کا
کبھی رنگ نہین لگتا بس ہی اوپجتا ہے اورمن ہی بڑہتا ہے سمیک گیان کے اودے
ہونے سے سن نربان پدکو پراپت ہوجاتا ہے بس روپ سنسار ہے اور آتم ستا جیون کے
بیتون ہے۔

رامجی نے پوچھا ہے برہمن جو کچہہ آپ کہتے ہین وہ مین نے جانا کہ یہ سنسار سرب بھاونا
مین من روپ ہے اور جنم مرن بکار کا پاتر بھی من ہی ہے اب دس سے ترنے کا اوپائے
نشچے کرکے کہئے۔ ہم سرب گہونبتسون کی کل کے اگیان روپی تم کو ہردیسے دور کرنے کے لئے
آپ گیان کے سورج ہین بششٹ جی بولے ہے رامجی پہلے تو بچار پورنک بیراگ کیا گیا ہے

صفحہ (۵)۔ نربان پرکرن سری جوگ باششٹ کا پہلا حصہ سرگ چوتھا۔

ہے رامجی سامان جیو بھی ہماری بانی سے جاگ آتے ہین تم تو بڑے اودار بدہی ہو تمہارے
جاگنے کا کیا اشچرج ہے۔ ہے رامجی جب گورو بھی سمرتہہ یعنے لایق ہوتا ہے اور شش بھی شدہ
پاتر ہوتا ہے تب گورو کے بچن اوسکے ہردے مین پرویش کرتے ہین سو مین گورو بھی سمرتہہ
ہون کہ مجھکو اپنا سروپ سدا ہے پرتکش ہے اور ست شاستر کے انوسار مین نے یہ بچن کہے
ہین اور تیرا ہردا بھی شدہ ہے اوس مین وہ پرویش کرگئے ہین جیسے تپت پرتہوی کے
کہیتر مین جل پرویش کرجاتا ہے تیسے ہی تیرے من مین میرے بچنون نے پرویش کیا ہے
ہے رامجی ہم رگہوبنش کل کے دہا گورو ہین ہمارے بچن تمکو خوب دہارنے آتے ہین
اب کہیدسے رہت ہوکر تم اپنے پرکرت آچار کو کرو۔

پانچوان سرگ پہلا حصہ۔

آتما پہاستا ہے اور میرا سدہ نہرت ہوگیا ہے ہے بہگون سوہ روپی جنگل مین ترشنا روپی

مشرک تہا اور راگ اور دویش آدی سے دل اور اندھکار تہا اب وہ سب کچہ نشٹ ہوگیا ہے اور گیان
روپی رکہا سے شانتی یا شانتی پراپت ہوگئی ہے اب مین آتم آنند کو پراپت ہوا ہون جو آد
اور انت سے رہت اور امرت ہے بلکہ امرت کا سوامی اوسکے آگے تچہ ہے بہاسنا ہے
ہے بہگون ایسے آنند سے اپنے سوبہاو مین پراپت ہوا ہون ۔ ہے بہگون مین رام ہون
ارتہات سب مین رمنے والا اب میرا مجہہ ہی کو نمسکار ہے ۔ اب مین سرب سندیہ سے رہت
ہون اور میرے سارے سنشے اور بکار نشٹ ہوگئے ہین جیسے بہنور اپہر تا کمل مین آکر استہت
ہوتا ہے تیسے ہی مین آتم روپی سار مین استہت ہون ہے بہگون اودیا روپی کالنک
آتما کو کہان تہا اب مین نشچے سے نرملتا کو پراپت ہوا ہون جیسے سورج کے اودے ہونے
سے اندہیرے کا ابہاو ہوجاتا ہے تیسے ہی میرے سنشے اور اودیا نشٹ ہوگئی ہین اور مجہکو
سرب آتما ہی بہاستا ہے اور کلپنا کوئی نہین اب مین پورب پرکرتی کو ہنستا ہون کہ مین کیا جانتا
اور کیا کرتا تہا مین ازنت شدہ جیون کا تیون ۔ آد اور انت سے رہت ہون ۔

ہے بہگون تیرے بچن روپی امرت کے سمدر مین مین نے سنتان یعنے غسل کیا ہے اور
اوس سے اچہا انمرت آنند پد پایا ہے اب مین سورج سے بہی اونچے پد کو پراپت ہوا ہون ۔ اور
نردوکہ اور بیشوک ہوکر پرمشدہ تہا اور رستا اور سیتلتا اور الن ہوا ودیت کو پراپت ہوا ہون ۔

سرگ چہٹا

آشٹ ابر سنے ہے ہے راجی اب تم آتم پد کو پراپت ہوئے ہو پرنتو بودہ کے بردہی
کی نمت پہر میرے بچنون کو سنو جنکے سننے سے الپ بدہی یعنے حقیر عقل بہی آنند پد کو
پراپت ہوجاتی ہے ۔ ہے راجی جسکو آتما مین آتم ابہمان ہے اور آتم گیان نہین اوس کو
اندریان روپی شترو دوکہہ دیتی ہین جیسے نربل پرش کو چور دوکہہ دیتے ہین ۔
ہے راجی جسکو آتم پد مین استہتی ہوتی ہے اوسکو اندریان دوکہہ نہین دیتین جیسے

سمرتھہ راجہ کے شتروکبھی متر ہوجاتے ہین تیسے ہی گیان وان کی اندریان بھی متر ہوجاتی ہین اور جس پرش کو دیہہ مین آستہت بدہی ہے اور وہ اندریون کی ابشیون کی سیوا مین ہتا ہی وہ مہادکہون کو پراپت ہوتا ہے ❊

ہے راجی آتما اور شریر کا سبندہ کچہہ نہین ہے جیسے تم اور پرکاش کا کچہہ سبندہ نہین ہے ہے راجی آتما سرب بکاروں سے رہت اور نت مکت اور ادوے اور استہ سے رہت اور سب سے نرلیپ ہے اور سدا جیون کا تیون پرکاش روپ ہے بہلا اوسکا سبندہ کس سے ہووے اور یہہ دیہہ جڑ اور استہ اور گیان روپ اور تجہہ ور بناشی ہے بہلا اوسکا سنجوگ اوس سے کس بہانتی ہووے آتما چیتن گیان ست پرکاش روپ ہے اوسکا دیہہ سے بہلا کیسے سنجوگ ہووے ہے راجی اگیان سے ہے دیہہ اور آتما کا سنجوگ بہاستا ہے اور سمیک گیان سے سنجوگ کا ابہاو بہاستا ہے۔ ہے راجی مین نے یہہ پرم گپت کہے ہین انکا بار بار ابہیاس کرنے سے سنسار کا ابہاؤ ہوجاویگا اور جب سنسار کا کارن سوہ دور ہوجاویگا تب پہر جگت کا ست بہاؤ نہ ہوگا۔

ہے راجی یہہ اگیانی جب تک اگیان روپی نندرا سے درڑہ ہوکر نہین جاگتا تب تک اس کی بدہ پر آورن یعنے پردہ پڑجاتا ہے اور جیسے نندرا سے اچہی طرح پر نہ جاگنے سے پہر نندرا آگہیر لیتی ہے پرنتو جب درڑہ جاگے پہر نندرا نہین گہیر سکتی ایسے ہی درڑہ ابہیاس سے اگیان دور ہوجاوے تو پہر اگیان پراپت نہین ہوتا۔

ہے راجی سوہ دوکہہ کے دور کرنے کے لئے تم بہی درڑہ ابہیاس کرو۔ ہے راجی آتما دیہہ کے گن کو کداچت انگی کار نہین کرتا جب یہہ کے گن انگی کار کرے تو پہر آتما بہی جڑ ہوجاوے پرنتو وہ سدا ہی گیان روپ ہے ہے راجی جو دیہہ آتما کا گن پر مار تہہ سے انگی کار کرے تو دیہہ بہی چیتن روپ ہوجاوے حالانکہ وہ تو جڑ روپ ہے اور اوسکو اپنا گیان کچہہ نہین۔

جب جیون کا تیون اوسے گیان ہوجاوے تب شریر بہی اوسے تجہہ اور جڑ بہاسے۔

ہے راجی دیہہ اور آتما کا سبندہ کچہہ نہین پہر اوس سے ملکر بہتا دوکہہ کو گرہن کرنا اسکو کہنا

سنہیں تو اودکیں ہے۔ ہے رامجی جب کچہہ بھی اوسکا سامان لکہشن ہو تب سبندہ بھی ہو پس
جسکا سامان لکہشن کچہہ نہ ہو اوسکا سبندہ کیسے ہو آتما چیتن ہے اور دیہہ جڑ اور آتما ست روپ ہے
اور دیہہ تم۔ آتما نراکار ہے اور دیہہ ساکار۔ آتما سوکہشم ہے۔ اور دیہہ استہول۔ پہر آتما اور
دیہہ کا سبندہ کیسے ہو جب سنجوگ ہے نہیں تو پہر دوکہہ کس کا ہوے جیسے سوکہشم اور استہول
دن اور راتری اور گیان اور اگیان دہوپ اور چہایا اور ست اور اسّت کا سبندہ نہیں ہوتا اور
دیہہ کے سکہہ اور دوکہہ سے آتما کو سکہی اور دوکہی جاننا مِتہیا بہرم ہے جرا مرن سکہہ دوکہہ
پیپاسا اپہادہ آتما میں رنچک ماتر بہی نہیں جب دیہہ میں ابہمان ہوتا ہے تب دوکہہ اور پیچ دیہہ کو پاتا
ہے۔ ہے رامجی واستو میں تم نہیں کیول برہم ستا اپنے آپ میں استہت ہے اوسمین
کوئی بکار نہیں جیسے سورج کا پرتبنب جل میں ہوتا ہے اور جل کے ہلنے سے پرتبنب بہی چلتا
دکہلائی دیتا ہے تیسے ہی دیہہ کے سکہہ دوکہہ سے آتما میں سکہہ اور دوکہہ کا بکار سو رکہہ ہے
دیکہتے ہیں آتما سدا ہی نرلیپ ہے اور جب سمیک یتہا بہوت آتم گیان ہوے تب دیہہ میں
استہت ہوا ہی برہم کو کداچت پراپت نہ ہووے۔

ہے رامجی جب یتہا بہوت گیان ہوتا ہے تب ست کو ست اور اسّت کو اسّت جانتا ہے
جیسے جب دیپک ہاتہہ میں ہوتا ہے تب ست اور اسّت پدارتہہ بہاستے ہیں تیسے گیان سے
ست اور اسّت کو یتہارتہہ جانتا ہے اور اگیان سے بہرمتا پہرتا ہے جیسے وایو سے پتر
پہرتا رہتا ہے ایسے ہی موہ روپی وایو سے اگیانی جیو بہرمتا ہوا سو استہت کداچت جیسے
جنتر کی پتلی دہاگے کے ہلانے سے چیشٹا کرتی ہے تیسے ہی اگیانی جیو پران روپ دہاگے
سے چیشٹا کرتی ہے جیسے نٹ انیک سوانگ دہارتا ہے تیسے ہی کرم سے جیو انیک شریر
دہارتا ہے جیسے کاٹہہ کی پتلی ترن کاٹہہ پہل آدک کو لیتی اور تیاگتی اور ناچ کرتی ہے۔
تیسے ہی یہ پرانی بہی چیشٹا کرتی ہیں اور شبد اور سپرش اور روپ اور رس اور گندہ کا گرہن
کرتے ہیں جیسے پتلیاں جڑ ہیں اور جو کہئے کہ ان میں پران ہیں سو جاننا چاہئے کہ جیسے

لوہار کی کہال سوانس کو لیتی اور تیاگتی ہے تیسے یہ جیو بھی چیشٹا کرتے ہین ۔ ہے راجی تمہ اپنا واستو سروپ سو برہم ہے اوسکو بہولکر نیچ سدہ کو پراپت ہوتے ہین جیسے لوہار کی کہال برتہا سوانس ونتی ہے تیسے ہی ان کی چیشٹا بہی وے ارتہہ ہے اون کی چیشٹا اور اونکا بولنا ارتہہ کے نمت ہے جیسے دہنک یعنی کمان سے جو بان نکلتا ہے سو ہنسا یعنے خونریزی کے نمت ہے اوس سے اور کچہہ کارج سدہ نہین ہوتا تیسے اگیانی کی چیشٹا اور بولنا ارتہہ اور دوکہون کے نمت ہے کداچت سکہہ کے نمت نہین اور اوسکی سنگتی یعنے کبھی کلیان کے نمت نہین جیسے جنگل کے ٹوٹے ہوئے پرکہش سے چہایا اور پہل کی اچہیا کرنی وے ارتہہ ہے نہ اوس سے کچہہ پہل ملتا ہے اور نہ بشرام کے نمت چہایا ہی ملتی ہے ایسے ہی اگیانی جیو کی سنگتی سے بہی سکہہ نہین ہوتا ۔

ہے راجی اگیانی کو دینا بہی وے ارتہہ ہے جیسے کیچڑ مین کہرت کا ڈالنا وے ارتہہ ہے تیسے سورکہہ کو دان دینا بہی وے ارتہہ ہے اور اوسکے ساتہہ بولنا بہی وے ارتہہ ہے جیسے جگ مین شوان یعنے کتے کو بلانا وے ارتہہ ہے تیسے ہی اوسکے ساتہہ بولنا بہی نشپہل ہے ۔

ہے راجی جو اگیانی جیو ہین سو سنسار مین آتے جاتے ہین اور جنمتے مرتے ہین اور شریر مین آستہا کرتے ہین اور پتر اور استری اور بہائی اور دہن آدک سے ممتا بدہی کرتے ہین اور اہی تہسیا درشٹی سے دوکہہ پاتے ہین اون کی مکتی کداچت نہین ہوئی کیونکہ وے اناتما مین آتم بدہی کا تیاگ نہین کرتے اور ممتا بدہی مین درڑہ رہتے ہین ۔

ہے راجی جو اگیانی ہین سو است پدارتہہ کو دیکہتے ہین اور وستو روپ کے اودہسے اندہے ہین او یہی سبب ہے کہ وے پرمارتہہ دہن سے رہتے ہین اور نرنگ کا سار جو استری آدک ہین اوس مین پریت کرتے ہین اون کو دیکہہ کر پرسن ہوتے ہین جیسے میگہہ کو دیکہہ کر سور پرسن ہوتا ہے ۔

ہے راجی سورکہہ کے باندہنے کے نمت یہ استری روپی کہیہ کی بیل ہے انتر روپ اوسکے

پہول ہین اور بوتہہ روپی اوسکے پات ہین اور ہستن پیتھنے پستان روپی اوسکے گچہے ہین اور اگیانی روپی بہنور سے وہان آکر پراپتان ہوکر ناس ہوان ہوتے ہین اور ستی روپی نالا ہے اوس مین جو کہہ روپی کمل ہین اور چت روپی بہنور ہمیشہ وہان پر رہتا ہے اور اگیان روپی ندی ہے اوس مین دوکہہ روپی لہر ہین اور ترشنا روپی بد بدے ہین ایسی جو ندی ہے سو صرف روپی بڑا اگنی مین جا پڑے گی۔

ہے راجی یہہ پرش جب جنم لیتا ہے تب مہاگربہ اگنی سے جلتا ہوا نکلتا ہے اور وہ مہا سو دکہہ اوستہا کو دیکہہ کر دوکہی ہوتا ہے اور جب جوبن اوستہا کو پراپت ہوتا ہے تب پشیون کو سبہ پاتا ہے سو وہ بہی دوکہہ ہی کا کارن ہوتے ہین اور جب برد اوستہا کو پراپت ہوتا ہے تب شریر اسکت ہوجاتا ہے اور پہر دیسے ترشنا جلاتی ہے۔

دسوان سرگ

ہے راجی برہم ہی برہم کو چیتتا ہے اور برہم ہی مین استہت ہے اور برہم ہی آہنکار سمی ہے برہم ہی سم ہے برہم ہی آتا ہے کہٹ بہی برہم ہے پٹ بہی برہم ہے ارتہاتہہ برہم ہے بستار کو پراپت ہوا ہے۔ ہے راجی جب سربتر برہم ہی ہے تب راگ دیراگ کلنا کیسے ہو اور مرتیو بہی برہم ہے شریر بہی برہم ہے مرتا بہی برہم ہے مارتا بہی برہم ہے جیسے رسی مین سرپ برہم کرکے بہاستا ہے تیسے آتما مین سکہہ اور دوکہہ بہی ستہیا ہین بہوگ بہی برہم ہے بہوگنے والا بہی برہم ہے بہوگتا دیہہ بہی برہم ہے ارتہاتہہ سربتر برہم ہے جیسے سمندر مین ترنگ اوپجتے اور نشٹ جاتے ہین اور جل سے بہن نہین ہوتے تیسے شریر بہی اوپجتے اور نشٹ جاتے ہین ارتہاتہہ برہم ہی برہم مین استہت ہے۔

ہے راجی جل کے ترنگ مرتیو کو پراپت ہوتے ہین تو کیا وہ جل ہی ہین تیسے مرتک برہم نے جو یہہ مرتک برہم کو مارا تب کون موا اور کس نے مارا جیسے ایک ترنگ سے مل گیا

دونون اکٹھے ہوکر مٹ گئے ارتہا تہہ وہ جل ہی جل ہین ایسے ہی آتما مین جگت ہے سو آتما ہی آپ آپ
آپ مین استہت ہے۔ تیرا میرا ہین کچہہ نہین جیسے سورات ہین بہو شش اور جل ہین ترنگ ابہیا
روپ ہین تیسے برہم اور جگت مین کچہہ بہید نہین۔ ہے رام جی جو پرش جنار تہہ درشتی ہین اون کو
سدا ہی نشچے رہتا ہے اور جنکو سمیک گیان پراپت نہین ہوا اونکو دویت روپ اور کا اور بہاستا ہی
پرنتو برہم واستو مین سدا ایک ہی روپ ہے صرف گیان اور گیان بہید ہے جیسے رسی ایک
ہی ہوتی ہے پرنتو جسکو سمیک گیان ہوا ہے اوسی کو رسی بہاستی ہے اور جسکو سمیک گیان
نہین ہوتا اوسکو وہی رسی سرپ کی صورت مین دکہلائی دیتی ہے۔

دیوتا بولے ہے راجہ تیری رانی چودالہ نے جو برہم ودیا اور سرب گیا نیون مین سریشٹ
اور ستا کہنات برہم سروپ اور ست وادی تہی تجہے اوپدیش کیا تہا اوسکا تو آدر تو نے کس لئے کیا
تہا مین سب کچہہ جانتا ہون کیونکہ ترکالگ ہون پرنتو تو بہی کچہہ اپنے مکہہ سے کہہ۔ ایک تو تے یہ
مورکہتا کی کہ اوسکے اوپدیش کو انگی کار نہ کیا اور دوسری یہ کہ سرب تیاگ کر گئے پہر تو نے بن
مین رہنے کو انگی کار کیا جو تو سرب تیاگ کرتا تو تیرے سرب دوکہہ مٹ جاتے۔ راجہ بولے
ہے دیوتا مینے تو استری اور پرتہوی اور مندر اور ہاتہی اپنا دک ایشورج اور کٹنب کا تیاگ کیا
ہے آپ کیسے کہتے ہین کہ مینے تیاگ نہین کیا۔
دیوتا بولے ہے راجہ تو نے کیا تیاگا ہے راج مین تیرا کیا تہا راج مین جیسا ایشورج
تہ گئے تہا ویسا ہی اب بہی ہے اور استریان اور منش اور پرتہوی اور مندر اور ہاتہی جیسے آگے تہی
ویسے ہی اب بہی ہین اون مین تیرا کیا تہا جسکا تو نے تیاگ کیا ہے۔ ہے راجہ سرب تیاگ تو تو نے
اب بہی نہین کیا جو تیرا ہو تو اوسکا تیاگ کر کے نردوکہہ پد کو پراپت ہو جا۔ یہ سنکر راجہ نے من مین

سوچا کہ یہ بن میرا ہے اور برکھش اور پھول اور پھل میرے ہیں انکا تیاگ کرون یہ سوچکر دیوتا
کہا کہ آج سے مین نے بن اور پھل اور پھول کا تیاگ کر دیا ہے اب تو مین سرب تیاگی ہو گیا
ہون یا نہین۔ دیوتا بولے کہ ہے راجہ ابھی تو سرب تیاگی نہین ہوا کیونکہ بن اور برچھ اور
پھل اور پھول تجھ سے آگے بھی تھے ان مین تیرا کیا ہے جو تیرا ہے تو اوسکو تیاگ کر کبھی ہوجا
یہ سنکر راجہ نے من مین بچارا کہ میرے جل پان کی باولی اور باغیچہ ہین انکا تیاگ کرون جو سرب
تیاگی ہو جاوے یہ سوچکر کہا کہ ہے دیوتا میری یہ باولی اور باغیچہ ہین مین نے اب اوسکا
بھی تیاگ کر دیا ہے اب بھی میرا سرب تیاگ سدہ ہوا ہے یا نہین۔ دیوتا بولے کہ سرب تیاگ
ابھی تو نہین ہوا جو تیرا ہے جب تو اوس کو تیاگے گا تب تو شانت پد کو پراپت ہوگا۔ یہ سنکر راجہ
نے کہا کہ ہے میری پاس مرگ چھالا اور کوٹی ہے اسکو بھی مین نے اب تیاگا ہے۔ اب بھی میرا سرب
تیاگ سدہ ہوا یا نہین۔ دیوتا بولے کہ ہے راجہ مرگ چھالا مین تیرا کیا ہے یہ تو مرگ کی توچا ہے
اور کوٹی مین تیرا کیا ہے۔ یہ تو ماٹی اور گھاس سے بنی ہوتی ہے اس سے تو سرب تیاگ سدہ نہین ہوتا
جو کچھ تیرا ہے جب تو اوسکو تیاگے گا تب تو سرب تیاگی ہوگا۔

راجہ نے یہ سنکر کہا کہ اب میرے پاس ایک کمنڈل اور ایک مالا اور ایک لاٹھی ہے سو انکو
بھی مین نے تیاگ دیا ہے اب بھی سرب تیاگی ہوا ہون یا نہین۔ دیوتا بولے کہ ہے راجہ کمنڈل
مین تیرا کیا ہے کمنڈل تو مٹی کا توبنا ہے اوس مین تیرا کچھ نہین اور لاٹھی بھی
بن سے پیدا ہوئی ہے اور مالا بھی کاشٹ کی ہے اوسمین تیرا کچھ نہین جو کچھ تیرا ہو تو اوسکو
تیاگ کر۔ راجہ نے کہا کہ اب ایک آسن اور ایک واسن ہے اب مین نے اونکو بھی تیاگ دیا ہے
اب بھی سرب تیاگی ہوا ہون یا نہین۔ دیوتا بولے کہ آسن تو بھیڑ کی اون کا ہے اور باسن مٹی کے
ہوتے ان مین تیرا کچھ نہین جو کچھ تیرا ہے تو اوسکا تیاگ کر۔ یہ سنتے ہی راجہ نے اوٹھ کر بن
کی لکڑیون کو اکٹھا کرکے اون مین آگ لگا دی جب بڑی آگ لگی تو آپ لاٹھی کو ہاتھ مین
لیکر کہنے لگا کہ ہے لاٹھی مین تیرے ساتھ بہت دیشون مین پھرا ہون پرنتو تو نے میرے

ساتھ کچھ بھی اوپکار نہین کیا اب بھی اس کنبہ دیوتا کی کرپا سی تر ون گا اب تجھی نمسکار ہے یہ
کہکر لاٹھی کو اگنی مین ڈالدیا اور پہر مرگ چہالا کو ہاتہ مین لیکر کہا کہ ہے مرگ کی توچا مین بہت
کال تک تیرے اوپر بیٹھا ہون پرنتو تو نے کچھہ بھی اوپکار نہین کیا اب تجھی بھی نمسکار ہے اور
یہ کہکر راجہ نے مرگ چہالا کو بھی اگنی مین ڈالدیا اور پہر کمنڈل کو ہاتہ مین لیکر کہنے لگا کہ ہے کمنڈل
تو وہین ہے کہ جنے تجھے دہارا اور تو نے بہرے جل کو دہارا تو نے مجھے اپنے گن کچھ بہی
نہین رکھا اب مین تجھی بہی نمسکار کرتا ہون اور یہ کہکر کمنڈل کو بھی اگنی مین جلا دیا۔ اور پہر مالا کو ہاتہ
مین لیکر راجہ نے کہا کہ تیرے دانہ جو مینے گہمائے ہین مانو مین نے اپنے جنم گنے ہین اب
تجھے بہی نمسکار ہے یہ کہکر مالا کو بہی راجہ نے اگنی مین ڈالدیا۔ اسی پرکار پہل اور پہول اور کئی
اور وستر اور آسن سب کے سب لیجا کے جلا دیئے جب بڑی اگنی جلی تب بڑا پرکاش ہوا۔
ہے رامجی جیسی پون کے نہ چلنے سے پرکاش ٹہر جاتا ہے تیسی راجہ شکہدہوج بہی پیتون
سامگری کو جلا کر نرگن ہوگیا۔ +

سوگ (۱۰۰)

ہے سنی بولے کہ ہے راجہ جسکا کارن ہی متہیا ہے اوسکا کارج کیسے ست ہو۔ یہ ابہاس جو
سنبیدن ہے سوہی جگت کا کارن ہے ابہاس ہی متہیا ہے تو وشو کیسے ست ہو۔ ہے
راجہ جب وشو ہی است ہے تو تو ہی کس کا کرتا ہے اور شوق کس کا ہے راجہ نہ کوئی جنمتا ہے
اور نہ مرتا اور نہ سکہہ ہے نہ دکہہ۔ جیون کا تیون آتما ہی استہت ہے اوس سے سنبیدن
ہی جگت کو کلپا ہے۔ ہے راجہ تو سنبیدن ہی کا تیاگ کر کہ نہ مین ہون اور نہ یہ ہے جب تجھے
ایسا دڑہ نشچے ہوگا تب آتما ہی شیش رہیگا۔ اور تیرا سارا آہنکار نرت ہو جاویگا جو کیول آتم
کے اگیان ہی سے ہوا ہے سو آتم گیان کرکے ہی نشٹ ہو جاویگا۔ ہے راجہ جو وستو بہرم
سدہ ہو اور ست درشٹی آوے اوسکو بچاری جو بچار سے رہے تو اوس کو ست جانئے او

جو بچار سے نشٹ ہو جاوے تو اوسکو متھیا جانئے۔ جیسے برف کی شویت یعنے سفید ہونا ہے اور برف
کا کٹھنا بہی۔ اور دونون ایک سال ہی کہا جاتے ہین جب دن کو پریکہا کے لئے سورج کے سنمکہ رکہئے
تو جو سروپ ہے گل جاوے سو اوسی کو جہوٹہا جانئے اور جو جیون کا تیون رہے اوسکو ست جانئے ایسے
ہی بچار روپ سورج کے جب سنمکہ کری تو آہنکار برف کی نیائین نشٹ ہو جاتا ہے کیونکہ جو آہنکار
دانتم ابہمان ہے سو اہنت سو تچہہ ہے سرب بیاپی نہین اور وہ اندریون کی کریا کو اپنے آپ مین
کلپتا ہے سو تچہہ ہے۔ ہے راجہ آہنکار آپکو مین جانتا ہے اور ایسے اور پدارتہون کو بہی جانتا
ہے اسی لئے وہ برف کی نیائین متھیا ہوتا ہے۔ آہنکار اوسی کال تک سدہ ہے جب تک بچار ہو
تب کچھ بہی نہین۔ ہے راجہ آتما سرب کا ساکہشی جیون کا جیون رہتا ہے وہ آہنکار اور اندریون کا
بہی ساکہشی ہے اور سرب بیاپی۔ ہے راجہ جو ست وستو ہے تو اوسی کی بہاونا کر اور سمیک ورشٹی
ہو کیونکہ سمیک ورشٹی کو کوئی دوکہہ نہین۔ جیسے رسّی جو مارگ مین پڑی ہے سو اوسکو رسّی جانئے
تو دوکہہ کوئی نہین اور جو سرپ جانئے تو دوکہہ ہی دوکہہ ہے۔

ہے راجہ جو کچھہ درشٹ پدارتہہ ہے وہ کداچت سکہہ دائی نہین دوکہہ دائی ہے جب تک
انکا سنجوگ ہے تب ہی تک سکہہ بہاستا ہے اور جب انکا بیوگ ہو جاتا ہے تب ہی یہ دوکہہ
کو پراپت کرتے ہین۔ ہے راجہ تو اوسمین ہو اور کسی درشٹ پدارتہہ کو سکہہ دائی نہ جان اور
دوکہہ دائی بہی نہ جان۔ ہے راجہ سکہہ اور دوکہہ دونو ہی متھیا ہین آہنکار سے رہت جو تیرا سروپ
ہے تو اوسی مین استہت ہو جب تیرا آہنکار نشٹ ہو جاویگا تب تو آپ کو جنم اور مرن دکہ ادن سے
رہت آتما جانیگا کہ مین نرآہنکار برہم اور چینماتر ہون جب تو ایسے آہنکار سے رہت ہوگا تب تیرا
اپنا ہونا بہی نہین رہیگا اور تو کیول چن ماتر اور آنند روپ ہو جاویگا اور جب تو ایسا اپنے آپ کو
جانیگا پہر تو سوچ کس کا کریگا۔ ہے راجہ اس درشٹ کو تیاگ کر اپنے سروپ مین استہت ہو اور
اس ہیرے اوپدیش کو بچار کر مین ست کہتا ہون اتھوا است ہے راجہ جو بچار سے سنسار ست
ہووے تو سنسار کی بہاونا کر اور جو آتما ست ہووے تو آتما کی بہاونا کر۔

۵۰ سرگ

بششٹ جی بولے ہے رامجی اس جیو کے تین سروپ ہین ایک سروپ شدہ آتما چدآنند برہم ہے جس سے سرب پرکاشتے ہین اور دوسرا انت واہک تین نام ہے جو آتما کے پرمادسے ہوا ہے تو بھی اوسکو پرمانہ نہین ہوا کیونکہ اوسکو آتما کا سمرن رہا ہے اور جب آتما کا سمرن ہوا تب تیسرا آدہی بہوتک ہوا اور وہ پانچون تت کو اپنا آپ جاننے لگا۔ ہے رامجی یہ تین سروپ جیو کے ہین یہ آتما کے پرماد سے ہے جیو سنگیا پایا اور دکہی ہوتا ہے۔

ہے رامجی تم دونو ہنو ناسنے ور انت واہک شریر کو تیاگ کرو استو سروپ مین استہت ہو جاؤ ہے رامجی یہ جو شریر استہول و سوکہشم ہے سو بچار سے نشٹ ہو جاتا ہے۔ ہے رامجی جو ست سروپ ہے تم اوسی مین استہت رہو۔ رامجی بولے ہے بہگون یہ تین روپ جو تمنے کہے اون مین ناش روپ کون ہے اور ست روپ کون ہے۔

بششٹ جی بولے ہے رامجی ہاتہہ اور پاؤن سے جو دیہہ سنجگت ہے اور بہوگ سے ملی ہوئی ہے وہ استہول روپ ہا اور یہ جو اپنے ہی سنکلپ سے سدا پہلاؤ رچتا ہے اور چیت روپی دیہہ اس پر سے روپ انت واہک ہے جو سدا پران وایو کے رتہہ پر استہت رہتا ہے دیہہ ہووے چاہے نہ ہووے ہے رامجی یہ دونو شریر اوپچے ہین اور نشٹ بھی ہوتے ہین۔ اور آدی اور انت سے رہت جو چیتا تر نرودکلپ ہین انکو جیو کا پرم روپ جانو۔

ہے رامجی اوسی سے جاگرت اور سکہپت آدک اوتپنے ہین اور اوسی مین لین ہوتے ہین۔ رامجی بولے ~~ہے~~ بہگون مین تین کو جانتا ہون ایک تو جاگرت ہے جو نِدرا سے رہت ہے اور اوس مین اندریان اور چارون انتاکرن اپنے اپنے وشئے کو گرہن کرتے ہین اور دوسرا سپن ہے وہان بھی وشئے کو جاگرت کی نیائین سنکلپ سے گرہن کرتے ہین اور تیسرے مین اندریان اپنے وشئے سے رہت ہوتی ہین اور اوس مین پہاسنا کچہہ نہین اور اوسی کو سکہپتی کہتے ہین

آپ کرپا کر کے تریا اور تریا تیت کو کہئے۔

بششٹ جی بولے ہے رامجی اپنا ہونا اور نہ ہونا دونون کو تیاگ کر تیچھے کیول تریا پد رہتا ہے اور وہی شانت پد اور نرمل ہے۔ ہے رامجی تریا جاگرت نہین کیونکہ سنکلپ جال سے جس مین اندریون کے راگ وردویش ہوتے ہے اور تریا سپن اوستھا بھی نہین کیونکہ سپن بھرم روپ ہوتا ہے جیسے رسی مین سرپ بھاستا ہے اور اوسکا اور سنکلپ ہوتا ہے اور تریا سکھوپتی بھی نہین کیونکہ وہ اگیان جڑتا ہے۔ تریا چیتن روپ اور اودے استین اور شدھ ہے اور جاگرت اور سکھوپتی اور سپن سے رہت ہے۔ اور جیون مکت تریا پد ہی مین استہت رہتے ہین۔ ہے رامجی جو تریا پد مین استہت ہے وہ جگت سے شانت روپ ہوجاتا ہے کیونکہ وہ تینون استھا اونکا ساکھشی ہوتا ہے نہ اوسکو راگ سے ہوتا ہے اور نہ دویش سے ہے اور جو تریا تیت پد ہے اس مین بانی کی گم نہین۔

ہے رامجی جب تک جیون مکت ہے تب ہی تک تریا پد مین استہت ہوکر راگ اور دویش سے رہت ہوتا ہے اور اوسکی اندریان بھی اپنے وشئے مین راگ وردویش سے رہت ہوکر سوبھاوک ہی برتتی ہین۔ ہے رامجی جس پرش کو راگ وردویش اوپتن ہوتا ہے وہ تریا پد کو پراپت نہین ہوا وہ ابھی چت سہت ہے اور جسکا چت اس ست پد کو پراپت ہوجاتا ہے اوسکو سنسار کی ستا نہین بھاستی اور وہ سپن دت جگت کو دیکھتا ہے۔ ہے رامجی تو ست پد مین استہت ہوکر ساکھشی روپ ہوجا۔

۱۵۳ سرگ

بششٹ جی بولے ہے رامجی جن پرشون نے اپنے اگیان کو گیان سے نشٹ نہین کیا اونہون نے اپنے جنم کو اکارتھ کھویا ہے۔ رامجی اگیان ہی سے پہلے آہم بھاونا ہوتی ہے اور پھر جگت بھاستا ہے اور لوگ اور پرلوک کی بھاونا ہوجاتی ہے اور جنم اور مرن پایا رہتا ہے

ہے راجی جبتک اس کے ہردے مین سنسار کا شبد اور ارتہہ کے بہاونا کی چینتا کرے اور جبان اسکو جگت پہاسے وہان ہی یہ برہم کی بہاونا کریگا تب سنسار کے شبد اور ارتہہ سے رہت ہوجاویگا اور آتم پدہی اوسکو پہاسے گا۔ ہے راجی اس سنسار مین دو پدارتہہ ہین ایک یہ لوک اور دوسرا پرلوک اگیانی اس لوک کا ادم کرتے ہین پرلوک کا نہین اور اسی سے وے دکہہ پاتے ہین اور ترشنا اون کی شتی نہین اور جو بچار وان پرش ہین وہ پرلوک کا ادم کرتے ہین اور وہ یہان بہی شوبہا پاتے ہین اور پرلوک مین بہی اور جو اسی کا ادم کرتے ہین اون کو دونون ہی دوکہہ وایک ہوتے ہین یہان اونکی ترشنا نہین شتی اور آگے جاکر وہ نرگ بہوگتے ہین۔

ہے راجی جن پرشون نے آتما کے پانے کا تین کیا ہے اونکو وہی سدہ ہوتا ہے اور وے سد یوکال سکہی رہتے ہین اور جن لوگون نے ایسا تین نہین کیا وے دوکہی ہوتے ہین۔

ہے راجی آہنکار سے رہت ہونے ہی مین آتم پد کی پراپتی ہوتی ہے۔ ہے راجی جیسے نیترون کے کہولنے سے روپ پہاستا ہے اور نیترون کے موندنے سے روپ کا ابہاؤ ہوجاتا ہے تیسے ہی جب آہنتا پہرتی ہے تب ورش پہاستی ہے اور جب آہنتا کا ابہاؤ ہوتا ہے تب ورش کا بہی ابہاؤ ہوجاتا ہے۔

ہے راجی آہنتا گیان سے سدہ ہوتی ہے اور گیان کے ادیجنے سے نبرت ہوجاتی ہے

ہے راجی جب یہ پرش اپنا پرتن کرے اور ساتہہ ہی ست سنگ کرے تو یہ سنسار سمدر سے شیگہر ہی ترجاتا ہے۔ ہے راجی جگتی کرکے جیسے بکہہ بہی امرت ہوجاتا ہے۔ تیسے پرشارتہہ سے ہی سدہی پراپت ہوتی ہے۔

ہے راجی اس جیو کو دو بیادہی روگ لوگ اور پرلوک مین ہین اور اسی سے یہ دوکہہ پاتا ہے

ہے راجی جن پرشون نے سنتون کی ملاپ روپی اوشدی سے اسکی اوشدی کی ہے وہ مکت روپ ہین اور جنہون نے یہ اوشدی نہین کی وہ پرش پنڈت ہین تو بہی دوکہہ پاتے ہین وہ اوشدی کیا ہے شم اور دم اور ست سنگ کرنا۔ ان سادہون کے تین سے جس نے

آتم پد کو پایا ہے وہی کلیان سورتی ہے۔ تب ہے رامجی ہکیتا یعنے طلب کی اوشدی بہی یہی ہے
تب ہے رامجی جنہون نے اس اوشدی کو نہین پرتا اور بہوگون مین لپیٹ رہے ہے وہ سور کہہ ہلان
پڑین گے جہان پہر کوئی اوشدی نہ پاویئنگے۔ تب ہے رامجی تم بہوگون کا تیاگ کرو اور آتم بچار
مین سا وہان ہو جاؤ۔ تب ہے رام جی جس پرش نے اپنے من کو نہین جیتا وہ مورکھ ہے اور
بہوگ روپی کیچڑ مین مگن اور آپد اکا پاتر ہے۔

تب ہے رامجی جیسے سمدر مین ندیان پرویش کرتی ہین تیسے ہی اوسکو آپدا پراپت ہوتی ہین
اور جسکی ترشنا بہوگ سے نبرت ہوئی ہے اور جسکو بیراگ ویاپا ہے وہ مکت ہوگیا ہے۔ تب ہے
رامجی جیسے جیونے کے آدمین بالک اوستہا ہے تیسے نربان پد کے آدمین بیراگ ہے۔
تب ہے رامجی جیسے مرگ ترشنا کا جل اور سنکلپ نگر بہرم سے بہاستے ہے۔ تیسے ہی جگت بہرم
سے بہاستا ہے۔ تب ہے رامجی سنسار کا بیج آہنتا ہے جب آہنتا اودے ہوئی تب روپ اور اولوک
بہاستے ہین۔ ہے رامجی تم یہی جتنا کرو کہ مین نہین جب یہی بہاونا کروگے تب شیش جو رہیگا
وہی تمہارا شانت روپ ہوگا جسمین اکاش بہی شونیہ ہے اور کیول آتمت ماتر اور آہنگ کے
اوتہان سے رہت ہے اور اوس مین وش ایسے ہی جیسے جل مین ترنگ اور پون مین سپند
اور اکاش مین شونتا۔ تب ہے رامجی آتما سے کچہہ بہن نہین اور جو بہن ہے سو پہلے مین ناش
ہو جاتا ہے۔ ہے رامجی جیسے سورج کی کرنون مین سدا جل ابہاس رہتا ہے تیسے ہی آتما مین
بہی وش کا چمتکار رہتا ہے اور جیسے سپن سرشٹی ان بہو روپ ہوتی ہے تیسے ہی یہ جاگرت
سرشٹی بہی ان بہو روپ ہی ہے اور آتما بہیتر اور باہر سے رہت اور اودیت اور اجر اور امر اور
چیتن اور سرب نجیدا ورا تبہ کا ادہشٹان ہے۔

تب ہے رامجی وہ پہر جیسے ہی دوسرا بہاستا ہے جو پہر نا ہی نہ پہرے تو سر بترہ ہی ہے
اور کچہہ نہین جیسے چلنا اور ٹہیرنا دونون پون کے روپ ہین اور جب چلتا ہے تب بہاستا ہے
اور جب ٹہیرتا ہے تب نہین بہاستا تیسے ہی جب چت کی کلپنا پہرتی ہے تب وش روپ ہوکر

بچاستی ہے اور جب اُپھر ہوتی ہے تب کیول ماتر پدر تہا ہے جو نر آپہا س ور ابناشی اور نروکلپ
اور سب کا اپنا آپ ہی اور ست اور است اور جڑا اور چیتن آدک شبد ان سب اوسی مین پھرتے
ہین. ہے رامجی تم اپنے سروپ مین استہت ہو رہو ۰ ÷

۱۹۱ سرگ

بششٹ جی بولے ہے رامجی پہلے پرلے کا پرسنگ پھر سنو کہ مین برہم پوری مین برہما کے
پاس بیٹھا تہا جب نیتر کہولکر دیکھا تو جانا کہ دہیان یعنے دوپہر کا سمان ہے اور دوسرا سورج پچہم
دشا مین اودے ہوا ہے اور اوس کا بہت بڑا پرکاش ہے مانو سمپورن تیج اکٹھا ہو رہا ہے
اور بڑوا اگنی کی نیائین پرکاش ہو رہا ہے اور بجلی کی نیائین چمتکار ہو رہا ہے اوسکو دیکھکر مین
اشچرج مان ہوا اور ابھی ایسے دیکھ ہی رہا تہا کہ ایک سورج اودے ہوا اور پھر اوتر دشا کی اور
اور سورج اودے ہوا اسی پرکار گیارہ سورج اکاش مین پرگھٹ ہوئے اور بڑوا اگنی سمدر سے
اودے ہوئے اور ادش سے بارہوان سورج نکلا اور یہ بارون سورج اکٹھے ہوکر وشش کو
تپانے لگے. ہے رامجی اس پرکار پرلے کے تین نیتر اودے ہوئے ایک نیتر سورج
اور دوسرا نیتر بڑوا اگنی. اور تیسرا نیتر بجلی. اور یہ تینون وشش کو جلانے لگے اور دشا سب لال
ہوگئین اور اٹ اٹ شبد ہونے لگے اور نگر اور بن اور کندرا اور پرتھوی سب جلنے لگین
اور دیوتاؤن کے استہان جل جل کر گرنے لگے اور سارے پربت جل کرکے شیام ہوگئے
اور جوالا کے سنگنے نکل نکل کر پاتال کو گئے اور وہ بھی جل گئے اور سمدر جل جل کر سوکھ گئے
اور کیچڑ ہوگیا اور ہمالہ پربت برف کا جل ہوکر ایسا جلنے لگا جیسے درجنون کی سنگت سے سادھو
کا ہردا جلتا ہے جب اسی پرکار بڑی اگنی جلی تب مجھکو بھی تپت کا اثر ہو پہنچنے لگا اوس سمین
مین وہان سے دڑکر اور نیچے جاکر استہت ہوا اور وہان مین نے دیکھا کہ استاچل پربت
جلتا ہوا اودیاچل پربت کے پاس آپڑا اور سنداچل اور سمیرو پربت جل جل کر گرنے

لگے اور اگنی کی جوالا اونچی اونچی جانے لگی اور پھڑ پھڑ شبد ہونے لگا۔

ہے رامجی سنپورن وش اس پرکار جلنے لگی اور بڑا وہ کہہ ہوا اور جہان کچھہ رس تھا سو سب پھیل گیا۔ ہے رامجی جسکو اگیانی رس کہتے ہین سو سب برس ہے پرنتو اپنے اپنے کال مین رس سنجگت وشٹی آتے ہین۔ ہے رامجی اوس کال مین مجھہ کو یہہ وش ایسے پہاستا تھا کہ جیسے جلی ہوئی ویل ہوتی ہے۔

ہے رامجی مین نے اس پرکار سب وش کو جلتے ہوئے دیکھا پرنتو گیان سے جسکا اگیان نشٹ ہوا ہے سو سکھی ہی ورشٹی آتا تہا اور سب اگنی مین جلتے ہوئے وشٹی آئے اور بڑے بھیانک شبد ہوئے اور شو کا جو کیلاش پربت ہے اوسکے نکٹ ہی جب اگنی جا پہونچی تب سدا شو نے اپنے نیتر سے اگنی کو پرکہٹ کیا اوس سے سارے برہانڈ جلنے لگے اور مہا پون چلنے لگے اور بڑے پربت ایسے اوڑنے لگے جیسے ترن اوڑتے ہین اور جو استہان جلے تہے اون کی اندہیری بن گئی اور پریون کے استہان بہی اوڑنے لگے اور اندر آدک دیوتا اپنے اپنے استہانون کو تیاگ کر برہم لوک کو چلے اور بڑے میگہہ جو جل سے پورن تہے سو سو کہہ کر چلنے لگے اور جو کلپ روپی بجلی تہی سو نرت کرنے لگی اور جلے استہانون سے جو دہوان نکلنے لگا تو وہ اوسکے کیش بن گیا تہا اور پرے شبد اوسکا بولنا ہو گیا تہا اور اوس سمین جیوون کو وہ کشٹ ہوا جو کہا نہین جاتا۔

۲۰۲ سرگ

بششٹ جی بولے ہے رامجی پہر مین نے پون کی دہارنا کا ابہیاس کیا اور پہر مین پون روپ ہو کر بچرنے لگا اور ہر ایک کمل اور پہول اور برکہش کو ہلانے لگا اور تارون اور نکہشترون کا مین ہی آدہار بہوت ہو گیا اور وہ سب میرے ہی آدہار ہو کر پہرنے لگے اور چندرمان اور سورج کا چلانیوالا بہی مین ہی ہوا اور سمدر اور ندیون کے پرواہ میری ہی شکتی سے چلتے رہے

اور من کا بڑا دیگ بھی مین ہی ہوگیا اور پرانیون کے شریر مین بھی میرا ہی تو اس ہوگیا اور پہلے
ہی پران اور اپان اور اودان اور سمان اور بیان پنچ روپ ہوکر استہت ہوگیا اور سب
ناڑیون مین میرے ہی سروپ کا ورس ہوگیا اور سب ناڑیون کو رس کا پہاگ مین ہی پوہچے
لگا اور ہلنا اور چلنا اور بولنا اور دینا اور لینا سب ہی مجہسے سدہ ہونے لگا اور سرب پدارتہ ان
مین سپرش شکتی بہی مین ہی ہوگا۔ اور سرب شبد بہی میرے ہی سے سدہ ہونے لگے۔
ہے رامجی کریا روپی بوند کا مین ہی میگہ ہون اور اکاش روپی گرہ مین میرا ہی تو اس ہی
اور وسون وشا سب میرے ہی مین پہرے ہین۔ اور دیوتا دن گو گندہ سے مین ہی سکہہ دیتا
ہون اور دیپک کو مین ہی پرجلت کرتا ہون اور پکہشیون مین سدا ہی میرا نواس ہتا ہی۔ اور سب
سو کہانے اور بہا گرنی کا کارن بہی مین ہی ہون۔
ہے رامجی اس پرکار مین پون ہوکر استہت ہوا اور روپ اور اولوک اور ہنکار سب پدارتہ
مین ہی ہوا۔ اور چندرمان اور سورج اور تارے اور اگنی اور اندر اور برہما اور وشنو اور ردود
اور ورن اور کوبیر اور جم اور کہ جگت ہوکر مین ہی استہت ہوا ہون اور پنچ بہوتون کی بہتیر اور باہر
مین ہی ہون اور مین ہی ساکار اور نراکار سروپ ہون اور گت اور پیلا اور شیام اور رنگ
پدارتہ سب مین ہی ہون اور پنچ بہوت سب مجہہ مین ہی بہرے ہین اور جیسی سیپی کی سرشٹی سب
اپنا ہی روپ ہوتے ہی۔ تیسے ہی ہاڈ اور ماس اور پرتہوی مین ہی پہوتون مین استہت
ہوا ہون اور وایو روپ پران اور اگنی روپ بہوکہہ اور آکاش روپ اوکاش بہی مین ہی
ہون۔ ہے رامجی اس پرکار مین سب مین استہت ہوا ہون سو مین ہی چیتن سریر ہون۔
اور وہ تت بہی چیتن شریر ہی ہین اور جیسے سپنے مین جگت آکاش روپ ہے تیسے ہی وہ
بہی آکاش روپ ہے۔
ہے رامجی سرب اور سرب پرکال سرب تا استہت ہے دوسرا کوئی نہین
اور آتم ستا سدا اپنے آپ مین استہت ہے اوس سے پہن جاننا بہرانتی ماتر ہے اور یہی

درشٹی گیان وان ہے اور جو اسمیک درشٹی ہین اونہین کو بہن بہین پدارتہہ پہاستے ہین اور
اس پرکار ہین نے سنپورن جگت کو اپنے ہی ہین دیکہا ہے۔ ہے رامجی ہین برہم روپ ہون
اور مجہہ ہین جگت اوپتن ہوتے ہوئے دیکہلائی دیتے اور جو اپنے آپکو برہم سے بہن کہون
تو ایک ترن بہی اوپتن نہ ہو۔

ہے رامجی جب ہین نے بودہ درشٹی سے دیکہا تب آتما سے بہن مجہکو کچہہ بہی دیکہنے
ہین نہ آیا۔ اور جب اننت واہک درشٹی سے دیکہا تب مجہے سنیدکرکے انو انو ہین سرشٹی پہاسی
اور جیسے جہان چندان کا انو ہوتا ہے وہان ہی سگندہ ہوتی ہے تیسے ہی جہان جہان تت
کے انو ہین وہان وہان ہی سرشٹی ہے۔

ہے رامجی ایک انو ہین اننت سرشٹی مجہہ کو پہاستی ہے جیسے ایک پرش شین کرتا ہے
اور اوسکو سپنے ہین پہاستی ہے اور پہر وہ سپنے سے سپنا نتر کی سرشٹی دیکہتا ہے سو ایک ہی
جیو ہین انیک سرشٹی پہاستی ہین۔

ہے رامجی جو سرشٹی ہے سو آپہاس روپ ہے اور اپہاس اوہشتان کے آشرے
ہوتی ہے سو سب کا اوہشتان برہم سکتا جو دیش اور کال کے پرچہید سے رہت اکھنڈ اور
ادویت ستا ہے اور اسی لئے کہتے ہین کہ انو۔ انو ہین سرشٹی ہے کیونکہ کوئی انو ہین وستو
نہین برہم ستا ہی ہے اور جو سرب برہم ہے تو سرشٹی بہی برہم روپ ہے۔

ہے رامجی سب کچہہ برہم ہی کو جانو برہم اور سرشٹی ہین بہید کچہہ نہین اور جیسے وایو اور
سپند ہین بہید کچہہ نہین تیسے برہم اور جگت ہین بہید کچہہ نہین ۔

۲۴۵ سرگ

بشٹ جی بولے کہ ہے رامجی سرب پدارتہہ جو پہاستے ہین اور اوسے آتما سے بہن
کچہہ نہین پہاستا۔ ہے رامجی سروپ اور درش اور اوپوک اور اندریان اور نمسکار اور پہرنے

ہی کا نام سنسار ہے سو یہ بھی آتم روپ ہی ہے اور آتم ستا ہی اس پرکار ہو کر بھاستی ہے
جیسے رانجی آتما سے بھن کچھ نہیں پرنتو یہ پدارتھ اگیان سے ہی بھن بھن بھاستے ہین اور جو
پرش جاگتا ہے اوسکو اپنا آپ ہی بھاستا ہے جیسے اپنی چیتنا ہی سپن روپ ہو کر بھاستی ہے
تیسے ہی جگت کے پدارتھ ہو کر بھاستی ہے۔

جیسے رانجی آتما کا سوبھاؤ چیتن ہے اسلئے وہی آتم ستا چیتنا کر کے جگت آکار ہو کر بھاستی ہے
جیسے رانجی اس پرکار جانکر تم پرم شانتی نروان پد مین استھت ہو رہو جیسے رانجی جگت کچھ ہے
نہیں پرنتو پرتکش بھاستا ہے اور یہی آشچرج ہے کہ یہ استت ہی ست ہو کر کے بھاستا ہے اور
یہی آشچرج ہے کہ یہ پرش کنچن کی نیائین ہو کر بھاستا ہے آتم ستا سدا اودیت اور نروکار ہے
پرنتو اگیان درشٹی کر کے نانا پرکار کے وکار بھاستے ہین جب سب وکارون کو نشیدھ کر کے
است روپ جانئے تب سب کے ابھاؤ ہوئے آتم ستا ہی شیش رہتی ہے جیسے [illegible]
بین ان ہوتا بیتال بھاس آتا ہے تیسے ہی اگیانی کو ان ہوتا جگت آتما مین بھاس آتا ہے اور
جو پرش سوبھاؤ مین استھت ہوئے ہین اونکو جگت بھی اودیت روپ آتما بھاستا ہے جب ستسنگ
اور سنتون کی سنگتی ہوتی ہے اور اون کے شاستر پرچ ارتھ مین جب درڑھ ابھیاس ہوتا ہے
تب سوبھاؤ ستا مین استھتی ہوتی ہے اور جن پدارتھون کے پانے کے نمت یہ پرش [illegible]
وہ پدارتھ بجلی کے چمتکار وت اودے بھی ہوتے ہین اور نشٹ بھی [illegible]
پدارتھ بچار کے نیائی ستہ بھاستے ہین اور اون کی اچھا ہو کر [illegible] جگت
ست بھاستا ہے اور گیانی کو ان کو جگت کے پدارتھون کی ترشنا نہیں ہوتی اسلئے وہ جگت کو مرگ
ترشنا کی نیائین است جانتا ہے اور [illegible] گیانی کو جگت
کی بھاونا رہتی ہے اور اسی سے گیانی کے نشچے [illegible] جیسے [illegible]
پرش کو ندرا دوش کر کے سپنا آتا ہے اور اوس مین جگت بھاستا ہے اور جاگرت پرش کو جو
اوس کے نکٹ بیٹھا ہے اوسکو وہ سپنے کا جگت نہیں بھاستا [illegible] تب سپنے واسطے [illegible]

نشچے کو جاگرت والا اور جاگرت والے کے نشچے کو سپنے والا نہین جانتا ایسے ہی گیانی کے نشچے کو اگیانی نہین جانتا اور وہ مرتکا کی سینا کو بالک کی سینا کرکے مانتا ہے پرنتو جاننے والون کو وہ سب مرتکا روپ ہی بھاستی ہے اور جب وہ بالک بھی بھلی پرکار سے جانتا ہے تب اوسکو بھی سینا اور بیتال کا ابھاؤ ہوجاتا ہے اور سب کچھہ مرتکا روپ بھاستا ہے ایسے ہی گیانوان کو بھی سب جگت برہم روپ ہی بھاستا ہے۔

ہے رامجی جب اس پرش کو آتما کا ان بھو ہوتا ہے تب وہ جگت کے پدارتھون کی ایچھا نہین کرتا۔ جیسے سپنے مین جب کسی کو منی پراپت ہوتی ہے تب وہ اوسکو پریتی کرکے رکہتا ہے جب جاگتا ہے تب اوسکو بھرم جانکر اوسکی ایچھا نہین کرتا۔ ایسے ہی جب آتم پد مین جاگین گے۔ تب جگت کے پدارتھون کے ایچھا نہین کرینگے۔

ہے رامجی یہ پرش جس شریر کے نمت تین کرتا ہے وشریر ہی چھن بھنگر ہے۔ جیسے پتر پر جل کی بوند جو آکر استھت ہوتی ہے وہ بھی چھن بھنگر ہی ہوتی ہے۔ اور ذرہ سی پون کے لگنے مین گرجاتی ہے ایسے ہی یہ شریر بھی ناش ونت ہے جیسے مرگ دہوپ سے تپا ہوا مرو استھل کی ندی کو ست جانکر جل پان کرینکے نمت دوڑتا ہے اور سو رکہتا کر کے کشٹ پاتا ہے پرنتو ترپت نہین ہوتا تیسے ہی سور کہہ نش وشے پدارتھون کو ست جانکر اور اون کے نمت تین کرکے کشٹ پاتا ہے اور ترپت کداچت نہین ہوتا۔

ہے رامجی یہ پرش اپنا آپ ہی شترو ہے جب ست مارگ مین پچرتا ہے اور اپنا اودھار کرتا ہے تب آپ ہی اپنا متر ہوتا ہے اور جب ست مارگ مین نہین بچرتا اور اپنا اودھار نہین کرتا تب آپ ہی اپنا شترو ہوتا ہے۔

ہے رامجی اندریون کا وشی روپی کیچڑ ہے اور جو اس مین گرا ہوا ہے اور اپنے آپ کو اوس سے نکالنے کے لئے تین نہین کرتا وہ مہا اگیان تمکو پراپت ہوتا ہے اور جو پرش اندریون کو جیت کر آتم پد مین استھت نہین ہوتا اوسکو کداچت شانتی نہین ہوتی۔

ہے رامجی جب بالک اوستہا ہوتی ہے تب شونیہ بدہی ہوتی ہے اور پروہ اوستہا بین اوسکے
انگ ناش ہو جاتے ہین اور جوبن اوستہا بین یہ اپنی اندریون کونہین جیت سکتا پھر خبر نہین کہ یہ
کب مکت کا اوپاے کریگا اور جو بکشی آوک جوانی ہین وہ مرتک وت ہین تین کا سمان جوبن
اوستہا ہے کیونکہ بالک اوستہا تو جڑ روپ ہے اور بردہ اوستہا بہی جا نرل جیسی ہے اور اوس
مین اپنے انگ ہی اوٹہانے کٹھن ہو جاتے ہین پہر خبر نہین کہ یہ بچار کو کب سمرتھ ہو گا۔
ہے رامجی جو کچہہ تین ہو سکتا ہے تو جوبن اوستہا ہی مین ہو سکتا ہے جو اس اوستہا مین بھی
بہولا رہا وہ جا نرک کو پراپت ہو گا۔
ہے رامجی وشیون مین پرسن نہ ہونا یہ شریر ناش روپ ہے وشے کتنے بہوگئے ہین پہر تی
کر کے بھی جانا گیا ہے اور ان کو بہو کر کے بھی کہ یہ شریر ناش روپ ہے اور اس شریر مین ست
بہاونا کر کے جو وشیون کے سیونے کا تین کرتا ہے وہی سورکہہ ہے۔
ہے رامجی جب تک یہ پرش اندریون کو نہ جیتے گا تب تک جنم اور جنانتر کو پراپت نہ ہو گا ہے
رامجی تم جاگو اور آپ کو ابناشی اور اچیت اور پرم آنند روپ جانو یہ جگت ستہیا روپ بہرم مات ہے
اسکو تیاگ دو۔

۲۵۸ سرگ

بششٹ جی بولے ہے رامجی یہ سب آکار جو تم کو بہاستے ہین سو سب ہی سنبیدن روپ
ہین اور کچہہ بنا نہین سرشٹی کے آد مین بھی اودیت ستا تہی اور انت مین بہی وہی ہو گی اور مدہ
مین جو آکار بہاستے ہین اونہین بہی وہی روپ جانو۔
ہے رامجی جتنے پدارتہہ بہاستے ہین وہ سب ہی اکاس روپ ہین اور کچہہ بنا نہین آتم
ستا ہی سدا شدہ ہے پرنتو اگیان سے اشدہ کی نیائین بہاستی ہے اور ہے نروکار سے
رہت۔ پرنتو دکار سہت بہاستی ہے۔ ہے نراکار سے رہت پرنتو اکار سہت بہاستی ہے۔

ہے رامجی آتم سَتا سدا اشدہ روپ اور شانت اور اننت ہے اور اوس مین دیش اور کال اور پدارتھ آبہاس ماتر ہین تد ارتہا کار کیون ہوتے ہین سو اوسکا اُتر یہ ہے کہ جیسے سپنے مین کوئی کبنٹہ سے ملتا ہے ایسے ہی یہ بھی بہاستے ہین۔

ہے رامجی سرب پدارتھ پرتیکہ بہاستے ہین پرنتو جب اونکا کوئی کارن بچاریئے تو کوئی نہین ملتا ہے۔ ہے رامجی جس کا کارن کوئی نہ ملے اوسے جانئے کہ ابہاس ماتر ہے۔ ہے رامجی یہ جگت بدہی پوربک نہین بنا او مین جو ابہاس پڑا ہے وہ بدہی پوربک ہے اوس مین جب جگت کا سنکلپ ورتہ ہوا تب یہ پرش کارن کر کے کارج کو لگنے لگا پرنتو جنکو سروپ کا پرماد ہوا اونکو کارن سے کارج بہاسنے لگے۔

ہے رامجی جو آتم بہاو مین استہت ہوتے ہین اونکو تو سرب جگت آتم سروپ ہی بہاستا ہے

ہے رامجی کارن کر کے کارج تب ہوتے ہے جو پدارتھ بہی کچہ وستو ہووین جیسے پتا کی سنگیا تب ہوتی ہوتی ہے جب پتر ہوتا ہے اور جو پتر ہی نہ ہو تو پتا کیسے ایسے ہی کارن تب کہئے جب کارج ہو جب یہ کارج۔ جگت ہی کچہ نہین تو اوسکو کارن کیسے کہئے۔

ہے رامجی کارن اور کارج اگیانی کے نشچے مین ہوتے ہین اور جیسے چرخے پر جب کوئی بالک پہرتا ہے تب اوسکو سب پرتہوی پہرتی ہوئی درشٹی آتی ہے ایسے ہی اگیانی کو سوہ درشٹی سے کارن اور کارج بہاو درشٹی آتا ہے گیانی کو کارن اور کارج بہاو نہین بہاستا۔

ہے رامجی سمرتی کو بہی جگت کا کارن تب کہئے جب سمرتی ہی جگت سے پہلے سدہ ہو تو سمرتی بہاو اور ان بہو بہی اس جگت ہی مین پہرے ہین اور یہ بہی ابہاس ماتر ہی ہین اور جیکو کیا سی ہے اوسکو ویسے ہی سمجہے۔

ہے رامجی سمرتی اور سنسکار اور ان بہو یہ تینون ہی آبہاس ماتر ہین اور جیسے سپنے مین جگت جو بہاستے ہین اونکا کارن سرب کا نہین بن سکتی ایسے ہی اس جگت کا بہی کارن نہین [illegible] سمرتی یہ سب [illegible] جو تمکو بہاستا ہے سو تم سَتا کا ابہاس ہے اور آتم سَتا جو ہے اس

پرکار ہوکر کے بھاستی ہے اور جیسے نیتر کا کھولنا اور موندنا ہوتا ہے تیسے ہی پرم آتما مین جگت کی اوپتی اور پرلے ہوتی ہے اور جب چت سنبید ان پہرتی ہے تب جگت روپ ہوکر بھاستا ہے اور جب پھر مُرنے سے رہت ہوتی ہے تب جگت کا آبھاس مٹ جاتا ہے۔

ہے رامجی جگت کی اوپتی اور پرلے مین آتم ستا جیون کی تیون رہتی ہے اور جیسے کہلنا اور سونڈنا نیترون کا سوبہاؤ ہے تیسے ہی پہرنا اور نہ پھرنا سنبیدن کے سوبہاؤ ہین اور جیسے وایو جب چلتی ہے تب ہی بھاستی ہے اور سگندہ اور گندہ دیتی ہے اور جب نہین چلتی تب کچھہ بھی نہین بھاستی اور نہ سوگندہ اور ورگندہ دیتی اور جیسے ایک ہی ان پہہ مین سپنے مین جگت ہو بہاستا ہے اور سکپتی مین نہین پرنتو دونون مین ان پہو ایک ہی ہے تیسے ہی سموت کے پہرنے سے جگت بہاستا ہے اور ٹہرنے مین اچیت روپ ہوجاتا ہے آتم ستا جیون کی تیون ایک روپ رہتی ہے اسلئے جوکچھہ جگت بہاستا ہے سو وہی روپ ہے آتما سے بہن نہین اور جگت کی اوپتی اور ستہتی اور پرلے تینون ہی آتما کا ابہاس ہین۔

ہے رامجی اگیانی کو یہ بڑی بہرانتی سنسار روپی اودے ہوئی ہے پرنتو ہمارے شاستر کے بچار سے نبرت ہوجاویگی۔ ہے رامجی آدہے دن تک ہمارے شاستر کو بچارنا چاہئے اور آدہے دن کو اپنے آچار مین تیت کرنا چاہئے۔

ہے رامجی جو آدہا دن بھی میرے شاستر کا بچار نا کرسکے تو ایک پہر ہی بچارے ہے رامجی جو آتم بچار سے رہت ہے اوسکا جینا برتہا ہے اور جن کو یہ بچار ہے اونکو سب پدارتہہ آتم روپ ہو جاتے ہین۔

ہے رامجی جو ایک سوانس بھی آتم بچار سے رہت ہوتا ہے سو برتہا جاتا ہے۔ ہے رامجی ایک سوانس کے سمان سنپورن پرتہوی کا دہن نہین سنپورن پرتہوی کے رتن دیجئے تو بھی گیا ہوا ایک سوانس پر نہین مل سکتا۔

ہے رامجی جو ایسے سوانس کو برتہا گنواتے ہین تم اونکو پشو جانو ہے رامجی آیو بل

بجلی کے چمتکار وت ہین اور جیسے بجلی کے چمتکار دکھلائی دیکر مٹ جاتے ہین تیسے ہی شریر اور آیو بل نشٹ ہو جاتے ہین ایسے شریر کو دہار کر جو سکھ کی ترشنا کرتے ہین سو مہا سو کہہ ہین ہے رامجی یہ سنپورن جگت ابہاس ماتر ہے اور ست بہاستا ہے تو بہی اوسکو است جانو جیسے سپنے کی سرشٹی ہین کوئی سرنگ ہوتا ہے اور اوسکے باندہو ودن کرتے ہین پرنتو واستو مین ہوتا کچہہ نہین سب کچہہ بہرانتی ماتر ہی ہے ایسے ہی یہ جگت بہی بہرانتی ماتر ہی ہے۔

۲۵۹ سرگ

رامجی نے پوچہا ہے بہگون جگت تو انیک اور انیکہ روپ ہوئے ہین اور آگے ہونگے اون جگتون کی کتہا ون سے آپنے مجہہ اوپدیش کرکے کیون نہین جگایا۔ بشٹ جی بولے کہ ہے رامجی یہ جو جگت جال کے سموہ ہین اور اون مین جو پدارتہہ ہین سو سب ہی شبد اور ارتہہ سے رہت ہوئے سو کچہہ نہ ہوئے اسلئے ودے ارتہہ کہنے کا کیا پریوجن تہا۔

ہے رامجی جب تم دوت وید اور نرمل اور ترکال ورشی ہو گئے تب تم ان جگتون کو جانوگے مین تم کو بار بار کیا کہون کہ ایسا کرنا ووشن ہے۔

ہے رامجی جس نے ایک سرشٹی کو جانا او سنے سنپورن سرشٹی کو جانا۔ ہے رامجی یہ سرب جگت کسی کارن سے اوپتن نہین ہوئے اور جسمین کارن بنا پدارتہہ بہاسے اوسے جانئی کہ وہ وہی روپ ہے۔ ہے رامجی سرشٹی کے آدمین ہی وہی ستا تہی اور انت مین ہی وہی ہوگی مدہ مین جو کچہہ بہاستا ہے اوسے بہی وہی روپ جاننا چاہئے جیسے سپنے کے آدمین ہی اپنا ان بہو نرمل ہوتا ہے اور سپنے کے نبرت ہوئے بہی وہی رہتا ہے ایسے ہی سپنے کے مدہ جو پدارتہہ بہاسے اوسے بہی وہی روپ جاننا چاہئے۔

ہے رامجی اور دستو کچہہ نہین ان بہو ستا ہی اس پرکار ہوکر بہاستی ہے جب تم دوت وید ہوگے تب سرب جگت تم کو اپنا آپ بہاسے گا۔

ہے راجی ایک ایک انومین جو انیک سرشٹی ہے سو اکاس روپ ہے کچہہ ہوا نہین ایک کال مین سنے برہماجی کو ایکانت پاکر پرشن کیا کہ ہے بہگون یہ سرشٹی کتنی ہے اور کس مین ہے برہماجی نے کہا کہ ہے منیشر سرب جگتون کے شبدا ورارتہہ سب برہم روپ ہین برہم سے اتر کچہہ نہین جو اگیانی ہین اون کو نانا پرکار کا جگت بہاستا ہے جو گیان وان ہین اونکو سب جگت آتم روپ بہاستا ہے۔

ہے بششٹ جی برہم روپی آکاش ہے جب اوس کے سوکہشم انو مین پہرنا ہوا کہ اہنگ اسمی یعنے مین ہون تب اوس انو نے آپکو جیو جانا جیسے اپنے سپنے مین کوئی پرش آپ کو جیو جانے اور سرب آتما ہو دیکہ ایسے ہی جدا نو سرب آتما۔ آہنکار کو انگی کار کرکے آپکو جیو جاننے لگا اور اوس مین جو نشچا ہو گیا وہی بدہی ہو گئی اور جیسے وایو مین پہرنا ہوتا ہے تیسے ہی اوس مین سنکلپ اور وکلپ ولی پہرنا ہوا اور اوسی کا نام من ہوا اور اوس من کے ساتہہ ملکر جدا نو نے دیہہ کو چیتا اور اوسکو اپنے آپ مین دیہہ اور اندریان بہاسنے لگین تہا اوسنے ساتہہ شریر کو دیکہا اور جانا کہ یہ شریر میرا ہے جیسے کوئی سپنے مین اپنے ساتہہ شریر کو دیکہے اور بڑا استہول درشٹی آوے ایسے ہی اس نے بہی استہول شریر کو اپنے ساتہہ دیکہا اور جیسے سپنے مین سوکہشم ان بہو سے بڑے پربت دیکہلائی دیتے ہین تیسے ہی سوکہشم انو سے استہول ویراٹ شریر بہاسی لگا پہر اسی دیش اور کال کی کلپنا کی اور نانا پرکار کے استہاور اور جنگم پرانی اسکو بہاسنے لگے جیسے سپنے مین اور دیش اور کال اور پدارتہہ بہاستے ہین۔

ہے بششٹ جی جب چت سموت وہر مکہہ پہرتی ہے تب نانا پرکار کا جگت بہاستا ہے اور جب انتر مکہہ ہوتی ہے تب اوا پچ روپ ہو جاتی ہے جیسی وایو چلنے اور ٹہیرنے مین ایک روپ ہوتی ہے تیسی ہی پہرنے اور ٹہرنے مین سموت ایک ہی ابہید ہوتی ہے ہے راجی جتنا جگت ہے وہ اکاش مین اکاش روپ اپنے آپ مین استہت ہے

اور انوانو پرتی سریا کال سرشٹی ہے پرنتو اپہاس ماتر ہے جو چیت سندہی ہوکر جیو سرشٹی کا انت لے تو نہیں لے سکتا کیونکہ وہ بے انت ہے اور اسکا انت کہیں نہیں آتا۔

ہے بشسٹہ جی یہ سرشٹی اودیا روپ ہے اور اودیا ہی چیت ادرچیت ہے جب اودیا سندہی ہوکر کوئی جگت کا انت دیکہے گا۔ تب اسکو انت کہیں نہیں آویگا ستسار سرشٹی ہی کا نام ہے جب سروپ مین استہت ہوگے تب سب جگت برہم روپ ہو جاوسے گا اور جگت کی کلپنا کچہہ نہ پہاسے گی۔

ہے رامجی اس پرکار برہماجی نے مجہہ کو اوپدیش کیا اب تمکو سمجہاتا ہون کہ اس جگت کے ادہین بھی اودیت ساتہتی اور انت مین بہی وہی رہیگی مدہ مین جو کچہہ پہاستا ہے تم ادس کو بھی وہی روپ جانو اور کچہہ بنا نہیں یہ جگت اکارن ہے اور ادہشتہان سنتا کے اگیان سے پہاستا ہے۔

ہے رامجی جو ایسا پہاستا ہے ادسی کا نام جگت ہے اور ادسیکا اودیا۔ اور ادہشتہان کے جاننے ہی کو ودیا کہتے ہین۔ ہے رامجی نہ کوئی اودیا ہے اور نہ کوئی جگت برہم ہی اپنے آپ مین استہت ہے کوئی جگت کہو اور کوئی برہم سب ادسی ایک وستو کے نام ہین۔

سرگ (۲۶۷)

کنٹہ دنت بولے ہے رامجی اس پرکار قدم تب اوپدیش کرکے سمادہی مین استہت ہوگیا اور اندریان اور من کی کریا سے رہت ہوگیا تو وہ ایسے ہوگیا کہ جیسے کاغذ پر مورتی لکہی ہوئی ہوتی ہے جنہنے بہت شبد کئے اور ادسکو بہت جگایا پرنتو وہ نہ جاگا پہر ہم وہان سے چلے اور ادس برہمن کے گہر آئے وہان بڑا ادت ساہوا اور پہر سمان پاکر ساتون بہائی کرم کرکے مرگئے اور آٹہوان میرا استر جیتا رہا پہر جب وہ بہی مرگیا تب مین بہت شوک وان ہوا کہ میرا بہی تم ہی مرگیا اب مین کیا کرون۔

ہے رامجی مین نے بچار کیا کہ قدم تپکے پاس جاؤن وہان ہی بہرا دوکہہ نشٹ ہوگا پہر بہت
وہان گیا اور تین مہینے تک اوس کے پاس رہا اوسکو مین نے کئی بار جگایا پرنسودہ نہ جاگا اور
جب تین ماس کے پیچہے وہ جاگا تب مین نے پرنام کرکے کہا کہ ہے منیشر دہ تو اپنے راج کو
پہوگنے لگے ہین اور مین اکیلا کنٹ وان ہوا ہون میرے دوکہہ کو تم نشٹ کرو۔ قدم تپ
بولے ہے سادہو میرے اوپدیش سے تجہہ کو سروپ کا ساکہشات کار نہوگا کیونکہ تجہہ کو
ابہیاس نہین اور ابہیاس کے بنا ساکہشات کا سروپ کا نہین ہوتا میرا کہنا ہی دیرتہہ
ہوگا اسلئے مین دوکہہ کے نشٹ ہونیکا اوپاے تجہہ کو کہتا ہون اوس سے تو میرے سمان
دوکہہ سے رہت ہوجاویگا۔

ہے سادہو ایک اجودہیا نگری ہے اور اوسکا راجہ دشرتہہ ہے اوسکے گہر مین رامجی
پتر ہین اونکو بشسٹ جی سوکہشم اوپائیکا اوپدیش کرینگے وہان تو بہی جا تجہہ کو بہی سروپ کی
پراپتی ہوجاویگی۔

ہے رامجی جب اوس پرکار اوس تپسوی نے مجہہ کو کہا تب مین وہان سے چلکر تمہارے
پاس آیا ہون۔

رامجی بولے ہے بشسٹ جی جوکچہہ مین نے برتانت اوس سے سنا تہا سو آپکے روبرو
کیا ہے۔ کنڈونت بہی اوسوقت آپکے سامنے بیٹہا ہے آپ اسکو پوچہین کہ سروپ کی پراپتی
اسکو ہوئی ہے کہ نہین بشسٹ جی نے کنڈونت سے پوچہا کہ ہے برہمن یہ سوکہشم شاستر جو
سنپورن مین نے کہا ہے اوسکو سنکر تمنے کیا جانا ہے۔ کنڈونت بولے ہے مہاراج تمہارے
بچن روپی اکاش سے اگیان روپی اندہکار کا ناش ہوگیا ہے اور جو کچہہ جاننے یوگ پد ہے
اوسکو مینے جان لیا ہے اور جو کچہہ پانے یوگ تہا اوسکو مینے پا لیا ہے اور اب مین اپنے
سوبہاؤ مین استہت ہوا ہون اور مجہہ کو کوئی کلپنا نہین رہی مین اننت آتما ہون اور نت اور
شدہ اور پرم آنند سروپ ہون اور سرب جگت میرا ہی سروپ ہے۔

ہے بہگون اتنا پور مین جو اتنی سرشٹی کے سامنے کا سنشا تہا سو تمہارے بچنون سے دور ہوگیا ہے اب ایک ایک رائی مین مجہہ کو برہانڈ بہاستے ہین اور آتم تتّا بہاؤ کر کے دیکہلائی دیتے ہین اور جیسے انیک ادرین مین اپنا مکہہ ہی پہاستا ہے تیسے ہی سرب ورتے مجہہ کو اپنا آپ ہی بہاستا ہے۔ ہے بہگون تمہارے بچن مین نے آد سے لیکر انت پرینت سنپورن سنے ہین جو پرم پاون اور سار کے پرم سار اور آتم پد کے کارن ہے اور اونکو بچار کر میری بہرانتی نبرت ہوگئی ہے اور اپنے آپ مین استہت ہوا ہون ٭

سرگ (۲۷۳)

رامجی بولے ہے بہگون بڑا آشچرج ہے کہ ہم اگیان سے جگت کو دیکہتے تہے جگت تو کچہہ وستو نہین سرب برہم ہی ہے اور اپنے آپ مین استہت ہے یہ جگت بہرم سے بہاستا ہے اب مین نے جانا ہے کہ یہ جگت وستو مین پیچہے تہا اور نہ آگے ہوگا سرب شانت ترالنب وگیان گہن سا ہے اور بہرانتی بہی کچہہ وستو نہین برہم ہی اپنے آپ مین استہت ہے جو نردکار شانت روپ ہے جیسے سرگ اور پرلوک اور سپنے اور سنکلپ پور کے آداو دیت چیتنا رسنا ہوتی ہے اور اوسی کا ابہیاس سنبیدن سنپد بہرتی ہے اور اوسی سے انیک پدارتہون سمیت جگت بہاستا ہے۔

ہے بہگون وہ اِت بہوروپ ہی ہوتا ہے بہن کچہہ وستو نہین ایسے ہی یہ جگت ان بہوروپ ہے۔

ہے پرہبو اب مین نے تمہاری کرپا سے ایسے نشچے کیا ہے کہ جگت اوچار سے سدہ ہے اور بچار کئے سے نبرت ہو جاتا ہے اور بڑا آشچرج ہے کہ است روپ اودیا نے سوہت کر رکہا تہا اب مین نے جانا ہے کہ اودیا کچہہ وستو نہین اپنی کلپنا ہی آپ کو بند ہن مین ڈالتی ہے جیسے اپنے ہی پرچہائین مین بالک بہوت کو کلپتا ہے اور آپ ہی بہے پاتا ہے

ایکسے ہی اپنی کلپنا اودیا روپ پہاستی ہے اور جب تک بچار پراپت نہین ہوتا تب تک ایسے ہی پہاستی ہے بچار کئے سے اودیا کا اتنیت ابہاؤ ہوجاتا ہے جیسے رسی مین سرپ پہاستا ہے اور رسی کو جیون کا تیون جاننے سے سرپ کا ابہاؤ ہوجاتا ہے اور جیسے بندیا کا پتر پہاسے تو بہی بہرم ماتر ہی جانا جاتا ہے اور سپنے مین اپنے مرنیکا ان پہو ہی بہرم ماتر ہی ہوتا ہے ایسے ہی اودیا روپ جگت پہاستا ہے تو بہی اسّت ہے پرمان روپ نہین کیونکہ پرمان اوسے کہتے ہین جو جتارتہہ گیان کا سادہن ہو سو یہ جو پرتکش پرمان ہے سو جتارتہہ کرتا نہین کیونکہ جو وستو روپ آتما ہے سو جیون کا تیون نہین پہاستا یہ وپری جگت سیپی مین روپے کے سمان پہاستا ہے پرتکش اسکا ان پہو بہی ہوتا ہے تو بہی اسّت روپ ہے اسکو پرمان روپ کیونکر جانئے ہے بہگون یہ جگت اور کچہہ وستو نہین کیول کلپنا ماتر ہے اور جیسے آتما ہین سنکلپ ودرہ ہوتا ہے تیسے ہی جگت پہاستا ہے اور جو کوئی پرش سرگ مین بیٹھا ہو اور اوسکے ہردے مین کوئی چنتا اوپجے تو اوسکو وہ سرگ بہی نرک روپ ہوجاتا ہے کیونکہ اوسکو پہاونا نرک کی ہوجاتی ہے . ہے بہگون یہ جگت کیول واسنا ماتر ہے آتما مین جگت کچہہ آرنبہہ اور پرنام سے بنا نہین یہ جگت چت مین ہے اور آتما مین نہ جگت کچہہ ہوا ہے اور نہ آگے ہوگا برہم ستا کیول اپنے آپ مین استہت ہے جو پرم سون روپ اور اودیت اور دویت اور ایک کی کلپنا سے رہت ہے . ہے بہگون اب مین نے ایسے پد کو پایا ہے اور اپنے آپ مین استہت اور سرب دوکہون سے رہت ہون ✤

(۲۸۰) سرگ
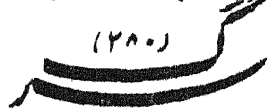
بششٹ جی بولے ہے رامجی بڑا کلیان ہوا ہے کہ تم اپنے آپ مین استہت ہوئی ہو . اب جو کچہہ سننے کی اِچہا ہو سو کہو . رامجی بولے ہے بہگون اب مین پرم بشرانتی کو پراپت ہوا ہون اور جاگرت اور سپن اور سکہپتی کی کلنا سے رہت ہوگیا ہون اب جاگرت جگت بہی مجہکو

سکھپتی کی نیائین پہاستا ہی شرن کرنیکی اِپچہا بھی نہین رہی ۔ اب پرم وِسہان مجھکو پراپت
ہوا ہے ۔ ارتہاتہ اب آتما سی بہن کچھہ وستو نہین پہاستی مین آتا ۔ اج ۔ ابناشی شانت روپ
اور انت اپنے آپ مین استہت ہو گیا ہون اب مجھکو میرا ہی نمسکار ہے ۔ اب پرے کال
کا یون چلی اور سمدرا چھلے اتی آدک اور کہشو بہہ ہون تو بہی سیراچیت سروپ سی چلایان نہ
ہوگا اور جو ترلوکی کا راج مجھہ کو پراپت ہووے تو بہی سیراچیت مین ہرکہہ نہ اونچے گا ۔

بششٹ جی بولے ہے رامجی جو تم ستا سامان مین استہت ہوئے ہو تو بہ استر جی
کے ساتہہ جاکر انکا کارج کرو ۔ رامجی بولے کہ بھگون آگے مین اپنے آپ کو اس دیہہ سنگت
پرچھن روپ دیکھتا تہا اور اپنے آپ سے بہن مجھہ کو کچھہ نہین پہاستا سب اپنا آپ ہی پہاستا ہے
ہے نمشیر اب اس شریر سے مجھکو کچھہ پریوجن نہین رہا جیسے پہول سے سگندہ بیکر یون چلی
جاتی ہے اور پہول سے اوسکا پریوجن نہین رہتا ایسے ہی جو کچھہ اس دیہہ مین سار تہا سو
مین پاکر اپنے آپ مین استہت ہو گیا ہون اور شریر کے ساتہہ بھی مجھکو پریوجن نہین رہا اب
راج بہوگنے سے نہ مجھے سکھہ ہے اور نہ دوکہہ اور اندریون کے اشٹ اور انشٹ مین نہ
مجھکو ہرکہہ ہے اور نہ شوک بین اب سب سی اوتم پد کو پراپت ہوا ہون اور سرب کلنا سے
رہت ابناشی اور سرب سے نرنتر سدا اپنے آپ مین استہت اور نرآکار اور نروکار ہون ۔

ہے رامجی تمہاری بانی سے سیر انسنشار روپی روگ نبرت ہو گیا ہے اور اب مین
اپنے آپ مین نشنک ہو کر استہت ہون ٭

سرگ (۲۸۴)

بششٹ جی بولے ہے رامجی جب اسپر کار اوس نے مجھہ سے پرشن کئے تب مین
نے اوسکو کہا کہ ہے راجہ یہ سرب سنشے جو تجھہ کو ہین سو مین سب دور کرونگا ۔ ہے راجہ
یہ سرب جگت جو تجھکو بہاستا ہے سو سرب برہم روپ ہے اور سدا اپنے آپ مین استہت

جب اُس مین چت پھرتا ہے تب وُہی چت سنبیدن جگت روپ ہوکر پھاستا ہے۔ ہے راجہ جتنے آکار پھاستے ہین سو سب ہی چھماتر روپ ہین نہ کوئی کارج ہے اور نہ کوئی کارن اور جو تم پرتکش پرمان کرکے سنشا کرو کہ سب چیتا تر روپ ہی ہے تو جب یہ شریر مرتک ہو جاتا ہے تب چیتا کیون نہین ہوتی چاہیے کہ اوس کال مین بھی اوسی کو گیان ہوتا ہے راجہ جب جاگرت کا انت ہوتا ہے اور سپنا آتا نہین تب شدھ چہاتر ہی رہتا ہے اور جب اوس مین سپنے کی سرشٹی ہین کئی چتین پھاستے ہین اور کئی مرتک اور کئی جڑ اور استھاور اور جنگم نانا پرکار کی سرشٹی پھاستی ہے پرنتو اور تو کچھ نہین وہی چہاتر سروپ ہے اور وہی ان بہو روپ ہوکر پھاستی ہے اور کہین جو چتین بولتے اور چلتے پھاستے ہین سو وہی روپ ہین اوس سے بہن نہین جو چتینا نہ ہوتی تو پھاستے کیسے جس جیسے پھاستے ہین تس سے سب ہی چتین ہین ایسے اس جگت مین بھی سربدا کال اور سرب تر وہی چہاتر ستا ہے اور جیسا جیسا سنکلپ پھرتا ہے تیسا تیسا ہوکر پھاستا ہے۔ ہے راجہ جیسے پہلے پر سے سرشٹی اوپتن ہوئی تہی تیسے ہی اب بہی اوپتن ہوتی ہے یہ سرشٹی کسی کا کارج نہین اور کسی کا کارن بہی نہین بنا کارن ہی اوپجی پھاستی ہے۔ ہے راجہ مہا پرلے مین شیش رہتا تہا سو چہاتر ہے اور اوسے چہاتر ستا سے جو پہلے شدھ سنبیدن پھری ہے سو ہی برہما ویراٹ روپ ہوکر استہت ہوئی ہے اور اوسی نے جگت کی کلپنا کی اور اوس مین نیتی کو رچا کہ یہ پدارتہہ اس پرکار ہے اور ایسے ہی چت سنبیدن ہین درڑہ ہوکر پھاست ہوا ہے اور اوسی کا نام جگت ہے۔ ارتہا نہہ وہی آتم ستا کنچن روپ ہوکر جگت روپ پھاستی ہے ہے راجہ جیسے تیرے سنکلپا در پنے کی سرشٹی کے آدھ مدہ آتم ستا تہی اور وہی پھرنے سے پدارتہہ روپ ہوکر پھاستی ہے تیسے ہی اسے بہی جانو داستو مین نہ کوئی کارج ہے اور نہ کوئی کارن۔ جیسے سپنے کی سرشٹی اکارن ہوتی ہے تیسے ہی یہ جگت بھی اکارن ہے جو آد اور انت کی بچار سے رہت ہے اور درتان

کے ماننے والون کو پرتنکش اس ہین کارج اور کارن بہاستے ہین سو ہے راجہ ایسون کے
بچن بہی نرارتہاک ہین جیسے اندہ کو بچے دردرشید کرتے ہین تیسے ہی وہ بہی نرارتہاک
پرتنکش پرمان کرکے کارج اور کارن کا جہگڑا کرتے ہین سو ایشون کو ہمارے بچنون کے
سننے کا ادہکار نہین اور ہمکو بہی اون کے بچن سننے جوگ نہین۔

ہے راجہ جس شاستر کے سننے اور جس گورو کے ملنے سے سنپورن سنشے نرت
نہ ہون اوس شاستر اور گورو کا کہنا بہی اندہ کو بچے دردرکی نیا ہین وے ارتہہ ہے کیونکہ
وہ پرم ارتہہ ستا سے بہمو کہہ ہوئے ہین اور ایسے ہی لوگ شریر کے سرتک ہونے پر
آپکو مرا ہوا جانتے ہین اور پہیر واسنا کے انوسار شریر ادنکا ادپجتا ہے اور تب وہ مانتے
ہین کہ ہم اوپجے ہین اور پہیر اپنے پن اور پاپ کرم کا ان پہو کرتے ہین جیسے سپنے مین
اپنے ساتہہ شریر کو دیکہتے ہین تیسے ہی پرلوک مین اپنے ساتہہ شریر پہاس آتا ہے ایسے
ہی یہ شریر بہی پہاس آیا ہے واستو مین نہ کوئی اوسکا کارن ہے اور نہ کوئی اوس کے
بیچ پہوتا ہین اور نہ اوسکا شریر ہے اور نہ کسی کارن سے پہوت ہی اوپجے ہین اپنی ہی کلپنا
آکار روپ ہو کر پہاستی ہے واستو مین اوراکار کوئی نہین کیول برہم سنا ہی اپنے آپ
مین استہت ہے جیسا سنکلپ اوس مین دردرہ ہوتا ہے تیسا ہی پدارتہہ پہاس آتا ہے
ہے راجہ تو اس جگت کو ست مانتا ہے تو سب کچہہ شدہ ہوتا ہے شریر بہی ہے اور
پرلوک بہی ہے اور نرک اور سرگ بہی ہے اور جیسا یہ لوک ہے تیسا ہی پرلوک بہی
اور جیسا کرم کریگا تیسا پہل پہوگے گا۔

سرگ (۲۸۸)

بالمیک جی بولے ہے بہاردواج جب اسپرکار بشسٹ جی رامجی کو کہہ چکے تب
اکاش مین جو سدہہ اور دیوتا تہے سو پہولون کی برکہا کرنے لگے جب پہولون کی برکہا

سوچکی تب راجا دشرتھ اوٹھ کھڑے ہوئے اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے کہ ہے منشیر پڑا کلیان اور اشچرج ہوا کہ تمہارے پرساد یعنے کرپا سے ہم آتم پد کو پراپت ہو کر کرتارتھ ہوئے ہین اور آپ چت کے دیوگ سے درشن کے پھرنے کا بھی ہمارے ہین اچھا ہو گیا ہے اور ہم پرم پد کو پراپت ہو گئے ہین اور ہمارے سب سنتاپ مٹ گئے ہین اور جو سنسار روپی اندھ مارگ تھا اوس سے ہم تھکے ہوئے تہے سو آپ کی کرپا سے اب بشرانتی کو پراپت ہوئے ہین۔ ہے منشیر اب ہمنے تمہاری کرپا سے جانا ہے کہ آتم سنا سے بھن کچھ نہین بالمیک جی بولے جب سپرکار دشرتھ نے کہا تب رامجی اوٹھے اور اوسپرکار ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے کہ ہے منشیر تمہاری کرپا سے میرا سوہ نشٹ ہوا ہے اور اب مین پرم پد کو پراپت ہوا ہون پہ کسی مین مجھکو راگ رہا ہے اور نہ دویش نہ اب مجھے کسی کام کے کرنے سے ارتھ ہے اور نہ کرنے سے ارتھ ہے۔

ہے منشیر سب سندیہہ نشٹ ہو گئے ہین اب مجھکو اور کچھ نہین بھاستا سرب برہم ہی بھاستا ہے۔ لکشمن بولے ہے بھگون سب سنپورن پن اب اودے ہوئے ہین۔ اور سب کا پھل اب آپ کی کرپا سے اودے ہوا ہے کہ تمہاری کرپا کر کے سرب سنشون سے رہت پرم کو پد پراپت ہوا ہون تمہارے بچن چندرماں کی کرنون سے بڑھ کر شیتل ہین شترگھن بولے ہے منشیر جرا اور مرتیو کا جو بہے تہا وہ تمنے دور کیا ہے اور اپنے امرت روپی بچنون کا پان کرایا ہے اب ہمارے سب سنشے نبرت ہو گئے ہین۔ بسوامتر بولے ہے منشیر سب تیرتہون کے اسنان کرنے اور تپ آدک کرسون کے کرنے سے بہی ہم ایسے پوتر نہین ہو سکتے تہے جیسے تمہارے بچنون سے پوتر ہوئے ہین۔

ہے منشیر آج ہمارے کان پوتر ہوئے ہین۔ نارد جی بولے ہے منشیر ایسا موکش اپدیش مین نے دیوتاؤن اور سدہون کے استہانون مین بہی نہین سنا اور برہما کے مکھ سے بہی نہین سنا جیسا کہ تمنے اپدیش کیا ہے۔ پھر دشرتھ بولے ہے منشیر آتم گیان

جیسے سمپداکوئی نہین اسلئے تمنے پرم سمپداہکو وی ہے جسکے پانے سے پہر کسی پدارتہہ کی
اِچہا نہین رہی۔ رامجی بولے ہے منیشر پڑا ہر کہہ ہوا کہ سرب سمپداکا ادہشٹہان پراپت ہوا
اور سرب آپداکا انت ہوا۔ ہے منیشر اگیانی بڑے اِبہاگی ہین جو آتم پد کو تیاگ کرانا تم پد کو
پاکر ہین ہر کہہ اور شوک سے رہت ہوا ہون مانو ہین سنے اچل پد پایا ہے۔ لکشمن بولے
ہے منیشر سہسر سوریج ایکترا ودے ہون توبہی ہردے کے تم کو دور نہین کر سکتے پرنتو
اوس تم کو تمنے دور کیا ہے اور سہسر چندرمان ایک ساتہہ چڑہ ہین توبہی ہردے کے
تپت کا ناش نہین کر سکتے پرنتو تم نے اوس تپت کو نبرت کیا ہے۔
بالمیک جی بولے ہے بہاردواج جب اسپرکار سب کہہ چکے تب بششٹ جی نے
کہا ہے رامجی اس سوہکشٹ اوپائے کتہا کو سنکر برہم کا تیتہا یوگ پوجن کرو اور دان کرو۔

باب (۷)

در ذکر نسب نامہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کا نسب نامہ یہ ہے کہ آپکی بی بی کا نام آمنہ تہا اور وہ واہب کی لڑکی تہی واہب کے
باپ کا نام عبد مناف تہا اور اوس کے باپ کا نام زہرہ تہا۔ اور زہرہ کے باپ کا نام کلاب
تہا اور کلاب کے باپ کا نام مرہ تہا۔ آپ کے نسب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نسب کے
ساتہہ کلاب سے جاکر ملتی ہے اور آمنہ کی مان کا نام برہ اور برہ کی مان کا نام ام جبیبہ اور
مادر ام جبیبہ کا نام برہ قلابہ اور قلابہ کی مان کا نام قلابہ اور قلابہ کی مادر کا نام امیبہ اور امیبہ
کی مادر کا نام زہبی اور زہب کی نان کا نام عاتکہ بیلے بنت اوف کی بیٹی تہی اور عبداللہ سے

عدنان تک اکیس آدمی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اجداد سے گذرے ہین کہ اون ہین کوئی
شک شبہ نہین اور سب مفسر اور محدث اور مورخ اس مین اتفاق رکہتے ہین اور عدنان سے
لیکر آدم تک بہت اختلاف ہے حضرت اسمعیل اور حضرت ابراہیم اور حضرت نوح اور حضرت
ادریس اور حضرت شیث سب حضرت کے اجدادی تہے اس مین بھی سب لوگون کا اتفاق ہے
اور اونکا شجرہ نسب حسب ذیل ہے عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم۔ بن عبد مناف بن قصی
بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانۃ بن
خزیمۃ بن مدرکۃ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن اود بن ہمیسع بن
بنت بن حمل بن قیدر بن اسمعیل بن ابراہیم بن تارخ بن ناحور بن راغوب بن اشوع بن
فالح بن عامر بن ارفخشد بن شام بن نوح بن لمک بن متوشلخ بن اخنوخ بن برد بن مہلائیل
بن قنان بن انوش بن لامک بن شیث بن آدم صلے اللہ علیہ وسلم۔ آپکے پیدا ہونے سے
پہلے جو پیغمبر ون کو بشارتین نازل ہوتی رہین اون کا ذکر کرنا مناسب ہوگا۔

خدا نے حضرت آدم کے صحیفہ مین یہ فرمایا کہ آپ کی اولاد مین سے ایک شخص ہوگا
کہ اوسکا دل بہت سلیم ہوا اور اوس مین صفت حلیم ہونے کی بہی ہوا اور اوسکا جسم بہت کریم
ہوا اور نام اسکا ابراہیم ہوا اور اوسکو مین حج کرنے کعبہ کے طریقے بتلاؤن گا اور جو کچھ حج
مین کہنا چاہیے وہ سکہلاؤنگا اور ہر قوم اور رئیس اوسکی امارت اور اوسکی توقیر مین کوشش
کرینگے اوسوقت تک کہ آپ کی اولاد مین سے ایک فرزند ارجمند پیدا ہو کہ اوسکا نام محمد
صلے اللہ علیہ وسلم ہوگا اور وہ تمام دکمال دنیا کا پیشوا ہوگا اور اوسکی امت کعبے کی بہت
عزت و توقیر کریگی تا بہ قیامت اور اپنے اوپر زیارت کعبہ کو واجب شمار کریگی اور قیامت
تک اوسکی زیارت برابر جاری رہیگی۔

صحیفہ شیث علیہ السلام مین خدا نے فرمایا شیث کو کہ آدم کی اور تیری اولاد سے
ایک شخص پیدا ہوگا کہ جسکے عطایات بے حساب ہوسکتے اور وہ ہمیشہ خدا کی یاد مین

رو یا کرے گا اور ہمیشہ خدا کا ذکر کرے گا۔ اور اوسکا قلب بہت مہربانی کرنے والا ہوگا وہ ہمیشہ حزن وملال مین رہیگا۔ اور وہ ہمیشہ خدا سے بڑی امید رکھیگا۔ اور وہ جہان لوگون پر کرکے کبھی یاد نہ دلاوے گا۔ اور اوس مین حلم بے حد ہوگا۔ اور اوس مین فا بھی بے حد ہوگا۔ اور جو خدا کے ساتہہ اوسکے بھید ہین اون کو چھپائے رکھیگا۔

ادریس پیغمبر صاحب پر جو صحیفہ نازل ہوا۔ اوس مین خدا نے ادریس کو یہ فرمایا کہ تیری اولاد مین سے ایک بندہ مین بہیجونگا۔ کہ وہ بڑا اہل دانش ہوگا۔ اور بہت بڑا رحم کرنیوالا ہوگا۔ اور ہمیشہ خدا کے حکمون کا پابند ہوگا۔ اور بڑا سخی ہوگا۔ اور ہمیشہ صفائی کے ساتہہ اور قناعت کے ساتہہ خدا کے وعدے پورے کریگا اور ہمیشہ خدا کے پاس اوس کی عبادت کریگا اور ہمیشہ خدا سے التماس کریگا کہ جو تیری مرضی ہے وہ کر مین راضی ہون اور وہ خدا کے ساتہہ بہت محبت رکھیگا۔

ابراہیم کے صحیفہ مین خدا نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ صفات بیان فرمائی ہین کہ آپ کی اولاد مین سے ایک بندہ مین بہیجونگا کہ وہ ہر ایک شہوت کو قطع کرے گا۔ اور کوئی عیش وعشرت وہ نہین کرے گا۔ اور جو مصیبت اوس پر گذریگی بڑی آسانی سے اُٹھاوے گا۔ ونکو روزے رکھیگا۔ رات کو خشوع وخضوع کریگا راتین جاگ کر گذاریگا اور خدا کی یاد کریگا۔ اور خدا کے وہ نزدیک رہیگا۔ اور رازداری مین اونکو چھپائے رکھیگا اور اپنی قوم مین سے بہت غریب ہوگا۔

پھر توراۃ مین حضرت موسیٰ کو خدا نے فرمایا کہ ایک نبی بہیجونگا مین کہ بہت شریف آدمی ہوگا۔ اور وہ فقیرون کے ساتہہ بہت دوستی رکھیگا۔ اور اوس کی جان بہت لطیف ہوگی اور وہ طبیب ہوگا سب غمیون کا اور وہ بڑا خوبصورت ہوگا اور اوس کی عشرت بھی بہت عمدہ ہوگی اور وہ پرہیزگارون سے بڑا پرہیزگار ہوگا اور وہ ملنے کیواسطے لوگون کو بہت آسانی دیگا۔ جب وہ انصاف کریگا۔ تو بہت ٹھیک انصاف کرے گا اگر کسی

کے ساتھہ کچھہ معاملہ کرے گا۔ تو بہت جلدی سے وہ معاملہ پورا کردے گا۔ اگر کسی سے ساتھہ جنگ کریگا تو بڑی بہادری کے ساتھہ کریگا جو آپ سے بڑے ہوں اونکی بڑی تعظیم کرے گا۔ اور جو آپ سے چھوٹے ہوں اونکو اپنے نزدیک بٹھاوے گا اور اونپر بڑی مہربانی کریگا۔ اور قیدیونپر رحم کریگا۔ اور بہت تھوڑا ہنسے گا جس مین سے چہرہ اگر نمایان ہونولسی ہوگی کہ کوئی ہنسی نہ سمجھے۔ وہ پڑا ہوا نہ ہوگا اور نہ کچھہ لکھہ جانے گا۔ وہ تواضع اتنی کریگا کہ جسکی حد نہ ہو۔ وہ ہمیشہ فکر مین رہے گا بغیر کسی رنج کے۔

زبور مین جو پیغمبر خدا کی صفتین بیان کرکے حضرت داود کی طرف بھیجین وہ یہ ہین کہ ایک بندہ بھیجونگا مین جسکے ہاتہہ بڑے کھلے ہونگے کہ جو کچھہ ہاتہہ مین آوے گا بخش دیگا۔ وہ غصہ بہت کم کریگا۔ وہ ہر ایک جسکو ملے اوسکو سلام پہنچاوے گا۔ اوس کی عقل بڑی ذرین ہوگی۔ وہ بڑا سخی ہوگا۔ وہ بہت تھوڑا کھاوے گا۔ بہت تھوڑا سووے گا۔ وہ بہت فکر کریگا۔ وہ بہت کم ہنسے گا۔ اوس کی طبیعت بہت لطیف ہوگی۔ اوس کی باتین بہت نمکین ہونگی۔ اوسکا خلق بہت وسیع ہوگا۔ جو کوئی اوس کو دیکھے بہت پسند کریگا اور دل سے چاہیگا۔

پھر خداوند نے حضرت عیسےؑ کی طرف انجیل مین پیغمبر خدا کی صفتین بیان کرکے اس طرح سے بھیجین۔ کہ مین ایک پیغمبر بھیجونگا۔ کہ وہ ایسی صفتین رکہے گا۔ کہ نہین کہاوے گا۔ بہت اور بخل کسی کے ساتھہ نہین رکہے گا۔ اور کسی چیز کی حرص نہین رکہے گا اور طمع کسی چیز کی نہین رکہے گا اور کسی شخص کی عیب جوئی نہین کریگا اور کسی کام مین زیادہ ترجلدی نہین کریگا۔ بلکہ ہر ایک کام سوچ کر کریگا اور ہمیشہ پاک صاف رہیگا کبھی غلاظت اوس کے نزدیک نہین آوے گی اور مکرو فریب کو وہ نہین جانیگا اور فحش سے بہت پرہیز کریگا اور سستی اوس کے نزدیک نہین آوے گی اور جو بات کرے گا اوسپر بہت مستقیم ہوگا کبھی اوس سے انحراف نہین کرے گا۔

ایک صحابی گذرا ہے جسکا نام کعب احبار وہ کہتا ہے کہ مین نے پیغمبر صاحب کے اوصاف
جو توراتمین پڑہے ہین وہ یہ ہین کہ بہت نیک خو ہوگا۔ اور اوسکا دل سخت نہین ہوگا اور
اگر کسی سے اوسکے ساتھہ برائی ہوجاوے تو وہ اوسکا برا بدلہ نہین دیگا بلکہ لوگون کے
گناہ اور لوگون کے جرم دیکھہ کر اپنی بخشش سے اونپر خط کہنچ دیگا۔ اور اوس کی امت
ایسی ہوگی کہ خدا کا شکر کرتی رہے گی۔ اور تکبیر خداوند عز و جل کی پہاڑونپر اور اونچی جگہ پر
کہین گے۔ اور اونکا کپڑا جو بدن پر پہننے کا ہے وہ گوڈون کے نیچے پنڈلیون تک ہوگا۔
وہ چار اندام پر وضو کرین گے۔ سونہہ پر اور ہاتہون پر پیرون پر پیدون پر اور رات کے
وقت وہ خدا کی تسبیحین پڑہین گے۔ وہ مکہ مین پیدا ہونگے اور مدینہ مین جاوین گے اور
اون کا ملک مدینہ سے لیکر شام تک ہوجاوے گا۔ ایک صحابی گذرے ہین جنکا نام وہب
منبہ رضی اللہ تعالے عنہم تہا وہ کہتے ہین کہ مین نے آسمانی کتابون پر پڑہا کہ خداوند جل علا
نے حضرت کو فرمایا کہ اے پیغمبر اوٹہہ اور اپنی امت کو کہدے اور آسمانون کو کہدے کہ
تو سن اور زمین سے کہدے کہ تو چپ رہ کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ بنی اسرائیل کا حال بیان
کرے کہ مین نے بنی اسرائیل کو بہت سی نعمتین دین اور اون کی بڑی پرورش کی اور تمام لوگون
مین سے مین نے انتخاب کر لیا اور اون کی حفاظت کرتا رہا۔ مگر اونہون نے اس بات کا کچھہ
شکر ادا نہ کیا اور آپسمین ایک دوسرے کو لڑکر مارتے رہے۔ اب وہ وقت آیا ہے کہ وہ کہدینگے
کہ اب بعثت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ہوگی اور اونکا دین سب دینون پر غالب آوے گا۔
اور تمام دینون کو منسوخ کرے گا اور وہ رسول امی ہوگا مگر وہ باتسکین اور باوقار ہوگا اور
بیہودہ باتون سے بہت اجتناب کریگا اور خیرات کے کامون مین مین اوس کی مدد
کرونگا اور نیکی کے کامون مین بہی مین اوس کی مدد کرون گا اور اوس کی جان کو تقوے
اور پرہیزگاری کا مین خزانہ بناونگا اور انصاف اور عدل اوس کی خصلت ہوگی اور فقیری
سے غنی ہوگا اور گمراہی سے ہدایت کیطرف سے جاونگا اور جو دل آپسمین ٹوٹے ہوئے ہون اسکی برکت سے وہ

آپسمین الفت پیدا کرینگے اور مختلف طبعیتین آپسمین متفق ہو جاوینگی اور خدا کی بندگی جو خلوص کے ساتھ کرینگے اسواسطے وہ تمام پہلی امتون سے بہتر ہونگی وہ مسجدون مین نمازین پڑھینگے اور وہ رات دن اور ہر آن وہ تسبیح و تحمید اور تمجید مین مشغول رہینگے اور اپنا گہر اور مال خدا کیواسطے چھوڑ دینگے اور خدا کے حق مین کفار کے ساتھ مقابلہ کرینگے اور اون کی صفین جیسی نمازمین ہونگی ویسے ہی جہاد مین ہونگی اور راتین جو بہت لمبی ہونگی وہ طاعت اور نماز مین گذار دینگے اور جنگ کے وقت وہ ایسے ہونگے جیسے کوئی شیر غران مقابلہ کرتا ہے اور یہ بخششین ہین اونکو دونگا یہ میرا فضل ہے جسکو چاہون دون۔

اب اون بشارتون کا ذکر کیا جاتا ہے جو فرشتون اور انبیاؤن نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے باب مین بیان کی ہین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم اجمعین روایت کرتے ہین کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حضرت جبرائیل ملے اور اونہون نے فرمایا۔ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب مجہہ کو خدا نے پیدا کیا اور خلعت وجود کی مجھکو پہنائی تو اٹھارہ ہزار برس مجھکو عرش کے نیچے رکہا۔ اون برسون کے بعد خدا نے مجہہ سے پوچھا کہ تم کو کس نے پیدا کیا مین نے کہا کہ اے پروردگار تو نے بنایا کہ تو ایک ہے اور بڑے زبردست قہر والا ہے اور بہت عزیز ہے اور بڑا جبار ہے اور وہ ہے کہ جس کی عبادت رات اور دن کیجاتی ہے اور مین ایک تیرا بندہ ہون بہت ذلیل اور بہت فرمانبردار اور بہت عاجزی کرنیوالا۔ پہر اٹھارہ ہزار برس مجھکو کسی نے نہ بلایا اسکے بعد پہر خدا نے مجھکو پوچھا کہ تجہہ کو کس نے پیدا کیا پہر مینے عرض کی کہ تو میرا خالق ہی اور رازق بھی اور پیدا کرنیوالا بھی ہے اور مارنیوالا بھی ہے۔ اور میرے پیدا کرنے کا باعث تو ہے اور وارث بھی تو ہے اور مین ایک تیرا بندہ ہون مسکین ضعیف۔ پہر اٹھارہ ہزار برس تک مجھکو کسی نے نہ بلایا جب وہ برس گذر گئے تو پہر مجہسے سوال ہوا کہ مین کون ہون اور تم کون ہو۔ مین نے عرض کیا کہ تو خدا ہے جسنے خلقت پیدا کی ہے اور مین ایک بندہ بہت عاجز اور بہت تابعداری کرنے والا مجھکو جواب ملا کہ تو نے سچ کہا ہے۔ اے

جبرئیل اوسوقت مین نے بڑی دلیری کی اور عرض کی کہ میرے سب سے پہلے بھی آپ نے کسی کو پیدا کیا ہے یا مجھکو سب سے پہلے پیدا کیا ہے مجھکو جواب ملا کہ اپنے سامنے نظر کرکے دیکھہ۔ جب مین نے سونہہ اوٹھاکر اپنے سامنے سامنے کی طرف دیکھا تو مین نے ایک نور دیکھا جو بہت خوبصورت اور صاحب جمال تہا اوس نور کو دیکھہ کر میری آنکھین حیران ہوگئین اور مین نے اوس نور کے بہین دیار آگے اور پیچھے دیکھا۔ چار نور دیکھے اور مین نے عرض کیا کہ یا خداوندا یہ نور کیسے ہین کہ ان کے دیکھنے سے میری عقل حیران ہوگئی مجھہ کو جواب ملا کہ یہ نور اوس شخص کا ہے جسکے سبب سے مین نے تم کو اور باقی سب فرشتون کو پیدا کیا اور عرش اور کرسی اور لوح محفوظ و قلم و بہشت و دوزخ اوسی کے طفیل مین نے پیدا کئے یہ میرا حبیب ہے اور میرا نبی ہے اور اسکا نام محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے مین نے پوچھا کہ جو اسکے بہین ہین وہ کون ہین حکم ہوا کہ وہ اونکا وزیر ابوبکر صدیق ہے اور اوسکی دائین اونکا وزیر عمر خطاب ہے۔ اور اون کے آگے اونکا دوست عثمان اور اون کے پیچھے اون کا بہائی علی ہے رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین حضرت آدم نے جو بشارت دی ہے ابوہریرہ نے روایت کی ہے کہ جب آدمؑ پیدا ہوا بعد پیدا ہونے کے اونہون نے عرش کی طرف دیکہا تو اوسپر لکہا ہوا تہا (لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ) اور یہ بھی لکہا ہوا تہا کہ جس شخص نے گناہ کیا ہے اوسکی توبہ قبول نہوگی جب تک کہ وہ توبہ نہ کرے اور پیغمبر پر درود نہ بہیجے آدمؑ نے عرض کیا کہ یارب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کون ہے خدا نے فرمایا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ایک تیرا فرزند ہوگا تیری اولاد سے ہے اوسکے نام کے جو حرف ہین وہ یہ ہین۔ اول حرف کا نام (م) ہے اور وہ (م) ملک سے ماخوذ ہوا ہے اوسکے معنے یہ ہین کہ خدا اوسکو ملک دیدیگا۔ دوسرا حرف (ح) ہے اسکے معنے یہ ہین کہ خدا اوس کو ایسا حلم دیدیگا کہ اور کسی کو نہین دیا۔ تیسرا حرف (م) ہے اوسکے یہ معنے ہین کہ خدا اوس کو مجد دیگا کہ اور کو نہین دے۔ اور چہارم حرف (د) کے یہ معنے ہین کہ اسکا

دین اسلام ہوگا۔

حضرت عبدالرحمان بن زید انصاری رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ آدمؑ نے فرمایا کہ مین قیامت کے دن سب اپنی اولاد کے پیغمبرون کا سردار ہونگا۔

مگر ایک پیغمبر کہ نام اونکا احمدؐ ہے وہ مجھسے فضیلت سے زیادہ ہوگا اور اوسکی فضیلت کی سبب اوپر دو وجہ ہین۔ ایک یہ کہ اون کی بی بی خدیجہ شیطان کے دفعہ کرنے مین اون کے ہمراہ تھین اور میری عورت حواؑ شیطان کی مددگار تھین اسی واسطے مین بہشت سے نکالا گیا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ خدا نے اوسکی مدد کی اور اوسپر شیطان نے کبھی غلبہ نہ پایا۔ اور میرے پر شیطان نے غلبہ پالیا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جب آدم و حوا جنت مین تھے اور وہان بڑے آرام سے اپنی زندگی بسر کرتے تھے اوسوقت خدا نے جبرائیلؑ کو بھیجا کہ اونکو جنت کے بڑے بڑے مکان ملاحظہ کراوے جبرائیل حضرت آدم کو ہاتھ پکڑکر جنت کی سیر کراتا پھرا اوسی سیر مین ایک مکان پہ پہنچا کہ ایک اینٹ اوس مکان کی سونے کی تھی اور ایک اینٹ چاندی کی اور اوس مکان مین کنگرے زمرد سبز کے تھے اور اوس مین ایک تخت یعقوت احمر کا اور اوس تخت کے اوپر ایک قبہ بنا ہوا تھا نور کا اور اوس مین ایک آدمی تھا جو نہائیت حسن اور جمال رکھتا تھا اور نور کا تاج اوسکے سرپر تھا حضرت آدمؑ اوسکو دیکھکر حیران ہوئے اور پوچھا کہ خداوندا یہ کون ہے وہان سے جواب ملا کہ صورت بی بی فاطمہؓ زہرا پیغمبرؐ صاحب کی لڑکی کی ہے۔ اور اوسی مقام پر پیغمبرؐ خدا اور حضرت علیؓ اور حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسین علیہ السلام کو دیکھا اور عرض کی کہ خداوندا میری گناہ معاف کر اور ان پانچون کے طفیل میری توبہ قبول کر اور گناہ معاف کر جواب ملا کہ ان پانچون کے بدلے مین نے تیرا گناہ بخشا قرآن شریف مین یہ آیت ہے۔ فتلقی آدم من ربہ کلمات فتاب علیہ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سے

کو خدا نے تو صفین بخشین تو وہ بہت خوش ہوئے اور بہت مسرور ہوا اور موسیٰ نے خدا کی جناب مین عرض کی کہ تو نے مجھکو وہ کچھ بخشا ہے جو مجھ سے پہلے کسی کو نہین بخشا تھا۔ خدا نے فرمایا کہ مین نے سب دلون کو دیکھا جو میری پیدائش مین ہین کسی دل کو مین نے تواضع تمہارے جیسا نہین دیکھا اسی واسطے مین نے تم کو رسول بنایا اور تمہارے ساتھہ مین نے باتین کین پس جو مین نے بخشا ہے وہ لیلے اور میرا شکر کر اور جب تک زندہ ہے مجھہ کو یاد کر اور مرنے کیوقت میری وحدت اور حب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ فوت ہو حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ خداوندا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کون ہے کہ آپنے اپنی محبت اپنی توحید اوسکی محبت کے ساتہہ متلازم فرمائی

خدا کی جناب سے حکم ہوا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم وہ ہے کہ اوسکا نام مین نے عرش پر آسمانون اور زمینون کی پیدائش سے پہلے دو ہزار برس مین لکہا ہوا ہے اور اگر تم میری نزدیکی چاہتے ہو تو ہمیشہ اوسپر درود بہیجو اور یہ فرمایا کہ اگر مین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو پیدا نہ کرتا تو بہشت اور دوزخ کو بہی پیدا نہ کرتا اور چاند سورج اور رات دن اور فرشتے مقرب اور نبی مرسل اور آپ کو بہی پیدا نہ کرتا حضرت موسیٰ نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کو قبول کیا۔ اور حضرت موسیٰ کو یہ بھی فرمایا کہ آپکے ساتہہ ہمنے طور سینہ پر ملاقات کی تہی اور باتین کین تہین اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو ہم بلا دین گے عرش پر اور ہمارے نزدیک اسطرح سے ہوگا کہ جیسے کمان کے دونون چلے آپسمین ملے ہوئے ہوتے ہین۔

حضرت سلیمانؑ نے بھی آپ کی بشارت دی ہے جب حضرت سلیمانؑ سوار ہوکر اصطخر سے یمن کو جاتے تہے جب مدینہ کے قریب پونچے تو آپنے فرمایا کہ یہ مدینہ گہر ہجرت نبی آخر الزمان کا ہے۔ طوبے ہو نصیب اوس شخص کے جو اوس کے ساتہہ ایمان لائیگا اور اوسکی تابعداری کریگا جب وہان سے گذر کر مکہ شریف کے پاس پونچے تو دیکہا

کہ کعبہ مین تمام بت رکہے ہوئے ہین اور مشرک لوگ عبادت بتون کی کرتے ہین جب کعبہ سے
گذرے تو کعبہ رو یا پس اللہ نے وحی کی کعبہ کو کہ کعبہ سے پوچھو کیون روتا ہے اونہون نے آکر
پوچھا تو کعبہ نے عرض کیا کہ خداوندا میرے ایک نبی سے تیرے نبیون مین سے اور تیرے
اولیا میرے پاس سے گذرتے ہین مگر وہ میرے پاس سے گذر کر نہ تیری عبادت کرتے
ہین اور نہ تیرا ذکر کرتے ہین اور میرے درمیان مین بت پوجے جاتے ہین. خدا کی جناب سے
حکم ہوا کہ وہ وقت قریب آنیوالا ہے کہ مین ایک قرآن تیرے پاس بہیجونگا اور اسی شہر مین سے
ایک پیغمبر پیدا کرونگا وہ سب پیغمبرون سے اعلی ہوگا. اور ایک جماعت پیدا کرونگا کہ جو میری
عبادت کرینگے تیرے بیچ بیٹھ کر اور تیری زیارت اور طواف کرینگے اور تجہکو مین بتون
سے پاک کردونگا. یہ پیغام حضرت سلیمان کو پہنچا اور وہ کعبہ مین اُترے اور پانچ اونٹنین
اور پانچ ہزار گائے اور بیس ہزار بکرے وہان اونہون نے قربانی دی اور حضرت سلیمانؑ
نے اپنے ہمراہیون سے یہ کہا کہ یہی مکان ہے جہان نبی عربیؐ پیدا ہونگے.

حضرت عیسیٰؑ سے روایت ہے کہ جب وہ آسمان پر جانے لگے تو اونہون نے فرمایا کہ مین اپنے
خدا کی طرف جاؤنگا اور غار تلیطا کی طرف جاؤنگا اور وہ غار تلیطا وہ ہے کہ میری سچی گواہی
دیگا جیسے کہ مین نے سچی گواہی دی ہے.

آب مین اون حالات کا ذکر کرونگا کہ ایک بادشاہ گذرا ہے جسکا نام تبع تہا وہ
مکہ شریف کی طرف آیا اوسکے ساتہہ بہت سے امیر اور وزیر تہے اور لشکر بے شمار تہا اور سوار
بہت سے تہے اور چار ہزار آدمی حکیم اور عالم بہی اوسکے ہمراہ تہے وہ ملکون کو فتح کرتا ہوا
مکہ کے قریب پہنچا مکہ کے قریب کے رہنے والون نے اوسکی نہ کچہہ تعظیم کی نہ کچہہ خدمت
کی. بادشاہ کو اس بات سے بڑا غصہ ہوا اور وہ اونکے فعل سے بہت ناراض ہوا عمیار بیا اسکا
وزیر تہا اوسکے ساتہہ مشورہ کیا اور لوگون کی شکایت کی اوس وزیر نے عرض کی کہ
اے خداوند عرب وہ قوم ہے کہ جسکو جہالت بہت پسند ہے مگر اس جہالت کی وجہ سے

کہ یہی جگہ خدا کا گھر ہے اور اوس گھر کی لوگ تعظیم کرتے ہین۔ اسواسطے انکی جہالت بھی زیادہ ہے۔ بادشاہ چونکہ بہت متکبر تھا اوسنے ارادہ کرلیا کہ مین اوس گھر کو گرا دونگا اور ان لوگون کو بھی قتل کرونگا یہی خیال اوس کے دل مین گذرا تھا کہ خدا نے اوسکے سر مین ایسا درد پیدا کیا کہ اوسکے سونہہ اور ناک سے اور کانون سے خون جاری ہوگیا خون ایسا بدبودار تھا کہ کوئی آدمی بادشاہ کے پاس ایک لحظہ نہین ٹہیر سکتا تہا اوسنے چار ہزار حکیم کو بلایا اور علاج شروع کیا لیکن علاج سے کچہہ فایدہ نہ ہوا اور سبنے جواب دیا۔ اور سبنے مان لیا کہ اس مرض کے علاج سے وہ عاجز ہین۔ بادشاہ بہت تنگدل ہوگیا مگر ایک شخص ہے کہ سونہہ مین سے جو بہت لایق اور ہوشیار اور خداپرست تہا اوسنے وزیر کے ساتہہ صلاح کی کہ اگر بادشاہ میرے سوالون کا جواب دے تو مین عرض کرونگا چنانچہ وزیر حکیم کو بادشاہ کے پاس لے آیا اور خلوت مین بیٹھے حکیم جو سوال کرتا تہا بادشاہ اوسکا جواب دیتا تہا۔ جب حکیم نے یہ سوال کیا کہ آپنے اس مکان کے گرانے کا ارادہ کیا تہا۔ اور لوگون کے قتل کرنیکا۔ بادشاہ نے کہا کہ ہان یہ ارادہ کیا تہا۔ حکیم نے کہا کہ تمہاری مرض کا یہی سبب ہے کیونکہ یہ گہر اوس خدا کا ہے جو بہیدون پر اور پوشیدہ بہیدون پر اطلاع پا جاتا ہے۔ تم یہ آرزو اپنے دل سے اٹہا دو چنانچہ بادشاہ نے وہ آرزو اپنے دل سے اُٹہا دی اور یہ ارادہ کرلیا کہ جہانتک ہوسکے مین اس گہر کے ساتہہ نیکی کرونگا جب اسکی نیت بدل گئی تو خدا نے صحت کرنی شروع کردی۔

چنانچہ وہ تندرست ہوگیا اور اوسنے بڑی خشوع اور خضوع کے ساتہہ کعبہ کا طواف کیا اور سب فقیرون اور مکہ کے رہنے والے لوگون کو بڑی ضیافت دی اور کعبہ پر حصیر کا جامہ پہنایا۔ دوسری رات پہر اوسکو نظر آیا کہ یہ جامہ کعبہ کے واسطے مناسب نہ تہا اس سے بہتر جامہ ہونا چاہیے پہر دوسرا جامہ سنافیہ کا طیار کرکے پہنایا۔ تیسری رات اوسکو سمجہایا گیا کہ یہ کپڑا جو تمنے بنایا ہے بہت اچہا ہے مگر اس سے زیادہ تر

اچھا ہوتا چاہیے پہر تیسری رات سات اوچھاڑ حریر و بُرو یمانی کے بنا کر کعبہ کو پہناے پہر فرمایا کہ بتون کو کعبہ سے باہر نکال دیوین اور کوئی عورت حایض و نفاس والی کعبہ کے اندر نہ آوے پہر اوسنے ایک خط لکہا پیغمبر خدا کی طرف کہ مین آپ پر ایمان لایا اور اوس کتاب پر بھی ایمان لایا جو آپ پر نازل ہوگی اور اون حکمون پر بھی ایمان لایا جو اوس کتاب مین مذکور ہون گے اور آپ کا نام محمد صلے اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ بھی لکہا اور خاتم النبیین اور رسول رب العالمین اور یہ بھی لکہا کہ مین نے ملت ابراہیم آپکے باپ کی قبول کی ہے اور آپ پر بھی ایمان لایا ہون اور مین پہلا وہ شخص ہون جو آپکے اوپر ایمان لایا اگر مین جیتا رہا آپکے مبعوث ہونے پر تو مین آپکے سامنے ایمان لاؤنگا اور اگر مین مرگیا تو آپ دن قیامت کے میری شفاعت کرین اس کاغذ پر اپنی مہر کی اور دستخط کئے اور شاسول نامی ایک اپنے وزیر کو دیا کہ اس خط کو اپنے پاس رکہہ کہ اگر تو جیتا رہے تو پیغمبر خدا کے پاس خود پیش کرنا ورنہ اپنی اولاد کی سپرد کر دینا کہ جو کوئی اون مین سے جیتا رہے وہ پیش کرے حضرت کے پیدا ہونے ایک ہزار برس پہلے کا یہ ذکر ہے۔

ایک واقعہ اور بھی ذکر کرنے کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ نوشیروان بادشاہ کے عہد مین ملک یمن پر چڑہائی ہوئی اوسوقت بادشاہ کی فوج کے ساتہہ بہت سے قریش بھی تہے اور عبد المطلب بھی تہے جو حضرت کے دادا تہے۔ اخیر پر بادشاہ کے حضور سب قریش حاضر ہوئے اور بڑی عزتون کے ساتہہ وہان رہے۔ عبد المطلب نے بادشاہ کی صفت مین کچہہ کہنا چاہا تہا کہا اور بادشاہ کی عام مجلس مین وہ پڑہکر سنایا اور اُس پڑہنے کی ایسی تاثیر ہوئی۔ تمام مجلس مین واہ واہ کی آوازین ہوئین احسن واحسن کا شور آسمان تک پونچا۔ ایک دن بادشاہ نے اور سیف بن ذی یزن نے عبد المطلب کو اپنے خلوت خاص مین بلایا اور اوس کے ساتہہ کچہہ مخفی باتین کرتے رہے۔ بادشاہ نے فرمایا کہ اسے حرم کعبہ کے پیر اور لے ملک محترم کعبہ مین ایک مہمان جو بڑا کریم ہوگا

عدم سے شہود میں جلوہ گر ہوگا اور اوسکے دونوں کندہوں میں دونوں جگہ خالی ہوگی اور اوسکے ہونے سے نور اور اندہیرے سے جدا جدا ہوجاوینگے اور تمکو اور تمہاری اولاد کو بڑا فخر اور مباہات حاصل ہوگی اور مرتبہ بہتری خلقت کا قیامت تک آپکے خاندان اور آپکی اولاد میں رہیگا۔

عبد المطلب نے عرض کیا کہ جو شرف اور جو منزلت آپنے مجھ کو دی ہے بیشک ہے کہ بڑی عزت اور بڑے احترام کے ساتھہ رخصت ہوتا ہوں۔ بادشاہ نے فرمایا کہ اب تہوڑے دن باقی ہیں کہ آپکے گہر میں ایک فرزند ارجمند سعادتمند پیدا ہوگا جو حضرت آدم کی تمام صفتوں سے موصوف ہوگا اور شیث پیغمبر صاحب کی طرحسے اوسکے اوصاف ہونگے اور ادریس پیغمبر صاحب کی طرح وہ رفیع الشان ہوگا اور نوح پیغمبر کی طرح لوگوں کو بلاویگا اور ابراہیم کی طرح لوگوں کے ساتہہ دوستی رکہیگا۔ اسمٰعیل کیطرح خدا پر فدیہ ہوگا یعقوب کیطرح محنت کہینچنے والا ہوگا۔ یوسف کی طرح اوسکا حسن ہوگا۔ اور موسیٰ کی طرح وہ خدا سے باتیں کریگا۔ اور داؤد کی طرح اوسکی بادشاہی ہوگی۔ اور سلیمان کی طرح اوسکی حشمت اور دولت ہوگی۔ اور لقمان کی طرح اوسکی دانائی اور عقل ہوگی۔ اور سکندر کی طرح اوس کی بادشاہی اور حکومت ہوگی۔ اور حضرت زکریا کی طرح وہ خدمت گذار ہوگا اور حضرت یحییٰ کی طرح نیک اور پاک ہوگا حضرت عیسیٰ کی طرح پاک ہوگا اور اوسکا نام محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہوگا۔ اور باپ اوسکا مرجائیگا اور وہ یتیم ہوگا۔ اور اوسکا دادا اور اوسکے چچا اوس کی پرورش کرینگے اور جب خدا اوسکا پیغمبر بنانا ظاہر کریگا تو اوسکو رسالت اور نبوت کی خلعت پہناویگا۔ اور نہ وہ لکہا ہوا ہوگا نہ پڑہا ہوا۔ مگر اوسکے وجود سے خط نسخ تمام پہلی کتابوں پہ کہینچا جاویگا۔ اوسکے دوست عزت پاوینگے اور دشمن ذلیل ہونگے اور بتوں اور بت پرستوں کا بازار وہ توڑ دیگا اور صرف خدا کی وہ عبادت کریگا۔ اور لوگوں کو نیکی فرماویگا۔ اور خود بہی نیکی کریگا۔ اور بدی کرنے سے لوگوں کو

وہ بند کریگا اور خودبھی بدن نہین کرےگا اور بندے کو خدا کے سامنے جو کام کرنے چاہئے وہ سب کام کریگا عبدالمطلب نے عرض کی کہ بادشاہ سے یہ امید ہے کہ الطاف خسروانہ سے اسکی کوئی تشریح فرمائی جاوے سیف بن ذی یذن نے کہا کہ مجھکو قسم ہے خدا اور اوس کے کعبہ کی کہ اوسکے دادا آپ ہونگے اور جو کچھ ہمنے آپسے کہا ہے وہ سب سچ ہے اور یہی ہم پڑہا ہے آسمانی کتابون مین. عبدالمطلب نے یہ باتین سنکر بادشاہ کی بہت تعریف کی اور عرض کیا کہ میرا ایک فرزند تھا عبداللہ نام جیسا وہ خوبصورت تہا ایسے ہی سیرت اوسکی اچھی تھی اور میری محبت سب لڑکون سے اوس کے ساتھ اچھی تھی. مین نے ایک منت کی تھی کہ اگر وہ میری پوری ہو تو مین ایک لڑکا قربانی کرونگا خدا کے راہ مین. وہ کام میرا پورا ہوگیا اور مین نے اپنے سب لڑکون کے نام کا قرعہ ڈالا چنانچہ اوسی کا نام قرعہ مین نکلا پہر مینے اوسکا سو شتر دیکر ذبح کیا وہ جوانی کی عمر مین فوت ہوگیا جب وہ فوت ہوا تو اوسکی بی بی آمنہ حاملہ تھی اون کے مرنے کے بعد ایک لڑکا پیدا ہوا کہ جو صفتین بادشاہ نے بیان کی ہین اوس لڑکے کی صورت دیکہنے سے وہ سب اوسکے چہرہ سے ظاہر ہین. گو کہ ابہی وہ لڑکا ہے مگر سب آثار اوسکے ایسے ہین کہ فراست اور کیاست اور شہامت اور کرامت سب اوس کے چہرہ سے پائی جاتی ہین اور مجہکو اون کے ساتھ ایسا پیار ہے کہ مین اوسکو اپنے متوفی لڑکے کی جگہ جانتا ہون۔

جب عبدالمطلب نے یہ سب کچھ عرض کر دیا تو بادشاہ نے اونکو فرمایا کہ اے عبدالمطلب کہ تم اس معاملہ کو قوم یہود اور حسود سے پوشیدہ رکھو اور اپنی قوم کو ہرگز اطلاع نہ دو اور یہ بات یقین سے جانو کہ جب خطبہ سعادت اوسکے نام کا منبر سعادت پر پڑہا جاویگا تو قریش اوس کے ساتھ مخاصمت اور منازعت بہت کرینگے اور اوسکے رد کرنے مین اور دفعہ کرنے مین بہت کوشش کرینگے اور اسی ضرورت کے واسطے وہ مکہ چہوڑکر مدینہ مین ہجرت کریگا. افسوس کہ مین بہی اوسوقت تک نہ زندہ رہون. تاکہ مین اپنا لشکر آراستہ کرکے

اپنی فوجین یثرب کی طرف بہیجون اور اوسکے دین کی تقویت کرون یہ کہکر بادشاہ نے عبدالمطلب کو انعام شاہانہ دیکر عزت بخشی چنانچہ ہر ایک قریش کو دس غلام اور دس کنیز کیبن اور دو بردیمانی اور پنج رطل سونا اور دس رطل چاندی اور ایک رطل کستوری اور سو اونٹ دیا اور عبدالمطلب کو سب کے برابر دیا اور وطن کو رخصت کیا۔ کعب حبار رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ بخت نصر بادشاہ نے بہت سے بنی اسرائیل کو مارا اور قید کیا اور جلاوطن کیا۔ ایک روز اوسکو خواب آئی وہ اوس خواب سے ڈرا اور ساحرون اور کاہنون کو بلا کر اون سے کہا کہ مجہہ کو کیا خواب آئی ہے اوس خواب کی تعبیر بتلاؤ اونہون نے عرض کی کہ جب تک آپ خواب بتلا دین اوسکی تعبیر ہم کس طرح کرین۔ بخت نصر اوس خواب کو بہول چکا تہا صرف اوسکو خوف اور رعب اوس خواب کا اوسکی دل پر موجود تہا اور اوسکو بڑی خواہش تہی کہ کسطرح مجکو کوئی شخص ایسا ملے کہ خواب بہی بتلا دے اور اوسکی تعبیر بہی بتلا دے۔ اوسنے کاہنو اور ساحرون کو کہا کہ مینے تمہاری پرورش اسواسطے کی تہی کہ جب کبہی کوئی مجہہ کو ضرورت پیش آوے تو اوسکو تم حل کرو۔ سو تمنے میری ضرورت حل نہین کی اسواسطے تم کو تین دن کی مہلت ہے کہ میری خواب کی تعبیر اور خواب بہی بیان کرو ورنہ مین تم سب کو قتل کردونگا۔ یہ خبر تمام شہر مین مشہور ہوگئی اوس زمانہ مین دانیال پیغمبر اوسی بخت نصر کے قیدخانہ مین مقید تہے جس شخص نے یہ قصہ دانیال پیغمبر کو سنایا اونہون نے اوس شخص کو کہا کہ تم مجکو کسیطرح بادشاہ کے پیش کرسکو گے اوسنے کہا کہ ہان۔ اوس شخص نے بادشاہ کے پاس جاکر حالات ظاہر کی بادشاہ نے اوسیوقت دانیال کو بلوایا۔ جب دانیال حاضر ہوا تو جیسا کہ بادشاہ کی رعیت کا دستور تہا کہ جب بادشاہ کے پاس جاتے تو بادشاہ کو سجدہ کرتے۔ دانیال نے سجدہ نہ کیا بادشاہ کو اس بات سے اوس رنج ہوا اوسنے دانیال سے پوچہا کہ تمنے مجہکو سجدہ کسواسطے نہین کیا۔ دانیال نے کہا کہ میرا ایک خدا ہے جسنے مجہکو خوابون کی تعبیر کا علم دیا۔ اس شرط پر کہ اگر اوس کے سوائے کسی اور کو سجدہ کرون تو وہ علم میرا جاتا رہیگا۔ مینے اسی ڈر سے سجدہ نہین کیا اگر سجدہ کرون

تو وہ علم میرا جاتا رہیگا اور مین تمکو خواب کی تعبیر کیا بتلا سکونگا۔۔ میری دل مین یہہ بہی خیال آیا کہ اگر مین تم کو سجدہ نہ کرون اور تمہاری خواب کی تعبیر بتلا سکون تو آپ اس بات پر راضی ہونگے۔ بخت نصر نے کہا کہ تیرے سے اچہا میرے نزدیک کوئی آدمی نہین۔ کیونکہ تو نے اپنے خدا کے عہد کی وفا کی ہے۔ اور میرے نزدیک اوس بندہ سے کوئی اچہا آدمی نہین ہوسکتا جو اپنے خدا کے عہد کو پورا کرے۔ بخت نصر نے کہا کہ اب میرے خواب اور اوسکی تعبیر بیان کرو۔ دانیال نے بیان کرنا شروع کیا کہ آپنے رات کو ایک بت دیکہا تہا بڑا اونچا۔ اور اوسکا سر سونے کا تہا اوسکا شکم اور بازو ہاتہہ چاندی کے اور شکم سے لیکر گہٹنون تک تانبہ کی تہی۔ اور اوسکی پنڈلیان لوہے کی تہین اور اوسکے پاؤن مٹی کے۔ آسمان سے ایک بہاری پتہر اوس کے سر مین گرا اور اوس پتہر نے اوس بت کو سیدہ کی طرح چور کردیا۔ سونا۔ چاندی۔ لوہا۔ تانبا مٹی آپسمین ایسے ملے کہ بہت لوگ اوسکو الگ نہین کرسکتے تہے۔ اور تو اوس پتہر کو دیکہہ رہا تہا اور وہ بڑہتا جاتا تہا۔ اس حد تک کہ اوس پتہر نے تمام زمین گہیر لی سوائے آسمان اور اوس پتہر کے تجہکو اور کچہہ نظر نہین آتا تہا۔ بخت نصر نے کہا کہ تو نے سچ کہا ہے یہی خواب تہی۔ اب اسکی تعبیر فرماؤ۔ دانیال نے کہا کہ وہ بت تہا تمام قومین جنکی مذہب جدا جدا ہین۔ زر وہ گروہ ہے کہ جسکے آپ حاکم اور بادشاہ ہین۔ چاندی وہ گروہ ہے کہ آپ کا لڑکا اونکا بادشاہ ہوگا تانبا وہ لوگ ہین جو ملک روم مین رہتے ہین۔ لوہا وہ لوگ ہین جو ملک فارس مین رہتے ہین مٹی وہ لوگ ہین جو آیندہ زمانہ مین روم اور فارس کے بادشاہ ہونگے۔ وہ پتہر جو آسمان سے گرا تہا وہ ایک پیغمبر صلعم ہے جو آخری زمانہ مین ملک عرب مین پیدا ہوگا۔ اور تمام دینون کو باطل کردیگا اور تمام سلطنتین سنبہال لیگا۔ بادشاہون کی پیشین گویان تو بیان ہوچکین اب راہبون کی پیشین گویان بیان کی جاتی ہین۔ خزیمہ بنت ثابت رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ ابو عامر راہب نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پہلے بت پرستی اور کفر کو چہوڑ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مذہب اختیار کیا تہا۔ فقیرانہ لباس

پھنکر ملکوں مین پہرتا تہا حضرت ابراہیمؑ کے مذہب کی تحقیقات بہروا قصاراستے کرتا پہرتا تہا اوسی عہد مین اوسکو خبر ملی کہ آخر الزمان نبی پیدا ہوگیا ہے۔ اوسنے عقلمندون سے محمدی اخلاق بہی دریافت کئے۔ اور پیغمبرؐ صاحب کے اوصاف سنکر وہ آپکے دل مین یاد کرتا تہا ایکروز ایک مجلس مین ابوالہشیم قضاعی بہی موجود تہا وہ بہی موجد تہا اور نبی آخر الزمانؐ کے اوصاف اوس مجلس مین ہو رہے تہے۔

ابو الہشیم نے ابو عامر کو کہا کہ تو اوسکی صفتین سنتا ہے اگر تو اوسکو دیکہیگا تو اس سے زیادہ اوصاف کریگا۔

ابو عامر نے کہا کہ ہان خدا کی قسم جتنی اوسکی صفتین جو تو نے کہی ہین اوس سے زیادہ سنی ہین۔ ابو عامر نے بیان کرنا شروع کیا۔ کہ مینے ایک دفعہ سنا کہ ولایت یمن مین ایک کاہن پیدا ہوا ہے کہ وہ اپنے مقابل مین کوئی دوسرا کاہن نہین رکہتا۔ مہینہ رجب کا تہا مینے اپنے بیکرا اونٹہ پر سوار ہوکر اوسکی طرف روانہ ہوا۔ راتین چاندنی تہین شبا شب چلتا تہا۔ ایک رات مجہکو ایک جنگل مین نیند آگئی جب مین بیدار ہوا تو مینے دیکہا کہ جنگل ایسا ہے جب پہلے مینے کبہی نہین دیکہا تہا۔ اور اوس جنگل مین بہت جگہ فاصلہ فاصلہ پر آگ جل رہی ہے۔

چنانچہ ایک آگ کی طرف رخ کرکے چلا جب اوس آگ کے نزدیک پونچا تو مینے دیکہا کہ بہت لوگ اوس آگ کے گرد جمع ہین اور اون کی شکلین ڈراونی ہین۔ اون سے مین اور میرا اونٹہ دونو ڈرے میرے اونٹ نے میدان کی طرف بہاگنا شروع کیا۔ چنانچہ مین اونٹ سے گر پڑا۔ وہ لوگ میری طرف دوڑے آئے مینے فریاد کی اور اون سے پناہ چاہی۔ اونہین لوگون مین سے اور اون کے ہمراہی آگئے اور اونہون نے مجہہ کو مخلصی دلوائی۔ چار نفر اون سے میرے پاس بیٹہے رہے مجہسے اونہون نے پوچہا کہ تو کس قبیلہ سے ہے۔ مینے کہا کہ مین قبیلہ غسان سے ہون قبیلہ کے شکم سے۔ اونہون نے کہا کہ تم کو ہم قتل کرین اور تمہارا خون زمین پر گرا دین مین نے کہا کہ تمہارے پاس

پناہ لایا ہون بہت کرپر رحم کر۔ ادنہون نے کہا کہ تم کس کام کیوا سطے آئے ہو۔ مین نے کہا کہ مین یمن کو جاتا ہون تاکہ کاہنون سے کچھ غائب کی باتین سنون۔ اگر آپ کو کچھ خبر ہو تو مجھ کو خبر دیجئے کس نے چوتھے کی طرف اشارہ کیا کہ اس سے پوچھو۔ مین نے اوس سے پوچھا تو اوس نے کہا کہ ابو عامر مین تجھ کو وہ علم بتلاتا ہون کہ جو کسی کتاب مین مذکور نہین۔ مین تجکو قسمیہ کہتا ہون کہ پروردگار عالم بہت ناراض ہوا ہے۔ لوگون کے افعال سے اسواسطے وہ ایک شخص کو بھیجیگا۔ جو بادشاہون کی گردنین توڑیگا اور مغرورون کو پست کریگا۔ ابو عامر نے پوچھا کہ وہ کوئی بادشاہ ہوگا یا پیغمبر اوسنے کہا کہ حاشا کہ وہ بادشاہ ہو بلکہ ایک رسول ہوگا۔ بڑی شریف ذات سے اور اوسکی صفات بھی بہت لطیف ہونگی پیغمبر ہوگا نصیحت کے ساتھہ آراستہ کیا ہوا اور بڑا حلیم اور بڑا متواضع اور بڑا صاحب وقار اور خلق اوسکا بڑا وسیع ہوگا اور جو کچھ کہیگا سچ کہیگا اور جود کا معدن ہوگا اور مہربانیون کا منبع۔ ابو عامر نے کہا کہ مہربانی کرکے اوس شخص کی شکل وصورت بھی بتلائیے کہ مین سنکر اپنے وطن کو واپس جاؤن اوسنے کہا کہ اوسکا مونہہ بہت صاف اور چمکتا ہوگا اوسکا قد درمیانہ ہوگا اگر کسی سے اوسکو آزار پہنچے تو وہ صبر کریگا۔ اور انتقام لینے کی خواہش نہین کریگا۔ آنکھین اوسکی کھلی ہونگی۔ اور چوڑی مہر نبوت اوسکے دونون کندہون کے درمیان ہوگی اور اوسکی آنکھون کی سفیدی مین رنگین ہونگی سرخ رنگ کی نہ وہ لکھنا جانتا ہوگا نہ پڑہنا۔ مگر وہ تمام علمون کی حقیقت کو خوب جانتا ہوگا مبارک ہو اوس بندہ کو جو اوس کی تابعداری کرے اور مطابعت کرکے رہیگا۔ غرض یہ باتین سنکر ابو عامر اپنے ملک کو واپس گیا۔

آپ چند اُن واقعات کا ضروری ہے کہ جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو اوس رات۔ عبد المطلب جو اونکے دادا اوسکی شریعت مین تھے اور وہان بندگی اور عبادت کرتے تھے مین نے دیکھا کہ کعبہ نے سجدہ کیا اور فصیح زبان کی ساتھہ اوسنے کہا کہ خدا بڑا بزرگ ہے جس نے محمد صاحب کو پیدا کیا۔ کہ وہ اب مجھ کو بتون کی پلیتی سے پاک کریگا اور

ہیں جو بڑا بت تہا وہ سونہہ کے بہار گرا اوسی وقت مین نے آواز سنی کہ آمنہ کے گہر لڑکا پیدا
ہوا ہے ایک طشت خدا نے اوسکو بہیجا ہے کہ اوسپر اوسکو غسل دینگے اور فرشتون کو خدا نے
کہا کہ کسی خزانون کی کنجیان مین نے اوسکو دین ہین جب مین نے یہ بات سنی تو مین حیران ہو گیا
مین نے دیکہا کہ مین یہ خواب دیکہتا ہون یا صحیح واقعہ ہے مین بطحا کی طرف جو راستہ تہا وہان سے
باہر گیا صفا کو مین نے دیکہا کہ وہ بلند ہو رہا ہے اور مروا پہاڑ بہت مضطرب ہے ہر طرف سے
مجہکو آواز آتی کہ اے قریش کے سردار کیا وجہ ہے کہ تو مضطرب ہے اور کانپتا ہے مجہے
کوئی طاقت نہ تہی کہ مین اوسکا جواب دون۔ مین آپکے گہر کی طرف کو چلا آیا تاکہ اوسکو دیکہون۔
جب مین آپکے دروازہ پر پہونچا تو ایک مرغ سفید کو دیکہا کہ وہ دونون بازو پہیلائے ہوئے آپ
کے گہر کے اوپر پڑا ہے اور پہاڑ مکہ کے اوسی کی روشنی سے نورانی ہو رہے ہین اور ایک
بادل سفید آپکے گہر پر سایہ کئے ہوئے ہے اور وہی بادل مجہکو اندر آنے سے منع کرتا
ہے۔ مین وہان ٹہیر گیا اور پہر سوچنے لگا کہ یہ جو مین نے دیکہا ہے آیا دیکہتا ہون یا سویا ہوا
اور کستوری کی خوشبو ایسی آتی تہی کہ میرے دماغ کو معطر کرتی تہی۔ آخر مین نے بہت جلدی
کر کے آپکے گہر مین داخل ہو گیا اور آکر آمنہ جس چارپائی پر تہی اوسپر کہڑا ہوا جب اوسنے آمنہ
کو دیکہا تو وہ نور جو اوسکے ماتہے پر نظر آتا تہا موجود نہ تہا۔ اوسنے کہا کہ اے آمنہ وہ نور جو تیرے
ماتہے پر نظر آتا تہا وہ کہان گیا۔ اوس نے کہا کہ مین نے لڑکا تولد کیا ہے وہ مرغ سفید جو
آپنے دیکہا ہے وہ میرے ساتہہ لڑتا تہا۔ اور کہتا تہا کہ محمد صلے اللہ علیہ سلم کو مین دودہ
دونگا۔ اور ایک شخص آیا اوسکے ہاتہہ ایک زمرد سبز کا ایک طشت تہا اور اوسنے اوس
طشت مین اوسے غسل دیا اور اوسکو ہدایت کی کہ یاد رکہہ اسکو تین روز تک کوئی نہ دیکہے
عبد المطلب نے کہا کہ اوسکو لاؤ مین دیکہون۔ بی بی نے کہا کہ افسوس ہے جو اوسکو آپ
نہین دیکہہ سکتے۔ عبد المطلب نے تلوار کہینچی اور کہا کہ اوسکو جلدی لا ورنہ تجہکو یا اپنے آپ کو
مار دونگا۔ بی بی نے کہا کہ اگر اوسکو آپ دیکہنا چاہتے ہین تو وہ اوس گہر مین ہے۔

عبدالمطلب اُس گہر مین گئے جب اُس گہر مین داخل ہوئے تو اونہون نے دیکہا کہ ایک شخص جسکی شکل بہت ہیبت ناک تہی تلوار کہینچ کر اون کی طرف آیا اور اوسنے کہدیا کہ واپس چلے جاؤ۔ تین روز تک فرشتے آپ کی زیارت کرینگے اوسوقت تک آپ نہین دیکہہ سکتے عبدالمطلب کے ہاتہہ سے تلوار گر گئی اور بدن پر لرزہ پڑگیا جب وہ باہر نکلے تو اون کے دل مین خیال آیا کہ قریش کو یہ حال بتلادین۔ مگر اون کی زبان نہ چل سکی اور سات روز تک وہ بات نہ کرسکے جب آپ تولد ہوئے تو ختنہ پہلے سے کیا ہوا تہا اور ناف کاٹی ہوئی تہی اور آپکا سونہہ ہلتا تہا۔ بی بی آمنہ نے جو اوسکے سونہہ پر کان رکہا تو آپ کہہ رہے تہے کہ لاالہ الااللہ وانی رسول اللہ ایک نکتہ علما نے یہ بہی لکہا ہے کہ جب حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے تو اونہون نے فرمایا تہا کہ مین اور میری مان پاک ہین اور مین نبی ہون اور جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اور آپنے صرف خدا کی وحدانیت کی گواہی دی اور اپنے آپکو رسولؐ ظاہر کیا ایک لطیفہ اور بہی ذکر کرنے کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ جو مہر آپکے دونون شانون کے درمیان مین تہی اوسپر توحید کا کلمہ لکہا تہا۔ قریش کے کافر اور یہودیون نے ہرچند چاہا کہ اوسکو محو کردین مگر وہ نہ کرسکے۔ فاطمہ شقیقہ جو مان عثمان ورابی العاص اوس سے روایت ہے کہ مین اوس رات آمنہ کے پاس تہی۔ مین نے آسمان کی طرف دیکہا کہ آسمان سے تارے ٹوٹ کر زمین پر آرہے ہین۔ مگر جب لڑکا پیدا ہوا تو آمنہ کا گہر نور سے سفید ہوگیا کہ سوائے نور کے دوسری چیز نہین نظر آتی تہی اور بی بی شفا کہ عبدالرحمان بن عوف کی مان نے روایت کی ہے کہ مین اوسوقت آمنہ کے سامنے تہی غیب سے مین نے آواز سنی کہ ایک شخص کہہ رہا ہے برحم ربوک۔ اسکے معنے یہ ہین کہ تیرے اوپر تیرے خدا کی رحمت ہو اور ایسا نور چمکا کہ مشرق سے مغرب تک مہرے سامنے نظر آرہا تہا چنانچہ شام کے محل بہی مجہہ کو نظر آرہے تہے۔ اوسکے بعد مین کانپتی اور میرے بدن پر لرزہ ہوگیا۔ ایک اور واقعہ ذکر کرنے کے قابل ہے کہ آپ کی پیدائش سے دوسرے

روز یہود کے حبار عبد المطلب سے پوچھتے تھے کہ آپکے خاندان میں کوئی لڑکا پیدا ہوا ہے یا نہیں۔

ایک اور واقعہ ذکر کرنے کے قابل ہے کہ ایک شخص جسکا نام یوسف تہا قریش کے پاس آیا اور اوسنے قریش سے پوچھا کہ تمہارے مین سے وہ کون شخص ہے کہ جسکے گہر کل رات لڑکا پیدا ہوا۔ اونہون نے کہا کہ وہ عبد المطلب ہے اونہون نے عبد المطلب سے کہا کہ وہ لڑکا دکہاؤ۔

چنانچہ عبد المطلب اونکو گہر مین لے گیا اور پیغمبر خدا اٹہا کر اوسکے سامنے لائے۔ اوس نے آپکی دونون آنکہین دیکہین اور وہ مہر جو آپکے دونون شانون مین تہی دیکہی اور زمین پر گر پڑا اہل قریش ہنس پڑے۔ یوسف نے کہا کہ اے لوگو میرے پر ہنستے ہنسو۔ خدا کی قسم ہے کہ میرے پر ہنسو خدا کی قسم ہے کہ یہ پیغمبر پیدا ہوا ہے جو تم کو تلوارون سے مار یگا اور اسکا غلبہ شرق اور غرب مین ہو جاوے گا۔ ایک واقعہ اور ذکر کرنے کے قابل ہے کہ یہ روایت عروہ بن الزبیر کی ہے کہ قوم قریش کے پاس بت خانہ مین ایک بت تہا سال مین ایک دفعہ وہ اوس بت کا طواف کرتے تہے اور اوس دنکو وہ عید کا کہتے تہے اونٹ قربانی کرتے تہے اور عام لوگون کو دعوت کہلاتے تہے اور شراب پیتے تہے۔ جس دن پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو اگلی فجر اون کی عید کا دن تہا۔ جب وہ بت خانہ مین گئے اور بت کو دیکہا تو اوندہے سو نہہ گرا ہوا تہا۔ اونہون نے اٹہا کر اوسکو کہڑا کیا اور پہر وہ گر گیا پہر کہڑا کیا پہر گر گیا۔ جب اونہون نے اپنے سامنے یہ معاملہ دیکہا تو بہت غمگین ہوئے اور اوس بت کے اندر سے یہ آواز آئی کہ وہ پیدا ہونے والا پیدا ہو گیا ہے جسکے نور سے تمام اندہیرے شرق اور غرب کے روشن ہو جاوینگے۔

ایک اور امر ذکر کرنے کے قابل ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب بات کرتے قابل ہوتے تو پہلے آپنے آسمان کی طرف دیکہا۔ آسمان کو دیکہہ رہے تہے۔ اور سیدہ حلیمہ

جو چہارم بات کی وہ یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ قد وسنا نامت العیون والرحمن لا ناخذہ سِنتاً ولا نوم - اس کے معنے یہ ہین کہ نہین ہے کوئی خدا مگر ایک اللہ اور وہ اللہ قدوس ہے جہان کی آنکھین سوگئی ہین اور وہ اللہ ایسا رحمان ہے کہ نہ اوسکو اونگہ آتی ہے اور نہ اوس کو نیند آتی ہے - اور آپ کی یہ عادت ہوتی تہی کہ اگر آپ کا بدن ڈہانکنے والا ظاہر ہو جاوے تو آپ اوسپر غصہ کرتے تہے کہ جبتک وہ ڈہانکا نہ جاوے - اور لڑکون کو جب کہیلتے دیکہتے تہے تو ان سے الگ ہو جاتے تہے اور اون کو منع کرتے تہے کہ مت کہیلو - اسی بی بی کی روایت ہے کہ آپ میری گودی مین بیٹہے ہوئے تہے - بہت سی بکریان آئین ایک بکری اون مین سے میرے پاس آکر پیغمبر صاحب کو سجدہ کیا اور پہر آپ کا سر چوما اور پہر گلہ کی طرف چلی گئی -

جب آپ چالیس روز کے تہے تو ایک روز آپ بی بی حلیمہ کے پاس وقت رات کے تہے - آپ چاند کے ساتہہ اشارتین کرتے تہے - ابن عباس نے جب آپ بڑے ہوئے تو آپ سے پوچہا کہ آپ چہوٹی عمر مین جب چالیس روز کے تہے اور حلیمہ نے آپ کو اُٹہایا ہوا تہا اور آپ چاند کے ساتہہ اشارتین کرتے تہے وہ کیا بات تہی آپ نے کہا کہ حلیمہ نے میرا ہاتہہ باندہا ہوا تہا اور ایسا باندہا تہا کہ مجہکو درد ہوتی تہی اور مین رونا چاہتا تہا - چاند مجہکو کہتا تہا کہ آپ نہ روئین کہ اگر آپکے رونے کا ایک قطرہ زمین پر گرے گا تو زمین پر کبہی گہاس نہ ہوگا ابن عباس نے پہر اون پر یہ سوال کیا کہ آپ اون دنون مین چالیس روز کے تہے - آپ کو یہ علم کس طرح ہوا پیغمبر خدا نے فرمایا کہ لئے چچا قسم ہے اوس خدا کی کہ میری ذات اوس کے ہاتہہ مین ہے - مین اوس قلم کو لوح محفوظ پر چلتی تہی سنتا تہا کہ جب مین ماں کے شکم مین تہا - پہر آپنے کہا کہ مین اس سے زیادہ کچہہ کہون حضرت عباس نے کہا کہ فرمائے آپنے کہا کہ مینے چاند اور سورج کو جبکہ وہ سجدہ عرش کے پاس خدا کو کیا کرتے تہے اوس کو مینے خود دیکہا ہے - اگر آپ کی مرضی ہو تو مین اس سے بہی زیادہ کچہہ کہون حضرت عباس

نے عرض کی کہ کچھہ اور بہی فرمایئے۔ آپنے فرمایا قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ میرا نفس اوسکے
قبضہ میں ہے کہ خدا نے ایک لاکہہ چوبیس ہزار پیغمبر پیدا کئے ہین مگر جب تک اونکی عمر چالیس سال
کے نہین ہوئی تب تک وہ نہین جانتے تہے کہ وہ پیغمبر ہین البتہ ایک حضرت عیسیٰ نے کہ جنہون نے
پیدا ہوتے ہی یہہ فرمایا تہا کہ (انی عبداللہ و آتانی الکتاب و اجعلنی نبیا) اسکے معنے یہ ہین کہ مین
ہون بندہ خدا کا جسنے میرے اوپر کتاب نازل کی اور مجہکو نبی بنایا۔ یہ فرما کر آپنے پہر فرمایا کہ اس
سے اور کچھہ زیادہ کہون ابن عباس نے عرض کی کہ کچہہ اور فرمایئے آپنے فرمایا کہ مین سوموار
کو پیدا ہوا تہا۔ اوسی رات خدا نے سات پہاڑ آسمانون پر پیدا کئے اور اون پہاڑون پر اسقدر
فرشتے بٹہلائے کہ جنکا شمار سوائے اوسکے اور کوئی نہین جانتا کہ وہ فرشتے خدا کی عبادت تسبیح
تقدیس کرتے ہین اور قیامت تک کرتے رہینگے۔ اور ثواب اوس تسبیح اور تقدیس کا مجہکو بخشا
اور وہ فرشتے میرے پر یہہ درود بہیجینگے۔ (اللہم صلے علی محمد و علی آل محمد فی الاولین و الاخرین
و فی الملاء الاعلے الی یوم الدین۔) آپکی عمر جب دو سال کی ہوئی تو آپ ایسے جوان جسیم
قد و قامت مین تہے کہ چار سالہ لڑکون کے ساتہہ برابری کرتے تہے۔ ایکدفعہ کا ذکر ہے
حلیمہ فرماتی ہین۔ میرا ارادہ ہوا کہ اون کو اون کی مان کے سپرد کردون مگر جو ایام وہ میرے
پاس رہے تہے خیر و برکت مجہکو اور میرے قبیلہ کو ہوئی اون کو دیکہہ دیکہہ کر ہمارا دل خوش ہوتا
تہا اسواسطے اون کی صحبت سے ہم علیحدہ ہونا نہین چاہتے تہے۔ آخر اون کو ہم ان کے
پاس لے گئی۔ اور جا کر ہمنے عرض کیا کہ جو گرمی مکہ مین پڑتی ہے اور کچہہ وبا کی مرض بہی ہے
ہمکو خوف ہے کہ اس بچہ کو آسیب نہ پہونچے۔ اگر آپ اجازت دیوین تو ہم ان کو اپنے قبیلہ
مین لیجاوین اور چند روز وہان ٹہرین۔ بہت رد و کد کی بعد اونہون نے منظور کیا کہ آپ اون کو
اپنے قبیلہ کی طرف لیجاوین۔ ہم لیکر روانہ ہوئے۔
ہم جاتے تہے کہ راستہ مین ہمکو ایک گروہ نصاریٰ کا ملا اونہون نے پیغمبر خدا کو بہت
خیال سے دیکہنا شروع کیا اور اپنے سب کام چہوڑ دیئے۔ وہ کبہی مہر نبوت کو دیکہتے تہے

اور کبھی سرخی آنکھون کی دیکھتے تھے۔ آخر اونہون نے مجھسے یہ سوال کیا کہ یہ تیرا لڑکا کبھی سرخی
آنکھون کی شکایت کرتا ہے مینے کہا کبھی نہین پھر اونہون نے پوچھا کہ کبھی سرخی آنکھون
کی جاتی رہتی ہے۔ مینے کہا کہ یہ سرخی کبھی نہین جاتی۔ ایسے ہی رہتی ہے ان سوالون کے
بعد اونہون نے کہا کہ جسقدر مال تم کو بکار ہو وہ ہمسے لے اور ہم ہمیشہ تیرے احسان مند
رہینگے کہ یہ لڑکا ہم کو دیدے کہ ہم ہمکو حبش لے جاوینگے۔ کیونکہ اس لڑکے کی بڑی
شان عظیم ہوگی۔ ہمنے اپنی کتابون مین پڑھا ہے کہ دنیا مین پیغمبر آنیوالون سے صرف
ایک باقی ہے۔ سو ہمین گمان پڑتا ہے کہ یہی ہوگا۔

حلیمہ فرماتے ہین کہ مین اس بات سے ڈری اور رات کیوقت اونکو لیکر چل پڑی اور
اپنی قوم کے پاس پہونچ گئی جب مین وہان پونچی تو مجھپر بہت سا فضل آلہی ہوگیا۔ ہماری
کھیتی اور پیداوار ہمیشہ بڑھتی رہی اس حدتک کہ ہم اپنی قوم کی سردار ہوگئی۔ جب آپ
کی عمر تین برس کی ہوئی تو میرے لڑکون کے ساتھہ بہت محبت کرتے تھے آپ نے
مجھسے پوچھا کہ آپکے لڑکے تمام دن کیا کام کرتے ہین۔ مین نے کہا کہ بکریان چراتے
ہین۔ اونہون نے کہا کہ مجھکو ساتھہ کیون نہین لیجاتے تاکہ مین بھی اون کے ساتھہ جاکر
بکریان چراؤن اگر مین تمام دن کام کرون تو میرا وقت ضایع نہ جاوے۔ حلیمہ عذر کرتی
تھی اور وہ مبالغہ اور اصرار کرتے تھے آخر مین نے کہا کہ آپ اس بات کو پسند کرتے ہین کہ
ان کے ساتھہ جاکر بکریان چراوین۔ آپنے فرمایا کہ وہان مین پسند کرتا ہون۔ اگلے دن
کی صبح کو مین نے آپکے سرکو کنگی کی اور آنکھون کو سرمہ ڈالا اور کپڑے پہنائے آپنے
لکڑی ہاتھہ مین لی اور بھائی رضاعیون کے ساتھہ جاکر تمام دن بکریان چراتے رہے اور
مدت تک یہی معاملہ رہا کہ صبح جاتے اور شام کو واپس آتے تمام دن بکریان چراتے۔

حلیمہ کی بہن ایک روز شیما آپکے پاس گئی اور آپ کو بکریان چراتے دیکھا۔ جب وہ
حلیمہ کے پاس گئین تو شیما سے حلیمہ نے پوچھا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم صاحب کو تمنے

کہین دیکھا ہے۔ اوس نے کہا کہ ہان مین نے دیکھا ہے کہ وہ بکریان چراتے تہے حلیمہ نے کہا کہ افسوس ہے مجبپر کہ میرا بیٹا ایسے جنگل مین اور ایسی گرمی مین کسطرح وقت گذارتا ہوگا۔ شیما نے کہا کہ اے مان کچہہ خیال نکر کہ میرا بہائی گرمی کو کچہہ نہین جانتا ایک بادل کا ٹکڑا ہے کہ وہ ہمیشہ سر پر سایہ رکہتا ہے جسطرف وہ جاوے بادل سر پر ہوتا ہے۔ وہ تین ماہ اسی حال مین گذر گئے۔

ایک روز کا ذکر ہے کہ دوپہر کا وقت تہا کہ حلیمہ کا بیٹا جسکا ضمرہ نام تہا فریاد کرتا ہوا اور دوڑتا ہوا پونچا جسکی آنکہون سے آنسون جاری تہے اُسنے کہا کہ اے مان خبر دار ہو کہ میرے بہائی قریشی کا زندہ بچنا مشکل ہے۔ مین نے یہ بات سنکر فریاد کی اور روئی اور پہر مین نے پوچہا کہ تم اتنے ناراض ہو بات کیا ہے۔ اوس نے کہا کہ بات یہ ہے کہ ہم آپسمین بکریان چرا رہے تہے کہ دو آدمی سبز پوش ہوا مین اوڑتے ہوئے ہمارے پاس آئے اور ہمارے بہائی قریشی کو اُٹہا کر لے گئے اور ایک پہاڑی کے سر پر لیکر جا چڑہے اور مین بہی گیا اونہون نے اوسکو سلا دیا اور چہری نکالکر اوسکے پیٹ کو چاک کیا۔ مین یہ حال دیکہہ کر تمہاری طرف دوڑا اوسکا حال مجہہ کو کچہہ معلوم نہین کہ اتبک زندہ ہے یا مرگیا مین اور میرا خاوند یہ حال سنکر اوسکی طرف دوڑے۔ جب ہم وہان پونچے تو آپ اسکے ڈالتے تہے اور آسمان کی طرف دیکہہ رہے تہے مین نے کہا کہ اے فرزند مجہکو تو نے حیرانی مین ڈالدیا اور خود ہنس رہا ہے۔ تمہارا حال کیا ہے اور اسوقت آپ کو کیا آزار ہے آپ نے فرمایا کہ اے مان سب خیریت ہے جسوقت مین بکریان چراتا تہا۔ اوسوقت دو آدمی آئے اور مجہکو اُٹہا کر پہاڑ پر لے آئے اور ایک نے میرے حال پر بہت مہربانی کی اور تہپک کر سلا دیا اور میرے سینہ سے لیکر ناف تک چاک کر ڈالا مگر مجہہ کو کوئی رنج اور درد نہوا ایک طشت زمرد کا اون کے ہاتہ مین تہا اور اوس مین برف پڑی ہوئی تہی اونہون نے ہاتہ ڈالکر اندرون کو باہر نکالڈالا اور دلکو بہی نکال لیا اور

اوس برف سفید کے ساتہہ دہوڈالا اور پہر اندر رکہہ دیا۔ دوسرا آدمی اُٹھا اور اوسنے پہلے کو
کہاکہ تو خداکا فرمان بجالایا ہے۔ اب اُٹہہ اور وہ دوسرا میرے نزدیک آیا اور اوسنے ہاتہہ
ڈالکر ایک کالی شئے کو نکالکر باہر پہینک دیا اور مجھکو اوسنے فرمایا کہ آپکے وجود مین جو حظ شیطانی
تہا وہ نکالدیا ہے۔ اور آپ کو مین نے وسوسہ شیطان اور شیطان کے مکر دن سے خلاصی
دلادی اور کچہہ چیز ایسی اون کے ساتہہ تہی اونہون نے میرے پیٹ مین بہر دی کہ مین نے
اوس سے نرم چیز اور خوشتر چیز پہلے کبہی نہین دیکہی تہی۔ ایک تیسرا شخص آگیا اور اوس نے
دونون کو کہاکہ اب تم اپنا کام کرچکے ہو رخصت ہوجاؤ اور وہ آپ میرے سینہ پر ہاتہہ پہیرنے
شروع کیا جیسے وہ پہیرتا تہا میرا وہ شگاف سینہ کا خودبخود اچہا ہوتا جاتا تہا۔ ایک نے دوسرے
کو کہاکہ اسکو اس کی امت کے دس آدمیون کے برابر وزن کیا تو اوس وزن سے زیادہ
نکلا۔ اون تینون آدمیون نے میرا سوتہہ اور سر چوم کر یہ فرمایاکہ اے خداکے دوست تجہپر خدانے
دو نعمتین بخشین ہین اور جو رحمتین کیں ہین وہ آپ کو خدا نصیب کرے اور یہ کہکر آسمان کی
طرف چلے گئے اور مین اونکو دیکہتا تہا۔ حلیمہ نے پیغمبر خدا کو اُٹھاکر اپنے گہر لے آئین اور
اپنے لڑکون کو کہاکہ یاد رکہو کہ پہر کبہی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو جنگل مین نہ لے جاؤ اور اپنے
شوہر سے پوچہاکہ کیا صلاح ہے اسکو ماں کے سپرد کرین یا نہ مجہہ کو اسبات کا وہم ہے کہ
کوئی جن یاکوئی شئے اسپر غلبہ نہ کرین۔ حلیمہ کے خاوند کا نام۔ ابو ذیب تہا اوسنے کہاکہ کوئی
رنج یا غم اسکو ابتک نصیب نہین ہوا اور ایسا بابرکت فرزند کسی کی ماں نے نہین جنا ہوگا۔
اور یہ سعادت اور برکت جو پونچی ہے صرف اسی کا طفیل ہے۔ کیونکہ پہلے ہمارے پاس صرف
دس بکریان لاغر تہین اور جب سے آپ آئے اب تین سو ۳۰۰ بکری ہوگئی ہے اور چہوٹے
بڑے ہماری تعظیم کرتے ہین۔ لوگون نے حلیمہ سے کہاکہ بہتر یہ ہے کہ اسکو کسی کاہن
کے پاس لیجاؤ اور یہ لڑکا اپنا قصہ اوس کاہن کو سنا دے۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایاکہ مجہکو خیر فضل ہے کسی کاہن کے پاس جانے کی حاجت نہین۔ مگر لوگون نے

اوسکو بہت تنگ کیا اسلئے وہ کاہن کے پاس لیگئی اور آپ کا قصہ کاہن کے سامنے شروع کیا۔ کاہن نے کہا کہ تو لیں کر یہ لڑکا اپنا حال خود سنا دیگا۔

چنانچہ آپنے اپنا قصہ سنایا جب آپ سارا قصہ سنا چکے کاہن اوسی وقت اٹھا اور آپکو اٹھالیا اور آپکو سینہ پر رکھہ لیا اور شور اور فریاد کی اور کہا کہ اے عربوں جلدی آؤ کہ جو بلا تم پر نازل ہوئی ہے اوسکا ظہور بہت نزدیک آگیا ہے۔ اس لڑکے کو مار دو اور مجھکو بھی اسکے ساتھہ مار دو۔ کیونکہ اگر یہ جیتا رہا اور جوان ہوگیا تو تمہارے عقلمندوں کو بیوقوف بنا دیگا۔ اور تمہارے دین کو وہ جھوٹا دین بنا دیگا۔ اور ایک ایسے دین کی تم کو ہدایت کریگا کہ جو تمنے نہ دیکھا نہ سنا۔

حلیمہ نے اوسکو بہت جلدی اوسکے ہاتہ سے لے لیا۔ میں نے کہا کہ اگر مجھہ کو پہلے معلوم ہوتا تو میں تیرے پاس پہلے ہی نہ لاتی۔ جب یہ واقع ہوا تو لوگوں نے مجھہ کو کہا کہ چاہیے کہ اس لڑکے کو عبد المطلب کے پاس پہونچا کیونکہ اندیشہ ہے کہ اوسکو کوئی آسیب نہ پہونچے۔ حلیمہ نے کہا کہ میں ایک جانور پر سوار ہوئی اور آپکو آگے بٹہایا اور وہان سے روانہ ہوئی اور مجھکو یہ خیال رہا کہ آپ کو ایک لحظہ بھی جدا نہ کروں۔

جب میں مکہ کے دروازہ پر آپ کو لے آئی تو میں نے آپکو بہت سے آدمی بیٹھے ہوئے تہے اون میں چھوڑ دیا اور میں قضاء حاجت کے واسطے باہر گئی۔ مگر جب میں باہر ہی تھی تو ایک بڑی سخت آواز میرے کانوں میں پہونچی اسواسطے میں جلدی واپس آئی اور اون لوگوں سے پوچھا کہ جس لڑکے کو میں چھوڑ گئی تھی وہ کہاں ہے۔ اونہوں نے کہا ہمکو کچھہ خبر نہیں۔ میں ڈہونڈہتی پہری مگر کوئی پتہ نہ ملتا تہا اور میں بہت رو رہی تھی اور میرے ساتہہ بہت لوگ روتے تہے۔

اسی حال میں میں نے ایک بوڑہے آدمی کو دیکھا جو ناتوان اور ضعیف تہا وسنے مجھسے کہا کہ کیا حال ہے۔ میں نے سارا قصہ سنا دیا اوس بوڑہے نے کہا کہ

ہبل و لات عزیٰ اگر تو چاہے وہ تیرے لڑکے کو تیرے پاس پونچا دین تو اگر نہین
جاتی تو مین جاکر اون سے عرض کرون مین نے اوس سے کہا کہ تیری عقل ماری گئی ہے
تم کو یاد نہین ہے کہ ہبل و لات عزیٰ کے ساتہہ کیا گذری تہی۔ وہ بوڑہا خود بخود چلا گیا جاکر
اون بتون کے ساتہہ یہ عرض کی کہ اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ کو اگر ملادے تو وہ
آپ کی بہت تعظیم کریگی جب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نام لات عزے کا سنا تو لات عزے
اور باقی سب بت سر کے بہار گر پڑے اور اونہون نے اوس شیخ سے کہا کہ اے شیخ تو
نہین جانتا کہ ہمکو وہی مارے گا۔ وہ شیخ واپس آیا اور وہ بہت روتا تہا اور بید کی طرح
کانپتا تہا۔ اور اوسکے ہاتہہ سے عصا بہی گر گیا مجہہ کو آکر اوسنے کہا کہ اے علیمہ تو نہین
جانتی کہ تیرے لڑکے کا وہ ایک خدا ہے جو اوسکو ضایع نہین کرے گا اور تیری امانت
کو تیرے پاس پہر پونچا دے گا۔ مین نے پہر خیال کیا کہ مین عبد المطلب کو جاکر
خبر کردون اس سے پہلے کہ اوسکو خود بخود خبر ہو جاوے۔ مین گئی اور جاکر قصہ بیان کیا۔
اوسنے خیال کیا کہ کوئی قریشی اوسکو لے گیا ہوگا۔ اسواسطے اوسنے اپنے ہتیار پہن
لئے اور آل غالب کو بلایا ہر طرف سے اس کے پاس لوگ پونچے۔ لوگون نے کہا کہ ہم
بہی سوار ہوتے ہین آپ بہی سوار ہو دین۔ چنانچہ سوار ہوئے اور سوار ہوکر روانہ
ہوئے اور عبد المطلب خدا کی جناب مین مناجات کرتا تہا راستہ مین اوسنے آواز سنی کہ
کوئی کہنے والا یہ کہہ رہا ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک خدا ہے کہ اوسکو کبہی ضایع
نہ کرے گا۔ اور کبہی نہ خوار کرے گا۔ عبد المطلب نے اوس آواز کرنے والے کو کہا کہ
مجہکو اوسکا پتہ بتاؤ۔ ہاتف نے پتہ بتایا کہ وادی تہامہ مین وہ ملے گا۔ عبد المطلب اوس
طرف روانہ ہوا۔ جاکر اوسنے دیکہا کہ آپ ایک درخت کے نیچے کہڑے ہین اور
آپ ایک درخت کے پتے توڑ رہے ہین۔ عمر ابن نوفل جو عبد المطلب کے ساتہہ
تہا اوسنے پوچہا کہ آپ کون ہین۔ آپنے جواب دیا کہ میرا نام محمد صلے اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ

ابن عبد المطلب ہے۔ عمر نے آپ کو اُٹھا لیا اور عبد المطلب کے حوالہ کیا۔ عبد المطلب آپکو حلیمہ کے پاس سے آئے اور حلیمہ کو عبد المطلب نے بہت روپے اور بہت سے تحفہ دیئے اور اسکو رخصت کیا اور حلیمہ نے آپکو لیکر اون کی مائی آمنہ کے پاس پہنچایا اور مائی آمنہ پرورش کرتی رہی۔

اور بی بی حلیمہ سے روایت ہے کہ جبتک وہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر رہی اور اون کی پرورش کرتی رہی کبھی آپ نے بہوکہہ کی شکایت نہیں کی۔ آپ جب صبح تہوڑا سا آب زمزم پی لیتے تہے تو شام تک اوسی پر قناعت کرتے تہے بہت لوگ آپ کے سامنے کہانا پیش کرتے تہے اور آپ فرمایا کرتے تہے کہ مجھہ کو کہانے کی خواہش نہیں اور بہوکے رہکر گذارہ کرتے تہے جب آپ چہہ برس کے ہوئے تو بی بی آمنہ کا یہ ارادہ ہوا کہ اون کے رشتہ دار جو مدینہ میں ہیں اون سے ملنے کے لئے جاوے۔ اُم ایمن کو اپنے ساتہہ لیا اور مدینہ کی طرف روانہ ہوئے اور ایک مہینہ وہان ٹہیرے۔ دار النابغہ جہان آپکے والد صاحب کی قبر تہی وہان کچہہ عرصہ ٹہیرے اور وہان آپ نے تیرنا بہی سیکہا ایک روز آپ گروہ یہودیان پر گذرے تو وہ لوگ آپسمین اون مین ایک دوسرے کو کہتا تہا کہ یہ لڑکا پیغمبر آخر الزمان ہوگا۔ ایک دوسرے سے ملکر مکہ کی طرف کو واپس ہوئے ایک مقام کا نام ابوا ہے جب وہان پہنچے وہان بی بی آمنہ کچہہ تہک کر ماندہ ہوگئین اور بیہوش ہوگئین اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سرہانہ لگا کر بیٹہے ہوئے تہے جب بی بی آمنہ کو ہوش آئی تو آپ نے آپ کو دیکہکر کچہہ دعائیہ اشعار کہے اور فوت ہوگئے اور یہ کہا کہ ہرجیتا مرنے والا ہے اور ہر نیا پوڑہا ہونیوالا ہے یہ کہکر آپ نے جان بحق تسلیم کی۔ اور وہین آپ دفن کئے گئے۔ عمرۃ القضا کا سال تہا جب آپ ابوا پہونچے تو وہین ٹہیر گئے اور وہان کچہہ پتہر جمع کرکے اوس قبر پہ رکہہ دیئے جہان قبر تھی اور پہر پیچہے فرمایا کہ یہ قبر مان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ہے کاش کہ مین یہ جانتا ہوتا کہ اوس کے ساتہہ کیا معاملہ گذرا

آپ بھی روئے اور اصحاب بھی جو ساتھ تھے روئے ۔ اور خدا کی جناب مین عرض کیا کہ
اگر اجازت ہو کہ اوسکے واسطے استغفار پڑھا کرین ۔ اجازت نہ ہوئی جب اجازت نہ ہوئی تو
آپ بہت روئے اصحابون نے پوچھا کہ ایسے رونے کی کیا وجہ ہے ۔ آپ نے فرمایا کہ
جو رحمتین اور جو شفقتین میری مان میرے ساتھہ برتتی تھی وہ مجھکو یاد آئین اسواسطے
میرے خیال مین تھا کہ مین اونکا کچھہ تدارک کرون مگر مین کسی وجہ سے اوسکا تدارک
نہین کر سکتا ۔ یہ کہکر آپ اور آپکے اصحاب بہت روئے پہر اوسکے بعد ام ایمن آپ کو اوٹھا کر مکہ شریف مین
لائے اور عبد المطلب کے حوالہ کیا جب آپ تین سال کو پہونچے تو اوسوقت عبد المطلب واسطے
مبارکباد دینے سیف بن ذی یزن کی طرف حبشہ مین گئے اور آپکے ساتھہ ایک گروہ قریش
کا بھی تہا جب آپ واپس آئے تو مکہ مین پانی کا قحط تہا ۔ اور قریش بہت فریاد کرتے تھے
اور کوئی کہیتی یا باغ نہ تہا جو خشک ہوا اور لوگ فقر و فاقہ سے بہت تنگ تھے ۔ بہت سے لوگ
قریش کے فقر و فاقہ سے تنگ آکر عبد المطلب کے پاس گئے عبد المطلب نے حضرت کو اوٹھا لیا اور
بجانب ابو قبیس کے روانہ ہوا اور پیچھے سب قریش تھے عبد المطلب بہت آہستہ چلتا تہا
مگر قریشی بہت دوڑتے تھے اور اوسکو نہین پہنچتے تھے جب وہ مسافت قطع ہوگئی اور
ابو قبیس کی پہاڑی پر پہنچے تو عبد المطلب نے پیغمبر خدا کو اپنے سینہ پر بیٹھا لیا اور دعا
کرنی شروع کی اور خدا کی صفتین بیان کرنے لگا اور وہ صفتین یہ ہین کہ اے حاجتون
کو پورا کرنے والا اور اے بلاؤن کو دور کرنیوالا اے دانا ۔ اے بخشش کرنے والا
اور فقر و فاقہ کو اوٹھا دینے والا اور اے غمون کو دور کرنے والا ۔ ہم لوگ غلام تیرے
گہر کے ہین مگر قحط اور تنگی سے بہت پریشان ہین ۔ ہماری دولت اور مال ہمسے جاتے
اور ہم ہلاکت کے قریب پہونچے ہین ۔ بارش کو بہیج کہ ہماری فصلین اگین اور ہم جیتے
رہین وہ یہ دعائے کرتے تھے اور اون کے ساتھہ باقی [illegible]
وہ دعا کرنی ختم نہین کر چکے تھے کہ بارش برسنی شروع ہوئی [illegible] بارش ہوئی کہ

مدینے کے گہروں کے سامنے برابر پانی جاری تہا۔ لوگ جمع ہوکر عبدالمطلب کے پاس آئے
اور آکر عرض کیا کہ کچہہ شعر کہیے جو اسبات کے یادگار رہیں اونہوں نے چند عربی شعر کہے
اون شعروں کا مضمون یہ ہے کہ ہمنے خدا کا حمد اور شکر کیا اور خدا نے ہمارے شہر کو
آب باران سے پانی پلایا اور بارش برسائی کہ مال مویشی اور درخت سب نے پانی پی لیا اور
ہم خدا کی صفت کرتے ہیں اور اوسکی سنت مانتے ہیں۔ عبدالمطلب آپکی بہت تعظیم اور
بڑی عزت رکہتا تہا اور آپکے واسطے ایک مکان بنوایا اور جو مہربانی آپ پر رکہتا تہا کسی اور
فرزند پر نہیں رکہتا تہا۔ اگر عبدالمطلب سویا ہوا ہو تو کوئی اوسکو نہیں جگاتا تہا بجز پیغمبر خدا کے
اور وہ فرش جسپر وہ بیٹہتا تہا کوئی شخص اوس فرش پر بجز پیغمبر خدا کے نہیں بیٹہہ سکتا تہا
اور ام ایمن کو ہمیشہ عبدالمطلب یہ فہمایش کرتا تہا کہ کبہی اوسکے حال سے غافل نہ ہو۔ جو
فرش عبدالمطلب کے واسطے بچہا رہتا تہا کسی کی مجال نہ تہی کہ اوسپر بیٹہے۔ مگر پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم جب آتے تہے فوراً اوسکے اوپر بیٹہتے تہے اور عبدالمطلب کے بیٹوں نے اور
قوم قریش کے بزرگوں نے بہت دفعہ چاہا کہ آپ کو منع کریں کہ اپنے دادا کے فرش پر نہ
بیٹہا کریں۔

مگر جب عبدالمطلب کو یہ ارادہ معلوم ہوتا تہا اور کہتا تہا دعوا ابنی فواللہ ان لشانا عظیما۔
اسکے معنے یہ ہیں کہ میرے لڑکے کو کچہہ نہ کہو۔ خدا کی قسم ہے کہ اوسکی بڑی شان ہے۔

ایک روز کا ذکر ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ ایک روز آپ مسند عبدالمطلب
پر مرحبا بیٹہے ہوئے تہے اور بہت سے قریش کعبہ کے اردگرد حاضر تہے۔ عبدالمطلب لوگوں کو
دکہلاتا تہا کہ دیکہو آثار بادشاہی اور وجاہت کے آپمیں کسطرح کے پائے جاتے ہیں۔

جب آپ کی عمر آٹہہ سال کی ہوئی اور تیرہ سال کی عمر تک جو معاملات واقعہ ہوئے
وہ ذکر کرنے کے قابل ہیں۔ اور وہ یہ ہیں کہ عبدالمطلب کی عمر جب ایک سو دس برس کی
ہوئی تو اوسکی آنکہیں بند ہو گئیں۔ اوسوقت اوسکی یہ عادت تہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم

کو بلاتا تھا اور اپنے سینہ پر بٹھلاتا تھا اور اپنے دوسرے لڑکون ابو لہب۔ اور حمزہ۔ اور عباس
اور ابو طالب کو بلایا اور اپنے سامنے بٹھلایا اور اون سکو یہ نصیحت کی کہ اب میرا مرنے
کا وقت قریب ہے مجھکو کوئی افسوس نہین بجز اس افسوس کے کہ اس لڑکے کی تربیت مین
نہ کرسکا اور اسی بات کا مجھکو افسوس رہیگا جب مین مرجاونگا۔ اسواسطے مین تم سے
چاہتا ہون کہ کوئی ایک تم مین سے میرے ساتھ عہد کرو کہ کون تم مین سے ہوگا جو اوس کی
پرورش کریگا۔ ابو لہب سب سے بڑا تھا اوسنے عرض کی کہ اسکی پرورش میرے سپرد
کرو عبد المطلب نے کہا کہ مین جانتا ہون کہ تیرے پاس مال اور دولت اور عزت اور حرمت
ہے اور تو اگر پرورش کیے تو کرسکتا ہے مگر افسوس ہے کہ تیرا دل بہت سخت ہے
اور بے رحم ہے اور مین جانتا ہون کہ یتیم بہت مجروح اور شکستہ خاطر ہوتے ہین وہ
تھوڑے سے آزار کی طاقت برداشت نہین رکھتے اسواسطے مین تیری سپرد نہین کرتا۔
اوسکے بعد حضرت حمزہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور اونہون نے عرض کی کہ اگر
آپ مجھکو لائق سمجھتے ہین تو میری سپرد کرین۔ عبد المطلب نے کہا کہ میرے نزدیک تو
سب سے شائستہ ہے اور مین سمجھتا ہون کہ تو اسکی پرورش اچھی طرح کریگا۔ مگر افسوس ہے
کہ تیرے اپنے گھر کوئی لڑکا نہین اور جسکے گھر فرزند نہ ہو وہ فرزندون کی قدر نہین
جانتا۔ پس تو ایک مرد ہے شکار دوست بہت لڑائی کرنے والا اسواسطے مین خیال
کرتا ہون کہ تو شکار یا سواری مین ہو اور میرے لڑکے سے غافل ہوجاوے اور
کوئی دشمن اوسکو آزار پونہچا دے۔ اور مین اپنی قبر مین اوسکا آزار دیکھ کر جلون۔
آسکے بعد حضرت عباس اُٹھے اور فرمایا کہ میری سپرد فرمایئے۔ عبد المطلب نے
کہا کہ مین جانتا ہون کہ تو اسقدر لائق ہے کہ اگر تیری سپرد کیا جاوے کیونکہ تو حرمت
کرنے والا ہے اور نیکی و عزت کرنیوالا اور احسان کرنے والا۔ مگر تیرے بہت
سے لڑکے ہین اور کوئی شخص اپنے لڑکون کو چھوڑکر دوسرے کے لڑکون کو

خبرپرداخت نہین کرسکتا۔ اسکے بعد ابو طالب اوٹھے اور اوسکو دونون سے عرض کیا کہ اے قریش کے سردار اس کام کا اہتمام میری سپرد فرما دیجئے کیونکہ مجہکو اس کام کی بہ نسبت سب چچاؤن کے بہت زیادہ شوق ہے کیونکہ میرے پاس سرمایہ بہت تہوڑا ہے اسواسطے انہون نے اپنے بڑے بہائی کی تعظیم کے واسطے عرض نہین کی۔ عبد المطلب نے کہا کہ بیشک تو اس خدمت کی لائق ہے کیونکہ تیرا دل نرم ہے اور تیری زبان بہت نرم ہے اور تیرا عہد و پیمان درست ہے یہ کہکر آپنے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم صاحب سے پوچہا کہ تم اپنے چچون سے آپ کس کو پسند کرتے ہین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اوٹہے اور حضرت ابو طالب کی گردن لگے اور اون کے زانون پر بیٹہہ گئے عبد المطلب نے کہا کہ شکر ہے خدا کا جسکو مین نے پسند کیا تہا اوسی کو آپنے پسند کیا۔ عبد المطلب نے ابو طالب کو یہ وصیت کرنی شروع کی اور فرمایا کہ اے ابو طالب اس میرے پوتے نے باپ کو دیکہا نہین اور مان کی شفقت کی اوسے بو نہین پائی۔ چاہیے کہ اسکو اسطرح سے رکہہ کہ جو اپنی ذات سے بہی عزیز ہو۔ اور تون اور اوسکا باپ ایک مان سے پیدا ہوئے تہے۔ اے ابو طالب تیرے اور اوس کے درمیان محبت اور ارتباط بہت ہوگا۔ اگر اوسکا زمانہ تیرے دیکہنے مین آجاوے تو اوسکی نصرت کرا در اوس کی مدد اور اوسکی اعانت جیسے کہ لائق ہو کرتا رہو۔ کیونکہ وہ زمانہ قریب آنیوالا ہے کہ وہ قوم اپنی کا سردار ہو جاوے گا بلکہ تمام اولاد عالم کا سردار ہوگا۔ اور ہمارے باپ دادون نے جو کچہہ نہین دیکہا زیادہ اسکے نصیب ہوگا تم کو چاہئے کہ اوس کی یتیمی پر رحم کرو اور اوسکی تنہائی پر شفقت کرو۔ ابو طالب نے کہا کہ یہ وصیت مجہکو قبول ہے اور خدا گواہ ہے۔

عبد المطلب نے حضرت کا ہاتہہ پکڑکر ابو طالب کے ہاتہہ مین دیا ام ایمن نے کہا ہے کہ جب عبد المطلب یہ کام کرچکا تو فوت ہوگیا۔ اور گورستان مکہ مین اوسکو دفن کرنے کو لے گئے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کے پیچہے تہے اور روتے جاتے تہے

مگر ابو طالب نے آپ کی پرورش کرنی شروع کردی اور اونکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ بہت محبت تھی کسی کو آپ کے برابر وہ نہ چاہتا تھا اور رات اور دن آپ کی رعایتیں کرتا تھا۔ رات کو اپنے پاس سلاتا تھا اور کسی محفل یا مجلس مین اکیلے حضرت کو نہین جانے دیتا تھا اور کہانے کو اوسوقت تک نہین کہاتا تھا جبتک حضرت کہانا نہ اوس کہانے پر نہ ہو۔ ایک روز آپ میرے ساتھہ تھے اور مین باہر گیا تھا مجہے پیاس بہت غالب ہوئی۔ اور مین نے کہا کہ مین بہت پیاسہ ہون پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم صاحب میرے ساتھہ اوتر کہڑے ہوئے اور میرے زانون پر بیٹھ گئے جہان آپ کہڑے تھے وہان سے ایک چشمہ پانی کا نکلا اور آپنے وہان سے پانی لیکر مجھکو اتنا پلایا کہ مین سیراب ہو گیا۔

ابو طالب نے اسی واقعہ کو ایک شعر مین بیان کیا ہے۔ اوس شعر کا یہ مطلب ہے کہ اوسکے واسطے زمین پہٹی اور جو صاحب عرش کا ہے وہ محمود ہے اور یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے حسان بن ثابت نے اس شعر پر اور بہی بہت سے شعر کہے ہین اسی سال جب آپ کی عمر آٹھ سال کی تھی نوشیروان بادشاہ نے ہرمز اپنے بیٹے کو بادشاہی سپرد کی اور اسی سال حاتم طائی جسکی جود و سخاوت ابتک موجود ہے فوت ہوا اور اوسکے جود و سخا کا نام تا قیامت باقی رہے گا۔ سال نہم کے واقعات یہ ہین۔ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابو طالب کی رفاقت سے شام کی طرف گئے اور اس سفر کا حال پیچہے لکہا جاوے گا۔ جب سال دہم آپ کا شروع ہوا اور یاردان شروع ہوا تو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ابن ابی کعب سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا نے یہ بات فرمائی کہ میری عمر میں سال سے گذری ہوئی تہی کہ دو فرشتے آئے اور اونہون نے میرا شکم شگاف کیا مجہکو کچہہ تکلیف نہین ہوئی اور اونہون نے میرے دل سے کینہ اور بغض دور کر دیا اور اونہون نے ایک سیاہ ٹکڑا نکالکر سفید اوسمین رکھہ دیا اور مجہکو میرے انگوٹھے سے پکڑکر کہڑا کر دیا۔ اوسوقت مین اپنے دل مین رحمت بڑے چہوٹے

پہینکتا تہا۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ مین لڑکون کے ساتہہ کہیل رہا تہا اور پتہر کے ٹکڑے
اوٹہاکر ایک موضع سے دوسرے موضع پر لیجاتے تہے اور کچہہ کنکر پتہر اپنے تہبند مین
چہپا لئے تہے مین اس کہیل مین ہوا کہ ایک نا دیدنی شخص ظاہر ہوا اور اوسنے مجہکو طمانچہ مارا اور
کہا کہ اپنا ازار تو پہن لے اور مجہکو اوس کہیل سے منع کیا۔

اور انہین سے روایت ہے کہ ایک بت تہا اوسکا نام بوانہ تہا قریش اوسکی بہت تعظیم
کرتے تہے اور عبادت کرتے تہے ایک روز اوس بت کے پاس سب جایا کرتے تہے
اور ابو طالب بہی تہا حضرتؐ کو بہی فرماتے تہے کہ ساتہہ چلین لیکن وہ نہین جاتے تہے
ابو طالب اور آپکے رشتہ داران کہتے تہے کہ آپ کیون نہین چلتے ایک روز سب
نے بہت ضد کی کہا کہ آپ کیون نہین چلتے اور ساتہہ ہو لئے جب وہان پہنچے تو آپنے
فرمایا کہ ایک شخص بڑے بلند قد والا اور جسکے سفید کپڑے تہے اوسنے آواز دی کہ
اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم اپنا ہاتہہ اس بت پر نہ رکہیو اور انکی عید مین حاضر نہ ہو۔

جب آپکی عمر تیرہ سال کی ہوئی تو قریشیون نے شام کے ملک کا سفر کیا اور
ابو طالب بہی ساتہہ تہے۔

جب روانہ ہوئے تو حضرتؐ نے اوس اونٹنی کی مہار اوٹہہ کر پکڑ لی حضرتؐ نے
ابو طالب سے کہا کہ اے چچا آپ مجہکو کس کی امید پر یہان چہوڑتے ہین نہ اسجگہ میرا مان ہے
نہ باپ نہ کوئی دوست اور آپ کس کی امید پر مجہسے دل اپنا ہٹاتے ہین۔
ابو طالب یہ بات سنکر روئے اور قسم کہائی کہ آپ کو ساتہہ لیجاؤنگا۔ ابو طالب کے
بہائیون نے اور بہتون نے اس بات کا افسوس کیا کہ بارہ سال کی ان کی عمر ہے اور
آپ ان کو اسقدر دور لیجاتے ہین۔ انپر کیسے گذرے گی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
ایک کونے مین بیٹہکر روتے تہے۔ ابو طالب نے پوچہا کہ آپ کیون رو رہے ہین میرے
علیحدہ ہونے کے باعث سے آپنے کہا کہ ہان اسی باعث سے۔ ابو طالب نے کہا کہ قسم ہے

خدا کی کہ اب مین آپ سے کبہی علیحدہ نہ ہونگا۔ آپ بہی اور ابو طالب باقی قریشیون کے
ساتہہ ملکر روانہ ہوئے۔ مگر ابو طالب ہمیشہ آپ کا خیال رکہتے تہے پہلی منزل چہہ میل
کی تہی اور ایک موضع مین پہونچے جسکا نام کفر تہا اوس نواح مین ایک زاہد تہا جسکا نام
بحیرا تہا۔ اوسنے اپنی کتابون مین پڑہا ہوا تہا کہ اس موضع مین کسی وقت آخر الزمان کا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آویگا اور اوسکی شکل کی یہ نشان ہونگے۔ کسی قافلے جو ادہر سے
گذرتے تہے تو بحیرا اونکو دیکہا کرتا تہا مگر اوس نشان کا کوئی نہین ملتا تہا وہ اسی تلاش
مین مدت تک گذارتا رہا جب یہ قافلہ پہاڑ پر چڑہا تو بحیرا نے اپنے صومعہ سے اوس کو
دیکہا اوسوقت سورج بہت سخت چڑہا ہوا تہا اور اوس قافلہ پر ایک بادل سایہ کئے ہوئے
آتا تہا۔ ابو طالب نے آکر ایک درخت کے نیچے ڈیرہ کیا اور اوس ابر نے اوس درخت
پر سایہ کر دیا۔ بحیرا نے سب علامتین اون کی دیکہین اور اوسکو یقین ہو گیا کہ آپ ہی
نبی آخر الزمان ہین اسواسطے اوسنے ابو طالب سے عرض کیا کہ آپ مہربانی فرما کر میری دعوت
قبول فرمائیے اور میری کچہہ عرضین بہی ہین وہ سنکر مشکلات میری حل کیجئے۔

ابو طالب نے اوسکا کہنا منظور کیا۔ بحیرا نے آکر سب سامان ضیافت کا جمع کیا اور پیغام
بہیجا بہت سے لوگون کو کہ آپ بہی اس ضیافت مین آوین۔ دوسرے دن سب قریش
اوسکے مکان مین گئے مگر آپ کو ساتہہ نہ لیگئے اوسنے اپنے مکان پر چڑہکر دیکہا تو
ابر بدستور اوس درخت پر چہایا ہوا تہا اوس نے قریش سے عرض کی کہ میری مراد تہی
کہ سب آوین مگر مین نے دیکہا ہے کہ آپ سب لوگ نہین آئے۔ اونہون نے جواب
دیا کہ ایک لڑکا خورد سال باقی ہے کہ وہ ہمنے حفاظت اپنے مال کے وہان چہوڑ رکہا
ہے۔

بحیرا نے کہا کہ میری عرض یہ ہے کہ وہ بہی تشریف لاوین بعض قریش نے
کہا یعنی حارث بن ابو طالب نے کہا کہ یہ اچہی بات نہین ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن

عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم مکان پر سے اور ہم بحیرا کے کہانا کہانے کے واسطے آئے ہین۔

چنانچہ حارث جا کر آپ کو لے آیا اور آپ کی بات قریش بہت آ گئے۔ بحیرا آپ کو اچھی طرح سے دیکہتا رہا۔ آپ کے سر پر سایہ ابر کا بدستور تہا اور سب نے ملکر کہانا کہایا۔ جب کہانا کہا کر رخصت ہوئے بحیرا نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو طالب و دیگر قریشیون کے ساتھ جانے نہ دیا اور ابوطالب سے سوال کیا کہ یہ جوان آپکا کیا رشتہ وار ہے اونہون نے کہا کہ یہ لڑکا میرا بیٹا ہے۔ بحیرا نے کہا کہ اسکے مان اور باپ تو جاتے کہ مر گئے ہون۔ ابوطالب نے پہر کہا کہ یہ میرے بہائی کا لڑکا ہے۔ بحیرا نے کہا کہ آپ نے سچ کہا ہے۔ پہر بحیرا نے حضرت کی طرف توجہ کی اور اون سے کہا کہ جو مین آپ سے سوال کرون اوسکا جواب آپ سچ سچ فرمایئے۔ پہلا سوال اوسنے یہ کہا کہ آپ کو نیند کسطرح سے آتی ہے۔ آپ نے بحیرا کو جواب دیا کہ اے بحیرا تنام عینای ولا ینام قلبی اسکے معنے یہ ہین کہ بحیرا میری آنکہین سوتی ہین مگر میرا دل نہین سوتا۔ پہر بحیرا نے آپ کی آنکہین دیکہین اور ابوطالب سے پوچہا کہ آپ کی آنکہون کی سرخی ہمیشہ رہتی ہے یا کبہی زائل بہی ہوتی ہے۔ ابوطالب نے کہا کہ مین نے کبہی سرخی زائل ہوتی نہین دیکہی۔

پہر بحیرا نے عرض کیا کہ اگر مہربانی فرما کر آپکے دونون شانے ملاحظہ فرمائے جاتین آپ نے اس بات کو قبول نہ کیا اور ابوطالب نے کہا کہ یہ عرض اسکی آپ منظور فرمایئے پہر آپ نے منظور فرمایا اور اپنے دونون شانون سے کپڑا اوٹہایا۔

بحیرا نے مہر نبوت کو دیکہہ کر اوسکو چوما اور وہ روتا تہا اور کہتا تہا کہ مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ آپ رسول خدا ہین اور آپکے پیر چومتا تہا اور بہت شور کرتا تہا اور کہتا تہا کہ یہ ہے سردار سب پیغمبرون کا اور کہتا تہا کہ یہ ہے خدا کا بہیجا ہوا۔ اور کہتا تہا کہ یہ ہے رحمت خدا کی تمام جہان کے واسطے۔ قریش یہ سب کچہہ دیکہتے تہے اور کہتے تھے

کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم صاحب کے اس راہب کے نزدیک بڑی قدر اور بڑی منزلت ہے ابو طالب کو بحیرا راہب نے پھر کہا کہ یہ ہے جو آخرین پیغمبر خدا ہے اس دنیا مین اور اسکی وہ شریعت ہوگی کہ تمام جہان مین پھیلائی جائیگی اور اسکا دین سب دینون کو منسوخ کرے گا۔ اسواسطے میری یہ صلاح ہے کہ اسکو شام کے ملک مین نہ لیجاؤ یہودی اسکے ساتھہ عداوت رکھتے ہین ایسا نہ ہو کہ وہ اسکو کچھہ نقصان پونچا دین اور ہمارے اوپر اس لڑکے کے بہت سے عہد و پیمان ہین یہ میری صلاح یہ ہے کہ آپ اس لڑکے کو اسکے وطن لیجا وین اسواسطے ابو طالب نے بہت خوف کیا اور اپنا مال اسباب بصرہ مین فروخت کرکے مکہ کو روانہ ہوگئے

ایک یہ بھی روائت ہے کہ سات آدمی یہودی ملک روم سے بحیرا کے پاس آئے اور اوسکے پاس آکر یہ کہا کہ ہمنے اپنی کتابون مین پڑہا ہے کہ آپکے مکان کے نزدیک ایک کاروان قریش کا آویگا اور اوسمین پیغمبر آخرالزمان بھی ہوگا ہم اوسکے قتل کے ارادہ سے آئے ہین تم ہماری مدد کرو بحیرا نے کہا کہ تم نے یہ نہین پڑہا کہ خدا کو منظور ہو کسی کو پیغمبر بنانا تو تم اوسکو قتل کرو تمکو چاہئے کہ تم اس بیہودہ خیال سے اپنا ہاتہہ اٹھاؤ اگر یہ شخص پیغمبر موعود ہے تمہارا ہاتہہ اس تک نہین پونچ سکیگا اور اگر پیغمبر موعود نہین ہے تو تم کو ناحق فتنہ اٹھانا اور ناحق خون کرنا انسانی قاعدے کے مطابق درست نہین۔

بحیرا کی اس نصیحت نے اونکو فائدہ اور ساتون آدمی اس ارادہ سے باز آکر واپس چلے گئے اوسکے بعد حضرت ابو طالب نے کبھی سفر کرنیکا ارادہ ہی نہ کیا اور نہ کبھی پیغمبر خدا کو ساتھہ لے گیا جب آپکا ستارہوان سال شروع ہوا تو زبیر بن عبد المطلب اور عباس بن عبد المطلب نے یہ ارادہ کیا کہ وہ یمن کی طرف جاوینگے واسطے تجارت کے ابو طالب سے کہا کہ آپ مہربانی کرکے محمد صلے اللہ علیہ وسلم صاحب کو اون کے ہمراہ کردوین ابو طالب نے منظور کیا اور آپ کو اپنے چچا کے ہمراہ یمن کی طرف روانہ کردیا اور راستہ مین آپ سے بہت خرق عادت ظہور مین آئے اور لوگون نے دیکھے مگر یہان ذکر نہین کئے گئے

جب آپ کی عمر بیس سال کی ہوئی تو اوسوقت آپ امیر المومنین ابوبکر کے ساتھ شام کے سفر کو گئے بحیرا کے مکان پر پہونچکر آپ ایک درخت کے نیچے بیٹھے اور ابوبکر کھانا لینے کے واسطے بحیرا کے صومعہ میں گئے بحیرا نے پوچھا کہ وہ درخت کے نیچے کون بیٹھا ہے صدیق اعظم نے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بحیرا نے کہا کہ خدا کی قسم ہے کہ یہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور پیغمبر ایسا ہے کہ پیغمبری اسپر ختم ہوگی۔ حضرت عیسے کے بعد مینے سنا ہے کہ اس درخت کے نیچے کوئی نہیں بیٹھیگا۔ بحیرا کے کہ جو آخر الزمان پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہوگا جب آپ کی عمر بیس سال کی ہوئی تو ایک روز آپ نے جاکر ابوطالب سے کہا کہ اے چچا کہ ایک روز تین آدمی میرے پاس آئے اور مجھکو اون نے دیکھا ایک نے کہا کہ یہ وہی ہے لیکن اسکا وقت ابھی پورا نہیں ہوا۔

پھر آپ نے ابوطالب سے ایک روز کہا کہ اون تینوں میں سے ایک شخص آیا اور مجھپر اوسنے حملہ کیا اور اپنا ہاتھ میرے پیٹ میں داخل کیا اوسکا ہاتھ شکم میں جانے سے ایسا معلوم ہوا کہ مجھکو خوشی اور راحت حاصل ہوئی ہے یہ بات سنکر ابوطالب آپکو ایک کاہن کے پاس لے گیا کہ وہ کاہن علم طب کا بھی جانتا تھا اور جاکر سارا حال پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اوس کاہن کو بتلایا اور اوس سے پوچھنے لگا کہ اسکا کیا علاج کرنا چاہیئے اوس کاہن نے آپکے ہر ایک اعضا کو بڑے احتیاط سے دیکھا اور پیروں کو دیکھا اور مہر نبوت جو بیت دو شانون کے درمیان تھی دیکھا اور ابوطالب سے کہا کہ یہ تیرا لڑکا ہر ایک مرض اور ہر ایک عیب سے پاک ہے اور شیطان کا اسپر غلبہ نہیں ہوسکتا اور نبی کی علامتیں سب اسمین موجود ہیں اور یہ جو تو کہتا ہے کہ اسمین مرض ہے کوئی مرض نہیں اور نہ کوئی شیطان کا وسوسہ ہے بلکہ وہ فرشتے ہیں جو اس کو بار بار دیکھتے ہیں۔ کیونکہ اسکو نبوت پہونچے گی تو امید رکھ کہ یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہوگا۔ خاتم النبیین ہوگا اسی سال آپنے دیکھا کہ ایک شخص نے آکر اپنا ہاتھ آپکے مونڈھے پر رکھ دیا اور پھر وہی ہاتھ رکھ کر سینہ سے دل باہر نکال لیا اور دو ٹکڑے

دیکھکر فرمایا کہ دل پاک ہے بدن پاک ہین اور پہر وہان رکھہ دیا اسی سال آپنے فرمایا کہ مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ ہمارے گہر سے ایک لکڑی چھت کے اوپر سے اٹھائی گئی پہر دو شخص اوترے اونھون نے پوری چاندی کی رکھی اور دوسرے ایک شخص میرے نزدیک بیٹھا اور دوسرا میرے سے فاصلہ پر جو میرے نزدیک بیٹھا تہا اوسنے ہاتہہ ڈالکر میرے دلکو باہر نکالا اور اوسکو دیکھہ کر کہا کہ بہت اچھا دل ہے اور دل پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اور پھر اوس دل مین وہان ہی رکھہ دیا۔ اس سال اور بھی بہت سے واقعات گذرے جنکا ذکر نہین کیا گیا۔

ایک اور واقعہ بھی اسی سال کا لائق بیان ہے۔ اور اس واقعہ کو حلف الفضول کہتے ہین ایک جماعت جرہمیان وقطوریان فضل بن حارس جرہمی اور دوسرا فضل بن فضالہ جرہمی تیسرا فضل بن وداعة القطوری یہ تینون آدمی بمعہ اپنے تابعدارون کے آپس مین عہد کیا کہ کوئی قریشی جو ظلم کرے غریب پر اوس سے وہ بدلہ لین گے اور جو اوسنے ظلم کیا ہو وہ اوس واپس دلا دین گے۔

چنانچہ وہ عاصم بن وائل کے گہر گئے اور اوس سے جو غریب کا مال چھینا ہوا تہا واپس دلا یا۔ اوسوقت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم۔ عبداللہ عبدعان کے گہر تہے۔ اور آپ نے اوس عہد کو پسند کیا اور کہا کہ اس کام کے سوا دوسرے کام کو پسند نہین کرتا اور آگے کوئی پیغمبر نہین گذرا کہ اوسنے بکریان نہ چرائی ہون اور مین بہی یہ کام کرون کہ بکریان چراؤنگا اور اجرت لیکر غریبون کو کہلاؤنگا۔

جب آپ پچیس برس کے ہوئے۔ اور آپکا شہرہ امین ہونیکا سب قریش مین پہیلا ہوا تہا۔ ابو طالب نے اپنی ہمشیرہ کے ساتہہ جبکا آنکہ تہا اوسکو کہا کہ حضرت کی شادی کردینی ضروری ہے اور یہ بات مشہور تھی کہ خدیجہ اپنا مال تجارت کا شام کی طرف بہیجے گی اور اُسکو ایک ایسا آدمی چاہیے کہ خوبصورت بھی ہو اور نیک خصلت رکہتا ہون۔ خدیجہ نے

ایک آدمی کی طرف بہیجا کہ اگر آپ اسکو قبول کرو تو سب مال آپکے حوالہ کرتی ہون حضرت نے
یہ حال ابوطالب کے پاس بیان کیا۔ ابوطالب نے کہا کہ یہ رزق ہے جو خدا تعالے نے تیرے
واسطے بہیجا ہے۔ بی بی خدیجہ صرف خدا کی یاد کیا کرتی تہین اور کتب آسمانی ہمیشہ پڑہا کرتی
تہین۔ ایک دن اونکو یہ خواب بہی آیا تہا کہ چاند آسمان سے اوترا اور اوسکی بغل مین آیا اور اوسی
چاند کا نور اوس خدیجہ بغل سے نکلتا ہے کہ جہان تمام اوس نور سے روشن ہوتا ہے اوسنے
اپنا ایک آدمی بحیرا راہب کے پاس بہیجا اور پوچہا کہ اسکی کیا تعبیر ہے۔ بحیرا نے کہا کہ تعبیر اسکی
یہ ہے کہ پیغمبر آخرالزمان پیدا ہوچکا ہے اور تیرے ساتہہ عقد کریگا اور بعد عقد کرنے کے
اوسپر وحی نازل ہوگا۔ اور تمام جہان اوسکے مذہب کے فروغ سے نورانی ہوجاویگا اوسکے
ساتہہ جو پہلے ایمان لاویگا وہ تو ہوگی وہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم قریشی بنی ہاشم کی اولاد
سے ہوگا اور تیرے کنبے کے بہت نزدیک ہوگا۔ انہین دنون مین آنکہ خدیجہ کے گہر
مین ہی مشورہ کے واسطے آئی۔ خدیجہ نے بہت اوسکی مہمانداری کی اور نہایت خاطر
تواضع بی بی آنکہ بہت چاہتی تہی کہ مفصل حال اُس سے کہدیوے مگر حیا اوسکا مانع ہوتا تہا
اور وہ خاموش ہوجاتی تہی۔ آخر خدیجہ نے اوس سے پوچہا کہ اے بی بی آپ کی تشریف
آوری کا کیا باعث ہے اور آپ کا جو مطلب ہے بتلایئے۔ بی بی آنکہ نے فرمانا شروع
کہ آپ نے سنا ہوگا کہ میرے بہائی عبداللہ کے گہر ایک لڑکا پیدا ہوا تہا اوسکا محمد صلے اللہ
علیہ وسلم ہے عبدالمطلب نے اپنی حیات مین اوسکی تربیت کی اور اپنے مرنے کے وقت
وصیت کرکے گذر گیا اور ابوطالب کو سپرد کیا کہ اونکی حفاظت اور پرورش وہ کرے
اب سنا ہے کہ آپ اپنا مال شام کی طرف بہیجتے ہین۔ اگر آپ یہ مال محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کے ہاتہہ بہیجین تو بنی ہاشم آپکے ممنون ہونگے۔

بی بی خدیجہ نے کہا کہ سردار قریش سے مین نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم صاحب کے
اوصاف سنے ہین کہ وہ بہت امین ہین اور بڑے پاک ہین اور بڑے خلیق ہین اور اونکا

حسب نسب بھی اچھا ہے اسواسطے جو اجرت دوسرونکو دونگی اوس سے دوگنی اجرت اونکو دونگی اور بڑی احسانمند ہونگی مگر تجارت کا کام بہت مشکل ہے اور حفاظت مال کا کام بھی مشکل ہے پہر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم صاحب میسرہ کے پاس سے آؤ تا کہ اونکا طور طریقہ معلوم ہو پھر لوگوں نے یہ امر مقرر کرا کہ وہ اس کام کے انجام کرنیکے واسطے لایق ہیں یا نہیں آنکہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم صاحب کے بلانے کیواسطے گئیں اور خدیجہ نے اپنے خدمتگاروں کو کہا کہ جب آپ آوین تو بڑے اکرام کے ساتہ اونکو فلانی جگہ پر بیٹھلاو بی بی آنکہ آپکو سے آئین اور لاکر ایک معزز جگہ پر بٹھلایا بی بی خدیجہ کتاب توراۃ کو پڑہکر آپکو دیکھتی تہی اور کتاب کے ساتہہ مطابقت کرتی تہی جب تمام اوصاف خدیجہ نے اونکے معلوم کئے تو اوسکے دل مین خیال آیا کہ تیری خواب کی تعبیر درست ہے مگر اسکا بہید پوشیدہ رکہنا چاہئے پہر اوسنے آنکہ کے ساتہہ اجرت مقرر کی آنکہ خوشی خوشی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم صاحب کو اپنے گہر لائی اور لباس پہنایا جو راستہ چلنے کیواسطے لایق تہا اور خدیجہ کے پاس بہیجدیا۔ خدیجہ کا ایک غلام تہا اور اوسکا نام میسرہ تہا تمام مال اور اسباب اور کپڑے اوسکی سپرد تھے اوسنے میسرہ کو کہا اور دو شتر بھی دیئے اور سمجہایا کہ جب قافلہ روانہ ہو تو مہار شتر کی محمد صلے اللہ علیہ وسلم صاحب کے ہاتہہ مین ہو جب تو بازار چلا جاوے تو لباس جو بتلاتی ہوں اونکو پہنا کر شتر پر سوار کرنا اور مہار شتر کی تمنے خود پکڑ لی اور اپنے آپکو خدمتگار سمجہنا اور اون کو اپنا سردار یا آقا سمجہنا اور جو کچہہ وہ فروخت کرین یا خرید کرین اسمین دخل نہ دینا اور جب تم واپس آؤگے تو تمکو غلامی سے آزاد کردونگی اور جو کچہہ مال اور اسباب جو تو چاہے گا بخشونگی کہ تو خوش ہوجاویگا جب آپ روانہ ہوئے تو لباس آنکہ مین ہے اور خدمتگاروں کا سا لباس پہنا ہوا ہے تو دیکہہ کر بہت روئین اور پکارا کہ اے عبد المطلب اور اے عبد اللہ قبروں سے سر اٹھاؤ اور اس خدا کے دوست کو خدمتگاری لباس مین بہی دیکہو پہر ابو طالب روئے اور بہت بیہوش ہو گئے اور جو

رشتہ دار تھے وہ بھی بیہوش ہو گئے جب وہ ہوش میں آئے تو حضرت کو بغل میں لیکر رو دیا
اور حضرت بھی روئے تھے۔ حضرت نے فرمایا کہ مجھہ کو بھلا نہ دینا اور آپ روانہ ہو گئے۔
میسرہ نے بموجب فرمودہ خدیجہ کے بڑا عمدہ لباس پہناکر شتر پر سوار کیا اور مہار شتر
کی خود پکڑ لی۔ ابوجاہل۔ عتبہ۔ اور شیبا۔ جو اوسی قافلہ میں تھے اونہوں نے میسرہ کو کہا کہ
اسکو سخت کام بتلا اور جو عام خلقت کا لباس ہے وہ اسکو پہنا تا کہ آرام کا عادی نہ ہو۔
محنت کا عادی ہو۔ میسرہ نے کہا کہ میں تمہارا غلام نہیں ہوں میں خدیجہ کا غلام ہوں جو
اوسکا حکم ہے وہ میں نے کرنا ہے میرے ہاتھ میں جو مال ہے اور میری بدن میں جو
جان ہے سب خدیجہ پر فدا ہے۔
بی بی خدیجہؓ کا ایک رشتہ دار تھا کہ اوسکا نام خدیمہ تھا وہ بھی آپکے ساتھہ تھا اور حضرتؐ
کے ساتھہ بہت محبت کرتا تھا راستہ میں آپسے کبھی علیحدہ نہ ہوتا تھا راستہ میں چلتے چلتے دو
شتر خدیجہ کے تھک گئے کہ وہ طاقت راہ چلنے کی نہیں رکھتے تھے میسرہ نے یہ حال
حضرت سے بیان کیا آپنے آکر ان اونٹوں کے پیروں پر ہاتھہ دہرا اور کچھہ دعا پڑہی
وہ شتر ایسے چلے کہ سب قافلہ سے آگے چلتے تھے جب بحیرا کے مکان کے قریب پہونچے
تو معلوم ہوا کہ بحیرا مر گیا ہے اور نسطورا راہب نصارا اوسکے گھر میں رہتا ہے اور وہ اسکا
قائمقام ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے بیٹھہ گئے جو خشک تھا جب
آپ بیٹھے تو وہ درخت سبز ہو گیا نسطورا راہب نے اپنے مکان سے جب دیکھا کہ درخت
خشک سبز ہو گیا ہے تو دیکھہ کر بے طاقت ہو گیا اور مکان کے نیچے آ گیا اور نیچے آکر
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ بحق لات وعزیٰ بتلا کہ تیرا نام کیا ہے آپنے فرمایا کہ دور
ہو میرے سے کہ میں نے قوم عرب سے بھی کوئی ایسی بات نہیں سنی جو تیرے کہنے سے
مجھپر زیادہ گران ہو اور آپ کی طرف احتیاط سے دیکھتا تھا اور اوسکے پاس ایک کاغذ لکھا
ہوا تھا کہ اوس کاغذ کے ساتھہ اپنے حالات کو مطابق کرتا تھا دیر تک اسی طرح کرتا رہا۔ پھر

اوسنے کہا کہ مجھکو قسم ہے خدا کی کہ جسنے انجیل عیسےؑ پر بہیجی کہ یہ وہی شخص ہے خدیجہ نے
تلوار اپنی میان سے کہینچ لی اور کہا کہ اے آل غالب یہ راہب نیت اچھی نہین رکہتا چنانچہ
سب قافلہ راہب کی طرف متوجہ ہوا اور راہب خوف کا مارا اپنے صومعہ مین چلا گیا اور دروازہ
بند کر لیا اور ماڑی پر چڑہ گیا اور بلند آواز سے قافلے والون کو کہا کہ تم مجھسے کیون ناراض
ہو خدا کی قسم کہ کوئی قافلہ اس سے زیادہ پیارا میرے پاس نہین اترا مین اپنے صحیفہ
مین دیکہتا ہون کہ وہ شخص جو اس درخت کے نیچے بیٹھا ہے خدا کا پیغمبرؐ ہے جو کوئی اسکی
اطاعت کریگا وہ نجات پاویگا اور جو کوئی مخالفت کریگا وہ ہلاک ہوگا راہب نے
خدیجہ سے پوچھا کہ تمہارا آپ کے ساتہہ کیا تعلق ہے خدیجہ نے کہا کہ مین اونکا خویشاوند
ہون اور شتران کا راستہ مین رہ جانے اور آپکے ہاتہہ لگانے سے اونکا چلنا ظاہر کیا
نسطورا نے کہا کہ میرے پاس ایک بہید ہے مین تمکو بتلاتا ہون تمکو چاہیے کہ اوس کو
چھپائے رکہو میرے صحیفہ مین لکہا ہے کہ یہ وہ شخص ہے کہ تمام شہرون پر غالب ہوگا اور
تمام آدمیون پر فتح پاویگا کوئی آدمی نہین ہوگا جو اسکے ساتہہ مقابلہ کرے۔ اسکے دشمن
بہت ہونگے اور یہود انکے خاص دشمن ہین اونکی شرارتون سے چاہیے کہ انکی حفاظت
کرو خدیجہ نے یہ باتین سنکر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم صاحب کو بتلائین اور کہا کہ مین کئی
صفتین دیکہتا ہون کہ اور کسی مین نہین دیکہتا اور میرا خیال ہے کہ جو پیغمبرؐ خدا صلے اللہ علیہ
وسلم تہامے مین پیدا ہوگا وہ آپ ہی ہونگے تمام خلقت آپکے ساتہہ محبت رکہتی ہے
اور مین آپکے دوستون کو دوست رکہونگا اور دشمنون کو دشمن جانونگا پہر نسطورے
راہب نے میسرہ کو بلایا اور کچہہ نشانیان اوس سے پوچھین میسرہ نے اسکا جواب دیا اور یہ
بھی بتلایا کہ جانور آپکے سر مبارک پر سایہ رکہتے ہین اور آپکے پیرون کے نیچے پانی جوش
کہاتا تہا اور تہوڑا کہانا آپ کی برکت سے بہت ہو جاتا تہا اور آپکے ہاتہہ سے نور برستا
تہا۔ آخر کار خدیجہ اور میسرہ نے یہ صلاح کی کہ اپنا اسباب بصرہ مین فروخت کرین۔ اور شام

کا جانا موقوف رکہیں سب مال و اسباب بصرہ مین بڑی قیمت پر فروخت کیا میسرہ نے آپکو
ایک اونٹ کو بہت آراستہ کرکے سوار کیا اور ابوبکر کے ساتھ صلاح کرکے یہ مقرر کیا کہ سفر
مین ہمکو بہت منافع ہوا ہے یہ بشارت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم خدیجہ کے پاس لیجاوینگے
حضرت اونٹ پر سوار ہوکر روانہ ہوئے راستے مین آپکو نیند آگئی اور سو گئے اور اونٹ
نے راستہ بھلا دیا اور خدا نے جبرائیل کو حکم دیا کہ میرا دوست رستہ بھولا ہوا ہے اسکو
تو جلدی رستہ پر پہونچا جبرائیل نے آپکو راستہ بتلایا فرشتے جنت سے ہوا لاتے تھے کہ اُس
روز مین بیٹھی خدیجہ کے پاس تھی اور ہم دونون بالا خانے مین بیٹھی ہوئی رستہ کو دیکھ رہی تھین
ایک شتر سوار دور سے نظر آیا کہ جیسے تیر چلا آتا تھا اور ہوا نہایت گرم تھی اور اوس کے
سر پر دو مرغون کا سایہ تھا خدیجہ نے کہا کہ یہ کون شخص ہے جو ایسی دھوپ مین آتا
ہے تو لونڈی نے کہا کہ یہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین خدیجہ نے کہا کہ وہ اکیلے یہان
آنکر کیا کرینگے خدیجہ نے جب آپکے سر کا سایہ دیکھا اور اونٹ کا ایسی جلدی چلنا اور
اپنے ہمراہیون کو دکہایا اسی عرصہ مین آپ خدیجہ کے مکان پر پہنچ گئے اور خادمہ نے
جاکر آپکی تشریف آوری کا حال خدیجہ کو بتلایا اور آپنے میسرہ کا ایک خط خدیجہ کے
پاس بہیجا کہ جسکا مضمون یہ تہا کہ اس سفر مین ہمکو بہت نفع ہوا ہے کہ ایسے نفع ہونے
کی ہمکو امید نہ تہی اور یہ سارا نفع اسواسطے ہوا ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ
تہے۔ خدیجہ نے وہ اونٹ معہ ساز وسامان کے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو بخشدیا
اور میسرہ کو خط لکہدیا۔ اور وہ خط پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حوالہ کیا کہ میسرہ کے پاس
لیجاؤ۔ آپ روانہ ہوئے اور قافلہ کے نزدیک پہونچے ابوجہل نے دور سے آپکو دیکہا
اور بڑا خوش ہوا۔ اور میسرہ سے کہا کہ تو نے میری بات نہ مانی دیکھ کہ محمد صلے اللہ علیہ
وسلم رستہ بہولکر قافلہ کی طرف پہر واپس آتا ہے۔ ابوبکر اور میسرہ دونون بہت غمگین
ہوئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جواب خط کا میسرہ کو پہونچایا میسرہ نے خط پڑھکر

ابوجہل نے کہا کہ تو کہتا تھا کہ وہ رستہ بھول گیا وہ رستہ نہیں بھولے بلکہ جواب لاکر کعبہ کو دیا ہے۔ ابوجہل شرمندہ ہوا اور بولا کہ مجھکو اس خط کا اعتبار نہیں۔ ابوجہل نے کہا کہ مین اپنے غلام کو بھیجونگا۔

چنانچہ غلام کو بھیجا۔ اور حال دریافت کیا اور غلام نے آکر تصدیق کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم صاحب گئے تہے اور خیر سے آئے ہین۔ قافلہ کئی عرصہ کے بعد مکہ مین پونچا میسرہ نے بی بی خدیجہؓ سے ابر کا سایہ کرنا اور نسطورا راہب کے ساتھ گفتگو کرنی بیان کی اور درخت خشک کا سرسبز ہو جانا اور نسطورا کا جو میسرہ کے ساتھ نسطورا نے گفتگو کی تہی سب بیان کی۔ بی بی خدیجہؓ نے دس ہزار درم میسرہ کو دیا اور اوسکے ساتھ اقرار کیا کہ یہ بہید چھپائے رکھے کسی کے پاس ظاہر نہ کرے۔

روایت ہے کہ جو اسباب شام مین اور شام سے مکہ کی طرف خرید لایا تہا جب حساب کیا گیا تو چوگنا نفع اوس مین حاصل ہوا اور بی بی خدیجہؓ کے دل کی محبت آپکی طرف بڑہی اور اوسنے ارادہ کیا کہ آپکے ساتھ شادی کر لیوے۔

نفیسہ بنت منیہ سے روایت ہے کہ خدیجہ اوس زمانہ کی عورتون سے بہت عقلمند تھی اور اوسکی عقل مین ہر ایک بات کو پونچ جانیکا بڑا مادہ تہا اور ذہن بڑا تیز تہا اور احتیاط بہت کیا کرتی تہی اور بہت خوبصورت تہی اور بڑے خاندان کی تہی اور اوس کی املاک بہت تہین۔ بہت بڑے آدمی خواہشمند تہے کہ اوسکے ساتھ نکاح کرین مگر وہ کسی شخص سے نکاح کرنے پر راضی نہ تہی مگر اوسکا میلان طبیعت کا تہا کہ حضرت کے ساتھ نکاح کرے اور اوسکے دل مین بہت شوق پیدا ہوا۔ اوسنے یہ پوشیدہ بہید نفیسہ بنت منیہ کو کہا نفیسہ نے اپنے ذمہ لیا اور وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں اور آپ سے عرض کیا کہ آپ کو شادی کرنے کیواسطے کون سا امر مانع ہے۔ کہ آپ شادی نہیں کرتے آپنے فرمایا کہ کوئی امر مانع نہیں مگر مین اس بوجھ کے اوٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا

نفیسہ نے عرض کیا کہ اگر کوئی عورت خوبصورت بڑی عزت والی اور بہت کفایت کرنیوالی
آپکے شادی کرنی چاہے تو آپکو منظور ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ عورت کون ہے نفیسہ نے
کہا کہ خدیجہ بنت خویلد ہے آپ نے فرمایا کہ میں کیونکر ساز و سامان و عیال میں لاؤں گا [illegible]
اور [illegible] کہا کہ [illegible] اوسکو منظور کر لونگی اور نفیسہ اوسی وقت روانہ ہوئی اور خدیجہ کو جا کر
سارا حال سنایا اور اوسکو منظور کر لیا [illegible] نفیسہ سے [illegible] ابوطالب کو اپنے
چچا کو بلایا اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو طلب فرمایا کہ [illegible]
تشریف لائیے تاکہ ہمارا نکاح ہو جاوے۔

یہ بات سنکر ابوطالب اور [illegible] نہایت خوش ہوئے لیکن حضرت کے پاس
وہ لباس نہ تھا جو شادی کیواسطے چاہئے اسی وجہ میں حضرت ابوبکر کے گھر گئے۔ انہوں سے
اجازت اندر آنیکی حاصل کی جب آپ اندر داخل ہوئے تو آپ کی صورت کو دیکھکر انہوں نے
عرض کیا کہ آپکے چہرہ سے ایک رنج معلوم ہوتا ہے اسکا کیا سبب ہے اگر کوئی ایسا
سبب ہے کہ ہم اوسکی تدبیر کر سکتے ہیں تو ہمارا تمام مال اور ہماری جانیں آپکے اوپر فدا ہے
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سب حال اون سے بیان کیا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کچھ
ہنسے اور اونہوں نے عرض کیا کہ عبدالمطلب ہزار سو [illegible] عمدہ لباس میری سپرد
کئے تھے کہ جب آپکی شادی کا وقت ہو تو آپکے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دینا
حضرت ابوبکر یہ بات کہکر اپنے گھر کو چلے گئے اور گھر میں جا کر ہزار اور قیمتی پوشاکیں کہ ہر
ایک پوشاک کا پانچسو دینار قیمت تھی لے آئے اور حضرت کے سپرد کئے اور آپنے وہ لباس
پہن لئے اور جو لباس خدیجہ نے بھیجا تھا وہ آپنے نہ پہنا اور آپ حضرت حمزہ کے ساتھ بی بی
خدیجہ کے گھر تشریف لے گئے اور وہاں جا کر پہنچے۔ ابوطالب نے خطبہ پڑھنا شروع کیا اور
اوس خطبہ کی عبارت یہ ہے۔

شکر ہے اوس خدا کا کہ جس نے ہمکو پیدا کیا ابراہیم کی اولاد سے اور اسمٰعیل کی

نسل سے اور ہمکو سید اور عنصر مضر کے اصل سے پیدا کیا ہے اور ہماری سپرد کی حرم کی اور
ہماری سپرد کی شہر کی حفاظت اور حرم کی خدمت اور ہمکو کر دیا شہر کے بیچ اور ہمکو حرم بھی بنا
اور ہمکو سردار کیا لوگوں پر بعد اسکے میں یہ کہتا ہوں کہ میرا بھتیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور
یہ ایسا شخص ہے کہ کوئی آدمی قوم قریش میں اسکی برابری نہیں کر سکتا اور نہ اس سے کوئی
بڑا ہونے کا دعوے کر سکتا ہے۔

اگرچہ مال تھوڑا رکھتا ہے تو کوئی بات نہیں کیونکہ مال جلد زائل ہونے والا ہوتا ہے
اور اب وہ خواستگاری کرتا ہے۔ خدیجہ بنت خویلد کی۔ اور مہر اوسکا پیچھے میرے مال سے
[illegible] ہوگا اور قسم ہے خدا کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ بہت بڑا ہے اور اوسکو ایک بڑی
[illegible] پیش ہے۔

اور ورقہ بن نوفل نے خدا کی صفتیں اور اوسکا حمد بیان کیا اور تصدیق کی اون باتوں
کی جو باتیں ابو طالب نے کہیں تھیں اور اوس سے زیادہ یہ کہا کہ شکر ہے اوس خدا کا جس نے
ہمکو پیدا کیا ہے جیسے کہ تمنے کہا ہے اور ہمکو اوس نے بلند بزرگی دی ہے جیسا کہ تمنے شمار
کیا ہم اہل عرب کے سید اور آپ سب کے دوست کوئی آدمی آپؐ کی بزرگی کا انکار نہیں کر سکتا
اور کوئی آدمی آپؐ کے فخر اور شرافت کا انکار نہیں کر سکتا اور ہم سب اس نکاح میں راضی
ہیں اسکے بعد ایجاب قبول ہوگیا اور مہر بی بی خدیجہ کا پانچسو درہم مقرر ہوا۔ بی بی خدیجہ
کی کنیزکان اوسوقت بہت دف بجا رہی تھیں اور ناچتی تھیں اور ایک بڑی ضیافت
کی گئی۔ ابو طالب بہت خوش ہوئے اور اونہوں نے خدا کا شکر کیا ان لفظوں میں شکر
ہے اوس خدا کا کہ جسنے ہمسے سب رنج دور کر دیئے اور سب غم دور کر دیئے اس بات پر
سب کا اتفاق ہے کہ آپ کی عمر پچیس سال کی اور بی بی خدیجہ کی عمر چالیس برس
کی تھی۔ آپؐ کی شادی کے بعد جو واقعات پیش آئے وہ ذکر کرنے کے قابل ہیں۔
جسوقت آپؐ کی عمر ستائیس[27] برس کی ہوئی تو پروردگار عالم نے حضرت اسرافیل کو

آپ کی خدمت کیواسطے موکل کیا اور تین سال تک خدمت مین حاضر رہے کبھی کبھی اونپر
ظاہر ہوتے تہے اور ایک دو باتین جو عرض کرنے کے لائق ہون کہدیتے تھے جب تین
سال تمام ہوئے اوسکے بعد حضرت جبرائیل کو مقرر کیا اور انتیس سال کی عمر سے وہ خدمت
مین آپ کی حاضر ہوئے اور وہ اپنا آپ . آپ پر ظاہر نہ کرتے تھے وہ چالیس سال
کی عمر تک آپ کی خدمت مین رہے مگر اپنا آپ اونہون نے کبھی ظاہر نہ کیا جب آپ
کی عمر چالیس سال کی ہوئی تو آپنے غار حرا مین گوشہ نشینی اختیار کی اور رات اور دن
وہان عبادت کرتے تھے کئی عرصہ تک وہان عبادت کرتے رہے جب زیادہ محنت کر
گہر مین آکر چند روز ٹہیر کر پہر غار مین جاتے اور وہان وہی محنت اور ریاضت کرتے ہر
سال کم سے کم ایک مہینہ وہان غار مین رہتے اور بغیر خلوت اور عبادت کے کوئی کام نہ
ہوتا اور مہینے کے بعد جب واپس آتے تو سات دفعہ طواف کعبہ کا کرتے اور پہر گہر جاتے
جب آپ چالیس سال کے ہوئے تو آپکے اوپر وحی چھہ ماہ تک خواب مین آتا رہا . پہر ایک
روز آپکے سامنے ہوا اور بڑا عظیم الشان اور ایک بڑے قد والا تہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے اوسکو دیکھہ کر بڑا خوف کہایا اور آپنے یہ سوال کیا کہ تو کون ہے رحمت ہو خدا
کی تیرے اوپر کہ مین نے کوئی چیز بڑی تجہسے نہین دیکھی اور نہ خوبصورت تجہسے کوئی
چیز دیکھی جبرائیل نے جواب دیا کہ مین روح الامین ہون جو سب پیغمبرون پر بہیجا جاتا ہون
یہ کہکر پہر جبرائیل نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پڑہ حضرت نے
فرمایا کسطرح پڑہون کہ مین پڑہا ہوا نہین کئی بار اسبات کا تکرار ہوا اور جبرائیل نے آپ کو
پکڑکر ایسا گہوٹا کہ آپ بے طاقت ہوگئے اور یہ آیت پڑہائی .

اقرأ باسم ربک الذی خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان
ما لم یعلم . اسکے بعد علماء نے اسبات مین اختلاف کیا ہے کہ جبرائیل نے آپکو کیون
دستفسرہ دبایا اور گہوٹا . تو اکثر کا قول یہ ہے کہ اوس گہوٹنے کا یہ مطلب تہا کہ نفس

آدمی مین جو تین قوتین ہین آمارہ. لوامہ مطمئنہ. اوس سے آپ ترقی پاکر نفس مطمئنہ کی حالت آپ پیدا کرین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ اوسکے گہونٹنے سے میرے دل کی یہ حالت ہوگئی کہ جو کچہ جبرائیل نے مجہکو سکہایا وہ ایسا یاد تہا کہ جیسے کوئی پتہر پر لکہا ہوا ہو اسکے بعد جبرائیل نے اپنا پاؤن زمین پر مارا اور وہان سے ایک چشمہ پانی کا پیدا ہوگیا اوسنے خود بہی وضو کیا اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو بہی وضو کرنا سکہایا اور دو رکعتین نماز کی پڑہین اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اوسکے پیچہے تہے. جب دو رکعتین پڑہ چکے تو جبرائیل نے فرمایا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم نماز اس طرح پڑہتے ہین. جب جبرائیل آپ سے رخصت ہوئے تو آپ کو بہت سا خوف اور ہیبت نے آکر گہیر لیا اور آپ کو یہ خیال گذرا کہ اگر مین یہ باتین قریش کو بتلاؤنگا تو وہ مجہکو بہت طعنے دینگے اور میرے اوپر ملامتین روا رکہین گے. اسواسطے مناسب ہے کہ مین پہاڑ پر چڑہکر گر پڑون تاکہ ان باتون سے خلاصی پاؤن اس خیال سے مین نے پہاڑ کی طرف سونہہ کیا اور مین جاتا ہوا آسمان کو دیکہتا تہا آسمان مین مجہکو جبرائیل نظر آیا آدمی کی صورت مین اوسنے مجہکو آواز کی کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو خدا کا رسول ہے اور مین جبرائیل ہون مین نے وہ ارادہ چہوڑ دیا اور وہان کہڑا رہا شام تک مین جسطرف مونہہ کرتا تہا وہی صورت نظر آتی تہی شام کیوقت وہ صورت نظر نہ آئی اور مین خدیجہ رض کی طرف چلا گیا اور مین بیہوش تہا اور لرزہ میرے جسم پر تہا مین جب خدیجہ رض کے گہر مین گیا تو کہا مجہکو کپڑا اوڑہا دو اور ڈہانپ لو. مین نے سارا واقعہ خدیجہ رض کے پاس بیان کیا اوسنے مجہکو کہا کہ وہ خدا کہ جان خدیجہ رض کی اوسکے ہاتہ مین ہے امید نہین ہے کہ وہ تیرے ساتہہ کوئی برائی کرے مجہکو امید ہے کہ تو اس امت کا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ہوگا اور بی بی خدیجہ رض نے کہا کہ مجہکو امید نہین ہے کہ خدا تیرے ساتہہ برائی کرے کیونکہ تو مہمانون کو دوست رکہتا ہے اور سچ کہتا ہے اور امانتین ادا کرتا ہے اور یتیمون

اور غریبون کے ساتھہ تو نیکی کرتا ہے اور تیری خو نیک ہے ایسی خصلتون کے ساتھہ تجھہ کو کوئی خوف برائی کا نہین حضرت سے اوسنے پوچھا کہ اگر آپ کی مرضی ہو تو ورقہ بن نوفل کے ساتھہ بھی یہ قصہ بیان کرون۔ آپنے اجازت دی خدیجہؓ اور کیہ پاس گئین اور اون سے جا کر کہا کہ مجھکو جبرائیل کا حال سنائیے۔ ورقہ نے کہا کہ یا خدا یا خدا جبرائیل کو جو اس ملک مین بت پوجتے ہین کیا کام تشریف لانے کا۔ کیونکہ جبرائیل خدا کا ایک فرشتہ ہے جو کہ خدا کے درمیان اور پیغمبرون کے درمیان آتا جاتا ہے۔ خدیجہؓ نے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ میرے اوپر نازل ہوا اور سارا حال جو بی بی خدیجہؓ نے سنا تھا وہ بیان کیا۔ ورقہ نے سنکر کہا کہ خدا کی قسم اگر جبرائیل اس زمین پر اوترے تو بیشمار خیر و برکتین اس ملک کے نصیب ہونگی خدیجہ اگر تو سچ کہتی ہے تو جو فرشتہ موسےٰؑ اور عیسےٰؑ پر اوترا تھا وہی محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اوترا ہے خدیجہؓ نے کہا کہ مجھکو خبر دو۔ توراۃ اور انجیل مین کوئی ذکر ہے کہ کوئی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس زمانہ مین مبعوث ہوگا کہ جو یتیم اور فقیر ہو اور خدا اوسکو غنی کرے اور ایک عورت اوسکو دے جو اپنے خاندان مین معزز ہو۔ ورقہ نے کہا کہ وہ شخص محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور عورت جو اوسکو ملی ہے وہ تو ہے۔ خدیجہؓ نے پوچھا کہ کوئی اور صفت بھی چاہیئے۔ ورقہ نے کہا کہ ایک اور صفت بھی چاہیئے کہ عیسےٰؑ کی طرح پانی پر چل پڑے اور مردے اوسکے ساتھہ باتین کرین اور پتھر اوسکو ساتھہ سلام کرین۔ اور درخت گواہی دیوین کہ یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ ورقہ نے یہ بھی کہا کہ جس جگہ جبرائیلؑ اوترا تھا دوسری دفعہ وہان آوے گا جب محمد صلے اللہ علیہ وسلم صاحب کو وہ نظر آوے تو وہ تم کو خبر کرے اور تو بھی اوسکو دیکھہ اور دیکھکر اپنے سر کے بال کھول دے اگر وہ تیرے بال دیکھہ کر غائب ہو جائے تو وہ فرشتہ ہوگا اگر وہ موجود رہے تو وہ فرشتہ نہ ہوگا۔ جب غار حرا مین گئی اور

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم صاحب سے سارا حال جو ورقہ نے کہا تہا کہہ دیا اور ساتہہ اوس کے عرض کیا کہ جب وہ آوے مجہکو خبر کرین۔ دوسری دفعہ پہر جبرائیل نازل ہوا اور آپ نے خدیجہ سے کہہ دیا خدیجہ نے پکڑ کر آپ کو آپ کی ران راست پر بٹہا دیا اور پہر بائین ران پر بٹہایا آپ مجہکو فرماتے تہے کہ تو دیکہتی ہے مین کہتی تہی کہ ہان مین دیکہتی ہون پہر مین نے آپ کو بغل مین بٹہایا اوسوقت بہی مین نے کہا کہ ہان مین دیکہتی ہون پہر مین نے سر کے بال کہولے اور بال بکہیر دیئے آپ نے مجہسے پوچہا کہ اب دیکہہ رہی ہے۔ اوسوقت مین نے کہا کہ اب مین نہین دیکہتی کیونکہ وہ چلا گیا ہے۔ مین نے کہا پیغمبر خدا آپکو بشارت ہو آپ کو کہ وہ فرشتہ ہے بہیجا ہوا نہ دیو ہے نہ شیطان ہے بلکہ وحی رحمان ہے۔ آپ حیران رہا کرتے تہے جب تک کئی مرتبہ آپکے اوپر جبرائیل نہ اوترے اور قرآن شریف کی آئتین نہ اوترین اور تمام اندیشے آپکے دل سے دفعہ نہ ہوئے اور نہ آپنے لوگون کی دعوت اسلام کی طرف شروع نہ کی پہر مین نے یہ سارا حال جاکر ورقہ سے بیان کیا۔

ورقہ نے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو میرے پاس بہیجو کہ وہ خود اپنا حال بیان کرین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم صاحب اوسکے پاس گئے اور سارا حال بیان کیا ورقہ نے کہا کہ بشارت ہو آپ کو کہ وہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جنکی بابت آپکو بشارت ہوئی تہی کہ میرے بعد ایک پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوگا کہ اوسکا نام احمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا۔ آپ وہی احمد ہین اور جبرائیل جو موسے پر نازل ہوا تہا وہی آپ پر نازل ہوا ہے اور وہ دن جلدی آنیوالا ہے کہ آپ جہاد اور قتال کرینگے کافرون سے اگر اوس روز مین بہی زندہ ہوتا تو آپ کی مدد کرتا اور آپ کی قوم آپ کے ساتہہ دشمنی کریگی اور آپکو اس شہر سے نکالدیگی۔ وہ مہینہ رمضان کا تہا اور وہ مہینہ آپنے سارا غار حرا مین کاٹا اور مہینہ کاٹکر جب کعبہ کے طواف کو تشریف لے گئے

تو وہان ورقہ سے ملاقات کی۔ ورقہ نے سارا حال دریافت کیا اور آپنے بیان کیا۔ ورقہ نے کہا کہ خدا کی قسم ہے مجھکو کو کہ آپ اس اُمت کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ہین۔ بی بی خدیجہؓ ورقہ سے ملکر عداس راہب کے پاس گئے کہ وہ بہت بوڑہا تہا اور اوسکے آبرو اوسکی انکہون پر گرے ہوئے تہے عداس نے کہا کہ یہ بی بی قریش کی بیبیون سے سردار ہے بی بی خدیجہؓ نے کہا کہ ہان عداس نے اپنی پگڑی اپنے سر پر رکہی اور نوکر کو کہا کہ اوسکی آبرو اٹہاوے اور خدیجہؓ کو کہا کہ آپ نزدیک بیٹہین کیونکہ مجہے کم سنائی دیتا ہے بی بی خدیجہؓ نزدیک ہوگئین اور عداس سے پوچہا کہ مجہکو خبر دو جبرائیل سے اوسنے کہا کہ مجہکو پہلے یہ بتلائیے کہ آپکا سوال کرنے کا کیا وجہ ہے بی بی نے کہا کہ میرے ساتہہ اقرار کرو کہ کسی اور کو یہ بہید نہ بتلاؤ۔ عداس نے وعدہ کیا کہ وہ نہین بتلاویگا۔ خدیجہؓ نے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب کہتے ہین کہ ہمارے اوپر جبرائیل نازل ہوا ہے۔ عداس نے کہا کہ جبرائیل سے عیسےٰ کے پاس اوترا تہا اگر جبرائیل اس شہر مین کسی پر نازل ہو تو بڑی نیکیان اس ملک پر اور اس شہر پر اوتر ینگین میری اس کتاب کو آپ کے پاس لیجاؤ اور جاکر آپ کو دکہلاؤ کہ وہ اس کتاب کی زیارت کرین۔ اسکے بعد اگر کوئی شیطانی امر ہے تو وہ جاتا رہے گا اور کوئی آسیب یا جنون اونپر وارد نہ ہوگا۔

بی بی خدیجہؓ وہ کتاب حضرتؐ کے پاس لے آئے جسوقت وہ کتاب حضرتؐ کے پاس لائے اوسوقت یہ آیت آپ پر نازل ہوئی۔

ن والقلم وما یسطرون ما انت بنعمت ربک بمجنون وان لک لاجرًا غیر ممنون وانک لعلی خلق عظیم فستبصر ویبصرون بایکم المفتون۔

خدیجہ اس آیت کو سنکر بہت خوش ہوئی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ میری مان اور باپ آپؐ پر فدا ہون اُٹہئے اور عداس کے پاس چلیئے۔ آپ اون کے

ہمراہ عداس کے پاس گئے عداس نے آپکو اپنے پاس بٹھایا اور آپکے بدن سے کپڑا اٹھا کر مہر نبوت کو دیکھا اور اوسی وقت سجدہ کیا اور بعد فراغت سجدہ کے فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی قسم تو وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے کہ جسکی بشارت عیسےٰ اور موسےٰ نے بشارت تیری دی تھی اور جب آپ دعوت خلافت کی کرین اور مین زندہ رہا تو آپکے ساتھ تلوار اوٹھاکر آپکے سامنے جنگ کرون۔ کوئی دعوت آپ کو ابھی تک ہوئی ہے یا نہین آپ نے فرمایا کہ کوئی نہین اور عداس نے کہا کہ وہ وقت قریب ہے کہ آپکو دعوت خلق پر کرنیکا حکم ہوگا اور خلقت آپکو جھوٹ کے ساتھ متہم کرین گے اور آپکو یہ شہر چھوڑنا پڑیگا اور فرشتے آپکی مدد کرینگے۔

اس واقعہ کے بعد تین برس تک آپ پر کوئی وحی نازل نہ ہوا اور آپ بہت غمناک ہوئے اور ارادہ کرتے تھے کہ آپ کسی پہاڑ پر چڑھکر کود پڑین اپنے آپ کو ہلاک کرین۔ جب اس ارادہ سے جاتے تھے تو راستہ مین جبرائیل نظر آتے تھے اور جبرائیل کہتے تھے کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو میرا دوست ہے اور میرا بھائی ہے اور بے شک تو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا بھیجا ہوا ہے۔ جبرائیل کے اس کہنے پر آپ کو تسلی ہوتی تھی اور واپس جاتے تھے۔

جابر اور عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جو آپ گئے تو آپ نے دیکھا کہ وہی فرشتہ جو غار حرا مین آپکے پاس آیا تھا آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ آپ اوس سے بہت ڈرے اور گھر کی طرف روانہ ہوئے واپس ہوئے اور گھر مین آکر کہا کہ کوئی چیز مجھکو پہناؤ اور یہ آیت نازل ہوئی۔

یا ایہا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطہر والرجز فاہجر۔ اسکے بعد وحی برابر آنا شروع ہوا۔

اس بات کی نسبت بہت سی وجہین بیان کین ہین کہ تین سال تک کیون وحی بند رہے

ابن اثیر نے یہ توجیہ کی ہے۔ کہ بند رہنا وحی کا صرف ہوا سطے تہا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا شوق ایسا بڑہے کہ وہ جان دینے پر بھی راضی ہوں اسی واسطے آپ ارادہ کرتے تہے کہ پہاڑ پر جاکر آپ کو گرا دیں اور اپنی جان کو ضائع کریں۔

علماء کا اختلاف ہوا ہے کہ پہلے سب سے کون سی صورت نازل ہوئی محدثین اور مورخین نے قرار دیا ہے کہ پہلی آیت ماہ ربیع الاول میں نازل ہوئی تہی اکتالیسوین سال آپکی ولادت سے اور بعض لوگوں کا یہ قول ہے کہ رمضان میں قرآن شریف نازل ہوا اور اس آیت کا وہ حوالہ دیتے ہیں۔

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن۔ یہ دلیل بڑی بہاری دلیل ہے اور بعض لوگوں نے یہ کہا ہے۔

انا انزلناہ فی لیلۃ القدر۔ اور فضلا نے اسبات کو فیصلہ کیا ہے کہ صحیح کونسی بات ہے۔ چنانچہ اونہوں نے بہت سے وجوہات بیان کئے ہیں ان آیتوں کی تطبیق کی ہے

اور یہ بھی روایت ہے کہ سورۂ اقرا پہلے نازل ہوئی اور ایک روایت یہ ہے یا ایہا المدثر پہلے نازل ہوئی اور بھی روایت ہے کہ سورہ الفاتحۃ الکتاب پہلے نازل ہوئی۔

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم صاحب نے فرمایا کہ جب میں علیحدہ ہوتا ہوں تو کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم مگر میں کسی کو دیکھتا نہیں کہ کون کہتا ہے اور مجہپر بہت غالب ہوجاتا ہے اور میں وہان سے بہاگ آتا ہوں یہہ باتیں سنکر خدیجہ ان حضرت کو ورقہ کے پاس لیگئیں اور سارا حال ورقہ کو سنایا۔ ورقہ نے کہا کہ جسوقت آپ ایسی آواز سنیں تو آپ کو چاہیے کہ آپ وہان ٹہیر جایئے اور خوف کے سبب وہان سے نہ بہاگیں پہر ایسا ہی ہوا کہ جب آپنے ایسی آواز سنی تو اوسکو جواب میں کہا کہ لبیک آواز کرنے والا نے کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان

محمد رسول اللہ۔ پھر اوسنے کہا کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم الی آخرہ۔ اس بات مین بھی اختلاف ہے کہ وحی کس طرح آپ کے اوپر نازل ہوتا تہا بعض کا قول ہے کہ کبھی وجیہ الکلبی کی صورت مین نازل ہوتا تہا اور بعضے اصحابیون نے بہی اوسکا نزول اسی صورت مین دیکہا اور بعض کا قول ہے کہ آواز جرس کی طرح آپکے اوپر نازل ہوتا تہا اور آواز کے ساتہہ اوسکا نزول سخت اور صعب ہوتا تہا اور کبھی شتر سوار بنکر نازل ہوتا تہا۔ جب شتر سوار ہوتو اوسکے اونٹ کے بوجہ سے اونٹ کے پیر خم ہو جاتے تہے اور بی بی عائشہؓ نے روایت کی تہی کہ اگر سخت سردی کے وقت وحی آپکے اوپر نازل ہوتا تو آپ کی پیشانی سے پسینہ جاری ہو جاتا اور کبھی شتر مست کی طرح آپ آواز کرتے تہے۔

امام احمد حنبل سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ مین بیٹھے ہوئے تہے کہ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ آئے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکی تواضع کی اور اونکو بٹھایا اور اون کے ساتہہ باتین شروع کین پھر آپنے آسمان کو دیکہا اور زمین کو دیکہا اور آپ پھر عثمانؓ سے پہلو موڑ لیا۔ عثمان کو معلوم ہوا کہ آپ کسی سے کچہ پڑہ رہے ہین تہوڑی دیر کے بعد پہر آسمان کو دیکہا اور عثمانؓ کی طرف رجوع ہوئے عثمانؓ نے کہا کہ اے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم مین نے آجتک اس حال مین نہین دیکہا تہا جیسے کہ آج دیکہا ہے آپنے فرمایا کہ خدا کی طرف سے ایک رسول میرے پاس بہیجا گیا اور وہ پیغام لایا اور وہ پیغام مین سنتا تہا عثمانؓ نے کہا کہ فرمایئے کہ وہ پیغام کیا تہا آپنے فرمایا۔ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی وینہی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون۔

جب آپنے یہ آیت فرمائی تو عثمان کہتا ہے کہ مین مسلمان تو ہو چکا تہا مگر میرے دل مین اسلام کا اچھی طرح گھر نہین بنا تہا۔ جب مین نے یہ حال دیکہا تو میرے دلمین

مسلمانی نے بڑا ایکہ اثر کیا اور حضرت صلعم کی محبت میرے دلمین بہت غلبہ کر گئی۔

حضرت عثمان بن عنان سے روایت ہے کہ ایک روز مین آپ پاس بیٹھا ہوا تھا اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم میری ران پر بیٹھے ہوئے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ لا یستوے القاعدون من المومنین۔ اور حضرت صلعم میری ران پر بیٹھے ہوئے تھے اوسیوقت آیت غیر اولی الضرر۔ نازل ہوئی وحی کے آنے کے باعث سے آپکا بدن ایسا بھاری ہوگیا کہ قریب تہا کہ میری لات ٹوٹ جاوے پھر وہ حالت بدل گئی اور میری لات کا بوجہہ ہلکا ہوگیا۔

ابن اروی سے روایت ہے۔ کہ مین نے اوس حالت مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ آپ ناقہ پر سوار تھے اور آپکے اوپر وحی نازل ہوئی۔ اور ناقہ کے پیر ایسے چوڑے ہوئے کہ گویا ٹوٹ جاینگے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بہت غمگین ہوئے اور جب وحی اُتر کر رخصت ہوگئے تو آپکے سر مین بہت درد تہی۔ پانچوان قسم وحی کے نزول کا یہ تہا کہ اصلی صورت پر وہ نظر آتے تہے اور اصلی صورت پر جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ باتین کرتی ہوئی تہین کرتے۔

چھٹوین صورت یہ گذری ہے کہ جب معراج کے وقت رات کو وہ گئے تو خدا کے ساتہہ بغیر وحی کے باتین کین۔

ساتوین صورت مین پردہ کوئی نہ تہا۔

آٹھوین صورت یہ ہے کہ آپکے ساتہہ خدانے باتین کین سامنے۔ سامنے شیخ نظامی نے اس بارے چند شعر کہے ہین۔ وہ یہ شعر ہین۔

دید محمد نہ بچشم دگر۔ بلکہ بدین چشم کہ دارد بسر۔ زان سفر عشق بناز آمدہ
در نفسی رفتہ و باز آمدہ۔ خورد شرابی کہ حق آمیختہ۔ جرعۂ آن بر دل ما ریختہ۔
ہمتش از گنج توانگر شدہ۔ جملہ مقصود میسر شدہ۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ چھ سو سال کوئی وحی کسی پیغمبر پر نازل نہین ہوا۔ جب حضرت پر وحی نازل ہوا تو فرشتے سب حیران رہ گئے اور اونہون نے جبرائیل سے پوچھا کہ آپ کس شخص پر نازل ہوئے ہین۔

حضرت جبرائیل نے فرمایا کہ مین محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہون فرشتون نے یہ خیال کیا کہ اب قیامت نزدیک ہے کیونکہ آپ کے پیدا ہونے کے بعد قیامت نے ضرور آنا ہے۔ جب وحی نازل ہوتے تہے تو فرشتے سجدہ کرتے تہے اور بہت ڈرتے تہے اور وہ آسمان پر ایسا سنتے تہے کہ جیسے جرس بج رہا ہے۔

فصل جب خدا نے یہ حکم بہیجا کہ بلغ ما انزل ایک پہلے سب آپنے بی بی خدیجہ کو دعوت اسلام کی کی اور اونہون نے بے توقف اسلام قبول کیا اور سب سے پہلے وہ مسلمان ہوئین۔ بعد اون کے مسلمان ہونے کے آپ اونکو غار حرا مین لیگئے اور جبکہ حضرت جبرائیل نے آپ کو نماز سکہائی تہی آپنے اون کو سکہائی اور اونہون نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنی شروع کی۔ اگر آپ کو کسی دشمن سے کوئی رنج پونہچتا تہا۔ یا آپ غمگین ہوتے تہے تو بی بی خدیجہ آپکی دلداری کرتی تہین جب بی بی خدیجہ مسلمان ہوئی تو دوسرے دن حضرت علیؑ ایمان لائے اون کے ایمان لانے کی روایت یہ ہے۔ کہ مکہ مین بہت قحط پڑ گیا تہا اور ابو طالب مال کی کمی اور عیال کی کثرت سے بہت تنگ تہے اور اہل مکہ بہی بہت تنگ تہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عباس سے کہا کہ ابو طالب بہت لاچار مین کیونکہ اونکی آمدن کم ہے اور خرچ بہت زیادہ ہے۔ اگر ہو سکے تو اون کی مدد کرین اور ہم ایک ایک لڑکا اون کا سنبہال لیوین اور اوسکی پرورش کرین۔ ابو طالب سے یہ بات کہی گئی تو اونہون نے کہا کہ مین عقیل کو نہین چہوڑ سکتا۔ باقی جانین اور آپ جانین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ کو لیلیا

اور عباسؓ نے جعفرؓ کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ کی پرورش کرنے لگے
اوسوقت اونکی عمر دس سال کی تہی جب حضرت علیؓ پونچے اوسوقت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم حضرت خدیجہؓ کے نماز پڑہ رہے تہے حضرت علیؓ نے کہاکہ یہ کیا ہے جو آپ کر رہے
ہین آپنے فرمایاکہ یہ دین خدا کا ہے جو خدا نے اپنے واسطے منتخب کرلیا ہے اور مین آپکو
بھی دعوت کرتا ہون کہ آپ بھی اس دین مین آجا دین کیونکہ یہ دین ایسا دین ہے کہ خدا
کو وحدہٗ لاشریک سمجہنا چاہئے اور یہ بھی سمجہنا چاہئے کہ اوسکا کوئی شریک نہین اور لات
وعزے کو چہوڑ دینا چاہئے حضرت علیؓ نے کہاکہ مین نے یہ دین کسی اور سے نہین
سنا اور مین اپنے باپ کے مشورہ کئے بغیر یہ دین قبول نہین کرسکتا اگر اجازت ہو
تو مین جاکر اجازت لاؤن اور پہر مین اس دین کو قبول کرونگا۔

حضرت علیؓ رات وہان رہے اور باپسے مشورہ کیا اور خدا نے اون کے دل کو
روشن کردیا۔ اگلی صبح وہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اونہون نے
عرض کیاکہ مین آپکا دین قبول کرتا ہون۔ اسکے بعد زید مسلمان ہوا اور تین آدمی قریش
مین سے مسلمان ہوئے ایک روز حضرت علیؓ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ باہر
گئے اور آپ نماز پڑہتے تہے اور حضرت علیؓ گرد نواح دیکہتے تہے کہ کوئی شخص آپ
پر حملہ نہ کرے اور آپکو تکلیف نہ پونچادے۔

ابو طالب حضرت علیؓ کی تلاش کرتے ہوئے وہان پونچے جب آپ نماز سے
فارغ ہوئے تو ابو طالب نے پوچھاکہ اے محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم یہ کیا دین ہے جو آپنے
نیا بنایا ہے اور یہ کیا کام ہے جو آپ کر رہے ہین۔

پیغمبر خدا نے فرمایاکہ اے چچا کہ دین ہے خدا کا اور اوسکے فرشتون کا اور اوسکے
رسولون کا اور اوسکے انبیاؤن کا اور یہ دین ہے ابراہیم کا اور اسی دین کیواسطے
خدا نے مجھکو پیدا کیا ہے کہ مین اس دین کو پہیلاؤن اسواسطے مین آپکو بہی اس دین

کی طرف بلاتا ہون کہ آپ خدا کو ایک سمجھین اور اوسکے ساتھہ کوئی شریک نہ سمجھین ابو طالب نے کہا کہ اے فرزند تو جو کہتا ہے سچ ہے مگر مین اپنے باپ واوا کے دین کو نہین چھوڑ سکتا اور آپ جس بات کیواسطے بعثت کئے گئے ہین وہ کام آپ کرتے رہین مجھسے صرف ہوگا کہ مین آپ کی مدد کرونگا کہ کوئی دشمن یا کوئی حاسد آپکے ساتھہ تعرض نہ کرسکے پھر آپنے حضرت علیؓ سے پوچھا تو اونہون نے کہا کہ مین نے اس سچے دین کو قبول کرلیا ہے اور مین خدا اور پیغمبرؐ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ایمان لایا ہون اور یہ نماز فرض خدا کا ہے کہ جس کے ادا کرنے کیواسطے اوسنے اپنے بندون کو حکم دیا ہے. ابو طالب نے کہا ہے کہ اے میرے بیٹے تو اون کی خدمت کر کیونکہ وہ تم کو سوائے نیکی کے اور نہین فرماوینگے.

آسکے بعد ایکدن پیغمبرؐ خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؓ نماز پڑہتے تہے کہ ابو طالب اپنے بیٹے جعفر کے ساتھہ ملکر آئے اور اوسوقت پیغمبرؐ خدا صلے اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ کے ساتھہ نماز پڑہ رہے تہے. پھر جعفر اور ابو طالب آئے تو حضرت علیؓ. نماز پڑہتے تہے ابو طالب نے کہا کہ تو بھی اپنے بہائی کے ساتھہ نماز پڑہ چنانچہ وہ بھی کھڑے ہوگئے اور نماز پڑہی پیغمبرؐ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اون کے واسطے دعائے کی کہ خدا تم کو دو پر دیوے کہ اون کے ساتھہ بہشت مین اوڑتے پھرو. چنانچہ آپ جنگ مین شہید ہوئے اور بہشت مین اونہین پرون کے ساتھہ آپ اوڑتے پھرے اسی واسطے آپکا نام جعفر طیار مشہور ہے.

فصل چوتھا واقعہ ہے ایمان لانا ابو بکر صدیقؓ کا آپ کو ایمان لانے سے بیس برس پہلے ایک روز خواب آیا کہ آسمان سے چاند کعبہ پر گرا اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا. ایک ٹکڑا اوس چاند کا مکہ کے گہر پر پڑا اور باقی ٹکڑے آسمان پر واپس گئے اور وہ ٹکڑا جو ابو بکر صدیق کے گہر پر پڑا وہ بدستور پڑا رہا. صبح اوٹھکر آپنے ایک یہودے

اس خواب کی تعبیر پوچھی تو اوس یہودی نے کہا کہ یہ معمولی بات کوئی تعبیر نہین اس کی جب آپ بحیرا کے پاس گئے تو بحیرا اوس سے تعبیر پوچھی کہ اسکی تعبیر کیا ہے بحیرا نے کہا کہ آپ کون ہین۔ اوسنے کہا کہ مین قریش مین سے ایک آدمی ہون بحیرا نے کہا کہ تمہارے درمیان ایک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوگا کہ اونکے نور سے تمام گہر مکہ کے نورانی ہوجاوینگے آپ اون کی حیات مین اون کے آپ وزیر ہون گے اور اون کے مرنے بعد اون کے آپ خلیفہ ہون گے۔ مین نے اس خواب کو پوشیدہ رکہا۔

جب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم صاحب نے نبوت کا اظہار کیا اور مجھکو خبر ہوئی تو مین آپ کے پاس گیا آپنے مجھکو اسلام کی دعوت کی مین نے عرض کیا کہ ہر پیغمبر کو اوسکی نبوت کے واسطے کوئی دلیل ہوتی رہی ہے آپ کی نبوت کی کیا دلیل ہے۔

آپنے فرمایا کہ میری دلیل نبوت کی وہ ہے جو تمنے خواب دیکھی تھی بحیرا نے اوسکی وہ تعبیر کی جو مین کرتا ہون۔ مین نے پوچھا یہ آپ کو کس نے خبر دی آپنے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام سے مین نے کہا کہ مین اس سے زیادہ ثبوت نہین چاہتا اور مین نے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ واشہد انک عبدہٗ ورسولہٗ۔ کا کلمہ پڑہا اسی طرح اور بہت روایات ہین آپکے ایمان اور جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر معجزات سرزد ہوئے اور اونکا ذکر کرنا باعث طوالت ہوگا صرف ایک کا ذکر کیا جاتا ہے کہ ابوبکرؓ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے تجارت کرنے کے واسطے یمن کی طرف گئے راستہ مین ایک ضعیف العمر شخص تہا کہ اوس کی عمر تین سو نوے ۳۹۰ برس کی تہی اور وہ آسمانی کتابین پڑہا کرتا تہا مین اوسکے پاس حاضر ہوا اوسنے مجھے دیکھ کر پوچھا کہ مین خیال کرتا ہون تو مکہ سے ہے پہر اوسنے کہا کہ تو قریش سے ہے مین نے کہا کہ ہان اوسنے کہا اپنے پیٹ سے کپڑا اوتارین نے کہا کہ مین کپڑا نہین اوتارتا جب تک تم عرض

بیان کرو اوس سے کہا کہ مین نے اپنی کتابون مین پڑھا ہے کہ مکہ مین ایک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوگا کہ اوسکے دو مددگار ہونگے ایک جوان اور دوسرا بوڑھا اوس جوان سے بڑے سخت کام آسان ہونگے اور کئی بلاؤن کو وہ دفعہ کریگا اور بوڑھا جو ہے وہ ایک آدمی ہوگا سفید رنگ اور پتلا جسم اور اوسکے شکم پر ایک سیاہ داغ ہوگا مین سمجھتا ہون کہ تو وہی آدمی ہوگا۔

ابوبکر فرماتے ہین کہ مین نے کپڑا اٹھایا اور ایک خال سیاہ جو شکم پر تہا ملاحظہ کرایا اوسنے کہا کہ قسم مجہکو کعبے کے خدا کی کہ تو وہی شخص ہے مین نے یمن مین اپنی تجارت کا کام کرکے پہر اوس سے ملا تو اوسنے بارہ بیت عربی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی مدحت کے دیئے کہ جب تم پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ملو تو میری طرف سے پیش کرنا۔ ایک شعر اون بارہ مین سے مین یہان لکہتا ہون۔

فیا لیتنی ادرکتہ فی شبیبتی فکنت لہ عبداً والا عجاہنا۔

حضرت صدیق فرماتے ہین کہ جب مین وہان سے واپس آیا عقبہ بن ابی معیط بن شیبہ بن ابوجہل بن ابو البختری و دیگر شیخ میرے پاس آئے اور اون سے مین نے پوچھا کہ کوئی نئی بات میرے پیچھے آپکے درمیان واقعہ ہوئی ہے یا نہین اونہون نے کہا کہ ایک عجیب بات تیرے پیچھے ہوئی ہے کہ ایک یتیم ابو طالب کے نے دعوے پیغمبری کا کیا ہے اور ہمکو کہتا ہے کہ میرے دین پر آجاؤ اور تمہارے باپ دادا اچہوتے دین پر تھے ہمنے تیرا لحاظ کیا کہ ابتک اوسکو امان دی اب تو خود آگیا ہے اور وہ تیرا دوست ہے جو تیری صلاح ہو اوسکے ساتہ کر مین نے اون کے اونکو رخصت کیا۔

مین نے اون سے پوچھا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم صاحب کہان ہین۔ اونہون نے کہا کہ خدیجہ کے گہر مین خود گیا اور دروازہ پر ٹہیر رہا جب محمد صلے اللہ علیہ وسلم صاحب

دروازہ سے باہر نکلے تو مین نے کہا کہ یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم وہ کیا باتین ہین جو آپ سے
لوگ نقل کرتے ہین اونہون نے کہا کہ ہان کہ ہان مین خدا کا رسولؐ ہون مین نے کہا
کہ اسبات کی دلیل کیا ہے۔ آپنے فرمایا کہ میری دلیل وہ بوڑہا ہے کہ جسکو تو نے چین ملا تہا اور
جس نے بارہ شعر تیرے کو دئیے تہے آپ نے وہ بارہ شعر پڑہکر خود سنا دئیے ابو بکر
نے کہا کہ لے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ کو یہ حال کس نے بتلایا کہا کہ مجہکو اوس فرشتے
نے بتلایا جو مجہسے پہلے سب پیغمبرون پر نازل ہوتا رہا ہے مین نے کہا کہ ہاتہ مجہکو دیجئے
آپکا ہاتہ مین نے پکڑ لیا اور کلمہ شہادت کا پڑہا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول
اللہ۔ اور پہر گہر مین گیا تو عثمان بن عفان کے ایمان لانے کی یہ صورت ہے آپ کہتے
ہین کہ میری ایک ماسی تہی اوسکا نام سعدی تہا اور وہ کاہن تہی ایک روز مین اوس کے
گہر گیا اوسنے مجہکو کہا کہ آپکے گہر مین ایک عورت ہوگی بہت نیک بخت اور بہت خوبصورت
نہ اوس نے پہلے خاوند دیکہا ہوگا نہ آپنے پہلے عورت اور وہ عورت ایک پیغمبرؐ کی لڑکی ہوگی
مین اس بات سے بہت تعجب کرتا تہا اور اوس نے یہ بہی کہا کہ اون کے پاس ایک پیغمبر
آیا ہے آسمان سے کہ اوس کے اوپر وحی نازل ہوتا ہے۔

مین نے کہا کہ لے ماسی یہ کیا باتین آپ کرتی ہین کہ شہر مین۔ مین نے کسی سے
نہین سنین اوسنے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ابن عبد اللہ نازل ہوئے ہین اور وہ تمام
ملک کو اپنے دین کی دعوت کرتے ہین اور تہوڑے دن مین اونکا دین سب جہان
قبول کریگا اور جو کوئی اونکا دین قبول نہ کریگا اوسکا سر تلوار سے کاٹا جائےگا۔
مین یہ باتین سنکر حیران ہوتا تہا اور میری ابو بکرؓ کے ساتہہ دوستی تہی مین اوس کے پاس
گیا۔ اور اوسکو اپنی ماسی کی باتین اوسکو سنائین۔ اونہون نے کہا کہ اے عثمان تو مرد
عاقل اور ہوشیار ہے اور صاحب ہتیار ہے کئی ایک پتہر جو نہ کچہہ کہتے ہین اور نہ کچہہ
سنتے ہین نہ کچہہ دیکہتے ہین نہ کسی کو نفع نقصان پونچاتے ہین وہ خدائی کے لائق کس

طرح سے ہو گئے عثمان رضی نے کہا کہ مین نے بھی اس بات کو تسلیم کیا. ابو بکر رضی نے کہا کہ تیری ماسی سچ کہتی ہے خدا نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو خلقت کی درستگی کیواسطے بھیجا ہے تم کو بھی چاہیے ہے کہ ایمان کو لانے مین دیر نہ کرو.

اوسی وقت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور علی رضی ہمارے نزدیک بیٹھ گئے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عثمان خدا آپکو مہمان بنا کر بہشت لیجانا چاہتا ہو تو بھی خدا کی دعوت قبول کر آپکے اس کہنے نے میرے دل پر بہت اثر کیا اور مین نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوا۔

پہر آپکے بعد سعید ابن ابی وقاص مسلمان ہوئے. عبدالرحمان بن عوف سے روایت ہے کہ جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تہے تو مین اون دنون مین یمن مین تہا اور عسکان ابن ابی العوالم حمیری کے مکان پر اوترے وہ بہت بوڑہا تہا وہ مجہسے پوچہا کرتا تہا کہ تمہارے شہر مین کوئی ایسا آدمی پیدا ہوا ہے یا نہین جو ایسی شہرت رکہتا ہے اور بہت عزت رکہتا ہے اور تمہارے ساتہ دین مین مخالفت کرتا ہے مین نے کہا کہ کوئی نہین. کچہہ دنون کے بعد مین پہر اوسکے پاس گیا اوسنے مجہکو کہا کہ اپنا حال بیان کر مین نے کہا کہ میرا نام عبدالرحمان بن الحارس عوف بن الظہرا اوسنے کہا کہ مین تمکو بشارت دیتا ہون کہ جو یمن کی تجارت سے بہتر ہے وہ یہ ہے.

کہ خدا تعالے نے تمہاری قوم مین سے ایک پیغمبر پیدا کیا ہے گذشتہ مہینہ مین اور اپنی کتاب اوسکے اوپر بہیجی ہے وہ بتون کے پوجنے سے منع کرتا ہے اور صرف خدا کی عبادت کرنے کی تاکید کرتا ہے اور جہوٹہہ کہنے سے بھی منع کرتا ہے مین نے کہا کہ وہ کس قبیلہ سے ہوگا اور مین نے کہا بنی ہاشم سے اوسنے کہا کہ جلدی اپنا بیوپار ختم کر اور جلدی اوسکے پاس جا اور اسلام قبول کر مین نے

بہت جلدی اپنا اسباب فروخت کیا اور اسنے تین بیت مجھکو دیے کہ میری طرف سے یہ بیت پونچا دیوین۔

اشہد باللہ ذی المعانی وخالق اللیل بالصباح
اشہد باللہ رب موسے انک ارسلت بالبطاح
فکن شفیعی الی ملیک یدعو البرایا الی الصلاح۔

جب مین مکہ مین پونچا تو پہلے مین ابو بکرؓ سے ملا۔ اور حمیری کا کہا ہوا اوسکو بتلایا۔ ابو بکرؓ نے سنکر مجھکو کہا کہ بے شک کہ خدا تعالے نے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن ابو طالب کو رسولؐ کرکے بہیجا ہے تو جلدی جا اور ایمان قبول کر مین گیا اور جاکر مین نے اسلام قبول کیا اور جو شعر حمیری کے تہے آپکو سنائے۔ آپنے سنکر فرمایا کہ بہت لوگ ہین جو میرے ساتہہ ایمان رکہتے ہین مجھکو دیکہا نہین اور میری رسالت تسلیم کرتے ہین اور مجھکو دیکہا نہین۔ بہت لوگ پیچہے حضرت ابو بکر کے کہنے سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

آپکے بعد بہت سے لوگ حضرت ابو بکر کی نصیحت سے ایمان لائے پہر آپنے مکہ شریف مین بیٹہکر وعظ کہنا شروع کیا اور دین اسلام مین داخل ہونیکی ہدایت کرتے رہے۔

پہر آپ کوہ صفا پر گئے آپنے قریش کو کہا کہ آپ لوگون نے مجہسے کبہی جہوٹہ سنا ہے لوگون نے کہا کہ کبہی نہین۔ آپنے فرمایا کہ اس بات کو جان لو کہ خداوند جل اللہ مجھکو رسولؐ بناکر آپ کی طرف بہیجا ہے اور یہ آیت پڑہی۔

قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً ن الذی لہ ملک السموات والارض لا الہ الا ہو یحیی ویمیت تا آخر۔

آسکے معنے یہ ہین کہ اے محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم تو کہدے ان لوگون کو کہ مین

مین خدا کا رسولؐ ہون تمہاری طرف بھیجا ہوا اور وہ خدا ہے جسکے واسطے ہے ملک آسمانون اور زمینون کا نہین ہے کوئی خدا مگر صرف وہ اکیلا وہی پیدا کرنے والا اور وہی مارنے والا۔

ابو لہب کو یہ آیت سنکر بہت غصّہ ہوا اور لوگون کو اوسنے کہا کہ میرا بھتیجا دیوانہ ہوگیا ہے جو اور اپنے باپ دادا کا مذہب چھوڑکر نیا مذہب بناتا ہے اسکی باتین نہ سنو اور نہ اونپر کان رکھو پیغمبر خدا نے اوسکی باتون کو سنکر بہت رنج کیا اور اپنے گھر واپس آئے پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ آیت یہ ہے۔

آپ نے حضرت علیؑ سے کہا کہ اے علیؑ۔ خدا فرماتا ہے کہ اپنے قریبیون کو دعوت اسلام کی کرا اور مین اسبات سے بہت عاجز ہون اور یہ کام مجھپر بہت مشکل ہے کیونکہ جب اس کام کو کرنے لگتا ہون تو وہ ایذا پونچانے لگتے ہین اور لڑتے ہین اسواسطے مین یہ مصلحت رکھتا ہون کہ صبر کرون اور چپ کر رہون۔ جب آپنے یہہ خیال کیا تو اوسی وقت جبرائیل پھر نازل ہوئے اور اوسنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا یہ عمل آپ نہین کرینگے تو خدا کے عذاب مین گرفتار ہونگے۔

پھر آپنے حضرت علی کو کہا کہ کچھہ تھوڑا سا کھانا تیار کرو اور سب عبد المطلب کی قوم کو جمع کرو اور ایک پیالہ دودھ کا بھی وہان رکھا۔ چالیس کس آپکے رشتہ دار وہان حاضر ہوئے آپنے اشارہ کیا کہ خدا کا نام لیکر کھاؤ سب نے کھایا اور سب نے دودھ بھی پیا اور سب سیر ہوگئے پھر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ اونکے ساتھہ باتین کرین تو ابو لہب نے یہ کہنا شروع کیا کہ برخوردار جس کسی نے آپکے اوپر جادو کیا ہے وہ خدا کرے کہ نہ رہے تجھکو اور تیری قوم کو یہ طاقت نہین کہ سب قریشیون کے ساتھہ وہ لڑین اسواسطے صلاح یہ ہے کہ آپ کو ہم قید کرین اور آپ کو کبھی آرام

یا عیش نہ ہو اور ہمکو مقابلہ کرنا اپنی قوم کے ساتھہ مشکل ہے آپ یہ بات سنکر چپ ہو گئے
پھر دوسری مرتبہ حضرت علیؑ کو بھی فرمایا کہ ویسا ہی کھانا تیار کرا ور ان لوگون کو بلا جب
جب لوگون نے سب کہانا کہایا اور دودھ بھی پیا تو آپنے یہ کہنا شروع کیا۔

الحمد اللہ بحمدہ و نستعینہ و نومن بہ و نتوکل علیہ یہ پڑہکر آپنے خدا کی واحدانیت کی
گواہی دی اور شرک کرنیسے منع کیا اور یہ بھی فرمایا کہ مین تمہارے ساتھہ کچہہ جھوٹھہ
نہین بولتا اس بات کو جان لو کہ مجھکو اوس خدا کی قسم کہ اوسکے سوا دوسرا کوئی خدا نہین -
کہ مین خدا کا بھیجا ہوا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ہون تمہاری طرف اور تمام خلقت کیطرف
اور یہ تم جانتے ہو کہ مرنا تم سب کو ضرور ہے جیسا کہ تم سوتے ہو کوئی تم مین سے ہے
جو میرا مدد اور معاون ہو اور مین خدا کا حکم لوگون کو پہنچاون۔ کوئی قریش نہ بولا حضرت
علیؓ نے کہا اگرچہ مین سبسے چھوٹا ہون مگر میری بینائی تیز ہے اور میرا قبیلہ اور
میری نسب سبسے عظیم ہے جو مجھسے ہو سکا مین اپنی جان تک کوشش کرونگا اور
آپکے پیرون کی مٹی کو جواہرون کے برابر نہین سمجھونگا۔

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتہہ حضرت علیؓ کی گردن مین ڈالا اور فرمایا
کہ یہ میرا بہائی ہے اور میرا وصی ہے باقی قریشیون مین سے بعض نے کہا کہ ہم
آپ کی محافظت کرینگے۔ آپ اپنا کام کرتے رہین۔

ابی لہب نے کہا کہ اولاد عبد المطلب کی جو کچہہ تمنے مقرر کیا ہے یہ تم کو نقصان
پہونچانیوالی بات ہے۔ اس سے تم ہاتہہ اٹھالو جب تک کہ دوسرا کوئی قوم قریش
سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے رنج پہونچانے کے واسطے کہڑا نہ ہو۔

ابو طالب نے کہا کہ اے بےننگے اس احمقی کی باتون سے باز آ اور دشمنی کو دوستی
کر کے نہ دکہا۔ تو سمجھتا ہے کہ میرے سوا کوئی جہان مین لڑکا پیدا نہین ہوا اور میرے
سوا خدا نے کسی اور کو عقل نہین دی خدا کی قسم ہے کہ جبتک ہم زندہ ہین ہم

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کو نہیں چھوڑینگے اور اوسکو دشمنون کی سپرد نہین کرینگے ابی لہب نے تکرار کیا اور آیت نازل ہوئی۔ تبت یدا ابی لہب تب الی آخرہ ۔

ایک واقعہ اور بھی ذکر کرنے کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ بلال رضی اللہ تعالے عنہ غلام اومیہ کے تھے اوس نے اون کے مسلمان ہونے پر بہت افسوس کیا اور سزا دینا شروع کیا۔ اوس نے اونٹ کے بالون سے پنجاہ گز کا ایک رسہ بنایا اور رستہ بلال رض کی گردن مین باندھا اور مکہ کے لڑکون کو وہ رستہ پکڑایا۔ وہ رستہ کھینچکر مکہ کے اوپر نیچے لیجاتے تھے اور پھر نیچے سے لاتے تھے اس عذاب سے وہ مجروح ہوگئے۔ ایک دن بہت سے عذاب دیکر اوسکو پتھرون کے نیچے گرادیا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک دن اس راستہ سے گذرے اور بلال رض کو ایسی حالت مین دیکھا او نکا دل جلا اونہون نے اومیہ سے کہا کہ اے اومیہ اس غلام کو کیون اسقدر آزار دیتا ہے خدا سے ڈر اور اوس کو عذاب دینا چھوڑدے اوس نے کہا کہ میرا غلام خرید کیا ہوا ہے اپنے مال سے مین کیون اسکو عذاب نہ دون۔

ابوبکر صدیق رض نے اون سے کہا کہ اے اومیہ جو بندہ کہتا ہے لا الہ الا اللہ تو اوسکو عذاب دیتا ہے کتنی بے انصافی ہے۔ اومیہ نے کہا کہ تو نے اسکو نقصان پونہچایا ہے کیونکہ بتون کے پوجنے سے تو نے اوسکو منع کیا اور دین محمدی کی ترغیب دی اگر تو اوس کے نقصان سے خوش ہے اور تجھکو اوسپر رحم آتا ہے تو میرے سے خرید لے۔

ابوبکر رض نے ایک غلام سفید رنگ نصرانی اور دس درہم اومیہ کو قیمت دیکر بلال رض کو خرید کرلیا۔ اومیہ ہنس پڑا ابوبکر رض صاحب نے اوس سے پوچھا کہ اومیہ تو کیون ہنستا ہے۔ اومیہ نے کہا کہ اے ابوبکر رض مین اسواسطے ہنستا ہون کہ تو نے عجیب نقصان کیا ہے کیونکہ تو اس غلام کو ایک درہم کے بدلے مول لیتا تو بیچ دیتا۔ ابوبکر رض نے کہا کہ

مین نے عجب نفع کا سودا کیا ہے کیونکہ اگر تو میرا سارا مال اور دولت قیمت چاہتا تو
مین وہی دیدیتا آپ بلالؓ کو پکڑ کر گھر مین لے آئے اور نئی پوشاک پہنا کر پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے جب آپ نے بلالؓ کو دیکھا تو یہ فرمایا کہ اے گروہ قریش
کے گواہ رہو اسبات پر کہ مین نے اس غلام کو خداوند جل علاء کیواسطے آزاد کیا ہے۔

اسی طرح قریش نے عمار یاسر اور اوسکے مان باپ کو جلی بلی ریت پر لٹایا اور
اور اون کی خواہش یہ تہی کہ دین محمدی چہوڑ کر کلمہ کفر کہے اور لات وعزے بتون
کی پرورستش کرے مگر اونہون نے نہ مانا۔ ابوجہل نے قتل کردیا عمار یاسر کے باپ اور
اوسکی بی بی کو عمار باقی رہ گیا کسی شخص نے جاکر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض
کیا کہ عمار کافر ہوگیا ہے اور جو کچھ کافرون نے اوس سے چاہا کہا لیا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہرگز وہ کافر نہین ہوا کیونکہ اوسکا دل ایمان سے بہرا ہوا ہے
اور اوسکا سر سے لیکر پیرون ایمان سے بہرا ہوا ہے اور اوسکے خون اور گوشت
بہی ایمان سے بہرا ہوا ہے۔

جب کفار کا ظلم اور تعدی حد کو پونچا اور بہت سے اصحابون پر ظلم اور تعدی ہو نارہا
اور اسبات کی شکایت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پونچی تو آپ سنکر خاموش رہے
اسی عرصہ مین حضرت ابوبکرؓ آگئے اور اونہون نے آکر عرض کیا کہ اگر آپ دیکھتے کہ
جو غالب بن عمر بن عبد شمس پر جو ظلم اور جفا قریش کی پونچی ہے اگر آپ دیکھتے ہوتے
تو ضرور اوسپر رحم فرماتے آپ نے فرمایا کہ اگر یہ حال ہے تو ملک کو چہوڑدو اور
ہجرت کرجاؤ۔

حضرت صدیقؓ نے کہا کہ کس طرف جاوین۔ آپ نے فرمایا کہ حبش کی طرف صحابون
مین سے بیس یا زیادہ لوگون نے ہجرت اختیار کی جب دریا کے کنارے پونچے
تو خدا نے اون مہاجرون کیواسطے دو کشتی موجود کین وہ کشتیون پر چڑہکر پار گئے

اور جو قریش اون کے پیچھے تہے واپس آئے مسلمان دو مہینے تک حبش مین رہے
کیونکہ رجب کے مہینے مین وہ گئے تہے اور شعبان و رمضان وہان رہے اور پہر واپس
ہوئے جب واپس ہوئے تو کافرون نے اور زیادہ ظلم کرنا شروع کیا جب پہر اونہون نے
ظلم زیادہ کرنا شروع کیا تو پہر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہی ارادہ کیا کہ دوبارہ ہجرت
کرنا چاہین۔

چنانچہ ایک سو تین آدمیون نے اس دفعہ حبش کی ہجرت کی اوسوقت تک حبشہ
مین رہے۔ جب خبر پونچی کہ آپ بہی ہجرت کر گئے ہین تو پہر حبشہ سے تینتیس آدمی آئے
دو آدمی مکہ مین رہے اور سات آدمی مشرکون کے ہاتہہ قید ہوگئے اور چوبیس آدمی
مدینہ مین پونچے۔ اوسوقت نجاشی بادشاہ حبشہ کا تہا۔ اصحابون نے بہی یہی صلاح دی کہ
آپ بہی حبشہ مین تشریف لے چلین وہان دین اسلام جلدی پہیلیگا اور وہ لوگ آپ
کی بہت مدد کرینگے۔

آپنے فرمایا کہ مجہکو ابہی تک حکم نہین پونچا جب تک حکم خدا کا نہو مین کہین نہین
جاونگا۔ آخر قریش نے عمر ابن العاص و عمارہ بن ولید کو حبشہ کی طرف بہیجا۔ تو اوسوقت
بادشاہ نے صحابہ کو بہت آرام سے رکہا ہوا تہا اور بادشاہ کی طرف تحفہ اور پیشکشین
بہیجین بادشاہ کے پاس سب چیزین حاضر ہوئین اور بادشاہ نے پوچہا کہ تم کس
غرض کیواسطے آئے ہو کفار قریش نے عرض کیا کہ ہم اسواسطے آئے ہین کہ ہماری
قوم مین سے کچہہ لوگ گمراہ ہوگئے ہین اور وہ آپکے پاس آئے ہین آپ اون کو
ہمارے حوالہ کیجئے تو قریش بڑے مشکور ہونگے۔ بادشاہ کو اسبات سے رنج
ہوا۔ اوس نے کہا کہ خدا کی قسم ہے کہ جو لوگ میری پناہ مین آئے ہین مین اونکو
اون کے دشمنون کی سپرد نہین کرونگا اور یہ بہی کہا کہ تم دونون جمع ہوکر میرے
سامنے مقابلہ کرو۔ مہاجرین نے جعفر طیار کو سب سے مقدم رکہا جعفر طیار نے اون سے

کہاکہ سب سے بہتر سچ کہنا ہے ہم جو کچھہ حال ہے سچ کہینگے اور جعفر کیا رجو کچھہ
او سپر کوئی بات نہ کرے سب وزیر امیر اور عالم انجیل کے جمع ہوئے اور بڑا دربار
لگا جب مہاجرین آئے تو او نہون نے صرف سلام کیا اور سجدہ تحیہ کا جو کیا بادشاہی
وزیرون نے پوچھاکہ تم سجدہ کیون نہین کرتے جعفر رضی اللہ عنہ نے جواب دیاکہ ہم
کسی کا سجدہ نہین کرتے سوائے پروردگار اپنے کے اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم نے ہمکو غیر دن کے سجدہ کرنے سے منع کیا ہے۔ بادشاہ کو یہ بات
بہت پسند آئی اور علمائے اور بادشاہ نے جعفرؓ کی بہت عزت کی پہر بادشاہ نے
پوچھاکہ قریش نے بہیجے ہوئے چند آدمی آئے ہین اون کا سوال یہ ہے کہ مین آپکو
اون کی سپرد کردون۔

جعفرؓ نے بادشاہ سے کہاکہ پوچھئے کہ ہم ان کے غلام ہین عمر نے جواب
دیا بادشاہ کے سوال سے پہلے کہ ہرگز نہین۔ یہ لوگ اشراف اور بزرگ ہین
جعفر نے کہاکہ بادشاہ اون سے پوچھئے کہ ان کا کچھہ قرض ہمارے اوپر ہے
جو مانگنے آئے ہین۔

پہر عمر نے کہاکہ کچھہ قرض ان کے ذمہ نہین جعفر نے پہر عرض کیاکہ
ہمنے کسی کا خون کیا ہے کہ خون کا عوض ہمسے مانگتے ہین۔ عمر نے کہا کسی کا خون
نہین کیا۔

پہر جعفر نے کہاکہ آپ ان سے پوچھئے کہ ہم سے کیا چاہتے ہین۔ عمر نے
کہاکہ بادشاہ سلامت ان لوگون نے ہمارے دین اور ہمارے باپ دادون کے
دین کی مخالفت کی ہے اور ہمارے خداؤن کو گالیان دیتے ہین۔ ان کی
باتین سنکر ہمارے جوانون کے عقیدے فاسد ہوتے ہین اور ہماری جماعت
پریشان ہوگئی ہے اسواسطے آپ ان کو ہماری سپرد کرین کہ ہم ان کو جو پہلے دستور

تہا اونہین کیطرح عمل درآمد کرین۔

نجاشی نے جعفر سے سوال کیا اور جعفر نے جواب دیا کہ اے بادشاہ ہم اوس قوم مین سے تہے کہ زمانہ جاہلیت مین بتون کو پوجتے تہے اور مردہ کہاتے اور بہاری بدکاریان کرتے تہے اور ان بدکاریون سے اوپر ہم پکے تہے۔

خدا نے ہماری طرف ایک پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم بہیجا جو سب نسب مین اچہا ہے اور سچ کہتا ہے اور امانت کو بہت اچہی طرح ادا کرتا ہے اور بہت پرہیزگار اور ہم اوسکو جانتے ہین اوس نے ہمکو کہا ہے کہ صرف خدا کی پرستش کرو اور خدا کی وحدانیت کے قایل ہوجاؤ اور نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ کے دینے کا حکم فرمایا ہے اور صلہ رحم اور سب نیکیون کے کرنے کی ہدایت کی ہے اور زنا اور دیا اور سب برائیون کے بند کرنے کا حکم دیا ہے اور ہماری طرف خدا کے پاس سے ایک کلام لایا ہے جو کسی آدمی کی کلام اوس کلام کو نہین ملتی اور اوس نے معجزات دکہائے ہین اور اسبات کو ثابت کردیا ہے کہ اوسکا دین سچا ہے اور اوس دین پر ہم ایمان لائے ہین اور بت پرستی کا جو جہوٹا دین تہا وہ ہمنے چہوڑ دیا ہے ہماری قوم ہمسے ناراض ہے اور اونہون نے ہم کو کئی قسم کے عذاب دیئے ہین۔

ہم تہوڑے آدمی ہین ہمارے پاس اتنی قوت نہین جو ان سے لڑائی کرین۔ اسواسطے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو فرمایا کہ ہم آپ کی طرف ہجرت کرین تاکہ آپ انکا ظلم ہم پر ہونے نہ دیوین اور ہم کو ان کے ہاتہہ مین نہ دیوین بادشاہ نے کہا کہ جو کلام تم پر ہوئی ہے وہ تمہارے پاس ہے۔

جعفرؓ نے کہا کہ ہان اور آپنے سورہ کہیعص پڑہنی شروع کی جب اس آیت

پھر پوچھا کہ کچھ وانشر بی وقرے عیسیٰ - تو نجاشی رونے لگا اور اوسکی داڑھی آنسون سے بہر گئی اور جو اوسکے علماء تھے وہ بھی بہت روئے - کہ اون کی کتابین رونے سے بھیگ گئین نجاشی نے قسم کہا کر کہا کہ یہ کلام اور وہ کلام جو موسئےؑ پر اوتری تھی یہ دونون ایک ہی طاق سے باہر آئی ہوئی ہین -

عمر ابن عاص اور عمارہ کو اوس نے کہا کہ خدا کی قسم ہے کہ مین ان لوگون کو تمہارے سپرد نہین کرونگا - اگلے دن عمر ابن العاص پھر نجاشی کے پاس گیا اور جاکر کہا کہ یہ لوگ عیسےٰؑ کے حق مین آپ عقیدہ کے برخلاف باتین کہتے ہین نجاشی نے پہر جعفر کو بلایا اور اوس سے کہا کہ آپ لوگ عیسےٰؑ کے شان مین کیا کہتے ہین -

جعفر نے کہا کہ ہم وہی کہتے ہین کہ جو خدا نے کہا ہے اور وہ یہ آیت ہے عبداللہ ورسول وکلمتہ القاہا الی مریم وروح منہ -

اوس نے سنکر اس آیت کو ایک چھوٹا سا ٹکڑہ لکڑی کا اوٹھایا اور اوٹھاکر اوسنے کہا کہ خدا کی قسم ہے کہ حضرت عیسےٰؑ کا اور جو کچھہ کہ تمنے کہا ہے اوس مین اس لکڑی کے برابر فرق نہین -

آفرین ہو تمہارے پر اور آفرین ہو جس کے پاس سے تم آئے ہو اور مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ وہ خدا کا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور وہ وہی شخص ہے کہ جس کی حضرت عیسےٰؑ نے بشارت دی ہوئی ہے انجیل مین - تم لوگون کو چاہیے کہ بڑے آرام سے ہمارے ملک مین رہو جو کوئی تم کو نقصان پونہچانا چاہے گا تو مین اوس سے بدلہ لونگا - اگر پہاڑ سونے کا مجھکو دیکر ایک آدمی تم مین سے مانگین تو مین ایک کو پہاڑ کے بدلے نہ دونگا - جو تحفے اونہون نے بہیجے تھے وہ سب نامنظور کرکے واپس کردیئے *

نجاشی نے اپنی طرف سے عالمون اور فاضلون کے اکیس آدمی مدینہ مین بھیجے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرین اور جو ادن سب سے بڑا تہا اوسکا نام طابور تہا وہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم صاحب کی خدمت مین حاضر ہوا اور حاضر ہوکر اوسنے سوال کیا کہ آپ لوگون کو کس کی طرف رجوع کرنے کی ہدایت فرماتے ہین آپنے فرمایا کہ خدا کی طرف کہ اوسکا کوئی شریک نہین۔

پہر آپنے قرآن شریف کی چند آتین پڑہین کہ وہ سنکر بہت روئے کہ انکی داڑہین آنسون سے تر ہوگئین۔

طابور نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ وہی خدا ایک ہے اور اوس کا کوئی شریک نہین اور مین گواہی دیتا ہون اسبات کی کہ آپ اوسکے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ہین۔ اور جو لوگ ساتہہ تہے سب ایمان لائے اور مسلمان ہوگئے جب رخصت ہوکر چلے تو راستہ مین ابوجہل اور بہت سے قریشی اون سے ملے سب قریش نجاشی کو برا کہتے تہے اور اوس کے آدمیون کو جو بہیجے ہوئے اون کو کہتے تہے کہ تم مین یہ عقل ہے کہ ایک لحظہ تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹہہ کر اپنا دین چہوڑ دیا اور اون کا دین قبول کر لیا اور دس برس گذرے ہین کہ وہ ہمارے درمیان ہے کسی نے اوسکا دین قبول نہین کیا مگر کچہہ لڑکے اور کچہہ فقیر محتاج اوسکے دین پر آئے ہین۔ مگر ہم نے تمہارے برابر کوئی جاہل نہین دیکہے۔ اون لوگون نے جواب دیا کہ تمہارے اوپر سلامتی ہو کہ ہمنے تمہارا کوئی حق ضائع نہین کیا اور جو ہمکو سچ نظر آیا وہ قبول کیا یہ کہکر وہ اپنے ملک کو گئے۔

طابور نے سارا حال بادشاہ کی خدمت مین عرض کر دیا۔ نجاشی نے کہا کہ اسکی صفتین ایسی ہی پرانی کتابون مین لکہی ہین۔ جب عنقریب مدینہ مین فتح ہوگئی تو نجاشی

نے جعفر کو پھر بلایا اور بشارت دی کہ میں نے تمہارے ملک میں ایک جاسوس بھیجا تھا۔ اوس نے آکر بتلایا کہ آپکے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی فتح ہوئی ہے اور قریش میں سے کئی آدمی مارے گئے اور کئی قید ہوئے۔ نجاشی اوس وقت بہت معمولی لباس میں تھا۔

اسی سال جو چھیواں سال نبوت کا ہے۔ عبد اللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ میں پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم صاحب کی خدمت میں تھا اور ہم صفا کی طرف گئے اور قریش اوس وقت ایک بت کی پرستش کرتے تھے جو ولید مغیرہ کے پاس تھا۔

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب اون کے پاس سے گذرے تو آپ نے فرمایا کہ اے قوم قریش کہدو کہ نہیں ہے کوئی مگر ایک اللہ۔ ولید نے ابوجہل سے کہا کہ آپ دیکھیں گے کہ میں آپ کے سامنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو سچا کرونگا ابوجہل نے کہا کہ جو کچھ تجھسے ہو سکتا ہے وہ کر دیکھ۔ اوٹھا اور اپنے بت کو اپنی گردن پر رکھا اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ خدا میرا بہت بزرگ ہے اور میری جان کے نزدیک ہے۔

آپنے فرمایا کہ ہاں اوس وقت اوس بت کے درمیان ایک جن داخل ہوگیا کہ وہ جن آپکے دین کی مذمت کرتا تھا اور دین کو برا کہتا تھا۔ اور کافروں کو آپ کے قتل کی بابت نصیحت کرتا تھا۔

ابن مسعود روایت کرتے ہیں کہ اس واقعہ کو کہ آنیوالا آیا اور اوس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور اونہوں نے علیک سلام کہا اور کہا کہ تم آسمان سے آئے ہو یا جن ہو اوسنے کہا کہ ہاں میں جن ہوں آپ نے فرمایا کہ تم کس واسطے آئے ہو اوس نے کہا کہ میں نے اپنے چچا زاد سے

سنا کہ مصر جنی ایک بت کے درمیان داخل ہوا اور آپکے حق مین اوس نے کچھ برا کہا اور آپ اوس سے رنج ہوئے اسواسطے مین اوسکو تلاش کرتا ہوا صفا پہاڑی پر گیا اور وہین تھے اوسکو ایک ضرب مار کے جہنم کو پونچایا۔ اب مین اسواسطے آیا ہون کہ آپ پہر اوس پہاڑی پر تشریف لاوین اور مین اوس بت مین داخل ہوکر آپکے کچھہ اوصاف بیان کردون۔

آپنے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے اوس نے کہا کہ میرا نام ہمج ہے آپنے فرمایا کہ تیرا نام اس سے بہتر ہین رکہہ دون اوس نے کہا کہ بہتر آپنے اوسکا نام عبد اللہ رکہہ دیا اوسکو یہ نام بہت پسند آیا ابن مسعود کہتے ہین وہ رات ہمنے بہت مشکل سے کاٹی۔ جب صبح ہوئی تو ہین اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم صاحب صفا پہاڑی پر گئے مشرک اوسی طرح بت کی عبادت کرتے تہے اوس بت نے یہ کہا کہ مین نے پہلے بت کو قتل کر دیا اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور اون کے دین کے اوصاف بیان کرنے شروع کئے اور بت کی مذمتین کرنے لگے اور بت کو زمین پر مار کر توڑ دیا اور حضرت پر یہ الزام لگایا کہ اس نے جادو کیا ہے اور جادوگر کے یہہ باتین بت سے کہائین ہین۔

اور اونہون نے آپ پر ایذا پونچائی آپ کا خون جاری ہوا اور بال بکہر گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اون سے کچھہ نہین کہتے تہے بلکہ کہتے تہے کہ قریش تم مجہکو کیون ایذا پونچاتے ہو مین تمہارا رسول ہون خدا کا بہیجا ہوا۔ قریش سے ایک بوڑہا آدمی اور جاہل عصا اوسکے ہاتہہ مین تہا اور آگے کو لوہے کا سم لگا ہوا تہا۔ اوسنے چاہا کہ حضرت کے پیٹ مین وہ عصا مارے اور نشان مارے اوسی وقت اوسکا ہاتہہ خشک ہوگیا اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا نے بچایا مگر آپ بہت دل مجروح غمگین کے ساتہہ واپس آئے اور ایک مسجد مین بیٹہے اور بی بی خدیجہ

اونکو تلاش کرتی ہوئی اور روتی ہوئی اور فریاد کرتی ہوئی آپ کو پہرتی تہی اوسی روز کا ایک واقعہ بڑا تعجب انگیز ہے۔ امیر حمزہ اوس روز شکار کرنے گئے ہوئے تہے ایک ہرنی کے پیچہے وہ جاتے تہے اور تیر چلاتے تہے کہ وہ ہرنی گر پڑے اوس ہرنی نے واپس ہوکر آپکو کہا کہ تو میرے پیچہے تیر چلاتا ہے اور جو تیرے بہتیجہ کا قاتل ہے اوسکا خیال نہین کرتا۔ اگر یہی تیر اوسکی طرف تو چلادے تو میری طرف چلانے سے بہتر ہے۔ حمزہ رضی اللہ تعالے عنہ یہ بات سنکہ بڑا تعجب ہوا۔ اور واپس آیا۔

جب اپنے گہر مین پونہچا تو ایک بوڑہی عورت نے سارا قصہ بیان کیا۔ وہ اوسی وقت روتے ہوئے گئے اور اوس بوڑہی نے اوسکو کہا کہ اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم ایسا یتیم ہوتا کہ اوسکا والی وارث کوئی نہ تہا تو اور بات تہی مگر جب وہ آپ کا بہتیجہ ہے اور اوس کے ساتہہ ایسا معاملہ گذرے تو بڑا افسوس ہے اور جو کچہہ کفار کے ساتہہ حضرت کو گذرا تہا وہ سارا بیان کیا حمزہ رضہ نے کہا کہ ابو طالب کہان تہا اوس عورت نے جواب دیا کہ مکہ کے باہر اپنا مال سنبہالتے تہے پہر آپنے پوچہا کہ ابی لہب کہان تہا اوس بوڑہی نے جواب دیا کہ وہ اپنی یاری مین بیٹہا ہوا کہتا تہا کہ اس جادوگر کو مارو اور اس جہوٹہہ کہنے والے کو مارو۔ امیر حمزہ رضہ نے پوچہا کہ عباس کہان تہا اوس بوڑہی نے کہا کہ وہ پروانہ کی طرح آپ کے اردگرد پہرتا تہا اور یہ کہتا تہا کہ اپنے لڑکے پر رحم کرو اور ہماری تمہاری رشتہ داری ہے اوسکا لحاظ کرو اور کوئی نزدیکی آپ کی مدد کے واسطے تیار نہ تہا۔

امیر حمزہ نے یہ بات سنی تو آپ بہت روئے اور امیر حمزہ نے کہا کہ میرے اوپر کہانا اور پینا حرام ہے۔ جبتک کہ مین اپنے بہتیجہ کا بدلہ نہ لے لون۔ امیر حمزہ اوٹہہ کہڑے ہوئے اور اپنی خود اور زرہ پہن لی اور اپنے گہوڑے پر سوار ہوئے اور سو

اور صفا پہاڑی کی طرف روانہ ہوئے جب وہ پونہچے تو کافر وہان جمع تہے اونہون نے امیر کو اس حالت مین دیکہکر آپس مین ذکر کیا کہ اگر حمزہ نے ہمکو سلام کہا اور بعد اوس کے طواف کیا تو سمجہہ لینا کہ وہ راضی ہے اور اگر اوسنے پہلے طواف کرنا شروع کیا اور ہمارے ساتہہ کچہہ بات نہ کی تو سمجہا کہ وہ اپنے بہتیجہ کا بدلہ لیگا۔ اون دنون میز سلام کفار مکہ کا صباح الخیر تہا امیر حمزہ نے کسی کا سلام نہ کیا اور نہ کسی قریش کی طرف توجہ کی اور جاکر طواف کی جگہ پر طواف شروع کردیا۔ جب طواف سے فارغ ہوئے تو پہر کفار کے پاس آئے اور آکر اون سے کہا کہ تم لوگون مین سے کون ہے جسنے میرے بہیجے کو ایزا اوپنچائی۔

ابوجہل نے سب سے بڑہکر یہ جواب دیا کہ مین نے یہ سب کام کیا اور مین نے اوسکو رنج دیا اور ایزا اوپنچائی۔ حمزہ نے کہا کہ کیا سبب تہا کہ تو نے اوسکو ایزا اوپنچائی لات عزے کی قسم کہ اگر مین اوس جگہ ہوتا تو مین تلوار نکالکر تمہارے سر کاٹتا اور یہ کہکر آپ گہوڑے سے اوتر آئے اور کمان اوس کے سر پر مارنے شروع کی سات دفعہ کمان ماری اور اوسکا سر توڑا۔ ابوجہل کہتا تہا کہ اب مجہکو معاف کردیہہ قصور ہوگیا ہے کسی شخص نے مقابلہ نہ کیا پہر آپ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ڈہونڈتے ہوئے مکہ مین آئے تو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک کونہ مین کعبہ کی طرف مونہہ کئے ہوئے بیٹہے ہوئے تہے۔

حمزہ نے سلام کیا تو کچہہ آپنے جواب نہ دیا پہر سلام کیا تو بہی کچہہ جواب نہ دیا پہر تیسری دفعہ سلام کرنے سے آپ روئے اور آپنے یہ کہا کہ میرے جیسے بے کس کو چہوڑدو جسکا نہ مان نہ باپ نہ کوئی چچا نہ کوئی بہائی نہ کوئی مددگار نہ کوئی یار نہ کوئی وزیر نہ کوئی غم کہانیوالا اور نہ کوئی دل کے بہید سے واقف۔ امیر حمزہ نے کہا کہ مجہکو قسم ہے لات عزے کی کہ تمہاری مدد کو آیا ہون۔

آپ نے فرمایا کہ اے چچا مجھکو قسم ہے اوس خدا کہ جس نے مجھکو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ اگر آپ مشرکون کے ساتھہ مقابلہ کرین اور تلوار کے ساتھہ اون کے سر کاٹ دیوین اور اونکا خون لپنے جسم پر اور اپنے کپڑون پر لگالیوین تو آپ کو خدا کا کوئی قرب حاصل نہ ہوگا جب تک کہ آپ کلمہ شہادت نہ پڑہین۔

حمزہ نے کہا کہ لے بھتیجے مین نے ابو جہل کا سر تیری خاطر توڑ دیا ہے اور لوگون کے ہاتھہ اپکے اوپر ظلم کرنے سے بند کر دیئے ہین۔

آپ نے فرمایا کہ اے چچا جب تک تو ایمان نہ لاوے خدا کی طرف سے اوس وقت تک خدا کی مہربانی اور میری خوشی نہین ہو سکتی۔

حمزہ نے کہا کہ مین نے قریش سے سنا ہے کہ تیرے پاس ایک کلام ہے بہت میٹھی کہ اوس کے ساتھہ تو لوگون کا شکار کرتا ہے وہ کلام تو نے کس سے سیکہی ہے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم صاحب نے فرمایا کہ وہ کلام میرے خدا کی کلام ہے۔ حمزہ نے کہا کہ کچہہ تہوڑا سا پڑہکر مجھکو بہی سنا آپ نے سورۃ مومن پڑہنی شروع کی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حم تنزیل الکتاب من اللہ العزیز العلیم غافر الذنب قابل التوب شدید العقاب ذی الطول لا الہ الا ہو الیہ المصیر۔

حمزہ نے کہا کہ اے محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم اس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ تیرا خدا گناہون کے بخشنے والا ہے اون لوگون سے جو لا الہ الا اللہ کہین اور نیز اونہین لوگون کی توبہ قبول کرنے والا ہے جو لا الہ الا اللہ نہ کہین اور سخت عذاب دینے والا ہے اون لوگون کو جو اس کلمہ کے کہنے سے کنارہ کرین اور اونکو سخت عذاب دینے والا ہے آپ نے کہا کہ ہان یہ سب سچ ہے پہر حمزہ نے کہا کہ کچہہ تہوڑا سا اس کلام کا اور کچہہ پڑہہ آپ نے سورہ پڑہنی شروع کی جب اس آیت پر پہنچے۔

السموات وما فی الارض وما بینہما وما تحت الثریٰ۔

حمزہ نے کہا کہ مکہ مین ہمارا بت ہے پندرہ سو ہے اور کعبہ مین تین سو ساٹھ بت ہے اور وہ سب ایسے ہین کہ ایک بالشت پر ایک دوسرے سے تفاوت نہین کر سکتے اور تو نے کہا ہے کہ تیرا خدا ایسا ہے کہ جو کچھ آسمانون اور زمینون مین ہے سب اوسکو معلوم ہے اور جو کچھ آسمانون اور زمینون کے درمیان ہے سب اوسکو معلوم ہین اور جو کچھ زمینون کے نیچے ہے وہ بھی اوسکو معلوم ہے۔

حمزہ نے کہا کہ ہمارا ایک ہزار پانچسو بت مکہ مین ہے اور تین سو ساٹھ بت کعبہ مین مگر اونکا حکم اتنا نہین کہ ایک بالشت سے وہ دوسری جگہ ٹہلین اور تو کہتا ہے کہ جو کچھ آسمانون اور زمینون مین ہے وہ سب میرے خدا کا ہے۔

آپنے کہا کہ ہان اسی طرح سے ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ حمزہ نے کہا کہ آج رات مین سوچونگا اور کل آکر تیرے ساتھ ایمان لاونگا۔ وہ اپنے گہر کو چلے گئے پروردگار عالم نے اپنے دوست کی خاطر چار فرشتے بھیجے ایک فرشتہ جو پہاڑون پر ہے اور ایک فرشتہ جو دریاؤن پر ہے اور ایک فرشتہ جو سورج پر ہے اور ایک فرشتہ جو ہواؤن پر اور ان چارون کو حکم دیا کہ تم جاکر میرے دوست کی تابعداری کرو اور جو کچھ وہ حکم کرین وہ بجالاؤ۔

جب وہ فرشتے پہنچے تو آپنے چارون سے سوال کیا ہر ایک سے پوچھا کہ تم کس کس کام کے واسطے مقرر ہو جو فرشتہ دریاؤن کا تہا اوس سے پوچھا کہ تیرا کیا کام ہے۔ اوس نے کہا کہ میرا یہ کام ہے کہ مین دریاؤن کو حکم دون کہ وہ اپنا سب پانی دریاؤن سے باہر پہینک دیوین۔ اور جسطرح کا طوفان نوحؑ کا آیا تہا اوسی طرح سے آکر جو آپکے برخلاف ہین سبکو غرق کر دیوین۔ اونہون نے فرمایا کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

پھر آپنے دوسرے سے پوچھا کہ تیرا کیا کام ہے اوس نے عرض کیا کہ میرا حکم ہوا اوپر ہے اگر آپ کی اجازت ہو تو ہوا اون کو حکم دون کہ وہ ایسی زور سے چلے کہ جیسے قوم عاد کو اوڑا یا تہا ایسے ہی جو قوم آپکے برخلاف ہے اوسکو اوٹہا دیوے اور آپ کو اون سے خلاصی دلاؤن آپنے پہر پڑہا کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اوسکے بعد تیسرے فرشتہ سے آپنے پوچھا کہ تیرا کیا کام ہے اوسنے عرض کیا کہ میرا حکم سورج پر ہے اور اگر مجھکو حکم ہووے تو مین سورج کو حکم دون کہ وہ نزدیک آوے اور اون کے سرون کا مغز جو ہے اون کو پگلا دے اور وہ مرجاوین اور آپ کی ان سے خلاصی ہوجاوے۔ پہر آپنے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑہا۔

پھر چوتھے سے پوچھا کہ تیرا کیا کام ہے۔ اوس نے کہا کہ میرا یہ کام ہے کہ اگر آپ فرماوین تو ابو قبیس کے پہاڑ کو مین اُٹھا لاؤن اور لاکر مکہ اور مکیان کے اوپر پہینک دون کہ وہ سب مرکر سٹی ہوجاوین اور آپ کو اون کی شرارتون سے خلاصی ملے۔

پھر آپنے لاحول کو پڑہا اور آپنے چارون فرشتون سے کہا کہ مین ایک دعائے کرونگا کہ تم کو چاہئے کہ تم اوس پر آمین کہو کہ خدا اوس دعائے کو پورا کرے۔ فرشتون نے عرض کیا کہ ہم حاضر ہین اور آپنے ہاتہ اوٹہا کر دعائے کرنی شروع کی اور دعائے یہ کی کہ اے خداوند مالک زمین و زمان ہے انذار اور بدبختی کو دور کر اور میری قوم کو سیدہا راہ بتلا اور اس قوم کو ہدایت کر کہ وہ صلاحیت اختیار کرین یہ قوم میری پیغمبری کو نہین جانتے اور میرا حق نہین پہچانتے جب آپنے یہ دعائے پوری کی تو فرشتون نے آمین کہی اور عرض کی کہ آپ پر آفرین ہے

کہ ہم پہلے جو پیغمبر ان کے پاس آتے رہے ہیں تو اونہوں نے اپنی قوموں پر لعنتیں بھیجیں اور ہمکو حکم دیا کہ ہماری فلانی قوم کو عذاب دے۔ چنانچہ ہمنے اون کی قوموں کو بموجب اون کے کہنے کے عذاب دیئے۔ اور صرف ہمنے آپکو دیکھا ہے کہ کسی قوم کے واسطے کوئی حکم نہیں دیا بلکہ اون کی یہ دعا ہے کی کہ انکو راہ راستی پر لائے فرشتوں نے واپس جاکر جو حال تہا عرض کر دیا۔

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تمام رات نماز مین مصروف رہے اور یہ دعائے کرتے رہے کہ اے خداوندا میری آنکھین ٹھنڈی کر کہ میرے چچا حمزہ ایمان لے آدین۔ ا۔

ابن مسعود سے روایت ہے کہ اوسی رات حمزہ چالیس دفعہ آپکے مکان پر آئے اور بہت شوق اور محبت اون کو ہوگئی جب فجر ہوئی تو آپ آکر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے۔ آپنے اون سے کہا کہ اے چچا جو کہ کل آپنے وعدہ کیا تہا پورا کرو۔ حمزہ نے کہا کہ مین ابہی کرونگا مگر کل جو آپنے پڑہا تہا آج پڑہکر سنایئے آپنے یہ آیت پڑہی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم الرحمن علم القرآن خلق الانسان علمہ البیان الشمس والقمر بحسبان والنجم والشجر یسجدان۔

حمزہ نے کہا کہ بس اتنا ہی مجہکو کافی ہے میری عقل یہ بات کہتی ہے کہ جس خدا کو آسمان کے تارے اور درخت سجدہ کرتے ہین وہ بیشک قابل عبادت ہے اور مین کہتا ہون کہ اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمدًا عبدہ ورسولہ۔ یہ کہکر وہ بھی مسلمانون کے زمرہ مین شامل ہوگئے اور حمزہ بن عبدالمطلب کے مسلمان ہونے سے مسلمانون کو بہت تقویت حاصل ہوئی اور پہر آپنے ابوجہل کے سر کو سات جگہ سے توڑا اور خون جاری ہوا۔ لوگون نے حمزہؓ سے کہا کہ ایسا غصہ نہ

کہاؤ اور کچہہ عرصہ تک صبر کرو۔

حمزہ نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کوئی شخص عبادت کا مستحق نہین ہے سوائے اللہ تعالے کے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اوسکا بہیجا ہوا بندہ ہے اگر تم چاہتے ہو کہ مجہکو اس مذہب سے ہٹاؤ تو جو چاہو سو کر دیکہو مین اس مذہب سے ہرگز نہین ہٹونگا۔ کفار یہ باتین سنکر بہت آزردہ ہوئے اور مسلمانون کو ایذا پونہچانے سے ہٹ گئے۔

دوسرا واقعہ ذکر کرنیکے قابل ہے سال ششم بعثت رسول مین عمر ابن خطاب ایمان لائے۔ اون کے ایمان لانے کے باب مین یہ روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تہے۔ اللہم اعز ہذا الدین بعمر ابن الخطاب اس دعا کے بعد ابوجہل نے عمرؓ کے ساتہہ اقرار کیا کہ اگر تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کرو تو سو اونٹ اور ہزار بہیڑ اور چالیس ہزار درم مین تمکو دونگا۔

حضرت عمرؓ نے اس بات کا اقرار کیا اور لات عزے کی قسم کہائی کہ جب تک محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا سر اتار کر نہ لاؤن مین واپس نہ آؤنگا۔ ایک دفعہ گئے تو ایک شخص نے اونکو منع کیا کہ راستہ مین ایک بچہڑا کہڑا تہا اوسکو ذبح کرنے لگے اس بچہڑے نے چند عربی شعر پڑہے جنکے یہ معنے تہے کہ اے آل ذریح تم اس شخص کو نہین دیکہتے جو تمکو نصیحت کرتا ہے زبان فصیح کے ساتہہ اور بلاتا ہے تمکو اپنے دین صحیح کیطرف۔

عمرؓ نے جب یہ حال دیکہا تو اوسکے دل پر کچہہ رعب ہوا اور وہ واپس آگئے مین اور ابوجہل کو یہ سارا حال کہدیا۔ ابوجہل نے کہا کہ اس امر کو چہپا رکہہ۔ فاروقؓ نے کہا کہ مین نہین چہپاؤنگا خواہ جہوٹہہ ہو یا سچ۔ پہر کئی لوگ ایک بت کے سامنے اپنے مقدمہ کے فیصلے کے لئے گئے اور جو کچہہ حال تہا سنایا اوس بت نے

کچھ جواب نہ دیا مگر اوس بت کے شکم سے یہ آواز آئی کہ محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم کا دین سچا
ہے اگر اپنی نجات چاہتے ہو تو جلدی اوسکے دین پر آؤ اور چند شعر عربی بھی اوس بت
نے سنائے عمرؓ نے کہا کہ جو کچھ دیکھا ہے تعجب کی باتین ہین مگر ہم پہلے محمدؐ صلی اللہ
علیہ وسلم کو قتل کر لیوین تو پیچھے کوئی کام کرین گے راستہ مین جاتے ہوتے
اون کو نعیم بن عبد اللہ ملے اور اونہون نے پوچھا کہ اے عمرؓ کہان جاتے
ہو اوس نے کہا کہ محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم صاحب کے قتل کرنے کو جاتا ہون
نعیم نے کہا کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب سے تجھکو کچھ خوف نہین جو ایسا مشکل کام
اپنے ذمہ لیا ہے۔ عمرؓ نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے تو نے بھی محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم
کا دین قبول کر لیا ہے اگر یہ صحیح ہے تو بہتر ہے کہ پہلے تجھکو قتل کرون نعیم
نے کہا کہ مین تجھکو ایک بڑی بات سے واقف کرتا ہون اور وہ یہ ہے کہ تیری
بہن فاطمہ نے اور اوسکے خاوند سعید بن زید نے دین اسلام قبول کر لیا ہے
پہلے چاہیئے کہ تو اپنے گہر کا فکر کر پیچھے اوسکے دوسرونکا فکر کر اور ایک بکری تو
ذبح کر اور اپنی ہمشیرہ کے پاس لیجا اگر وہ تیرا ذبح کیا ہوا کہا جاوے تو تو نے
سمجھا کہ تیرے دین پر ہے اگر نہ کہاوے تو سمجھ کہ وہ دین محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم
پر ہے جسوقت عمرؓ اپنی بہن کے گہر مین گئے تو وہ قرآن شریف پڑہ رہین تہین۔
عمرؓ نے کہڑے ہو کر اون کی آواز سنی اور دروازہ کو بند کر دیا۔ اونہون نے
پہنچان لیا کہ عمرؓ آگیا ہے اونہون نے صورت کو چھپا لیا عمرؓ نے پوچھا کہ تم
کچھہ پڑہتے تہے۔ اونہون نے کہا کہ صرف باتین کرتے تہے عمرؓ نے کہا کہ
یہ بکری مین ذبح کرکے لایا ہون اور اوسکو بہون لایا ہون اسکو کہاؤ اونہون
نے کہا کہ ہمنے ایک نذر مانی ہوئی ہے اسواسطے ہم گوشت نہین کہاتے یہ
بات سنکر عمرؓ کو نعیم کا کہا ہوا یاد آیا تو اپنی بہن کے سر پر ایک زخم مارا اور اوسکی

سر کو توڑ دیا۔ آپ کی بہن نے شور اور فریاد کی اور کہا کہ اے عمرؓ تو لوگون کو اپنے جہوٹے دین کی طرف بلاتا ہے اور سچے دین کی طرف آنے سے منع کرتا ہے ہم مسلمان ہو گئے ہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ہین اگر ہمکو تو تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے تب بھی ہم اپنے دین سے نہین ہلین گے اور اونہون نے اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمداً عبدہ ورسولہ پڑہنا شروع کر دیا اوسکے بعد اپنی بہن کے ساتہہ باتین کر کے اوس نے معلوم کر لیا کہ یہ اپنے دین مین پکے ہین تو اون کو تکلیف دینے سے باز رہا اور کہا کہ تمہاری مرضی ہے۔ عمرؓ ایک گوشہ مین ٹہیرے اور اوسکی بہن اور اون کا خاوند دوسرے گوشہ مین ٹہیرے۔ جب کچہہ رات گذر گئی تو اون کی بہن نے اوٹہکر اپنے خاوند کو جگایا اور اوٹہہ کر وضو کیا اور قرآن شریف پڑہنا شروع کر دیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم طٰہٰ ما انزلنا علیک القرآن لتشقیٰ الا تذکرۃ لمن یخشیٰ تنزیلاً ممن خلق الارض والسموات العلیٰ الرحمٰن علی العرش استویٰ۔

عمرؓ نے سر اوٹہا فاطمہ سے کہا کہ اسکا مطلب کیا ہے جو کچہہ آسمانون اور زمین کے درمیان مین ہے وہ سب کچہہ آپکے خدا کا ہے اور جو کچہہ زمین کے نیچے ہے وہ بھی آپکے خدا کا ہے۔ فاطمہ نے کہا کہ ہان سب کچہہ میرے خدا کا ہے اور جو کچہہ زمین کے نیچے ہے وہ بھی آپکے خدا کا ہے۔ فاطمہ نے کہا کہ ہان سب کچہہ میرے خدا کا ہے۔ عمرؓ نے کہا کہ اے فاطمہ ہمارے ایک ہزار پانچسو بت ہین اور اونکا ایک ہاتہہ بہر کی زمین پر بھی کچہہ اختیار نہین۔ یہ کتاب مجھکو دے کہ مین اسکو پڑہون۔ فاطمہ نے کہا کہ تو کفر اور شرک کی نجاست سے آلودہ ہے اور یہ کتاب ہے کہ جسکو سوائے پاک آدمیون کے کوئی ہاتہہ نہین لگا سکتا تم کو چاہئے کہ غسل کر او اور وضو کر او اور پھر اس کتاب کو

پڑھو اور اسکی تعظیم اور تکریم کرو۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے قسم کہائی اور کہا کہ محبت اسلام کی اب میرے دل میں پیدا ہونے لگی ہے۔ سعید نے سورہ طٰہٰ پڑہنی شروع کی جب پڑہتا ہوا اس جگہ پونچا کہ اللہ لا الہ الا ہو لہ الاسماء الحسنیٰ۔ تو اس کلام کی شیرینی اور تراوت اور فصاحت اور بلاغت مین انکار کی باگ اون کے ہاتہ سے چھین لی۔ اور اس کلام کے معجزے کا وہ قایل ہوگیا اور اوسنے اس کلام کی حقیقت کا اقرار کیا اور کہا کہ یہ کیسی اچھی کلام ہے اور یہ بھی کہا کہ ان ہذا لرب اہل لان یعبد و اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ کہا جب وہ گھر سے باہر نکلے اور جناب اونکو ملا اور اوسنے کہا کہ کل آپنے دعا کی تھی ایمان لانے کی اور آج آپ اونکی دعا سے ایمان لائے۔ عمر خطاب سعید اور جناب کو ہمراہ لیکر گئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم صاحب کی تلاش مین رستہ مین قریش ملے اور اونہون نے پوچھا کہ اے عمرؓ تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین قبول کر لیا ہے۔ عمرؓ نے کہا کہ وہ خدا جسکا حکم آسمان و زمین پر ہے اور وہ خدا جو پوشیدہ باتون اور ظاہر باتون کو جانتا ہے اوس کے ساتہ مین ایمان لایا ہون۔ پہر وہان سے نکلے اور حضرت کی تلاش مین حمزہ کے گھر کیطرف جا رہے تہے جب وہان پہنچے تو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اون کے آگے پیشوائی کو آئے تو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اون کو پکڑ کر ایسا گہونٹا کہ آپ کی تلوار سونڈے سے گر پڑی۔

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ آپنے مجہکو ایسا گہونٹا کہ مجہکو گمان تہا کہ میری ہڈیان پس جائنگی حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ کتنے آدمی ایمان لائے ہین آپنے فرمایا کہ تیرے ایمان لانے سے اب شمار چالیس تک پونچا پھر بہت سے اصحابی ملکر کعبہ کیطرف گئے کافرون نے یہ خیال کیا کہ حضرت عمرؓ ان کو قتل کرانیکے واسطے لایا ہے اور حضرت عمرؓ نے کہا کہ جو کوئی مجہکو جانتا ہے وہ تو جانتا ہے اور جو نہین

جاتا تھا اوسکا معلوم ہو کہ مین ہون عمر ابن الخطاب ہون اے قریش کے لوگو اس بات
کو جان لو اور دین اسلام قبول کرو اور مطابعت محمد صلے اللہ علیہ وسلم صاحب کی طرف
دوڑو اگر نہین تو مین اسی تلوار سے تمہارے سر بے دریغ اوتار دونگا اور تم مین
سے ایک کافر کو زندہ نچھوڑونگا۔ سب کافرون نے ملکر حملہ کیا اور حضرت علی ابن
ابو طالب اور حمزہ بن عبد المطلب تلوارین کہنچکر حضرت عمرؓ کے ساتھ تھے حضرت عمرؓ
نے ہاتھ بڑہا کر بڑے قریش کو جو سب سے بڑا تھا پکڑ لیا اور اوسکو گرا کر اوسکے سینہ پر بیٹھ
گیا اور سنے واویلا کیا کہ عمرؓ نے مجھکو مار دیا جلدی پہونچو قریشیون نے بہت کوشش
کی کہ اوسکو چھڑا دین لیکن نچھوڑا سکے آخر کو سب قریش بہاگ گئے اور سب کعبہ
کا گہر مسلمانون کے ہاتھ مین آگیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز کعبہ
مین پڑہی بہمہ اصحاب کے اور حضرت عمرؓ کا ہاتھ پکڑ کر اندر لیگئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے ملاحظہ کیا کہ تمام کعبہ بتون سے بہرا ہوا ہے اور آپنے فرمایا کہ جاء الحق وزہق
الباطل ان الباطل کان زہوقا کے۔ معنے یہ ہین کہ سچ آیا اور جہوٹھ کو اوسنے دور کر دیا کیونکہ جہوٹھ
دور ہونے والی چیز ہے شعر یا ایہا الاصنام ہذا احمد۔ ہذا رسول اللہ حقا فاشہدوا ان
کان لا الہ فاسجدوا اسکے معنے یہ ہین کہ اے بتو یہ ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور
یہ سچا رسول خدا ہے تم بھی گواہی دو اگر یہ سچ پر ہے تو تم بھی خدا کا سجدہ کرو جب
یہ بات حضرت عمرؓ کے سونہہ سے نکلی تو تمام بت سونہہ کے بل گر گئے اور خدا کا
سجدہ کیا۔ پہر سب قریش جمع ہو کر ابو طالب کے پاس گئے اور جا کر اونہون نے کہا کہ
دو باتون مین سے ایک بات منظور کرین یا تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو ہمارے
حوالہ کرو کہ ہم اسکو قتل کرین یا کمر باندہو اور ہمارے ساتھ لڑائی کرو اور اس بات
کو یاد رکہو کہ ہم تیرے بہتیجہ کو نہین چھوڑینگے جب تک کہ اوسکو قتل نکرین
کل تک اسکا جواب دے اور یا اوسکو یہ کہدے کہ ہمارے خداؤنکو اور ہمارے

باپ دادے کو برا نہ کہے لگلے دن ابو طالب نے آپکو بلایا سارا قصہ قریش کا سنایا اور کہا کہ بہتر ہے کہ کوئی بات ان تینوں باتوں سے مان لے حضرت نے فرمایا کہ جو کچھہ مین کہتا ہون اور جو کچھہ مین کرتا ہون سب خدا کے ہاتھہ مین ہے اور لوگون کے ڈرانے سے مین نہین ڈر سکتا اگر آپ میری رسالت پونچانے کی مدد کرین تو آپکے واسطے بہتر ہے اگر آپ مدد نہین کر سکتے تو مجھکو خدا کی عنایت اور آسمانی مدد کافی ہے قریشون نے جب یہ معاملہ معلوم کیا تو اونہون نے آپس مین عہد کیا کہ بنی ہاشم اور عبد المطلب کے ساتھہ کوئی رشتہ نہ کرین اور لین دین بھی نہ کرین اور نہ ملکے بیٹہین اور نہ مردون کے واسطے جاکر اون کے مردون کا افسوس کرین اور کوئی بھی ایسا کام نہ کرین جس سے اونکو فایدہ پونچے۔ ایک اونہون نے کاغذ لکہا اور چالیس آدمیون نے اوسپر مہرین کین اور اوس عہد نامہ کو ابوجہل کی ماسی کے حوالہ کیا جب ابو طالب نے یہ سارا قصہ سنا تو یہ عہد کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ مدد کرینگے۔ مگر ابو لہب نے نہ مانا۔ اور کافرون نے یہ بات سنکر یہ عہد کیا کہ اونکو نقصان پونچاوین اور حج کیوقت جو لوگ اسباب بیچنے آتے تہے تو اون لوگون کو منع کرتے تہے کہ اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتہہ کوئی چیز نہ بیچو۔ اگر کوئی آدمی آپکے موافقون مین کوئی چیز خریدنا چاہتا تہا تو بڑا اسول دیکر خود خرید کر لیتے تہے۔ اگر کوئی شخص رشتہ داری کی باعث سے کچھہ کہانا وغیرہ بہیجتا تہا تو اوسکو پکڑ کر وہ بہت ایذا دیتے تہے اون غریبون پر خرید و فروخت کا دروازہ بند ہو گیا اور چرائی مال مویشی کی بھی بند کر دی یہ بات بھی ذکر کرنے کے قابل ہے۔ کہ حکیم بن خزام جو بہتیجہ خدیجہؓ کا تہا وہ کچھہ کہانا گدہے پر لادکر اپنی پہوپہی کے گہر مین لیجاتا تہا۔ ابوجہل نے اوسکو پکڑ لیا اور اوس نے اوسکے ساتھہ بہت ظلم کیا۔ اور اتنا تنگ کیا کہ آپ باہر نہین نکل سکتے تہے۔ تین برس اسی طرح سے گذر گئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم صاحب اور سردار

اصحاب پر ایسی مشقت گذری کہ کفار قریش اس عہد سے بہت رنجیدہ ہوئے اور
بہت پشیمان ہوئے اور قریش مین سے پانچ آدمیون نے آپس مین صلاح کی کہ
چلکر قریش سے اوس عہد نامہ کے چاک کرنے کی درخواست کرین۔ وہ پانچون کعبہ
مین آئے۔ ایک شخص جسکا نام زہیر تہا اوسنے طواف کعبہ کا کیا اور قوم قریش کیطرف
مخاطب ہوکر بولا کہ اے اہل مکہ یہ کسطرح مناسب ہے کہ ہم تو بڑے آرام سے وقت
گذارین اور لذیذ کہانے کہائین اور اچھے کپڑے پہنین اور بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب
معہ اہل و عیال کے ایسی تنگی اور ایسے رنج مین دن کاٹین کہ بہوکے رہکر وہ مرجاوین
مین نہین بیٹہونگا جب تک اوس کاغذ کے ٹکڑے ٹکڑے نہ کردون جب یہ آواز
ابوجہل نے سنی تو وہ بولا کہ خدا کی قسم کہ تو نے جہوٹہہ کہا ہے تو اوس کاغذ کے ٹکڑے
ٹکڑے نہین کرسکتا۔ زمعتہ بن الاسود کیطرف گیا اور کہا کہ خدا کی قسم اے ابوجہل تو
اوس سے بہت جہوٹا ہے جب وہ کاغذ لکہا گیا ہم اوس کاغذ کے مضمون
سے راضی نہ تہے۔ ابوالبختری نے کہا کہ خدا کی سوگند کہ زمعہ سچ کہتا ہے کہ جو
کاغذ لکہا گیا ہم اوسپر راضی نہین مطعم بن عدی نے کہا کہ زمعہ اور ابوالبختری جو کچھہ
کہتے ہین سب سچ ہے اور جو کوئی اوسکے سوا کہتا ہے وہ سب جہوٹہہ ہے ہشام
ابن عمر نے بہی اپنے یارون کے کہے ہوئے کو سچ بتلایا اور بہت سے قریش
ان کے ساتہہ شامل ہوگئے۔ اول ابوجہل نے کہا کہ یہ بات رات کی بنائی ہوئی
ہے۔ خدا نے ایک جانور مقرر کیا کہ جو کچہہ صحیفہ مین لکہا ہوا تہا وہ سب چاٹ گیا اور
جبرائیل نے آکر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم صاحب کو اطلاع دی آپ نے اپنے چچا کو بلایا
اور سارا حال اوسکے پاس بیان کیا ابوطالب نے کہا کہ کوئی آدمی ہمارے پاس باہر
سے نہین آتا اور آپ کبہی باہر جاتے نہین یہ بات آپنے کہان سے سنی ہے
آپنے فرمایا کہ خدا نے میرے پاس جبرائیل بہیجا تہا اوسنے مجھکو بتلایا ہے۔

ابوطالب نے کہا کہ تیرا خدا سچا ہے اور جو تو کہتا ہے یہ بھی سب سچ ہے ابوطالب
اپنے دوستوں کو ہمراہ لیکر قریش کے مجمع مین گیا قریش نے جب اوسکو دیکہا
تو وہ خوش ہوئے اور اونہوں نے خیال کیا کہ اس نے حمایت محمد صلے اللہ علیہ
وسلم سے تنگ آکر یہ ارادہ کیا ہے کہ اوسکو ہمارے حوالہ کرے اور اوس
سے بیزار ہو جاوے۔ اونہوں نے بہت اوسکی تعظیم کی ابوطالب نے کہا کہ
مین اوس مہم کیواسطے آیا ہون کہ تم سب کی مصلحت اوس مین ہے اوس کاغذ
کو میرے پاس لے آؤ ابوجہل اور اوسکے ہمراہی دوڑے گئے اور کاغذ کو
لاکر دیا وہ اوسی طرح کاغذ تہا اور اوسپر مہرین بہی لگی ہوئین تہین۔ ابوطالب نے کہا
کہ یہی کاغذ ہے ابوطالب نے کہا کہ ہان محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے خبر دی ہے
کہ جو کچہہ اس کاغذ مین لکہا ہوا تہا خدا جل وعلے نے ایک جانور کو اس کاغذ کیواسطے
مقرر کیا تہا کہ جو کچہہ جور اور ظلم قطع صلہ رحم اس مین لکہا ہوا تہا کہا لیوے اور صرف خدا
کا نام باقی رکہے اگر یہ بات محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ کہی ہے تو تمکو چاہئے
کہ اوس کاغذ کے مضمون سے ہٹ جاؤ اور عداوت اور مخالفت کو چہوڑ دو اور
اگر اوس نے جہوٹہہ کہا ہے تو مین اوسکو تمہارے حوالہ کر دونگا۔ سب قریش
نے کہا کہ بہت اچہی بات ہے اور انصاف کی بات ہے۔

جب اوس کاغذ کو کہولا گیا تو کوئی حرف اوسپر باقی نہ تہا صرف خدا کا نام
باقی تہا مخالفون نے شرمندہ ہوکر اپنے سر جہکا لئے پہر ابوطالب اپنے یارون
کے سمیت کعبہ مین آئے اور مطعم بن عدی نے اوس کاغذ کو ٹکڑے ٹکڑے
کر دیا۔

ایک اور قصہ بہی ذکر کرنے کے قابل ہے پانچ آدمی تہے جو حضرت کو بہت
ہنسا کرتے تہے عاص بن وائل سہمی و اسود بن المطلب و اسود بن عبد یغوث و

ولید بن مغیرہ و حارث ابن قیس۔ اور ولید سب کا پیشوا تہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ان پانچون آدمیون سے بہت سخط اور مغموم رہا کرتے تہے ایک روز آپ مسجد مین بیٹہے ہوئے تہے کہ یہ پانچون وہان سے گذرے جبرائیل نے آپ سے فرمایا کہ بشارت ہو آپ کو آپ انکے شرون سے جلدی فارغ ہو جاوینگے اور ہر ایک ان مین سے کسی نہ کسی بلا مین مبتلا ہو کر مرجاویگا۔

عاص کا یہ حال ہوا کہ وہ ایک اونٹ پر سوار ہو کر مکہ سے باہر گیا جب اونٹ سے اوترا تو ایک کانٹا اوسکے پاؤن مین چبہ گیا اور اوسنے آواز کرنا شروع کیا کہ مجہکو سانپ نے کاٹا ہے اور پہر اوسکا اتنا سوجا کہ وہ روتا تہا اور فریاد کرتا تہا اور کہتا تہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے خدا نے مجہکو قتل کردیا اور اسود بن مطلب مکہ سے باہر ایک درخت کے نیچے بیٹہا ہوا تہا یکبارگی اندہا ہو گیا اور حضرت جبرائیل اوسکے سر کو درخت کے ساتہہ مارتے تہے اور ایک غلام اوس کے ساتہہ تہا کہتا تہا مجہکو چہوڑ اور وہ غلام کہتا تہا کہ مین کسی کو نہین دیکہتا جو تجہکو مار رہا ہو تو کیون فریاد کرتا ہے اور پہر وہ بہی فریاد کرتا تہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے خدا نے مجہکو مار دیا ہے یہی فریاد کرتا ہوا مرگیا اور اسود بن عبد یغوث ایک ... روز مکہ کے باہر گیا ہوا تہا ایسی ہوا اوسپر چلی کہ اوسکا رنگ سیاہ ہو گیا جب گہر مین واپس آیا تو گہر والے اوسکو پہچانتے نہین تہی اسواسطے دروازہ نہین کہولتے تہے اور گہر مین داخل ہونے نہین دیتے تہے۔ وہ گہر کے دروازہ پر سر مار مار کر مرگیا۔

حارث بن قیس نے ایک دن مچہلی کہائی کہ مچہلی کے کہانے سے اوسکو ایسی پیاس لگی کہ پانی پی پی کر اوسکا پیٹ پہٹ گیا اور مرگیا۔

اور ولید مغیرہ عرق النسا کی درد کی درد سے فریاد کرتا تہا اور کہتا تہا

کہ مجھکو مارو یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے خدا نے اور یہ کہتا ہوا مر گیا۔

جب وہ پانچون مر گئے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ انا کفیناک المستہزئین اس آیت کے یہ معنے ہین کہ ہمنے آپکو اون لوگون سے جو آپ کو ٹھٹھے کیا کرتے تھے چھوڑا دیا ٭

یہ واقعہ ابو طالب کے بیمار ہونے اور فوت ہو جانیکا ہے جب دسوان سال نبوت نازل ہوئی تو ابو طالب بیمار ہو گیا قریش اوس کی عبادت کیواسطے آئے اونے پہلے تو اون کی تواضع اور خاطر کی اور نصیحت کی کہ وہ کعبے کی تعظیم کیا کرین اور جو بہوکہا ہو اوس کی پرورش کرین اور سائلون کو کچھہ بخشا کرین اور امانتین ادا کرین اور پہر کہا کہ تمکو مین وصیت کرتا ہون کہ تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری اور اوس کی مدد کرو کہ وہ قریشیون مین سے بہت امین ہے۔ اور عربون مین سے سچا ہے اور وہ خدا کا حکم لایا ہے کہ دل اوسکو قبول کرتا ہے۔ اور اوسنے کہا کہ خدا کی سوگند ہے کہ مین دیکھتا ہون کہ جو زمانہ کے سردار ہین اور اشراف ہین اور زمانہ سے جو بڑے معزز ہین۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت سب نے قبول کی ہے اور اوسکے قول کو سب نے سچا جانا ہے۔

اے بنی ہاشم تمکو چاہیے کہ اوسکے ساتھہ نزدیکی اختیار کرو اور اپنی جان اور مال سے اوسکی مدد کرو قریش نے ابو طالب کو کہا کہ اپنے بہتیجہ کیطرف یہ پیغام بہیج کہ وہ بہشت سے کوئی ایسی چیز منگا کر تیرے واسطے بہیجے کہ وہ کہا کر تیری بیماری اچھی ہو جاوے آپ نے ابو طالب کے بہیجے ہوئے آدمی کو کچھہ جواب نہ دیا۔ ابو بکر موجود تھے اوکھون نے کہا کہ خدا تعالے نے بہشت کا کہانا پینا کافرون پر حرام کیا ہے اوس بہیجے ہوئے نے واپس آکر یہ حال ابو طالب سے بیان کیا پہر دوسری دفعہ قریش نے اور ابو طالب نے بہیجا اور وہی خواہش بیان کی

جو پہلے کہلا کر بھیجی تھی آپنے وہی جواب دیا جو صدیق نے دیا تھا اور پہر آپ خود ابوطالب کے گہر آئے تو وہ گہر قریش سے بہرا ہوا تہا آپنے کہا کہ اگر آپ باہر جاوینٖ تو مجہکو تہوڑا عرصا اپنے چچا کے ساتہہ باتین کرنے دیوین تو ابوجہل قریش نے کہا کہ تیرے ساتہہ جو ابوطالب کا جو رشتہ ہے ہمارا بہی وہ رشتہ ہے اسواسطے ہم علیحدہ نہین ہو سکتے۔ آپ یہ سنکر ابوطالب کے سرہانے بیٹھ گئے اور آپنے یہ کہنا شروع کیا کہ اے چچا تجہکو خدا نیک جزا دیوے کیونکہ جب مین چہوٹا تہا تو میری پرورش کرنیوالا اور خبر رکہنے والا بہی تو تہا اور جب مین بڑا ہوا تو تو نے رعایت اور مہربانی مین کچہہ فرق نہین رکہا اب وہ وقت ہے کہ مین تیری مدد کرون اور قیامت کے دن خدا کے نزدیک تیری شفاعت کردن اگر تو ایک کلمہ کہہ دیوے۔ ابوطالب نے پوچہا کہ وہ کلمہ کون سا ہے تو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ کہدے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ابوطالب نے کہا کہ مین جانتا ہون کہ آپ میرے خیر خواہ ہین مین کہدیتا جو کچہہ آپنے کہا ہے مگر مجہکو اسبات کا خوف ہے کہ قریش یہ کہین گے کہ ابوطالب صحت کی حالت مین مسلمان نہ ہوا اب مرنے کے خوف سے مسلمان ہوا۔ جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حال دیکہا کہ ابوطالب مسلمانی قبول نہین کرتا تو آپ اوسکے سرہانے سے اوٹھے اور آپنے فرمایا کہ اے ابوطالب مین خدا سے دعا کرونگا کہ خدا تجہکو بخشے جب تک ایسی دعا کے کرنے سے مین بند نہ کیا جاؤن۔ جب ابوطالب کے مرنے کا وقت قریب آیا اور اوسکا حال متغیر ہو گیا تو وہ زبان سے کچہہ کہتا تہا جو کسی نے کچہہ نہ سنا جب عباسؓ نے اوسکے مونہہ سے اپنے کان لگائے تو تہوڑی دیر کے بعد سنکر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا جو کچہہ آپنے فرمایا تہا وہ زبان سے کہہ رہا ہے۔ محمد ابن اسحاق جو سب سے بڑا مورخ ہے وہ اسبات کا قائل ہے

کہ ابوطالب مرنیکے وقت مسلمان ہوگیا تہا۔ اور اہلبیت سب اسبات پر متفق
تھے کہ ابوطالب مسلمان ہوکر مرا ہے۔ اگرچہ اس کے برخلاف بھی بعض روایا
ہین ۔ ایک روایت یہ ہیکہ جب ابوطالب فوت ہوگیا تو حضرت
علی رضی اللہ عنہ پیغمبر خدا کے پاس آئے اور آکر کہا کہ آپ کا چچا بوڑھا کافر
مرگیا ہے پیغمبر خدا یہ بات سنکر روئے اور آپ نے فرمایا کہ جا اوسکو نہلا اور کفن
پہنا اور دفن کر۔ چنانچہ حضرت علیؑ نے اونکو نہلایا اور دفن کرنیکے لیئے لے گئے
پیغمبر خدا اسکے جنازہ کے ساتھ گئے اور یہ کہتے تھے کہ اے چچا آپ شرائط صلہ
رحم کی بجالائے اور آپنے میرے حق مین کوئی قصور نہین کیا۔ خدا آپ کو نیک
بدلہ دیوے۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ مین پیغمبر خدا کے پاس گیا اور
جاکر مین نے عرض کی کہ آپ کا چچا آپ کا خیرخواہ تہا اور حامی تہا اور آپ کی
بدلہ قریش سے لڑتا تہا۔ آپ کی خدمات کا کچھ بدلہ اوس کو ملیگا یا نہین۔
آپ نے فرمایا کہ اوس کو بدلہ میری خدمات کا ملیگا۔ کیونکہ جو کافر ہین اون کو
سخت عذاب ہوگا اور ابوطالب نے چونکہ میری خدمت کی ہے اس واسطے
اوس کو باقی کافرون کی نسبت کم عذاب ہوگا۔ علما نے لکھا ہے کہ کفر
چار طرح کا ہے۔ کفر انکار۔ کفر جحود۔ کفر عناد۔ کفر نفاق۔ ان چارون
کے یہہ معنے ہین۔ کفر انکار یہ ہے کہ خدا کو نہ پہچانے اور نہ دل اور زبان کے
ساتھ اقرار کرے۔ کفر جحود وہ ہے کہ خدا کو پہچانے لیکن اقرار نہ کرے جیسے
کہ شیطان کا کفر۔ کفر عناد وہ ہے جو خدا کو پہچانے مگر پیغمبر وقت کو نہ سمجھو
چنانچہ پیغمبر خدا آئے اور جب یہودیوں جان بوجھ کر انکار کیا۔ قران مین یہ
لکھا ہے۔ فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ ۔ اسکے معنے یہ ہین جب آیا اون کی
وقت شخص جسکو وہ جانتے تھے کہ آنے والا ہے تو یہودیون نے اوسکے ساتھ کفر

اختیار کیا اور اوس کی تابعداری نہ کی کفر نفاق وہ ہے کہ زبان کی وحدانیت کا اقرار کرے مگر دل سے وحدانیت کا خیال نہ کرے۔
جب ابو طالب کو فوت ہوئے کو تین دن گذرے تو بی بی خدیجہ نے وفات پائی اور پیغمبر خدا پر مصیبت دوگنی ہوگئی اور غم پہ غم اور درد پہ درد بڑھ گیا اور ان کا کوئی مونس اور غمخوار نہ رہ گیا۔ کمال درد اور رنج سے یہہ طریقہ ہوگیا کہ کبھی گھر سے باہر نہ نکلتے تھے۔ یہہ سال دسوان سال آپ کی نبوت کا تہا اور عام رنجون کی باعث اس سال کا نام عام الحزن رکہا گیا۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ مکہ میں قحط پڑ گیا اور یہ ایت نازل ہوچکی وجدک عائلاً فاغنی۔ آپ خدیجہ کے پاس گئے اور بہت غمگین تھے خدیجہ نے آپ کا حال دیکھہ کر پوچھا کہ آپ کا کیا حال ہے۔ آپ نے فرمایا کہ قحط کے دن ہین اور غریب و محتاج بہت ہین اگر مین ان کو کچھہ دون تو تیرے مال کا نقصان ہے اور اگر اون کو کچھہ نہ دون تو مجھہ کو اندیشہ ہے کہ خدا مجھسے جواب نہ مانگے کہ تو نے درویشون کی مدد کیون نہ کی۔ خدیجہ نے قریشونکو طلب کر لیا اوس وقت حضرت ابوبکر صدیق حاضر تہے اور اندر سے اس قدر سونا ہری نکالین اور نکال کر آپ کے آگے پہینکین اور یہ کہ دیا کہ اے قریشو تم گواہ رہو اس بات پر کہ یہ سارا مال محمدؐ کا ہے وہ جسکو چاہے دیوے یہ روایت ہے کہ اوس وقت بی بی خدیجہ کی عمر ۶۵ برس کی تھی۔ یہان ایک اور قصہ ذکر کرنیکے قابل ہے کہ ابو طالب اور بی بی خدیجہ دونون فوت ہوگئے اور آپ پہ غم الم از حد پہونچے اور آپ کی قوم قریش نے آپ پر ظلم زیادہ رکہہ دیئے ایک روز کا ذکر ہے کہ آپ مجمعہ قریش پر پہنچے تو قریشون نے ایک کمینہ کو یہ بات سکہلائی کہ اوس نے اپنے کپڑے مین خاک بھر کر

آپ کے سر میں پھینک دی آپ کا سر مونہہ خاک سے بھر گیا اور گھر کو واپس
گئے اور آپ کی لڑکیوں نے آپ کے مونہہ اور سر سے مٹی پونچھی آپ نے لڑکیوں کو
فرمایا کہ رو و مت کہ جب تک ابو طالب جیتا تھا تو قریش مجھ کو کوئی ایذا نہیں
پونچا سکتے تھے۔ پھر اس لڑکی کو جو آپ کا گرد و غبار جھاڑ رہی تھی بلایا اور یہ کہا
کہ اے میری لڑکی تو مت رو کیونکہ تیرے باپ کی خود خدا حمایت کرے گا۔
روایت ہے کہ ابولہب جو آپ کا ہمیشہ سے دشمن تھا یہ حال سنکر آپ کے
پاس گیا اور جاکر کہا کہ اے محمدؐ آپ کو چاہیئے کہ آپ اپنے کام پر بدستور رہیں جیسا کہ
ابو طالب کے وقت کام کرتے تھے ویسا ہی اب کریں۔ مجھ کو لات عزیٰ
کی قسم ہے کہ جب تک میں زندہ ہوں گا آپ کی مدد کروں گا۔ پھر قریش نے
ابولہب کو یہ بات سمجھائی کہ تو جاکہ محمدؐ سے سوال کر یہ پوچھ کہ عبد المطلب کہاں ہے
دوزخ میں جاوے گا یا بہشت میں۔ آپ نے فرمایا کہ دوزخ میں اسبات سے
سنکر ابولہب بہت رنج ہوا اور اس نے کہدیا کہ میں آپ کی مدد نہیں کرسکتا بلکہ
قریش کے ساتھ ملکر آپ کو رنج دینے شروع کر دیئے اور آپ کو ایسی تکلیف دی
کہ آپ کو وطن چھوڑنا لازم آیا پہلے آپ طائف میں گئے اور وہاں جاکر اسلام
کی دعوت کی مگر طائف والوں نے نہ مانا۔ ایک مہینہ تک آپ طائف میں رہے
اور اس جگہ کے اشرافوں میں سے ہر ایک کو دعوت کی مگر کسی نے نہ مانا اور
اپنی اپنی قوم کے کمینوں کو مقرر کیا کہ آپ کو ایذا پونچاویں آپ کے پیچھے وہ جاتے
تھے اور گالیاں دیتے تھے اور پتھر مارتے تھے۔ زید ابن حارثہ آپ کی روک
تھا اور وہ آپ کو پتھروں سے بچاتا تھا اوس کے سر پر پتھر مارا اوسکے سر کو توڑ دیا
چنانچہ آپ کی پنڈلیاں بھی پتھروں سے شکست ہوکر خون آلودہ ہوگئیں اور آپ
ایک باغ میں جاکر ٹھہرے اوس باغ کے مالک نے اپنے غلام کو جس کا

نام عداس تہا حکم دیا کہ ایک طشت انگور کا بہر کر آپ کے پاس لے جاوے چنانچہ
وہ لے آیا پیغمبر صاحب نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہکر انگوروں پر ہاتہہ بڑہایا
عداس نے یہ بات سنکر آپ سے پوچہا کہ یہ جو آپ پڑہتے ہین مین نے اس ملک
میں اور کسی سے نہین سنی اوس نے پوچہا آپ کا نام کیا ہے آپ نے فرمایا کہ
میرا نام محمدؐ ہے۔ اوس نے کہا کہ مین نے آپ کی صفتین توراۃ اور انجیل مین
پڑہی ہوئی ہین اور یہ بہی پڑہا ہوا ہے کہ خدا آپ کو اہل مکہ کیواسطے بہیجیگا لیکن
وہ آپ کو نکال دینگے اور آپ کا حکم نہین مانینگے۔ عداس نے دیکہا کہ
آپ کی پنڈلیاں بہی زخمی ہوگئی ہین اور آپ نے اوس کو اسلام لانیکے واسطے
کہا اور اس نے اسلام قبول کیا۔ جب وہ اپنے مالکون کے پاس واپس گیا
تو ان سبنے حال پوچہا تو اوس نے اپنے مالکون سے کہا کہ آپ نے مجہہ کو
ایسی بات بتلائی ہے کہ سوائے پیغمبرون کے اور کوئی نہین جانتا اس واسطے
مین اوسپر ایمان لایا ہون۔ اسی رستہ مین آپ کی خدمت مین کئی ایک جن حاضر
ہوئے اور سب مسلمان ہوئے۔ پہر آپ مکہ مین واپس آگئے۔ ایک امیر تہا
جسکا نام طفیل ابن عمر تہا وہ مکہ میں کسی کام کیلئے آیا تو کفار مکہ نے اوس کو کہا تو اپنے
کانوں میں روئی بہردے۔ کیونکہ محمدؐ جادوگر ہے اگر تو اوس کی کلام سنے گا تو اوسکی
تابعداری کریگا اور ہم محمدؐ کے ہاتہہ سے ایسے تنگ ہین کہ جو کوئی اوسکی بات سنتا ہی
اوس کا پیرو ہوجاتا ہے اوس نے ہمارا دین اور ہمارے باپ دادون کا دین تباہ
کر دیا ہے۔ یہ باتین سنکر اوسنے مقرر کہا کہ مین ہرگز محمدؐ کے پاس نہین جاونگا اور نہ
اوسکی باتین نہ سنوں گا جسوقت وہ مسجد کے پاس سے گذرتا تہا تو کانوں میں روئی
بہر لیتا تہا ایک روز میں مسجد کے پاس گذرا اور آپ نماز مین قرآن پڑہ رہے تہے
آپ کی آواز میری کانون مین گذری اور میرے دل میں وہ کلام میٹہا سا معلوم ہوا

دوسری دفعہ پہر مین گیا تو پہلے کی نسبت زیادہ اثر ہوا مین نے اوسوقت سوچا کہ قبائل جو عرب کے جو آپ کی نسبت جو حسد کی باتین کرتے ہین تو یہ حسد معلوم ہوتا ہے مین کیون نہ جاؤن اور کیون نہ باتین اون کی سنون اگر وہ سچ کہتا ہے تو کیوں اوسکی تابعداری نہ کروں میں مسجد میں گیا اور آپ نماز پڑھ رہے ہتے اور نماز پڑہکر آپ گہر کیطرف روانہ ہوئے جب گہر پوہنچے تو مین نے بھی اندر جانیکی اجازت لی اور اندر جاکر سارا حال بیان کیا کہ آپ کی قوم مجہہ کو آپ کی بات نہ سننے کے باب تاکید کرتی تہی اور کئی روز مین اپنے کانون مین روی بہر کر آپ کی آواز نہ سنتا تھا جب آپ کی آواز مین نے سنی تو مجہہ کو میٹھی معلوم ہوئی۔ اس واسطے میں آیا ہون کہ آپ لوگون کو کس طرح ہدایت کرتے ہیں۔ آپ نے میرے سامنے کچہہ قرآن شریف پڑھا اور احکام شریعت بیان کئے مین نے سنکر کہا کہ خدا کی قسم ہے کہ اس سے عمدہ کلام میں نے اب تک نہین سنی اور آپ کی قوم آپ کے حسد اور عداوت سے مجہکو ورغلاتے تھے اور اوسی وقت اوس نے اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمد رسول الله کا کلمہ پڑھا اور آپ نے یہ بھی دعا فرمائی کہ اللھم اجعلہ آیۃ۔
پھر میں اجازت لیکر اپنی قوم کیطرف روانہ ہوا۔ جب میں اپنی قوم پونہچا تو میرے ماتھے میں نور چمکتا تہا میں پہلے اپنے گہر گیا تو مجہکو پہلے میرا باپ ملا تو مین نے اوسکو کہا کہ تو میرے سامنے سے ہٹ جا کیونکہ میرا اور تیرا کچہہ تعلق نہین کیونکہ مین مسلمان ہون اور دین محمد کا اختیار کیا ہے اور تو جہوٹے دین پر ہے۔ میرے باپ نے کہا کہ جو تیرا دین ہے وہی میرا دین ہے مین نے کہا کہ جا پہلے غسل کر اور اچہے کپڑے پہن اور پھر میرے پاس آنا کہ پھر مین تجہہ کو اسلام کا دین سکھلاؤن۔ میری عورت آئی مین نے اوس کو بھی یہی کہا اور میری ساری قوم مسلمان ہوئی اور کچہہ لوگ مسلمان نہ ہوئے۔ میں پیغمبر صاحب کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری کچہہ قوم

ایمان لائی ہے اور کچھ نہین دعا لیے کرو کہ جو نہین لائے وہ مرجاتے۔ آپ نے فرمایا کہ مین بری دعا سے نہین کرون گا اور آپ نے یہ دعا فرمائی کہ اللھم اہدی قوم دوس اور آپ نے مجہہ کو فرمایا کہ اے طفیل اپنی قوم کے پاس جا اور اسلام کی دعوت قبول کر بہت آہستگی اور نرمی سے۔ مین نے جاکر اپنی قوم کو دعوت کی اسی آدمی مسلمان ہوے اوس روز خیبر کی لڑائی تھی اور خیبر کی لڑائی سے جو لوٹ کا تہہ آئی اوس کا مجہہ کو بھی حصہ دیا اور مین لڑائیان لڑتا رہا اور فتح پاتا رہا۔ جب اہل یمامہ کے ساتہہ لڑائی ہوئی تو طفیل اوس لڑائی مین شہید ہوا۔ اسی سال بی بی عائشہؓ کے ساتہہ نکاح ہوا اور اسی سال بی بی سودہ خاتونؓ کیساتہہ نکاح ہوا کفار مکہ بہت جمع ہوکر پیغمبر خداؐ کے پاس آئے جنکے نام یہ ہین عتبہ و شیبہ و ابوسفیان۔ حرب و نضر بن الحارث و ابوالبختر و ہشام و اسود بن مطلب و امیہ بن خلف و عقبہ بن ابو معیط۔ کعبہ مین جمع ہوئے اور پیغمبر خداؐ کو بلایا اور بلاکر آپ سے کہا کہ کچھ باتین کرنی ہین وہ آپ سن لین اور یہ باتین سن لین کہنی شروع کین کہ اے محمدؐ ہم نے قوم عرب مین کوئی شخص نہین دیکھا کہ وہ اپنی قوم کیساتہہ باتین کرین جو آپ کرتے ہین۔ ہمارے خداؤن کو آپ گالیان نکالتے ہین اور ہم کو کافر اور گمراہ کہتے ہین مطلب آپ کا معلوم نہین ہوتا کہ کیا ہے اگر آپ مال چاہتے ہین تو ہم مال جمع کرکے آپ کو دے سکتے ہین اور اگر آپ ریاست چاہتے ہین اور ہم آپ کو رئیس اپنا مقرر کرین گے اور اپنا منبر اور حاکم بناوین گے اگر آپ کو بادشاہی درکار ہے تو ہم تم کو بادشاہ بنانا تسلیم کرتے ہین اگر آپ کو کوئی مرض ہے تو علاج کرتے ہین۔ آپ نے جواب دیا کہ مجھکو ان باتون سے کسی چیز کی ضرورت نہین مین خدا کا رسول ہون تمہاری طرف بہیجا ہوا اگر تم اسلام قبول کرو تو بہشت جاؤ گے اگر قبول نہ کرو گے تو دوزخ جاؤ گے۔ وہ لوگ ناامید ہوگئے

تو پھر اونہون نے یہ سوال شروع کئے اگر تو خدا کا پیغمبر ہے تو مکے کے گرد جو پہاڑ ہے
اوس کو اوٹھا دے تاکہ مکہ کا میدان صاف ہو جاوے اور اس میں پانی کی نہرین
جاری ہو جائین تاکہ ہم اوس میں باغ لگائین اور گھر بناوین اور سرائین بناوین اور
ہمارے بزرگون میں سے قصی بن کلاب کو قبر سے اوٹھا کہ وہ تیری گواہی
دیوے کہ یہ پیغمبر ہے پھر تیرے ساتھ ایمان لاوین گے۔ آپ نے کہا کہ میں اس
کام کیواسطے بھیجا نہین گیا کہ میں ایسے کام کرون بلکہ مجھکو بھیجا گیا ہے کہ خدا کے
حکم تم کو پہنچاؤن۔ میرے خدا کے اختیار میں سب باتین ہین مگر مجھکو اجازت
نہین کہ میں ایسی باتین خدا سے طلب کرون۔ مشرکون نے کہا کہ اگر تو نہین کرتا تو
ہم کبھی تیرے ساتھہ ایمان نہین لاوینگے اسی طرح اور بھی بہت باتین ہوئین
اسی واقعہ کی بابت یہہ آیت نازل ہوئی۔ وقالوا لن نؤمن لک حتی تفجر لنا من الارض
ینبوعا او تکون لک جنة من نخیل وعنب فتفجر الانهار خلالها تفجیرا او تسقط السماء
کما زعمت علینا کسفا او تاتی بالله والملائکة قبیلا او یکون لک بیت من زخرف او ترقی
فی السماء ولن نؤمن لرقیک حتی تنزل علینا کتابا نقرؤه قل سبحان ربی هل کنت الا بشرا رسولا۔ اسکے
معنی یہہ ہین کہ کافرون نے آپسے عرض کیا کہ ہم ایمان نہین لاوینگے آپ کیساتھہ
جب تک زمین پھٹ کر نہرین جاری نہ ہون اور جب تک آپ کیواسطے ایک
بہشت نہ تیار ہو جس مین انگور۔ کھجور اور درخت اور اس مین نہرین جاری ہون
یا آسمان پھٹ کر نیچے نہ اوترے یا خدا تیرے فرشتون کے ساتھہ اوتر کر
یہان نہ آجاوے یا تو آسمان پر خود نہ چڑھ جاوے یا ہمارے واسطے ایک
کتاب ایسی نہ اوترے کہ اوسکو ہم خود پڑھ لیوین تو کہدے اے محمد میرا رب
پاک ہے اور مین ہون ایک بندہ اوس کا بھیجا ہوا۔ پھر کفار نے یہ صلاح کی
کہ آپ جب نماز پڑھین تو آپ کے سر پر ایک بڑا بھاری پتھر سر پر مارا جاوے

اور اس نے کہا کہ خدا کی قسم کہ میرے اوپر نہین سوار ہوا اگر عزۃ ربی کا بیٹا نبی الامی الابطحی القرشی محمد بن عبد اللہ صاحب قرآن۔ اور مسجد اقصی کیطرف روانہ ہوا براق تندی کرتا تھا اور جبرائیل اوس کو منع کرتے تھے اور بہت سے فرشتے آپ کے آگے اور پیچھے اور دونون طرف تھے۔ جب آپ مسجد اقصی مین پہونچے بہت سے فرشتے آپ کے استقبال کے واسطے آئے اور انہون نے خدا کیطرف سے کہا کہ السلام علیک یا اول ویا آخر و یا حاشر وہین نے کہا کہ یہ کسطرح کا سلام ہے اور یہ لفظ میرے واسطے کیون وضع کئے گئے ہین اونہون نے جواب دیا کہ تو پہلا وہ شخص ہے کہ جو شفاعت کریگا اور تیری شفاعت قبول ہوگی اس واسطے تیرا نام شافع اول رکہا ہے۔ آخر تیرا نام اس واسطے رکہا ہے کہ سب نبیون سے تو آخر نبی ہے۔ مسجد اقصی مین پہونچکر جبرائیل نے مجہہ کو اوس گھوڑے سے اوتارا اور مین وہان گیا اور سب پیغمبرون اور رسولون سے ملا اور اونکے ارواح تھے جنسے ملاقات ہوئی جبرائیل کے کہنے سے دو رکعت نماز کی پڑھی فرشتے اور پیغمبر میرے پیچھے تھے اور سب پیغمبرون نے جو کچھہ کہ خدا نے اون کو بخشا تھا اوسکا ذکر کیا تب پیغمبر خدا نے بھی جو کچھہ اون کو بخشا تھا اوس کا ذکر کیا۔ پھر آپ سوار ہوئے اور جبرائیل کے ساتھہ آسمانون کی طرف روانہ ہوئے جب آسمان اول پر پہونچے تو جبرائیل نے آسمان کا دروازہ ہلایا۔ اوس دروازہ کو باب الحفظہ کہتے ہین اوس فرشتے نے پوچھا کہ تم کون ہو جبرائیل نے کہا کہ مین ہون اور میرے ساتھہ محمد ہے پیغمبر خدا کا بھیجا ہوا۔ اسمعیل نے کہا کہ خوش آئے ہو بارہ ہزار فرشتہ اوس کے ساتھہ تہا پھر اسمعیل نے یہہ تسبیح پڑھی سبحان ذی الملک الاعلی سبحان العلی الاعلی سبحان من لیس کمثلہ شئی وہان جماعت فرشتون کو دیکھا تسبیح پڑھتے تھے کہ سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح

مین نے جبرائیلؑ سے پوچھا کہ فرشتون کی بھی عبادت ہے اوس نے کہا کہ جب سے زمین آسمان پیدا ہوئے ہین اور روز قیامت ان فرشتون کی بھی عبادت ہے۔ پھر مین نے پوچھا کہ ان کی تعداد کتنی ہے۔ اوسنے جواب دیا کہ ان کی تعداد سوائے خدا کے اور کوئی نہین جانتا۔ وہان پھر آدمؑ سے میری ملاقات ہوئی وہ بڑے معزز تھے اور جبرائیلؑ نے مجھکو کہا کہ ان کو سلام پہونچا ئیے کہ یہ آپ کے باپ ہین۔ آپ نے سلام کیا اونہون نے جواب سلام کا دیا اور کہا مرحبًا با ابن الصالح والنبی المصلح الحمد لله الذی ئرهك وجعلك من نسلی اور تسبیح ان کی یہ تھی کہ سبحان الجلیل الاجل الوسیع الغنی سبحان الله وبحمده سبحان العظیم وبحمده استغفر الله۔ آگے آپ نے بہت سے گروہ دیکھے ہر ایک کو اونکے اعمال کی رو سے جزا اون کو مقرر تھی اور وہ اپنی اپنی سزا بھگت رہے تھے یہ سب حال ملاحظہ کر کے پھر آپ آسمان دوم پر گئے اور وہان بہت عجائبات دیکھے اور وہان حضرت یحییٰ اور حضرت عیسٰی کے ساتھ ملاقات ہوئی حضرت عیسٰی کی یہ تسبیح تھی سبحان الحنان المنان سبحان الابدی الابد سبحان المبدی المعید پھر ایک فرشتہ دیکھا جو یہ تسبیح پڑھتا تھا سبحان الخالق العظیم الاعظیم سبحان الله وبحمده وہان سے چلکر آسمان سویم پر پہونچے تین لاکھ فرشتہ اوس آسمان پر تھا اور ان کی تسبیح یہ تھی سبحان المعطی الوھاب سبحان الفتاح العلیم سبحان المجیب لمن دعا۔ آپ نے وہان پہونچکر فرشتون کو سلام کہا اور اونہون نے سر اوٹھا کر سلام کہا اور پھر وہی تسبیح پڑھنے لگے۔ اوسی جگہ حضرت یوسفؑ سے ملاقات ہوئی مین نے سلام کہا اور اونہون نے جواب دیا اور میرے گلے لگے اور آپ یہ تسبیح پڑھتے تھے۔ سبحان الجلیل الاجل سبحان الفرد و الوتر سبحان الاوحد الابد۔ وہان سے گذر کر آگے گئے تو داؤد اور سلیمان تھے مین نے ان کو

سلام کیا اور اونہوں نے جواب دیا۔ اوسکے بعد میں نے سنا کہ داؤد کی تسبیح یہ تھی سبحان الخالق النور سبحان التواب الوھاب سبحان الشدید العقاب اور آگے سلیمان کی تسبیح یہ تھی سبحان مالک الملوک سبحان القاھر الجبار سبحان من الیہ تصیر الامور آگے آپ نے کئی فرشتے دیکھے اور کئی دریا دیکھے۔ پھر آپ چہارم آسمان پر پونچے اور آپ نے موسٰے سے ملاقات کی مین نے ان کو سلام پونچایا اور اونہون نے مجھکو پکڑ کر چھاتی سے لگایا اور میرے انکھوں کو چوما۔ اور موسٰے یہہ تسبیح پڑھتے تھے سبحان یھدی من یشاء ویضل من یشاء ھو الغفور الرحیم اور آسمان چہارم پر یہ تسبیح پڑھتے تھے۔ سبحان الرؤف الرحیم سبحان النور المبین سبحان الذی لا یخفی علیہ شئی سبحان رب العلمین۔ پھر آپ نے فرمایا کہ مریم خاتون اور موسٰے۔ آسیہ زن فرعون کو چہارم آسمان پر دیکھا اور انہون نے میرا استقبال کیا پھر ایک فرشتہ کو مین نے دیکھا کہ اوسکے گرد بہت سے فرشتے تھے اور بہت خوبصورت اور پاک سیرت تھے اور کچھہ فرشتے سیاہ فام اور سیاہ لباس پہنے ہوئے تھے اور اونکے ہاتھہ مین گرز اور زنبور لیے اور حربے تھے۔ مین نے جبرائیل سے پوچھا کہ یہ کون فرشتہ ہے فرمایا کہ اس کا نام عزرائیل ہے اور یہ جان قبض کرتا ہے جبرائیل نے کہا کہ یہ محمدؐ ہے۔ ملک الموت نے میری تعظیم کی اور کچھہ ہنسا۔ اور بیان کیا کہ خدا تعالےٰ نے کسی پیغمبر کو نہین بھیجا جو آپ سے عزیز ہو اور نہ کوئی امت آپ کی امت سے زیادہ عزیز ہے اور مجھہ کو حکم ہے کہ آپ کی امت پر ایسا رحم کرون کہ ان کے مان باپ بھی ایسا رحم نہین کرتے۔ آپ نے پوچھا کہ آپ غمگین کیون ہین اوس نے جواب دیا کہ جب سے یہ کام خدا نے میرے سپرد کیا ہے۔ مین بہت ڈرتا ہون کہ اوس خدمت کے انجام پونچانے مین کچھہ قصور نہ ہو۔

ایک طشت اسکے پاس تہا کہ وہ دنیا کی مثال تہا ایک لوح اسکے پاس تہی
اوس مین زندگانی لوگون کی لکہی ہوئی تہی اور ایک کاغذ اوس کے پاس تہا
وہ روزنامچہ لوگون کی زندگی کا تہا۔ ایک درخت تہا کہ جسکے ہر ایک پتے پہ
ہر ایک آدمی کا نام لکہا تہا اوس نے بیان کیا کہ جس آدمی نے مرنا ہو اوسکے
نام کا پتہ پہلے زرد ہوتا ہے اور پہر درخت سے گر پڑتا ہے اور مین آکر اوسکا
نام لوح سے مٹا دیتا ہون اور جو فرشتے قرب وجوار مین نیک بختون کی روح
رحمت کے فرشتون کے سپرد کرتا ہون اور بدبختون کی روح عذاب کے فرشتون
کے سپرد کرتا ہون۔ چوتہے آسمان پر ایک دریا برف کا مین نے دیکہا کہ وہ ایسا
سرد تہا کہ اگر تہوڑی سی برف اوسکی گر جاوے تو لوگ سردی سے مر جاوین۔
پہر جبرائیل نے مجہکو بیت المعمور دکہایا اور وہان مین نے نماز پڑہی اور سات
آسمانون کے فرشتون نے ملکر نماز پڑہی اور مین امام تہا اور فرشتے میرے
مقتدی تہے اور فرشتون نے جو نماز پڑہی اوسکا ثواب میری امت کو بخشا۔
اسی آسمان پر مین نے سورج کو دیکہا وہ زمین سے ایک سو ساٹہہ حصے زیادہ
ہے۔ پہر آپ آسمان پنجم پر گئے وہان اوس فرشتے کو دیکہا سقطائیل تہا
مین نے اوس کو سلام کیا اور اس نے جواب دیا اور اوس کی تسبیح یہ تہی۔
قدوس قدوس رب الارباب سبحان ربنا الاعلی الاعظم قدوس قدوس رب الملائکۃ والروح
ان فرشتون سے جب آگے گئے تو حضرت ابراہیم۔ حضرت اسمعیل حضرت اسحق
حضرت یعقوب۔ لوط کو بیٹہا ہوا دیکہا مین نے ان کو جاکر سلام کیا اور انہون نے
سلام کا جواب دیکر مصافحہ کیا اور وہ مجمع یہہ تسبیح پڑہتا تہا۔ کہ سبحان من لا یصفہ
الواصفون عظمتہ ومنتہاہ سبحان من خضعت لہ الرقاب وذلت لہ الصعاب جب ان سے آگے
گئے تو فرشتون کو عبادت کرتے ہوئے دیکہا وہ یہ تسبیح پڑہتے تہے۔

سبحان القاضی الا لٰہ سبحان العدل الذی لا یجور۔ پھر آگے جا کر ایک گروہ فرشتون
کا مین نے دیکھا کہ وہ گروہ آدمیون کو لباس آگ کا پہنائے ہوئے اور آگ
کے ڈنڈون سے مار رہے ہین اور بار بار پھر جلاتے ہین اور پھر مارتے ہین وہ
فرشتے یہہ تسبیح پڑھتے تھے۔ سبحان الواحد الاحد سبحان الصمد الغفار سبحان الذی
لم یلد ولم یکن لہ کفوا احد سبحان من لیس بوالد ولا ولد قال ابن عباس الم تسمع اللہ تعالیٰ
یقول لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلثۃ۔ پھر وہان سے آگے چلکر ایک
دریا پر پہونچے جسکا نام بحر الصعق اور اس دریا سے بجلین اور صواعق نکلا کرتے
ہین۔ پھر چھٹوین آسمان پر گئے وہان ایک فرشتہ تہا کہ اوس کا نام بدعائیل
تہا مین نے اوس کو سلام کیا اور اوسنے جواب دیا اور یہ دعا کی۔ بارک اللہ فی
حسناتک وزادنی کراماتک ولولک فیک مین نے آمین کہی اور اوس فرشتہ کے
چہہ ہزار فرشتے تابعدار تھے اور تسبیح اون کی یہ تہی سبحان اللہ الکریم سبحان اللہ
القوی المبین سبحان اللہ من فی السموات والارض من فی الارض۔ پھر جبرائیل نے
آپ کو دوزخ دکھلایا اور جو فرشتہ دوزخ پر تعینات تہا وہ بہت ہیبت شکل
اور بڑا قد اور وہ فرشتہ یہہ تسبیح پڑھتا تہا۔ سبحان الذی لا یجور وھو الملک الجبار
سبحان المنتقم من اعدائہ سبحان المعطی لمن یشاء سبحان من لیس کمثلہ شئی یعنی
اور مالک دوزخ کہیا تہہ میرا سلام ہوا اور اس نے مجھے کہا کہ خدا نے آپ
کے اوپر اور آپ کی امت کے اوپر بہت رحم کیا ہے اور دوزخ کی آگ آپ پر اور
آپ کی امت پر حرام کی ہے۔ آپ وہان سے آگے روانہ ہوئے اور ادریس اور
نوح پیغمبر سے آپ ملے۔ ادریس کی یہ تسبیح تہی۔ سبحان مجیب السائلین سبحان
قابض الجبابرۃ سبحان الذی علا فلا بالغ علوہ احد اور نوح کی تسبیح یہ تہی۔ سبحان
الحی الحلیم سبحان الحق الفرد الکریم سبحان العزیز الکریم۔ آگے جا کر آپ میکائیل

سے ملے دعا سلام کے بعد میکائیل نے کہا کہ اے محمد آپ کو بشارت ہو کہ آپ کی امت خیر اور برکتوں میں سب امتوں سے بڑی ہے اور میکائیل کی تسبیح یہ تھی۔ سبحان القادر المقتدر سبحان الکریم الاکرم سبحان الجلیل الاعظیم اس سے گذر کر ساتوین آسمان پر آپ گئے اوس فرشتہ کا نام روحائیل تھا اور تسبیح اوس کی یہ تھی۔ سبحان الذی بسط السموات رفعھا سبحان الذی سطح الارضین ففرشھا سبحان الذی یطلع الکواکب ازھا سبحان الذی ارسی الجبال فیھا۔ اس تسبیح کو سنکر آپ نے فرمایا کہ مین اون فرشتون سے گذرا جو عبادت میں مشغول تھے اور آواز بلند کیساتھہ یہ تسبیح کہتے تھے۔ سبحان العلی العظیم سبحان الجلیل الکریم سبحان من لا یصف الواصفون کنہ صنعتہ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احد جو فرشتے وہان عبادت کرتے تھے اون مین سے ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ جسکا سر عرش کے قریب تھا وہ یہہ تسبیح پڑھتا تھا۔ سبحان المحتجب بنور جلالہ سبحان المصور فی الارحام ما یشاء۔ پھر آپ صدر میں پونچے اور وہان دیکھا کہ فرشتے قرآن اور توارات و زبور۔ جدا جدا پڑھ رہے ہین اور جبرائیل نے کہا کہ آپ بھی نماز یہان پڑھیے پھر آپ نے دو رکعت نماز وہان پڑھی اور وہان سے حوض کوثر پر گئے جب آپ سدرہ سے آگے روانہ ہوئے تو وہان جبرائیل رہ گیا اور میرا ساتھ اسنے چھوڑ دیا میں نے اوس کو کہا کہ مجھہ کو اکیلا کیون چھوڑتا ہے اوس نے کہا کہ میرا آگے چلنے کا مقدور نہین ہے کہ آگے چلون اور ہم فرشتون کے واسطے خاص خاص مقام مقرر ہین اور اب میری نوبت گذر چکی ہے آپ نے جبرائیل کا ہاتھہ پکڑ لیا اور ایک قدم آگے لے گئے اور جبرائیل کانپنے لگا اور رونے لگا اور اوس نے کہا کہ مجھکو واپس بھیجو کیونکہ میرے پر جل جائین گے جبرائیل وہان ٹھیر گیا۔ جب آپ عرش کے نزدیک پونچے تو بہت سے حجاب آپ کے آگے آگئے۔ ایک فرشتہ

سامنے آیا اوس نے آکر رفرف دوسرے حجابون سے آپ کو پار کردیا پہر مجہہ کو خطاب آتا تہا کہ میرے نزدیک آدمی وقت مین قدم اوٹہاکر آگے جاتا تہا پہر مین مرتبہ دنیٰ مین پہونچا۔ اور دنیٰ سے مرتبہ فتدلی مین پہونچا۔ فکان قاب قوسین اوادنیٰ فاوحیٰ الی عبدہ مااوحیٰ۔ اسکے معنے یہ ہین جو حضرت علی نے لیئے اور دوسرے معنے ہین کہ خدا نے فرمایا حضرت سے اور حضرت نے فرمایا حضرت علی سے کہ پہلے جو امتین گذری ہین جب وہ گناہ کرتے تہے تو مین اونکے واسطے عذاب بہیجتا تہا جیسے کہ قوم نوح و صالح اور آپ کی امت کیواسطے ویسا عذاب نہین بہیجون گا۔ معراج کا اصل حال یہہ ہے کہ آپ خدا کے نزدیک ایسے ہوئے جیسے کہ دو کمانون کے گوشے آپس مین ملتے ہین اور فاوحیٰ الی عبدہ مااوحیٰ کے معنے یہہ ہین کہ جو خدا نے آپ سے باتین پوشیدہ طور پر کہین تہین وہ یا خدا کو معلوم ہین یا پیغمبر صاحب کو معراج سے واپس اپنے باپ مین۔ علما کا اختلاف ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ آپ براق پر واپس آئے تہے اور بعض نے کہا کہ آپ کو جبرائیل نے پرون پر اوٹہالیا اور واپس لایا اور بعض نے یہہ کہا ہے کہ آپ نے سجدہ کیا خدا کے حکم سے اور جب سجدہ سے فارغ ہوئے تو اپنے بستر پر تہے صبح جب ہوئی تو آپ نے معراج مین جو حال دیکہا تہا بیان کرنا شروع کیا۔ پہلا واقعہ وہ ہے کہ یاجوج اور ماجوج آپ کو دکہائے گئے اور آپ نے اوس قوم کو مسلمان ہونیکی کوشش کی مگر اونہون نے نہ مانا۔ پہر آپ کو دو شہر دکہلائے گئے۔ ایک شہر شرق اور دوسرا شہر غرب جو شہر شرق کی طرف ہے اوس مین قوم عاد کے لوگ رہتے تہے اور صالح کیساتہہ ایمان لائے تہے اور اوس شہر کا نام جابلقا ہے۔ اور جو شہر مغرب کیطرف ہے اوس کا نام جابلسا ہے ان دونون شہرون پر آپ نے اسلام کی دعوت پیش کی اور اونہون نے اسلام قبول کیا اور ہمارے دین مین ہمارے بہائی ہین۔

پھر مجھکو جبرائیل ایک قوم میرے آیا کہ وہ موسیٰ کی قوم تھی اور جسکے واسطے قرآن شریف
مین یہہ آیت ہے۔ ومن قوم موسیٰ امۃ یھدون بالحق وبہ یعدلون۔ مین
اوس قوم پر پونچکر سلام کیا اونہون نے جواب سلام کا کہا اور جبرائیل نے میری
تعریف کی اور میرا نام بتلایا وہ سب لوگ میری گرد سے جمع ہو گئے اور میری خدمت
کرنی شروع کی مین نے ادن پر اسلام عرض کیا اور اونہون نے قبول کیا اور یہہ بھی کیا
کہ آپ کی البشارت ہم کو حضرت موسیٰ نے دی ہوئی ہے اور ہم لوگ مدت سے آپ
کی انتظار کر رہے تھے۔ خدا کا شکر ہے کہ یہہ دولت اب نصیب ہوئی اوس قوم مین
مین نے چند باتین دیکھین۔ اونکے رنگ زرد تھے اور کپڑے ریشم کے تھے اور
اون کے گھر قبرستان کے نزدیک اور مسجدون سے دور تھے اگر کوئی لڑکا ادن مین
سے پیدا ہوتا تو روتے اور غنی اور فقیر اون مین برابر تھا اور جب کوئی مرجاتا تو خوشی
کرتے۔ مین نے اون کا حال پوچھا تو اونہون نے بیان کیا کہ ہم لوگ رات دن
مسجدون مین رہتے ہین اور صوم وصلوٰۃ کے سوا اور کچھ کام نہین اپنے بھائیون
کی غیبت کرنی حرام سمجھتے ہین اور دشمنی حسد سے ہم باہر ہین اور ہم قناعت کرتے ہین
اور بھوکے پیاسے رہین تو ہم راضی ہین اور فقیری کو دولت مندی پر اختیار کیا ہے
اور اس سے مطلب ہمارا یہہ ہے کہ ہم آخرت کے دن دولت مندون مین سے
پوچھا کہ رنگ تمہارا زرد کیون ہے اونہون نے کہا کہ خدا کے خوف سے مین نے پوچھا
کہ لباس تمہارا ریشم ہے اونہون نے کہا کہ اس واسطے کہ پہلے پیغمبرون کا لباس بھی
ریشم کا تھا اور تمہارے گھرون کے دروازے نہین ہین اونہون نے کہا کہ ہمارے
کہ ہمارے مین سے کوئی خیانت کرنیوالا نہین تمہاری دوکانون کے دروازے کھلے
ہین اور کوئی وہان نہین بیٹھتا اوس کی کیا وجہ ہے اونہون نے کہا کہ جس شخص کو
مال خریدنے کی ضرورت ہو وہ خود بخود بازار مین چلا جاتا اور جس مال کی ضرورت ہو

وہ مال اٹھا لاتا ہے اور قیمت وہان چھوڑ آتا ہے۔ پھر آپ نے پوچھا کہ مسجدین آپ کی کیون دور ہین اونہون نے کہا کہ اس واسطے کہ رستے مین جو قدم ہمارے مسجدون مین جاتے ہوئے صرف ہون گے وہ بھی عبادت مین حساب کیے جاوینگے۔ تمہاری قبرین گھرون کے نزدیک کیون ہین اونہون نے کہا کہ اس واسطے کہ مرنا ہر وقت ہمین یاد رہے۔ پھر ان سے سوال کیا گیا کہ تم مرے ہوئے پر خوش کیون ہوتے ہو۔ اونہون نے کہا کہ اس واسطے کہ دنیا کے جیل خانہ سے اس نے رہائی پائی اور سب قیدون سے چھوٹ گیا اور مخلوقون سے بھی رہائی پائی اور پیدا ہوئے پر اس واسطے روتے ہین کہ اسکے جینے کا کیا حال ہوگا چونکہ اون لوگون مین کوئی آدمی بیمار نہ تھا اون سے پوچھا گیا کیا وجہ ہے کہ تم مین کوئی بیمار نہین اونہون نے جواب دیا کہ بیماری گناہون کی کفارت ہوتی ہے ہم مین سے کوئی گنہگار نہین اس واسطے کوئی بیمار نہین ہوتا اگر کوئی شخص گناہ کرے تو اوسی وقت آسمان سے بجلی گرتی ہے اور اوسے جلا دیتی ہے۔ اونہون نے پھر رسول اللہؐ سے پوچھا کہ جو آپ کے دین کی شرع ہے وہ فرمائیے آپ نے پھر اپنے دین کے احکام بیان کرنے شروع کیے اور وصیت کی وصیت یہہ تھی کہ اے قوم سختیون پر صبر کرو اور خدا سے توفیق صبر کی چاہو اور خدا سے ڈرو اور ہر حال مین کسی چیز پر فخر نہ کرو اور کسی کام کیساتھ اپنے عملون مین سی عجب و تکبر نہ کرو اور خدا کی رحمت چاہو۔ اور امید اور خوف کے درمیان زندگانی بسر کرو اونہون نے سوال کیا کہ ہم ہمیشہ حج کیا کرین اور کوئی آدمی ہم کو نہ دیکھین مین نے یہہ دعا خدا کی جناب مین عرض کی اور میری یہہ دعا قبول ہوئی۔ پھر بہت سے جن میرے ہاتھ پر مسلمان ہوئے اور کلمہ شہادت پڑھا پھر مین بیت المقدس مین آیا اور وہان براق کو باندھکر دو رکعت نماز پڑھی اور پھر براق پر سوار ہو کر مکہ مین پہونچا۔ ام ہانی سے روایت ہے۔ کہ معراج کی رات کو پیغمبر خدا آپ ہمارے گھر مین تھے جب صبح ہوئی تو آپ نے

فرمایا کہ اے امہانی آج رات مجھہ کو بیت المقدس میں لیگئے اور وہان سے آسمانون پر
لیگئے اور صبح سے پہلے پہر یہان واپس پونچادیا۔ امہانی نے کہا کہ آپ اس بات کو کسی پر ظاہر
نہ کرین کیونکہ کوئی شخص تسلیم نہین کریگا اور آپ کو دروغ کیساتھہ منسوب کریگا۔ ابن عباس
سے روایت ہے کہ اگلی صبح آپ کعبہ مین آئے اور بہت غمگین اور بہت رنجیدہ خاطر ہوکر
ایک جگہہ بیٹھ گئے وہان ابوجہل آیا اور اوس نے کہا کہ کوئی نیا کام آپ سے پیدا ہوا یا نہین
آپ نے کہا کہ آج رات مین نے وہ سفر کیا ہے جو وہ سفر کسی اور نے نہین کیا اور وہ خبرین
میں لایا ہون جو کوئی اور نہین لایا۔ اوس نے پوچھا کہ آپ کہان گئے تہے اوس نے
کہا کہ بیت المقدس مین ساتون آسمان پر اوس نے کہا کہ آج رات آپ گئے تہے اور صبح
آج مکہ میں پونچ گئے آپ نے کہا کہ ہان پہر اوس نے کہا کہ یہہ بات آپ لوگون پر ظاہر کرینگے
آپ نے کہا کہ ہان ابوجہل نے ساری قوم کو بلایا۔ جب وہ آگئے تو آپ سے کہا کہ جو کچھہ آپنے
مجھسے کہا ان سے بہی فرمائی۔ آپ نے اون سے سارا حال کہدیا۔ جب اونہون نے
سنا تو بہت حیران تہے بعض مسلمان جسکا ایمان ضعیف تہا یہہ باتین سنکر پہر وہ کافر ہوگئے
ابوجہل اپنے تابعدارون کیساتہہ ابوبکر صدیق کے پاس گیا اور اوس سے جاکر کہا کہ اپنے
دوست سے جاکر آپ پلین ہین یا نہین وہ کیا باتین کرتا ہے اور سارا حال بیان کیا
ابوبکر نے سنکر ابوجہل سے کہا کہ جو کچھہ وہ کہتا ہے سب سچ ہے اگر وہ کہے کہ سات
آسمانون کے اوپر مجھہ کو لیگئے اور پہر واپس پونچادیا تو مجھہ اس مین بہی کوئی شک نہین
ابوجہل نے کہا کہ تیرے برابر تصدیق کرنے والا بہی کوئی آدمی مین نے نہین
دیکہا پہر ابوبکر آپ کے پاس آئے اور آپ سے آکر عرض کیا کہ لوگ آپ کی نسبت
آسمان پر جانا اور پہر واپس آنا بیان کرتے ہین یہہ سچ ہے آپ نے کہا کہ ہان
مین نے کہا ہے۔ ابوبکر نے کہا کہ سچ کہا ہے پہلے سب سے ابوبکر نے معراج کی تصدیق
کی۔ اس کے بعد یہہ واقعہ وقوع میں آیا اور مکہ مین یہہ خبر عام ہوگئی تو بعض لوگون

نے اس کو مانا اور اکثروں نے نہ مانا۔ جنہوں نے نہیں مانا تھا وہ آپ کے پاس حاضر ہوئے اور اونہوں نے حاضر ہوکر عرض کی کہ یا رسول اللہ ہمکو آسمانوں کی تو کچھ خبر نہیں مگر بعض لوگوں نے بیت المقدس کو دیکھا ہوا ہے اس واسطے آپکو چاہیے کہ بیت المقدس کی سب نشانیاں بتلاویں۔ میں اس بات کو سنکر بہت رنجیدہ خاطر ہوا۔ کیونکہ میں وہان گیا تھا مگر میں اوسکے ہر ایک بات کو نہیں دیکھا تھا۔ اس واسطے جبرائیل نے مسجد اقصیٰ کو اپنے پروں پر اٹھا کر میرے سامنے کیا۔ جو کچھ مجھکو پوچھتے تھے تو میں جواب دیتا تھا آخر انہوں نے منظور کیا کہ مسجد آپنے دیکھی ہے اور جو کچھ ہم نے پوچھا ہے اوسکے جواب میں کوئی قصور نہیں رکھا یعنے سب جواب دئیے پھر اونہوں نے سوال کیا کہ ہمارے قافلے بھی اوسطرف گئے ہوئے ہیں اون کی کچھ خبر آپکو ہے یا نہیں آپنے فرمایا کہ میں نے تین قافلے تمہارے دیکھے ہیں۔ ایک قافلے تو اونٹ کو تلاش کرتا پھرتا تھا اور میں نے اوسکے پیالہ سے پانی پیا یہہ رو حانے کے سکان کا ذکر ہے۔ ذی مردہ میں دو آدمی اونٹ پر سوار تھے اون کا اونٹ میری سواری کو دیکھکر ڈرا ایک اون میں سے گر گیا اور اوس کا ہاتھ ٹوٹا وہ لوگ یہہ حکایت سنکر اون لوگوں کی انتظار میں گئے اور جب وہ قافلے آئے اور اون سے حال پوچھا تو اونہوں نے آپ کے فرمانے کی تصدیق کی۔

اصل معراج کے بارے میں تو کسی صحابی کو شک نہیں اور سب قائل ہیں کیونکہ قرآن شریف میں خود اللہ نے فرمایا ہے سبحان الذی اسرٰی بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ۔ اور بہت سی احادیث بھی اس بارے میں وارد ہیں اور جن لوگوں نے معراج کو مانا ہے وہ تئیس آدمی ہیں اور اونکے نام یہہ ہیں۔ اول ابوبکر صدیق دوم عمر فاروق سوئیم عثمان ذوالنورین۔ چہارم علی مرتضیٰ پنجم عبداللہ عباس ششم عبداللہ مسعود ہفتم انس بن مالک ہشتم ابوہریرہ انصاری نہم ابوسعید خدری دہم مالک بن صعصعہ یازدہم عمران ابن الحصین دوازدہم عبداللہ بن عمر سیزدہم ابوسلمہ چہاردہم حذیفہ الیمانی پانزدہم عبداللہ بن زبیر۔

شانزدہم ابو ایوب انصاری ہفدہم جابر بن عبداللہ انصاری ہژدہم عباس ابن عبد
نوزدہم عبداللہ ابی مولی بستم ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بست ویکم
بلال حبشی بست ودوم ابو امامہ باہلی بست وسیوم اسامہ بن زید بست وچہارم عبدالرحمن
عامر بست وپنجم ابو درداء بست وششم عائشہ صدیقہ بست وہفتم ام ہانی بست وہشتم ابوذر غفاری
بست ونہم بلال ابن سعد سی ام ابی بن کعب رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین
اختلاف کیفیت معراج مین ہی بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ بیداری کی حالت مین تہا اور بعض
کہتے ہین کہ صرف روح گیا اور آپ کا جسم وہان بدستور پڑا رہا۔ اور بعض کہتے ہین کہ جو روح
گیا تہا جو کہتے ہین کہ خواب مین یہہ واقعہ ہوا وہ اس آیت کو اپنے دعوی کی دلیل سمجہتے
ہین۔ وما جعلنا الرویا التی ارینٰک الا فتنة للناس۔ اس کے معنے یہہ ہین کہ جو
خواب ہم نے تم کو دکہائی وہ خواب نہین تہی مگر وہ فتنہ تہا لوگون کیواسطے اور مسلمان
کا یہہ ہی عقیدہ ہے کہ پیغمبرون کی خواب سچی ہوتی ہے۔ اور وہ ایسی ہوتی ہے
جیسے کوئی جاگتا ہوا شخص دیکہے اور یہہ حدیث ان لوگون کے واسطے دلیل ہے
تنام عینای ولا ینام قلبی۔ اور بی بی عائشہ صدیقہ اور حسن بصری اور معاویہ کا
یہہ اعتقاد ہے کہ آپ کا جسم بدستور چارپائی پر رہا کہین نہین گیا۔ اور عائشہ اور معاویہ
کے انکار کی بابت علما کا اختلاف ہے کیونکہ عائشہ اوسوقت خوردسال تہی اور معاویہ
ابہی ایمان نہین لایا تہا اور بعضے علما کہتے ہین کہ دو معراج ہوئے ایک روحانی اور
دوسرا جسمانی اور اہل سنت جماعت کے قائل ہین کہ روح اور جسم دونون کا
ہوا ہے اور اس بات پہ بہت سی دلائل لکہین ہین بعض دلائل اون مین سے
ذکر کرنیکے قابل ہین پہلی دلیل یہہ ہے کہ خداوند نے جو فرمایا کہ اسری بعبدہ تو اوس کی
روح اور جسم دونون مراد ہین کیونکہ اگر روح مراد ہوتا تو خدا قرآن مین فرماتا کہ اسری
بروح عبدہ دوسری وجہ یہہ ہے کہ آپ نے نماز پڑہی بیت المقدس مین اور

گئی جگہہ جماعت پڑھی بیان کی ہے اگر روح گیا تہہ جسم نہ ہوتا تو نماز کیسے پڑھی
جاتی پہر آپ نے جو قصے بیان کئے ایک قافلے سے پانی پینا اور ایک آدمی
کا شتران سے گرجانا اور پہر اون قافلوں سے کافرون کا باتین تصدیق کرنی
اسبات کے شاہد ہین کہ معراج جسمانی تہا اور صاحب عقل پر یہہ بات ظاہر ہوتی
ہے کہ جب آدمی میں حسنات کا غلبہ ہو اور قوائے روحانی قوائے جسمانی پر غالب
ہوجاوین تو جسم تو ظاہر جسم نظر آتا ہے مگر حقیقت میں وہ جسم نہین رہتا روحانی قوتین
ظاہر کرتا ہے۔ اس بات مین بہی اختلاف ہے کہ پیغمبر صاحب نے خدا کو اپنی آنکہونسے
دیکہا یا دل کی آنکہوں سے۔ اپنی آنکہوں سے تو دیکہنا مشکل ہے کیونکہ قرآن شریف
کی آیت ہے۔ لاتدرکہ الابصار اور ابوذر غفاری سے روایت ہے کہ پیغمبر صاحب
نے دل کی آنکہون سے دیکہا یا ان آنکہون سے اور حضرت ابن عباسؓ سے
روایت ہے کہ آپ نے دیکہا مگر آپ نے اس بات کی تشریح نہین فرمائی کہ ان
آنکہون سے دیکہا یا دل کی آنکہون سے آپ نے تشریح نہین کی انس بن مالک و
عکرمہ و حسن بصری اس بات کے قائل ہین کہ انہین آنکہون سے دیکہا اور اکثر اصحاب
اس بات پر اتفاق رکہتے ہین کہ آپ نے انہین آنکہون سے دیکہا اور شیخ نظامی
نے اس بات کو اسطرح بیان کیا ہے۔ دید محمد نہ بچشم دگر۔ بلکہ بدین چشم سر آن چشم سر
بہت فضلا اس بات کے قائل ہین کہ خدا نے موسےٰ کے ساتہہ کلام کیا
اور ابراہیم کو خلیل بنایا مگر اپنا آپ حضرت محمدؐ کو دکہایا اور کسی کو نہین دکہایا
حضرت موسےٰ نے عرض کیا تہا کہ بار خدایا آپ نے مجہہ کو کلیم بنایا اور محمدؐ
کو حبیب۔ حبیب اور کلیم کے درمیان کیا فرق ہے۔ جواب ملا کہ
کلیم کا یہہ کام ہے کہ جو ہماری مرضی ہو وہ کام کرین اور جو ہماری مرضی نہ ہو
وہ کام نہ کرین اور حبیب وہ ہے جسکو ہم دوست رکہین اور جو کام اس کی

مرضی ہو وہ کام ہم کرین کیونکہ وہ ہمارا حبیب ہے اور حبیب کو ہمیشہ خوش رکھا جاتا ہے۔
جب ستاروان سال پیغمبری کو ہوا تو مدینہ کے قریب پانچ سو آدمی حج کرنے کے واسطے آئے اور اون کا مطلب طواف کرنے کا بھی تہا اور وہ حرم مین جب پونچے تو پیغمبر خدا عباس اپنے چچا کے ساتہہ حرم میں آئے عباس نے کہا کہ اہل مدینہ تم جانتے ہو کہ محمد کا مرتبہ ہمارے نزدیک کتنا بڑا ہے اور ہم اس کی حمایت کرتے رہے ہین اور دشمنون سے بچاتے رہے ہین اب اوس کا ارادہ ہے کہ ہم سے تعلق چہوڑ دیوے اور تمہارے ساتہہ تعلق پیدا کرے اور مدینہ مین جار ہے اگر تم کو اس بات پر اعتبار ہے کہ تم اوس کی مدد کروگے اور دشمنون سے بچاؤگے تم اوسکے ساتہہ اقرار کرو اور تم کو اپنے پر اعتبار نہین تو ابہی اس کام کے کرنے سے ہاتہہ اوٹہا لو انصار دن نے کہا یا رسول اللہ آپ بہی فرمایئے کہ آپ کس طرح کی بیعت چاہتے ہین آپ نے کچہہ قرآن شریف کی آیتین پڑہی ہین اور پہر یہ فرمایا کہ میری بیعت اگر کرنی چاہتے ہو تو اس طرح کرو کہ میری تابعداری کرو اور زبان اوٹہانا بہی قبول کرو اور وقت ضرورت کے جو مال چاہئے وہ بہی دو اور جو کام کرنے ہون وہ میرے حکم سے کرو اور جو کام نہ کرنے ہون وہ نہ کرو اور سچ کہنے سے اگر تمہارے اوپر کوئی ملامت آوے تو وہ بہی اوٹہاؤ اور کسی سے نہ ڈرو اور میری مدد کرو اور میری اس طرح سے حفاظت کرو جیسے اپنی عورتون اور بچون کی جاتی ہے اگر ان سب باتون پر

عمل کرو تو تم کو بہشت نصیب ہوگا۔ اسعد بن زرارہ نے عرض کیا کہ اگر مجھکو حکم ہو تو مین بھی کچھہ کہون آپ نے اجازت دی اور سعد نے کہنا شروع کیا اوس نے کہا یا رسول اللہ آپ ایک امر کی طرف بلاتے ہین کہ جس کا قبول کرنا بہت سخت اور مشکل ہے ہم سے آپ کہتے ہین کہ اپنا ہم دین چھوڑ دیوین اور اسلام قبول کرین اور یہہ کام بہت مشکل ہے اور ہم نے یہہ مشکل خود قبول کر لی اور درمیان ہمارے عہد اور صلہ رحم کا تہا اوس کو قطع کرنے کی آپ نے اشاعت فرمائی اور ہم نے وہ بہی قبول کی ہم ایک جماعت تہے کہ ہماری اپنے گہر میں عزت اچہی تہی اور کسی کو ہمارے اوپر ریاست کرنیکی طمع نہ تہی۔ خصوصاً اوس آدمی کی بابت کہ جس کو قوم نے اکیلا چہوڑ دیا ہوا ور اوسکے چچاؤن نے حفاظت سے ہاتہہ اوٹہا یا ہو اور اپنے حسن اعتقاد سے ہم نے قبول کر لیا اور اس کام کا کرنا اپنے ذمہ سمجہا اور ہم آپ کے ساتہہ تابعداری کرین گے اور خدا کو ایک جانینگے اور عہد کرتے ہین کہ ہمارے دم آپ کے دم کے تابع ہونگے اور ہمارے بدن آپ کے بدن کی ڈہالین ہون گی اور ہم اپنی عزت اور بچون کی عزت اور عورتون کی عزت نگاہ رکہین گے۔ اگر اسی طرح پر چلتے رہے تو ہم نیک بختون کے سلسلہ مین ہون گے اور اگر اس عہد کو ہم نے توڑ دیا ہم گنہگار ہون گے۔ اس اقرار پر سب نے بیعت قبول کی اور آپ نے کہا کہ میرا خون تمہارا خون ہے اور میری قبر تمہاری قبر ہے۔ تم

مجبسے ہو اور مین تمسے ہون مین اوسکے ساتھہ لڑونگا جسکے ساتھہ تم لڑو
اور اوسکے ساتھہ صلح کرونگا جسکے ساتھہ تم صلح کرو۔ پھر کئی ایک اصحاب ہجرت
کر گئے۔ عمر ابن خطاب نے بھی ارادہ ہجرت کا کر لیا اور آپنے تلوار اوٹھا کر باندہ
لی اور کمان ہاتھہ مین لیکر کعبہ مین آئے اور آکر نماز پڑہی بڑے اطمینان
کے ساتھہ اور قریش کے بڑے ادمیون کے ساتھہ یہ بات کی کہ ناخوش
ہو منہ اوس گروہ کا کہ جو پتھرون کو خدا سمجہتے ہین اور جو کوئی تم مین سے خواہش
کرے کہ مان اپنے بیٹے کو کہو دیوے اور جو باپ چاہے کہ اپنے بیٹے کو یتیم
چھوڑے اور اپنی عورت کو رانڈ کرے وہ میرے پیچھے آوے۔ قریش
سب حیران کہڑے رہے اور کوئی آپ کے پیچھے نہ گیا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی ہجرت سے پندرہ دن پہلے آپ نے ہجرت کی قریشون
نے صلاح کی کہ آپکو قتل کیا جاوے تو خدا نے جبرائیل کو بہیجا اور آپ
کے قتل کرنے کے واسطے ارادہ کافرون نے کیا ہے اور جو صلاح
کافرون نے کی تھی وہ سب جبرائیل نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کو بیان کی۔ ابو بکرؓ نے بھی ارادہ ہجرت کا کرکے سامان تیار کیا تہا۔
ابو بکرؓ نے اجازت چاہی ہجرت کرنے کے واسطے آپ نے کہا کہ
صبر کر جب تک کہ مجھکو ہجرت کرنے کا حکم ہو جاوے۔ ابو بکرؓ نے دو
اونٹ اور مول لئے ایک اونٹ کا چار سو درہم مول اور وہ آپ
کے واسطے مول لیا دونون اونٹ کو خوب کہلایا اور وہ تیار ہوئے
انتظار اس بات کا کیا کہ کب حکم ہوتا ہے ہجرت کا۔

ایک روز جبرائیل آیا اور اوس نے حکم دیا کہ آپ کو بھی ہجرت کرنیکا
حکم ہے اور یہ بھی حکم پہنچا کہ آج رات اپنے گہر اور اپنے بستر پر نہ سوئیو

اور اسباب تیار کر کے مدینہ کی طرف تشریف لیجاتے ہین جب رات ہوئی تو قریش کے رئیس سب جمع ہوئے اور یہ ارادہ کیا کہ جب آپ سو جاوین رات کے وقت اوسوقت آپکو قتل کیا جاوے۔ آپ کو اس حال سے خبر ہو گئی تو آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بلایا اور بلا کر کہا کہ اے علیؓ مجھکو ہجرت کرنے کا حکم ہوا ہے۔ میرے کپڑے آپ پہنین اور میرے بستر پر آرام کرین کہ کوئی تکلیف آپ کو نہین پونچے گی حضرت علیؓ نے لباس پہنکر اوس بستر پر سور ہے اور آپ کی فضیلت مین یہ آیت آئی۔ ومن الناس یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد۔

جب حضرت علیؓ آپ کے بستر پر سو گئے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو آپ نے سورہ یٰسین پڑھکر مٹی پر پہونکی اور وہ مٹی اوٹھاکر قریش کے کافرون پر ڈالی اور آپ آرام سے اون مین سے باہر نکل گئے اور اون مین سے کسی نے نہ پہچانا کسی نے پوچھا۔ ایک شخص اون مین سے اون کے پاس آیا اور اوس نے کہا کہ یہان تم کیون جمع ہو اونہون نے کہا کہ ہم محمدؐ کے انتظار مین ہین۔ اوس نے کہا کہ خدا کی قسم ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم گہر سے نکلا اور اوس نے تمہارے سر پر مٹی ڈالی اور اپنے کام کو چلا گیا۔ اونہون نے جب اپنے سرون پر ہاتھ لگایا تو اون کے سرون پر مٹی پڑی ہوئی تھی۔ پھر اونہون نے دیکھا شگاف مین سے کہ ایک شخص اون کی چارپائی پر سویا ہوا ہے وہ گہر مین داخل ہوئے اور اوسی وقت حضرت علیؓ اوٹھ کر کہڑے ہو گئے۔

کافرون نے پوچھا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہان ہین حضرت

علیؓ نے کہا کہ مجھہ کو کچھہ معلوم نہین آپ نے ابو بکر کے ساتھہ ملکر ایک اونٹ اون سے قیمتاً خرید کیا اور اوسکو لیکر روانہ ہوئے ابو بکرؓ آپ کے آگے پیچھے رہتے تھے راستہ مین آپ کی جوتی ٹوٹ گئی اور خون جاری ہو گیا پھر حضرت ابو بکرؓ نے آپ کو اوٹھا لیا اور غار کے دروازہ پر لے گئے اور آپ سے پہلے جا کر اوس غار کی سب سوراخین بند کین مگر ایک سوراخ کے واسطے کپڑا باقی نہ رہا تو اپنا پیر اوس مین داخل کر دیا اور آپ کو بلا کر اندر لے گیا اور کہتے ہین کہ اوسی وقت خدا کے حکم سے تانہ تن دیا اور جنگلی کبوتر دن ووانڈے وہان دیدیئے اور حضرت ابو بکر کے پیر کو ایک سانپ نے لڑ گیا اور اوس کے سبب سے اسقدر درد ہوئی کہ آپ سے ضبط نہ ہو سکا اور آپکے آنسو جاری ہو گئے اوس وقت آپ کا سر حضرت ابو بکرؓ کے کنار مین تھا جو آنسو آپ کے مونہہ پر پڑے تو آپ کی نیند کہل گئی اور آپنے پوچھا کہ کیا حال ہے ابو بکرؓ نے کہا کہ مجھہ کو سانپ لڑ گیا ہے آپ نے اپنے منہ کا لعاب زخم پر لگا دیا اور فوراً اچھا ہو گیا اودہر کافر آپ کو تلاش کرتے ہوئے وہان پونچے اور اونہون نے دیکھا کہ کبوتر نے انڈے دیئے ہوئے ہین۔

اور کہتے ہین کہ تانہ تنا ہوا ہے۔ تو اونہون نے قایفہ نامی کو کہا کہ تیری عقل ماری گئی ہے کیونکہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے سے پہلے کے یہان تانہ تنا ہوا ہے۔ تو کافر وہان سے چلے گئے۔

روایت ہے کہ آپ تین دن اور تین رات اوس غار مین رہے

پھر آپ روانہ ہوئے اور رستہ مین ایک رات گذاری دوسرے روز ام معبد کے مکان پر گئے اور وہ بڑی مہمان نواز تھی مگر قحط سالی کے باعث اوس کے پاس مہمان نوازی کے واسطے کوئی سامان نہ تھا۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس کو دیکھا اور وہان گئے آپ کی نظر ایک بکری پر پڑی کہ جو بہت بوڑھی اور لاغر تھی آپ نے پوچھا کہ یہہ بکری یہان کیون باندہی ہوئی ہے اوس نے عرض کی کہ بکریون کے انجڑ کے ساتہہ چل نہین سکتی اسلئے یہ یہان باندہی ہوئی ہے آپ نے پوچھا کہ کچھہ دودہ دیتی ہے یا نہین اوسنے عرض کی کہ بہت لاغر ہے کچھہ دودہ نہین دیتی آپ نے بکری کو اپنے سامنے طلب کیا۔ اور خدا کا نام لیکر اوسکے تہنون پر ہاتہہ ڈالا اوس کے تہنون سے اس قدر دودہ اوترا کہ اوس کے پستان سے دودہ جاری ہوگیا جیسے مینہہ برستا ہے سب نے دودہ پیا اور برتن بھی گھر کے بھی گھر کے بہر لئے پھر آپ آگے روانہ ہوئے۔

ایک اور امر بھی تحریر کرنا ضروری ہے اور صحیح بخاری سے یہہ قصہ لیا گیا ہے۔

کہ سراقہ ایک قریش تہا اوس کے پاس باقی قریشون کے آدمی بھیجے ہوئے آئے اور اونہون نے ذکر بیان کیا کہ قریشون نے اسبات پر اتفاق کیا ہے کہ جو کوئی ابوبکرؓ یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کرے ہر ایک کے بدلہ اوس کو سو اونٹ دیا جاوے گا۔ اور یہ خبر تمام ملک مین مشہور ہوگئی سراقہ نقل کرتا ہے

کہ ایک آدمی نے مجھکو آکر خبر دی کہ کچھہ آدمی ساحل کے کنارے پر دیکھے ہین کہ
اون مین محمد صلے اللہ علیہ وسلم صاحب بھی تھے. سراقہ یہ بات سنکر خوش ہوگیا اور
اپنا نیزہ لیکر گھوڑے پر سوار ہوا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم طلاوت قرآن شریف
کی کرتے تھے اور ابوبکر صدیق دیکھتے تھے کہ کوئی اِدہر اُدہر سے آنیوالا ہو
جب اونکی نظر سراقہ پر پڑی کہ وہ بہت جلدی سے اپنر آرہا ہے. جب وہ نزدیک
پونہچا تو اوسکا گہوڑہ سر کے بہار سے سوار کے گرا اور وہ پہر سوار ہوکر پیچھے دوڑا
تو حضرت ابوبکر صدیق روئے آپ نے پوچھا کہ کیون روئے ہو جوابدیا کہ
مین اپنی ذات کے واسطے نہین روتا بلکہ آپ کی جان کے واسطے روتا ہون.
آپنے دعا کی کہ بار خدا اسکی شرارت سے جسطرحسے تو چاہتا ہے ہمکو محفوظ رکہہ اُسوقت
سراقہ اور آپکے درمیان ایک نیزہ کا فاصلہ تہا آپکی اس دعا کرنے سے وہ گہوڑا
زمین مین پہنس گیا اور پیر اوسکے ایسے پہنسے کہ جیسے دلدل مین گیلے گاڑے
جاتے ہین. اوس نے شور اور فریاد کی اور عرض کیا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ
وسلم آپکی دعا سے میرا یہ حال ہوا ہے اب آپ دعا فرمائیے کہ میرا گہوڑا زمین
سے چہوٹ جاوے اور مین واپس جاون اور جو کوئی آپکے پیچھے آنیوالے
ہون اونکو منع کرون. آپ نے دعا کی کہ یا خدایا اگر یہ سچا ہے تو اسکو چہوڑدے
چنانچہ اوسی وقت اوسکا گہوڑا چہوٹ گیا. سراقہ نے اون آدمیون کو منع کیا
جو اون کے تعقب مین تہے اور اونکو آپ کا پتہ نہ دیا اور سبکو واپس کیا. جب
مدینہ مین پہنچے تو مدینہ کے سب چہوٹے بڑون نے اور مرد اور عورتون نے
بڑے عمدہ لباس پہنے اور اپنی اپنی سواریون پر سوار ہوئے اور آپ کی
طرف روانہ ہوئے اور کئی عورات دف بجاتی تہین اور عربی شعر گاتی تہین
آپ نے جب یہ حال دیکہا تو آپ بہت خوش ہوئے اور اونسے آپنے فرمایا

کہ خدا جانتا ہے کہ میں تمکو دوست رکہتا ہون پہر آپ مدینہ مین ٹہرے اور گرد وجوار کے لوگ آکر آپ کی خدمت مین حاضر ہوتے گئے اور آپنے محلہ کہا مین ایک مسجد بنائی اور پہلے اوس مین نماز پڑہی کچہہ دن بعد حضرت علی بہی وہان پونہچے اور آپکے پیرون مین آبلے پڑے ہوئے تہے اور کچہہ زخم بہی تہے آپنے اونپر ہاتہہ پہیرا وہ سب اچہے ہوگئے۔ پہر آپ نے ایک مسجد بنائی اور ہاتہہ سے اینٹین ڈہوتے رہے اور آپ یہ دعا پڑہتے تہے۔ اللہم لا خیر الا خیر الاخرۃ فارحم الانصار والمہاجرہ۔ جب یارون نے دیکہا کہ آپ بنفس نفیس اینٹین ڈہونے کا کام کر رہے ہین تو یارون نے اوسی کام مین مدد دی اور حضرت علی بہی اینٹین ڈہوتے رہے ہر ایک۔ ایک ایک انیٹ ڈہوتا تہا اور عمار دو۔ دو۔ ڈہوتے تہے۔ اوسی وقت آپنے عمار کو فرمایا۔ یا عمار تقتلہ الفئۃ الباغیۃ یدعوہم الی الجنۃ ویدعونہ الی النار۔ اسکے معنے یہ ہین کہ اے عمار تجہکو قتل کریگا فرقہ باغی۔ تو اونکو بہشت کی طرف بلاویگا اور وہ تجہکو دوزخ کیطرف بلاوینگے۔ جب زمانہ حضرت علیؓ کی خلافت کا آیا اور امیر المومنین حضرت حضرت علی رضی اللہ عنہ صفین کی لڑائی لڑے تو عمار اوس لڑائی مین شہید ہوئے اور وہ مسجد بہی تمام ہوگئی۔ ہجرت کے دوسرے سال جب بی بی فاطمہ چہوٹی عمر سے بڑی عمر کو پونہچے تو اصحابون مین اکثر آپ کی شادی کا ذکر ہوتا تہا ایکدن ابوبکرؓ اور عمرؓ اور سعد ملکر گئے اوسوقت امیر المومنین حضرت علیؓ اپنے اونٹ کو نخلستان مین پانی پلا رہے تہے اونہون نے جاکر کہا کہ آپ کیون درخواست نہین کرتے ہر کسی نے درخواست کی اور جواب اونکو کافی نہین ملا آپکے ساتہہ جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا تعلق ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکے واسطے ہی کسی اور کا نام نہین لیا گیا حضرت علیؓ نے فرمایا کیا ابوبکر آپ اوس آگ

کو بہر کاتے ہین جس آگ کو مین نے بہت تکلیف اوٹھاکر تسلی دی ہے اور پہر
آپ مجہکو وہ بات یاد دلاتے ہین جو مجہکو اس بات کی خواہش ہے کسی اور کو نہین
مگر غریبی اور تنگ دستی مجہکو منع کرتی ہے اس سوال کے کہنے سے۔ ابوبکر
نے کہا کہ لئے علیؑ خدا اور رسولؐ کے نزدیک دنیا کچہہ حقیقت اور اعتبار نہین
رکہتی اور آپ کی تنگدستی اس سوال کی مانع نہین ہے۔ حضرت علیؑ نے
اوٹھکر اپنے اونٹ کی مہار کہول لی اور اپنے گہر سے گئے۔ حضرتؐ ام سلمہ
کے گہر مین تہے اور جا کر آپ نے دروازہ کہٹکایا۔ ام سلمہ نے کہا کہ کون
ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ اوٹھ اور دروازہ کہول کیونکہ یہ وہ آدمی ہے کہ جو خدا
کو اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دوست رکہتا ہے اور وہ دونون اسکو دوست
رکہتے ہین۔ ام سلمہ نے کہا کہ انکا نام کیا ہے آپ نے فرمایا کہ انکا نام علی
ابن ابوطالب ہے۔ ام سلمہ نے دوڑکر بڑی جلدی دروازہ کہولا تو پہر آپ
نے کہا کہ السلام علیک یا رسولؐ اللہ ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ آپ نے جواب مین علیک
السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کہا اور آپکے سامنے سر نیچے کئے ہوئے بیٹھ گئے
جس سے معلوم ہوتا تہا کہ کچہہ عرض کرنا چاہتے ہین لیکن شرم کے سبب سے
عرض نہین کرتے۔ آپ نے اون سے کہا کہ جو کچہہ آپ کہنا چاہتے ہین بے
تامل کہین شرم نہ رکہین۔ حضرت علیؓ نے آپکے احسانات کا بہت شکر بہی
ادا کیا اور عرض کی کہ بی بی فاطمہؓ کا عقد میرے ساتہہ ہو جاوے۔ پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی اور تہوڑا سا ہنسے اور پوچھا کہ آپکے پاس کچہہ
مال ہے شادی کرنے کیواسطے۔ آپ نے عرض کی کہ ایک تلوار اور ایک
اونٹ میرے پاس ہے اور وہ دونون حاضر ہین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ آپکا نکاح خدا نے آسمانون مین پڑہ دیا ہے اور ابہی میرے پاس

جبرائیل آنا چاہتا ہے۔

چنانچہ جبرائیل آگیا اور اوس نے آپکو کہدیا کہ خدا کا حکم ہے کہ علیؓ کو
میں نے آپ کی برادری میں سے اخوت کیواسطے منتخب کیا ہے اور میں
آسمانون پر اوسکا نکاح پڑہوا دیا ہے۔ اور اورائیل فرشتہ نے نکاح پڑہا
اور فرشتے نکاح کے گواہ ہوئے اور خدا نے کہا کہ اے جبرائیل مین نے
فاطمہؓ بنت محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم کو علیؓ کے ساتھہ نکاح کر دیا ہے فرشتون
کو بھی خبردار کر۔ حضرت علیؓ باہر گئے اور جاکر ابوبکرؓ اور عمرؓ سے جاکر یہ حال
بیان کیا اور اوسی وقت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بہی مسجد مین آگئے اور
آکر سب اصحابون سے کہا کہ خدا نے خود علیؓ کا عقد آسمانون پر کر دیا
ہے اور مجھکو حکم بہیجا ہے کہ آپ لوگون کے سامنے بہی عقد کر دون اور
آپنے علیؓ کو کہا کہ اٹھہ کہڑے ہو اور خطبہ پڑہو۔ آپنے اٹھہ کر خطبہ پڑہا اور
ظاہر کیا کہ آپنے میرا عقد بی بی فاطمہ کے ساتھہ کر دیا ہے آپ لوگ اسبات کے
گواہ رہو پہر یارون نے حضرت سے پوچھا اور آپنے بہی قبول کیا پہر
ہر طرف سے یہ آواز آئی کہ خدا برکت دیوے ان دونون کی جمعیت مین
پہر آپ اپنے گہر مین گئے اور امیر المومنین کو فرمایا کہ اس زرہ کو فروخت
کرکے جو اسکی قیمت ہوئے لاؤ آپ قیمت لیکر حضرت کے پاس حاضر ہوئے
آپنے وہ درم لیکر ابوبکر صدیقؓ کے حوالہ کئے کہ جاکر اسکا جہیز بنادین اونہون
نے آکر آپ سے جہیز مرتب کیا اور مرتب کرکے حضرت کے پاس لیگئے
تین سو ساٹہہ ۳۶۰ درم اوس جہیز پر خرچ ہوئے۔ آپ گاہ گاہ فرماتے تہے
کہ آپ کی بیوی بہت اچھی ہے آپ کو بشارت ہو کہ دنیا کی عورتون کی سردار
ہے پہر بی بی فاطمہؓ کے نکاح کا ولیمہ کیا گیا اور پہر آپ آپس مین آباد ہوئے

امیر المومنین علی کرم اللہ وجہ فرماتے ہین کہ خدا کی قسم ہے کہ مجھکو کبھی فاطمہ بتول رضی اللہ عنہ نے رنجیدہ نہین کیا اور کبھی میرے حکم سے باہر نہین ہوئی جب تک کہ آپ کی جان قبض نہین ہوئی اور مین نے بہی کبھی آپ کے دلکو رنج نہین کیا۔ آپ کی اولاد حضرت امام حسنؓ و حضرت امام حسینؓ و رقیہ تہی اور محسن تہا جو قبل از تولد ہی کر گیا اور اوسی مرض سے بی بی صاحب کا انتقال ہوا پیغمبرؐ صاحب کی وفات کے چھ ماہ کے اندر ہی آپ فوت ہو گئے۔

یہ جان لینا چاہیئے کہ اس و بیان کے پیدا کرنے سے خدا کی غرض صرف یہ تہی کہ لوگ اوسکو پہچانین اور اوسکی عبادت کرین۔ ماخلقت الجن و والانس الالیعبدون۔ اور یہ حدیث قدسی ہے۔ کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان عرفت فخلقت الخلق۔ ابتدائی پیدایش سے ابتک خدائی طریقہ یہ رہا ہے کہ ایک گروہ مسلمان اور دوسرا گروہ کافر۔ اوسی کی پیدایش سے مخصوص ہوتے چلے آئے ہین اور ہر پیغمبرؐ جو گذر چکا ہے اوسکو خدا نے منتخب کرکے پیغمبری بخشی او پیغمبرؐ ہمیشہ ایسے اشخاص ہوتے رہے جو اوسوقت کے بنی نوع انسانی کی بہت سے اوصاف انسانی کے ساتھہ متصف تہے اور ہر پیغمبرؐ مین کم سے کم ذیل اوصاف موجود تہے۔ بہت نیک۔ بہت دیانتدار۔ بہت پرہیزگار پاک طینت۔ خوبصورت۔ بلند ہمت۔ سچ کہنے والے اور نیک کام کرنے والے حسب اور نسب جنکا اچھا تہا بہت عقیل بہت قوی۔ بہت فصیح۔ بہت سخی۔ بہت رحیم۔ بڑے بہادر جس شخص مین یہ سب صفات موجود تہین اون کو رسالت کے درجہ پر بٹھایا جاتا تہا اور اوس کو خاص وہ باتین بتلائین جاتی تہین کہ جو اوس زمانہ کا اور کوئی آدمی نہ کر سکتا۔ مثال اونکی یہ ہے۔ خلیل اللہ کو یہ معجزہ دیا گیا کہ آگ اونکے واسطے گلزار ہو گئی۔ حضرت موسےٰ کو یہ

یہ معجزہ دیا گیا کہ اونکا عصا اژدہا بنکر سانپون کو کہا گیا حضرت عیسیٰ نے مردے
زندہ کئے اور کوڑہی اچہے کئے اور کئی اندہوں کو بینائی دی اور مرگی
والوں کو مرگی ہٹائی اور کئی بیماریوں کو اچہا کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو کئی معجزے دیئے جو آگے مذکور ہونگے اور معجزات ہر ایک پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو خوارق عادات کہتے ہین۔ خوارق کے یہ معنے ہین کہ کوئی
شخص اون کی امت مین سے وہ کام نہ کر سکے جس کام کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم [illegible] انجام دے سکے۔ حضرت موسیٰ کے وقت
ساحری کا بڑا زور تہا اور فرعون اون ساحرون کی بڑی قدر کرتا تہا جب حضرت
موسیٰ کے ساتھ ساحرون کا تنازعہ ہوا تو اونہون نے بہت سے سحر کئے
اگر کوئی شخص یہ کہے کہ سحر بہی خرق عادت ہے تو کہنا اوسکا بالکل غلط ہے
کیونکہ ساحر بیچارے حضرت موسیٰ کے سامنے سحر سے عاجز ہو گئے اور آخر
وہ حضرت موسیٰ کے سامنے ایمان لائے۔ ایک نظم اسکے حسب حال ہے

نظم۔ ساحران با موسیٰ از استیزہ را ۔ بر گرفتہ چون عصاے او عصا
زین عصا تا آن عصا فرقیست ژرف ۔ زین عمل تا آن عمل راہے شگرف
لعنت اللہ این عمل را در قفا ۔ رحمت اللہ آن عمل را در وفا

معجزہ اور کرامت مین بہی فرق ہے۔ کیونکہ معجزے کیواسطے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم مامور ہوئے ہین اور اونکا ذمہ ہے کہ وہ معجزہ کرکے لوگون
کو دکہلادین اور کرامت جو ولیون سے ہو اون کو حکم ہے کہ لوگون سے
چہپا دین اور ظاہر نہ کرین اور معجزے کی تعریف علما نے اسطرح لکہی
ہے (تعریف معجزہ) معجزہ کیا ہے ظاہر کرنا۔ قدرت خدا اور حکمت خدا کا ایک
پیغمبر کے ہاتہ پیغمبران مرسل سے اس حیثیت سے کہ اوس زمانہ کے

لوگ اوسکی مثال کے لانے سے عاجز رہین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات ذکر کرنے سے پہلے ہمکو معجزات عقلیہ کا بیان کرنا ضرور ہے پہلے یہ بات کو سمجھہ لینا چاہیے کہ آپ کا وجود شریف اور عنصر لطیف ایک چراغ ہے جو جہالت کے اندہیرے مین جلایا گیا اور جو لوگ شرک کے عادی تھے وہان اوس چراغ نے نشو و نما پایا اور پہر وہی چراغ اون ملکون مین گیا کہ جہان علم اور دانش کا بہت چرچا تہا وہان پونہچا جیسے کہ بصرہ و شام اور بہت مدت تک وہان کے علما و فضلا کے ساتھہ صحبت کرکے کچھہ نہ اون سے پڑہا اور نہ سیکہا باوجود اس بات کے وہ خدا کی معرفت ذات و صفات اور اوس کے کامون کے اور اوس کے نامون کا وہ کمال حاصل کیا کہ تمام فضلا و حکما و علما اوس کے کمال سے حیران رہے اور اونکو ماننا پڑا جس شخص کی عقل سلیم ہو اور ذہن مستقیم ہو وہ اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ ایک امی ان پڑہ غریب یتیم نادار۔ ایسے علم اور حکمت کو کسطرح جان سکتا ہے جب تک خدا اوسکو نہ پڑہا دے۔

دلیل دوم عقلیہ یہ ہے کہ آپ نے چالیس برس کی عمر تک کبہی اس بات کا ذکر نہیں کیا اور نہ کبہی کوئی دعوے کیا اور نہ کبہی کوئی معجزہ دکہایا اور نہ کبہی کہا کہ قرآن شریف اونپر نازل ہوا ہے نہ کبہی کوئی آیت پڑہی نہ کسی کو سنائی چالیس برس کی عمر کے بعد جب آپکے اوپر وحی نازل ہوا تو آپ نے قرآن شریف پڑہا اور سنایا اور جب اوس کلام کو لوگون نے پڑہا اور سنا تو اوسکی فصاحت اور بلاغت پر حیران اور عاجز ہوئے کہ ایک سورۃ اوسکی مثال نہ لاسکے اس سے زیادہ کوئی دلیل اون کی پیغمبر ہونے کی نہین۔

تیسری دلیل یہ ہے کہ آپنے اوسے رسالت مین بہت مشقتین

اوٹھائین اور بہت سے رنج اوٹھائے اور کفار ون سے رنج اور تکلیف اوٹھائی اور اون سے گالیان سنتے رہے اور عرب کے روسا اور بڑے آدمیون نے آپ کو ہرچند منع کیا کہ وہ اس کام رسالت کو چھوڑ دیوین مگر وہ منع نہ ہوئے اور کسی طرحپر اوسے رسالت مین انحراف نہ کیا اور مستقیم رہے اور دنیا کی مال اور جاہ اور اپنی ذات کا آرام اور فراغت کو پسند نہ کیا اور ہمیشہ صبر و شکر کے ساتھہ گذارہ کیا۔ اور ہزارون آدمیون کے ساتھہ حرب ضرب قتل مین کبھی خوف نہ کہایا اور ہمیشہ خدا کی بخشش سے فتح یاب رہے اور شرق سے لیکر غرب تک آپکا دین پہیل گیا۔ باوجود اتنی بڑی عزت وجاہ کے اور دولت اور حکومت کے ہمیشہ متواضع رہے اور مسکین رہے جب دشمنون پر فتح پائے اور اون کے گناہ بخشتے رہے جو کوئی انصاف کو جانتا ہے وہ یہہ بات سمجہتا ہے کہ بغیر خدا کی مدد کے ایسے کام ہونے آدمی سے بہت مشکل ہین۔

چوتھی دلیل عقلی یہ ہے کہ آپ کے وجود باجود کی بابت توریت اور انجیل اور زبور مین ذکر مذکور ہے۔ یہودیون اور نصارا نے دیدہ دانستہ انکار کیا اور آپکے ساتہہ مباہلہ بھی نہ کیا کیونکہ مباہلہ کرنے سے اون کی ذاتون اور قوم کو نقصان پونہچتا۔

پانچوین دلیل یہ ہے کہ جب ایکدفعہ مکہ مین بارش نہ ہوئی اور مویشی ہلاک ہونے شروع ہوئے اور قحط پڑگیا اور سب قبیلے جمع ہوکر آپ کے پاس آئے اور آپنے دعا کرنی شروع کی تو اوسی وقت ابر چہا گیا اور ایسی بارش شروع ہوئی کہ لوگ تنگ آگئے اور سب نے ملکر عرض کیا پہر آپنے ہاتہہ اوٹھا کر عرض کی۔ کہ خداوندا ہمارے اوپر اب نہ برسے لیکن ہمارے

گرد و جوار مین برسے پہر شہر مین ایک قطرہ نہ پڑا اور شہر کے گرد و جوار مین برستا رہا عتبہ بن ابولہب کے واسطے دعا کی کہ اللہم سلط علیہ کلبا من کلابک۔ اوسکو شیر نے ہلاک کردیا۔ ابو طالب کے واسطے آپ نے دعا کی کہ اوسکا مرض اچھا ہوگیا تو اس نے آپ کو کہا کہ تیرا خدا تیری تابعداری کرتا ہے۔ آپنے فرمایا کہ اگر تو بہی میرے خدا کی تابعداری کرے تو وہ تیری بہی تابعداری کریگا۔ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ یمن کی طرف جاتے تہے آپ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور حاضر ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین نہین جانتا کہ مقدمات مین حکم کسطرح دیا جاتا ہے آپنے اپنا ہاتہ حضرت علی کے سینہ پر لگایا اور یہ دعا کی کہ خدا وندا اسکے دلکو ہدائیت کر اور اوسکی زبان کو بند رکہہ۔ عبد اللہ عباس کی پیشانی پر آپ نے ہاتہ لگایا اور دعا کی کہ یا خدایا اسکو دانائی سکہا اور قرآن شریف کی تفسیر سکہا اور انہون نے تفسیر کہی اور بادشاہ مفسرین کے نام سے ملقب ہوئے مالک نے آپ کی صراحی کو پانی سے بہرا تہا اور آپنے اوسکے حق مین دعا فرمائی تہی کہ خداوندا اسکو مال بہت دے اور بہت اولاد دے اور اس کی عمر کو بہت لمبا کر اور اسکو بخش اس دعا سے اوسکو اسی ہزار جریب زمین ملگئی اور اوسکو باغ اور کہجورون کے بوٹے بہت ملے اور اوسکے باغ اور کہجورین سال مین دو دفعہ پہل لاتی تہین اور ایکسو پانچ بیٹیا اوسکا پیدا ہوا پنتالیس لڑکیان پیدا ہوئین اور جب وہ ایکسو تیرہ برس کا ہوا تو وہ فوت ہوا جسوقت اوسکی سب دعائین پوری ہوگئین تو وہ کہتا تہا کہ اب میری دعاون مین سے ایک دعا باقی ہے کہ خدا مجہکو بخشے جب اوسکی عمر مرنے کے قریب پونچی تو اوس نے خدا کی جناب مین عرض کیا کہ اے خدایا تو نے اپنے دوست کی سب دعائیں میرے حق مین قبول فرمائین ایک دعا باقی تہی قبول

فرمادین اوسکو آواز آیا کہ ہمنے اپنے دوست کی تین دعائین قبول کین ہین تو چوتہی بہی ضرور قبول کرین گے تو خاطر جمع رکہہ چہیوان معجزات عقلیہ کا قسم یہ ہے کہ آپ کو اکثر باتین غیب کی معلوم تہین اور لوگون کو آپ خبر دیتے تہے بہت سی زبانین گذشتہ زمانہ کی اور اکثر جو آیندہ آنیوالا ہے۔ چنانچہ یہہ آیت شاہد ہے۔ الم غلبت الروم فی ادنی الارض وہم بعد غلبہم سیغلبون فی بضع سنین۔ آپنے پہلے بتلادیا اور اوسی طرح واقعہ ہوا۔ انا فتحنا لک فتحا مبینا۔ اس بات کی خبر آپ نے پہلے دی تہی اور پہر یہ فتح آپ کو میسر ہوئی۔ پہر آیت یہ نازل ہوئی۔ ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد۔ یہ بشارت ہے فتح مکہ کی اسکے معنے یہ ہین کہ وہ خدا جسنے آپکے اوپر قرآن شریف فرض کیا ہے وہ آپ کو اپنی اصلی جگہ پر پہر بہیجے گا جب فتح مکہ کی ہوئی تو آپ اپنی اصلی جگہ پر گئے۔ پہر یہ بشارت انکو دی۔ قال اللہ تبارک تعالے لیظہرہ علی الدین کلہ۔ آپکا دین تمام جہان پر ظاہر ہوگیا پہر یہ آیت نازل ہوئی۔ اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا۔ یہ بات بہی تمام جہان نے دیکہی کہ جب مسلمانون کو فتح ہوئی تو مسلمانی مذہب مین گروہ کے گروہ داخل ہوئے اب تیرہ سو برس سے زیادہ گذر چکا ہے کہ اوسی طرح گروہ کے گروہ اب بہی مسلمانی مین داخل ہوتے ہین اور ابتک داخل ہوتے ہین۔ اب نہ کوئی جہاد ہے نہ لڑائی ہے نہ کسی سے جنگ ہے پہر بہی گروہ کے گروہ داخل ہوتے ہین۔ اس موقعہ پر دو قصے مختصر تحریر کرنے ضروری ہین۔ خلفائے عباسیہ کے زمانہ مین جب ترکون نے بغداد فتح کیا اور لاکہہ آدمی دریائے دجلہ پر مارے گئے تو اوسوقت اسلام کو بہت نقصان پونہچا اور ہر ایک طرف یہی خیال تہا کہ اسلام دنیا سے اٹہہ گیا مگر خدا پاک

جل دعلائے جو اسلام کا حامی تہا اوسکے فیض سے وہ تمام ترک یک لخت مسلمان ہوگئے اور اسلام بہ نسبت سابق کے زیادہ شاندار مذہب بن گیا اس زمانہ مین اسلام کی حالت بہت ابتر ہے پھر بھی روس کی سلطنت مین لاکہون آدمیون نے شہنشاہ کے پاس درخواست کی ہے کہ وہ اسلام قبول کرنا چاہتے ہین جازت ہوجاوے۔ جاپان جیسے ملک مین جہان ہر ایک قوم وہر ایک گروہ کے لوگ جمع ہوئے تہے اور ہر ایک مذہب پر بحث ہوئی اور یہ قرار دیا گیا کہ سب مذہبون سے اسلام اچھا مذہب ہے اگرچہ جاپانیون نے ابتک اسلام قبول نہین کیا مگر اسبات کی پختہ امید ہے کہ ایک دن وہ آویگا کہ سب جاپانی مسلمان ہونگے۔ افریقہ۔ چین۔ انگلستان۔ امریکہ۔ فرانس۔ آسٹریلیا۔ ہندوستان ہرطرف سے یہی خبرین آرہی ہین کہ آج اتنے آدمی مسلمان ہوئے آج اتنے ہوئے اگر روزمرہ کے مسلمانون کی تعداد شمار کیجائے تو لاکہون مسلمان ہوتے ہین۔ عیسائیون کے ہرجگہ مشن موجود ہین اور روپیہ خرچ کرتے وہ کچہہ دریغ نہین کرتے اور شادیان کرا دینے مین کوئی دریغ نہین رکہتے نوکری کے خواہش مندون کو بہت نوکریان دیتے ہین مگر پہر سچ سچ ہوتا ہے اور سچ ہمیشہ بلندی پر رہتا ہے اور اوسکا مرتبہ اور پایہ بلند ہے۔

دلائل عقلیہ معجزات کے بارے مین تو آچکے اب وہ معجزات ذکر کئے جاتے ہین جو خدا نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم صاحب کو آئیندہ زمانہ کیواسطے پیشین گوئی کرنے کا حکم دیا تہا آپنے فرمایا ہے کہ زمین لپیٹ کر مجھکو دکہائی گئی، زمین کا شرق بہی دکہایا اور غرب بھی دکہایا۔ تہوڑے دن تک میری اُمت کا ملک ہر ایک جگہ مین پہنچے گا جو مجھکو دکہایا گیا پہر آپنے یہ پیشین گوئی کی کہ ہیراکا تب جو مصر نہ ہوگیا ہے اور کافرون کے ساتہہ مل گیا ہے جب وہ مریگا تو اوسکو

زمین قبول نہیں کریگی۔ انس بن مالک کہتا ہے کہ ابو طلحہ سے سنا ہے کہ جب وہ مرا تو میں وہاں تہا۔ جب اوسکو دفن کرتے تہے تو زمین باہر نکالکر پہینک دیتی تہی۔ اسی طرح اہل بیت کے بارے میں جو پیشین گوئیاں آپنے کہیں وہ لکہی جاتی ہیں حضرت علی کو آپ نے فرمایا کہ جہان میں سے دو آدمی بہت بڑے ہیں ایک وہ کہ جس نے حضرت صالح کی اونٹنی کو ذبح کیا اور دوسرا وہ شخص جو آپکے سر پر زخم ماریگا اور آپ کے سر کے خون سے آپ کی داڑہی تر ہو جاویگی۔ حضرت کے شہید ہونے کا حال بہی ایسے ہی تہا کہ آپکے سر سے خون جاری ہو کر آپ کی داڑہی بہر گئی۔

حضرت عثمانؓ کو آپ نے فرمایا کہ آپ قرآن شریف پڑہتے ہونگے جب آپ کو لوگ شہید کرینگے اور آپکا خون اس آیت پر گریگا۔ فسیکفیکہم اللہ وہو السمیع العلیم جب حضرت عثمانؓ شہید ہوئے وہ قرآن شریف پڑہتے تہے اور اون کے سر پر زخم لگا اور زخم سے خون جاری ہوا اور اسی آیت پر گرا عمار یاسر کو آپ نے فرمایا تہا کہ اے عمار تجہکو فرقہ باغیہ شہید کریگا۔ جنگ صفین میں معاویہ کے ہاتہ سے وہ قتل ہوئے۔ پہر آپنے فرمایا تہا کہ جب تک عمرؓ جیتا ہے کوئی فساد نہیں ہوویگا اور عمرؓ زندہ رہے تب تک کوئی فساد نہ ہوا پہر آپکے پاس جمع تہے ابو ہریرہ اور حذیفہ اور سمرہ آپنے فرمایا کہ تم میں سے جو پیچہے مریگا وہ آگ سے جلکر مریگا۔ سمرہ سب سے پیچہے مرا اور آگ میں جلکر مرا پہر آپنے فرمایا کہ میری ازدواج میں سے پہلے میرے پاس پہنچے گی جسکے ہاتہہ لمبے ہیں بی بی زینب کے ہاتہ لمبے تہے اور سب سے پہلے وہی فوت ہوئی پہر آپ نے فرمایا کہ حسینؓ شہید ہوگا اور آپکے چہرہ اور سر گرد وہ خون آلود تہے اور آپ کے ہاتہ کی مٹی میں خاک کربلا کی تہی کہ آپنے فرمایا کہ حسینؓ اوس زمین میں شہید ہوگا جس زمین

کی یہ بیٹی ہے پھر آپنے پیشین گوئی فرمائی تھی کہ سچی خلافت میرے پیچھے تیس برس تک رہیگی جب حضرت علیؓ شہید ہوئے تو اوسوقت آپ کی کو تیس برس ہوئے تھے معاویہ کی بادشاہی اوسکے بعد ہوئی۔ دلائل عقلیہ معجزات کے بارے مین تو تحریر ہوچکی ہین اب معجزات حسیہ بیان کئے جاتے ہین پہلا معجزہ یہ ہے کہ کوئی جانور آپکے سر کے برابر نہین اڑتا تہا جب آپکے سر کے برابر آتا تو پہر جاتا تہا۔ جب سورج بہت تیز ہوا اور دہوپ ہوتیبا ابر آکر آپکو سایہ کرتے تھے یا دو مرغ سفید آکر اپنے پرون کا سایہ کرتے تھے اور معجزہ آپکا یہ ہے کہ خالد ابن ولید کے پاس ایک تاج تہا جب وہ لڑائی پر جاتا تو وہ اوس تاج کو پہن لیتا اور ہمیشہ فتح یاب ہوتا ایکدفعہ وہ شامی لشکر سے لڑ رہا تہا اور وہ تاج کہین گم ہوگیا اور وہ بہت غمناک ہوا اور لڑائی سے واپس آیا اور تاج کی تلاش مین مصروف ہوا۔ تاج ملگیا تو وہ بہت خوش ہوا۔ لوگون نے اوسکو کہا کہ اس تاج کے واسطے اسقدر رنج اٹھانا مناسب نتہا کیونکہ یہ بے حقیقت چیز ہے۔ خالد نے لوگون سے کہا کہ تم اس تاج کی حقیقت سے واقف نہین ہین نے ایک دفعہ آپکے موئے مبارک آپسے مانگے تہے اور آپ نے مجھکو بخشے اور مین نے اس تاج مین لگائے اوس کے بعد جس لڑائی مین یہ تاج پہن کر گیا ہون مین ہمیشہ فتح یاب رہا ہون۔ اس تاج کی مین اسی واسطے زیادہ تعظیم کرتا ہون۔ آپکے منہ مبارک کے معجزات یہ ہین۔ جب چاند کی چاندنی ہو اور چاند بہی پورا ہوا اور دونون کو آپسمین مقابلہ کیا جاوے تو آپکے منہ کا نور چاند سے بڑہا ہوا تہا اور چاند کا نور آپکے چہرہ کے نور کی برابری نہین کرسکتا تہا۔

سلیمان فارسی سے روایت ہے کہ ایک روز پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم

میرے پاس آئے اور میرے بازو کو پکڑا اور مجھکو ساتھہ لیگئے جب بی بی عائشہ کے گہر کے قریب گئے تو بی بی عائشہ ہنس پڑی آپنے پوچھا کہ کیون آپ ہنسے ہین بی بی صاحبہ نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک سوئی عاریتاً لی ہوئی تہی اور مین چاہتی تہی کہ آپ کے آزار کو سی دون وہ سوئی میرے ہاتہہ سے گر گئی اور مین بہت تلاش کی لیکن نہ ملی اب جو آپ کے چہرہ کی روشنی ہوئی اوس روشنی سے مین نے سوئی کو پہنچان لیا آپ یہ بات سنکر رو پڑے بی بی نے پوچھا کہ آپکے رونے کا کیا سبب ہے آپ نے فرمایا کہ مین اسواسطے روتا ہون کہ جن لوگون نے مجھکو دنیا مین نہین پہنچانا وہ آخرت مین میری شفاعت سے محروم رہین گے اور سر رتچودہوین رات کا چاند تہا جب مین نے آپکے منہ کو چاند کے مقابل کیا تو آپکے منہ کا نور چاند کے نور پر فائق تہا۔ اب آپؐ کی آنکہون کے معجزات بیان کرنے کے لائق ہین۔ آپ کی آنکہین جیسے کہ سامنے دیکہتی تہین ایسی پس پشت دیکہتی تہین اور جیسے آپ تاریکی مین دیکہتے تہے ایسے ہی روشنائی مین دیکہتے تہے اور فرمایا کرتے تہے کہ جیسے مین اندہیرے مین دیکہتا ہون ویسے مین روشنائی مین دیکہتا ہون اور جیسا اپنے سامنے دیکہتا ہون ایسا پس پشت دیکہتا ہون۔ امام احمد حنبل نے فرمایا ہے کہ آپ کی آنکہین بہی اسی طرح کی تہین وہ سامنے بہی دیکہتی تہین اور پیچہے بہی اور بعض کا قول ہے کہ جیسے آپ حاضر کو دیکہتے تہے ایسے ہی غیر حاضر کو بہی دیکہتے تہے۔

اسی قول کی ایک مثال بہی ذکر کرنے کے قابل ہے ایک دفعہ ایک موقعہ ہوا آپکا ایک عورت کے ساتہہ نکاح کرنیکا اور بی بی عائشہ نے اسکو دیکہا اور اونکو بہت خوبصورت معلوم ہوئی پگبی بی صاحبہ نے اوس کی

خوبصورتی ظاہر کرنی نہ چاہی۔ آپنے فرمایا کہ سبحان اللہ اوسکے بائین رخسارے
پر ایک خال ہے کہ اوسکو دیکھہ کر آپنے نسبت تعجب کیا اور آپکے بدن کے بال
کہڑے ہوگئے۔ بی بی نے فرمایا کہ کوئی بہید نہین جو آپسے پوشیدہ رہ سکے
اور آپ جیسا دور سے سنتے تہے ویسا ہی نزدیک سے سنتے تہے اور آپ
سوئے ہوئے بھی سنتے تہے بدر کے جنگ مین آپ نے عباس سے کچہہ
سونا طلب کیا عباس نے کہا کہ مین کہان سے لاؤن آپنے فرمایا اوس سونے
مین سے جو آپنے ام فضل کو سپرد کیا ہے اور سپرد کرنے کے وقت آپنے
کہا تہا کہ اگر مین جیتا واپس آیا تو بہتر اگر مین جیتا واپس نہ آیا تو میرے لڑکون
مین تقسیم کردینا۔ عباس نے کہا کہ تم کو کس نے خبر دی ہے۔ آپ نے
کہا کہ جبرائیل نے مجھکو خبر دی ہے۔ عباس نے مان لیا آپ پتہرون اور
درختون اور دریاؤن جنگلون کی باتین بہی سنتے تہے یہ سب آپ کے اوپر
سلام بہیجا کرتے تہے اور کہتے تہے کہ السلام علیک یا رسول اللہ آپ کے
ہاتہون مین یہ معجزہ تہا کہ جس چیز پر آپ کا ہاتہہ لگ جاتا تہا اوس مین خیر اور برکت
ہوجاتی تہی آپ کے ہاتہہ مین سنگریزون نے تسبیح پڑہی۔ پہر آپ نے اپنے
ہاتہہ سے کافرون کی آنکہون مین مٹی ڈالی ہجرت کی رات اور بدر اور حنین کی
لڑائی مین اور ام معبد کی بہت لاغر اور پرانی بکری جو مال کے ساتھ نہین جاتی
تہی اوسکو دوہا اور خوب دودہ پیا اور ابوبکر کو بھی پلایا اور کہنی جگہ تہوڑا کہانا بہت
لوگون کو کہلایا اور پہر فاضل بچ رہا۔ یہ سب آپ کے ہاتہون کی برکت تہی۔
ابن مسعود سے روایت ہے کہ مین لوگون کی بکریان چرایا کرتا تہا ایک
دن حضرت اور ابوبکر میری نزدیک سے گذرے آپ نے میرے سے
پوچہا کہ تیرے پاس کچہہ دودہ ہے مین نے کہا کہ ہان میرے پاس دودہ ہے

تندرو گون کی امانت ہے اسواسطے مین دے نہین سکتا۔ آپنے فرمایا کہ کوئی ایسی بہیڑ بہی ہے جو گابہن نہ ہو مین ایک بہیڑ پکڑ کر آپکے پاس لیگیا آپنے اوسکے پستان کو ہاتہہ لگایا اور اوس سے دودہ جاری ہوگیا آپنے خود بہی پیا اور ابوبکرؓ کو بہی پلایا۔ ایک دن آپنے اپنا ہاتہہ قتادہ بن ملحان کے منہ کو لگایا اوسکا منہ روشن ہوگیا اور جیسے شیشہ روشن ہوتا ہے ویسے ہی اوسکا منہ روشن ہوگیا جب لوگ اوسکے منہ کو دیکہتے تہے تو جیسے شیشے سے منہ نظر آتا تہا ویسے ہی اوسکے منہ سے منہ نظر آتا تہا جو مہر نبوت کی آپکے پس پشت پر تہی اور دونون شانون کے درمیان مین تہی اوسپر ایک طرف لکہا ہوا تہا العظمۃ اللہ اور دوسری جانب لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

ترجمہ۔ جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ ہمارے گہر مین ایک کہوہ تہا کہ اوسکا پانی بہت شور اور تلخ تہا کہ کوئی شخص اوسکو پی نہین سکتا تہا۔ مین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم صاحب کی خدمت مین گیا اور عرض کی کہ ہمارے کہوہ کا پانی ایسا تلخ ہے کہ کوئی اوسکو پی نہین سکتا۔ آپ نے ایک طشت منگوایا اور اپنے دونون پاؤن اوس طشت مین دہوئے اور مجہکو حکم دیا کہ یہ پانی کہوہ مین ڈالدو۔ مین نے اوس پانی کو کہوہ مین لیجاکر ڈالدیا۔ اوسی وقت سے اوسکا پانی میٹہا اور مزیدار ہوگیا۔ اوسی جابر کا قول ہے۔ کہ مین قرضدار ہوگیا تہا اور میرے سرپر اتنا قرض تہا کہ میری پیداوار کہجورون کی ایک قرضدار کا قرضہ بہی ادا نہین کرسکتی تہین۔ مین نے اپنے عجز کا حال پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم صاحب کی خدمت مین جاکر عرض کیا آپ ایک روز میرے باغ مین تشریف لے آئے اور درختون مین پہرتے رہے اور فرمایا کہ قرض خواہون کو بلالا۔ مین نے سب کو بلایا۔ جتنے قرضدارون کا قرضہ

اوسی پیدا وارث ادا ہوگیا اور اوسی بہن سے میرے واسطے اور میرے بال بچہ کیواسطے بھی پہل باقی رہ گیا *

آپکے منہ مبارک کا لعاب ایسا میٹہا تہا۔ انس بن مالک سے روایت ہے کہ ہمارے گہر میں ایک کہوان تہا کہ اوسکا پانی بہت شور تہا آپنے اوس کہوئین میں اپنے منہ سے لعاب ڈالا وہ پانی ایسا میٹہا ہوگیا کہ مدینے میں اوسکے برابر اور کوئی کہوان میٹہا نہ تہا۔ آپکے دہن مبارک کی یہ خاصیت بھی تہی کہ اگر کسی زخم پر لگایا جاتا تو وہ زخم بھی اچھا ہوجاتا۔ کلثوم بن الحسین کو ایک جنگ میں تیر گلے پر لگا اور گلہ زخمی ہوگیا آپنے منہ کا لعاب اوس کے زخم پر لگایا زخم اچھا ہوگیا۔ محمد بن حاطب کا ہاتہہ ایک جلتی دیگ میں پڑکر جل گیا آپنے اوسپر لعاب دہن کا لگایا اور وہ زخم اچھا ہوگیا۔ ایک مرد کا ہاتہہ کٹ گیا تہا اوس نے آکر آپکے پاس شکایت کی آپنے اوسکا ہاتہہ جوڑکر اوسپر لعاب لگایا اور آپ نے کچھہ پڑہا بھی تہا اور ہاتہہ اچھا ہوگیا لوگون نے پوچھا کہ آپنے کیا پڑہا ہے آپنے فرمایا کہ فاتحۃ الکتاب اور یہ امر بھی ظاہر ہے کہ غار میں جب ابوبکرؓ کے پاؤن کو سانپنے کاٹا تو آپنے دہن مبارک کا لعاب لگایا تو وہ اچھے ہوگئے تو امیر المومنین علی کو غزوہ خیبر میں اور زخم حارث بن اوس کو جب زخم قتل کعب کے وقت لگا تو اوسکا علاج بہی آپنے لعاب دہن سے کیا اور وہ سب اچھے ہوگئے۔ بی بی عائشہ

بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ ایک رات پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے گہر میں تہے اور کوئی چراغ میرے گہر میں نہ تہا جب آپ آئے تو مین نے یہ حال عرض کیا آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ تو چاہتی ہے تیرے گہر مین روشنی ہوجائے بغیر تیل اور بتی کے میں نے کہا کہ ہان آپ نے تہوڑا سا مسکرایا اور آپ کے مسکرانے سے روشنی ہوگئی کہ تمام گہر

روشن ہوگیا اور وہ روشنی اسقدر مدت تک رہی کہ جبتک ہم سونہ گئے اور عورت جو بیمار سے گہر مین آئین دیکہہ سکتی رہین اور اسیر قلبہ رہیتا۔

آپکی زبان کا یہ معجزہ تہا کہ جب حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین پیاس کی شکایت کرتے تہے تو آپ اپنی زبان کو اونکے منہ مین دیدیتے اوسی وقت اون کی پیاس بجہہ جاتی۔ جب سلمان فارسی کو اوسکے مالک نے بیچنا چاہا تو چالیس اوقیہ سونے کی اوسکی قیمت کی۔ لوٹ کے مال مین سونا جو ہاتہہ آیا وہ مرغی کے انڈے کے برابر تہا۔ آپنے فرمایا کہ سونا چالیس اوقیہ ہے جب وزن کیا گیا تو برابر چالیس اوقیہ نکلا۔ آپ کا یہ بہی معجزہ تہا کہ جو آدمی غیر جگہ کے رہنے والے آپ کے ساتھہ باتین کرتے تہے تو اون کی باتین سمجہہ کر اون کی زبان مین جواب دیتے تہے آپکا جسم بہت لطیف تہا اور آپکے بدن سے خوشبو آیا کرتی تہی۔ انس بن مالک سے روایت ہے کہ کوئی عنبر یا کستوری مین نے ایسی نہین دیکہی کہ اوسکی خوشبو حضرتؐ کی خوشبو سے زیادہ اچہی ہو اور یہ بہی روایت ہے کہ جس شخص نے آپکے ساتھہ مصافحہ کیا مدت تک اوسکے ہاتہون سے خوشبو آتی رہی اگر کسی لڑکے کے سر پر آپکا ہاتہہ پہرا تو اوس لڑکے کا جسم دوسرے لڑکون سے زیادہ خوشبودار ہوگیا۔ جس راستے آپ جایا کرتے تہے وہ راستہ خوشبودار ہوجاتا تہا اور آپ کی خوشبو ایسی تہی کہ اور کوئی خوشبو اوسکے ساتھہ نہین ملتی تہی۔ حضرت ابو ہریرہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دن ایک مرد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آکر عرض کیا مین اپنی لڑکی کو اوسکے شوہر کو دونگا آپ کچہہ میری مدد کرین۔ آپ نے فرمایا کہ دنیا کی کوئی چیز میرے پاس نہین کہ آپ کی مدد کرون مگر مین اوسکو کچہہ دونگا کہ سب تمغات سے

بہتر ہوگا کل صبح تم ایک لکڑی لانا اور ایک شیشہ لانا جب وہ دوسری صبح شیشہ اور لکڑی لایا تو آپ نے جو عرق آپکے بدن پر آیا ہوا تہا اوس لکڑی کے ساتہہ اوتارا اور شیشے مین ڈالا اور وہ شیشہ اوسکو دیا کہ جب تیری لڑکی کوئی لباس پہنے تو یہ عرق اسپر لگا دے جب وہ لگاتی تہی تو اوسکے کپڑون سے ایسی خوشبو آتی تہی کہ تمام لوگون کو آرام ملتا تہا اور خود بہی وہ بہت خوش ہوتی تہی۔

ام سلمی سے روایت ہے کہ ایک روز آپ سوتے ہوئے تہے اور آپکے چہرہ پر عرق آیا ہوا تہا مین نے وہ عرق پونچہہ کر ایک شیشی مین ڈال رکہا۔ ایک لڑکی کی شادی پر وہ عرق لگایا جب تک وہ لڑکی زندہ رہی اوسکے بدن سے خوشبو آتی رہی جب وہ غسل کرتی تہی تو بدستور خوشبو آتی تہی اوسکے گہر جو اولاد پیدا ہوئی اون سے بہی وہی خوشبو آتی رہی اور اون کے خاندان سے بہی وہ خوشبو آتی رہی اوس خاندان کو عطارون کا گہر مدینہ مین کہتے ہین اور جب آپ چلتے تہے چاندنی مین یا سورج کیوقت تو آپ کا سایہ زمین پر نہین پڑتا تہا اوس کی وجہ یہ بیان ہوئی ہے کہ آپکا جسم خدا کی قدرت اور آپ کی ریاضتین اور محنتین خدا کی یاد کے باعث سے سارا جسم نورانی ہوگیا تہا اور نور کا سایہ کوئی نہین ہوتا۔ دوسری حکمت یہ ہے کہ نور آفتاب کا آپکے نور ذات سے پیدا ہوا تہا پہر سایہ ہونے کی کونسی وجہ تہی ایک اور حکمت یہ ہے کہ ہر ایک چیز کا سایہ ایک مثال ہوتا ہے اوس چیز کی اور آپ کے وجود با جود کی کوئی چیز نظیر نہ تہی اسواسطے آپکا سایہ بہی نہ تہا اور حکمت اس مین یہ ہے کہ زمین پر قسم قسم کی آلائشین اور غلاظتین پڑی رہتی ہین خدا نے نہ چاہا کہ آپکا سایہ ایسی غلاظت پڑے اور حکمت اس مین یہ ہے کہ زمین پر

کافرون اور منافقون کے قدم پڑتے ہین خدا نے نہ چاہا کہ آپکے سایہ پر
لوگون کے قدم پڑین اور اس مین حکمت یہ ہے کہ قیامت کے دن جب بڑا
سخت سورج ہوگا وہ بڑی سخت دہوپ رکھیگا اور آپ کا سایہ اوسوقت آپ کی
امت کیواسطے بہت کارآمد ہوگا۔ اس واقعہ کو امیر خسرو نے کہا ہے۔ سایہ
خویش آنکہ نکردی نثار۔ داشتہ از بہر خورشید حشر۔ تاچو بسوزیم وران آفتاب نخود
فگنی سایہ بما ازعذاب۔ منکہ بجان بستہ روئے توام۔ خسرو هم سایہ کوئے توام۔
بڑی صفت آپ مین یہ تھی کہ آپ مختون ہوکر تولد ہوئے تھے اور آپ کی ناف
بھی کٹی ہوئی تھی اور اوس سے یہ مطلب تہا کہ آپکی پرورش مان کی غذا سے
نہ ہو کیونکہ اون دنون مین میت کا کہانا اور جانور مشرکون کے ذبح کئے ہوئے
کا کہانا جایز تہا اور آپ ایسا کہانا کہاتا نہین تہا کیونکہ آپ نے پاک چیز کہاتی
تھے ناپاک نہین کہاتی۔ تہے اسلئے خدا نے خود ناپاک چیزین کہانے سے
بندش کردی آپکو احتلام تمام عمر مین نہین ہوا کیونکہ احتلام شیطانی کام ہے اور
شیطان آپکے نزدیک نہین آسکتا تہا آپ جب سوتے تہے تو آپکا دل جاگا کرتا
تہا کیونکہ خواب ایک عالم غفلت ہے اور غفلت ہی ایک جرم ہے اور آپ کا
دل ہر وقت خدا کے ساتھ تہا اسواسطے دل کا سونا امر محال تہا۔ یہ بات بہی
تحقیق کو پہونچی ہے کہ کوئی مکہی آپ کے بدن پر بیٹھا نہ کرتی تہی کیونکہ مکہی اکثر
نجس چیز پر بیٹھتی ہے اور آپ کا جسم پاک تہا اسلئے مکہی کی مجال نہین تہی
جو بیٹھے ایک اور بھی حکمت اس معاملہ مین تہی خدا نے قرآن مین فرمایا ہے
کہ بتون مین کوئی طاقت نہین اور اسقدر بے طاقت ہین کہ مکہی اگر اون کے
بدن پر بیٹھ جاوے تو اوس کو بھی نہین ہلا سکتے۔ اسواسطے خدا نے
اس مین یہ حکمت رکہی کہ مکہی کو آپکے جسم پر بیٹھنے سے ہی منع کردیا۔ اور

آپکو جیسے روبرو نظر آتا تہا ویسے ہی پیچھے نظر آتا تہا۔ مولوی جامی نے یہ شعر آپ کی تعریف مین کہے ہین۔ شعر

روحی وغایب نہ ز تو ہیچ سوئی۔ در نظرت ہست یکے پشت و روئے
شمعی و نور از نور سند جمع را۔ پستی ور روئے نبود شمع را

ساتوین یہ صفت تھی کہ جب آپ چلا کرتے تھے لوگون کے ساتھہ کیسا ہی کوئی شخص تیز رفتار ہو آپ ہمیشہ آگے رہتے تہے اور جب آپ لوگون مین کہڑے رہتے تہے تو آپکا قد مبارک سب سے اونچا رہتا تہا۔ آٹھوین صفت آپ مین یہ تھی کہ جس سواری پر آپ سوار ہوتے تہے وہ سواری کبھی ناطاقت نہین ہوتی تہی اور جب آپ قضاء حاجت یا پیشاب کرتے تھے تو زمین کہا جاتی تہی کسی کو نظر نہین آتا تہا اور وہان سے خوشبو آتی تہی اور آپ کو اباسی کبھی نہین آتی تہی۔ خدا نے قرآن شریف مین آپ کے ہر ایک جوڑ کے تعریف کی اور ہر ایک عضو کی قسم کہائی ہے آپ کے سر مبارک کی تعریف فرمائی ہے آسنین محلقین روسکم اور آپ کی آنکہون کی یہ تعریف فرمائی ہے۔ ولاتمدن عینک۔ اور آپکی زبان مبارک کی یہ تعریف فرمائی ہے۔ وما ینطق عن الہوے آپکے کانون کی بابت فرمایا ہے۔ قل اذن خیر لکم اور آپ کے منہ کی یہ تعریف فرمائی ہے۔ قد نرے تقلب وجہک فی السماء اور آپکے ماتھے کی تعریف فرمائی ہے۔ والضحی اور آپ کے بالون کی یہ تعریف فرمائی ہے۔ واللیل اذا سجی اور آپ کے دل کی یہ تعریف فرمائی ہے۔ نزل علے قلبک۔ اور آپ کے دو شر مبارک کی یہ تعریف فرمائی ہے۔
ماکذب الفواد ما رے۔ اور آپ کے سینہ کینہ کی یہ تعریف فرمائی ہے

الم نشرح لک صدرک فرمایا اور آپکے پیٹھ مبارک کی یہ تعریف ہے۔ انقض ظہرک۔ اور آپکے ہاتھ مبارک کی یہ تعریف ہے۔ ولا تبسطہا کل البسط۔ اور آپ کے قد مبارک کی تعریف یہ فرمائی ہے۔ حین تقوم۔ اور آپکے قدم مبارک کی یہ تعریف فرمائی ہے۔ طہ۔ اسکے معنی یہ ہیں کہ آپ کے قدم مبارک سے تمام زمین نہ ہو جاوی۔ ہے اور آپ کی آواز مبارک کی یہ تعریف فرمائی ہے فوق صوت النبی۔ اور آپکے نفس نفیس کی بابت فرمایا ہے۔ لا تکلف نفسا اور آپکے خلق مبارک کی بابت فرمایا ہے۔ وانک لعلی خلق عظیم اور آپ کی جان مبارک کی قسم آپکی کہائی ہے۔ لعمرک۔ اور خدا تعالے نے جو چیز کہ آپ کے منسوب تھی اوسکو بہت عزت کے ساتھ اشارہ کیا ہے آپ کے دین کو خدا فرمایا۔ ان الدین عند اللہ الاسلام۔ آپ کی کتاب کو فرمایا ہے۔ انہ لقرآن کریم فی کتاب مکنون۔ آپکے اصحاب عالی کو خدا نے فرمایا ہے۔ والسابقون الاولین من المہاجرین والانصار۔ آپ کے اہل بیت کو دنیا ہی میں پاک کر دیا۔ یہ آیت اوسکی شاہد ہے۔ لیذہب عنکم الرجس۔ آپ کی موافقت سبارک کو کہا۔ واذ وجہ اصحابہم۔ جو خدا نے آپ کو خود علم دیا تہا اور خود سکہایا تہا اوسکی طرف خود اشارہ فرمایا ہے۔ وعلمک مالم تکن تعلم۔ آپ کی امت کو خدا نے فرمایا ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس۔ اور آپکی نماز کو خدا نے فرمایا ہے۔ فتہجد بہ نافلۃ لک آپکے قیام کو فرمایا۔ لما قام عبد اللہ یدعوہ۔ اور قرآن شریف پڑہنے کو فرمایا۔ ورتل القرآن ترتیلا رکوع کو فرمایا۔ وارکعوا مع الراکعین۔ اور آپکے سجدہ کو فرمایا۔ واسجد واقترب۔ اور آپکے قبلہ کو فرمایا۔ فلنولینک قبلۃ ترضیہا۔ اور آپ کے مذہب کو فرمایا۔ ملۃ ابیکم ابراہیم۔ آپ کی بیعت رضوان کو کہا۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ۔ الخ۔ اور آپ کو بخشش جو کیگئی اوسکو فرمایا۔

لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تاخر ۔ اور آپکے راز کو فرمایا ۔ یاایہا الذین آمنوا اذا ناجیتم الرسول ۔ اور آپکے رات جاگنے کو فرمایا ۔ قم اللیل الا قلیلا ۔ اور آپکے دن کی عبادت کو فرمایا ۔ ان لک فی النہار سبحاً طویلا ۔ اور آپ کی رات کی خواب کو فرمایا ۔ لقد صدق اللہ رسولہ الرؤیا بالحق ۔ اور خدانے جو آپکے ساتھہ وعدہ کیا تہا کہ آپکے دشمنون اور کافرون سے خدا آپ کو محفوظ رکہے گا ۔ اوس وعدہ کو خدانے اسطرح فرمایا ہے ۔ واللہ یعصمک من الناس ۔ اور جو آپ کو دانائی اور عقل اور فراست بخشی گئی تہی اوسکو خدانے قرآن شریف مین اسطرحسے بیان فرمایا ہے ۔ ومن یؤتی الحکمۃ فقد اوتی خیراً کثیرا ۔ اور جو باتین پوشیدہ خدانے آپکے ساتہہ کہین تہین اون کو خدانے اور کسی پر ظاہر نہین فرمایا ۔ صرف اسقدر فرما دیا ۔ فاوحی الی عبدہ ما اوحی ۔ اور آپ کی شب معراج کا ذکر اسطرحسے ہوا ۔

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام ۔

اب اون معجزات کا ذکر کیا جاتا ہے کہ جو آپ کے صفاتی معجزات ہین ۔

پہلا معجزہ یہ ہے کہ آپ تمام عمر جہوٹہ کہنے کے ساتہہ متہم نہین ہوئے ہرچند کافرون نے کوشش کی کہ آپ پر کوئی جہوٹ ثابت کرین مگر نہ کر سکے جب آپنے کہا کہ اونہون نے نبوت کا جہوٹ دعوے کیا ہے تو آپنے فرمایا ۔ انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب ۔

دوسرا معجزہ یہ تہا کہ آپ نے تمام عمر مین نبوت سے پہلے اور نبوت سے پیچہے کوئی برا کام نہین کیا ۔

تیسرا معجزہ یہ ہے ۔ کہ کسی جنگ مین آپ نے دشمنون کی طرف سے منہ نہین موڑا ۔ غزوہ احد و حنین مین باوجود اسکے کہ اصحاب لوگ منتشر ہوگئے تہے ۔ آپنے منہ نہین موڑا اور ایک قدم پیچہے نہین ہٹے کیونکہ آپ کے دلمین

بہت یقین تہا کہ اون کا خدا حفاظت کرنے والا ہے اور مدد کرنے والا ہے یہ آیت اوس کی شاہد ہے۔ واللہ یعصمک من الناس وقال جبک اللہ وقال الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ۔

معجزہ چہارم کہ آپ کی سخاوت نہایت درجہ کی تہی کبہی سونا۔ چاندی۔ درہم۔ دینار آپ کی نگاہ مین کچہہ نہ تہا جو کچہہ آتا تہا دیدیتے تہے۔ خدا نے بہی آپ پر اعتراض کیا کہ ایسا کہلا ہاتہہ نہ رکہین اور یہ آیت آئی۔ ولا تبسطہا کل البسط۔

پانچوان معجزہ۔ درہم اور دینار کا آپ کی نظر مین کچہہ درجہ نہ تہا۔ قریش نے کئی دفعہ دولت اور مال اور حکومت آپکو دینی چاہی لیکن آپ نے اوس کی توجہ نہین کی۔

چہیوان معجزہ یہ تہا کہ آپ کی فصاحت اور بلاغت درجہ کمال کو تہی اور سب لوگون کی زبان جانتے تہے اور جس زبان کا آدمی بات کرتا تہا اوس کی زبان مین آپ جواب فرماتے۔ ایکدفعہ اصحابون نے پوچہا کہ آپ ہمارے درمیان رہے ہین اور پرورش پائی ہے۔ اور یہ فضیلت اور یہ خصلتین آپ نے کہان سے سیکہی ہین۔ آپنے فرمایا کہ یہ علم اور حکمت خدا کی سکہائی ہوئی سیکہی ہے۔

ساتوان معجزہ۔ آپ کی یہ خاص صفت تہی کہ جو لوگ دنیا دار تہے اور دولت مند تہے اون کے ساتہہ آپکا برتاؤ ایسا تہا کہ اون دولت سے آپ کی دولت بڑہی ہوئی معلوم دیتی تہی اور فقیرون اور مسکینون اور شرع کے پابند لوگون کے ساتہہ بہت تواضع اور فقر اور بہت مسکینی کے ساتہہ پیش آتے تہے۔

معجزہ آٹھوان ۔ آپ کا علم اور عقل اور معرفت اس درجہ کی تھی کہ کسی کے عقل اور فہم مین نہین آتی تھی نہ کسی کی سمجھہ وہان تک پونہچتی تھی۔ توریت اور انجیل مین جو کچھہ لکھا تھا وہ سب آپ کو معلوم تہا۔ جو پرانے حکیم گذرے ہین اور جو پرانی استون کی خصلتین تہین وہ سب آپکو معلوم تہین۔ ایسا معلوم ہوتا تہا کہ آپ کے وہ کمال ہین کہ ایسے کمال ایک آدمی مین جمع نہین ہو سکتے

معجزہ نوان ۔ آپکے اخلاق حمیدہ ایسے ہین کہ جو بیان نہین ہو سکتے آپ کا علم بہت تہا آپ کا گنہگارون کو بخشنا بہی بے حساب تھا آپ کی سخاوت بہت تہی آپ بڑے بہادر تہے آپ بہت حیا کرتے تہے اور آپکا برتاؤ قریبون کے ساتھہ بہت نیک تہا آپ کی شفقت تمام خلقت پر تہی آپ عہد کو ہمیشہ وفا فرماتے تہے آپ صلہ رحم کا بہت خیال رکہتے تہے آپ بہت متواضع اور بڑے عدالت کرنے والے آپ بڑے امین اور پرہیزگار اور سچے اور بامروت اور عبادت گذار اور قناعت کرنے والے تہے اور ہر ایک صفت آپ کی بہت ہی معتدل تہی خدا نے قرآن شریف مین بھی فرمایا ہے۔ وانک لعلی خلق عظیم ۔ سب پیغمبرون کے اوصاف آپ مین موجود تہے۔ آپ کی شریعت سب پرانی شریعتون کی ناسخ تہی۔ توبہ اور استغفار آپ نے حضرت آدم سے سیکہا۔ شکر حضرت نوحؑ سے علم حضرت ابراہیمؑ سے حلم حضرت اسمٰعیل سے اور نیک ظن رکہنا حضرت یعقوبؑ سے اور صبر حضرت ایوبؑ سے اور اخلاق حضرت موسٰےؑ سے اور عذر کرنا حضرت داودؑ سے اور تواضع کرنی حضرت سلیمانؑ سے۔ زہد حضرت عیسٰےؑ سے اور باقی اخلاق بہی سب پیغمبرون سے آپنے سیکہے۔

انس ابن مالک سے روایت ہے کہ مین آٹھہ برس کا تہا جب آپ کی

خدمت مین حاضر رہا جو کام مین کرتا تہا کبھی آپنے نہ فرمایا کہ کیون کیا ہے اگر نہ کرتا تہا تو کبھی نہ فرمایا کہ کیون نہین کیا اگر مجھسے کچہہ نقصان ہو جاتا تو کبھی مجھکو ملامت نہ کرتے ۔

بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے دوستونکی ہر ایک امر مین موافقت کرتے اگر آپکے دوست دنیا کا ذکر کرتے تہے تو آپ بہی اونکے ساتہہ دنیا کا ذکر کرتے تہے اور اگر وہ عاقبت کا ذکر کرتے تہے تو آپ بہی عاقبت کا ذکر کرتے تہے اگر کہانے پینے کا ذکر کرتے تہے تو آپ بہی کہانے پینے کا ذکر کرتے تہے اور اگر وہ لوگ زمانہ جہالت کی باتین کرکے ہنسا کرتے تہے تو آپ بہی کچہہ تہوڑا سا مسکرا لیتے تہے ۔ اور اپنے گہر مین آکر ہر ایک چہوٹا کام خود کرتے تہے ۔ کپڑے سیتے تہے اور جوتیون کو پیوند لگاتے تہے اور بکریون اور اونٹون کو پانی پلاتے تہے اگر کوئی نوکر ایسا کام کرے تو اوسکو مدد دیتے تہے ۔ اور جو کچہہ آپکے ہاتہہ مین آتا تہا بخش دیتے تہے ۔ ایک دفعہ حضرت جبرائیل آئے اور اونہون نے آکر کہا کہ خدا نے آپکو سلام بہیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ آپ چاہتے ہین کہ جسقدر پہاڑ مکے کے ہین وہ سب سونا کر دیئے جائین اور وہ آپکے پاس حاضر رہین کہ جسوقت آپکو ضرورت ہو آپ خرچ مین لاوین ۔ آپنے فرمایا کہ اے جبرائیل دنیا اوس شخص کا گہر ہے جسکا کوئی اور گہر نہین اور اوس شخص کا مال ہے جسکا اور کوئی مال نہین اور دنیا کو اوس نے جمع کیا ہے جسمین کچہہ عقل نہین جبرائیل نے کہا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم خدا آپکو اسی بات پر ثابت قدم رکہے یہہ آپکی خاص بات تہی کہ کسی فقیر کو اوس کی فقیری کی حالت مین آپ حقارت کی نظر سے نہین دیکہتے تہے اور کسی غنی کو اوس کی غنا کی وجہ سے تعظیم

نہین کرتے تھے۔

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ کوئی چیز مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہین دیکھی۔ آپ کی پیشانی اسقدر نورانی تھی معلوم ہوتا تھا کہ سورج چڑھا ہوا ہے۔

عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے۔ کہ آپ کبھی سورج کے سامنے نہین کھڑے ہوتے تھے کہ آپکے منہہ کا نور سورج پر غالب نہ آ گیا ہو۔

آپکے معجزے شمار مین نہین آسکتے جو مفصل کتابین ہین اون مین تین ہزار معجزہ آپ کا لکھا گیا ہے اور اس کتاب مختصر مین ۱۹ معجزہ لکھا جائیگا

پہلا معجزہ بہت مشہور اور بہت قابل اعتبار یہ ہے کہ جو قرآن شریف آپ پر نازل ہوا اوس کی فصاحت مفردات و بلاغت نظم ایسی تھی کہ اوسکا مقابلہ کرنے مین فصحاء عرب کے بلیغ عاجز آئے اور اب جو تیرہ سو برس گذر چکا ہے قرآن شریف کے برابر کلام نہ عرب کے لوگون مین کسی نے اور نہ عجم کے لوگون مین سے کسی نے جرءت نہین کی کہ اس کلام کے مقابل ایک حرف بھی کہہ سکے۔ ایک روز آپ قرآن شریف پڑھتے تھے۔ ولید مغیرہ جو عرب کے فصیحون مین سے تھا۔ وہ اس کلام کو سنکر رقت کر رہا تھا۔ ابوجہل نے اوس کو کہا کہ تو اس کلام کو سنکر بہت روتا ہے اس کی کیا وجہ ہے۔ اوس نے جواب دیا کہ تمہاری قوم مین سے میرے برابر نہ کوئی شعر سمجھتا ہے اور نہ کلام سمجھتا ہے مگر جو کچھ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پڑھ رہا ہے وہ سب الگ ہے اور جو کچھ پہلی امتون کے ساتھ گذری یا جو آئندہ گذرنے والی ہے وہ سب کچھ قرآن شریف مین کہی گئی ہے۔ تیران سو سال کا عرصہ گذرا اور ملحدون نے اور زندیقون نے بہت کوشش کی کہ ایک حرف یا ایک لفظ یا زیر و زبر اوسکا تبدیل کرین

کچھہ کم نہین ہوئی۔ بڑا معجزہ قرآن شریف کا یہ ہے کہ جب قرآن شریف پڑہا جاوے تو پڑہنے والے اور سننے والے پر اثر ہوجاتا ہے اور بہت اوسپر خوف اور رعب طاری ہوجاتا ہے۔

عتبہ بن ربیعہ کی بابت روایت ہے کہ وہ ایک دن پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور اوسکی غرض یہ تہی کہ آپ کو نئے دین کے پہیلانے سے منع کرے آپنے اوسکے سامنے۔ سورہ حم پڑہنی شروع کی جب اس آیت پر پہونچے فان اعرضوا فقل انذرتکم صاعقۃ مثل صاعقۃ عاد وثمود عتبہ بہت ڈرا اور اوس نے اوٹھکر آپ کے منہ پر ہاتھہ دیدیا اور عرض کی کہ مہربانی فرماکر اسکو نہ پڑہیے۔ آپ خاموش ہوگئے اوس وقت شاعرون کا بہت زور تہا اسواسطے خدا نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسی کلام فرمائی کہ اوسکے برابر اب تک کوئی شخص ایک کلام نہین کہہ سکا۔ ابن مقنع جو بڑا شاعر اور بلیغ تہا اوسکا یہ خیال ہوا کہ وہ قرآن شریف کے مقابلہ ایک کلام بناکر پیش کرے اور اوس نے ایک کلام بنائی۔ ایک روز وہ رستے جاتا تہا اور ایک لڑکا یہ آیت پڑہ رہا تہا۔

قیل یاارض ابلعی ماءک ویسماء اقلعی۔ وہ واپس گیا اور جو کچھہ بناکر رکھا تہا سب مٹادیا اور اوس نے آکر کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ یہ آدمی کی کلام نہین ہے۔ مسلیمہ کذاب نے یہ آیت بنائی۔ الفیل ما الفیل وما ادریک ما الفیل لہ ذنب وبیل وخرطوم طویل وان ذلک من خلق ربنا القلیل۔ یہ کہکر تمام فصحاء بلغا کی ہنسی کا باعث ہوا اور وہ اس آیت پر بہت ہنسے۔

دوسرا معجزہ آپ کا چاند کو دو ٹکڑے کر دینے کا ہے۔ حضرت امیر المومنین اور ابن مسعود اور ابن عمر اور انس بن مالک۔ حذیفہ بن الیمان وجبیر ابن مطعم

اور بہت سے قریش مشرق کعبہ کے نزدیک آپکے حاضر ہوئے اور انہون نے حاضر ہوکر عرض کی کہ اگر آپ سچے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ہین تو چاند کے دو ٹکڑے کرکے ہمکو دکہا دو۔ وہ رات چودہوین رات تہی۔ آپنے کہا کہ اگر مین ایسا کرون تو ایمان لاؤگے اونہون نے کہا کہ ہان پہر ایمان لاوینگے۔ آپنے دو رکعت نماز پڑہی اور بعد نماز کے ہاتہہ دعا کا اوٹہایا اور خدا سے دعا کی کہ چاند کے دو ٹکڑے ہوجاوین اور انگلی سے چاند کیطرف اشارہ کیا۔ چاند دو ٹکڑے ہوگیا آدہا ٹکڑا تو آسمان پر رہا اور دوسرا ٹکڑا پہاڑون کے پیچہے آگیا آپ نے اون مین سے ہر ایک کو بلا کر کہا کہ گواہ رہو ابو جہل نے کہا کہ اس نے جادو کیا ہے اگرچہ ہمپر اس نے جادو کیا ہے لیکن مسافرون پر جادو نہین کرسکتا جب مسافر آوین تو اون سے پوچہو کہ چاند دو ٹکڑے ہوا تہا یا نہین۔ جب مسافر آئے تو اونہون نے اون سے پوچہا سبنے تصدیق کیا کہ چاند اوس رات دو ٹکڑے ہوگیا تہا پہر یہ آیت نازل ہوئی

اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان یروا اٰیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر

معجزہ تیسرا۔ ایک شکاری جنگل مین شکار کرنیکے واسطے جنگل مین گیا۔ اور جاکر اپنی جالی بچہائی۔ ایک ہرنی اوس جالی مین پہنس گئی۔ آپ بہی اوس راستے جاتے تہے اوس ہرنی کی آپ پر نظر پڑی تو اوسنے آپکو بلایا اور یہ کہا کہ یا رسول اللہ میری طرف تشریف لائیے۔ آپ نزدیک گئے تو اوس ہرنی نے عرض کیا اے رحمت عالمیان اس پہاڑ مین میرے دو بچے ہین اگر مین اون کو دودہ نہ پلاؤن تو وہ مر جاوینگے آپ میری ضمانت دیکر چہوڑا دوین اور مین دودہ پلاکر واپس آونگی۔ آپ نے اس شکاری کو کہا کہ اس ہرنی کے دو بچے ہین اسکو اجازت دے کہ یہ دودہ

پہلا کر واپس آوے۔ شکاری نے کہا کہ یہ بات ماننے کے قابل ہے کہ ایک وحشی جانور جو جال میں پہنسا ہوا ہو چھوٹ کر پھر واپس آوے۔ آپنے فرمایا کہ ایسی امید ہے اوس نے کہا کہ اگر واپس نہ آوے تو آپ ضامن ہوتے ہین۔ آپنے فرمایا کہ مین ضامن ہون اوس صیاد نے کہا کہ اگر یہ واپس نہ آئی مین آپ کو قتل کرون گا۔ آپنے مسکرا کر کہا کہ اگر واپس آئی تو۔ تو مسلمان ہو وے گا۔ اور ایمان خدا کے ساتہہ لائیگا۔ اوس نے کہا کہ ہان مین مسلمان ہوجاؤنگا آپنے ہاتہہ اوسکی پیٹھہ پر پھیرا اور اوسکو اجازت دی کہ پانچ گہڑی کے بعد واپس آوے۔ وہ ہرنی گئی اور آپ اُسکے پاس بیٹھہ رہے۔ ہرنی گئی اور چار گہڑی کے بعد واپس آئی آپ نے اوس سے پوچھا کہ تجھکو مین نے پانچ گہڑی کی مہلت دی تھی تو چار گہڑی کے بعد کیون واپس آئی تیرے بچے آرام سے دودہ پی لیتے۔

ہرنی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ جب مین اپنے بچون کے نزدیک گئی تو اونہون نے مجھکو کہا کہ تیرے پاس سے ایسی خوشبو آتی ہے کہ پہلے ایسی خوشبو نہین سونگہی۔ ہرنی نے بچون کو کہا کہ رسول اللہ نے میری پیٹھہ کو ہاتہہ لگایا اور مجھکو ضامن ہوکر اجازت دی اور مین تمکو دودہ دینے کیواسطے آئی ہون اوس کے بچون نے اوس کو کہا کہ ہم کو یہ دودہ لینا منظور نہین تو پہلے جاکر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ضمانت سے خلاصی دلا۔ مین اسواسطے جلدی آگئی ہون کہ آپ کی ضمانت سے فارغ ہو اور جیسی میری جان ہے اور میرے فرزندون کی جان ہے ایسی ہزار جان آپ پر قربان ہو جب شکاری نے یہ معاملہ دیکہا تو مسلمان ہوا اور کلمہ شہادت کا پڑہا اور ہرنی کو چہوڑ دیا اور ہرنی اپنے رستے چلی

لگئی ٭

معجزہ (۳۸) ابن عباس اور ابن عمر سے روایت ہے کہ ایک عرب تھا بنی سلیم سے وہ شکار کیواسطے گیا اور ایک گوہ پکڑ کر لایا اور اوسکا مطلب تھا کہ گھر میں لیجا کر اپنے بال بچہ کا گذارہ کرے راستہ مین بہت لوگ جمع تھے اون سے پوچھا کہ یہ کیسا مجمعہ ہے۔ لوگون نے بتلایا کہ محمدؐ بن عبد اللہ ہے اور لوگ اوسکے پاس جمع ہین کیونکہ وہ دعوے نبوت کا کرتا ہے۔ وہ بھی اوس مجمعہ مین داخل ہو کر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور حاضر ہو کر کہا کہ لات عزے کی قسم کہ آپ سے زیادہ جھوٹھ کہنے والا کوئی دیکھا اور نہیت آپ کو بڑا دشمن سمجھتا ہون حضرت عمرؓ نے چاہا کہ اوسکو قتل کرین پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اے عمرؓ حلم نبوت کا درجہ بہت بڑا ہے اسکو تو کچھہ رنج نہ پونہچا آپنے اعرابی کی طرف منہ کیا اور اوس سے کہا کہ اے اعرابی تو جانتا نہیں کہ آسمان پر امین ہون اور زمین پر بھی امین ہون اور مجھکو آسمان کے فرشتے بھی میری تعریف کرتے ہین اور تجھکو فہمایش کرتا ہون کہ بتون کی پرستش چھوڑ اور خدا واحد لاشریک کی پرستش کر۔ اوس نے پھر لات عزے کی قسم کہہ کر کہا کہ مین تیرے ساتھہ ایمان نہین لاونگا جبتک کہ یہ گوہ ایمان نہ لاوے اور گوہ کو اوسنے پھینکدیا گوہ نے جنگل کی طرف دوڑنا شروع کیا آپنے اوسکو آواز دی کہ اے گوہ واپس آجا۔ گوہ واپس آئی اور اوس نے کہا کہ جو کچھہ آپکا حکم ہے فرمائیے۔ آپ نے کہا کہ تو کس کی پوجا کرتی ہے اوس نے کہا کہ مین اوس خدا کی پرستش کرتی ہون کہ جو عرش کا خدا ہے اور زمین کا خدا ہے۔ اور بادشاہ وہی ہے دریا اوسکی نہرین ہین اور بہشت اوس کی رحمت ہے۔ اور دوزخ اوس کا عذاب ہے۔ آپنے فرمایا کہ

مین کون ہون گوہ نے جواب دیا کہ تو خدا کا رسولؐ اور پیغمبرون کا آخری پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور تو قوم کا سردار اور قیامت کا شرف جس نے تیرا ہاتھ پکڑا اوس نے خلاصی پائی اور جس نے تیری تصدیق نہ کی اوس نے دونون جہان خراب کئے جب اعرابی نے اوس گوہ کی زبانی یہ گفتگو سنی تو کہا کہ مجھکو زیادہ معجزہ کی کوئی ضرورت نہین مین مسلمان ہوا اور آپ پر ایمان لایا پھر آپنے اوس سے پوچھا کہ اے اعرابی کچھہ مال بھی تو رکھتا ہے یا نہین اوسنے کہا کہ قبیلہ بنی سلیم مین کوئی شخص مجھسے زیادہ فقیر نہین مین سب سے زیادہ غریب ہون آپنے اپنے یارون کی طرف دیکھہ کر کہا کہ کون شخص ہے جو اسکو ایک اونٹ دیوے عبدالرحمان بن عوف نے کہا کہ وہ اوسکو ایک اونٹنی دیگا اور وہ ایک اونٹنی لے آیا اور حضرتؐ کی خدمت مین پیش کی۔ آپنے اعرابی کو کہا کہ اسپر سوار ہوجائے اور اوس نے سوار ہوکر بہت پسند کی۔ پھر آپ نے اوس کو کچھہ قرآن شریف پڑہایا اور نماز پڑہائی اور وہ رخصت ہوگیا۔

معجزہ (۵) ایک اور معجزہ ذکر کرنے کے قابل ہے جنگل مین ایک بھیڑیا ایک ہرن کے پیچھے دوڑتا تھا ہرن دوڑتا ہوا کعبہ مین داخل ہوگیا اور بھیڑیا پیچھے رہا وہ اندر نہ آیا۔ ابوسفیان بن حرب اور مخرمہ بن نوفل یہ حال دیکھہ رہے تھے اونہون نے تعجب کیا۔ بھیڑیے نے اون دونون کو کہا کہ اس بات پر تم تعجب کرتے ہو اور اپنے حال پر تعجب نہین کرتے تعجب کرنے کے لائق تمہارا حال ہے۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم کو ایک خدا کی عبادت سکہلاتا ہے تم نہین مانتے اور وہ اپنی رسالت کا تم تک پونچاتا ہے اور تم قبول نہین کرتے مجھکو خدا کی قسم ہے کہ مین نے

کوئی آنکھہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم صاحب کی آنکھہ کے برابر نہین دیکھی اور نہ کوئی کان آپ کے کانون کی طرح دیکھے اور اونہون نے جب تک اسلام قبول نہ کیا اس بات کو کسی سے ظاہر نہ کیا *

معجزہ (۹) ابوذر غفاری سے روائیت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک گاؤن مین بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت ابوبکرؓ حضرت امیرالمومنین و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ علیؓ آپکے ساتھہ تھے آپنے سات کنکر اُٹھائے اور ہاتھہ مین لئے اور اون کنکرون نے خدا کی تسبیح پڑہنی شروع کی اور اون کا آواز اسطرح کا تہا جیسے شہد کی مکہی کا۔ تہوڑی دیر کے بعد وہ سنگ ریزے زمین پر رکھہ دیئے وہ سب خاموش رہے۔ پہر اُٹھا کر امیرالمومنین حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھہ مین رکھے اوسطرح تسبیح پڑہنی شروع کی۔ پہر حضرت عمرؓ کے ہاتھہ مین رکھے اور تسبیح پڑہنی شروع کی اور پہر حضرت عثمانؓ اور پہر حضرت علیؓ کے ہاتھہ مین رکھے وہ تسبیح پڑہتے تہے اور وہ تسبیح یہ تھی سبحان اللہ والحمدللہ ابوذر غفاری کہتا ہے کہ جب وہ میرے ہاتھہ مین آئے تو چپ ہو رہے مین نے عرض کی یارسول اللہ میرے ہاتھہ مین کیون چپ رہے اور اصحاب کے ہاتھہ مین تسبیح پڑہتے رہے کیا وجہ ہے۔ آپنے جواب دیا کہ تو چاہتا ہے کہ خلفائے الراشدین کے برابر ہو یہ بات ممکن نہین *

عقیل ابن ابوطالب سے روائیت ہے کہ ایک سفر مین۔ مین بہی حضرت کے ساتھہ تہا اور صرف چہہ کوس جاتا تہا۔ رستے مین کسی سبزے مین نے آپ کے دیکھے مجھکو پیاس بہت لگی مین نے آپسے عرض کیا کہ مجھکو پانی پلا دین فے پہاڑ سے کہدیا۔ پہاڑ نے مجھکو جواب دیا کہ تو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بات کہدے کہ جب سے مین نے سنا ہے اسی آیت کو۔

فاتقوا النار التی وقودها الناس والحجارہ۔ تب سے میں اسقدر رویا ہون کہ میرے مین کوئی پانی باقی نہین رہا۔

معجزہ (۷) عقیل سے روایت ہے میں آپکے ساتھ تہا جنگل مین اُس جنگل مین درخت بہت تہوڑے تہے اور آپکو قضاء حاجت کے واسطے پردہ کی ضرورت تھی تین درختون کی طرف آپنے اشارہ کرکے کہا کہ اوّل وہ درخت آپسمین جمع ہوگئے اور پردہ کردیا۔ آپ نے اون کے پیچھے بیٹھکر اپنی حاجت پوری کی۔

معجزہ (۸) آپ معہ دوستون کے ایک گاؤن مین گئے۔ آپ بیٹھے ہوے تہے کہ ایک اونٹ آپکے پیچھے دوڑتا ہوا آیا اور آکر آپکے سامنے بیٹھہ گیا ایک اعرابی اوسکے پیچھے تلوار کھینچکر آیا۔ آپنے پوچھا کہ اسکو کیا کرنا چاہتا ہے اوس نے عرض کی کہ مین نے اِس کو خریدا تہا کہ اس مین کام لیکر نفع حاصل کردن مگر یہ کام نہین کرتا آپنے اونٹ سے پوچھا کہ تون نے کیون کام چھوڑ دیا ہے۔ اوس اونٹ نے عرض کی کہ مین نے کام چھوڑا نہین مگر یہ اعرابی اور اسکا کنبہ رات کو نماز نہین پڑہتے مین ڈرتا ہون کہ مین کسی عذاب مین گرفتار نہ ہوجاون آپنے اعرابی سے پوچھا اور اوس نے اونٹ کی کلام کو تصدیق کیا اور اعرابی نے وعدہ کیا کہ ہم آئندہ نماز کو ترک نہ کرینگے آپنے اونٹ کو فرمایا کہ ان کی فرمانبرداری کر اوس کے بعد اونٹ فرمانبردار ہوگیا۔

معجزہ (۹) بریدہ بن الحصیب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ کے پاس آکر حاضر ہوا۔ اور اوس نے عرض کی کہ مین مسلمان ہوگیا ہون اور آپکے پاس مسلمان ہوکر آیا ہون مجھکو کوئی معجزہ دکہا دکہ میرا

یقین زیادہ ہوجاوے آپ نے اوس کو کہا کہ اس درخت کے پاس جا اور کہہ دے کہ پیغمبر خدا تجھکو بلاتا ہے وہ گیا اور جاکر اوس نے درخت کو کہا کہ پیغمبر خدا تجھکو بلاتے ہیں تو اون کی خدمت مین حاضر ہو جا۔ اوس درخت سے زمین سے اپنی جڑین اکہاڑ لین اور جڑون سمیت چلکر ان کی خدمت مین حاضر ہوا اور حاضر ہوکر السلام علیک کہا اعرابی کا اسلام زیادہ ہوگیا اور اپنے اوس درخت کو کہا کہ اپنی جگہ پر واپس جا درخت اپنی جگہ پر واپس گیا

معجزہ (۱۰) ابن عباس سے روائت ہے کہ ایک اعرابی آپ کے پاس حاضر ہوا اور اوس نے عرض کی کہ کسطرح معلوم ہو کہ آپ پیغمبر ہین آپ نے فرمایا کہ اس کہجور کی ایک شاخ اگر مین حکم دون وہ کٹ کر میری پاس آجاوے وہ آوے تو تم میری رسالت قبول کروگے۔ اوس نے کہا کہ ہان آپ نے ایک شاخ کو حکم دیا کٹ کر زمین پر گر گئی اور پھر چلکر آپ کے پاس حاضر ہوگئی۔ اعرابی مسلمان ہوگیا اور آپ نے شاخ کو حکم دیا وہ شاخ واپس ہوکر اپنے جگہہ پر جاکر لگ گئی۔

معجزہ (۱۱) غزوہ طائف مین آپ ایک اونٹ پر سوار تھے اور ایک بیری کا درخت جسکے بہت سے کانٹے تھے جب اوسکے قریب پونچے اور اس بات کا اندیشہ تہا کہ آپ کے منہہ مین وہ کانٹے لگ جائین وہ درخت ٹکڑے ہوگیا۔ ایک ٹکڑا داہنی طرف اور دوسرا بائین طرف اور آپ کا اونٹ بلا ضرر نکل گیا اور آپ کو بھی کوئی تکلیف نہ ہوئی اوس درخت کی مدت تک وہی حالت رہی اور اوس کا نام سدرۃ النبی کہتے رہے۔

معجزہ (۱۲) جابر ابن عبد اللہ انصاری سے روائت ہے کہ میرا باپ جنگ احد مین مارا گیا اور اسکے ذمہ قرضہ بہت تہا اور قرض خواہ مجھکو

تنگ کرتے تھے۔ میں نے آپ کے پاس عرض کیا اور آپ نے یہودیوں کو جو
قرض خواہ تھے بہت کچھ فہمائش کی لیکن اونہوں نے نہ مانا۔ آپ نے مجھکو حکم
دیا کہ جاکر اپنی کھجوروں کو جدا جدا ڈھیر لگا اور میں نے جاکر ہر ایک قسم کھجور کا علیحدہ
علیحدہ ڈھیر لگایا۔ آپ تشریف لائے اور ایک ڈھیر کے پاس بیٹھ گئے اور
قرض خواہوں کو تقسیم کرنی شروع کر دی ایک ڈھیر سے ہی سب قرض خواہ
کا قرضہ فیصلہ ہوگیا۔ اور ستر وسق کھجوریں جابر کے واسطے بچ رہیں۔
معجزہ (۱۳) غزوہ خندق کے دن ہزار آدمی جابر کے گھر میں موجود
تھا اور کھانا بہت تھوڑا تھا آپ نے سب کو وہ کھانا کھلا دیا اور بہت کچھ بچ رہا
معجزہ (۱۴) ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں آپ کے پاس گیا اور کچھ
کھجوریں میرے پاس تھیں میں نے جاکر عرض کی کہ یا رسول اللہ ان کھجوروں
کے واسطے آپ دعا خیر فرمائیے۔ آپ نے وہ لے تھیں لے لیں اور دعا کے ہی
اور مجھکو واپس دیں اور فرمایا کہ اس کو ایک کھڑے میں ڈال اور جب تیرا
جی چاہے ان میں نکال خود بھی کھا اور لوگوں کو بھی دے۔ ابوہریرہ فرماتے
ہیں کہ خدا کی قسم جب تک آپ زندہ رہے میں ان کھجوروں کو خود بھی
کھاتا تھا اور لوگوں کو بھی دیتا تھا حضرت عثمان کے وقت تک جب ہجوم ہوا اور
میرے گھر کو لوگ لوٹ لے گئے اوس وقت تک وہ میرے گھر میں موجود
تھیں۔
معجزہ (۱۵) ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن
ایک شخص نے کاسہ شرید کا لاکر پیغمبر صاحب کے پاس پیش کیا آپ نے
وہ کاسہ شرید بہت سے صحاب صفہ کو بلاکر کھلا دیا اور میں بھی دیکھ رہا تھا کہ
شاید مجھکو بھی بخشیں آپ نے جو کہ کاسے کے کناروں پہ لگا ہوا تھا اوس کو

انگلی سے جمع کیا وہ ایک لقمہ ہو گیا اور مجھ کو فرمایا کہ اس کو کھا لے خدا کے نام سے
مین نے کھایا خدا کے نام سے مین سیر ہو گیا۔

معجزہ (۱۶) ابوہریرہ سے روایت ہے کہ مین بھوکھا تہا اور بھوکھ سے بہت تنگ تہا۔ آپ میرے پاس آئے اور میرا حال معلوم کر لیا اور مجھکو فرمایا کہ ہمارے گھر میں آ مین وہان پونہچا تو مین نے ایک پیالہ دودھ کا وہان پایا۔ مین نے اصحاب صفہ کو بلایا اور اوسی پیالہ سے سیر ہو گیا اور اوس کے بعد مجھکو دیا مین نے بھی اتنا پیا کہ میرے شکم مین کوئی جگہ باقی نہ رہ گئی پھر خود آپ نے پی لیا۔

معجزہ (۱۷) امیرالمومنین عمرؓ ابن خطاب سے روایت ہے۔ کہ غزوہ تبوک کے دن کھانا لوگون کے پاس نہین رہا تہا لوگون نے عرض کی کہ اگر اجازت ہو تو اپنے اونٹون کو ذبح کر کے کھاوین۔ آپ نے منع کیا اور آپ نے فرمایا کہ جسقدر کھانا آپ کے پاس ہے وہ ایک جگہ جمع کرو۔ لوگون نے جمع کیا اور آپ نے اوسپر دعا برکت پڑھی اور لوگون کو کہہ دیا کہ اس کو کھالو۔ سب نے جمع ہو کر کھا لیا کہ وہ سب سیر ہو گئے۔

معجزہ (۱۸) انس بن مالک سے روایت ہے کہ کچھ روٹیان اوسکی بغل مین تہین۔ آپ نے اسی آدمیون کو کھانا کھلایا۔

معجزہ (۱۹) امیرالمومنین حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ نے چار سو شتر سوار کو تھوڑی سی کھجورون سے سیر کر دیا اور باقی بدستور رہین۔

معجزہ (۲۰) ایک روز کا ذکر ہے کہ ایک اعرابی آپ کی خدمت مین حاضر ہوا اور ایک اونٹ اوس کے ہمراہ تہا جسکا قد بہت اچہا اور بہت چلنے والا اور خوبصورت تہا۔ آپ نے امیرالمومنین حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ اس اونٹنی کو حضرت کے واسطے خرید لو اونہون نے خرید کر کے آپ کے حجرے مین

باندھ دیا۔ ایک رات آپ گھر سے نکلے اور اُس اونٹنی کے پاس آئے اور اوس
اونٹنی نے آپ سے باتین شروع کین اور اوس نے کہا کہ اسلام علیک یا زین
القیامتہ اسلام علیک یا خیر البشر اسلام علیک یا فاتح الجنان
اسلام علیک یا شفیع الامم السالفتہ اسلام علیک یا
قاید المومنین فی القیامتہ الی الجنان اسلام علیک یا رسول رب العالمین جب آپ نے اس قسم
کے سلام اوس اونٹنی سے سنے تو اوس اونٹنی کی طرف توجہ کی تو اوس نے
اپنا حال کہنا شروع کیا۔ اور اوس نے عرض کی کہ مین ایک شخص غضب کی
ملک تھی اور وہ زبان کا بہت سخت تہا اس واسطے مین اوس سے بہاگی اور
جنگلون اور پہاڑون مین پہرتی رہی جنگل کے جانور جو مجہکو میرے نزدیک
آتے تھے تو انہین مین باتین کرتے تھے تو تو دیکھنا کہ ایک محمد صلی اللہ تعالیٰ
علیہ والہ وسلم اور مین اون کی باتون سے بہت خوش ہوتی تہی۔ اب مین
جناب کی خدمت مین حاضر ہوگئی ہون آپنے اوس کی یہہ باتین سنکر اوس اونٹنی
کا نام عضبا رکہہ دیا۔ اوس نے کہا کہ میری ایک عرض ہے اگر قبول ہو۔ آپنے
فرمایا کہ وہ کیا عرض ہے۔ اوس نے عرض کی کہ میری یہہ درخواست ہے کہ
جس طرح مین آپ کی سواری دنیا مین دیتی ہون اوسی طرح قیامت کے دن
آپ میرے اوپر سوار ہون آپ کے بعد دوسرا میرے اوپر کوئی سوار نہ ہو۔
آپ نے یہہ بات منظور فرمائی۔ جب آپ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ
نے بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو وصیت فرمائی کہ میرے بعد کوئی شخص اس
اونٹنی پر سوار نہ ہو اور آپ کے ذمہ ہے اس کا گہاس اور پانی۔ بی بی فاطمہ
آپکے مرنے کے بعد اوس کی تواضع کرتے رہے ایک روز بی بی فاطمہ رضی اوس
گہر سے گذرین تو اونٹنی نے آپ کو کہا کہ اسلام علیک یا بنت رسول اللہ جس روز

سے پیغمبر خدا فوت ہوئے ہین اوس روز سے گھاس اور پانی مجھکو بہت ناپسند ہے اور مین مرنے کو اس دنیا کی زندگی سے عزیز سمجھتی ہون اگر آپ کا کوئی پیغام ہو تو وہ مجھکو دیجیئے کہ مین پیغمبر خدا کے پاس پونچادون - بی بی نے یہہ سنکر اوس کا سر اپنی بغل مین رکھا اور آپ کی بغل مین ہی وہ اونٹنی مرگئی -

معجزہ (۲۱) ایک شخص کا نام رکانہ تہا اور وہ بکریان چرایا کرتا تہا ایک روز پیغمبر خدا اوسکے پاس سے گذرے اور اوس کو ملے رکانہ نے پوچہا کہ تو ہی ہے جو لات عزے کو گالیان دیتا ہے اور ایک تیسرے خدا کیطرف بلاتا ہے - آپ نے کہا کہ ہان مین ہی ہون اوس نے کہا کہ ہم ایک دوسرے کیسا تہہ لڑین مین لات عزے کو بلاون گا تو اپنے خدا کو بلا اگر تو مجہکو گرادے تو مین دس بکریان تجہہ کو دون گا - آپنے ہاتہہ اوس کی کمر مین ڈالا اور اوس کو پکڑ کر گرادیا اوس نے ایک دفعہ پہر چاہا پہر آپ نے گرادیا پہر اوس نے چاہا پہر تیسری دفعہ بہی آپ نے گرادیا اوس نے کہا کہ لات عزے نے مجہکو کچہہ مدد نہین کی اور تیرے خدا نے تیری مدد کی تیس بکریان مجہہ سے لیلیے پیغمبر صاحب نے فرمایا کہ مین بکریان لینا نہین چاہتا اس نے پوچہا کہ آپ کیا چاہتے ہو آپ نے کہا کہ مین یہہ چاہتا ہون کہ تم مسلمان ہوجاو - اوس نے کہا کہ مین یہ چاہتا ہون کہ کوئی معجزہ دکھا - پیغمبر خدا نے ایک درخت کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ اے درخت ادہر آجا - درخت آپکی طرف چل پڑا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوگیا - رکانہ نے کہا کہ یہہ بہت عمدہ معجزہ ہے پہر رکانہ نے کہا کہ اب اسکو حکم دو کہ اپنی جگہہ پر چلا جاوے - آپنے اوسکو کہا تو درخت واپس اپنی جگہہ پہر گیا - رکانہ کافروں کی سرزنش کے واسطے ڈرتا تہا کہ مسلمان نہوں اور وہ بڑا مشہور پہلوان تہا - اوس نے عرض کی کہ قصہ قریش کے پاس بیان نکریں

آپ نے کہا کہ مین نے کبھی جھوٹھہ نہین بولا اگر پوچھا تو جو بات سچ ہی کہہ دون گا کرکانہ
ایمان لایا اور اپنے ہاتھہ مین ہاتھہ لیا اوس نے خود آکر قریش سے کہدیا کہ تم ایمان
لے آؤ ورنہ پچھتاؤ گے اور مین ایمان لے آیا ہون ۔

معجزہ (۲۲) انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک دن پیغمبر خدا بی بی فاطمہ
کے گھر گئے اور وہ بہت بھوکہ کی بہت شکایت کرتے تھے ۔ جب آپ
تشریف لے گئے تو اونسے عرض کیا کہ تین دن ہوئے ہین کہ مین نے کچھہ
نہین کھایا ۔ حضرت نے اپنے پیٹ کا کپڑا اٹھا کہ کہا تو چار انٹین آپکے شکم پر
باندھی ہوئین تھین اور کہا کہ چار روزے مین نے بھی کچھہ نہین کھایا ۔ بی بی فاطمہ
کا تین روز سے بھوکہ کی شکایت سنکر آپ گھر سے جنگل کیطرف نکلے ایک
اعرابی اپنے اونٹون کو پانی پلاتا تھا اوس سے آپ نے پوچھا کہ کچھہ کام
ہے اوس نے کہا کہ ہان کام ہے کھوئے مین سے پانی نکالنا ۔ آپ نے
فرمایا کہ ایک بوقہ کی کیا اجرت دے گا اوس نے کہا کہ ایک بوقہ کی تین کھجور آپنے
ایک بوقہ نکالا اور تین کھجور لیکر خود کھائین پھر آٹھہ بوقے نکالے نوین بوقے
کے وقت رسی ٹوٹکر کھوئے مین گر گئی وہ غصہ مین بھر گیا اور اوس نے ایک
طمانچہ آپ کو مارا اور چوبیس کھجورین دیدین آپ نے ہاتھہ کھوئے مین ڈالکر
بوقہ نکال لیا وہ اعرابی بہت شرمندہ ہوا اور اوس نے آپ کی نبوت کا حال
معلوم کرلیا اس واسطے اوس نے چھری نکالی اور نکالکر اوس ہاتھہ کو کاٹ دیا
اور آپ کے پیچھے روانہ ہوا تو آپ اوسوقت بی بی فاطمہ کے گھر مین تھے اور
وہ کھجورین کھلاتے تھے ۔ اعرابی نے جاکر دروازہ کو کھٹکایا اور پیغمبر صاحب
نے بی بی کو کہا کہ دیکھہ یہہ کون شخص ہے ۔ بی بی صاحبہ نے اوس کو دیکھکر
عرض کی کہ یہہ ایک اعرابی ہے جسکا دہنہ ہاتھہ کٹا ہوا اور بائین مین پکڑا

ہوا ہے آپ یہہ حال سنکر باہر آئے اور اوس سے پوچھا کہ کیا حال ہے اوس
نے عرض کی کہ میں نے بھولکر آپ کے منہہ مبارک پر طمانچہ مارا اور پھر میں نے
شرمندہ ہو کر اپنا ہاتھہ کاٹ ڈالا اگر آپ میرا ہاتھہ درست کر دیں تو میں مسلمان
ہو جاؤنگا آپ نے اوس کا ہاتھہ پکڑ کر کاٹی ہوئی جگہہ پر ہاتھہ رکھہ دیا اور
بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا وہ ہاتھہ بدستور ہو گیا ایسا معلوم ہوا کہ یہہ ہاتھہ
کبھی کاٹا نہیں گیا تھا یہہ معجزہ دیکھہ کر اوس اعرابی نے کلمہ توحید کا پڑھا
اور مسلمان ہو گیا۔

معجزہ (۲۳) ابوجہل ہشام جو آپ کا بڑا دشمن تھا ایک شخص سے اونٹ
مول لیا مگر قیمت نہ دی وہ غریب آدمی تھا اوس نے جا کر قریشیوں سے فریاد
کی کہ اوس ظالم سے مجھے قیمت دلا دو۔ قریشیوں نے اون کو بتلایا کہ آنحضرت
کے پاس جاؤ وہ تمہاری مدد کرینگے وہ غریب آپ کے پاس آیا اور اپنا
حال بیان کیا۔ آپ اس کی ہمراہ ہوئے اور آکر آپ نے اوس دروازہ کھٹکایا
ابوجہل نے پوچھا کہ کون ہے آپ نے جواب دیا کہ میں محمد ہوں ابوجہل باہر
آیا اور آکر اوس نے آپ کی شکل دیکھی تو بیہوش ہو گیا کیونکہ آپ کی ہیبت
اور جلال نے اوس پر بہت اثر کیا جب وہ ہوش میں آیا تو اوس نے آپ کو
مرحبا کہا اور پوچھا کہ کیا حکم ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس غریب کا حق کیوں نہیں
دیتا۔ ابوجہل یہہ سنکر گھر میں گیا اور روپے لے آیا اور لاکر اوس غریب کے حوالہ
کئے وہ غریب قریش پر سے پھر گذرا۔ تو اونہوں نے پوچھا کہ کیا حال ہوا۔
غریب نے جواب دیا کہ تم نے مجھہ کو ایسے شخص کے پاس بھیجا کہ جس کی آبرو
دشمن کے نزدیک بہت بڑی تھی اور مجھہ کو اوس ظالم کی قید سے اوس نے
چھوڑا دیا۔ جب ابوجہل آیا تو اوس کو اونہوں نے شرمسار کیا ابوجہل نے بیان

کیا کہ میری دشمنی تو ویسی ہے جیسے پہلے تہی مگر اس غریب کے ساتھ جب آپ تشریف لائے اور مین نے آپ کو دیکھا تو آپ کے سر پر ایک اژدھا تہا شیر مست کی طرح اوس نے منہہ کھولا ہوا تہا ۔ مین ڈرا اور مین نے خیال کیا کہ اگر اس غریب کا قرضہ مین ادا نہین کرتا تو اژدھا مجھہ کو کہا جاویگا ۔

معجزہ (۴۴) اور روایت ہے کہ ایک آدمی بنی اسد سے تین اونٹ بیچنے کیلئے لایا پیغمبر خدا نے تین اونٹ اوس سے مول لے لیے اور قیمت دیدی پہلے وہ اونٹ ابوجہل نے خرید کئے تہے مگر قیمت نہین دی تہی ۔ آپ نے دو اونٹ بیچ کر قیمت دے دی اور ایک اونٹ کی قیمت آل عبد المطلب پر بانٹ دی ۔ ابوجہل وہان موجود تہا وہ کچھہ بول نہ سکا آپ نے اوس کو فرمایا کہ ایسا معاملہ نہین کرنا چاہیے ابوجہل نے کہا کہ اب نہین کرونگا ۔ جب قریش اوس سے ملے تو اونہون نے اوسکو برا بہلا کہا ۔ ابوجہل نے قریش سے کہا کہ جب پیغمبر صاحب آئے اور مین نے اون کو دیکھا تو چند آدمی اون کے داہنے تہے اور چند آدمی انکے بائین طرف تہے اور مجھہ کو کہتے تہے کہ اگر تو نے ان کا کہنا نہ مانا تو تجھہ کو ہلاک کردینگے اس خوف کے مارے مین نے آپ کا کہنا مان لیا اور میری جان بچ رہی ۔

معجزہ (۴۵) عباس بن مرداس کہ ایک روز مین جنگل مین جارہا تہا مین نے ایک شتر مرغ کو دیکھا کہ ایک آدمی اوسپر سفید لباس پہنے ہوئے بیٹھا ہے اور وہ یہہ کہہ رہا ہے کہ زمانہ جاہلیت اور خونریزی اور بے انصافی کا گذر گیا اب ایک صاحب آیا ہے جسکی شریعت بہت سچی ہے اور پرہیزگار اور نیکوکار ہے اور نام اوس کا محمد رسول اللہ ہے ۔ مین یہ حال دیکھہ کر ڈرا اور میرا ایک بت تہا جسکا نام ضمار تہا مین اوسکے پاس گیا اور جاکر مین نے اوسکے آگے یہہ

جوڑے اور فریاد کی کہ مجھہ کو جو جن شتر مرغ پر سوار تھا اوسکے آسیب سے خلاصی ہو
ضمار نے جواب دیا کہ ضمار کا زمانہ گذر گیا کہ جب اوس کی عبادت کی جاتی تھی اب
پیغمبر صلعم کا زمانہ آیا ہے جس نے خدا کی طرف دعوت کی ہے اور نماز کی ہدایت
کی ہے۔ اب ضمار مٹی اور پتھر دن کے برابر ہے اور قرشی پیغمبر جو حضرت
عیسےٰ کے بعد آنا تھا وہ آچکا ہے اور اوس کا آوازہ لاالہ الااللہ کا تمام جہان مین
پھیل گیا ہے وہ سچے راہ پر ہے اور سچے دین پر اور اوسکے پیچھے چلنے والون
کے واسطے نیک بختی ہے اور اوس کے مخالفون کے واسطے بدبختی ہے
عباس نے یہ حال سنکر اپنی قوم سے کہا اور تین سو آدمی قوم کا اکٹھا ہوکر
آئے اور آپ کے مونہہ سے مسلمان ہوئے۔

معجزہ (۲۶۲) عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ ایک دن مین آپ کے
ساتھہ تھا کہ یہودیون کے عبادت خانہ مین گئے یہودی توریت پڑھ رہے
تھے جب آپ پہنچے تو وہ خاموش ہو رہے۔ ایک شخص بیمار وہان تھا
اوس سے پوچھا کہ یہہ کیون چپ ہو گئے ہین۔ اوس بیمار نے جواب دیا
کہ جب آخرالزمان پیغمبر کی پیشینگوئی پر یہ پہنچے تو چپ کر گئے ہین آپ نے
بیمار کو کہا کہ تو پڑھ اوس نے پڑھکر کہا کہ یہہ آپ کی صفت اور آپ کی امت
کی صفت ہے اور اوس نے اشہد ان لاالہ الااللہ واشہد ان محمداً عبدہ
ورسولہ پڑھا اور اوسکے بعد ہی فوت ہو گیا اور آپ نے کہا کہ اس شخص
کو مسلمانون کیطرح دفناؤ۔

معجزہ (۲۷۳) ایک روز کا ذکر ہے کہ جنگل مین ایک اونٹ مست آپ کی
دوڑا اور جو آپ کی ہمراہی تھے بھاگے آپ نے اون کو منع کیا کہ مت بھاگو
یہ میرے پاس فریاد کرنے کو آیا ہے۔ جب وہ اونٹ میرے پاس آیا

اونٹ نے عرض کیا کہ یہہ لوگ جو میرے مالک ہین ایک برس کا تہا جب مجھکو خریدا اور جب سے مین جوان ہوا ہون ان کا کام کرتا ہون اور اب بوڑھا ہوگیا ہون اور ویسا کام نہین کرسکتا اب اونہون نے ارادہ کیا ہے کہ مجھکو ذبح کرکے کھاجاوین آپ مہربانی کرکے ان کے ہاتھ سے مجھے چھوڑا دیئے وہ لوگ جو اوسکے مالک تھے تلاش کرتے ہوئے وہ بھی وہان پہنچ گئے آپ نے سارا قصہ انکے پاس بیان کیا اون لوگون نے کہا کہ یہ سچ ہے اون لوگون نے یہ بھی عرض کی کہ ہمارا اسکے ساتھہ کوئی تعلق نہین رہا آپ جو چاہئین کرین آپ نے اون کو کہا کہ اس کو چھوڑدو اس کی مرضی جہان چاہے چرے چگے۔ اونٹ نے یہ بات سنکر زمین پہ سجدہ کیا۔ اصحابون نے عرض کی کہ جب اونٹ آپ کو سجدہ کرتے ہین تو ہم کو آپ سجدہ کیون نہین کرنے دیتے آپ نے فرمایا کہ کسی آدمی کو اجازت نہین کہ سوائے خدا کے کسی اور آدمی کو سجدہ کرے اگر اجازت ہوتی تو مین سب عورتونکو حکم دیتا کہ اپنے خاوندون کو سجدہ کرین کیونکہ خاوند کا حق عورتون کے اوپر بہت ہے۔

معجزہ (۲۸) روایت ہے کہ اصحاب اور آپ سفر مین تھے سب پیاسے ہوگئے اور پانی نہین تھا آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو فرمایا کہین سے پانی لاؤ گھر پانی نہین ملتا تھا۔ حضرت علی تلاش کرتے ہوئے جنگل مین پھرے تو اونہون نے دیکھا کہ ایک سیاہ رنگ کا غلام دو مشکین اونٹ پر لادین ہوئین سامنے نظر آیا آپ اوسکو حضرت کی خدمت مین لائے۔ حضرت نے ایک مشک کھولکر سب کو پانی پلایا اونہون نے پانی بھی پی لیا اور اپنے برتن بھی پانی سے بھرلیئے اور مشکین پھر پانی سے بھرپور تہین سب اصحابون نے

کچھہ مال بھی اوس کو دیا اور آپ نے اوسکے منہہ پر ہاتھہ پھیرا اوس کا منہہ
سفید ہو گیا اور وہ اپنی قوم کیطرف واپس گیا جب قوم کے نزدیک پہنچا تو لوگون
نے کہا کہ اونٹ بھی ہمارا ہے اور شکلین بھی وہی ہین لیکن نوکر ہمارا انہین
جب وہ پہنچ گیا اور قصہ اپنا بیان کرنا شروع کیا۔ جب وہ بیان کر چکا اور
آواز وغیرہ سے اونہون نے شناخت کر لیا کہ یہہ نوکر بھی ہمارا ہے پھر وہ ساری
قوم آئی اور آکر مسلمان ہو گئی۔

معجزہ (۲۹) ایک روز آپ وضو کر رہے تھے اور موزے اوتارے
ہوئے تھے جب وضو سے فارغ ہوکر ایک موزہ پہن لیا اور دوسرا پہننے
لگے تو ایک جانور آسمان کی طرف سے اوترا اور اوسنے اوتر کر دوسرا موزہ
پکڑ لیا اور اوس کو اولٹایا تو اوس مین سے ایک سانپ نکلا پھر جب اوس
مین سے سانپ نکل گیا تو اوس موزہ کو پھینک دیا اور آپ پھر اوڑ گیا اوسی
وقت سے یہ طریقہ سنت ہو گیا کہ ہر ایک موزہ کو اولٹا کر پھر پہننا چاہئیے۔

معجزہ (۳۰) ایک عورت کا یہ قاعدہ تھا کہ جب اوسکے پاس شہد کچھہ
جمع ہو تو وہ آپ کی خدمت مین بھیج دیتی تھی اور آپ قبول فرمایا کرتے
تھے ایک دن اوس نے ایک برتن بھر کر آپ کے پاس بھیجا آپ نے وہ
برتن واپس کر دیا نہ لیا وہ عورت خود حاضر ہوئی اور آکر اوس نے عرض کی
کہ میرا ہدیہ کیون قبول نہین ہوا میرا کوئی قصور ہوا ہے یا کسی دشمن نے
میرے برخلاف کہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تیرا ہدیہ ہم نے قبول کیا مگر
اس واسطے واپس کیا ہے کہ جو کچھہ اس برتن مین ہے وہ تیرے ہدیہ کی
برکتین ہین۔ وہ عورت یہ بات سنکر خوش ہوئی اور مدت تک اپنے گھر والون
کو وہی شہد کھلاتی رہی۔ ایک دن اوس نے ایک برتن مین سے وہ شہد دوسرے

برتن مین ڈالا دوسرا برتن بھی شہد سے بھر گیا اوس نے آکر حضرت کی خدمت مین یہ حال عرض کیا آپ نے فرمایا کہ اگر اوسی برتن مین یہ شہد رہتا تو تیری عمر کے واسطے کافی تھا۔

معجزہ (۱۳۱) روایت ہے کہ جب قلعہ خیبر کا فتح کیا تو بہت سے لوٹ کی لوٹ ہاتھ آئی اوس لوٹ مین ایک گویہرا ہتھ آئی اوس نے آپ کے ساتھ باتین کین اور آپ نے اوسکے ساتھہ باتین کین آپ نے پوچہا کہ تیرا کیا نام ہے اوس نے تبلایا کہ یزید ابن شہاب اور اوس نے یہ کہا کہ میری نسل مین سے جو پہلے گذر چکے ہین اون پر ہمیشہ پیغمبر سوار ہوتے رہے اب اپنی نسل مین سے صرف مین باقی ہون اور پیغمبرون مین سے صرف آپ باقی ہین اب میری مرضی یہ ہے کہ آپ مجھہ کو اپنی سواری کے واسطے قبول فرمادین۔ پہلے مین ایک یہودی کے پاس تھی جس کا نام مرحب تہا اور اوس کی یہ عادت تہی کہ جب آپ کا نام سنتا تو برا بہلا کہتا تھا اور مین نے کئی دفعہ اوس کو زمین پر گرایا تہا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم نے تیرا نام یعفور رکہا ہے پھر آپ اوس پر سواری کرتے رہے اور اوس کا یہ کام تھا کہ آپ اوس کو فرماتے تھے کہ فلان صحابی کو بلالا تو وہ اوس کے گھر جاکر دروازہ دن کو کھٹکورتی تہی جب گھر والا باہر آوے تو اوس کو اشارہ کرتی تہی کہ چلو اور اوسکو اپنے ساتھہ لاتی تہی جب تک آپ زندہ رہے اوس کی یہی حالت رہی جب آپ کا انتقال ہوگیا تو آپ کے مرنیکے تیسرے دن اپنے آپ کو کھوے مین گراکر اوس گوشند نے جان دیدی۔

معجزہ (۱۳۲) ایک عربی اونٹ پر سوار ہوکر حضرت کے پاس آکر حاضر ہوا اور بہت سے لوگ اوسکے ساتہہ تھے اور وہ کہتے تھے کہ یہ اونٹ اس نے چرالیا ہے۔ آپ نے اون سے گواہ پوچھے اونہون نے کہا کہ گواہ بھی موجود ہین ابھی گواہ

نہین پوچھے گئے تھے اور وہ اعرابی بولتا نہین تھا اور سر نیچے کئے ہوئے کھڑا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تیرا اونٹ نہین ہے تو جس کا ہے اوس کے حوالہ کر یا تو بھی اپنے گواہ پیش کر۔ اونٹ بول اوٹھا اور اوس نے بیان کیا کہ اے پیغمبر خدا میری پیدائش اسی اعرابی کے گھر مین ہوئی ہے اور مین اسی کی ملکیت ہون اور یہ چوری کی تہمت سے بری ہے آپ نے اعرابی سے پوچھا کہ تو جو سر نیچے کئے ہوئے کھڑا تھا تو خدا کی جناب مین کیا کہہ رہا تھا۔ اوس نے کہا کہ مین یہ خدا کی جناب مین عرض کہہ رہا تھا کہ اے خدایا تو وہ خدا نہین کہ کسی نے تجھکو بنایا ہو جیسے کہ بت بنانے والے بتون کو خود بناتے ہین اور خود پوجتے ہین اور نہ تیرے سوا اور کوئی خدا ہے کہ جس نے ہمارے پیدا کرنے مین تیری مدد کی ہو تو ہی ہمارا پروردگار ہے اور تیرے ساتھہ دوسرا کوئی شریک نہین مین یہ چاہتا ہون کہ تو محمد صاحب پر یہ حال روشن کر دے جو میرے پر جھوٹی تہمت لگاتے ہین آپنے یہ سنکر اون کا دعوے خارج کیا اور اونٹ اوس کے حوالہ کیا۔

معجزہ (۲۳۳) ایک روز کا ذکر ہے کہ آپ بازار مین جاتے تھے اور دو کاندار شرح کی باتین اور دینی کی بیان کر رہے تھے حکم مروان کا باپ آپ کے پیچھے جاتا تھا اور آپ کی باتون پر ٹھٹھا کرتا تھا کبھی اپنے منہہ کو داہنی طرف اور کبھی بائین طرف کرتا تھا اور کبھی منہہ کو کج کرتا تھا۔ آپ نے یہ حال دیکھہ لیا۔ اور آپ نے فرمایا کہ تیرا منہہ ایسا ہو جیسے کہ تو بنا رہا ہے۔ اوسی وقت اوس کو لقوہ ہوگیا اور منہہ اوس کا ٹیڑہ ہوگیا۔ اور کوئی اوس کے منہہ کو دیکھہ نہین سکتا تھا اور اوسی مرض مین وہ مرگیا۔

معجزہ (۳۳۴) ایک روز کا ذکر ہے کہ ایک عرب خوب بڑا کشتی گیر اور بڑا بہادر تھا

آپ کے پاس آیا اور اوس نے آکر کہا کہ میرے ساتھہ آپ کشتی کرین اگر مجھہ کو
آپ گرا دیوین تو اوسی وقت مجھہ کو مار بھی دیوین اگر مین آپ کو گرا دون تو مین
آپ کو مار دون گا کیونکہ لوگون کی خلاصی ہوجاوے گی۔ آپ نے اوس کے
ساتھہ کشتی کی اور دو دفعہ گرا دیا مگر اوس کو جان سے نہ مارا۔ پھر اوس نے
دل مین خیال کیا کہ پیچھے کیطرف آکر آپ کا پیر پکڑ لون اور گرا دون اوس کے
دل مین یہ خیال تھا کہ جبرائیل آ گئے اور اونہون نے خبر دی کہ یہ فریب دل مین کر
رہا ہے آپ نے اوس سے پوچھا کہ تو فریب کرنا چاہتا ہے۔ اوس نے پوچھا کہ
آپ کو یہ اطلاع کہان سے ملی۔ آپ نے فرمایا کہ میرے خدا نے یہ خبر مجھہ
کو دی ہے یہ بات سنکر وہ مسلمان ہوگیا اور کلمہ شہادت کا پڑھ لیا۔

معجزہ (۳۵) یزید ابن خصیب سے روایت ہے کہ ایک عورت آپ
کے پاس آئی اور دو مہینے کا بچہ اوسکی گردن پر تہا اور وہ عورت بھی آپ
کے حق میں برا بھلا کہا کرتی تھی۔ جب اوس لڑکے کی نظر آپ پر پڑی تو
اوس نے کہا کہ السلام وعلیک یا محمد بن عبداللہ۔ آپ نے فرمایا کہ اے
لڑکے تو نے کسطرح سے جانا کہ مین پیغمبر خدا کا ہون۔ اس لڑکے نے
جواب دیا کہ یہ بات خدا نے مجھہ کو سکھائی ہے اور اوس نے یہ بھی کہا کہ آپ
کے سر کے اوپر جبرائیل کھڑا ہے اور آپ کو دیکھہ رہا ہے۔ آپ نے پوچھا
کہ تیرا کیا نام ہے۔ اوس نے کہا کہ میرا نام عبدالعزی رکھا ہے اور میں اس
نام سے بیزار ہون آپ میرا نام اور رکھہ دیجیئے آپ نے اوس کا نام عبداللہ
رکھہ دیا۔ پھر اوس لڑکے نے کہا کہ میرے واسطے آپ دعا فرمایئے آپ نے
دعا فرمائی۔ اوس لڑکے نے کہا کہ نیک بخت وہ ہے کہ جو آپ کے ساتھہ
ایمان لاوے اور بدبخت وہ ہے کہ جو آپ کی پیغمبری سے انکار کرے

یہ کہکر اوس لڑکے نے ایک چیخ ماری اور جان دیدی۔ اوس کی ماں نے کہا کہ میں
سمجہتی ہوں کہ ہمیشہ انکار کرتی تہی سو اب انکار کرنے کی کوئی جگہ نہین رہی۔ مجہہ کو
بڑا افسوس ہے کہ میں کیوں آپ کی مخالفت کرتی رہی یہ کہکر اوس نے کلمہ
شہادت کا پڑہا اور چیخ ماری اور وہ بھی ساتہہ مرگئی اور دونوں کا دفن
کفن مسلمانوں کے طور پر کیا گیا۔

معجزہ (۳۲۰) ابی امامہ سے روایت ہے کہ تین دن مین آدمی پیغمبر خدا
کے پاس آئے ایک نے کہا کہ آپ کہتے ہین کہ میرا درجہ ابراہیم خلیل اللہ سے
بہتر ہے۔ آپ فرمائیے کہ خدا کے نزدیک آپ کا کیا درجہ ہے۔ آپ نے فرمایا
کہ مین حبیب اللہ ہوں اس واسطے میرا درجہ خلیل اللہ سے بہتر ہے۔ دوسرے
نے سوال کیا کہ موسےٰ کے ساتہہ خدا نے کلام کی۔ آپ کے ساتہہ بھی
خدا نے کلام کی ہے یا نہین۔ آپ نے جواب دیا کہ موسےٰ کے ساتہہ کوہ طور پر
خدا نے کی تہی اور میرے ساتہہ ساتہہ پر عرش کی تہی اس واسطے میرا مقام اون
سے بڑا ہے۔ تیسرے نے سوال کیا کہ آپ کہتے ہین کہ میرا درجہ حضرت عیسےٰ
سے بڑا ہے حضرت عیسےٰ مردون کو زندہ کیا کرتے تہے آپ بتلائیے کہ آپ نے
کونسا مردہ زندہ کیا ہے آپ کو اس بات سے ناراضگی پیدا ہوئی اور آپ نے
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو آواز دی حضرت علی آپ سے فاصلے پر دور تہے
لیکن خدا نے آواز اون کو سنادی اور وہ فوراً آپ کے پاس پہنچ گئے۔ آپ نے
فرمایا کہ لوگون کے ساتہہ جا اور جا کر اور جا کر یوسف بن عقاب کی قبر پر جا کر اوس
کو بلا آپ اونکے ساتہہ گئے اور اوس قبر پر پہنچے اور وہ شخص ایک یہودی تہا جو مدت
سے مرگیا تہا آپ نے ایک دفعہ اوس کو آواز دی تو تہوڑی سی قبر پہٹ گئی پہر
دوسری دفعہ آواز دی تو قبر زیادہ پہٹ گئی تیسری دفعہ آواز دی تو قبر کہل گئی

اور مردہ سامہنے ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ اٹھہ خدا کے حکم سے ایک آدمی اوٹھہ کھڑا ہوا مٹی اوسکی منہہ اور داڑہی پر پڑی ہوئی تہی اوس کو جہاڑتا تھا اون لوگون نے اوس کو دیکھہ لیا اور اوس نے کہا کہ مین یوسف بن عقاب ہون مین لوگون کو قتل اور فساد سے منع کیا کرتا تہا تین سو سال گذرا ہے کہ مین مرچکا ہون جب سے مین مرا ہون اوسکے بعد اب مجہکو آواز آئی کہ اٹھہ اور سردار اصفیا ؑ کی تصدیق کر کیون کہ کچھہ لوگ ایسے ہین کہ اون کی تصدیق نہین کرتے اس واسطے مین اٹھہ کھڑا ہوا ہون اور تصدیق کرتا ہون کہ محمد رسول اللہ سب پیغمبرون سے بڑا درجہ رکہتے ہین اون لوگون نے جب یہ حال دیکہا تو حضرت علی کی خدمت مین عرض کیا کہ اس بوڑہے کو پہیر واپس اپنی جگہ پہ پہنچاؤ۔ حضرت علی نے زبان سے کچھہ پڑہا اور وہ بوڑھا پہیر قبر مین داخل ہو گیا اور مٹی قبر کی بدستور برابر ہو گئی اور پہیر قبر بن گئی اور حضرت علی معہ اون لوگون کے پہیر پیغمبر خدا کی خدمت مین حاضر ہو گئے یہ معلوم نہین ہوا کہ وہ لوگ ایمان لائے یا نہین۔

معجزہ (۲۳۰) روایت ہے کہ ایک دن اصحاب رضی اللہ عنہ آپ کی صحبت مین بیٹھے ہوئے تہے اور کہانون کا ذکر تھا۔ ایک صحابی نے کہا کہ سب کہانون سے گوشت بہتر ہے باقی صحابہ نے اس بات کو پسند کیا پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اتنے عرصہ سے مین نے گوشت کو دیکہا بہی نہین ایک مرد انصاری حاضر تہا وہ اٹھہ کھڑا ہوا اور جاکر ایک بکرا ذبح کیا اور اوسکے کباب کر کے اپنے بیٹے کو دیے کہ پیغمبر صاحب کے پاس لے جا دے وہ لے آیا اور آپ کے پاس ہدیہ پیش کیا آپ نے بلال کو حکم دیا کہ جو مسجد مین حاضر ہین سب کو بلا بلال نے جب لوگون کو بلایا تو اٹھارہ آدمی تہے سب نے بیٹھکر سیر ہو کر کہایا اور آپ نے

منع کر دیا تھا کہ کوئی شخص ہڈی کو نہ توڑ کر کھاوے اور ہڈیان وہان جمع کرتے
رہے پھر آپ نے برتنون مین وہی گوشت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس
بھیجا اور ہڈیان وہان سے بھی منگوائین جب سب ہڈیان جمع ہو گئین تو
آپ نے اپنا ہاتھ اون ہڈیون پر رکھا اور فرمایا کہ اٹھ کھڑا ہو خدا کے حکم سے۔
وہ بکرا تندرست ہو کر دوڑتا ہوا اوس انصاری کے گھر پہنچا اور وہ ایسا دوڑتا
تھا کہ انصاری کا بیٹا اوس کو نہین پہنچتا تھا۔ اوس بچے نے یہ سارا حال بیان
کیا اور لوگون کا ایمان اس معجزے کے دیکھنے سے اور زیادہ ہو گیا۔

معجزہ (۸۳) ابو قرصافہ سے روایت ہے کہ مین یتیم تھا اور میری مان اور
ماسی مجھکو پالا کرتے تھے ماسی مجھکو کہا کرتی تھی کہ محمد کے پاس کبھی نہ جائیو کہ وہ
تجھکو گمراہ کر دیگا مین اون کی بکریان چرایا کرتا تھا مین اپنی بکریان مرتع مین
چھوڑ کر آپ کے پاس جایا کرتا تھا اور تمام دن آپ کی باتین سنا کرتا تھا اور جب
شام ہوتی تھی تو بکریان گھر مین لے جایا کرتا تھا وہ اکثر بھوکی رہتی تھین میری ماسی
نے مجھکو کہا کہ تیری بکریان اس قدر لاغر کیون ہو گئی ہین مین نے کہا کہ مجھے کچھ
خبر نہین۔ ایک روز مین پیغمبر صاحب کے پاس گیا تھا اور آپ وعظ کر رہے تھے
مین نے بھی اپنا ہاتھ اون کے ہاتھ مین دیا اور مسلمان ہو گیا اور یہ بھی کہہ دیا کہ
میری ماسی مجھکو آپ کے پاس آنے سے منع کیا کرتی ہے مگر میری طبیعت
اس بات کو نہین مانتی اس واسطے مین ہمیشہ حاضر ہوتا ہون بکریون کی لاغری
اور دودھ نہ دینے کا بھی حال مین نے عرض کر دیا آپ نے فرمایا کہ بکریان میرے
پاس لے آ مین نے جا کر سب بکریان لے آیا اور آپ کی خدمت مین حاضر کین آپ
نے ہر ایک بکری کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور دعا برکت پڑھی۔ خدا کی قدرت
سے سب بکریان فربہ ہو گئین اور بہت سا دودھ اون مین سے اوتر آیا جب

جب بکریاں میں گھر میں لے آیا تو میری ماں اور ماسی دیکھ کر حیران ہوگئیں اور تین نے سارا قصہ ان کے پاس جا بیان کیا اور وہ دونوں میرے ساتھ ہوکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوگئیں اور مسلمان ہوگئیں۔

معجزہ (۴۳) جابر ابن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی سے میں نے کھجوریں خرید کی تھیں اور کھجوروں کو کوئی ایسی آفت ہوگئی کہ پھل بہت کم آیا میں نے یہودی سے مہلت طلب کی تو اوس نے نہ دی میں نے آپ کے پاس عرض کیا اور آپ میرے ساتھ ہوکر یہودی کے پاس گئے اور میرے واسطے مہلت مانگی اوس نے پھر بھی نہ دی آپ پھر باغ میں چلے گئے اور کھجوروں کے گرد پھرے اور پھر یہودی سے مہلت طلب کی اور پھر اوس نے نہ دی میں نے تھوڑی سی کھجوریں آپ کے پاس پیش کیں اور آپ نے کھائیں اور مجھ کو فرمایا کہ جہاں تو بیٹھا کرتا ہے وہاں ایک کپڑا بچھا میں نے جا کر کپڑا بچھایا آپ نے وہاں آکر تھوڑا عرصہ آرام کیا بعد آرام کے کچھ کھجوریں بھی کھائیں اور پھر آپ یہودی کے پاس گئے اور پھر اوس سے مہلت مانگی اوس نے پھر بھی مہلت نہ دی آپ نے مجھکو فرمایا کہ سب کھجوریں اتار لو اور قرض اپنا ادا کرو میں نے کھجوریں اتارنی شروع کیں اور قرض ادا کرنا شروع کیا ان ہی کھجوروں سے سب قرض ادا ہوگیا بلکہ اور کھجوریں باقی بھی رہ گئیں میں قرض ادا کرکے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو آکر بشارت دی آپ نے فرمایا کہ تو گواہ رہ کہ میں خدا کا پیغمبر ہوں۔

معجزہ (۴۴) ام سلیم انس بن مالک کی ماں نے ایک برتن گھی کا آپ کی خدمت میں ہدیہ بھیجا آپ نے وہ لے کر برتن واپس کیا۔ ایک عورت ام سلیم کے پاس آئی اور اوس نے آکر تھوڑا سا گھی مانگا۔ ام سلیم نے کہا کہ جو گھی میرے

پاس تہا وہ ہدیہ کے طور پر پ نے آپ کے پاس بہیجدیا ہے اوس عورت نے کہا کہ مجہے تہوڑا سا چاہئے اوس برتن کو دیکہو کہ شاید اوسکے کناروں میں سے میرا کام چل جاوے ام سلیم نے اپنی لڑکی کو بہیجا۔ اور لڑکی نے دیکہکر اوس برتن کو واپس آکر اپنی ماں کو کہا کہ وہ برتن گہی سے بہرا ہے۔ ام سلیم آپ کے پاس گئی اور جاکر عرض کیا کہ آپ نے میرا گہی کیوں نہ قبول فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے قبول کرلیا اور اوس برتن میں سے گہی باہر نکال لیا۔ ام سلیم نے کہا کہ وہ برتن روغن سے بہرا ہوا ہے آپ نے ہنس کر فرمایا کہ اوس کو تو برتتی رہو اور جگہ سے اوس کو نہ ملا۔ اسی ام شریک کا قصہ ہے کہ اوس نے بہی آپ کے پاس گہی بہیجا آپ نے گہی لے لیا اور پہر برتن اوس کا گہی سے بہرگیا اور برتتی رہی اور اوس کا خاندان بہی کئی عرصہ تک کہاتا رہا ایک دفعہ بہتر آدمیوں نے وہاں سے کہایا اور کچہہ کم نہ ہوا اور جب تک کہ ام شریک زندہ رہی اوسکا خاندان اوسی برتن سے روغن کہاتا رہا۔

معجزہ (۴۱) سمرہ بن احبند وسے رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ایک کاسہ طعام کا حضرت کی خدمت میں حاضر کیا گیا صبح کے وقت سے پچہلین کے وقت تک جو کوئی آتا تہا اوسی میں سے کہاتا تہا سمرہ سے سوال کیا گیا کہ اوس کاسہ کو کوئی مدد پہنچتی تہی اوس نے کہا کہ نہیں مگر آسمان کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ اگر آسمان کیطرف سے مدد پہنچتی ہو تو مجہہ کو کچہہ خبر نہیں۔

معجزہ (۴۲) انس بن مالک کہتا ہے کہ میں غریب تہا اور اٹہہ سال کی میری عمر تہی ایک رات اور دو۔ دو رات ہم کہانا نہیں ملا کرتا تہا ایک روز میری ماں ایک مٹہی بہر جو لائی اور جو کی ایک روٹی اوس نے پکائی اور

تھوڑا سا دودھ ہمسایہ سے اوس نے مانگ لیا اور مجھکو کہا کہ جا کہ ابو طلحہ کو بلا لا کہ ملکے ہم آپس میں روٹی کہاوین میں خوشی سی باہر گیا اور میں نے دیکھا کہ پیغمبر خدا اپنے اصحاب کے ساتھہ بیٹھے ہوئے ہین میں نے آپ سے عرض کردیا کہ میری ماں آپ کو بلاتی ہے حضرت اٹھہ کھڑے ہوئے اور اصحاب کو کہا کہ چلو ام سلیم ہم کو بلاتی ہے۔ آپ نے ابو طلحہ سے پوچھا کچھہ ہمارے واسطے تیار کیا گیا ہے۔ ابو طلحہ نے کہا کہ خدا کی قسم کہ کل سے آج تک مین نے کچھہ نہین کہایا۔ آپ نے فرمایا کہ ام سلیم پہر ہم کو کیون بلاتی ہے گھر میں جاکر دیکھہ ابو طلحہ گھر میں گیا اور ام سلیم سے پوچھا۔ اوس نے روٹی کا پکانا اور دودھ کا مانگ کہ لینا بیان کیا۔ ابو طلحہ نے آپ کی خدمت مین وہی حال بیان کیا آپ نے فرمایا کچھہ خوف نہین ہمین گھر میں لے چل۔ ابو طلحہ آپ کو اور آپ کے اصحاب کو گھر میں لے آیا۔ آپ نے ام سلیم سے کہا کہ جو روٹی تم نے پکائی ہے اوس کو لے آیا۔ وہ روٹی اٹھا لائی آپ نے لہتہ روٹی پہ رکھہ دیا اور ابو طلحہ سے کہا کہ دس آدمیون کو بلاوے۔ جب دس آدمی آکر بیٹھہ گئے تو آپ نے فرمایا کہ بسم اللہ پڑھکر کہانا شروع کرو جب وہ دس کہا چکے پھر اور دس بلائے گئے اسی طرح ستر آدمیون نے کہانا کہایا۔ جب وہ سب کہا چکے تو ابو طلحہ وانس اور حضرت نے اوسی میں سے کہایا اور وہ بھی سیر ہوکر فارغ ہوئے تو آپ نے روٹی اوٹھائی اور ام سلیم سے کہا کہ تو بھی کہا اور جسکو چاہے اوس کو دے۔

معجزہ (۳۴۳) ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ میں بھوکا تھا اس حد تک کہ مین نے اپنے شکم پہ پتھر باندھا اور ایسا ناطاقت تھا کہ آنے جانے والے کے رستہ پہ بیٹھہ رہا کہ کوئی شخص آنے جانے والا مجھکو گھر بلا کر لیجاوے

اور کہانا کہلاوے۔ ابوبکرؓ بھی گذرے اور حضرت عمرؓ بھی گذرے مگر اونہون نے کچھ نہ پوچہا۔ جب پیغمبر خدا گذرے تو آپ نے میری شکل دیکھ کر پہنچان لیا کہ یہہ بہوکہہ سے تنگ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آ میرے ساتھہ چل اور مجھکو ساتھہ لیکر ایک گھر میں لے گئے آپ نے گھر جاکر پوچہا کہ کچھ کہانا ہے آپ نے فرمایا کہ ہان ایک شخص نے آپ کے واسطے کچھ دودھ بھیجا ہے۔ آپ نے مجھکو فرمایا کہ جاکر صحاب صفہ کو بلالاؤ میں جاکر اون کو بلالایا وہ آکر اپنی جگہ بیٹھ گئے آپ نے کہا کہ کاسہ دودھ کا میرے حوالہ کرمیں نے کاسہ دودھ کا آپ کے ہاتھہ میں دیدیا آپ نے پہر مجھکو دیا اور کہا اوٹھہ اور سب کو دودھ پلا میں نے اوٹھکر سب کو پلایا اور سب سیر ہوگئے پہر آپ نے وہ کاسہ مجھسے مانگا اور پہر میرے حوالہ کیا اور مجھے فرمایا کہ پی میں نے پی لیا پہر فرمایا کہ اور پی پھر فرمایا کہ اور پی اسی طرح میں نے تین چار دفعہ پیا پھر میں نے عرض کیا کہ اب میرے پیٹ میں کچھہ نہیں باقی رہی۔ پھر آپ نے وہ کاسہ لیکر آپ دودھ پی لیا۔

معجزہ دہم عمران ابن حصین سے روایت ہے کہ ہم سفر میں تھے اور پیاس ہم پر غالب آگئی۔ ہم نے جاکر آپ کے پاس شکایت کی آپ نے حضرت علی کو فرمایا کہ کہین سے پانی پلاؤ۔ آپ گئے اور ایک عورت کو دیکھا کہ ایک اونٹ پر دو مشکیں لادے ہوئے لاتی ہے۔ اوس سے پوچہا کہ پانی کہان ہے اوس نے جواب دیا کہ کل پانی میں نے دیکھا تھا وہاں سے لاتی ہون اوس کو ساتھہ لے آئے اور حضرت کی خدمت میں حاضر کیا۔ آپ نے ایک برتن منگوایا اور دونون مشکون سے کچھہ پانی اوس برتن میں ڈالا۔ آپ نے اوس میں سے کچھہ پانی منہہ میں ڈالکر اوس میں ڈالدیا اور لوگون کو کہا کہ حسب مقدور پانی

چاہے بہرلو۔ سب لوگون نے پانی بہی پیا اور برتن بہرلیے اور ایک شخص نے اوس پانی سے غسل بہی کیا۔ جب آپ نے کہا کہ دیکہو توہ مشکیں ویسی ہی پانی کی بہری ہوئین تہین۔ آپ نے اوس عورت سے کہا کہ ہم نے تیرے پانی کو کچہہ نقصان نہین پونچایا ہم کو خدا نے پانی دیا ہے وہ عورت رخصت ہوکر اپنی برادری مین پہنچی اور اون سے سارا حال بیان کیا اور یہہ بہی کہا کہ محمد یا ساحر یا پیغمبر خدا کا ہے اور پہر وہ عورت اور اوس کی سب قوم مسلمان ہوگئی۔

معجزہ (۵۴) ابو جدعہ ایک شخص تہا کہ وہ اہل قبا کی عورت پر عاشق ہوگیا اور وہ اپنی قوت نہین رکہتا تہا کہ وہ عورت اوس کے ہاتہہ مین آجاوے اوس نے بازار مین جاکر کپڑا مول لیا اور اوس کپڑے سے جامہ بنوایا جیسا کہ جامہ پیغمبر خدا کا ہوتا تہا اور وہ جامہ پہن کر اہل قبا کے پاس گیا اور جاکر کہا کہ مجہکو پیغمبر خدا نے بہیجا ہے اور یہہ کپڑے اوسی کے ہین اور مجہکو فرمایا ہے کہ مین تمہارے گہرون مین رہون اور تم میری مہمانداری کرو وہ اہل قبا نے اوس کو جگہہ دی اور اوس کی مہمانداری کی مگر اونہون نے دیکہا کہ وہ عورتون کی طرف دیکہتا رہتا ہے اور اونکو رنج ہوا تو اونہون نے دو آدمی بہیجے کہ ابو جدعہ کا حال دریافت کرین اون دونون نے آکر رسول اللہ سے سوال کیا کہ ابو جدعہ کو آپ نے بہیجا ہے اور آپ کا جامہ اوس نے پہنا ہوا ہے آپ نے کہا کہ ابو جدعہ کون ہے مین نہین جانتا اور نہ مین نے جامہ دیا ہے یہہ کہکر آپ غصہ مین آئے اور فرمایا کہ جس شخص نے مجہہ پر جان بوجہہ کر جہوٹہہ بولا ہے قریب ہے کہ وہ آگ مین بہیجا جاوے اور اون دونون کو کہا کہ اوسکے پاس جلدی جاؤ اگر تم کو ملجاوے تو اوسکو مارکر آگ مین جلادو مگر مجہہ کو معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے

جانے سے پہلے ہی اوس کا کام ہو گیا ہوگا۔ جب وہ دونوں آئے تو اون کو معلوم ہوا کہ وہ شخص قضاء حاجت کے واسطے گیا تو سانپ نے اوس کو کاٹا اور وہاں مر گیا۔

معجزہ (۳۴۶) ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آپ نے مجھکو فرمایا کہ زکواۃ ماہ رمضان کی حفاظت ہے ایک رات ایک آدمی آیا کہ اس میں سے کچھ لیجاوے میں نے اوس کو پکڑ کر کہا کہ تجھ کو پیغمبر خدا کے پاس لے جاتا ہوں اوس نے کہا اب مجھکو چھوڑ دے کہ پھر میں نہیں آؤں گا اور یہ گستاخی میں نے اس واسطے کی ہے کہ میں بڑا عیالدار اور محتاج ہوں میں نے اوس پر رحم کیا اور چھوڑ دیا جب صبح ہوئی تو میں آپ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے مجھکو فرمایا جس کو تو نے رات کو پکڑا تھا اوسکے ساتھ کیا برتاؤ کیا میں نے عرض کی کہ اس پر میں نے اس واسطے رحم کیا کہ وہ اپنی آپ کو محتاج اور عیالدار بتلاتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ جھوٹھ کہتا تھا وہ پھیر آویگا۔ جب رات ہوئی تو میں چھپ کر بیٹھ رہا اور وہی شخص پھر آگیا میں نے اوس کو پھر پکڑ لیا اور اوس سے کہا کہ تو کہتا تھا کہ میں پھر نہیں آؤنگا اوس نے پھر اپنی محتاجی بیان کی اور میں نے اوس کو پھر چھوڑ دیا جب پھر صبح حاضر ہوا تو آپ نے مجھسے پوچھا اور میں نے عرض کر دیا پھر آپ نے فرمایا کہ وہ جھوٹھ کہتا تھا پھر وہ آویگا۔ تیسری رات وہ پھر آیا اور میں نے اوس کو پکڑ لیا اوس نے مجھکو کہا کہ جب تو سویا کرے تو آیت الکرسی پڑھا کر جب میں صبح پھر حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا کہ تو نے پہچانا کہ وہ کون تھا میں نے عرض کیا کہ میں نے نہیں جانا آپ نے فرمایا کہ وہ شیطان تھا۔

معجزہ (۴۷) رافع بن خدیجہ خزرجی کہتے ہین کہ مین ایک دن آپکی خدمت مین حاضر ہوا اور آپ کے پاس ایک دیگ مین گوشت پک رہا تھا۔ ایک ٹکڑہ گوشت پر میری نظر پڑی اور وہ مجھکو بہت پسند آیا مین نے وہ قطعہ گوشت کا اٹھاکر کہالیا میرے پیٹ مین درد ہونی شروع ہوئی ایک سال تک درد برابر رہا مین نے حضرت کے پاس عرض کیا آپنے فرمایا کہ سات آدمیون کا حق تھا وہ اوسکے بعد آپنے اپنا ہاتھ میرے پیٹ مین ڈالا اور وہ قطعہ گوشت کا میرے پیٹ سے گرا رنگ اوس کا سبز تھا خدا کی قسم ہے کہ اوس روز سے آجتک پھر میرے پیٹ مین درد نہین ہوئی۔

معجزہ (۴۸) بی بی عائشہ رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ مین ایک عورت تھی بہت بے حیا اور بے تحاشہ نامحرمون کے ساتھ ٹھٹھا مشغول کیا کرتی تھی اور مدینہ مین بہت مشہور تھی ایک روز آپ کے پاس وہ آئی اور آپ کہانا کہا رہے تھے اوس نے آپ سے کہا کہ دیکھو پیغمبر صاحب کہانا بندون کی طرح کہاتے ہین اور بندون کی طرح بیٹھے ہوئے ہین۔ آپ نے کہا کہ مین بندون کی طرح بیٹھا ہوا ہون پھر اوس نے عرض کیا کہ کچھ کہانا مجھکو دیجئے آپ نے تھوڑا سا کہانا دیا پھر اوس نے سوال کیا کہ جو گوشت کہا رہے ہین اور چبا رہے ہین اوسی مین سے بخشئے آپ نے تھوڑا سا گوشت بخشا وہ اوس نے کہالیا۔ اوسکے کہانیکے بعد اوس کی سب عادتین رفع ہوگئین اور وہ بڑی باحیا اور باشرم ہوگئی اور وہ ہمیشہ منہہ چھپائے رکھتی تھی کہ مرنے کیوقت تک کسی نے اوس کو نہ دیکہا۔

معجزہ (۴۹) یہہ بھی روایت ہے کہ ایک مرد جوان آپ کے

پاس آیا اور آکر اوس نے عرض کی کہ مجھکو زنا کرنے کی اجازت دیجئے۔ اصحاب نے اوس کو بہت ڈانٹا اور ایسا سوال کرنے سے منع کیا مگر آپ نے فرمایا کہ اس کو میرے پاس آنے دو جب وہ آپ کے پاس بیٹھ گیا تو آپ نے اوس سے پوچھا کہ تو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ تیری ماں کے ساتھ لوگ زنا کریں اوس نے کہا کہ نہین آپ نے فرمایا کہ سب لوگ اس کو ناپسند کرتے ہین کہ اون کی ماں کے ساتھ کوئی زنا کرے پھر آپ نے پوچھا کہ تو پسند کرتا ہے کہ تیری لڑکی کے ساتھ کوئی زنا کرے اوس نے کہا کہ نہین پھر آپ نے پوچھا کہ تو پسند کرتا ہے کہ تیری بہین کے ساتھ کوئی زنا کرے اوس نے کہا کہ نہین۔ پھر اوس سے پوچھا کہ تیری ماسی اور پھپی کے ساتھ کوئی زنا کرے اوس نے کہا کہ نہین آپ نے کہا کہ جسطرح تو ناپسند کرتا ہے اسی طرح سارا جہان ناپسند کرتا ہے۔ آپ نے اس کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور یہہ دعا کی کہ اے خدا یا اسکے پچھلے گناہ بخشدے اور اس کے دل کو پاک کردے اور اسکے دل سے زنا کا خیال چھوڑا دے۔ اس دعا سے یہہ نتیجہ نکلا کہ جب تک وہ جیتا رہا کسی عورت کیطرف وہ دیکھتا نہ تھا۔

معجزہ (۵) روایت ہے کہ ایک لڑکے کا ہاتھ ٹوٹ گیا اور زخم ہوگیا اور وہ آپ کے پاس آیا ہاتھ اوس کا باندھا ہوا تھا جب آپ کے پاس آیا تو اوس کا ہاتھ کھولدیا کھولکر اوسکے زخم پر ہاتھ پھیرا آپ کے ہاتھ پھیرنے سے زخم بالکل اچھا ہوگیا اور اوسی ہاتھ کے ساتھ اوس لڑکے نے آپ کے ساتھ بیٹھکر کھانا کھایا۔ جب کھانا کھاچکا تو وہ چیز جسکے ساتھ اوس کا ہاتھ بندھا ہوا تھا اوس کو دیدیا کہ

آپ نے اپنے گھر لیجا وہ لیکر جاتا تہا کہ ایک بوڑھا اوس کو راستے مین ملا اور اوس نے پوچہا تو سارا حال اوس لڑکے نے بیان کیا اور وہ بیٹی اور اپنا ہاتھ بوڑہے کو دیکہا یا وہ بوڑھا یہ حال دیکہہ کر آپ کے پاس حاضر ہوا اور اسلام لے آیا۔

معجزہ (۵۱) ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک عورت آپ کے پاس آئی اور بچہ اوس کے ساتھہ تہا۔ اوس نے عرض کیا کہ اس میرے بچے کو ہر شام کو اور ہر صبح جنون ہو جاتا ہے۔ آپ نے اپنا ہاتھہ اوسکے سینے پہ پہیرا اور دعا کی اوس بچے کو ایک قے آئی اور اوس کے اندر سے ایک کتے کا بچہ سیاہ رنگ کا گر گیا اور وہ بلا اوس کی رفع ہوئی اور تندرست ہوا۔

معجزہ (۵۲) زید بن حارث سے روایت ہے کہ میری قوم پیغمبر خدا کے پاس آئی اور آکر اونہون نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارا ایک کنوہ ہے جو سردی کے موسم میں سب کو پانی دیتا ہے مگر گرمی کے موسم مین پانی اوس کا کم ہو جاتا ہے اور ہم لوگون کو پانی گہرون کے واسطے تلاش کرنا پڑتا ہے اور اب اوس کنوہ پر کچہہ لوگ اوترے ہین اور ہمارے ساتہہ تنازعہ کرتے ہین آپ دعا کر دیکہ اوسکا پانی پورا ہو جائے۔ آپ نے کچہہ سنگریزے لیے اور اون پر دعا پڑہی اور دعا پڑھکر اون کو دیئے اور یہہ کہا کہ ایک ایک دانہ اون مین سے کنوہ میں ڈالین اور ہر دانہ ڈالنے کے وقت خدا کو یاد کرین وہ لوگ لیگئے اور ویسے ہی کیا اور سب سنگریزے کنوے مین ڈالدیئے پانی اوس کنوہ مین ایسا بڑھہ گیا کہ پہر کبہی کم نہ ہوا۔

معجزہ (۵۳) جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھہ سفر مین تھے۔ جنگل مین دو درخت نظر آئے کہ اون درختون مین چار گز کا فاصلہ تھا آپ نے مجھکو فرمایا کہ اوس درخت کے پاس جا اور کہدے کہ آپس مین ملجاوین مین نے جاکر اون درختون سے کہدیا۔ وہ درخت آپس مین ملگئے۔ آپ نے جاکر اونکے پیچھے قضاء حاجت کی پھر وہ درخت اپنی اپنی جگہہ پر چلے گئے۔ پھر ہم سوار ہوکے اور آگے جاتے تھے ایک عورت سامنے آئی لڑکا اوسکے پاس تھا۔ اوس عورت نے عرض کی کہ اس میرے لڑکے کو تین دفعہ دن مین جنون ہوتا ہے آپ نے اوس لڑکے کو لیلیا اور آپ نے آگے شتر پہ بیٹھالیا اور تین دفعہ فرمایا کہ نکل کر دوا سکے ساتھہ اے دشمنان خدا۔ اوس لڑکے کو پھر اوس کی مان کے حوالہ کردیا۔ اور ہم آگے چلے گئے پھر واپس اوسی موضع میں آئے تو وہ عورت دو بکریان لائی اور اوس نے عرض کیا کہ اوس کا ہدیہ قبول ہو اور اوس نے یہہ بہی عرض کیا کہ جب سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہون اوس روز سے میرے لڑکے کو وہ مرض پھر کبھی نہین ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ ایک بکری لیلو اور ایک بکری اسے واپس دیدو۔ ہم نے ایک بکری لے لی اور ایک واپس کردی جب تھوڑی دور آگے گئے تو ایک اونٹ نے آکر آپ کو سجدہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ لوگوں کو جمع کرو۔ ہم نے لوگون کو جمع کیا۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ یہہ اونٹ کس کا ہے۔ چند آدمیون نے انصار کی قوم میں سے کہا کہ ہمارا ہے آپ نے اون سے پوچھا کہ تم نے

اسکے ساتھہ کیا کیا ہے۔ اونہوں نے کہا کہ بیس سال سے ہم اس پر پانی لادا کرتے تھے اب ہم نے چاہا کہ اس کو ذبح کریں یہہ ہم سے بہاگ آیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کو میرے پاس بیچ دو اونہوں نے کہا کہ آپکا مال ہے اور اونہوں نے یہہ بہی عرض کیا کہ ہم زیادہ لائق اس بات کے ہین کہ آپ کو سجدہ کرین۔ آپ نے فرمایا کہ اگر یہہ بات لائق ہوتی کہ مخلوق خدا مخلوق کے آگے سجدہ کرین تو عورتون کو چاہئے تہا کہ وہ اپنے خاوندونکو سجدہ کرین۔

معجزہ (۵۴) روایت ہے کہ آپ نے ایک شخص کو کسی کے پاس بہیجا اور پیغام بہی دیا اوس نے جاکر وہ پیغام دیا اور کچھہ جہوٹہہ بہی کہدیا اور کچھہ آپ نے نہین کہا تہا کہدیا کہ آپ نے فرمایا ہے آپ نے جب سنا تو اسکے حق مین دعائے بد کی۔ اوسی وقت اوس کا شکم چاک ہوگیا اور وہ مرگیا اور جہان اوسکو دفن کرتے تہے زمین قبول نہین کرتی تہی۔

معجزہ (۵۵) ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک دن ہم مسجد میں تہے اور ابوبکر بہی تہا اور اصحاب جمع تہے ہم نے گمان کیا کہ پیشین کا وقت ہوگیا ہے اوسی وقت ایک اعرابی آیا اور اوس نے کہا کہ نماز پڑھ لی ہے۔ ہم نے کہا کہ رسول اللہ ابہی گہر مین ہین نماز ہم نے نہین پڑہی اون کو خبر کرو۔ وہ اٹھہ کہڑا ہوا اور کہا کہ الصلواۃ یا رسول اللہ پہر خاموش ہوکر بیٹھہ گیا۔ آپ تہوڑی دیر کے بعد آئے اور بہت غصے تہے اور ایک لکڑی ہاتھہ میں تہی۔ آپ نے فرمایا کہ وہ کون ہے کہ جس نے آواز دی آپ نے اوس لکڑی کے ساتھہ اوس کی تادیب کی۔ ہم لوگون نے نماز پڑہی اور بادل ہٹ گیا۔ ابہی سورج ڈہلا نہ تہا۔ آپ نے نماز

پڑھکر پھر اعرابی کو بلایا اور بلاکر کہا کہ تم نے مجھہ کو دکھہ دیا ہین اپنے ہمراہی کے ساتھہ بیٹھا ہوا تھا اور خدا کے ساتھہ مشغول تھا۔ ایک دفعہ سلیمان ابن داؤد ایک دنیا کا کام کر رہے تھے۔ خدا نے سورج اونکے واسطے واپس کر دیا۔ اگر نماز کا وقت بھی گذر جاتا تو خدا میرے لئے بھی سورج کو واپس کر دیتا اور مین نماز پڑھ لیتا۔ پھر آپ نے اعرابی سے کہا کہ مین نے ایک لکڑی تجھہ کو ماری ہے اوسکا قصاص مجھسے لے لے۔ اعرابی نے کہا کہ مین قصاص نہین لیتا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھکو بخشش دے اوس نے کہا کہ مین بہت محتاج ہون۔ آپ نے ایک اونٹ اوس قصاص کے بدلے دیدیا

معجزہ (۷۵) سہیل اشجعی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک جنگل مین آپ کے ہمراہ تھا اور میرا گھوڑا بہت لاغر تھا اور وہ پیچھے رہ جاتا تھا آپ نے ایک چابک اوس کو مارا اور زبان سے فرمایا کہ خداوندا اسی مین اس کو برکت بخش وہ ایسا چالاک ہوگیا کہ اوس کی باگ مشکل سے رکتی تھی اور سب سے آگے جاتا تھا اوس کی نسل کے بچون سے مین نے بارہ ہزار دینار حاصل کیا۔

معجزہ (۷۶) ایک جنگ مین آپ کی اونٹنی گم ہوگئی۔ آپ نے دعا کی کہ وہ مل جاوے۔ خدا نے ایک وا در ولا ایسا بہیجا کر اونٹنی کو نکال لایا اور پھر اوس وا در ولے نے آپ کے پاس پہنچادی۔

معجزہ (۷۸) حنظلہ بن حنفہ بن خزیمہ کہتا ہے کہ ایک دن پیغمبر خدا نے اپنا ہاتھہ میرے سر پر رکہا اور دعا فرمائی کہ خداوندا اسکو برکت دی اوسکے بعد میرا ایسا حال ہوگیا کہ اگر کسی کا منہہ سوج جاتا یا کسی بکری کے پستان سوج جاتے تو میرے ہاتھہ لگانے سے وہ سوج رفع ہوجاتی۔

معجزہ (۵۹) ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ ایک روز پیغمبر خدا کے پاس آئے اور آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ جو کچھ میں آپ سے سنتا ہون وہ بھول جاتا ہون آپ نے فرمایا کہ اپنی چادر بچھا۔ میں نے اپنی چادر بچھائی۔ آپ نے تین دفعہ ہوا سے کوئی چیز پکڑکر اوس میں ڈالی اور مجھکو فرمایا کہ اس کو اکٹھی کر کے اپنے سینہ پر رکھ۔ میں نے جمع کر کے وہ چادر اپنے سینہ پر رکھ لی۔ اوسکے بعد جو کچھ میں سنتا تھا مجھکو یاد رہتا تھا کبھی بھولتا نہ تھا۔

معجزہ (۶۰) ابوہریرہ سے اور روایت ہے کہ میری مان مشرک تھی میں اوسکو ہرچند سمجھایا کرتا تھا مگر وہ اسلام قبول نہین کرتی تھی اور آپ کے حق مین بکروہ باتین کہتی تھی جسکو میں پسند نہین کرتا تھا۔ مین روتا ہوا آپ کے پاس گیا اور جاکر عرض کی اور یہہ بھی عرض کیا کہ آپ دعا فرمادین کہ وہ بھی ایمان لے آوے۔ آپ نے دعا کی کہ خداوندا اس کی مان کو بھی ہدایت فرما۔ اس دعا کے بعد میں اپنے گھر گیا دروازہ بند تھا اور کچھہ پانی جاری تھا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ غسل کر رہی ہے۔ اوس نے میری آواز سنکر کہا کہ وہان ٹھیرو مین غسل کر کے آتی ہون۔ اوس نے کپڑے پہن کر دروازہ کھولا جب اوس نے مجھکو دیکھا تو وہ کلمہ پڑھ رہی تھی۔ میں آپ کے پاس واپس گیا اور جاکر عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ کو بشارت ہو کہ جو دعا آپ نے میرے اور میری مان کے حق مین فرمائی تھی وہ قبول ہوگئی اور میری مان ایمان لائی ہے۔ اب دعا فرماؤ کہ مجھکو اور میری مان کو مسلمان لوگ دلسے پیار کرین۔ آپ نے دعا فرمائی اوسکے بعد سب مسلمان مجھکو پیار کرتے ہین اور مین اون کو پیار کرتا ہون۔

معجزہ (۶۱) حضرت علی سے روایت ہے کہ حضرت علی کو آپ نے

فرمایا کہ آپ یمن کو جاویں اور اوس عقبہ کے پاس پہنچیں جو یمن کے نزدیک ہے تو بہت سے لوگ آپکے استقبال کے واسطے آوینگے اور وہان کے پتھروں اور ڈھیلوں اور کنکروں اور درختوں کو میرا سلام کہنا۔ جب میں وہان پہنچا اور بہت سے لوگ میری پیشوائی کو آئے تو میں نے اون سب چیزوں کو کہا کہ تم کو پیغمبر خدا کا سلام پہونچے اوسی وقت زمین سی ایک شور ہوا اور اون سب نے یہہ آواز دی وعلی رسول اللہ السلام جو لوگ آئے تھے یہہ حالت دیکھکر مسلمان ہو گئے۔

معجزہ (۶۲) روایت ہے کہ امیر المومنین ابوبکر اور امیر المومنین عمر اور امیر المومنین عثمان اور پیغمبر خدا ایک دن گھر ابوالہیثم التیہان کے گھر میں گئے اور اوس نے سب کو مرحبا کہا اور یہہ بھی کہا کہ میں چاہتا تھا کہ ہمدو دستونکے میرے گھر آویں اور میرے پاس کچھہ ایسا ہو جو آپکی نذر کروں آج آپ آئے اور کچھہ میرے پاس نہیں وہ میں نے اپنے ہمسایوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا کیا ہے ہمسایوں کا بڑا حق ہے۔ آپ نے دیکھا کہ اوس کے صحن میں ایک درخت کھجور کا ہے آپ نے پوچھا کہ اجازت ہے کہ اس درخت سے ہم کھجوریں لے لیوین اوس نے کہا کہ آپ کو اختیار ہے لیکن یہہ بے پھل کھجور ہے اور کبھی اس کو پھل نہیں لگا آپ نے فرمایا کہ خدا ہمیں ضرور اوسمیں سے برکت دیگا۔ تم ایک پانی کا پیالہ لاؤ۔ آپنے کچھہ پانی پی لیا اور کچھہ غرارے کر کے اوس کی جڑھہ میں ڈال دیے۔ اوسی وقت اوس درخت میں پھل نکل آیا جتنی کھجوریں کچھہ تر اور کچھہ خشک جس قدر آپ کو چاہئیے تھیں وہ سب موجود ہو گئیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہہ ایک نعمت اون نعمتوں سے ہے

جو قیامت کے دن تم کو نصیب ہوتگی۔

معجزہ (۳۶۳) ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک یہودی بہت دولتمند تھا اور بہت خوبصورت۔ ایک دن وہ آپ کے پاس حاضر ہوا آپ نے اس کو فرمایا کہ مجھکو افسوس ہے کہ تو ایسا خوبصورت آدمی ہی اور تو دوزخ میں جلیگا۔ اوس نے کہا کہ مین اپنا دین چھوڑ کر دوسرے کا قبول نہین کرتا۔ ایک دن پھر وہ آیا اور آپ یہہ ایت پڑھ رہے تھے حور عین کامثال اللؤلؤالمکنون جزاء بما کانوا یعملون۔ یہودی نے جب اس آیت کو سنا تو اوس نے کہا کہ آپ ضامن ہوتے ہین۔ آپ نے کہا کہ ہان مین ضامن ہوتا ہون اور وہ ایمان لایا اور اچھا مسلمان ہوا۔ جب وہ مرگیا تو آپ نے اوس کا جنازہ پڑھا اور اوس کو قبر مین دفن کیا اور آپ بھی اوس قبر میں داخل ہوئے اور کچھہ عرصہ وہان رہے دیر کے بعد آپ نکلے تو آپکے ماتھے پر عرق تھا اور آپ کا پیراہن مونڈون سے ٹوٹ پھٹا ہوا تھا۔ دوستوں نے پوچھا کہ آپ کا کیا حال ہوا تو آپ نے فرمایا کہ جب میہ قبر میں داخل ہوا تو کئی عورتیں آپس میں لڑرہین تہیں ایک کہتی تہی کہ میں اسکے واسطے ہون اور دوسری کہتی تھی کہ میں اور اونھون نے میرا کپڑا بھی پھاڑ دیا۔

معجزہ (۳۶۴) ایک روز انصار اور مہاجر کی عورتین جمع ہوکر آپ کے پاس آئین اور آکر عرض کیا کہ بی بی فاطمہؓ کو بھی اجازت دو کہ وہ بھی ہمارے ساتھہ چلین اور بی بی کے کپڑے اچھے نہ تھے اسواسطے وہ جانے میں کچھہ تامل کرتی تھین آپ نے فرمایا کہ ہمارا کام یہہ نہین کہ اپنے ہمسایونکو نا امید کریں آپ کو چاہئے کہ انکے ساتھہ جاؤ۔ بی بی نے آپ کا حکم قبول

کیا اونکے ساتھ چلی گئین ایک عورت اوسی مجمع سی آئی اور اوس سے
پوچھا گیا کہ اوس مجمع کا کیا حال ہے اوس عورت نے بیان کیا کہ عورتون
نے بہت اچھے کپڑے اور بہت اچھا لباس پہنا ہوا تھا جب بی بی فاطمہ
آئی تو اون کا لباس دیکھکر سب حیران ہوگئے اور ایک دوسرے سے
کہتا تھا کہ یہہ کپڑا اس ملک کا نہین ہے یہہ کہان سے آیا ہے۔ جب بی بی فاطمہ
واپس آئے تو اونہون نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ کپڑے مجھکو کیون نہین
دکھائے گئے کہ مین خوش ہوتی آپ نے فرمایا کہ خدا کی یہی مرضی تھی کہ آپ نے
پہنے اور لوگ دیکھکر خوش ہوئے اور آپ نے نہین دیکھے۔

معجزہ (۶۵) زید بن ارقم رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ
ایک دن ہم پیغمبر صاحب کے ساتھ مدینہ کی گلیوں میں پھرتے تھے ایک
اعرابی کے خیمہ کے پاس گئے دیکھا کہ ایک ہرنی باندھی ہوئی ہے اور وہ
فریاد کررہی ہے اور کہتی ہے کہ یا رسول اللہ اس شخص نے مجھکو شکار کیا ہے
اور میرے دو بچے جنگل مین ہین اور میرا دودہ بند ہونے سے ایسا ہوگیا ہے
کہ تھن پھٹنے لگے ہین نہ مجھکو یہہ ذبح کرتا ہے اور نہ چھوڑتا ہے کہ مین اپنے
بچوں کو دودہ دے آؤن۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تجھکو چھوڑ دیا جاوے تو۔ تو واپس
آوے گی اوس نے کہا کہ ہان واپس آون گی اگر واپس نہ آئی تو خدا مجھکو عذاب
دیوے۔ آپ نے اوس کو چھوڑ دیا ایک تھوڑا عرصہ نہ گذرا تھا کہ وہ واپس
آئی آپ نے اوس کو اوسی جگہہ باندھ دیا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد اوس کا
مالک آیا اور آپ نے اوس سے پوچھا کہ اس ہرنی کو بیچتا ہے۔ اوس نے
کہا کہ آپ کی ملک ہے آپ نے اوس ہرنی کو چھوڑ دیا۔ زید ابن ارقم کی روایت
ہے کہ وہ ہرنی بھاگی جاتی تھی اور کہتی جاتی تھی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

معجزہ (۶۶) اہبان بن اوس خزاعی سے روایت ہے کہ ایک دن میں اپنی بکریوں میں تھا ایک بھیڑیا آیا اور اوس نے ایک بکری پکڑ لی اہبان اوسکے پیچھے دوڑا اور بکری چھوڑا ئی اور یہہ کہتا جاتا تھا کہ اس سے زیادہ ظالم بھیڑیا میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ بھیڑیے نے جواب دیا کہ مجھکو تو محروم کرتا ہے اوس چیز سے جو خدا نے میری روزی مقرر کی ہے۔ اہبان نے کہا کہ یہ تعجب کی بات ہے کہ بھیڑیا باتیں کرتا ہے بھیڑیے نے کہا تعجب اس بات کا ہے کہ ملک یثرب میں محمد پیغمبر نازل ہوا ہے اور وہ خدا کی کتاب کیطرف تم کو بلاتا ہے اور تم اوس کی پیروی نہیں کرتے اور تم اوس سے غافل ہو۔ اہبان نے کہا کہ اگر میں وہان جاؤن تو میری بکریان کون چراوے بھیڑیے نے کہا کہ بکریان تمہاری میں چراؤنگا۔ وہ بھیڑیا اہبان کی بکریان چراتا رہا اور اہبان اپنے ہمراہیون سمیت مسلمان ہو گیا۔

معجزہ (۶۷) روایت ہے کہ پیغمبر خدا کہ آپ ایک جنازہ پر گئے تھے بقیع غرقد میں اپنے دوستون کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ دور سے ایک بھیڑیا نظر آیا کہ اوس کا منھہ کھلا ہوا تھا اور آپ کی طرف آتا تھا آپنے یاروں کو کہا کہ اس کو راستہ دیدو کہ میرے پاس سوال کرنے کو آیا ہے اونہون نے راستہ دیدیا اور وہ بھیڑیا آپ کے پاس حاضر ہوا اور اوس نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ سب درندے جمع ہوئے ہیں اور اونہوں نے صلاح کر کے مجھکو آپ کی طرف بھیجا ہے اور میں یہہ عرض کرنے کو آیا ہون کہ آپ رنجات کو تقسیم کر دیوین کہ وہ اپنے مال مویشی بھیڑون سے حصہ مقرر کر دیوین اور ہم اوسی پر کفایت کرین انکے باقی مالکو ہاتھہ نہ لگاوین۔ آپنے لوگون کو کہا کہ اس کا یہہ سوال ہے سب دوستوں نے عرض کی کہ ہم حصہ مقرر نہین

کر سکتے ۔ آپ نے بہیڑیے سے کہا کہ تو سن لے میری امت کیا کہتی ہے ۔
بہیڑیے نے کہا کہ مجکو درندوں نے آپ کے پاس بہیجا ہے آپ کی امت
کے پاس نہین بہیجا ہے آپ کیا فرماتے ہین ۔ آپ نے کہا کہ مین بہی وہی کہتا
ہون جو میری امت کہتی ہے اور یہہ بہی فرمایا کہ کچھہ اور کہنا ہے وہ بہی کہدے
اوس نے کہا کہ درندے یہہ بہی عرض کرتے تہے کہ آپ کی بددعا اور آپ
کی امت کی بددعا سے ڈرتے ہین جو ہمارا نصیب ہے وہ ملتا رہے گا ۔
لیکن آپ اور آپ کی امت بددعا نہ دین ۔ آپ نے فرمایا کہ مین بددعا نہین
کرونگا وہ بہیڑیا خوش ہوگیا ۔ اور دم ہلاتا ہوا چلا گیا اور کہتا گیا کہ خدا کا شکر ہے
کہ پیغمبر صلعم نے ہمارا اچہا فیصلہ کر دیا ۔

معجزہ (۶۸) روایت ہے کہ آپ ایک جگہ گئے اور آپ حضرت علی
کرم اللہ وجہہ کا انتظار کرتے تہے ۔ حضرت امیر بہی وہان پہنچے ایک اعرابی
اونکے ساتہہ تہا پیغمبر صلعم خدا نے اوس اعرابی سے سوال کیا کہ تو کس قبیلہ سے
ہے ۔ اوس نے کہا کہ بنی منبہ قبیلہ سے ہون ۔ آپ نے فرمایا کہ یہہ بات ہوسکتی
ہے کہ تو ہمارے ساتہہ ایک بات کے کہنے مین شریک ہو جو زبان سے بہت
آسانی سے نکل سکتی اور پلہ اوسکا بہت بہاری ہے اور تجہہ کو بہت سا نفع
ہوگا اوس نے کہا کہ وہ بات کیا ہے ۔ آپ نے فرمایا کہ لا الہ الا اللہ محمد صلعم رسول اللہ
اوس نے کہا کہ بات تو اچہی ہے مگر لات عزے کی قسم کہ میرے سر پر اگر احد
کا پہاڑ رکہہ دیا جاوے تو اوس کا بوجہہ اس بوجہہ سے کم ہوگا ۔ پہر وہ اعرابی
حضرت عمر کے پاس گیا اور جاکر حضرت عمر کو کہا کہ یہہ جادوگر جہوٹہی نئی نئی
باتین کرتا ہے حضرت عمر نے یہہ بات سنکر تلوار کہینچی اور مارنا چاہا آپ نے
منع کیا کہ اس کو قتل مت کرو خدا اسکو سچا راستہ بتلا دیوے گا ۔ آپ نے

پھر اعرابی کو کہا کہ اسلام قبول کر اوس نے کہا کہ میرے ساتھہ جھہ تو بڑہ ہے میں
اسلام قبول نہ کرون گا جب تک تو بتلا نہ دیوے کہ اس تو برے میں کیا ہے آپ
نے فرمایا کہ اگر میں بتلا دون تو تو مسلمان ہو جاویگا۔ آپ نے فرمایا کہ تیرے تو برے
میں ایک ہرنی ہے آپ نے ہاتھہ ڈالکر ہرنی کو باہر نکال لیا اور آپ نے اوس ہرنی کو
کہا کہ اے ہرنی تو بات کر خدا کے حکم سے اور یہہ کہدے کہ میں سچا ہون یا
نہین اوس ہرنی نے کہدیا کہ لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ حقا پھر آپ نے
اوس سے پوچھا کہ تو اوسکے ہاتھہ میں کسطرح پھنس گئی۔ اوس نے کہا کہ میرے
دو بچے ہین شیر خوار کل میرے تھنوں میں دودھ نہ تھا اس واسطے میں
اور میرے بچے بھوکے رہے اور ہم رات بہر نہین سوئے۔ صبح میں کھانے
پینے کے واسطے باہر گئی اور اس نے مجھے شکار کر لیا یہہ بات سنکر آپ اور
آپ کے یار سب روئے پھر آپ نے اوس اعرابی سے کہا کہ تیرا اقرار تھا
اگر ہرنی ایمان لاوے تو میں بھی ایمان لاونگا اب اقرار کو پورا کر وہ اعرابی
بھی ایمان لایا اور کلمہ شہادت کا پڑھا۔ پھر اوس ہرنی نے آپ کی طرف
توجہ ہو کر کہا کہ یا رسول اللہ میرے ضامن ہو جاؤ اور مجھکو اجازت دو
کہ مین پھر واپس آؤن۔ آپ نے اعرابی سے کہا کہ مین اس کو خدا کے واسطے
چھوڑتا ہون اور چھوڑ دیا اور اوس نے جاکر اپنے بچون کو حال سنایا۔

معجزہ (۶۹) ایک رات پیغمبر خدا بی بی عائشہ کے گھر میں تھے۔ بہت
سی رات گذری تھی کہ ابو بکر بھی آ گئے آپ نے اون سے پوچھا کہ اس وقت
آنیکا کیا سبب ہے حضرت ابو بکر نے عرض کیا اس وقت میرا حاضر ہونا
صرف بھوکھ کا سبب ہے کہ مجھکو بہت بھوکھ لگی ہے۔ آپ نے کچھہ جواب
نہین دیا تھا کہ امیر عمر آ گئے اور اوسوقت بہت سی رات گذر چکی تھی آپ نے

اون سے پوچھا کہ ایسے وقت آنیکا کیا سبب ہے حضرت عمر نے عرض کیا کہ مجہکو اس وقت بہوکہہ آپ کے پاس لے آئی ہے تہوڑی دیر آپ نے توقف کیا حضرت علی آگئے ۔ آپ نے اون سے پوچھا کہ اس وقت گہر سے آنیکا کیا سبب ہے آپ نے فرمایا ۔ ما اخبرجنی الا الجوع ۔ آپ نے تہوڑی دیر اپنا سر جہکائے رکہا اور پہر سر اوٹہا کر فرمایا کہ خدا کی قسم میں چندروز سے بہوکہا ہون جو شکایت تم کو ہے وہ مجہکو بہی ہے کئی روز سے میں نے کہانا نہین کہایا اور شکم پر پتہر باندہے ہوئے ہین ۔ اوس وقت حضرت علی نے عرض کیا کہ آج میں نے مقداد بن اسود کے گہر میں کچہہ کہجورین دیکہی تہیں اوسکے درخت میں لگی ہوئین چلو سب وہان چلین ۔ سب ملکر وہان گئے ۔ وہ سوئے ہوئے تہے ۔ حضرت ابوبکر نے جاکر پہلے آواز دی مقداد کی لڑکی نے وہ آواز پہچانی اور اوس نے اپنی مان سے کہا کہ ابوبکر کی آواز ہے اوس کی مان نے جواب دیا کہ اتنی رات کو جو گذر گئی ہے ابوبکر کا کیا کام ہے آنے کا ۔ یہہ کہکر وہ پہر سو رہی پہر آپ نے حضرت علی کو بہیجا اور آپ نے بہی آواز دی مگر کچہہ جواب نہ ملا ۔ پہر آپ واپس چلے گئے پہر حضرت عمر کو بہیجا ۔ اونہون نے بہی آکر آواز دی اور اونکو بہی کچہہ جواب نہ ملا اور وہ بہی واپس گئے ۔ پہر پیغمبر خدا خود تشریف لے گئے اور اونہون نے جاکر کہا کہ اہل حدیقہ اگر تم جانتے ہوتے کہ تمہارا مہمان ایسی رات کے وقت کون ہے تو تم ہرگز نہ سوتے آپ کا آواز اوسی لڑکی نے سنا اور مان سے کہا کہ خدا نے مجہہ کو سچا کیا ۔ پہلے ابوبکر نے آواز دی تہی اور مین نے تجہہ کو تبلایا تہا تو نے اعتبار نہ کیا پہر حضرت علیؑ نے آواز دی اور میں نے تجہہ کو تبلایا اور تو نے نہ مانا ۔ پہر حضرت عمرؓ نے آواز دی اور میں نے تجہہ کو تبلایا اور تو نے نہ مانا ۔ اب پیغمبر خدا خود

آواز دیتے ہین۔ مقداد نے آپ کا نام سنا اور باہر آیا اور آپکے پیرون پر
گر پڑا اور اوس نے عرض کی میرا باپ اور ماں قربان ہوں آپ پر آپ
اس وقت کیسے تشریف لائے اور اندر تشریف لایئے۔ آپ نے فرمایا
کہ میں آؤن یا میرے ہمراہی بھی آوین۔ اوس نے عرض کی کہ سب آوین
سب اصحاب اندر گئے اور آپ نے مقداد سے فرمایا کہ کچھہ کھجورین تیرے
پاس ہین کہ میری مہمانداری کرے اوس نے کہا کہ خدا کی قسم کہ میرے
پاس تھوڑی سی کھجورین تھین جو مین نے اپنے ہمسایوں کو دیدین اور
مین اور میرا کنبہ سب بھوکے ہین آپ نے حضرت علی کو فرمایا کہ
برتن لے جاؤ اور کھجور کے درخت سے کہو کہ خدا کے حکم سے ہم کو کچھہ
کھجورین دیدے۔ حضرت علی نے جاکر آپ کا سلام اوس درخت
کو دیا اور یہہ بھی کہا کہ کچھہ کھجورین ہم کو دے اوسی وقت اوس درخت
کو کھجورین لگ گئیں آپ نے وہ برتن کھجورون سے بھر لیا اور حضرت کی
خدمت میں لے آئے سب اصحاب نے کھائین اور مقداد کے عیال نے
بھی کھائین اور پیغمبر خدا اپنے عیال کیواسطے اور بی بی فاطمہ کے عیال
کے واسطے بھی لے گئے۔

معجزہ (۱۰۷) انس بن مالک سے روایت ہے کہ جب یہہ آیت
کریمہ نازل ہوئی۔ یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجہروا لہ
بالقول کجہر بعضکم لبعض ان تحبطوا اعمالکم وانتم لا تشعرون۔ ثابت بن قیس جو
بہت بلند آواز اور خطیب تھا اپنے گھر مین چھپ رہا اور آپ کی خدمت
مین حاضر نہین ہوتا تھا۔ آپ نے اوس کا حال پوچھا تو ہمسایون نے کہا
کہ ہم کو اوس کا حال معلوم نہین۔ آپ اوسکے گھر مین آئے اور اوسکو دیکھا

کہ وہ گھر کے کنارہ مین بیٹھا ہوا ہے اور سر آگے ڈالا ہوا ہے۔ اوس کا حال پوچھا تو اوس نے بیان کیا کہ میرا حال بہت پریشان ہے کیونکہ میری آواز آپ کی آواز سے اونچی ہے اس واسطے میرے سب اعمال خبط ہوگئے اور مین دوزخ مین جانے کے لائق ہوگیا ہون۔ سعد نے آکر یہہ سارا حال حضرت کی خدمت مین عرض کیا۔ آپ نے سعد کو فرمایا کہ تم جاؤ اور اوس کو کہدو کہ تو دوزخی نہین ہے کہ جب تک جئیگا ہے تیرا نیک عیش ہو اور تو لڑکر شہید ہوجاوے اور بہشت مین داخل ہو اور یہہ صحیح ہوچکا ہے کہ ثابت بعد انتقال پیغمبر خدا کے لڑائی یمامہ مین شہید ہوگیا۔

معجزہ (۱۶) خریم بن عوف رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ مجھکو دکھایا گیا کہ میری امت مقام حیرہ کو فتح کریگی اور ایک لڑکی اونٹ پر سوار ہوگی اور وہ تجھکو ملے گی حضرت ابوبکر کے وقت مین خالد ابن ولید کو حیرہ کیطرف بھیجا گیا اور مین اوس کی ہمراہ تھا۔ دشمنون مین سے سب سے پہلے شیما کو مین نے پکڑ لیا اوسی صورت مین جسطرح سے پیغمبر خدا نے مجھکو فرمایا تھا اور پکڑ کر مین خالد کے پاس لے آیا اور مین نے کہدیا کہ یہ عورت پیغمبر خدا مجھکو بخش گئے ہین خالد نے مجھسے گواہ طلب کئے۔ عبداللہ بن عمر و محمد بن مسلمہ و محمد بن بشیر نے میری گواہی دی اور خالد نے شیما میرے حوالہ کردی اوس کا بھائی عبدالمسیح پیچھے سے آیا اور ہزار دینار دیکر میرے سے خرید کر لے گیا۔

معجزہ (۱۷) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک دن ابوجہل اس ارادے سے آیا کہ اگر پیغمبر خدا لات عزے کو سجدہ نہ کرین تو آپ کی گردن پر مین اپنا پاؤن رکھکر اونکے منہہ کو گرد و غبار سے آلودہ کردونگا

جیسا کہ وہ اپنے خدا کو سجدہ کرتا ہو اگر وہ غبار آلودہ کرلیتا ہے۔ ایک دن
آپ سجدہ کر رہے تھے اور اوس نے اس بات کو غنیمت سمجھا اور آپ کی
طرف بدنیتی کے خیال سے آیا۔ جب آپکے قریب پہنچا تو فوراً پیچھے واپس
ہوا اور ہاتھ سے اشارہ کرتا تھا۔ لوگوں نے اوس سے پوچھا کہ تجھ کو کیا ہوا
اور اوس نے کہا کہ میں آپ کی طرف جاتا تھا کہ مجھ کو آگے ایک غار نظر آئی
آگ کی بھری ہوئی اور بہت سے لوگ میں نے دیکھے کہ مجھ کو ہاتھوں سے
منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس طرف مت آؤ یہ حالت دیکھ کر میں
بہت ڈرا اور واپس آیا۔

معجزہ (۷۳) ابو ہنیک سے روایت ہے کہ عمر ابن خطاب نے
کہا کہ ایک دن پیغمبر خدا کو پانی چاہیے تھا اونہوں نے مجھے پانی مانگا اور
میں پانی کا پیالہ بھر کرکے گیا اوس پیالہ میں ایک بال تھا وہ بال میں نے
نکال لیا۔ آپ نے پانی پیکر فرمایا کہ خداوندا عمر کو تروتازہ رکھ ہنیک سے
روایت ہے کہ چورانوے برس کی عمر میں میں نے عمر کو دیکھا کہ اوس کی داڑھی
کا ایک بال بھی سفید نہیں ہوا تھا۔

معجزہ (۷۴) روایت ہے کہ ایک قوم نے عبدالقیس کے لوگوں
سے چند بکریاں خریدیں اور وہ حضرت کے پاس لائے اور حضرت سے
عرض کی کہ مہربانی فرما کر ان بکریوں پر کوئی نشانی ایسی لگا دو کہ سب بکریوں
پہچانی جائیں۔ آپ نے اپنی انگلی اون بکریوں کے کانوں میں پھیر دی
اون کے کان سفید ہوگئے اور مدت تک وہ اسی علامت سے شناخت ہوتی
رہی اور اون کی اولاد میں بھی وہ علامت باقی رہی۔

معجزہ (۷۵) عروہ بن زبیر روایت کرتا ہے کہ نضر بن حارث اور لوگوں

میں سے تھا جو آپ کو ایذا پہنچایا کرتے تھے اور ہمیشہ اس بات پر منتظر تھا کہ کہیں آپ کو اکیلا ملجاوے اور آپ کو ایذا پہنچا دے یا قتل کرے ایک روز آپ اکیلے قضاء حاجت کے واسطے حجون کے کنارے گئے اس وقت لوگ اپنے گھروں میں تھے نضر بن حارث نے فرصت کو غنیمت سمجھا اور آپ کی طرف روانہ ہوا جب آپ کے نزدیک پہنچا تو کانپتا ہوا واپس ہوا اور ابو جہل کے پاس آیا اوس نے پوچھا کہ تو کہاں تھا جواب میں کہا کہ میں محمد صاحب کے مارنے پر تیار تھا جب اوسکے نزدیک پہنچا تو میں نے دیکھا کہ کالے سانپ اوسکے سر پر سایہ کئے ہوئے ہیں اور منہ اونکے کھلے ہوئے ہیں اور میرے نگل جانے کی فکر میں ہیں اوس جگہہ سے میں ناامید ہوکر واپس آیا ہوں۔

معجزہ (۹۶) عتبہ بن ابولہب و محمد بن اسحاق رحمتہ اللہ علیہ روایت کرتا ہے کہ ابو العاص بن ربیع بھانجہ بی بی خدیجہ کا تھا اور بی بی خدیجہ نے زینب آپ کی لڑکی اوس کو دی ہوئی تھی اور آپ کی دوسری لڑکی رقیہ عتبہ بن ابولہب کے نکاح میں تھی ان دونوں نے یہ افترا بنایا کہ آپ کی لڑکیاں آرام سے رہتی ہیں اور آپ کو اون کا کوئی نقصان نہیں اس واسطے صلاح یہ ہے کہ آپ کی لڑکیوں کو طلاق دیویں اور بڑے آدمی قریش کی لڑکیاں تم کو ملجاویں ابو العاص نے کہا کہ خدا کی قسم ہے کہ میں اپنی عورت سے جدا نہیں ہوسکتا اور کسی عورت کو اوس پر ترجیح نہیں دیتا۔ عتبہ نے کہا کہ اگر سعید بن ابو العاص کی لڑکی مجھکو مل جاوے تو رقیہ کو میں طلاق دیدونگا۔ قریشوں نے وہ لڑکی اوس کو دلادی اس واسطے عتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حاضر ہوکر یہ بات کہدی کہ

ہیں اونھون نے رقیہ آپ کی لڑکی کو طلاق دی ہے اور آپ کی طرف اوس نے
اپنے منہہ کا پانی بھی آپ کیطرف پھینکا اور گالیان بھی دین آپ نے
برا بھلا اوس کو کچھہ نہین کہا صرف یہ کہا کہ اے خدایا اپنے کتون میں سے
ایک کتا عتبہ کے اوپر چھوڑ دے۔ اوس نے گھر مین آنکر ابو لہب سے
اپنا حال بیان کیا ابو لہب باوجود دشمنی کے یہ بات سنکر بہت رنجیدہ
خاطر ہوا اور کہا کہ آپ کی دعا خالی نہین جاے گی جب قریش تجارت کے
واسطے شام کی طرف گئے تو ابو لہب نے اپنے سب دوستون کو کہدیا کہ
عتبہ کی حفاظت رکھو کہ کوئی نقصان اس کو نہ پہنچے اور یہ مقرر کیا کہ سارا
مجمع ایک جگہ اوترا کرین اور عتبہ درمیان مین ہو اور اونٹون کا قلعہ بنادین
ایک رات شیر آیا اور وہ ہر ایک کو سونگتا پھرا اور کسی شخص کو اوس شیر نے
نقصان نہ پہنچایا اور نہ کسی کو مارا جب عتبہ کے پاس آیا اور اس کو سونگھا
تو اوس کو پکڑ لیا اور پکڑکر سب اونٹون اور سب قافلہ سے باہر ہوگیا اور
باہر لیجا کر ایسا چبایا کہ کوئی ہڈی باقی نہ رہی اور اوس کا کوئی گوشت
پوست جسم پر نہ رہا۔

معجزہ (۷۷) حضرت امیر المومنین علی سے روایت ہے کہ ایک
دن بہت سے قریش آپ کے پاس آئے اور اونھون نے کہا کہ آپ
نے وہ دعوے کیا ہے کہ آپ کے باپ دادا نے بھی نہین کیا تھا
اگر آپ ہم کو کوئی معجزہ دکھادین تو ہم سمجھین گے کہ آپ نبوت کا دعوے رکھتے
ہین آپ نے پوچھا کہ کیا معجزہ ہو۔ اونھون نے کہا کہ اس درخت کو بلاؤ کہ
وہ جڑ مین اکھیڑ کر آپ کے پاس آجاوے۔ آپ نے فرمایا کہ خدا قادر
ہے اگر ایسا ہو تو تم ایمان لاؤ گے۔ اونھون نے کہا کہ ہم ایمان لاوینگے

آپ نے اوس درخت کو کہا کہ اے درخت کہ اگر تجہہ کو خدا جل وعلا کے ساتہہ ایمان ہے اور تو جانتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہون تو تجہہ کو چاہئے کہ سب جڑہین اپنی اکہاڑ کر میرے پاس آ۔ حضرت علی فرماتے ہین کہ خدا کی قسم جب آپ نے فرمایا تو وہ درخت اپنی جڑہین اکہیڑ کر آپ کی طرف روانہ ہوا اور اوس کے آنے کی آواز آرہی تہی وہ چلتا ہوا آپ کے پاس آگیا اور آ کر کہڑا ہوا اور جو اس کے سر پر اونچی شاخ تہی اوس سے سایہ آپ پر کر دیا اور کچہ شاخون کا سایہ میرے سر پر ہوگیا۔ جب مشرکون نے یہ حال دیکہا تو اونہون نے پہر عرض کی کہ اب اس کو حکم دو کہ ادہا یہان کہڑا رہے اور آدہا اپنی جگہ پر چلا جاوے۔ آپ نے اشارہ کیا تو آدہا درخت پہر واپس ہوگیا اور آدہا وہان کہڑا رہا۔ پہر اونہون نے کہا کہ اب اس کو حکم دو کہ یہ وہان چلا جاوے اور وہ اس جگہ پر آجاوے آپ نے اشارہ کیا جو وہان کہڑا تہا وہ اس طرف آگیا اور اس جگہ کہڑا تہا وہان چلا گیا جب مین نے یہ حال دیکہا تو مین نے کلمہ پڑہا اور کہا کہ اس درخت نے آپ کی پیغمبری پر گواہی دی ہے اور وہ جو کافر تہے اونہون نے کہا کہ محمدؐ بڑا چالاک جادوگر ہے۔

معجزہ (۷۸) جب حضرت غزوہ بنی ثعلبہ سے واپس ہوئے ایک ایک اونٹ آپکے پاس آیا اور آپکے ساتہہ اوس نے باتین کہین۔ آپ نے اپنے اصحاب سے پوچہا کہ تم جانتے ہو کہ یہ اونٹ کیا کہ رہا ہے جابر نے کہا کہ ہم نہین جانتے خدا اور اوسکا رسول جانتا ہے۔ آپنے فرمایا کہ یہہ مجہہ کو کہہ رہا ہے کہ جس مالک کی مین ملکیت ہون مین تمام عمر اوس کی خدمت کرتا رہا ہون جیسے وہ چاہتا رہا اب مین بوڑہا ہوگیا ہون اور مجہے لاگ لگ

گیا ہے اب وہ چاہتا ہے کہ مجھ کو ذبح کرے اور سیر گوشت بیچے ۔ آپ نے
جابر کو کہا ۔ جابر نے کہا کہ میں اس کے مالک کو نہیں جانتا آپ نے فرمایا کہ یہ اونٹ
تجھ کو بتلاویگا میں اور اونٹ دونوں روانہ ہوئے اور بنی خطمہ کے قبیلہ میں
پہنچے اور پوچھا کہ اس اونٹ کا کون مالک ہے ایک شخص نے کہا کہ میں مالک
ہوں ۔ میں نے کہا کہ تجھ کو رسول خدا یاد فرماتے ہیں ۔ میں اور وہ اور اونٹ
تینوں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے اوس مالک کو بتلایا کہ یہ اونٹ
تمہاری نسبت ایسی ایسی باتیں کرتا ہے یہ درست ہے ۔ اوس نے کہا کہ
سچ کہتا ہے آپ نے کہا کہ یہ اونٹ میرے پاس بیچ دے اوس نے عرض
کیا کہ آپ کا مال ہے بیچنے کی کوئی ضرورت نہیں ۔ آپ نے کہا کہ بغیر قیمت
کے میں نہیں لیتا ۔ آپ نے قیمت دیکر اونٹ مول لے لیا اور اوس کو جنگل
میں چھوڑ دیا جو کوئی چاہتا تھا کہ اوس پر سواری کرے وہ حضرت سے پوچھ
کر سواری کرتا تھا ۔ جابر کہتا ہے کہ تھوڑے روز تک اوس کے زخم اچھے ہوگئے
اور تندرست ہوگیا ۔

معجزہ (۹۷) بنی مخزوم کی قوم نے ارادہ کیا کہ آپ کو اوس وقت قتل کریں
کہ جب آپ نماز پڑھ رہے ہوں ۔ ابوجہل اور ولید ابن مغیرہ دونوں گئے
اور آپ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے پہلے ولید ہی اس ارادہ سے گیا جب
وہ نزدیک پہنچے تو آپ قرآن شریف پڑھ رہے تھے وہ آواز سنتا تھا لیکن
آپ کو دیکھتا نہ تھا کہ کہاں ہیں وہ واپس آیا اور پھر ابوجہل گیا اوس نے بھی
سنا کہ قرآن شریف پڑھ رہے ہیں ادھر ادھر پھر کر تلاش کیا لیکن آپ کو
نہ دیکھ سکا اور سب واپس آگئے اور یہ آیت نازل ہوئی ۔ وجعلنا من بین
ایدیھم سدا ومن خلفھم سدا فاغشیناھم فھم لا یبصرون ۔

معجزہ (۸۰) روایت ہے حضرت حسن رضی اللہ تعالے عنہ سے آپ نے فرمایا کہ ایک شخص کی ایک لڑکی تہی اوس نے اوس کو دریا میں ڈالدیا وہ مرگئی اوس کا باپ پیغمبر صاحب کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی کہ دعا فرماؤ کہ میری لڑکی زندہ ہوجاوے آپ نے کہا کہ اوس ہودبا کے کنارے پر چل اور آپ بہی ساتہہ گئے وہان جاکر آپ نے اوس لڑکی کا نام پوچہہ کر پکارا کہ زندہ ہوجا تو خدا کے حکم سے وہ لڑکی اوس رودبار الی سے نکل آئی اور اوس نے کہا کہ لبیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ تیرے مان باپ مسلمان ہوگئے ہین اور چاہتی ہے کہ ان کو تمہارے مان باپ کے حوالہ کردین اوس کہا کہ مان باپ کی کچہہ ضرورت ہاہین کیونکہ مین نے اپنے خدا کو ان سے بہتر مہربان پایا ہے۔

معجزہ (۸۱) نعمان بن بشیر انصاری سے روایت ہے کہ ایک شخص مسلمان مدینہ مین فوت ہوگیا اور اوس کو کفن پہنایا گیا اور اوس کے گرد عورتین جمع ہوکر شور وغل کررہی تہین اوس میت نے آواز دیا کہ چپ کررہو وہ چپ ہوگئین اوس نے کہا۔ محمد الرسول النبی الامی وخاتم النبین کان ذلک فی الکتاب مسطورا۔ پیچہے اوس نے کہا کہ سچ۔ سچ ہے اوس کے بعد کہا کہ السلام علیک یا رسول اللہ ورحمتہ اللہ وبرکاتہ اور پہر مرگیا۔

معجزہ (۸۲) عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک اندہا آپ کے پاس حاضر ہوا اور اوس نے التجا فرمائی کہ آپ دعا فرماوین کہ میری آنکھین درست ہوجاوین آپ نے فرمایا کہ وضو کرکے دو رکعت نماز پڑہہ اور پہر دعا مانگ اور دعا میں یہ بات کہدے کہ تیرے محمد کو مین شفاعت کے واسطے لایا ہون کہ میری آنکھین اچہی ہوجاوین۔ اوس

سے نے نماز پڑہی اور یہ دعا کی اوسکی آنکہین اچہی ہوگئین اور وہ اپنے گہر کو واپس گیا

معجزہ (۳۳۸) روایت ہے کہ بارہ ہزار کافر امتحان کرنیکے واسطے آپ کے پاس حاضر ہوتے اور اونکے ساتہہ ایک بت تہا کہ نام اوس کا حبل تہا اوس بت کو اونہون نے پہاڑ پر رکہہ دیا اور بہت زیور اور کپڑے پہنائے ہوئے تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوس قوم کی پیشوائی کے واسطے گئے اور جاکر اون کو کہا کہ خدا واحد پہ ایمان لاؤ اور اس پتھر کو پوجنا چہوڑ دو۔ اونہون نے کہا کہ اپنا کوئی معجزہ دکہلاؤ آپ نے فرمایا کہ چلو حبل کے پاس اور سب جمع ہوکر حبل کے پاس گئے۔ آپ نے اون لوگون سے فرمایا کہ اس کے زیور اور کپڑے اوتار لو۔ اونہون نے زیور اور کپڑے سب اوتار لیئے آپ نے اپنا عصا اٹہا کر اوس کے سینہ پر رکہا اور کہا کہ اے حبل مین کون ہون اوس بت کو خدا نے زبان دی اور کہا کہ انت رسول اللہ رب السموات والارض جب اوس بارہ ہزار آدمی نے یہ بات دیکہی تو اونہون نے بہی کلمہ شہادت کا پڑھا اور کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ اور یہ آیت اوس قوم کے بارے مین نازل ہوئی۔

فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم و یحبونہ

معجزہ (۳۴۸) روایت ہے کہ پیغمبر خدا اپنے یارون کے سمیت بقیع غرقد میں تشریف لے گئے۔ ایک بہیڑیا آپ کے پاس آیا اور اوس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ درندے اس نواح کے سب جمع ہوئے ہین اور اونہون نے مجہہ کو آپ کے پاس بہیجا ہے کہ آپ اپنی امت کے ساتہہ مشورہ کرین کہ جو اونکے جانور لاغر اور ضعیف ہون وہ ہم کو دے دیوین آپ نے امت کے ساتہہ صلاح کی اصحاب نے بیان کیا کہ مال زکوۃ ہم پر فرض ہے

اور ہم وہ ادا کرتے ہین درندون کا کوئی حصّہ خدا نے مقرر نہین فرمایا اسواسطے ہم کوئی حصّہ مقرر نہین کر سکتے۔ آپنے بہیڑیے کو کہا کوئی اور بات ہے۔ اوس نے کہا کہ اور یہ ہماری عرض ہے کہ ہمارے اوپر آپؐ بددعا نہ فرماوین جو ہمارے نصیب ہوگا وہ ملتا جاوے گا۔ آپؐنے فرمایا کہ مین بددعا نہین کرونگا بھیڑیا بہت خوش خوش روانہ ہوا اور یہ کہتا جاتا تہا کہ شکر ہے خدا کا کہ جو فیصلہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم صاحب نے ہمارا کیا ہم راضی ہین۔

معجزہ (۵۰) ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ قیصر روم کے پاس تھا۔ قیصر سے اور اوسکے نوکرون سے مین آپ کے اوصاف سناکرتا تہا۔ جب وہان سے رخصت ہوکر واپس آیا تو پھر ایک جانور جو مجھکو ملتا تہا وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا تہا۔ چلتا ہوا مین ایک گھوڑے کے پاس پہنچا جو اپنے مالک سے بہاگ کر جنگل مین پہرتا تہا۔ مین نے چاہا کہ اوسے پکڑ دون۔ اوس نے میری طرف منہ کرکے لا الٰہ الا اللہ پڑہا مین نے کہا کہ عجب یہ گھوڑا ہے کہ باتین کرتا ہے۔ اوس گھوڑے نے مجھکو کہا کہ تو اس سے عجب بات دیکھنی چاہتا ہے مین نے کہا کہ ہان اوس گھوڑے نے کہا کہ خدا نے تجھکو پیدا کیا ہے اور اب تک تجھکو رزق پہنچاتا ہے صبح اور شام اور نہار اور پچھلے پہر اور رزق پہچانے مین کچھ نقصان نہین کرتا اور تو اس خدا اور رسولؐ کے ساتھ ایمان نہین لاتا۔ مین نے کہا کہ رسولؐ کون ہے اوس نے کہا کہ محمد علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام النبی العربی الہاشمی القرشی الابطحی المکی المدنی صاحب التاج والہراوۃ والمعراج۔ مین نے اوس سے کہا کہ تو یہ کہان سے کہتا ہے۔ اوس نے کہا کہ خدا نے مجھکو الہام فرمایا ہے۔ مین جانتا ہون کہ خدا ایک ہے اور حضرت محمد رسولؐ اوسکے

پیغمبر ہین ؎

معجزہ (۸۶) روایت ہے کہ پیغمبر خدا نے حسین ایک ناصی عرب سے کہا کہ مسلمان ہوجا اوس نے نہ مانا پہر آپ نے فرمایا کہ اگر وہ جسکی تو ہمیشہ پوجا کرتا ہے میرے ساتھہ باتین کرے تو مسلمان ہوگا۔ اوس نے کہا کہ پچاس سال سے مین اوسکی عبادت کرتا ہون کبہی اوس نے میرے ساتھہ بات نہین کی تو آپ کے ساتھہ کسطرح باتین کریگا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر کرے تو پہر تو مسلمان ہوجاویگا اوس نے کہا کہ ہان۔ آپ نے بت کیطرف دیکہا اور دیکہہ کر پوچہا کہ مین کون ہون۔ اوس نے کہا کہ آپ سچے خدا کے رسول ہین جب اوسنے دیہہ حال دیکہا تو مسلمان ہوگیا اور کلمہ پڑہا ؎

معجزہ (۸۷) اسامہ بن زید کہتا ہے کہ پیغمبر خدا حج کو تشریف لیجاتے تہے۔ رستہ مین ایک عورت اپنے لڑکے کو ہودے پر اوٹہائے ہوئے ملی اوس نے بیان کیا کہ اس لڑکے کو ایک زحمت ہوتی ہے جیسے جن چڑہ جاتا ہے۔ حضرت نے لڑکا اوس کے ہاتہہ سے لے لیا اور اپنے منہہ کا لعاب اوسکے منہہ مین ڈالا اور فرمایا کہ نکل جا دشمن خدا کہ مین رسول خدا ہون۔ یہہ کہکر لڑکا اوسکی مان کو واپس دیا جب آپ حج سے واپس آئے تو وہ عورت ایک بکری کباب کرکے آپکے پاس لائی آپنے پوچہا کہ لڑکے کا کیا حال ہے اوس نے کہا جب سے آپ گئے ہین اسکو کوئی بیماری نہین ہوئی۔ آپ نے وہ کباب کہائے اور مجہکو فرمایا کہ باہر جاکر دیکہہ کہ قضاء حاجت کے واسطے کوئی جگہہ پناہ کی ہے یا نہین۔ مین نے باہر جاکر دیکہا کہ ایک جگہہ تین درخت کہجور کے کہڑے ہے تہے اور چند ایک پتہر اونکے پاس پڑے ہوئے تہے مین نے آکر عرض کیا آپنے فرمایا کہ اون درختون سے کہدے کہ جمع

ہو جاوین اور مجھکو پناہ دیلوین۔ قضاء حاجت کیواسطے مین نے جاکر اون درختو
سے کہدیا وہ درخت اپنی جڑ مین اکہاڑکر اکٹھے ہو گئے اور پتھر بھی جمع ہو گئے
مین نے آکر حضرت کی خدمت مین یہہ حال عرض کر دیا۔ آپنے فرمایا کہ پانی لی
چل۔ مین پانی لیگیا اور آپنے قضاء حاجت کرکے وضو کیا اور پھر آپ خیمہ مین
آئے اور مجھے کہدیا کہ ان درختون سے کہدے کہ اپنی اپنی جگہہ واپس جاوین
وہ جسطرح سے اکٹھے ہوئے تھے اوسی طرح واپس گئے ❊

معجزہ (۸۸) قتادہ بن مرحان سے روایت ہے کہ آپ نے
اپنا ہاتھ مبارک اوسکے منہہ پر پھیرا اور وہ بوڑھا ہو گیا تھا اور بوڑھاپن کی تاثیر
اوس کے جسم سے نظر آتی تھی جب وہ مرنے لگا راوی کہتا ہے کہ اوسکے
مرنے کیوقت مین وہان تھا ایک عورت میری پیٹھہ سے گذری اور اوس
عورت کا منہہ اوسکے چہرے سے نظر آرہا تہا جیسا شیشے مین منہہ نظر آتا ہے

معجزہ (۸۹) اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ ایک دن مین
بی بی فاطمہ کے گہر تہا پیغمبر خدا وہان آئے اور بی بی نے اونکے پاس شکایت
کی کہ تین دن گذرے ہین میرے بچون نے اور میرے خاوند نے کہانا
نہین کہایا۔ آپنے ہاتھہ اوٹھا کر دعا کی کہ خداوندا محمد کیواسطے ایک کہانا بہشت
سے بہیج جیسا کہ مریم بنت عمران کیواسطے تو نے بھیجا تھا۔ بی بی فاطمہ کو
آپ نے فرمایا کہ اندر جاکر دیکہو۔ اونہون نے دیکہا کہ ایک کاسہ جواہرات
سے جڑا ہوا دیکہا۔ ایک ٹکڑا گوشت کا اوس مین رکہا تھا اور کچھ شریدا اور اوس
کہانے سے ایسی خوشبو آتی تھی جیسی کستوری کی ہوتی ہے۔ آپنے فرمایا
کہ کہاؤ محمد کے خدا کے نام سے روایت ہے کہ وہ کہانا سات روز تک
وہان رہا اور اہل بیت اوس کو کہاتے رہے۔ ایک روز حضرت امام

حسنؓ گھر سے باہر آئے اور ایک لقمہ گوشت لئے انکے ہاتھ مین تہا۔ ایک یہود
عورت اونکے سامنے آئی اور پوچھا کہ یہ گوشت آپکو کہان سے ملا ہے
آپ نے اوسکی طرف ہاتھ اوٹھایا کہ اوسکو دیوین قضا سے وہ لقمہ کسی
فرشتہ نے اونکے ہاتھ سے لیلیا اور وہ برتن بھی اوٹھایا گیا پیغمبر خدا نے
فرمایا کہ اگر اسبات کو یہہ ظاہر نہ کرتے تو جب تک انکی زندگی تھی اُن کے
واسطے یہہ کھانا کافی تھا۔

معجزہ (۹۰) روایت ہے کہ ایک اعرابی آپکے پاس آیا
اور چمڑہ اوسکے مونڈھون پر تہا اور آپ اپنے اصحاب مین بیٹھے ہوئے تھے
اوس نے آکر پوچھا کہ تم لوگون سے محمدؐ کون ہے۔ اونہون نے بتلایا تو
اوس نے آپسے سوال کیا کہ اگر آپ پیغمبر ہین تو آپ بتلادیوین کہ اس چمڑی
کے اندر کیا چیز ہے آپ نے فرمایا کہ اگر مین بتلادون تو۔ تو مسلمان ہوجائیگا
اوس نے کہا کہ ہان۔ آپنے فرمایا کہ تو فلانے جنگل سے آتا تہا اور تُنے
تو نے دیکھا کہ کبوتری کے دو بچے ہین تو نے دونون بچے اوسکے اوٹھا لئے
اون بچون کی مان آئی کہ بچے وہان موجود نہین اسواسطے وہ کبوتری
تیرے پیچھے پڑی اور آپکو تیرے اوپر گرا دی تھی اعرابی نے اوس چمڑے
کو کھولکر دیکھا تو کبوتری کے بچے نکلے اوسی وقت وہ کبوتری بھی پہنچ گئی اور
بچون پر گر پڑی اوس اعرابی نے بچون کو چھوڑ دیا اور آپ مسلمان ہوگیا۔

معجزہ (۹۱) روایت ہے کہ آپکے وضو کا پانی زینبؓ نے اپنے مُنہہ
پر مللیا اور وہ لڑکی تھی اوس کا مُنہہ نورانی ہوگیا۔ نوے برس کی عمر تک مُنہہ
اوس کا نورانی رہا اور جوان نظر آتی تھی۔

معجزہ (۹۲) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ایک دن پیغمبر

خدا نے مجھے بلایا اور بلا کر فرمایا کہ آپکو ملک یمن پر خلیفہ بنا کر بھیجا جاتا ہے مین
نے عرض کیا کہ مجھکو آپ خلیفہ بنا کر بھیجتے ہین مگر قضا کا حکم اور شرعی سزا اون کا
حال مجھکو کچھ معلوم نہین آپنے مجھکو لٹا دیا اور پیر مبارک سے میرے شکم
کو ملا اور اپنے منہہ کا لعاب میرے منہہ مین ڈالا اور زبان سے کچھ فرمایا جسکو
مین نہین سمجھتا پہر مجھکو فرمایا کہ اہل یمن کے درمیان حکم کرین چلا آیا اور اوس وقت
سے اب تک حکم کرتا ہون خدا کی قسم ہے کہ قضا کا کوئی کام مجھ سے پوشیدہ نہین
رہا اور مجھکو کچھ مشکل نہین پڑا ۔

معجزہ (۳۹۳) فاطمہ بنت اسد حضرت امیر المومنین کی مان فوت
ہوگئی حضرت امیر فرماتے ہین کہ مین اوس روز اونکے پاس گیا اور جا کر عرض
کیا کہ میری مان فوت ہوگئی ہین۔ آپکو سنکر بڑا رنج ہوا اور آپنے فرمایا
کہ وہ میرے ساتھ مان کیطرح برتاؤ کرتی رہین اور جو نیکیان میرے ساتھ
کین ہین وہ چچا ابو طالب سے بڑہکر تھین آپنے اپنی چادر ام سلمہ کو دی اور
پیراہن بہیجا اور فرما بہیجا کہ اونکو غسل دیکر کفن پہناؤ اور جب فارغ ہو جاؤ تو
مجھکو اطلاع دو اونہون نے غسل دیکر اور کفن پہنا کر ایک تختہ پر لٹایا اور جنازہ
پڑہنے کی جگہہ پر لے آئے آپنے اون کا جنازہ پڑہا اور اوسکو لحد مین اوتار
کر تہوڑی دیر آپ خاموش رہے پہر آپنے فرمایا کہ اے فاطمہ بنت اسد
تونے وہ دیکہہ لیا ہے جسکا مین ضامن ہوا تہا۔ اوس بی بی نے فرمایا کہ ہان
یا رسول اللہ مین نے دیکہا سب کچھ خدا آپکو نیک جزا دیوے۔ حیات مین
اور ممات مین یہہ سنکر آپ اوسکی قبر سے باہر نکلے اور مٹی ڈالدی۔ ایک شخص
نے قریشیون مین سے آپسے پوچھا کہ جسطرح ہمنے اسکے دفن کرنے مین کوشش
کی ہے اور مناجات خدا کی۔ کی ہے اسکے پہلے کسی مردے کی بابت نہین کی ہے

آپ نے فرمایا کہ ایک وہ میرے بیٹھی ہوئی تھی اور مین یہہ آیت پڑھ رہا تہا۔ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰی کَمَا خَلَقْنٰکُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۔ مجہسے اوس عورت نے سوال کیا کہ فرادیٰ کے کیا معنے ہین مین نے جواب دیا کہ ننگا یعنے بغیر لباس کے اوس نے کہا کہ افسوس ہمارے حال پر کہ ہم ننگے ہوکر جاوینگے مین نے خدا سے سوال کیا کہ اسکا بدن ننگا نہ ہو اور اس کا کفن قبر مین گرنہ جاوے اور مین نے یہہ بھی عرض کی کہ اسکو منکر نکیر اسکے ساتہہ نرمی سے پیش آوین اور مین نے یہی اوس سے پوچہا تہا کہ جو ضمانت مین نے دی تہی وہ پوری ہوئی تو اوس نے مجہکو کہا کہ تمکو خدا جزا ئے خیر دیوے ✤

معجزہ (۹۴) روایت ہے کہ پیغمبر خدا ایک چرواہے پر گذرے کہ وہ کلمہ شریف پڑھ رہا تہا آپنے اوس سے پوچہا کہ تو نے خدا کو کسطرح سے پہچانا اوس نے کہا کہ مین نے ان تھوڑی سی بکریون کو دیکہا کہ بغیر چرواہے کے ان کا کام نہین چلتا اور جب تک ان کی محافظت نہ کیجاوے یہہ زندہ نہین رہ سکتین پہر مین سات طبقے آسمان اور زمین کے درمیان مخلوق ہے سکو دیکہا انکو دیکہکر میرا خیال یہہ ہوا کہ انکے پیدا کرنے والا اور انکی حفاظت کرنے والا ضرور کوئی ہے اور وہ خدا ہے آپنے کہا کہ خدا کو تو نے پہچانا لیکن رسول کو کسطرح پہچانا اوس نے جواب دیا مین آسمان کیطرف دیکہا کرتا تہا کہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اور مین نے خیال کیا کہ آسمان کیطرف سے جو آواز آتا ہے یہ سچا آواز ہے پہر اوس چرواہے نے آپسے کہا کہ معلوم ہوتا ہے محمد آپ ہین آپنے فرمایا کہ ہان محمد مین ہون پہر اوس نے عرض کیا کہ میری یہہ خواہش ہے کہ آپکے واسطے ایک بکری ذبح کرون اور آپکی مہمانداری کرون۔ آپنے فرمایا کہ مہمانی قبول کرنیکا مجہکو حکم ہے۔ اوس نے ایک بکری کو ذبح کرنا

چاہا۔ اوس بکری سے کہا کہ مجھکو ذبح نہ کر کیونکہ میرے پیٹ مین بچے ہے پہر اوس نے دوسری کو پکڑا اور اوسے ذبح کرنا چاہا اوس نے عذر کیا کہ میرا بچہ دودھ پیتا ہے اور چھوٹا ہے مجھے ذبح نہ کر۔ پہر اوس نے تیسری کو پکڑا اوس نے بلا عذر ذبح ہونا قبول کیا اور اوس نے کہا کہ مین پیغمبر کی غذا بن جاؤن تو اس سے بہتر اور مجھے کیا ہے +

معجزہ (۵۹) انس بن مالک سے روایت ہے کہ آپکے عہد مین ایک عالم یہودیون مین سے تہا کہ اوس کا نام جلیب تھا اور اُس کا ایک بیٹا تہا اوس کا نام یہباب تہا وہ لڑکا ایسا خوبصورت تھا اور خوب سیرت تہا اوس وقت کے یہودیون مین سے اوس لڑکے جیسا اور کوئی نہ تہا اور سب سے زیادہ ہوشیار اور لائق وہ تہا۔ ان دن اپنے باپکے خزانہ مین گیا اور ایک ڈبیہ اوس نے دیکھی جو سونے کی بنی ہوئی اور کستوری کی مہر اوس پر لگی ہوئی تھی اور مطلب اوس مہر کا یہ تہا کہ کسی شخص کو یہ حال معلوم نہ ہو کہ اسکے اندر کیا ہے ریٹا بہت غصہ کہا کر باہر نکلا اور اپنے باپسے کہا کہ مین نے ایک ڈبیہ دیکھی ہے جو سر بمہر اور تیری بہت محبت اور شفقت میرے اوپر ہے لیکن اوس ڈبیہ مین جو کچھ ہے اوس کا حال مجھسے چھپا رکہا ہے۔ اوس یہودی نے کہا کہ مجھکو خدا کی قسم کہ اوس مین نہ موتی ہین نہ جواہرات ہین مجھکو تجہے بتانے سے دریغ ہوتا۔ اوس مین کئی ایک ورق ہین کہ ایک شخص عربی چھوٹا پیدا ہوگا اور اوس کا حال لکہا ہوا ہے اور جب تو عالمون کی صحبت مین بیٹھکر ہوشیار ہو جاویگا اور حکیمون کی باتین سنے گا اور اوسکے پڑھنے کی لائق ہوگا تو مین تجھکو دکہا دونگا میرے چھپانیکی یہی وجہ ہے ایک دن جلیب شراب پیکر مست ہوگیا اور یہباب نے فرصت سمجھکر چراغ

ہاتھہ مین لیکر باپ کے خزانہ مین چلا گیا اور اوس کی موہر اوس نے اوتار دی اور
اوس کا ڈہکن اوٹھایا اوس ڈبیا مین سے ایسی روشنی ہوئی کہ چراغ کی کچھ حاجت
نہ رہی اور ایک ورق پر اوس نے لکہا ہوا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور
پہر آپ کا حلیہ لکہا ہوا تہا اور وہ حلیہ یہہ تھا محمد صاحب کا مُنہ اور پیشانی کشادہ
ہو گی اور دو ابرو ملے ہوئے ہونگے اور داڑہی بڑی بہاری ہو گی نیک حال
اوس شخص کا ہو گا جو اوس کے زمانے مین پیدا ہوا اور اون کی باتین سُنے
جو کلام اوس پر نازل ہو گی وہ قرآن شریف ہو گا اور دین اوس کا اسلام ہو گا
اور وہ خدا کے بندون کو خدا کی طرف بلا دیگا اور کسی ملامت اور ظلم سے نہین
ڈریگا۔ جب بہیا بے نے یہ کتاب دیکہی تو پیغمبر صاحب کی محبت اوس کے
دل بیٹھ گئی اور اوس نے اون ورقون کو مُنہہ سے چومان اور آنکھون اور سر
پر رکہا اور کہا کہ افسوس ہے اے محمد کہ زمینون پہ ہے یا آسمان پر اور بہت
رویا اور اُسی خیال مین وہ بیہوش ہو گیا۔ اوسکی مان نے اوس کا حال آکر
دیکہا تو اوسکو اوٹہا کر باپ کے پاس لے آئی جب باپ نے بیٹے کا یہہ حال دیکہا تو
اوس نے اپنا مُنہ اوسکے منہہ کے ساتہہ لگایا اور اوسکا ماتہا چومتا تہا اور روتا
تہا اور بہت افسوس کرتا تہا بیٹے کو جب ہوش آئی تو اوس نے باپ کو اپنے سرہانے
بیٹہے ہوئے دیکہا اور اوس نے کہا کہ اے اندہے ہرگز تیری آنکھین روشن
نہین ہون گی اور اس بڑہاپے مین تو ہمیشہ رحمت خدا سے محروم رہیگا۔ یہہ مجھکو
روا تہا کہ مجھکو کفر سکہاتا ہے اور جو دو جہانون کا سردار ہے اوسکی مطابعت
اور اوسکی شریعت سے روکتا ہے باپ نے جب یہہ باتین اپنے بیٹے
کی سنین تو اوس کا غصہ بڑہ گیا اور اپنے بیٹے کو وہ کہہ پیٹنے لگا اور اوسکے
سر کے بال پکڑ کر زمین پہ مارا اور اوسکے سر پہ خاک ڈالی اور ہر ایک قسم

کی اوسکو تکلیف دی جب اوسکی تکلیف بہت بڑھ گئی تو جی اخطب اور کعب بن اشرف وابولبابہ جلیب کے گہر مین اوس لڑکے کے چھوڑنے کو آئے اور وہ زیادہ سے زیادہ تکلیف دیتا تہا اور ان لوگون کے منع کرنیسے وہ اور زیادہ تکلیف دیتا تہا۔ پہر لوگون نے پوچھا کہ کیا گناہ اس سے ہوا ہے جسپر تو اسقدر تکلیف دیتا ہے اوس نے کہا کہ گناہ اس کا یہہ ہے کہ مین اس کو جان سے مار دون اور جب تک مین اسکو نہ مار ڈالون اسکو نہین چھوڑونگا اور وہ گناہ یہہ ہے کہ یہہ محمد کے ساتہہ ایمان لایا ہے اور باپ دادے کا دین اس نے چھوڑ دیا ہے ان لوگون نے اوس لڑکے کو نصیحت کرنی شروع کی اور کہا کہ اے لڑکے تمام مخلوقت ہم سے پڑہتی ہے اور ہمارا دین اختیار کرنی ہے اور ہمارے پیچھے چلتی ہے یہہ کسطرح روا ہے کہ ہمارا دین چھوڑکر تو ایسا دین جسکو کوئی نہین جانتا قبول کرے اور جو دین ہمارا پسندیدہ ہے اوس کو چھوڑ دے یہہ بات سنکے کہا کہ مین نے تمہاری شریعت منسوخ کو چھوڑ دیا اور وہ دین قبول کیا کہ جو قائم ہے اور شریعت اوس دین کی محکم ہے اور مین محمد صاحب کے ساتہہ ایمان لایا ہون۔ جہانتک اوسکو سمجہانیکی کوشش کی اوس نے کسی کا کہنا نہ مانا پہر اونہون نے آپسمین یہہ صلاح کی کہ یہہ اچھے لباس پہنکر اور اچھے غذا کہاکر اور اچھی کہیلین کہیلکر پرورش پائی ہے اس کے کپڑے سب اوتار لو اور اون یعنے پشم کے کپڑے پہناؤ اور اسکو ایک مکان مین بند رکہو اور تیسرے روز ایک روٹی جو کی اور ایک کوزہ کوڑے پانی کا اسکو غذا بہیجا کرو یہہ تکلیف اوٹھاکر سیدہا ہوجاویگا اور پہر اپنے دین پر آجاویگا۔ جلیب کو یہہ صلاح پسند آئی اور اوسکو ایک تنگ کوٹہڑی مین بند کیا اور جو غذا اسقدر ہوئی تھی اوسکو بہیجتا رہا۔ وہ بچہ بہوکہا تہا اور وہ روٹی اور پانی نہ کہاتا پیتا تہا کیونکہ اوسکو عادت نہ تھی اور روتا رہتا تہا ایک دن اوس کے باپ نے اوسکو روتے دیکہکر کہا کہ

وہ شاید صابی ہوگیا ہے اور اپنا دین اختیار کیا ہے اگر ایسا ہے تو اوسکو چھوڑ
دیا جاوے۔ جب وہ اوسکے پاس گیا اور پوچھا کہ کیوں روتا ہے اوس نے کہا کہ اے
باپ تو یہہ گمان نہ کر کہ میں کھانے پانی سے روتا ہوں بلکہ میں اسواسطے روتا ہوں
کہ مجھکو خدا دیدار پیغمبر کا دکھلاوے۔ باپ نے قسم کھائی کہ میں تمکو ایسی تکلیف دونگا
جب تک کہ تو محمد کے دین سے باز نہ آوے۔ جب اوسپر ریاضتوں کی شدت اور بھوکھ
اور کوڑے پانی نے بہت سختی پہنچائی تو اوس نے خدا کی جناب میں یہہ دعا کی کہ اے
خدا لائق عبادت کے تو ہے طفیل حضرت محمد صاحب کے مجھکو میٹھا پانی دے اور اچھا
کھانا دے اور میرا اندھیرا دور کر یہہ دعا اوسکی قبول ہوئی اور اوسی طرح کا کھانا اوسکو
ملتا رہا اور کئی سال تک وہ قید رہا اور اوسکو کھانا خدا سے ملتا رہا۔ جب پیغمبر صاحب
نے ہجرت کی تو حلیب نے اپنے غلاموں کو بلایا اور بلا کر کہا کہ جو کام میں تمکو بتلاؤں
اگر وہ کام تم کرو تو میری غلامی سے آزاد ہو جاؤگے اونہوں نے کہا کہ جو کچھ آپ فرماویں
ہمکو سر اور آنکھوں پر منظور ہے۔ اوس نے کہا کہ یہہ آب جو میرا فرزند ہے اوس سے
میں بہت ناراض ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اوسکو باہر لیجاؤ اور مشکل کام ہوا اوس
سے لیتے رہو اوسکی گردن میں طوق ڈالا اور اوسکے پاؤں میں زنجیر ڈالے اور غلاموں کے سپرد
کیا اور کچھہ بکریاں دیں کہ یہہ اونکو بکریاں چرایا کرے اور رات کو اونکی حفاظت کیا
کرے وہ غلاموں کے ساتھ جنگل میں گیا اور یہی کام کرتا رہا۔ ایک رات بہت اندھیری تھی
اور بادل تھے اور بجلی چمکتی تھی اور مینہ برس رہا تھا اوسکو حضرت کے دیکھنے کا
بہت شوق ہوا اور اوس شوق کی آگ اوسکے سینہ میں بھڑکی اور اوس نے
خدا کی جناب میں یہہ عرض کی کہ اے میرے خدا یا تو نے بادل کو بہیجا کہ پانی پلاوے
اور زمین بھی اگتی اور تیرے بندے بھی پانی پئیں جنکو تو نے پیدا کیا ہے میرا
شوق حضرت محمد کو دیکھنے کا بہت سخت ہوگیا ہے۔ تو پھر پانی نہ برسا کر اون کا دیدار کرا

یہہ دعا دہ پڑھ رہا تہا کہ اوسکی گردن کا طوق گر گیا۔ اور پاؤن کا زنجیر بھی ٹوٹ گیا اور وہ مدینہ کیطرف چل پڑا۔ مدینہ وہان سے دوسو چالیس میل تھا اور وہ چلتا ہوا۔ عمار بن واشلہ انصاری کے کوٹھے پر پہنچا۔ عمار جب گہر سے باہر آیا تو اوس نے اسکو دیکھا کہ بہت غمگین بیٹھا ہوا ہے تو اوس نے پوچھا کہ تو کون ہے اور کہان سے آیا ہے اور کیا کام ہے اوس نے کہا کہ میرا حال بیان کرنے کے لائق نہین۔ عمار نے کہا کہ مین تجکو قسم دیتا ہون۔ محمد رسول اللہ کے دیدار کی کہ اپنا حال میرے پاس بیانکر جہان تک مجھ سے ہوسکیگا مین تیری خاطر کرونگا اور جو بات تجھکو بتلانی ہے بتلاؤنگا۔ حباب نے جب آپ کا نام سنا تو بہت رویا اور اوس نے عمار سے پوچھا کہ کہ تو نے پیغمبر خدا کو دیکھا ہے۔ عمار نے کہا کہ ہان دیکھے ہین۔ حباب نے کہا کہ میرے پاس آ جب عمار حباب کے نزدیک ہوا تو حباب نے اوسکی آنکہین چومی اور زبان سے کہا کہ میری جان فدا ہو ان آنکھون کے کہ جنہون نے محمد صاحب کو دیکھا ہے اور میرا سر اون قدمون پر رہے جو آپکی راہ مین چند قدم چلے۔ عمار نے جب اوس کا ایسا صاف عقیدہ دیکھا تو اوس پر بہت مہربانی کی اور اوسکو کہا کہ اے بچے اگرچہ تیری عمر بہت چھوٹی ہے مگر عقل تیری بہت بڑی ہے تو چاہتا ہے کہ مین آپکے پاس لیجاؤن۔ اوس نے کہا کہ ہان۔ عمار نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور آپکی خدمت مین لے آیا۔ جب حباب نے پیغمبر خدا کا مُنہ دیکھا وہ حیران ہوگیا کہ وہ خدا کا شکر کن لفظون مین ادا کرے اور اوس نے جو شعر اوس وقت پڑھے ہے کسی فارسی دان شاعر نے اون کا یہہ ترجمہ کیا ہے۔ ابیات

خور رقص آن لحظہ کہ مشتاق بہ یارے برسد — آرزومند نگارے بہ نگارے برسد
قیمت گل نشناسد مگر آن مرغ اسیر — کہ خزان دیدہ بود پس بہ بہارے برسد
عزت وصل نداند مگر آن سوختہ — کہ پس از دوری بسیار بہ یارے برسد

جب بھابت نے آپکا جمال باکمال دیکھا تو اوسی وقت حضرت جبرائیل نازل ہوے
اور جبرائیل نے نازل ہوکر فرمایا کہ خدا نے آپکو سلام بھیجا ہے اور یہہ فرمایا ہے
کہ بھبابت کو دوست رکھو جیسا کہ وہ تجھکو دوست رکھتا ہے اور آپکی امت مین کوئی
عاشق اوسکے برابر نہ ہوگا کہ عشق محبت کے رستہ مین اوس نے بلائین اور
ظلم بہت اوٹھائے ہین اور تکلیفین اور محنتین اسطرح اٹھائین ہین جیسے ایوب
پیغمبر نے تکلیفین اٹھاکر صبر اختیار کیا تھا اور محبت عاشق کی معشوق کی محبت کا
سبب ہوتی اگر عاشق سچی محبت کرے تو معشوق زیادہ محبت کرتا ہے مولانا روم
نے اس طرح سے بیان کیا ہے + ابیات

ہیچ عاشق خود نباشد عشق جو — گر نہ معشوقش بود جویان او
لیک عشق عاشقان تن زہ کند — عشق معشوقان خوش و فربہ کند
چون درین دل برق مہر دوست جست — اندر آن دل دوستے میدان کہ ہست
ہیچ بانگ کف زدن ناید بدر — از یکے دستے تو بیدستے دگر
تشنہ مینالد کہ اے آب گوار — آب ہم نالد کہ کو آن آب خوار
جذب آب است این عطش در جان ما — ما ازان او وہم او ازان ما
حکمت حق در قضا و در قدر — کرد ما را عاشقان یک دگر
عاشقی گر زین سر و گر زان سر است — عاقبت ما را بدان شہ رہبر است
ملت عاشق ز ملت ہا جدا است — عشق اضطراب اسرار خدا است
ہر چہ گویم عشق را شرح و بیان — چون بعشق آیم خجل باشم ازان
آفتاب آمد دلیل آفتاب — گر دلیلت بایدت زو رخ متاب

کتابون مین مذکور ہے کہ جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی موت کا وقت قریب
آیا تو ملک الموت اون کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ خدا نے مجھے آپ کی

بلانیکے واسطے بہجا ہے آپکا کیا ارشاد ہے۔ اگر آپ فرماوین تو آپ کی روح قبض کیجاوے اگر نہ فرماوین تو نہ کیجاوے ۔ اوسی وقت حضرت جبرائیل کو خدا نے بہجا اور اونہون نے کہا کہ یا رسول اللہ۔ اللہ تعالی آپکا از حد مشتاق ہے کہ آپ تشریف لاوین۔ جبرائیل نے یہہ عرض کیا کہ میرا یہہ پہیرا آخری پہیرا زمین پر تہا ۔ اور اوسنے ایک شعر بہی اوسی وقت کہا ۔ شعر یہہ ہے

رفت بر بوئے سر زلف تو صفے بچمن

ورنہ کیئے بوئے نسیم سحری بو دغرض

یہہ شعر شاید عربی مین کہا گیا ہو مگر اوس کے قصہ مین کسی اوستاد نے اُسکا ترجمہ فارسی مین کیا ہوا ہے ۔ حضرت نے ملک الموت سے فرمایا کر تو اپنا کام کر جس کام کیواسطے آیا ہے ۔ چنانچہ بی بی عائشہ صدیقہ نے آپکا سر الین پر رکھدیا اور اپنے موتہہ پر طمانچہ مارنے شروع کئے ۔ اور یہہ بھی قصہ بیان کیا گیا ہے کہ ملک الموت کو پروردگار سے یہہ حکم ملا کہ تم جاؤ میرے دوست کیپاس مگر یاد رکہو کہ بغیر اوسکی مرضی کے اوسکی روح قبض نہ کرنا۔ چنانچہ حضرت ملک الموت ایک اعرابی کی شکل مین آئے ۔ اور آکر باہر دروازہ پر کہڑے ہوئے ۔ اور کہا کہ السلام علیک یا اہل النبوت ومعدن الرسالت جب یہہ کلام سنا ۔ تو حضرت بی بی فاطمہ نے جواب دیا کہ پیغمبر خدا ایسے حالت مین ہین کہ وقت ملاقات کا نہین ہے اوس نے پہر دوسری دفعہ اذن طلب کیا کہ اگر اجازت ہو تو مین آجاؤن اور بی بی صاحبہ نے وہی جواب دیا جو پہلے دیا تہا تیسری دفعہ بڑی بلند آواز سے اوسنے اذن طلب کیا ۔ اور اوس آواز کی ہیبت سے سب لوگ جو اوس گہر مین تہے کانپ اوٹھے ۔ اور حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی آنکھین کہول لین آپ نے سوال کیا کہ کیا ہو رہا ہے حاضرین نے صورت حال بیان کی پہر

آپنے بی بی فاطمہ کو فرمایا کہ اے فاطمہ تو جانتی ہے کہ یہ کون ہے یہ وہ ہے
جو لذات کو توڑتا ہے اور شہوتوں کو دور کرتا ہے اور جماعتوں کو توڑتا ہے اور
عورتوں کو بیوہ کرتا ہے اور بیٹیاں و بیٹوں کو یتیم کرتا ہے حضرت بی بی فاطمہ یہ
الفاظ سنکر رو پڑیں اور حضرت نے فرمایا کہ اے میری لڑکی تو مت رو
کہ تیرے رونے سے تمام عرش پر رونا پڑ گیا ہے اپنے دست مبارک
سے آنسو پونچھیں اور یہ بھی فرمایا کہ تو مت رو کیونکہ تو جلدی میرے پاس
پہونچ جاویگی اور تو بہشت کی عورات کی سردار ہوویگی اور عرض کیا کہ خداوندا
میری مفارقت کے بدلے تو اسکو صبر عنایت کر حضرت بی بی فاطمہ نے فرمایا
کہ واحسرتاہ یعنے افسوس اس رنج سے پھر حضرت نے فرمایا کہ کچھ رنج نہیں کیونکہ
تمہارا باپ پر اس دن کے بعد یہ سبب شدت درد کے کوئی رنج کا آنیوالا پھر
نہیں ہوگا اور فرمایا کہ اپنے پسرونکو میرے پاس جلدی لا۔ بی بی صاحبہ حضرت
امام حسن و حضرت امام حسین کو آپکے سامنے لائی۔ انہوں نے جب پیغمبر خدا
کو اس حالت میں دیکھا تو سخت روئے اور سب لوگ جو اوس گھر میں تھے بہت
روئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اون دونوں کو چوما اور تمام امت کو یہ فرمایا
کہ اون دونوں کے ساتھ وہ محبت رکھیں اوسی وقت حضرت بی بی عائشہ صدیقہ
حضرت کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یا پیغمبر خدا آنکھیں کھولئے چنانچہ پیغمبر
خدا نے آنکھیں کھولیں اور بی بی نے عرض کیا کہ مجھکو وصیت فرمائیے تاکہ میں
اوس کے مطابق عمل کرتی رہوں۔ آپ نے فرمایا کہ کل جو وصیت کیگئی تھی
وہی وصیت آج ہے پھر ازواج مطاہرہ سب سامنے ہوئیں اون سب کو
فرمایا کہ جو وصیت میں نے کل کی ہے اوسی پر عمل کرو پھر آپ نے فرمایا کہ میرے
بھائی علی کو بلا دو چنانچہ حضرت علی آگئے اور آپ کے سرہانے بیٹھ گئے

اور پیغمبر خدا کا سر اپنے گودون پر رکہہ لیا۔ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ فلان ۔۔۔
یہودی سے مینے کچھ روپیہ واسطے تیاری لشکر اسامہ کے لئے تھی وہ
روپیہ تم نے اوسکو ادا کر دینا ایسا نہ ہو کہ میرے ذمہ باقی رہے۔ اور یہہ بھی
فرمایا کہ اے علی بیلے تو وہ شخص ہوگا کہ میرے پاس حوض کوثر پر پہونچیگا اور
میرے مرنے کے بعد تمکو کئی ایک رنج پہونچینگے تمکو چاہئے کہ اون رنجون
سے دل تنگ نہ کرنا اور اون پر بہت صابر رہنا اور ان رنجون کی تکالیف
سے جب تمکو یہہ بات ثابت ہو جاوے کہ خلقت دنیا کو اختیار کرتی ہے
تو تم نے دنیا کو چھوڑ کر عاقبت پر صبر کرنا۔ جسوقت آپ یہہ گفتگو فرماتے
تھے تو آپ کے دہان مبارک سے پانی جو نکلتا تہا وہ حضرت علی
تک پہونچتا تہا ان ہی باتون مین آپ کی حالت متغیر ہوگئی اور عورتین پردہ
کے پیچھے بے طاقتی کر رہی تھین حضرت علی بھی تحمل نہ کر سکے۔ اونہون نے
حضرت عباس کو بلایا کہ میرے پاس پہونچو چنانچہ وہ پہونچ گئے اور آپکا سر
مبارک بالین پر رکھدیا اور روح حضرت کا قبض ہوگیا بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ جب حضرت کا روح مبارک
قبض ہوگیا تو آپکے بدن مبارک سے ایسی قسم کی خوشبو آتی تھی کہ وہ خوشبو اون کے جسم سے
تمام عمر پہلے کبھی نہین آئی تھی۔ اور بی بی ام سلمہ سے روایت ہے کہ بعد قبض
روح پیغمبر خدا کے مینے اپنا ہاتھہ اون کے سینہ پر رکہا چنانچہ جمعہ جمعہ ایسے گذرے
کہ مین جب وضو کرتی تھی یا روٹی کہاتی تھی تو میرے ہاتھون سے مشک کی خوشبو
آتی تھی۔ بعد وفات حضرت کے بی بی فاطمہ یہہ بین کیا کرتی تھی کہ اے میرے
باپ خدا نے تجھے بلایا تو چلا گیا اور تو جنت مین داخل ہوگیا تیرے مرنے کی خبر
جبرئیل کو کون پہونچاوے گا اب جبرئیل کس آدمی پر نازل ہوگا۔ اے خدا فاطمہ
کی روح کو اوسکے پاس پہونچا۔ اے خدایا مجھکو بھی اپنے دوست کے

نصیب ہے حصہ نصیب کر) حضرت کے انتقال کے تا زندگی کسی آدمی نے
بی بی فاطمہ کو ہنستے نہین دیکھا تہا بلکہ اکثر بین کیا کرتی تہین۔ افسوس ہے اُس
پیغمبر کا جس نے بجائے دولت کے درویشی اختیار کی اور بمقابلہ غنا کے فقیری
اختیار کی۔ اور افسوس ہے اوس دین پرور کا کہ جس نے امت کے گناہان
کے غم سے تمام عمر بستر استراحت پر استراحت نہ فرمائی اور ہمیشہ ثابت
قدمی پر رکھکر نفس امارہ کے ساتھ لڑائین کرتا رہا۔ اور ان چیزون کیطرف
کبھی خیال نہ کیا جو اوسکو منع کیگئی تھین۔ اور کبھی غبار ملامت لوگون کے
ضرر پہونچانے سے اوسکے ضمیر منیر پر نہ بیٹھتا تہا اور ہرگز دروازہ فضل احسان کے
اون سے جو فقیر اور محتاج ہون بند نہین کیئے جاتے تھے۔ آپکے دندان
مبارک جو مثل ورک کے تھے وہ شکستہ ہوگئے اور شکم آپ کا دروازہ برابر
نان جوین سے کبہی سیر نہ ہوا تہا بی بی فاطمہ ایسے ہی بین کر رہی تھی کہ گھر کے
گرد نواح سے آواز آئی کہ السلام علیکم یا اہل البیت ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کُلّ
نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ (وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ) یعنی السلام علیک
کے لیے کہنے والے نے یہہ کہا کہ بے صبری اور جزع نہ کرو تمکو اجر روز قیامت
کے ملیگا اس کہنے والے کو کسی شخص نے نہ دیکھا تہا۔ مگر حضرت علی اور
حضرت ابابکر نے یہہ کہا کہ یہہ حضرت خضر علیہ الرحمۃ تھے آپکی وفات کے
بعد جو حالت امت کی ہوئی بیان کرنے کے لائق نہین ہے کسی نے
کہا کہ خدا لے میری آنکھین اندھی کی ہوتین تو مین یہہ حالت اپنی آنکھون سے
نہ دیکھتا کسی نے کہا کہ مین مرجاتا لیکن یہہ حالت نہ دیکھتا حضرت عمرؓ مدت
تک اسی خیال مین رہے کہ حضرت فوت نہین ہوئے۔ جو کوئی کہے کہ فوت
ہوئے ہین اپنا مین اوس کو جان سے مار دونگا۔

لوگ بہت بُری حالت مین تھے کوئی روتا تہا کسی نے سب عیش ترک کر دیئے تھے۔ حضرت صدیق اکبر نے سب اصحابون کو جمع کیا اور سمجہایا کہ تم نے قران نہین پڑہا اور نہین دیکھا جس مین لکہا ہے (وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ) اس کے معنے یہہ ہین کہ نہین تہا محمد مگر ہمارا بہیجا ہوا رسول اور ہم نے اوس سے پہلے بہی کئی رسول بہیجے اگر وہ مرگیا یا قتل ہوا تو تم پہر کافر بن جاؤ گے دین کو چہوڑ کر۔ اسواسطے سب جزع فزع ترک کر دیا ✤

کرامات اولیاء کرام

حضرت کیوقت مین اویس جس نے آپکو دیکہا بہی نہ تہا اور اوس کا عشق اس درجہ پر تہا کہ بتیس دانت اس شبہ پر توڑ دیئے تھے کہ جنگ احد مین حضرت کا کونسا دانت ٹوٹا اور آپ خود فرمایا کرتے تھے کہ مجہکو یمن کے ملک کیطرف سے خداوند تعالے کی بو آتی ہے اور آپ نے اپنا جبہ فقیری کا حضرت علیؑ اور حضرت عمر کے ہاتہہ اویس کیطرف بہیجا تہا اور اویس نے اپنی زندگی جنگل مین گذاری اور حضرت عمر کو یہہ نصیحت کی کہ یہہ خلافت تمہارے کس کام ہے اور کیون تم نے اختیار کی ہوئی ہے۔ حضرت عمر نے جواب دیا کہ اگر کوئی شخص مجہہ سے خلافت لیکر ایک نان جوین مجہکو دیوے تو مین بیچ دینے پر راضی ہون اوس نے جواب دیا کہ وہ بڑا احمق ہوگا کہ جو ایک دن کی غذا آپ کو دیکر ایک بکہیڑا خرید لے گا۔ امیر معاویہ کے جنگ مین حضرت علیؑ کیطرف ہوکر شہید ہوگئے بندگانِ خدا کے یہہ افعال ہین۔ ابوالقاسم طفتری نے بیان کیا ہے

اور مین نے یہہ فیصلہ کیا ہے کہ اگر خدا مجہکو درویش کرے اور دل کو یہہ تسلی دیوے

کہ مین کسی کے پاس سوال نہ کرون اور نہ ہوس ظاہر کرون اگر غنی ہوجاؤن تو
خدا کیطرف سے غفلت نہ کرون اور یہہ بھی فرمایا کہ فقیری کیا ہے کہ کوئی مراد
آدمی کے دل مین باقی نہ رہے ۔ جنید بغدادی نے فرمایا ہے کہ فقیری کیا ہے
دل کا خالی ہوجانا مشکلات سے حبیب اصحابی کا مال پیغمبر خدا سے لوگون
نے پوچھا تو آپنے فرمایا کہ وہ ایک بندہ خدا کا ہے کہ اوس کے دل کو خدا تعالے
نے نورانی کر دیا ہے اور جب چاند اور سورج کا نور جمع ہوجاوے تو حبیب کی
روشنی اوس کے برابر ہے ۔ حارثہ ایک اصحابی گذرا ہے کہ وہ پیغمبر خدا کے
پاس آیا اور آپ نے اوس سے سوال کیا کہ رات کیسے گذری اور صبح کیسی
ہوئی ۔ اوس نے جواب دیا کہ رات کو بھی میرا ایمان قایم رہا اور صبح بھی ایمان قایم
ہے ۔ آپنے فرمایا کہ ایمان کی حقیقت بیان کر و اوس نے عرض کی کہ مین نے
اپنے نفس کو دنیا سے منحرف کیا ہے ۔ میرے نزدیک دنیا کے سونا ۔ چاند
پتھر وغیرہ سب برابر ہین ✤

جنید بغدادی فرماتے ہین کہ فقیر وہ شخص ہے جس کے پاس آٹھہ
چیزین موجود ہون ۔ سخی ہو ۔ خدا کی رضا پر راضی ہو ۔ اگر کسی سے جور ہوجاوے
تو اوس پر صبر کرے ۔ غریب ہو ۔ صاحب اشارت ہو ۔ لباس پشم کا پہنے ۔ سچ
بولے ۔ فقیر ہو ۔ یہہ صفتین محمد صاحب مین موجود تھین ۔ خدا تعالے نے سب
خزائن کی کلیدین آپکے پاس بھیجین اور فرمایا کہ جسقدر دولت بکار ہے وہ
ان خزائن سے لیلو مگر جو تم عبادت مین محنت کرتے ہو وہ آوٹھا و پیغمبر خدا نے
عرض کیا کہ خداوندا یہہ دولت مجھکو بکار نہین مجھے ایک روز کہانا ملجایا کرے
اور دوسرے روز نہ ملے اور مین بہوکہا رہون مگر تیری محبت رہے ✤

امام باقر صاحب کا کچھہ قصہ لکہنا ضروری ہے ۔ بادشاہ وقت نے صلاح

ہوگیا لوگون نے مالک پر تہمت لگائی اونہون نے اس تہمت کا حال سنکر آسمان کیطرف دیکھا اوسوقت کشتی ایسے موقعہ پر پہونچ گئی تھی کہ وہان دریا کی ریت پڑی تھی دریا کی مچھلیان موہنہ مین جوہر پکڑے ہوئے حاضر ہوگئین مالک نے اوس شخص کو کہا کہ اپنا جوہر دیکھکر شناخت کرلو اوس شخص نے اپنا جوہر ایک مچھلی کے موہنہ سے پکڑ لیا اور مالک کو دیدیا۔ مالک دینار اوسی وقت دریا مین کود پڑے اور پاپیادہ دریا سے پار اوتر گئے ✦

ابو حلیم بن سلیم الراعی کا ذکر بھی تھوڑا سا کرنا چاہیئے۔ وہ بکریان کنارے دریا فراط کے چرایا کرتے تہے ایک شخص اونکی زیارت کیواسطے گیا تو وہ نماز مین مشغول تھے اور بہیڑیا اون کی بکریان چرا رہا تہا جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو اوس شخص نے پوچھا کہ آپکی بکریان بہیڑیا کیون چراتا ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ خدا تعالے میرے ساتہہ موافقت رکہتا ہے اور مین اوس کی عبادت کیا کرتا ہون اسواسطے بہیڑیا میری بکریون سے موافقت رکہتا ہے اسلیئے وہ بکریان چراتا ہے اوس نے کہا کہ مجھکو نصیحت کرو۔ اوس نے نصیحت کی کہ اپنے دل کو صندوق حرص کا نہ کرو اور اپنے شکم کو لقمہ حرام سے پر نہ کیا کر ✦

ایک رات کا ذکر ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم آدہی رات کو بی بی عائشہ رضہ کے مکان سے غیر حاضر ہوگئے۔ بی بی نے دیکھا کہ وہ موجود نہین ہین۔ اوس نے خیال کیا کہ کسی اور بی بی کے مکان پر تشریف لیگئے ہونگے پہر ایک کے مکان پر بی بی نے جاکر تلاش کیا کہین موجود نہ تھے اوس وقت آپ نے جاکر مسجد مین دیکھا۔ تو وہان آپ نماز پڑھ رہے تھے صبح کیوقت بلال آیا اور اوس نے آکر اذان دی آپنے جماعت کے ساتہہ نماز پڑہی اور پہر گہر مین

گئے اوسوقت آپکے پاؤن سوجے ہوے تھے بی بی نے عرض کی کہ آپ اسقدر مشقت اوٹھاتے ہین اور آپ کی بخشش کیلیے وعدہ ہوچکا ہے آپنے جواب دیا کہ کسے عالے تو نہین چاہتی کہ مین اون لوگون کے شمار مین آجاؤن جو خدا تعالے کے شکر کرنیوالے ہین ۞

فضیل بن ربیع کی روایت ہے کہ خلیفہ ہارون رشید حج کو گیا اور اوس نے پوچھا کہ حج مین کوئی بزرگ بھی موجود ہے یا نہین۔ فضیل بن ربیع نے کہا کہ فضیل بن عیاض موجود ہے اوس کے پاس چلو دونون ملکر اوس کے مکان پر گئے اور مکان کو دستک دی فضیل بن عیاض نے پوچھا کہ کون ہے فضیل بن ربیع نے جوابدیا کہ امیر المومنین ہین۔ فضیل بن عیاض نے کہا کہ مجھے امیر المومنین سے کیا کام ہے فضیل بن ربیع نے بہت عاجزی کے ساتھہ درخواستی کہ دروازہ کھولا جاوے۔ فضیل بن عیاض نے دروازہ کھولدیا اندر اندھیرا تھا خلیفہ ہارون رشید اندھیرے مین تلاش کرتا پھرا اس حد تک کہ اوس کا ہاتھہ فضیل بن عیاض تک جاپہونچا۔ فضیل بن عیاض نے فرمایا کہ افسوس اس ہاتھہ سے کہ ایسا نرم ہے اگر خدا تعالے کا عذاب آوے تو اس ہاتھہ کا کیا حال ہوگا ہارون رشید یہہ بات سنکر بہت رویا بعد رونے کے فرمایا کہ مجھکو نصیحت فرمائی جاوے آپنے نصیحت فرمائی کہ اپنے باپ کی زیارت کیا کر اور اپنے بھائی کیساتھہ سلوک کیا کر۔ پھر ہارون رشید نے عرض کی کہ اگر کچھہ قرض آپکے اوپر ہو تو فرمایئے آپنے فرمایا کہ میرے اوپر اور تو کوئی قرض نہین ہے صرف خدا کا قرض ہے اور مین اوسکی رات دن عبادت کرکے ادا کر رہا ہون ہارون رشید نے ہزار دینار نذر دیکر قبول کرنے واسطے عرض کی فضیل بن عیاض نے فرمایا کہ یہہ نذر اپنے کسی ضروری کام مین صرف فرمائے اور یہہ بھی کہا کہ میری نصیحتون کے بدلے

تم نے میرے ساتھ بے انصافی کی اور مجھکو بلا مین ڈالنا چاہا۔ فضیل بن ربیع اور ہارون رشید نے رونا شروع کر دیا اور روتے ہوئے دونون باہر نکلے ہارون رشید نے فضیل بن ربیع سے کہا کہ فضیل درحقیقت فضیل ہے ؞

ذوالنون مصری علیہ الرحمتہ جب فوت ہوئے تو ستر اشخاص کو یہہ خواب آئی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اوسکی پیشوائی کو آئے ہین اور یہہ فرماتے ہین کہ یہہ خدا کا دوست ہے اور محبت خدا مین فوت ہوا ہے۔ حضرت موسے نے جب خدا تعالیٰ کے ساتھ کلام کیا تو عرض کیا کہ اے خدا تعالیٰ آپکو کہان تلاش کیا جاوے۔ خدا تعالےٰ نے جواب دیا کہ مجھکو اون لوگون کے پاس ڈہونڈو جن کے دل ٹوٹے ہوئے ہین ذوالنون مصری ایک روز کشتی مین بیٹھے ہوئے تھے اور بہت سے لوگ اوس کشتی پر سوار تھے لوگ دریا کو دیکھ کر گاتے بجاتے اور شور و غل کرتے تھے ملاحان کشتی کو یہہ برا معلوم ہوا اونہون نے حضرت ذوالنون مصری کے پاس عرض کی کہ آپ دعا کرین کہ یہہ کشتی غرق ہو جاوے۔ ذوالنون مصری اوٹھکر کھڑے ہوئے اور یہہ دعا کی کہ اے بار خدایا جسطرح تو نے ان لوگون کو خوشی نصیب کی ہوئی ہے اور خوش رکھا ہوا ہے میری عرض مان اور ان کو ایسا بنا دے کہ یہہ عاقبت مین بھی خوش رہین۔ جب کشتی دریا سے پار اوتری تو وہ لوگ بہت روئے اور عود و رجو سامان تہا سب توڑ دیا اور خدا تعالیٰ کیطرف اپنے آپکو رجوع کیا اور عابد اور زاہد بن گئے۔ ذوالنون مصری صاحب کی یہہ دعا پیغمبر کی پیروی تھی۔ کیونکہ جسوقت آپکے دندان مبارک شہید ہوئے تو اوس وقت خون آپکا ٹپک رہا تہا آپ اوس خون کو موہنہ سے پونچھتے تھے اور ساتھ اوس کے یہہ فرماتے تھے کہ بار خدایا اس قوم کو ہدایت بخش کہ یہہ مجھکو نہین جانتے کہ مین کون ہون۔ اب اس استقلال اور اس تکلیف کو ملاحظہ کرو کہ ظلم اور جور کے

بدے آپ اونکی ہدایت کی درخواست کرتے ہین اور زبور ہنز ہیم ضمن ہے ہے کا بھی ملاحظہ کرو کہ داؤد پیغمبر سکے معاملہ مین آپ کا استقلال اور آپکا صبر کسقدر تہا۔ ذوالنون صاحب فرماتے ہین کہ مین بیت المقدس کے راستے راستے آتا تہا راستہ مین ایک عورت مجہکو ملی اوس نے جبہ پہنا ہوا تہا مین نے اوس سے پوچہا کہ آپ کہان سے آئے ہین مینے اوسکو جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے۔ مین نے پوچہا کہ کہان جاؤگے اوس نے کہا کہ اللہ کیطرف۔ خدا تعالیٰ کے وہ بندے ہین جو خدا تعالیٰ کو ہر امر کا فاعل سمجہتے ہین۔ یہہ عورت غالباً رابعہ بصری تھی ✤

بشر حافی کا ذکر ہے کہ ایک روز آپ راستے راستے جلتے تہے راستے مین ایک کاغذ کا پرچہ پڑا ہوا تہا جو اوسکے پاؤن نیچے آگیا اونہون نے جب اوس پرچہ کو اوٹہایا تو اوسپر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکہا ہوا تہا وہ اوٹہا کر گہر مین لے آئے اور اونکو بڑا رنج ہوا کہ یہہ پرچہ اون کے پاؤن کے نیچے آگیا اور اوس پرچہ کو اونہون نے بہت خوشبو ملین لگائین اور بہت سمبہالکر اونچی جگہہ پر رکہا اور خدا کی جناب مین عذر کیا کہ مجھ سے غلطی ہوگئی ہے معاف فرمایا جاوے اور آئندہ عہد کیا کہ مین جوتہ نہین پہنونگا کیونکہ زمین خدا کا فرش ہے اور مین اس لائق نہین کہ خدا کے فرش پر جوتیان پہنکر پہرون۔ اسی واسطے آپ کا نام بشر حافی رکہا گیا ✤

جنید بغدادی سری سقطی کے مرید تہے لوگون نے سری سقطی سے دریافت کیا کوئی مرید ایسا بتلاؤ کہ پیر سے بڑھ گیا ہو اونہون نے بطور تواضع اور فروتنی کے فرمایا کہ جنید میرا مرید ہے اور مجھ سے وہ بڑھ گیا ہے آپنے کئی دفعہ جنید سے کہا کہ وعظ کیا کرو۔ مگر وہ واعظ کہنا نہین چاہتے تہے۔ ایک

رات جب جنید سوئے تو اونہون نے خواب مین دیکھا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اونکو فرماتے ہین کہ اے جنید لوگون کو باتین سنایا کر کہ تیری باتین خدا تعالے نے موجب نجات مقرر کی ہین صبح کیوقت سری سقطی نے ایک مرید بہیجا اور پیغام بہیجا کہ تم نے میرے کہنے سے وعظ نہ کیا اور اب پیغمبر صاحب کے فرمانے سے وعظ کروگے اوسوقت جنید کو معلوم ہوا کہ میرا پیر مشرف بظاہر و باطن ہے *

اس کے آگے ایثار نفس مین چند مثالین ذکر کین گئین ہین جن کا مکرر ذکر کرنا باعث طوالت ہے اور ایک ہدایت یہان پر لکہی جاتی ہے جو بزرگون نے لکہی ہے اور وہ یہہ ہے کہ کوئی کام نہیں ہے مگر روح ایثار کرنی کے سوا اگر آدمی مین قدرت اس کام کی ہو اور اگر یہہ قدرت نہ ہو تو اور کوئی کام اس کے برابر نہین۔ ذوالنون مصری فرماتے ہین کہ مین نے ایک شخص کو دیکہا کہ وہ ہوا پر اوڑ رہا ہے مین نے اوس سے سوال کیا کہ یہہ درجہ تم نے کہان سے پایا ہے اوس اوڑنیوالے نے جواب دیا کہ حرص و ہوا کی خصلتو نکو مین نے پاؤن کے نیچے دبالیا اسی واسطے یہہ درجہ مجہکو ملگیا *

ابراہیم خواص فرماتے ہین کہ مین جنگل مین اکیلا تہا کہ ایک شخص راہب مجہکو نظر پڑا مین نے اوس سے پوچہا کہ تم کون ہو اوس نے کہا کہ مین راہب نصرانی ہون اور تمہارے ملنے کیواسطے آیا ہون مین جواب دیا کہ میرے پاس کہانا اور پانی نہین ہے اوس نے مجہکو کہا کہ آپکی بزرگی کا آوازہ دنیا مین مشہور ہے اور آپکو کہانے پانیکی اسقدر ضرورت ہے یہہ بڑے تعجب کی بات ہے۔ مین نے کچہہ جواب نہ دیا اور اوسکو اپنے ساتھہ سات روز تک جنگل مین رکہا۔ ساتوین روز اوس نے مجہکو کہا کہ اب مین چل نہین سکتا

مجھکو پانی چاہیئے مین خدا کی جناب مین سجدہ کیا اور عرض کی کہ خداوندا مجھکو اس کافر کے سامنے شرمندہ نہ کرانا اور بہشت سے کھانا بھیج جب مین نے سجدہ سے سر اوٹھایا تو ایک طباق دیکھا جس مین دو روٹیان اور ایک کاسہ پانی کا تھا ہم دونون نے وہ ملکر کھایا ✤

خواجہ امام ہرمزی نے فرمایا ہے کہ مین لڑکا تھا اور توت کے پتے توت کے درخت پر چڑھکر توڑ رہا تھا اور شیخ ابوالفضل بن حسن رستہ پر جاتے تھے اور یہہ کہتے جاتے تھے کہ اے خداوند عزوجل ایک سال گذرا ہے کہ مینے اپنا سر نہین دھویا اور مجھکو ایک دانگ بھی ہاتھہ نہین آئی کہ مین سر کے بال دھو ڈالتا اون کے یہہ کہنے سے سب درخت اور پتھر زرین نظر آنے لگے شیخ شبلی نے فرمایا ہے کہ مین نے ایک روز ایک ہزار دینار دریاے دجلہ مین ڈالدیا لوگون نے مجھہ پر اعتراض کیا کہ آپ نے یہہ کیا کام کیا ہے غریب مسلمان بہت ہین اونکو دینا تھا دریا مین ڈالنے سے کیا فائدہ اونہون نے فرمایا کہ مینے اسواسطے دریا مین ڈالدیئے کہ میرے نزدیک پتھر دریا مین ڈالنے چاہیئے قیامت کے روز اگر مجھ سے سوال کیا جائیگا تو تم نے حجاب اپنے دل سے اوٹھا دیا اور اور مسلمانون کے دلپر حجاب ڈالدیا تو اوسوقت مجھے اس کا جواب کچھہ بن نہ پڑتا اسواسطے مین نے دریا مین ڈالنا مناسب خیال کیا ✤

فصل کرامات شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ

اولیاء کرام کا ذکر تو اسقدر ہے کہ اوسکے لکھنے سے ایک کتاب بہت طویل ہو

حاجتی ہے اور جو لوگ کرامات اولیار کے منکر ہین اون کے واسطے کوئی ذریعہ انکار کا باقی نہین رہتا مگر سب سے بڑے اولیا جو قطب زمانہ کے تھے اور وہ شیخ عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ ہین آپ کے برابر کی نسبت خدا نے فرمایا ہے کہ علمار امتی انبیار بنی اسرائیل۔ روایت ہے شیخ ابی السعود احمد جو اوس نے کہا کہ مجھکو تحقیق یہ ملی ہے شیخ علی سے کہ ایک دفعہ ہم شیخ عبد القادر کے پاس گئے اور وہ سوئے ہوئے تھے ہم نے چاہا کہ اونکو جگا دیوین ہمکو شیخ علی نے منع کیا اوس نے کہا کہ خدا کی قسم اونکو جگانا نہین چاہیے کیونکہ حضرت عیسےٰ کے حواریون مین سے کوئی انکو پاس ہی پہر آپ جاگ پڑے اور باہر آئے اور آپنے فرمایا کہ مین محمدی ہون اور جو میرے ہمراہ ہین وہ حضرت عیسےٰ کے حواری ہین پہر آپنے معرفت کی باتین شروع کین شیخ علی کہتا ہم مین نے کوئی آدمی نہین دیکھا کہ وہ اس قسم کی باتین کرین جیسے کہ عبد القادر جیلانی نے کین ہین۔ نقل کرتے ہین کہ شیخ ابو محمد ابن علی بن اوئیس کہ شیخ شہاب الدین سہروردی کو کہا کہ کوئی آپ بات سنائیے خواب صالح کے آپنے فرمایا کہ ہمنے دیکھا کہ قیامت برپا ہے اور انبیار و اولیار پہر رہے ہین اور میرے سامنے آئے پیغمبر خدا اور اونکی امت اون کے پیچھے تھی جیسے کہ ہر دریا مین ہوتا ہے اور اوس مین کئی ایک بزرگ ہین وہ اپنے اپنے درجہ پر پہر رہے ہین اور اون مشائخ مین سے ایک مشائخ ہے جو سب سے بڑا ہے مین نے پوچھا کہ یہہ کون ہین لوگون نے کہا کہ یہہ عبد القادر ہین۔ شیخ شہاب الدین ابو حفص سہروردی نے کہا کہ مین اپنے چچا ابو نجیب کے ساتھ شیخ عبد القادر محی الدین کے پاس گئے سے چچا نے آپ کا بہت ادب کیا جب وہان سے واپس ہوئے تو مین نے پوچھا اپنے چچا سے کہ آپنے اسقدر ادب آداب انکا کیون

کیا ہے میرے چچا نے جوابدیا کہ مین کسطرح سے ادب نہ کرون اوس شخص کا کہ جس کے ساتھہ خدا فرشتون پر فخر کرتا ہے اور مین کسطرح ادب نہ کرون اوس شخص کا کہ سیرا دل خدا نے اوسکے حوالہ کیا ہے اور مین کسطرح ادب نہ کرون اوس شخص کا کہ تمام اولیا ئ نکے دل اوسکے حوالہ ہین اور سب اولیاؤن کا دل اوسکی حفاظت مین ہے۔ چاہے رکھے اور چاہے بگاڑے اور شیخ موسے بن نے لکہا ہے کہ مین کسطرح ادب نہ کرون اوس شخص کا کہ جس کا ادب فرشتگان خدا کرتے ہین شیخ شہاب الدین سہروردی سے روایت ہے کہ مجھکو جوانی کے دنون مین علم ادب کے پڑہنے کا بڑا شوق تہا اور مین نے بہت سی کتابین علم ادب کی یاد کین ہوئین تھین ایک دن مین شیخ ابو النجیب کے ساتھہ شیخ عبد القادر کیخدمت مین گیا اور میرا چچا مجھکو علم ادب کے پڑھنے سے منع کرتا تہا اور مین نہین مانتا تہا ایکدن ہم دونون عبد القادر کیخدمت مین گئے مجھکو ابو النجیب نے کہا کہ ہم اوس آدمی کے پاس جاتے ہین جو خدا کی باتین سناتا ہے تمکو چاہیئے کہ اون ساتھہ بہت ادب و آداب سے گفتگو کرنا ہم جا کر ایک کونہ پر بیٹھہ گئے اونہون نے میرا حال پوچھا تو میرے چچا نے بتلایا کہ میرا بھتیجہ ہے اور اسکو علم کلام کے پڑہنے کا بہت شوق تہا مینے ہر چند منع کیا لیکن وہ باز نہ آیا۔ آپ نے میری طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ کون کون کتاب تم نے پڑہی ہے مین نے کتابون کا نام عرض کیا کہ فلان فلان کتاب آپنے میرا ہاتھہ اپنے سینہ پر رکہدیا۔ خدا کی قسم ہے کہ اونہون نے اوسوقت میرے سینہ سے ہاتھہ اوٹہایا کہ جب مجھکو سب کتابین بہول چکین تھین اور اون کتابون کا ایک حرف مجھکو یاد نہین رہا تہا اور مجھکو علم لدنی بہی یاد ہوگیا اور جب مین اوٹہا تو حکمت کی باتین بیان کرتا تہا۔ شیخ شہاب الدین فرماتے ہین کہ شیخ عبد القادر اپنے طریقہ

ن کے بادشاہ تھے۔ و شیخ ابی عمرو عثمان مرزونی قرشی نے کہا کہ شیخ عبدالقادر ہمارا
پیر ہے اور ہمارا امام ہے۔ اور خدا نے کوئی ولی مقرر نہیں فرمایا جب تک
اسکی عظمت عبدالقادر کے دل میں تہیں بٹھلائی اور شیخ قدوہ ماجد نے فرمایا کہ شیخ
عبدالقادر امام طریقت کے ہیں اور شیخون کے شیخ ہیں اور آپکے نور سے دل
لوگون کے نورانی ہوتے ہیں اور خدا کے ستر سب لوگون پر ظاہر ہوتے ہیں
اور آپ کا نور پیغمبر صاحب کے نور سے ہے آپنے فرمایا ہے اور شیخ
خلیفہ اکبر نے پیغمبر خدا کو دیکھا کہ وہ فرمارہے ہین کہ شیخ عبدالقادر صاحب قطب
زمانہ کے ہیں اور مین ہمیشہ اونکی تائید کرتا ہون اور شیخ شہاب الدین سہروردی
نے فرمایا کہ ہر ولی کا قدم نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور شیخ عبدالقادر نے فرمایا
کہ میرا قدم اپنے دادا مصطفے رسول خدا کے قدم پر ہے جس جگہہ آپنے
قدم رکھا مین نے بھی اپنا قدم اوسی جگہہ رکھا۔

روایت ہے کہ شیخ عارف ابوعبداللہ محمد بن ابی الفتح الہروی نے کہا
ہے کہ مین چالیس سال تک شیخ عبدالقادر کی خدمت مین حاضر رہا اور مین آپکو
اس چالیس سال مین برابر دیکھا کہ صبح کی نماز سے لیکر عشاء کی نماز تک ایک
وضو سے پڑھتے تھے کئی دفعہ خلیفہ رات کے وقت اون کے پاس آتا رہا
لیکن موقعہ ملاقات کا رات کے وقت نہین مل سکا تیسرا حصہ رات کا اون کا
عبادت کرنے مین گذرتا تھا پھر ذکر شروع کرتے تھے اور پھر پڑھا کرتے تھے
المحیط العالم الرب الشہید الحسیب الفعال والخلاق الخالق الباری المصور اور
اس ذکر کو کرتے ہوئے آپ بہت رونے تھے اور آسمان پر اوڑتے تھے
جہانتک کہ ہوا مین وہ اوڑتے ہوئے نظر نہین آتے تھے اور پھر کھڑے ہو کر
دونون قدمون پر نماز پڑھتے تھے اور آپ سجدہ مین بہت دیر تک رہتے تھے

تیسرا حصہ رات کا اس ورد مین گذرتا تہا پہر مراقبہ مین بیٹھ جانے تھے جسوقت
آپ مراقبہ کرتے تہے تو آپ سے ایک نور پیدا ہوتا تہا کہ جو آپکو ڈہانپ
لیتا تہا اور اوس نور کے دیکھتے ہی آنکہین خیرہ ہوجاتی تہین کہ آنکہہ اون کو
دیکہہ نہین سکتی تہی مگر مین آواز مین سنا کرتا تہا کہ بہت لوگ آکر سلام علیک کرتے
تھے اور وہ علیک سلام فرماتے تہے۔ صبح تک آپ مسجد مین واسطے
نماز صبح آجاتے تھے آپکے فرمایا ہے کہ میرے پاس شیطان آتے تھے
مختلف شکلون مین اور صف باندھکر آپس مین لڑائی کرتے تھے اور میری
طرف آگ کے انگار پھینک جاتے تھے اور میرے دل مین بہت کچھ تشویش
پیدا ہوتی تھی اور کبھی آکر مجھے کہتے تھے کہ عبد القادر ہم نے تجھکو تشویش
پہونچائی ہے اور مجھکو کبھی ایک ایک آکر ڈراتا تہا اور کبھی آکر کہتا تہا کہ ہم تمہارے
ساتہہ یہہ کرینگے وہ کرینگے اور مین نے ایک شیطان کے منہہ پر تمانچے مارے
اور وہ بہاگا اور جب مین نے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑہا تو وہ بہاگا
ایک روز مینے شیطان کو دیکہا کہ مجھ سے دور بیٹہا ہوا ہے اور روتا ہے اور
اپنے سر پر خاک ڈالتا ہے اور مجھکو کہتا ہے کہ مین تم سے نا امید ہوگیا
ہون۔ مینے اوسکو کہا کہ دور ہوا ے لعین مین ہمیشہ تم سے ڈرتا رہتا ہون اوس
نے بہت سے جال بچھائے اور وہ جال تھے شرک اور خیالات بد کے
مین نے اوس سے پوچھا کہ یہہ کیا ہے اوس نے کہا کہ یہہ دنیا کے جال
ہین۔ ایک سال تک مین نے کوشش کی وہ بات بند ہوگئی۔ پہر اوس نے
اور جال بچہائے۔ مین نے اوس سے پوچھا کہ یہہ کیا ہین اوس نے کہا کہ
دنیا کے اسباب ہین جنکے ساتہہ آپکا تعلق ہے۔ مین نے اون کیساتھ
ایک سال تک توجہہ کی اور ایک سال کی توجہہ کرنیسے خلاصی پائی۔ پہر مجھکو

دکہائے گئے بہت دنیاوی علائق پہر مین نے پوچہا کہ یہہ کیا ہین اوس نے
جواب دیا کہ یہہ آپ کی خواہشین ہین اور آپکے اختیار ہین۔ مین نے ایکسال
اوس پر توجہہ کی وہ بہی بند ہوگئے۔ پہر مجہکو اپنے نفس کی ہوا کا حال بتایا کر دکہایا
گیا کہ مین نے دیکہا کہ میرے نفس کی خواہشین و مرادین بہت باقی ہین
ایک سال مین نے اوسپر توجہ کی کہ وہ بہی بند ہوگئین۔ پہر مین اکیلا رہ گیا اور
جو کچہہ میرے نفس کی خواہشین تہین وہ پیچہے رہ گئین۔ پہر مین توکل کے
رستہ پر آیا کہ اس رستے سے گذرون اوس رستے مین مینے مزاحمت
دیکہی پہر مین شکر کے دروازہ پر آیا۔ پہر تسلیم کے دروازہ پر آیا۔ پہر فنا کے دروازہ
پر آیا۔ پہر قرب کے دروازہ پر آیا۔ پہر مشاہدہ کے دروازہ پر آیا۔ ہر دروازہ پر مزاحمت
کی تہی۔ پہر فقر کے دروازہ پر آیا وہ دروازہ خالی تہا۔ اوس کے اندر مین چلا گیا
اور اوس دروازہ مین مینے دیکہا جو چہوڑ دیا تہا اور دروازہ مین مجہ کو بہت
خزانہ ملا کیونکہ صفات کا درجہ مین نے چہوڑ دیا اور وجود ذاتی مجہکو ملگیا
اور اسبات پر خدا کا شکر ہے۔ روایت ہے شیخ جلیل ضیاء الدین
ابو نصر موسے بن شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ سے کہ میرے
باپ نے مجہکو کہا کہ مین سیر کرتا ہوا بریہ کے ملک مین گیا اور چند روز وہان ٹہہرا
مجہکو پیاس لگی اور پانی نہین تہا اور دہوپ سخت تہی اسواسطے بادل نے میرے
اوپر سایہ کیا اور مجہکو ایک ندی نظر آئی مین نے اوس سے پانی پیا اور مجہکو
ایک نور نظر آیا کہ اوس سے اوپر کیطرف روشن تہی اور ایک صورت مین نے
دیکہی کہ وہ کہہ رہی ہے کہ اے عبد القادر مین تمہارا خدا ہون مین وہ سب
چیزین تیرے اوپر حلال کین ہین جنکو تو حرام سمجہتا تہا جو دل چاہے وہ لیلے
مینے جب یہہ سنا تو مین اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہا اور مین نے کہا

کہ دور ہو اے لعین پس وہ نور اندھیرا بن گیا اور وہ صورت بھی دھوان بنگئی اور اوس نے مجھکو کہا کہ اے عبد القادر تو نے مجھسے خلاصی پائی خدا کے حکم سے وہ ستر آدمی اہل طریقت اسی فریب سے مین نے گمراہ کئے آپ سے پوچھا گیا کہ آپ نے کسطرح پہچانا کہ یہہ خدا نہین یہہ شیطان ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب اوس نے کہا کہ سب حرام تیرے اوپر حلال کر دیئے تو مین نے سمجھا کہ شیطان ہے۔

روایت ہے کہ شیخ ابو القاسم عمر بن مسعود سے مین نے سنا ہے کہ شیخ عبد القادر فرماتے تھے کہ ایک روز میرے اوپر ایسا حال آیا کہ مین دوڑتا تہا اور نہین جانتا تہا کہ کہان جاتا ہون۔ ایک وہی حال مجھ کو بغداد کے جنگل مین آیا اور مین شوستر پہونچگیا جو بغداد سے بارہ منزل ہے اور جب وہ حال مجھسے رفع ہوا تو مین نے ایک عورت کو دیکھا کہتی ہے کہ تو اس بات سے تعجب کرتا ہے اور تو شیخ عبد القادر ہے۔

روایت ہے کہ شیخ ابی عبد اللہ محمد بن الخضر بن عبد اللہ الحسینی الموصلی نے کہا کہ مین نے اپنے باپ سے سنا ہے کہ مین نے تیرہ ۱۳ سال تک شیخ محی الدین عبد القادر کی خدمت کی کبھی آپکے منہہ سے پانی کے سے (؟) نہین آیا تہا اور نہ کبھی آپکے جسم پر مکھی بیٹھی تھی اور آپ کبھی کسی دنیادار کی تعظیم کیواسطے نہین اوٹھے تھے اور آپکے دروازہ پر کبھی کوئی بادشاہ نہین آیا تھا اور نہ کوئی بادشاہ آپکی بساط پر بیٹھا تہا اور نہ کسی نے آپکے ساتھہ کہانا کہایا تہا مگر ایک دفعہ دیکھا کہ خلیفہ کیطرف اپنے لکھا تہا کہ عبد القادر تمکو حکم دیتا ہے اور تجھے جانتا ہے کہ اوس کا حکم ہمیشہ جاری ہونیوالا ہے کہ تو یہہ کام اسطرح کر اور تو جانتا ہے کہ عبد القادر تمہارے مین سے بزرگ ہے اور اوس کا کیا ہوا تمہارے پر

دلیل ہے جب خلیفہ کے پاس آپ کا حکم پہونچتا تہا وہ اوس حکم کی تعمیل کرتا تہا یہہ بہی کہا گیا ہے کہ ایک دن اوس کے پاس ایک نقیب آیا کہ پہلے وہ کبہی نہین آیا تہا اوس نے آکر کہا کہ شیخ عبدالقادر کہان ہین آپنے اوسکی طرف اشارہ کرکے کہا تہا کاش کہ تو پیدا ہی نہ ہوتا اگر پیدا ہو ہی گیا تہا تو تجہہ کو یہہ جاننا چاہیے تہا کہ تو کیون پیدا کیا گیا ہے۔ اپنی خواب سے بیدار ہو اور معلوم رکہہ اور آنکہین کہول اور دیکہہ کہ تیرے آگے گیا ہے تمہارے اوپر لشکر عذاب کے آنیوالے ہین رلے پیادے اور لے زوال پکڑنے والے اور لے انتقال کرنیوالے کئی سال سفر کرتا کہ مجہسے ایک بات سن جاوے اور وہ یہہ بات ہے کہ دنیا نے تجہکو زیر دیا ہے بڑے مرتبے اور بڑی دولت سے اور تو جانتا ہے کہ یہہ راہ دو قدم کا ہے۔ اور تحقیق پہونچنا تیرا سہے خدا کیطرف تو دنیا اور آخرت سے آگاہ ہو اور خدا کی طرف پہر آپ یہہ فرما کر کرسی سے جب نیچے اترے تو آپکے شاگردون نے عرض کی کہ آپنے ان باتون کے کہنے مین بہت مبالغہ کیا ہے آپنے فرمایا کہ میری باتین نورانی ہین کہ ہوا ہا ہیرے کو دور کردیتی ہین راوی کہتا ہے کہ اوسکے بعد ہمیشہ وہی نقیب آپکی خدمت مین حاضر رہتا تہا اور کبہی کبہی وہ بے وقت آتا تہا اور آپکے سامنے بہت متواضع ہو کر بیٹہا رہتا تہا۔ ایک آدمی نے آپسے سوال کیا کہ آپ کا حکم کس چیز پر ثابت ہے آپنے فرمایا کہ میرا حکم صدق پر ہے۔ کیونکہ جہوٹ مین نے ہرگز کبہی نہین کہا۔ آپ کا یہہ حال تہا کہ سردی کے موسم مین آپکے اوپر ایک پیراہن ہوتا تہا اور پہر بہی آپ کا جسم مبارک عرق سے بہر جاتا تہا اور بہت سے لوگ آپکے گرد ہوتے تہے جیسے گرمی مین پنکہے سے آسائش دیجاتی ہے ✦

روایت ہے کہ آپکے گرد جمع ہوئے بہت سے فقیر اور فقہا اور قضا

و قدر مین گفتگو ہو رہی تھی. اوسوقت ایک سانپ چہت سے گرا جتنے مجلس کے لوگ تھے سب بہاگ گئے صرف اکیلے رہ گئے وہ سانپ آپکے پہنے ہوئے کپڑون مین سے جسم پر چلا گیا اور آپکے بدن پر پہرتا رہا مگر آپنے کلام کو بند نہ کیا اور آپ اپنی جگہہ سے ذرا بہی اِدہر اودہر نہ ہوئے وہ سانپ پہر آپ کے سامنے ہوا. راوی کہتا ہے کہ جو باتین اوس سانپ سے کین وہ میری سمجھہ مین نہین آئین اور آپنے جو کلام اوس سانپ سے کی وہ بہی سمجھہ مین نہین آئی پہر وہ سانپ چلا گیا اور سب لوگ جمع ہو گئے. لوگون نے پوچھا کہ آپ نے سانپ کے ساتہہ کیا باتین کین. آپنے فرمایا کہ مین نے بہت سے اولیاؤن کا امتحان کیا ہے مگر مین نے کوئی نہین دیکہا کہ جس کے ثابتی اور قرار آپکے برابر ہو. آپنے فرمایا کہ مین نے اوسی سانپ کو کہا کہ مین گفتگو کر رہا تہا قضاؤ قدر کے باب مین اور مین نہین چاہتا تہا کہ میرا قول اور قدر برابر نہ ہو اس واسطے قضاؤ قدر نے ہی تجہکو بہیجا اور بغیر قضاؤ قدر کے حکم سے تو کچہہ نہین کر سکتا تہا ؀

روایت کی ہے کہ شیخ عبد الوہاب و شیخ عبد الرزاق اور کئی مشائخون نے کہ ہم نے سنا شیخ محی الدین عبد القادر سے آپنے فرمایا کہ مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کرسی پر بیٹھے دیکہا پیغمبر خدا نے مجہکو فرمایا کہ اے میرے بیٹے تو لوگون کے ساتہہ باتین کیون نہین کرتا. مین نے عرض کی کہ عجمی آدمی ہون فقہا بغداد کے سامنے مین کسطرح باتین کرون. آنحضرت نے فرمایا کہ اپنا منہہ کہول مینے اپنا مونہہ کہولا. اور آپنے اپنے مونہہ کا لعاب میرے مونہہ مین سات بار ڈالا اور مجہکو فرمایا کہ اب تو باتین کیا کر. اور لوگون کو خدا کی راہ کیطرف بلا اور اون کو پند نصیحت کر. مین نے نماز ظہر کی پڑہی اور وعظ کیواسطے بیٹھہ گیا. میرے پاس

بہت سے لوگ جمع ہوئے۔ لوگون کو دیکہکر مین چپ ہو رہا اور بات نہ کرسکا
اوس وقت حضرت علیؑ میرے سامنے آئے اور اونہون نے فرمایا کہ اپنا
مونہہ کہول۔ مین نے اپنا مونہہ کہولا اور چہہ مرتبہ حضرت علیؑ نے اپنا لعاب
میرے مونہہ مین ڈالا مین نے عرض کیا کہ آپنے سات بار کیون نہین ڈالا کہ حضرت نے
میرے مونہہ مین سات بار لعاب ڈالا تہا۔ آپنے فرمایا کہ مینے حضرت کا ادب کرکے
سات بار پوری نہین کی پہر وہ مجہہ سے پوشیدہ ہوئے۔

روایت ہے کہ امام ابو بکر و عبد العزیز بن شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ
نے کہا مجہکو شیخ قدوہ ابو الحسن علی بن الہتی رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ جب تمہارا
باپ کرسی پر بیٹہتا ہے اور الحمد للہ کہتا ہے تو چپ ہو رہتا ہے۔ ہر ولی خواہ وہ
اوسکے پاس ہو یا غایب ہو اور تہوڑی دیر بعد کہہ کے پہر پہر اوسی کو کہتے ہین اور اوس
مجلس مین اولیاؤن کا اور فرشتون کا اسقدر مجمع ہوتا ہے جو کسی مجلس مین اتنا
نہین ہوتا ہے بہت سی رحمت نازل ہوتی ہے حاضران مجلس پر اور شیخ ابو زکریا
بن یحیٰ بن نصر بن معد بغدادی نے کہا ہے کہ مین نے سنا کہ ہم نے جنون کو
بلایا اور بہت جن جمع ہوکر میرے پاس آئے اور اونہون نے کہا کہ جب شیخ
عبد القادر باتین کرے تو ہمکو بلاتے مینے کہا کہ تم بہی آؤگے اونہون نے کہا کہ ہمارا
وہان آنا سب لوگون سے زیادہ ہوتا ہے اور ہمارے بہت طوائف ہین اور
کئی ایک طوائف ہم مین سے عبد القادر کے ہاتہ سے مسلمان ہوئے ہین اور توبہ
کی ہے اوس کے ہاتہہ پر۔ ابو حفص بن عمر ابن حسین عطشی کہ مجہکو شیخ عبد القاسم
نے فرمایا کہ اے عمر میری مجلس مین آنا بند نہ کر میری مجلس مین لوگونکو بہت خلعتین
ملتی ہین۔ افسوس ہے اوس شخص پر کہ جسکو سعادت نصیب نہ ہو اسی طرح کئی
فرلے نہیے مدت تک حاضر ہوتا رہا۔ ایک دن مجہکو مجلس مین نیند آگئی۔ مین کیا دیکہتا ہون

کہ آسمان سے سرخ اور سبز خلعتیں اوترتی ہیں اور اہل مجلس پر وہ ڈالی جاتی ہیں سیلنے خوف کہا کر اپنی آنکہیں کہولیں اور میں کانپتا تہا اور میں نے چاہا کہ یہ حال لوگوں سے بیان کروں مجہکو شیخ عبدالقادر نے بلایا اور فرمایا۔ چپ ہو رہو کیونکہ خبر کہنا دیکہنے کے برابر نہیں ہو سکتا ابو الحفص فرماتے ہیں کہ میں شیخ عبدالقاسم کی مجلس میں اون کے سامنے بیٹہا ہوا تہا میں نے دیکہا کہ ایک نور کی قندیل آسمان سے اوتری اور آپکے مونہہ مبارک کے نزدیک پوہنچی اور پہر واپس اوپر کو گئی تین دفعہ مینے دیکہا ایسے ہی ہوا میں صبر نہیں کر سکتا تہا اور چاہتا تہا کہ لوگوں کو یہہ بات بتلاؤں شیخ نے مجہکو جلدی سے منع کر دیا اور فرمایا کہ بیٹہ جا کیونکہ جو مجلس میں بیٹہا ہوا ہو۔ امانت رکہنا ہر ایک بہید کا ضروری ہے۔ میں بیٹہ گیا اور میں کسیکے ساتہ ہر بات نہ کرتا تہا۔ شیخ ابو عبداللہ محمد بن حسینی نے فرمایا ہے کہ میں حاضر تہا مجلس شیخ عبدالقادر جیلانی محی الدین میں اور دس ہزار آدمی اور بہی وہاں موجود تہے اور حضرت گویا لوگوں کی باتیں کرتے تہے جب آپ کرسی پر بیٹہے تو آپکی مونہہ پاہیں سے کوئی بات نہیں نکلتا تہا۔ اور آپکی عظمت کی وجہہ سے کوئی آدمی مجلس سے اوٹہہ نہیں سکتا تہا اور آپکی باتیں سنکر مجہکو اور بہت لوگوں کو وجد ہو گیا آپکی آواز جیسی نزدیک ویسی دور سنی جاتی تہی اور جب آپ کرسی پر کہڑے ہو جاتے تہے تو تمام آدمی کہڑے ہو جاتے تہے۔ اور جب آپ فرماتے تہے کہ چپ ہو جاؤ، تو ہر ایک آدمی چپ ہو جاتا تہا اور سوائے اونکی سانس کے اور کوئی آواز اون کے موہنہ سے نہیں نکلتی تہی اور آپکی مجلس میں کچہ ایسے آدمی بہی ہوتے تہے کہ ملس سی اونپر رہا تہیر پڑتا تہا لیکن اونکی صورتیں نظر نہیں آتی تہیں اور آپ فرماتے تہے کہ اے غلام تیرا میرے پاس بیٹہنا اس مجلس میں بہت بہتر ہے کیونکہ ولایت اس جگہہ ہے، درجات اس جگہہ ہیں۔ اے خریدار توبہ کے خدا کا نام لیکر میرے

یا پاس آ۔ اے خریدار بخشش کے خدا کا نام لیکر میرے پاس آ۔ مجھکو ایک ہفتہ مین ایک بار یا ہر ماہ مین ایک بار یا ایک سال مین ایک بار یا تمام عمر مین ایک بار آ۔ اور ہزار ہزار چیزین مجھ سے لے۔ اے غلام سفر کر ہزار سال اور میری ایک بات سن جسوقت تو میرے پاس آوے اپنے آپکو نہ دیکھ اور زہد اپنا نہ دیکھ اور اپنی پرہیزگاری بھی نہ دیکھ اور اپنا احوال بھی نہ دیکھ اور جو چیز میرے پاس ہے وہ میرے سے لے کیونکہ میری مجلس مین فرشتہ اور خاص اولیا اور انبیا اور جو زندہ ہین یا مر گئے ہین وہ میری سی تواضع اور تفہیم سیکھتے ہین جو زندہ ہین وہ اپنے جسم کے ساتھ آتے ہین اور جو مر گئے ہین انکی روح آتے ہین شیخ قدوہ ابی سعید قیلوی نے کہا کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو شیخ عبدالقادر کی مجلس مین کئی دفعہ اور انبیا ونکے ارواح آسمان اور زمین کے درمیان آتے جاتے ہین جیسے ہوا آتی جاتی ہے اور مین نے فرشتون کو دیکھا کہ ایک طائفہ دوسرے طائفہ کے بعد آتا جاتا ہے اور رجال غیب اور جنونکا یہہ حال دیکھا مین نے کہ ایک دوسرے پر سبقت کرتے تھے اور آپکی مجلس مین حاضر ہوتے ہین مین نے خضر علیہ السلام کو دیکھا کہ بہت دفعہ آپکی مجلس مین حاضر ہوتے تھے۔ ایک دفعہ مین نے پوچھا کہ آپکے آنیکا کیا سبب ہے۔ اونہون نے جواب دیا کہ جو شخص اپنی بخشش چاہتا ہے اوسکو چاہیے کہ اس مجلس مین حاضر ہوا کرے۔ شیخ زملیل شریف ابوالعباس احمد ابن شیخ عبداللہ ازہر حسینی نے کہا ہے کہ ایک دن مین شیخ عبدالقادر کی مجلس مین حاضر ہوا اور اوس روز آپکی مجلس مین دس ہزار آدمی جمع تہا اور شیخ علی نے فرمایا ہے کہ مین آپکے سامنے بیٹھا ہوا تہا کہ مین سو گیا اور آپ کرسی سے اوٹھکر میرے سامنے آگئے اور مین جاگ پڑا تو آپنے فرمایا کہ اے شیخ علی تو نے پیغمبر خدا کو دیکھا

ہے مین نے کہا کہ ہان مین نے دیکہا ہے آپنے پوچہا کہ تجھکو پیغمبر خدا نے کیا وصیت فرمائی مین نے جوابدیا کہ آپ کی مجلس مین حاضر ہو نیکیواسطے وصیت فرمائی اور مین نے لوگون سے ذکر کیا کہ مین نے پیغمبر خدا کو خواب مین دیکہا ہے اور شیخ عبدالقادر نے بیداری مین دیکہا ہے اور سید عبدالرزاق حضرت کے بیٹے آپکے پاؤن مین بیٹھے ہوئے تہے اور آپ ممبر پر بیٹھے ہوئے تہے کہ آپکے رخ کے نے ہوا کیطرف دیکہا تہوڑی دیر وہ دیکہکر بیہوش ہو گئے اور آپکے کپڑے جل گئے اور آپنے ممبر سے نیچے اوترکر کپڑون کی آگ بجہائی اور عبدالرزاق سے پوچہا گیا کہ کس چیز نے تمکو بیہوش کر دیا تہا اوس نے کہا کہ ہوا کیطرف مین نے دیکہا تو مجہکو کئی ایک آدمی نظر آئے جو ہوا مین سر نیچے ڈالے ہوئے ہین اور آپکی کلام سن رہے ہین اور اونکے کپڑون مین آگ ہے اوسی آگ سے میرے کپڑون مین آگ لگ گئی ۔ یہہ بہی روایت ہے کہ ایک قاری آپکی مجلس مین قرآن شریف پڑھ رہا تہا جب وہ اس آیت پر آیا کہ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ط ۔ تو آپ کہڑے ہو گئے اور لوگ بہی کہڑے ہو گئے لوگون کو آپنے اشارہ کیا اور یہہ فرمایا کہ الملک ولی اور دو تین مرتبہ اس بات کو فرمایا جب آپ یہہ فرما رہے تہے تو شیخ احمد جو بہت عبادت کرنیوالا اور بہت مجاہدہ کرنیوالا تہا اوس نے کہا کہ مالک میرے واسطے ہے آپ نے اوس کے موںہہ پر طمانچہ مارا اور اوسکو کہا کہ اے احمق کب تو خدا کا ہوا تہا کہ وہ تیرا ہو ۔ تجھکو بلانے گہیرا ہے اور تیرے نزدیک ہو چکی ہے اوس فقیر نے اپنا لباس اوتار دیا اور جنگل کیطرف برہنہ بہاگ گیا ۔

روایت ہے کہ شیخ عارف ابو محمد فرہ شہاب سہبانی جب شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ کا عروج ہوا اور بہتوا فقیر جمع ہوئے اور اونہون

سے نے یہہ امر قرار دیا کہ ہر ایک باد نشین سے ایک مسئلہ پوچھے اور وہ جمع ہو کر آپکی
مجلس وعظ مین آئے اور مین بھی اوسی مجلس مین تہا جب وہ بیٹھ گئے حضرت
شیخ نے اپنا سر نیچے کر لیا اور آپکے سینہ سے ایک نور نکلا کہ وہ سب
فقیرون کے دلون مین اثر کر گیا اور ہر ایک باد نشین سے بیہوش ہو گیا اور بہت
اضطراب ہر ایک کو پہونچا اور ہر ایک نے اپنے کپڑے پہاڑ دیئے اور چیخا اور
پکارا اور ہر ایک کا سر ننگا ہو گیا اور دوڑ کر اونہون نے اپنے سر آپ کے
قدمون پر رکھ دیئے تمام مجلس مین فریاد پڑ گئی اور مین نے گمان کیا کہ یہہ شور
و شر سارے بغداد مین پڑ گیا اور اون فقیرون کا یہہ حال تہا کہ خود سوال کرتے
تھے اور دوسرا جواب دیتا تہا کہ تیرا سوال یہہ ہے اور اوس کا جواب یہہ ہے جب
وہ سب مجلس ختم ہو گئی مین اوس جماعت کے پاس گیا اور مین نے جا کر پوچھا کہ تمہارا
کیا حال ہے اونہون نے کہا کہ جب ہم بیٹھے تو جو کچھ ہم جانتے تھے وہ سب
بہول گیا اور جب اپنے ہمکو سینہ سے لگایا تو جو سوال ہم پوچھتے تھے وہ سب
آپنے بتلا دیئے اور اونکے جواب بھی دیئے مگر ہم اون جوابون کو نہین جانتے تھے

روایت ہے کہ شیخ عارف ابو القاسم محمد ابن احمد بن علی حسینی کہتا
ہے کہ مین بیٹا کرسی شیخ عبد القادر اور آپکے نقیب تھے کہ ہر ایک پایہ
کرسی پر دو دو آدمی بیٹھے تھے اور لوگ بھی نیچے بیٹھے ہوئے تھے جو کرسی پر
بیٹھے ہوئے تھے ایسے معلوم ہوتے تھے کہ گویا شیر ہین اور ہیبت ہر
ایک کے دل پر تھی اور آپ کچھہ وعظ فرما رہے تھے اور جو فرماتے تھے اوس مین آپ
محو ہو گئے اور اوسی محویت مین ایک پیچ اپنے عمامے کا کہول دیا جتنے حاضر تھے
سب نے اپنے عمامے اوتار دیئے اور کرسی کے نیچے ڈالدیئے جب آپ وعظ سے
فارغ ہوئے اور پیچ اپنے عمامے کا درست کیا تو مجھکو فرمایا کہ اے ابو القاسم

انکے عمامے واپس کر مین نے ہر ایک کا عمامہ واپس دیا مگر میرا سر بند ہاتھہ نہین آتا
تہا وہ سر بند کہین غائب ہوگیا آپ جب نیچے اوترے تو آپنے میرے مونڈون
پر ہاتھہ رکہہ کر بیٹھہ گئے اور آپنے فرمایا کہ لے ابو القاسم جب لوگون نے اپنے
عمامے سر پر رکہہ لئے تو تیری ہمشیرہ نے جو اصفہان مین رہتی ہے تمہارا سر بند
مین نے اپنے مونڈونپر رکہا تہا اور اوس نے ہاتھہ بڑہا کر مجھ سے لیا۔

روایت ہے قاضی القضاۃ ابو صالح نصر بن سید عبد الرزاق سے
سنا مین نے اپنے چچا سے جسکا نام عبد اللہ سید عبد الوہاب ہے اوس نے
کہا کہ مین سفر کیا عجم کے شہرون کا اور مین نے کئی ایک علم حاصل کئے اور مین واپس
آیا بغداد مین اور مین نے کہا کہ اگر آپ کی مرضی ہو تو مین لوگون کو وعظ کہون آپکے
سامنے۔ اونہون نے اجازت دی اور مین کرسی پر بیٹھہ کر وعظ کرنے لگا۔ اور مین
وعظ مین جو خدا کو منظور تہا کہا اور میرا باپ سنتا تہا۔ اہل مجلس نے میرے
باپ سے کہا کہ وہ وعظ کرین مین کرسی سے نیچے اوترآیا اور میرا باپ میری جگہہ بیٹھہ
گیا اور مجھکو روزہ تہا اور ام یحیی نے میرے واسطے انڈے اپکائے اور ایک کاسہ
مین ڈالکر طاق پر رکہہ دیئے ایک بلی آئی اور اوس نے اوس برتنکو گرا دیا اور وہ
ٹوٹ گیا اہل مجلس نے فریاد کی اور نعرے مارے یہہ شور سنکر آپ نیچے
اوترآئے اور مین نے اون سے عرض کی یہہ کیا شور تہا۔ اونہون نے مجھکو
فرمایا کہ لے لڑکے تو اپنے سفر پر ناز کرتا ہے اور آسمان کیطرف اشارہ کیا
کہ آسمان یکا سفر کیا ہے اور مین کبھی کرسی پر بیٹھہ کر وعظ کرتا تہا اور کبھی نیچے اوتر
آتا تہا اور میرے وعظ مین کچھہ تاثیر نہین تھی۔ مین نے۔ آپ سے سوال کیا کہ
آپکے وعظ کی بڑی تاثیر ہوتی ہے اور میرے وعظ مین نہین۔ آپنے فرمایا کہ
تو باتین کرتا ہے اپنی اور مین باتین کرتا ہون لوگون کی۔ ایکدن کا ذکر ہے کہ آپ

اپنی مجلس مین وعظ کرتے تھے مگر بعضے آدمی سست ہوگئے آپنے فرمایا کہ اگر
خدا چاہتا تو میرا وعظ سننے کیواسطے بھیجتا پرندہائے سبز کو کہ وہ میری کلام کو
سنتے آپنے یہہ فرمایا تو آگئی تمام مجلس پرندہائے سبز سے پر ہو گئی اور جو
لوگ حاضر تھے سبنے دیکہا اور دوسرے روز بھی ایسے ہی گذرا کہ سبز جانور
بہت خوبصورت آئے اور لوگون نے دیکھے . ایک روز کا ذکر ہے کہ ایک عجیب
الخلقت پرندہ مجلس مین آگیا اور لوگ اوسکو دیکھنے لگے آپنے فرمایا کہ اگر مین اس
جانور کو کہتا کہ تو مرکر گرجا اور ٹکڑے ٹکڑے ہوجا تو فوراً ہوجاتا . آپ کا یہہ فرمانا
تہا کہ وہ جانور ٹکڑے ہوگیا ؛

روایت ہے شیخ قدوہ بقا ابن بطو نے کہا کہ ایک روز مین شیخ
عبدالقادر کی مجلس مین حاضر تہا کہ آپ وعظ فرمارہے تھے کرسی کے پایہ اولی
پر آپنے کلام کرنی بند کردی اور ایک ساعت خاموش رہے اور اوپر اوتر کر نیچے
آگئے اور دوسرے پایہ پر بیٹھ گئے اور مین نے دیکہا کہ پایہ اولے پر پایہ اوسے
بہت چوڑا ہوگیا ہے اور اوسپر سندس سبز کا فرش بچھایا گیا اور اوسپر رسول
خدا اور اصحاب بیٹھے ہین اور شیخ عبدالقادر بہت دبلا اور نذار نظر آنے لگے
اور تہوڑے سے وقت کے بعد وہ بڑے اور اونچے اور بڑے فربہ نظر
آنے لگے کہ اون کی شکل کو دیکہ کر ڈر آنے لگا اور پہر مجھ سے پوشیدہ ہو گئے
لوگون نے شیخ بقا سے پوچہا کہ آپ نے پیغمبر خدا کو دیکہا ہے شیخ بقا نے
جواب دیا کہ اون کے ارواح متشکل ہوگئے ہین اون کی صورتون کے ساتھ اور
خدا نے اونکو قوی کیا ہے اوس قوت کے ساتھ کہ جو قوت اون سے ظاہر
ہوئی اور وہ قوت یہہ تھی کہ شیخ عبدالقادر نذار اور لاغر نظر آئے اور پہر بالیقین
اور فربہ نظر آئے اور اوس نے فرمایا کہ تجلی اجل کی صفت تھی کہ کوئی بندہ

پیدا نہین ہوتا مگر تائید نبوی سے اسی واسطے شیخ عبدالقادر گر جاتے اگر
اونکو پیغمبر خدا آکر نہ سمبہالیتے اور تجلے ثانی کے سبب سے آپ پر خوف طاری
ہوا اسی واسطے آپ لاغر اور نذار نظر آئے اور تجلے ثالث صفت جمال کی
تھی کہ وہ فربہ اور بالیدہ نظر آئے اور یہہ فضل خدا کا ہے جسکو چاہے دیتا ہے
اور آپ تین مرتبہ وعظ کیا کرتے تھے جمعہ کی فجر کو اور سوموار کی شام کو اور اتوار
کی فجر کو اور حاضر ہوتے تھے اون کے وعظ مین مشایخون کے بزرگ اور بڑے
فاضل اور بڑے متقی جیسے شیخ بقابن بطو اور شیخ ابوسعید قیلوی اور شیخ علی اور
شیخ ابو النجیب عبدالقادر سہروردی اور شیخ ماجد کردی اور شیخ مطہر مادرانی اور
سوائے اونکے بہت سے مشایخ اور علما اور اولیا راوی نے کہا ہے مین نہین
جانتا تہا کہ شیخ عبدالرحمن طفسونجی بغداد مین کبہی آئے مگر طفسونجی مین بہین نے
کئی بار دیکہا تہا اور بہت سے بزرگ حاضر ہوتے تھے اور آپکی باتین لکہہ لیا
کرتے تھے اور جو لکہنے والے تھے وہ قریب چارسو آدمی کے تھے ریہہ بھی
روایت ہے کہ شیخ عبدالقادر سے کہ آپ وعظ کرتے تھے کہ ہوا مین اوڑ
گئے اور اونہون نے فرمایا کہ اے اسرائیل کلام محمدی کو بھی سن تہوڑی دیر
کے بعد واپس آئے لوگون نے پوچہا کہ کون تہا آپنے فرمایا کہ خضرؑ ہماری مجلس
سے جلدی چلے گئے تھے اسواسطے مین اونکے پاس گیا اور ہمراہ لے آیا اور مینے
کہا کہ ہماری کلام سنکے جاؤ اور کرسی پر بیٹھ گئے جب آپ بیٹھے تو آپنے نہ کوئی
بات کی تھی اور نہ کسی قاری کو قرآن شریف پڑہنے کیواسطے فرمایا تہا سب حاضرین
مجلس کو ایسا وجد ہوا کہ جو بڑا بہاری وجد تھا شیخ صدقہ حیران ہوگیا کہ نہ آپنے کچہہ فرمایا
ہے اور نہ قرآن شریف پڑہا ہے اس وجد کا کیا سبب ہے آپنے میری طرف دیکہہ
کر فرمایا کہ اے مرد میرے پاس ایک مرید آیا ہے جس نے بیت المقدس سے

ایک قدم اٹھا کر بغداد مین پہونچگیا ہے اور اوس نے توبہ کی ہے میرے ہاتھ پر
اور جو لوگ باقی حاضر ہین اونہون نے اوس شخص کی ضیافت کی ہے شیخ صدقہ
زیادہ حیران ہوا کہ اس شخص نے ایک قدم اٹھا کر لینے آپکو بیت المقدس سے
بغداد مین پہونچایا وہ کس بات کی توبہ کرتا ہے اور اوس کی کیا حاجت ہے۔ شیخ
کیطرف آئینگی یہہ میرے دل مین خیال آیا تو شیخ نے میریطرف دیکھا اور فرمایا کہ
اے عمر وہ شخص جو ہوا پر اوڑتا جاتا ہے وہ اس اوڑنے سے توبہ کرتا ہے اور
میرے پاس اسواسطے آتا ہے کہ مین اوسکو راہ بتلاؤن خدا کیساتھہ محبت کرنیکا
پہر آپنے فرمایا کہ مین ہون جسکی شمشیر برہنہ ہے اور میری کمان زہ کی ہوئی ہے
اور میرے پیکان لگے ہوئے ہین اور میرے تیر پہونچے ہوئے ہین اور میرا گہوڑا
زین کیا ہوا ہے اور نیزہ میرا پہونچا ہوا ہے مین خدا کی آگ ہون روشن۔ مین
لوگون کے حالوں کو ثلث کر دینے والا ہون۔ اور مین دریا ہون جس کا کنارہ کوئی نہین
مین بات کرنیوالا ہون لوگون کیواسطے مین نگاہ رکھا ہوا ہون مین ملاحظہ کیا گیا
ہون لے روزہ داران لے شب بیداران لے پہاڑ کے رہنے والو تمہارے
پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجاوین اور تمہارے پہاڑون کی ہوا بند ہوجاوے۔ اے وہ صالے
کے رہنے والو تمہاری وہرم سالہ گرجائین میرا کہا قبول کرو کہ میرا کہنا خدا کے حکم سے
ہے تمکو چاہیئے کہ اوس دریا سے پانی پیو کہ اوس کا کوئی کنارہ نہین اور خدا کی قسم
ہے کہ نیک بخت اور بد بخت مجھکو دکہائے جاتے ہین میری اصل آنکہین لوح محفوظ
پر ہین اور مین غوطہ مارا کرتا ہون دریائے علم خدا مین اور خدا کا مشاہدہ مجھکو ہر وقت
ہوتا ہے اور مین خدا کی دلیل ہون تمہارے اوپر اور مین نایب رسول اللہ صلعم
کا ہون اور وارث اوس کا زمین مین اور آپنے فرمایا کہ آدمیون کے بھی مشائخ ہین
اور جنون کے بھی مشائخ ہین اور فرشتون کے بھی مشائخ ہین اور مین سب کا

شیخ ہون اور فرمایا آپنے رضی اللہ تعالی عنہ نے مرض موت کیوقت اور یہہ فرمایا کہ میرے درمیان اور تمہارے درمیان دوری اتنی پڑی ہے کہ جیسے آسمان اور زمین مین دوری پڑی ہے مجھکو قیاس نہ کرو ہر آدمی کیطرح اور ہر آدمی کو میری طرح قیاس نہ کرو مین تمہاری عقل مین نہین آسکتا کیونکہ مین خلقت سے جدا ہون اے زمین کے رہنے والو۔ اے آسمان اور زمین کے رہنے والو خدا کا فرمایا ہوا جو کچھہ مین جانتا ہون تم نہین جانتے۔ مین اون آدمیون سے ہون کہ جو تم نہین جانتے رات اور دن مین مجھکو ستر بار رکھا جاتا ہے اور مجھکو کہا جاتا ہے کہ اے عبدالقادر میرے حق سے تو کہا اور میرے حق لئے تو پی اور جب تیرے ساتھہ مین باتین کرون تو وہ سن مین نے تیری آرزوئین تجھکو دین اور فرمایا آپنے جب کوئی بات کہتا ہون تو کہتے ہین کہ سچ کہا آپنے اور مین کلام نہین کرتا جب کلام کا مجھکو یقین نہ ہوا اور میری کلام مین کچھہ نہین ہوتا جو مجھکو تبلایا جاتا ہے وہ مین کہتا ہون اور جو مجھکو دیا جاتا ہے اوسکو مین بانٹتا ہون اور جو مجھکو حکم ہوتا ہے مین وہی کرتا ہون مین تجھے وہم پہنچا ہوا ہے تاکہ تم خدا سے ڈرو اگر نہ ہوتی لگام شریعت کی میری زبان پر تو مین تم کو تبلاتا کہ تم نے کیا کہا یا اور کیا تمہارے گھر مین رکھا ہوا ہے کہین علم پناہ پکڑتا عالم کے ساتھہ کہ جو اوس مین پوشیدہ باتین ہین وہ ظاہر کین جاوین اور مین تمہارے ظاہر اور باطن کو جانتا ہون اور تم میرے سامنے شیشہ کیطرح ہو اور فرمایا آپنے کہ تمام خدا کے مرد جسوقت قتل کو پہونچے تو دہون سے نپنے آپکو نگاہ مین رکھا اور جب مین قتل کو پہونچا تو مجھکو سوراخ نظر آیا اور اوس سوراخ سے مجھکو گذار کر لیگئے ہین نے اقدار حق کو واسطے حق کے۔ حق کے اندر سینے نزاع کی پس مرد وہ ہوتا ہے کہ منازع کرے قتل کا نہ موافقت کرے۔ تمکو چاہیے کہ سوال کرو منکر نکیر سے۔ جسوقت وہ تمہارے پاس آوین اور میرا حال اون سے پوچھو ٭

روایت ہے شیخ ابی الفضل احمد بن قاسم بن عبدان قرشی بغدادی بزاز سے اوسنے کہا کہ شیخ عبد القادر طیلسان پہنا کرتے تھے اور لباس عالمون کا پہنتے تھے اور بہت قیمت کا لباس پہنتے تھے۔ ایک روز آپ کا خادم میرے پاس آیا اور مجھکو اوس نے کہا کہ مجھکو کپڑا چاہیے جو ایک دینار کا ایک گز ہو مین نے وہ کپڑا اوسکو دیدیا اور مینے پوچھا کہ یہہ کپڑا کس کیواسطے ہے۔ تو اوس نے کہا کہ کپڑا شیخ عبد القادر کیواسطے ہے۔ مین نے اپنے دل مین خیال کیا کہ شیخ نے خلیفہ کیواسطے بھی لباس نہ چھوڑا یہہ حرف میرے دلمین آیا تہا کہ میرے پاؤنمین ایک مینخ گہس گئی اور سخت درد ہوا اور مجھکو موت نظر آگئی اور لوگ میرے پاس جمع ہوگئے کہ وہ مینخ نکال لین اور وہ جمع ہوکر نہ نکال سکے مین نے کہا کہ مجھکو شیخ کے پاس لیچلو وہ مجھکو اٹہا کر لیگئے اور شیخ کے سامنے رکہدیا شیخ نے مجھکو فرمایا کہ تونے ابی الفضل تمنے اپنے دلمین میرے اوپر کیون اعتراض کیا خدا کی قسم ہے کہ مین نے اوس کپڑے کو نہین پہنا اوسوقت تک کہ مجھکو فرمایا گیا کہ وہ کپڑا پہن جو ایک دینار کے بدلے ایک گز ہو۔ اے ابی الفضل یہہ کپڑا ہمارا کفن ہے اور میت کو وہ کفن چاہیے کہ جو بہت عمدہ اور نفیس ہو اور یہہ کفن مجھکو نصیب ہوا ہے کئی دفعہ مرنیکے بعد پہر اپنا ہاتھہ میرے پاؤنکو لگایا اور وہ مینخ خود بخود نکل گئی۔

آپ کی کرامات اور خرق عادات اسقدر ہین کہ جنکا لکہنا مشکل ہے۔ لیکن قدرے بطور نمونہ لکہدیئے جائین تو کچھ مضائقہ نہین۔ کیونکہ دلالت کرتا ہے کثیر پر۔

امام عبد اللہ جعفری نے لکہا ہے۔ (کراماتہ بلغت حد التواتر ومعلوم بالاتفاق ما بلغت مثلہا من احد من شیوخ الآفاق) اس کے یہہ معنی ہین کہ آپ کی کرامات متواتر ہمارے پاس پہونچی ہین اب سب لوگ آپکی کرامتون پر متفق ہین زمانہ

کے کسی شیخ سے ایسی کرامتین نہین ہوئین۔ روایت ہے کہ آپ سے پوچہا گیا
کہ آپ نے کسطرح سے معلوم کیا کہ آپ ولی ہین آپ نے فرمایا کہ میری
دس برس کی عمر تھی اور گہر سے مکتب کیطرف جایا کرتا تہا اور فرشتے میرے ارد
گرد ہوتے تھے اور مسجد مین پہونچکر اوستادون کو کہتے تھے کہ خدا کے ولی کیواسطے
جگہہ خالی کرو کہ وہ بیٹھ جاوے ایک دن ایک آدمی ہمارے پاس آیا کہ مین اوس کو
نہین پہچانتا تہا فرشتے اوس سے کچہہ باتین کرتے تھے اوس شخص نے فرشتون
سے کہا کہ یہہ لڑکا کون ہے۔ فرشتون نے جوابدیا کہ وہ لڑکا ہے کہ جسکی شان
بہت بلند ہوگی اور اسکو منع نہ کیا جاویگا بلکہ اسکی عزت کیجاویگی اور اوسکو دور نہیں کیا
جائیگا بلکہ اسکو بہت نزدیک کیا جاویگا۔ مین نے اوس مرد کو چالیس سال کے بعد
پہچانا کہ وہ وقت کا ابدال تھا ٭

شیخ قدوہ ابو عبداللہ محمد ابن قاید نے حضرت کو آداب کہا اوسوقت مین
پاس تہا۔ ایک سائل نے سوال کیا کہ آپکا کام کس امر پر قایم رہا ہے۔ آپنے فرمایا
کہ سچ پر مین نے کبھی جھوٹھہ نہین کہا۔ اوسوقت بھی جب مسجد مین پڑہتا تھا۔ مین بہت
چھوٹا تہا اور شہر کے نواح مین پہر رہا تہا وہ روز عرفہ کا تہا اور مین بیلون کے پیچھے
پہرتا تہا اور کھیلتا تھا اور وہ بیل کہیتی کا کام کرتے تھے ایک بیل نے میریطرف دیکہا
اور مجھکو کہا کہ اے سید عبدالقادر تو اسواسطے پیدا نہین کیا گیا اور نہ تجھکو حکم ہے اس
کام کے کرنیکا۔ مین ڈرا اور اپنے گہر کیطرف واپس آیا اور اپنی ماڑی پر چڑھہ گیا کچہہ لوگ
عرفات مین مین نے دیکھے اور مین اپنی مائی کیطرف گیا۔ اور مین نے اجازت لی سیر
بغداد کی پہر اوسیوقت سے مین نے علم پڑہنا شروع کیا اور زیارت صالحین کی
اور مین جب چھوٹا تہا اوسوقت مین قصد کیا کرتا تہا اور لڑکون کے ساتہ کھیلنا چاہتا تہا
کہ کوئی شخص جو مجھکو نظر نہین آتا تہا وہ کہتا تہا کہ اے مبارک لڑکے میریطرف

آ۔ مین اوسکی آواز سنکر اپنی مان کیطرف چلا جاتا تہا اور اوسکے پاس جاکر چھپ جاتا
تہا اور جب مین جوان ہوا اور باہر گیا تو ایک کہنے والیکو مین نے سنا کہ وہ یہہ کہتا
ہے کہ اے عبدالقادر تجھکو پیدا نہین کیا گیا اپنی ذات کیواسطے اور آپکی یہہ کرامت
تھی کہ آپکو علم غیب کا تہا جو بات تین ۳ برس سے لیکر چالیس برس تک ہونیوالی ہوتی
تھی آپ پہلے بتلا دیتے تھے اور مہینے اور سال گذرنے سے پہلے آپکے پاس حاضر
ہوتے تھے اور جو کچھہ اون مہینون یا سالون مین گذرنے والا ہوتا تہا وہ سب بتلا دیتے
تھے شیخ سیف الدین عبدالوہاب نے فرمایا ہے کہ کوئی مہینہ نہین گذرا جو میرے
باپکے پاس نہین آیا اگر اوس ماہ مین خدا نے کوئی برائی رکھی ہوئی تھی تو بری صورت
سے وہ ماہ آتا تہا اور اگر تقدیر مین بہلائی لکھی ہوئی تھی تو نیک صورت مین وہ ماہ آتا
تہا۔ معتبر حضرات نے روایت کی ہے کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے آپکے پاس اور روز جمعہ
کا تہا اور مہینہ جمادی الآخر ہی اور سنہ ۵۶۰ھ ہجری مین ایک جوان آیا بہت خوبصورت
اوس نے آکر سلام علیک یا ولی اللہ کہا اور کہا کہ مین رجب ماہ ہون اور آپ کو مبارکباد
کہتا ہون اور مجھکو یہہ حکم ہے کہ مین تمام لوگون کو خوشی پہونچاؤن۔ تمام شہر کے
لوگون نے رجب کے ماہ مین نیکی دیکہی بعد اوسکے ہفتہ کے روز ماہ کا اخیر ہوا اور
ایک شخص آیا بری شکل کا اور ہم آپکے پاس بیٹھے تھے اوس مہینے نے آکر کہا کہ
السلام علیک یا ولی اللہ مین ماہ شعبان کا ہون اور مین اسواسطے آیا ہون کہ آپکو
خبر دون جو بغداد مین موت بہت پڑے گی اور خراسان مین تلوار چلے گی جسطرح اوس
نے کہا تہا اوس ماہ مین ویسا ہی ہوا اور آپ رمضان کے ماہ مین بیمار ہوے اور اوس
وقت ہم لوگ بہی آپکے پاس حاضر تھے اور علی ابن ہیتی ابن یوسف عبدالقاہر سہروردی
و شیخ ابوالحسن جوسقی اور بہت مشائخ تھے کہ ایک شخص آیا روشن شکل آدمی کہ
جسکا بڑا وقار معلوم ہوتا اوس نے آکر کہا کہ السلام علیک یا ولی اللہ مین رمضان کا

ماہ ہون مین اسواسطے آپکے پاس آیا ہون کہ عذر خواہی کرون آپکے سامنے کہ جو مجہہ میرے مین تاثیر رکہی گئی ہے اور وہ تاثیر یہہ ہے کہ مین آپکو دعا کرین اور دوسرے برس مین آپکو نہین ملونگا یہہ سیرا ملنا آخری ملنا ہے پہر آپکے اوپر دوسرا رمضان نہ آیا کہ آپ فوت ہوگئے شب شنبہ تاریخ ناوین ربیع الآخر کے ❊

روایت ہے کہ بہت مشائخ نے خبر دی ہے کہ ہم حاضر تھے آپکی مجلس مین آپنے کہا کہ کوئی تم مین سے ہے جو حاجت رکہتا ہے کہ ہم اوسکو دیوین جو وہ چاہتا ہے۔ شیخ ابو المسعود احمد ابن حریمی نے چاہا کہ مین تدبیر کو چھوڑنا اور رافتیا چاہتا ہون۔ محمد ابن قائد نے کہا کہ مین اپنے مجاہدہ کرنے کے وقت چاہتا ہون شیخ ابو القاسم نے کہا کہ مین خدا سے خوف کرنا چاہتا ہون۔ شیخ ابو محمد حسن فارسی نے کہا کہ مجھکو خدا کے ساتھہ خاص حال تہا اور وہ حال مجھہ سے جاتا رہا وہ حال واپس لینا چاہتا ہون اور اوس سے زیادتی بھی چاہتا ہون۔ شیخ جمیل ابو یوسف نے کہا کہ مین اپنے وقت کے حفاظت چاہتا ہون کہ وہ ضائع نہ جاوے ابو حفص عمر غزال نے کہا کہ مین علم کی زیادتی چاہتا ہو۔ شیخ جابیل حریمی نے کہا کہ مین نہ مرون جبتک کہ درجہ قطبیت کا مجھہ کو ملجاوے۔ شیخ ابو البرکات ہمامی نے کہا کہ مین خدا کی محبت مین بے خود ہونا چاہتا ہون۔ شیخ ابو الفتوح معروف بہ ابن المحضر بن نصر بغدادی نے کہا کہ مین قرآن شریف و حدیث شریف کا حفظ ہونا چاہتا ہون۔ شیخ ابو الخیر نے کہا کہ مین خدا کی معرفت چاہتا ہون کہ اوس معرفت کیساتھہ مین فرق کر سکون اون امرون مین کہ جو خدا کے حکم سے ہوتے ہین اور جو خدا کے حکم سے نہین ہوسکتے۔ ابو عبد اللہ بن ہبۃ اللہ نے کہا کہ مین چاہتا ہون نیابت اور وزارت ابو الفتوح ابن عبد اللہ نے کہا کہ مین گہر کا دربان ہونا چاہتا ہون۔ ابو القاسم بن صاحب نے کہا کہ مین حاجب بننا چاہتا ہون۔ شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس التج

کو پڑہا ۔ ﴿كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ۚ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا﴾ ط
یہہ پڑہکر آپنے فرمایا مین تم سب کی مدد کرونگا ان چیزون کے ملنے مین
اور یہہ نعمتین خدا کی ہین جو خدا بخشدیوے اوسکو روکنے والا کوئی نہین
راوی کہتا ہے کہ مجھکو خدا کی قسم ہے کہ جس سائل نے جو کچھ چاہا اوسکو
ملگیا ۔ شیخ جلیل صرصری مرنے سے پہلے قطب ہوگیا ۔ شیخ ابو سعود
صاحب اختیار ہوگیا اور وہ کہا کرتا تہا کہ مجھکو اس مصلے کے باہر کوئی چیز
لبکار نہین ۔ اور شیخ بن قاید کی یہہ حالت ہوگئی اور ایسا مجاہد بن گیا کوئی دوسرا
آدمی اوسکے برابر مجاہد نہ تہا ۔ چودہ برس وہ زمین کے نیچے بیٹھا رہا اور چودہ
کے اوپر پہر چودہ سال زمین کے اندر ہی بیٹھا رہا اور مین نے سنا کہ وہ کہتا تہا
کہ مین نے بہوکہہ کو اور بہوکہا کیا اور پیاس کو اور پیاسہ کیا اور نیند کو نیند دلائی
اور جلنے کو جگایا مین نے اور ڈرایا ڈرنے کو اور بلا مجھسے بہاگتی پہرتی تہی
اور یہہ سب خدا کے حکم سے ہے کہ اوسکا حکم میرے اوپر غالب ہے اور
شیخ عمر بزاد خدا کے خوف سے ایسا خوفناک ہوا کہ اوسکا مغز پگہل پگہل کر
موہنہ کے راستہ بہتا تہا ۔ شیخ حسن فارسی نے کہا کہ شیخ عبد القادر نے
میری طرف دیکہا اور میرا حال جو گم ہوگیا تہا اوسیوقت مجھکو ملگیا بلکہ اوس سے
زیادہ ہوگیا ۔ شیخ جمیل اپنے نفس پر اسقدر قادر ہوا کہ وہ ہر وقت خدا کا ذکر
کرتا تہا اور تسبیح پڑہا کرتا تہا جب وقت قضا حاجت کا ہوتا تہا تو تسبیح کو دروازہ
پاخانہ کی میخ پر لٹکا دیتا تہا اور دانہ وانہ تسبیح کا گرتا رہتا تہا اور جب تک نہین پکڑتا
تہا وہ تسبیح اوسی طرح جاری رہتی تہی اور یہہ حال مین نے اپنی آنکہہ سے دیکہا اور
شیخ عمر غزال کو اسقدر علم ہوگیا اور اوس نے بہت کتابین تصنیف کین کہ
ایک دفعہ ہزار کتابین اپنے کتب خانہ سے فروخت کین اور لوگون نے اون کو

منع کیا اور شیخ ابو البرکات ہاشمی نے روایت کی کہ آپ نے میری طرف ایک دفعہ دیکھا اور
مین بیہوش ہو کر گر گیا اور میرا شعور باقی نہ رہا اور بغداد سے نکل گیا راوی نے ایک
دفعہ اوسکو فدن کے جنگل مین دیکھا کہ وہ حیران ہو کر کھڑا ہے اور آسمانکیطرف دیکھ رہا ہے
راوی نے اوسکے ساتھ باتین کین لیکن اوس نے کوئی بات نہین کی مین سوا ملنے
واپس چلا آیا کئی برسون کے بعد مین بصرہ مین آیا تو اوسکو پہلے حال پر مین ملنے
دیکھا مین نے اوس کی باتین کین لیکن اوس نے کوئی جواب نہ دیا مین گیا اور
اوسکے سامنے بیٹھ گیا اور مین نے خدا کی جناب مین عرض کی کہ خداوندا شیخ
عبد القادر کی حرمت سے اسکو عقل بخش دے کہ یہہ میرے ساتھ باتین کرے
اور جو کچھ سوال کرون اوسکا جواب دیوے یہہ دعا میری منظور ہوئی اور
اوسنے آکر مجھکو خود سلام کیا مین نے اوسکو کہا کہ یہہ کیا حال ہے تمہارا اوس
نے کہا کہ یا شیخ صاحب شیخ عبد القادر نے مجھکو دیکھا تو خدا کی محبت میرے دل مین
اس قدر غالب ہو گئی کہ اپنا نفس بھی یاد نہ رہا اور اپنا وجود بھی یاد نہ رہا اور میرا
وہ حال ہو گیا جو تو نے دیکھا ہے وہ چلا گیا اپنی جگہہ پر اور اوسی حال مین ہو گیا اور
مین روتا ہوا چلا گیا۔ شیخ ابو الفتوح نے چھ ماہ مین قرآن شریف ختم کر لیا اور
سات قراۃ قرآن شریف کی اوسی نے بنائین۔ اور حدیث کی بہت سی کتابین
اوس نے یاد کین۔ شیخ ابو الخیر نے کہا ہے کہ عبد القادر نے اپنا ہاتھ میرے سینہ
پر رکھا اوسی وقت مین اپنے سینہ مین نور دیکھتا رہا اور اب تک مین سچ اور جھوٹ
مین فرق کر سکتا ہون اور ہدایت اور گمراہی مین فرق کر سکتا ہون۔ عبد اللہ۔ بن
ہبیرہ نیابت اور وزارت خلیفہ پر مقرر ہو گیا اور ابو الفتوح خلیفہ کے گھر کا متولی
ہو گیا۔ اور ابو القاسم حاجب نباخر چون کے گھر کا اور یہہ عہدے اون کے۔ اونکے
پاس مدت تک رہے۔ ابا محمد عبد الملک نے کہا ہے مین شیخ عبد القادر کے مدرسہ

مین تھا اور شیخ صاحب گہر سے آئے اور آپکے ہاتھہ عکازہ تہا اور مجھکو معلوم ہوا کہ
آپ اوس عکازہ سے کوئی کرامت دکہاوینگے۔ آپنے وہ عکازہ زمین مین گاڑ
دیا اور زمین سے ایک نور پیدا ہوا کہ وہ آسمان کیطرف جاتا تہا اور وہ بہت روشن
تہا اور آسمان کے درمیان روشنی پیدا ہوگئی ایک گہڑی تک ایسا ہی حال رہا جب
آپنے عکازہ اپنے اصلی حال پر آگیا۔ شیخ ابو سعود احمد بن ابی بکر حریمی البغدادی نے
کہا ہے کہ آیا ابو المظفر حسن بن تمیم تاجر شیخ حماد کے پاس اوس نے کہا کہ مین تجارت
کرنی چاہتا ہون۔ کرون یا نہ کرون۔ شیخ حماد کو کہا کہ اگر تو اس سال تجارت کریگا تو تیرا
سب مال چہینا جاویگا اور تو مارا جاویگا۔ ابو المظفر غمزدہ ہوکر شیخ عبد القادر کے پاس
آیا اور آپکے آگے اوس نے عرض کی۔ آپنے فرمایا کہ تجارت کر اور تو سالم واپس آویگا
اور مین ضامن ہون۔ ابو المظفر نے اپنا مال ہزار دینار کو بیچا اور آکر اون دینارونکو
ایک طاق مین رکہدیا اور خود قضاء حاجت کے واسطے گیا اور واپس آیا تو وہ دینار اسکو
بہول گئے اور اپنے مکان پر واپس آیا جہان اوترا ہوا تہا اور آکر سو گیا اور اوس نے
ایک خواب دیکہی کہ وہ قافلہ مین ہے کہ عرب کے لوگون نے اوس قافلہ کو لوٹ
لیا ہے اور اوسکو بہی ماردیا وہ جاگ پڑا اور وہ کانپتا تہا اور جب وہ جاگا تو خون کا اثر
اپنی گردن مین پایا۔ اوسوقت اوسکو مال یاد آیا اور جاکر مال جہان رکہا تہا وہان تلاش
کیا تو وہ مال بدستور اوسی جگہہ ملگیا۔ جب مین بغداد مین واپس آیا تو اوس کا خیال تہا
کہ شیخ حماد کے پاس جاؤن یا عبد القادر کے پاس۔ شیخ حماد اوسکو بازار مین ملگئے اونہون
نے کہا کہ ابو المظفر تمکو چاہیئے کہ پہلے شیخ عبد القادر کے پاس جاؤ کیونکہ وہ ولی محبوب
خدا ہے اوس نے تمہارے واسطے خدا کی جناب مین ستر دفعہ عرض کی اور جو
تمہارے ساتھہ گذرتا تہا وہ خواب مین تبدیل ہوگیا جو تمنے خواب دیکہی اور جو تمہارا
مال گم ہوتا تہا وہ اوسوقت تمکو بہول گیا اور پہر ملگیا یہہ سنکر ابو المظفر شیخ عبد القادر

سے پاس آئے آپ نے فرمایا کہ تمکو شیخ حماد نے لکھا ہے کہ مین نے تمہارے واسطے
ستر بار خدا کی جناب مین عرض کیا ہے۔ خدا کی قسم مین نے تمہارے واسطے
ستر بار اور ستر بار دو دفعہ عرض کیا ہے اور خدا نے جو تمہارے ساتہہ واقعہ ہوتا تہا
خواب مین تبدیل کر دیا ہے اور تمہارا مال گم ہوتا تہا وہ خواب مین ملگیا اور خدا نے
اس آیت کے اوپر عمل کیا۔ یَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ۔ اسکے معنے یہہ ہین
کہ بجہا دیتا ہے خدا جو کچہہ لکہا ہوا ہو اور اوسکی جگہہ اور کچہہ لکہہ دیتا ہے جو کچہہ چاہے
اوسکے پاس ہے لوح محفوظ۔

روایت شیخ ابو المظفر منصور ابن مبارک سے ہے کہ مین جوان تہا جب
شیخ عبد القادر کے پاس آیا اور میرے پاس ایک کتاب تھی کہ جس مین علم فلسفہ
و علم روحانی کی بحث تھی آپ نے اوس کتاب کو نہین دیکہا اور مجہکو فرمایا کہ اے منصور
تیرے پاس ایک بری کتاب ہے جو تیرے پاس نہین رہنی چاہیے اوٹہکر اوسکو دہو ڈال
مینے ارادہ کیا کہ مین اوٹہہ جاؤن اور انکو جا کر پہینک دون اور پہر اس کتاب کو نہ اٹہاؤن
میرا دل نہین راضی ہوتا تہا اوس کے دہو ڈالنے کیواسطے کیونکہ مجہکو اوس کتاب کیساتہہ
بہت محبت تھی اور مجہکو اوس کے کئی مسائل ذہن مین آئے ہوئے تھے شیخ
نے میری طرف پہر دیکہا او مجہہ کو حیران پایا اور مین اوٹہہ نہین سکتا تہا گویا میرے
پاؤن مین کچہہ ڈالا ہوا ہے آپ نے مجہہ کو فرمایا کہ کتاب مجہکو دے اور مین نے آپ کو
دیدی آپ نے سرا ایک صفحہ کو دیکہا اور مجہہ کو فرمایا کہ یہہ کتاب اوس علم کی نہین جسکی تم کہتے
تھے بلکہ یہہ کتاب فضائل قرآن شریف کی ہے اور جو مجہہ کو اوس کتاب کا
یاد تہا وہ سب بہول گیا اور اسوقت مجہکو اوس کا ایک حرف تک یاد نہین گویا
مین نے اوس کتاب کو پڑہا ہی نہین تھا۔ یہہ بھی روایت ہے کہ آپکے پاس
مشائخ جیلان کے آئے اور ایک خادم اوسوقت بیٹہا تہا۔ آپ نے خادم کو غصہ

سے دیکھا۔ اس پر وہ خادم مرگیا۔ اور سکی ابریق قبلہ کیطرف نہ تھی آپ نے جب ابریق کیطرف دیکھا تو قبلہ کیطرف ہوگئی۔

روائیت ہے کہ حاضر ہوئے آپکے پاس ایک دن آپکے مدرسہ مین بہت سے مشائخ آپنے خادم کو دستر خوان بچھانیکے واسطے کہا اوس نے دستر خوان بچھایا اور کہانا چنا اور سبنے کہانا شروع کیا آپنے خادم کو کہا کہ ہمارے ساتھ بیٹھ جا اور کہانا کہا اوس نے عذر کیا کہ مین روزہ دار ہون آپنے فرمایا کہ تو کہالے تجھکو ثواب روزہ کا ہوجاویگا۔ پہر اوس نے کہا کہ روزہ دار ہون آپنے کہا کہ کہالے تجھکو ایک سال روزون کا ثواب ملجاویگا۔ اوس نے پہر کہا کہ روزہ دار ہون آپنے فرمایا کہ کہالے کہ ساری عمر کے روزون کا اجر تجھکو ملجاویگا۔ پہر اوس نے کہا کہ روزہ دار ہون پہر آپ نے غصہ سے اوسکی طرف دیکھا اور وہ زمین پر گرگیا اور اوس کا بدن سوجگیا اور بدن سے خون اور پاک جاری ہوگئی۔ مشائخ نے اوسکی شفاعت کی اور آپ کا غصہ دور ہوگیا پہر آپ جب راضی ہوئے تو وہ بہی راضی ہوگیا جیسے کہ پہلے تہا اور یہہ معلوم ہوتا تہا کہ اوسکو کبہی بیماری نہین ہوئی۔

روایت ہے کہ ایک آدمی تہا آپکے وقت مین کہ اوس کی کرامات مشہور نہین اور وہ کہا کرتا تہا کہ مین یونس کے مقام سے بہی آگے گذر گیا ہون اسبات کا ذکر کیا گیا آپ کے سامنے اور آپ تکیہ لگائے بیٹھے تھے آپنے تکیہ اوٹھایا اور سیدہے ہوکر بیٹھ گئے اور تکیہ آپنے پھینکدیا اور یہہ بہی فرمایا کہ یہہ تکیہ اوسکے دلکو لگا ہے ہمنے جا کر دیکہا کہ وہ تکیہ کے لگنے سے مرگیا۔ ایک آدمی نے اوسکو خواب مین اچھی حالت مین دیکہا اور اوسکو پوچھا کہ خدا نے تمہارے ساتھ کیا کیا اوس نے کہا کہ شیخ عبدالقادر نے میری شفاعت کی اور خدا نے مجھکو بخش دیا۔ بعض مشائخ نے روایت کی ہے کہ ایک دن آپکی مجلس مین

ایک جانور چیل آیا اوس نے شور کیا کہ ہوا بہت ہے اور مجھکو تکلیف دیتی ہے آپنے ہوا کو فرمایا کہ لے ہوا پکڑ لے اس چیل کو ہوا ایسے زور سے چلی کہ اوس کا سر دوسری جگہ پھینکدیا اور بدن اوس کا دوسری جگہ پھینکدیا پھر آپ کرسی سے نیچے اوتر آئے اور اوسکو اپنے ہاتھ مین پکڑ لیا اور پکڑ کر ہاتھ کو پھیرا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہا وہ چیل زندہ ہو کر اوڑ گئی ۔

روایت ہے کہ ایک عورت آپکے سامنے آئی اور اوس کا لڑکا ساتھ تہا اور اوس نے کہا کہ میرا لڑکا آپکے ساتھ بہت تعلق رکہتا ہے مین خدا کیواسطے تم کو دیتی ہون ۔ آپنے قبول کیا اور اوسکو مجاہدہ اور سلوک کا طریقہ پر چلنے کی ہدایت کیگئی ۔ کئی روز کے بعد اوسکی ماں پہر آئی اور اوسکو بہت نحیف اور زرد رنگ کا پایا اور بہوکہا رہا کرتا تہا اور جاگتا تہا اور روٹی جو کی کہاتا تہا اوس لڑکے کو شیخ کیطرف لے آئے اور آپکے سامنے ایک برتن مین ہڈیاں مرغ کی پڑی ہوئی تہین اوس عورت نے عرض کیا کہ اے سید آپ مرغ کہاتے ہین اور میرا بیٹا جو کی روٹیان کہاتا ہے ۔ آپنے اپنا ہاتہ اون ہڈیون پر رکہا اور کہا کہ اوٹہ کہڑی ہو اوس خدا کے حکم سے جو بوسیدہ ہڈیون کو پہر زندہ کرتا ہے اور مرغ اوٹہ کر کہڑا ہوا اور بانگ دینے لگا آپنے اوس عورت کو فرمایا کہ جب تیرا بیٹا اسطرح کا ہو جاویگا تو اوس کی مرضی ہے جو چاہے کہاوے ×

روائیت ہے کہ شیخ قدوہ ابو الحسن علی قرشی سے کہ مین اور شیخ ملے شیخ عبد القادر کے پاس ۵۲۹ھ ہجری مین گئے آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ابی غالب فضل اللہ بن اسماعیل البغدادی الازجی سوداگر آیا اور اوس نے کہا کہ یا سید آپکے دادا رسول خدا نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کسی شخص کی دعوت کرے اوس کو چاہیئے کہ دعوت قبول کرے مین آپکی دعوت کرتا ہون کہ آپ

میرے گہر تشریف لادین اور وہان آکر طعام تناول فرمادین ۔ آنحضرت سے نے
فرمایا کہ اگر مجھہ کو حکم ہوگا تو مین قبول کرون گا تہوڑی دیر سر نیچے کیا اور پہر فرمایا
کہ ہان مجھکو قبول ہے پہر آپ اپنے استر پر سوار ہوئے شیخ علی نے ایک
رکاب پکڑی اور مین نے ایک رکاب پکڑی پہر آئے ہم اوس سوداگر کی گہر
مین اور اوس گہر مین مشائخ بغداد کے اور علما بغداد کے اور امیر بغداد کے حاضر
تھے ہم جب پہونچے تو اوس نے دستر خوان بچہایا کہ اوس پر کہانے شیرین
اور ترش رکہے اور برتن وہ لایا جو بڑا بہاری تہا اور اوس پر مُوہر لگی ہوئی تہی
آپنے اشارہ کیا کہ اسکو سیر سے پاس لے آؤ ہم نے اوٹہا کر شیخ صاحب کے
آگے رکہدیا اور ہم نے آپکے سامنے رکہہ کر اوپر کا سرپوش اوٹہایا اور اوٹہا کر
دیکہا کہ اوس مین ایک لڑکا ہے ابو غالب کا کہ وہ مرض فالج سے بیکار رہے اور
مادرزاد اندہا ہے اور اوسکو جزام کا مرض ہے آپنے جب اوس کا یہہ حال دیکہا
تو آپنے فرمایا کہ اوٹہہ کہڑا ہو خدا کے حکم سے وہ لڑکا فوراً اوٹہہ کہڑا ہوا اور سب
کے سامنے دوڑتا تہا اور دیکہتا تہا اوس کا جزام بہی رفع ہوگیا اور آنکہین بہی
درست ہوگئین ۔ لوگون کا بہت ہجوم تھا ۔ اسواسطے آپنے کچہہ کہانا نہ کہایا پہر
مین ابوسعید قیلوی کے پاس آیا ۔ اور مین نے وہ سارا حال سنایا شیخ ابو
سعید قیلوی نے کہا کہ آپکا اختیار ہے کہ کوڑہے کو اور اندہے کو اور مردے کو
زندہ کردیوین خدا کے حکم سے اور بیمار کو اچہا کردیوین ۔

روایت کی ہے مشائخ نے کہ ایک دن ہم آپ کی مجلس مین حاضر
تھے کہ ایک جماعت رافضیون کی آپکے پاس آئی اور اونکے پاس دو سبد
تھے جنپر مُہر لگی ہوئی تھین ۔ اوہنون نے آکر کہا کہ بتلادین کہ ان دونون مین
کیا ہے آپ کرسی سے نیچے اوترآئے اور ایک سبد پر ہاتہہ رکہا آپنے

بیٹے عبدالرزاق کو حکم دیا کہ اس کا پردہ اٹھاؤ اور پہلے فرمادیا کہ اس مین ایک لڑکا ہے جو رہ جیسکا ہے ہاتھہ اوسکا پکڑ لیا اور فرمایا کہ اوٹھہ کھڑا ہو وہ لڑکا اوٹھہ کھڑا ہوا اور اوٹھہ کر دوڑا اور دوسرے سبدپر ہاتھہ رکھا اور اوسمین سے ایک لڑکا نکلا اوس نے کہا کہ مجھکو کوئی تکلیف نہین پہر فرمایا اوس کے کہولنے کا اور اوسکو بہی کہولا گیا وہ لڑکا اوٹھہ کہڑا ہوا اور چلنے لگا آپنے اوسکی پیشانی کے بال پکڑ لئے اور کہا کہ بیٹھ جا وہ بیٹھہ گیا اور بے مانند ہو گیا اوس جماعت نے آپکے ہاتھہ پر توبہ کی رفض سے اور تین آدمی اوس مجلس مین مر گئے *

روائیت کہ ایک روز آپکی مجلس مین بہت مشائخ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک آدمی ہوا مین اوڑتا ہوا آیا اوسکے سر پر عمامہ تھا جب آپکے نزدیک پہونچا تو نیچے آیا جیسے عقاب شکار پہ گرتا ہے۔ اوس نے آکر سلام کیا اور آپ کے پاس بیٹھہ گیا۔ آپنے علیکم السلام کہا اور تہوڑی دیر کے بعد وہ پہر اوڑ گیا *

روایت ہے شیخ ابوالحسن طنطنیہ بغدادی سے کہ مین آپ کا کام کیا کرتا تھا اور اکثر رات کو جاگتا تھا اور جو حاجت تھی میری اوس کیواسطے انتظار کرتا تھا ایک رات گہر سے باہر آئے مین نے صراحی آپکے ہاتھہ مین دی آپ نے صراحی پکڑ لی اور مدرسہ کیطرف روانہ ہوئے جب دروازہ پہ گئے تو دروازہ کہل گیا اور آپ اندر چلے گئے اور آپ کے پیچھے مین بھی تہا اور مین جانتا تھا کہ آپ میرے پیچھے ہونیسے واقف نہین۔ پہر بغداد کے دروازہ پر پہونچ گئے اور بغداد کا دروازہ اون کے واسطے کہل گیا اور باہر چلے گئے جب باہر نکلے تو دروازہ بند ہو گیا۔ ہم ایک شہر مین گئے جسکو مین نہین جانتا تہا اور ہم ایک جگہ پہونچے جہان چھہ آدمی کھڑے تھے اونہون

ہے آپکو بہت جلدی سلام کیا اور مین نے ایک آبخورہ لیکر پانی پیا اور اوس گہر سے آواز رونے کی آتی تھی تہوڑی دیر تک رونے کی آواز آتی رہی پہر بند ہوگئی اور ایک آدمی آیا اور وہ اندر چلا گیا اور جب وہ اندر سے واپس آیا تو ایک شخص کو گردن پر اوٹہائے ہوئے تھا ایک تیسرا آدمی آیا اور اوسکے بال داڑہی اور لبون کے اوپر کے بڑہے ہوئے بھی تھے اور آپکے سامنے بیٹھ گیا اور آپنے گواہی دیدی ایک آدمی کی داڑہی اور لبون کے اوپر کے بال کم کردیئے اور اوس کو کپڑے پہنا دیئے اور اوس کا نام محمد رکہا پہر آپ باہر گئے اور بغداد کیطرف روانہ ہوئے اور مین پیچہے تہا تہوڑی دیر چلے اور بغداد پہونچ گئے دروازہ ویسے ہی کھل گیا جیسے پہلے مرتبہ کھلا تھا اور مدرسہ کا دروازہ بھی ویسے ہی کھل گیا اور آپ گہر مین پہونچ گئے جب دوسرا دن ہوا تو مین آپ کے سامنے بیٹھا ہوا تہا اور جیسے میری عادت تھی ویسے پڑہ رہا تہا مگر آپ کی ہیبت سے مجہہ سے پڑہا نہین جاتا تہا۔ آپنے فرمایا کہ اے لڑکے پڑہ جو کچہہ تو پڑہا کرتا ہے کیونکہ تیرے اوپر کوئی الزام نہین مین نے عرض کی کہ جو کچہہ مین نے کل دیکہا ہے وہ فرمادین آپنے فرمایا کہ وہ شہر جو تم نے دیکہا اوس کا نام نہاوند ہے اور چہہ آدمی جو تم نے دیکہے وہ ابدال تھے اور ساتوان آدمی اون کا بیمار تہا جب اوس کا مرنیکا وقت قریب آیا تو مین اوٹہہ کر اوس کے پاس گیا۔ جس آدمی نے دوسرے کو سونٹہے پر اوٹہایا ہوا تہا وہ ابو العباس خضر تھے اور جس آدمی کے بابت مین نے دو گواہیان دین وہ قسطنطنیہ کا ایک نصرانی تہا جو میرے ہاتہہ پر مسلمان ہوا۔ اور وہ بدلا ہوا اوس شخص کا جو مرنیوالا تھا آپنے یہہ قصہ بیان کرکے میرے سے وعدہ لیا کہ مین یہہ حال کسی کے پاس نہ بتلاؤنگا اور جب تک آپ زندہ رہے مینے کسی کے پاس یہہ حال نہ بتلایا +

روایت کی ہے کہ شیخ عارف ابوالخیر بن محفوظ نے کہ میری لڑکی
جس کا نام فاطمہ تہا ماڑی کے اوپر چڑہی اور وہان سے غائب ہوی مین شیخ
عبدالقادر محی الدین کے پاس حاضر ہوا اور وہ حال مین نے عرض کیا آپنے
مجہ کو فرمایا کہ تو کرخ کی ویرانے مین جا اور پانچوین پل پر بیٹہہ اور زمین کے اوپر
ایک خط کہینچ میری نیت سے اور بسم اللہ پڑہہ جب کچہہ رات گذر جاویگی
تو تمہارے پاس بہت سے جن آوینگے کہ تو اونکو دیکہہ کر ڈر جاویگا اور قریب
فجر کے بادشاہ جنونکا آویگا اور تجہہ سے پوچہےگا کہ تیری کیا حاجت ہے تو نے
اوس سے کہدینا کہ مجہکو شیخ عبدالقادر نے بہیجا ہے آپکے پاس اور اپنی لڑکی
کے گم ہو جانیکا کہدینا مین اوس جنگل مین چلا گیا اور جو کچہہ آپ نے فرمایا تہا وہ
سب پورا ہوا جب کچہہ رات گذر گئی تو میرے سامنے بہت سے جن آئے جنکی
صورتین دیکہہ کر مین ڈرتا تہا وہ میرے سامنے آتے تھے لیکن دائرے کے
اندر نہین آتے تھے پہر بادشاہ اونکا گہوڑے پر سوار ہو کر آیا اور اوسکی سواری
کے آگے بہت سے جن تھے جب وہ دائرہ کے مقابل آیا تو مجہہ سے اوسنے
پوچہا کہ تمہاری کیا حاجت ہے مین نے کہا کہ مجہہ کو شیخ عبدالقادر نے بہیجا ہے
آپ کی طرف اوسنے جب نام شیخ کا سنا تو گہوڑے سے نیچے اوترآیا اور
زمین کو چوما اور پہر دائرہ کے سامنے بیٹہہ گیا مین نے اپنی لڑکی کے جانیکا حال
بیان کیا اوس نے جنون سے پوچہا کہ یہہ کام کس نے کیا ہے جنون نے جواب
دیا کہ ہم کو یہہ حال معلوم نہین . ماردی ایک جن تہا اوس نے کہا کہ اوس لڑکی کی
محبت میرے دل مین بہت بیٹہہ گئی تہی اسواسطے یہہ کام مین نے کیا ہے بادشاہ
نے فرمایا کہ تجہکو کیا ہوا تہا کہ اپنے قطب کے نزدیک سے یہہ کام تو نے کیا اور
اوس نے حکم دیا کہ اسکو قتل کر دیوین جنون نے اوسکو قتل کر دیا اور بادشاہ

بنے لڑکی منگواکر میرے حوالہ کی مین نے بادشاہ کا شکریہ کیا اور یہہ بھی عرض کیا کہ آپنے شیخ عبدالقادر کے حکم کو اچھا مانا۔ بادشاہ نے مجھہ کو کہا کہ شیخ عبدالقادر گھر مین بیٹھا ہوا ہمارے سب کا واقف ہے اور جب کوئی قطب پیدا کرتا ہے تو اوسکو انسانون پر اور جنون پر سب اختیار دیدیتا ہے اور ہم لوگ اگرچہ زمینون کے کنارون پر آباد ہین مگر ہم مین سے جو زندہ رہنے والے اور مرنیوالے ہین سب کے حال سے واقف ہین اور اوسکی ہیبت سے ہم اونکے سامنے نہین ہوسکتے۔ بلکہ اپنے گھرون کیطرف دوڑ جاتے ہین ۔

روائت ہے کہ ایکدن آپکے پاس ایک شخص آیا اصفہان کے رہنے والا اوس نے کہا کہ میری عورت کو صرع کی مرض تھی اور اوس کے علاج سے عزیمت خوانان بھی لاچار ہوگئے ہین اسواسطے مین آپکے پاس حاضر آیا ہون کہ آپ دعا فرمادین۔ آپنے فرمایا کہ اوسکو سراندیپ کے ایک جن کا سایہ ہے کہ اوس کا نام خانس ہے جب تیری عورت کو صرع ہو تو اوسکے کان مین کہدے کہ اے خانس تجھکو شیخ عبدالقادر بغدادی کیطرف سے یہ حکم ہے کہ تو اسکو چھوڑدے ورنہ مارا جاویگا مین نے بموجب حکم شیخ صاحب کے اوسکے کان مین کہدیا میرے کہنے کی دیر ہوئی کہ وہ چھوڑ گیا اور اوس روز سے آجتک پھر واپس نہین آیا۔

شیخ عمر بزاز سے روایت ہے کہ ایک روز مین جامع مسجد کیطرف آپکے ساتھ گیا تہا وہ دن جمعہ کا تہا اوس دن ایک آدمی نے بھی آپکو سلام نہ کیا۔ مین نے اپنے دل مین کہا کہ تعجب ہے کہ پہلے ہم جمعہ کے روز جب آیا کرتے تھے تو اس قدر سلامی آدمی جمع ہوتے تھے کہ ہمکو رستہ چلنے کا نہین ملتا تہا اور بہت محنت سے مسجد تک جاتے تھے اور آج ہر وز کوئی بھی نہین آدمی سلام کرنیوالا آیا۔ شیخ میرے دل کا حال معلوم کرکر ہنس پڑے اور اوسی وقت لوگون کا ہجوم سلام کیواسطے ہوگیا میرے اور شیخ کے

درمیان کئی آدمی لگ گئے۔ اوسوقت میرے دل مین خیال آیا کہ وہ حال اچھا تہا اس
حال سے۔ شیخ صاحب نے میری طرف مخاطب ہوکر کہا کہ اے عمر اس بات کو چاہتا
تہا اور جب یہہ پوری ہوگئی تو اب چاہتا ہے کہ یہہ حال اچھا نہین وہ حال اچھا تہا تو اس
بات کو نہین جانتا کہ لوگون کے دل میرے ہاتہہ مین ہین۔ اگر مین چاہون تو اپنے سے
پہیر دون اگر چاہون تو اپنی طرف کہینچ لون ❊
روایت ہے شیخ بقا ابن بطو سے کہ ایک آدمی آیا آپ کے پاس اور اوسکے
ساتہہ ایک جوان تہا اور اوس نے عرض کی کہ آپ دعا کیجئے اس جوان کیواسطے کہ یہہ
میرا لڑکا ہے درحقیقت وہ لڑکا نہ تہا مگر وہ دونون نیک کام نہ کرتے تھے شیخ
اس بات کے سننے سے بہت خفا ہوئے اور آپنے فرمایا کہ تمہارا کام کبھی اس
حد تک پہونچگیا ہے کہ میرے ساتہہ بھی جھوٹ بولتے ہو یہہ بات کہکر آپ گہر کو
چلے گئے اوسی وقت شہر بغداد کیطرف مین آگ لگگئی ایک مکان جلجاتا تہا اور دوسرے
مین پہر آگ پڑجاتی تھی اور جو بلا بغداد پر نازل ہوی تھی وہ ابر کے ٹکڑے سے تھے
مین نے یہہ حال دیکہکر بہت جلدی کی اور حضرت کیخدمت مین حاضر ہوا اور حاضر
ہوکر دیکہا کہ آپکا غصہ بدستور ہے۔ مین نے عرض کیا کہ یا سید رحم کر خلق پر اس
میری عرض کرنے سے آپکا غصہ جاتا رہا اور وہ ابر کے ٹکڑے اور آتش بھی جاتی رہی ❊
روایت کی ہے شیخ ابو سعید حریمی اور شیخ علی ابن ادریس اور شیخ شہاب الدین
ابو حفص عمر بن محمد سہروردی کہ شیخ عباد اور شیخ ابوبکر دونون صاحب حال تھے اور
شیخ محی الدین عبدالقادر ابوبکر کو کہتے تھے کہ اے ابوبکر شریعت مطہرہ نے میرے پاس
تیری شکایت کرنی ہے اور آنحضرت اوسکو منع کرتے رہے کئی باتون کے کرنے
سے لیکن وہ باز نہین آتا تہا ایک روز شیخ جامع اصافہ کیطرف گئے اور ابوبکر وہان تہا آپنے
اپنا ہاتہہ اوسکے سینہ پر لگایا اور فرمایا کہ ابوبکر کو مار ڈالے اور بغداد سے باہر نکالدے جو جا

رحال اوس کا تہا سب گم گیا اور جو اوس حال تہے اوسکو یاد نرہے اور عراق کیطرف بہاگ گیا اگر بغداد کیطرف واپس آنا چاہتا تہا تو منہ کے بل گرجاتا تہا اگر کوئی آدمی اوسکو اوٹہاتا تہا کہ بغداد کیطرف جاوے تو دونون گرجاتے تہے ایک دن ابوبکر کی مائی روتی ہوئی شیخ صاحب تے گئی اور اوس نے عرض کیا کہ یا شیخ مجھکو اپنے لڑکے کو دیکھنے کا بہت شوق ہے اور وہ شرمساری کے باعث سے حاضر نہین ہوتا آپنے سر اپنا نیچے کرلیا اور فرمایا کہ ہمنے اوسکو حکم دیا ہے کہ وہ عراق کے ملک سے بغداد میں واپس آوے اور اوس کوئین سے جو تیرے گہر مین ہے تیرے ساتہہ باتین کرے اور زمین کے نیچے نیچے آوے۔ پہر بہیجا شیخ عدی بن مسافر قضیب البان کو شیخ کیطرف کہ وہ شفاعت کرے آپکے پاس ابوبکر کے حق مین اوس نے آکر شفاعت کی آپنے وعدہ کیا کہ جو کچہہ مجہہ سے ہوسکیگا اوس کے واسطے بہتر چاہونگا اور مظفر جمال اور ابوبکر کے درمیان دوستی تہی مظفر نے ایک دن خدا کو دیکہا اور خدا نے اوسکو فرمایا کہ اے میرے بندے جو کچہہ تو مجہہ سے چاہتا ہے مانگ مظفر نے عرض کی کہ اے خداوند مین چاہتا ہون کہ ابوبکر کا حال اوسپر واپس کیا جاوے خدا نے فرمایا کہ اوس کا حال واپس کرنا فقیر ولی شیخ عبدالقادر کے ہاتہہ مین ہے اگر تیری مرضی ہے تو اوسکے پاس جا اور اوس سے سوال کر اور یہہ بہی کہدے کہ تیرا خدا اپنے جود سے ابوبکر پر رحم فرماتا ہے اور جس مسلمان نے تجہہ کو دیکہا ہے مین اپنا فضل اوسپر کرونگا اور اوسی طرح مین ابوبکر پر راضی ہوگیا ہون مظفر نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو بہی دیکہا اور آپنے اوسکو فرمایا کہ تو جا میرے نائب اور میرے وارث کو جو زمین پر ہے اوسکو میریطرف سے پیغام پہونچا اور کہ تیرے دادا نے فرمایا ہے کہ ابوبکر کا حال اوسکو واپس دیوے کیونکہ تم نے اوس حال میرے غصے کے واسطے چہینا ہے کیونکہ اوس نے میری شریعت پر عمل نہین کیا ورمین نے اوسکو بخشدیا تو بہی بخشدے۔ مظفر نے یہہ واقعہ دیکہہ کر ابوبکر کیطرف جانیکا

قصد کیا اور روانہ ہوا اور ابوبکر پر اپنا حال کہل گیا اور جو چیزین اوس سے گئین تھین وہ واپس ملگئین۔ ابوبکر بھی روانہ ہوا مظفر کیطرف راستہ مین دونون ملگئے اور جمع ہوکر شیخ محی الدین عبدالقادر کیخدمت مین حاضر ہوئے شیخ نے مظفر کو کہا کہ اے مظفر وہ پیغام جو تیرے پاس ہے مجھکو پہونچا مظفر نے جو حال دیکھا تہا بیان کیا اور اوس بیان کرنے مین کچھہ بہول گیا تہا وہ شیخ صاحب نے خود جتلایا۔ پہر آپنے ابوبکر سے توبہ چاہی ان باتون سے کہ جو خلاف شریعت وہ کیا کرتا تہا اور اوس نے توبہ کی۔ آپنے سینہ سے لگالیا اور اوسی وقت ہر ایک چیز جو اوس سے گم ہوئی تھی واپس ملگئی۔ بلکہ کچھہ زیادہ۔ راوی کہتا ہے کہ مین نے ابوبکر سے پوچھا کہ آپ اپنی مان کے پاس کسطرح آیا کرتے تہے اوس نے کہا کہ جب مین اپنی مان کی کیطرف زیارت کا ارادہ کرتا تہا تو مین زمین سے اوٹہایا جاتا تہا اور مجھہ کو زمین کے نیچے نیچے اپنی مان کے گہر تک پہونچاتے تھے اور مان کی زیارت کرکے جب فارغ ہوتا تہا تو واپس پہونچاتے تھے اور شیخ عباد کی روایت ہے اوس نے کہا کہ مین جیتا رہونگا۔ شیخ عبدالقادر محی الدین کے مرنے کے بعد اپنے اوس کا ہاتھہ پکڑ دیا اور یہہ بھی فرمایا کہ مین تیرے مین اور تیرے قبیلہ مین فساد ڈالونگا اور میرے گہوڑے تیری صفات مین دوڑین گے اور اوسکا ہاتھ شیخ کے ہاتھہ سے چھوٹ گیا اور اوس نے دیکہا کہ سب حال اوس کا گم ہوگیا ہے اور تمام معاملات اوس کے خراب ہوگئے ہین یہی حال اوس کا دیر تک رہا اور شیخ جمیل بدوی ایک رات اپنی خلوت مین بیٹھا ہوا تہا کہ اوس کے اوپر ایسا حال آیا کہ اوس کا جبہ گر گیا اور مُنہہ اوس کا بہت لطیف بروشن ہوگیا اور وہ اٹہایا گیا زمین سے آسمان کیطرف اور عالم ملکوت مین پہونچا وہان سے ایک مجلس مین گیا کہ وہان ایک جماعت تھی مشائخ کی بعضون کو یہہ پہچانتا تہا اور بعضونکو نہین پہچانتا تہا اور وہان ایک ہوا چلی کہ اوس ہوا سے سب مشائخ حالت سُکر مین ہوگئے اور اونہون نے کہا کہ یہہ خوشبو مقام شیخ عبدالقادر کے

ہے اور اوس کے کانون مین یہہ بات ڈالی گئی کہ بہت بہہ ہوا ملتا ہے جب آدمی کی عقل پردہ مین ہوئی ہو وہ اسکو نہین پہچان سکتا اون مشائخ مین سے ایک شخص نے کہا کہ یا رب مین سوال کرتا ہون آپ کے پاس اپنے بہائی عباد کی حالت کیواسطے کہ اوسکو حال اوسکا واپس ملے۔ اوسکو جواب ملا کہ اوس کا حال اوسکو نہین واپس ملسکتا وہی شخص اوس کا حال واپس کر سکتا ہے جس نے اوس کا حال چھینا ہے پہر جمیل اوس حال سے نکل گیا جو حال اوسپر وارد ہوا تہا اور بشریت مین آگیا اور وہان سے چل پڑا اور شیخ عبد القادر کیخدمت مین حاضر ہوا شیخ نے اوسکو فرمایا کہ اے جمیل تو نے خدا کے جناب مین سوال کیا تہا عباد کیواسطے جمیل نے کہا کہ ہان مین نے سوال کیا تہا آپنے اوسکو فرمایا کہ عباد کو میری طرف بلالا وہ چلا گیا اور اوسکو بلالایا جب عباد سامنے ہوا تو آپنے فرمایا کہ اے عباد تو حاجیون کے ساتہہ ننگے پاؤن جا اوسوقت شتر سواران عراق بغداد سے نکل کر روانہ ہوگئے تہے وہ بہی اونکے ساتہہ چل پڑا جب ایک مقام پر پہنچے تو ایک درخت کو دیکہا تو اوس سے آواز نکلتا تہا اوس آواز کو سنکر عباد کے اوپر وجد پڑگیا اور وہ اپنے وجد مین بیہوش پڑگیا اور اوسپر بیہوشی وجد کی ایسی ہوئی کہ اپنا وجود بہی اوسکو یاد نہ رہا اور اوس کے جسم سے اسقدر خون نکلا کہ اوسکے دونون پاؤن بہہ گئے اوسی وقت شیخ عبد القادر نے جمیل سے کہدیا کہ خدا نے عباد کا حال اسکو واپس دیا ہے اور مین نے قسم کہائی ہوئی تہی کہ خدا اسکو حال واپس نہ کرے جبتک یہہ اپنے خون مین غوطے نہ مارے اب اوس نے اپنے خون مین غوطے مارے ہین اور مقام فید مین پہونچا پہر حاجیون کے ساتہہ روانہ ہوا۔ وہ فید کیطرف اور وہان عربون نے اوسپر خروج کیا اور وہان وہ مارا گیا اور وہان دفن ہوا جمیل کو جب یہہ خبر سنائی گئی کہ وہ آج مرگیا ہے اور شیخ عبد القادر محی الدین نے فرمایا ہے کہ دو شخصون نے میرے ساتہہ میرے حال مین نزاع کی تہی مین نے

گردنین ہماتے دین خدا کی جناب ہین شیخ کبیر ابو الحسن ۔ علی ابن ہیتی ایک دن
آپکے مکان کیطرف آئے اور دہلیز مین آپنے ایک جوان کو دیکھا کہ سر کے بہار
پڑا ہے شیخ علی کو کہا گیا کہ اس شخص کی ۔ تو شیخ کے پاس سفارش کر شیخ علی نے
سفارش کی اور آپنے فرمایا کہ مین نے اسکو بخشدیا تیری سفارش سے اور شیخ علی
نے باہر آکر اوس جوان سے سارا حال کہدیا وہ جوان اوسی وقت اوٹھ کر طاقچے کے
راستہ سے نکلا اور پرا اوڑ گیا ۔ شیخ سے سوال کیا گیا کہ یہہ کون شخص تہا آپنے فرمایا
کہ یہہ ایک آدمی تہا جو ہوا مین اوڑتا جاتا تہا اور اوس نے اپنے دل مین کہا کہ بغداد
مین کوئی آدمی نہین اس بے ادبی کے لفظ کے کہنے سے اوس کا سب حال
چھپنا گیا اگر شیخ علی میرے سے سفارش نہ کرتا تو اوس کا حال اوسکو کبھی واپس نہ
ملتا ۔ بہت سے مشائخ سے روایت ہے کہ ہم نے شیخ عبد القادر سے ملاقات
کی بدہ کے روز اور ہمارے ساتھ بہت سے فقیر اور فقہا تھے اور شیخ حماد کی خانقاہ
کے پاس تھے اور اوس روز بہت سی گرمی تھی اور دیر تک ہم وہان ٹھہرے اور شیخ ۔
عبد القادر دیر تک وہان کہڑے رہے اور بہت سے آدمی اونکے پیچھے تھے پہر
شیخ صاحب واپس ہوئے اور اونکے پیشانی سے خوشی معلوم ہوتی تھی پوچھا گیا آپ سے
کہ آپ اسقدر دیر تک کیون کہڑے رہے اور کیون اسقدر خوشی ہوئے ہین آپ نے
جواب دیا کہ مین جمعہ کے دن بغداد سے نکلا تہا اور میرا ارادہ تہا کہ جامع مسجد رصافہ مین
نماز جمعہ کی پڑھون جسوقت ہم پل نہر پر پہونچے تو مجھکو پانی مین ڈالدیا اور مین نے کہا
کہ بسم اللہ غسل الجمعۃ اور مین نے پہنا تہا جبہ صوف کا اور مجھ کو بہت سردی لگی اور شیخ
اور اوس کے اصحاب مجھکو چھوڑ گئے مین پانی سے نکلا اور جبہ کو سوکایا اور اون لوگون
کے پیچھے آپ چلے اور اونکو جا پہونچے شیخ حماد کے اصحاب سے کہا گیا کہ مین نے کوئی ایذا
پہونچانیکا ارادہ نہین کیا تہا بلکہ صرف آزمایا تھا اور اوس آزمائش مین وہ پورے نکلے

آپنے فرمایا کہ مین نے شیخ حماد کو اوسکی قبر مین دیکہا کہ صدہا جواہر رنگا اوس کے سر کے
اوپر سے اور یاقوت کا تاج بہی اوسکے سر کے اوپر ہے اور یاقوت اوسکے ہاتہو نیز
ہے اور اوسکے ہاتہون پاؤنمین سونے کا زیور ہے اور اوس کا دہنا ہاتہ اوس کا
کہنا نہین مانتا مین نے پوچہا اوس کا کیا حال ہے اوس نے جواب دیا کہ اسی ہاتہ کے
ساتہہ مین نے آپکو گرایا تہا آپ میری اس تقصیر کو بخشتے ہین یا نہین مین نے
کہا کہ بخشدونگا اوس نے کہا کہ خدا آپ سے سوال کرے مینے سوال کیا پہر خدا نے ہاتہ اوسکا
دیدیا اور جب مینے سوال کیا تو پانچہزار ولی اپنی قبرون مین بہی سوال کرتے تہے
کہ میرا سوال خدا کی جناب مین قبول ہو اور پانچ ہزار اولیا نے بہی یہی دعا کی کہ میری
دعا قبول ہو خدا نے میری دعا قبول کی اور ہاتہ اوس کا اچہا ہو گیا اور اوسی ہاتہ
کے ساتہہ مجہہ سے مصافحہ کیا اور شیخ حماد کے مریدون نے اور بہت اور فقیرون نے
جمع ہوکر شیخ حماد کا حال دریافت کرنیکے لئے آپکے پاس آئے لیکن کسی کا مقدور نہ
تہا کہ آپکی ہیبت اور جلال کے باعث سے آپکے ساتہہ باتین کرے آپنے کہا کہ دو
شخص مشایخ مین سے انتخاب کرو کہ جو کچہہ مین نے کہا ہے وہ حال تمہارے پاس
ظاہر کرین۔ اونہون نے دو شخص انتخاب کئے شیخ ابو یعقوب یوسف ابن ایوب ہمدانی
اور شیخ ابو محمد عبد الرحمن بن شعیب کو اور یہہ آدمی صاحب کرامت اور صاحب حال
تہے اور اون دونون کو مہلت دی اور وہ چلے گئے اور شیخ مراقبہ مین بیٹہہ گئے شیخ
یوسف باہر سے ننگا بہاگتا ہوا آیا اور اوس نے کہا کہ خدا عزوجل نے اسیواسطے
شیخ حماد کو میرے سامنے کیا اور اوسکو حکم دیا کہ تو بہی دوڑا دوڑ شیخ عبد القادر کے
پاس جا اور جو مشایخ وہان حاضر ہین اون سے کہدے کہ شیخ عبد القادر نے تیری
خلاصی کسطرح سے کرائی شیخ عبد الرحمن نے بہی شیخ یوسف کے بیان کی تصدیق
کی اور شیخ مشایخ نے اسبات کو مان لیا ۔

روایت ہے شیخ ابو عبداللہ محمد ابن خضر بن حسین موصلی سے
کہ مجھکو میرے باپ نے خبر دی کہ مین نے شیخ عبدالقادر کی خدمت تیرہ سال کی
اور اس تیرہ سال مین اون کی بہت سی کرامات مین نے دیکھین - اگر کسی شخص کو
کوئی مرض ہوا اور حکیم اوس کی دوا سے لاچار ہو جاوین تو اوس بیمار کے مالک اوسکو
آپکے پاس لے آتے تھے اور آپ دعا کرتے تھے اور اپنا ہاتھ اوس مریض کو
لگاتے تھے آپکے ہاتھ لگانے مین یہہ برکت تھی کہ مرض وہان کہڑا ہو جاتا تہا - ایک
دفعہ کا ذکر ہے کہ خلیفہ مستنجد باللہ کے وقت مین اوس کے ایک رشتہ دار کو مرض
استسقی کی ہو گئی اور اوس کا پیٹ بہت بڑھ گیا اور اوسکو آپکے پاس لے آئے
آپنے اپنا ہاتہہ اوس کے پیٹ پر لگایا اور اوس کا پیٹ ایسا نیچا ہو گیا کہ گویا وہ مرض
اوس کو کبھی نہین ہوئی تھی - ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ کے پاس آکر ابوالمعانی احمد ابن
ظفر بن یونس بغدادی نے کہا کہ میرے بیٹے کو پندرہ ۱۵ ماہ سے تپ آتا ہے اور کبھی
وہ تپ دور نہین ہوتا اور مجھکو بہت رنج ہے اور غم بہت ہے - آپنے فرمایا کہ جا اوس
لڑکے کے پاس اور اوسکو کہدے کہ شیخ عبدالقادر نے فرمایا ہے کہ جا اور اوس
لڑکے کو چھوڑ دے اور کوچ کر حلہ کیطرف وہ لڑکا اچھا ہو گیا اور حلہ سے خبر
آئی کہ بہت سے مشائخ کو تپ آگیا ہے پھر آپنے اون کیواسطے بھی دعا کی اور وہ
بھی اچھے ہو گئے - شیخ عارف ابی عبداللہ محمد ابی الفتح سے روایت ہے کہ مین
آپ کے پاس حاضر تہا اور مجھ کو کہانسی آئی اور مین نے لعاب پھینکدیا اور مین
دل مین شرمندہ ہوا کہ مجھ سے بے ادبی ہوئی ہے کہ آپکے سامنے تہوک دیا
آپنے فرمایا کہ اے محمد تمہارا کوئی قصور نہین اب تمکو کبھی کہانسی یا تہوک نہین
آوے گا - شیخ عبداللہ نے فرمایا ہے کہ تراسی ۸۳ برس پہر کبھی مجھکو کہانسی یا تہوک
نہین آیا - آپنے میرا نام محمد طویل فرمایا تہا مین نے عرض کیا کہ میرا قد بہت

چھوٹا ہے اور آپ مجھکو طویل فرماتے ہین آپنے فرمایا کہ تیری عمر بہت طویل ہوگی شیخ محمد ایک سو سنتیس برس کی عمر ہوئی اور اوس نے بہت سفر ملکون کا کیا اور عجایب غرائیب ملک دیکھے اور کوہ قاف بہی گیا بہت مشائخ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ دریاے دجلہ بغداد کے بہت قریب آیا بغداد والون نے خوف کیا کہ کہین بغداد غرق نہ ہوجاوے بغداد کے رہنے والے بہت شخص آپکے پاس آئے اور بہت شور واویلا کرتے تھے آپنے نیزہ پکڑ لیا اور دریاے دجلہ کے کنارہ پر آئے اور دریا مین نیزہ مار کر فرمایا کہ تیری حد یہان تک ہے اس سے آگے نہ آنا اوسیوقت دریا کا پانی ہٹ گیا اور آگے نہ بڑہا۔ آپ سے روایت ہے کہ ایک کہجور کا درخت تہا کہ وہ خشک ہوگیا اور چار برس تک خشک رہا کبھی پہل نہین لگتا تہا ایک روز آپ تشریف لائے اور آپنے اوس درخت کے نیچے وضو کیا اور نماز پڑہی درخت سبز ہوگیا اور اوسی ہفتہ مین پہلدار ہوگیا آپکی کرامات اسقدر ہین کہ ہر ایک کا لکہنا بڑی طوالت کا باعث ہوتا ہے اسواسطے مختصر لکہی گئی ہین اور جہان پر آپ کا حال مفصل لکہا گیا ہے وہان آپنے اخلاق و عادات کا ذکر بھی درج ہے۔ اولیا تو بیشمار گذرے ہین مگر بعض بعض اولیا ہند کا ذکر کرنا مناسب ہے۔ اول خواجہ معین الدین چشتی اجمیری لقب آنجناب سلطان الہند ولی مشہور ہے آپ سادات شیخ النسب حسنی الحسینی مشہور ہین اور سلسلہ آپکی فقیر کا شیخ ابراہیم ادہم اور فضیل عیاض اور حسن بصری کے ساتھ ملتا ہے آپنے چہبیس برس کی عمر تک قرآن مجید اور حدیث شریف اور دینیات کا علم پڑہا پہر علم باطنی پڑہنے کیواسطے بغداد مین تشریف لیگئے وہان خواجہ عثمان ہارونی کہ صاحب درویش کمال تھے اون کے پاس حاضر رہتے تھے ایک دن آپکو روزہ تہا اور افطار کا وقت قریب آیا وہان ایک بڑا آتش کدہ گبرونکا تہا اور ہر روز ساہسین گبر بڑی لکڑیان جلایا کرتے تھے

آپ کا نوکر گبرون کے پاس گیا اور جا کر کہا کہ کچھہ آگ ادسکو دو ۔ مگر گبرون نے انکار
کیا اوس نے آکر خواجہ صاحب کے پاس ۔ عرض کی کہ گبر آگ نہین دیتے اوس
گبر کا نام مختار تہا اور سات برس کا لڑکا اوس نے اوٹہایا ہوا تہا آپ نے خود آکر اوس
آتش پرست سے کہا کہ تم آگ کی پوجا کیون کرتے ہو خدا تعالی کی پرستش کرو جس نے
سب کچھہ بنایا ہے اور پیدا کرنیوالا انسان اور حیوان کا ہے اوس نے کہا کہ ہمارے نزدیک
آتش زینہ سے زیادہ ہے قیامت کے دن یہہ لوگ ہمکو جلانے سے محفوظ
رکھیگی آپنے مختار کو کہا کہ تم آتش آگ کی پوجا کرتے ہو آگ کو پکڑ دو یا آگ مین ہاتھہ
ڈالو اوس نے کہا کہ آگ کا کام جلانا ہے یہہ ضرور جلادیگی آپنے وہ لڑکا چہین لیا اور
یہہ آیت پڑہی کہ اے آگ سرد ہوجا اور سلامتی ہوجا اوپر ابراہیم کے یہہ آیت پڑہکر
بچہ کو گود مین لیکر آگ مین پہرتے رہے اور گبرون نے واویلا و فریاد کی ۔ دیر کے
بعد آگ سے نکلے تو کوئی نشان یا داغ یا دہوان آپکو یا اوس لڑکے کو نہین پہونچا تہا
لڑکے سے پوچہا کہ تمہارا کیا حال ہے اوس نے کہا کہ اس شخص کی برکت سے کوئی
رنج مجہکو نہین پہونچا مین سمجہتا تہا کہ مین ایک باغ مین ہون اور سیر و باغ خوشبو سے
معطر تہا یہہ حال دیکھکر سب گبر مسلمان ہوگئے ۔ وہ سالہا چند ماہ خواجہ معین الدین
صاحب ۔۔ کی خدمت مین حاضر رہے اوس کے بعد شیخ عبدالقادر جیلانی کی
خدمت مین حاضر ہوئے اور آپکے ارشاد کے مطابق نماز پڑہتے رہے اور
وظائف کرتے رہے اور آپ سے مجاہدہ یہہ کرایا کہ ایک آٹھہ پہر مین آپ سے ایک ہزار
سورہ اخلاص پڑہائی اور فقط وہی آٹہہ پہر آپ سے مجاہدہ کرایا پہر آپ کی خدمت مین
حاضر ہوئے اور آپنے بیٹھنے کا ارشاد فرمایا اور فرمایا کہ آسمان کیطرف دیکہو خواجہ
معین الدین صاحب نے آسمان کو دیکہنا شروع کیا ۔ پیر صاحب نے پوچہا کہ دیکہتا ہے آپنے
بیان کیا کہ عرش سے لیکر تحت الثری تک جو کچہہ ہے وہ سب نظر آگیا ہے پہر

فرمایا آپنے کہ آنکھین بند کرے آپنے آنکھین بند کرلین کچھ دیر کے بعد فرمایا کہ
آنکھین کھول. آپنے آنکھین کھولین تو دونون انگلیان پیر کی آپ کی آنکھون
کے سامنے تھین آپنے پوچھا کہ انمین کیا دیکھتا ہے آپنے جواب دیا کہ سب مخلوق
جو ہیردہ ہزار عالم کے نام سے موسوم ہے. مین نے انمین دیکھا ہے آپنے
خوش ہوکر فرمایا کہ معین الدین تیرا کام بہت اچھا ہو گیا. وہان ایک مٹی کی اینٹ
پڑی تھی آپنے فرمایا کہ اسکو اوٹھالے اور اسکو بیچ کر مسکینون اور فقیرون کو صدقہ
کر. آپنے جب وہ اینٹ اوٹھائی تو سونے کی تھی اوس اینٹ کو بازار مین لیجاکر
آپنے فروخت کیا اور جو قیمت اسکی ہاتھ آئے وہ فقیرون اور مسکینون کو تقسیم کردی
اور پھر آپ کی خدمت مین حاضر ہوے آپنے فرمایا کہ میری خدمت کیا کر آپنے
خدمت پیر کی شروع کردی تھوڑے دنون کے بعد پیر دستگیر نے سفر مکہ
کا فرمایا ایک شہر مین گذر ہوا اور وہان چند آدمی دیکھے اور اون کے پاس ٹھہرے
رہے اونکا حال ایسا معلوم ہوا کہ انکو دنیا و مافیہا کی کچھ خبر نہیں. پھر مکہ کیطرف روانہ
ہوے پیر صاحب نے خواجہ معین الدین کا ہاتھ پکڑ کر پروردگار کی جناب مین دعا کی
اور وہ دعا یہ تھی کہ خداوندا معین الدین کو مین تیری سپرد کرتا ہون. تو اسکو قبول کر
پھر ہم مدینہ مین گئے اور پیغمبر خدا کے مزار پر پہونچے اور میرے پیر نے پہونچکر
السلام علیک یا رسول اللہ فرمایا روضہ مبارک سے علیک السلام کا جواب آیا
میرے پیر نے مجھ کو فرمایا کہ اب تو کامل ہو گیا ہے. مین نے دو رکعت نماز
شکرانہ کے پڑہے اور وہان سے رخصت ہوا خواجہ معین الدین صاحب ایک
روز وضو کر رہے تھے کہ ایک عورت بہت روتی اور پیٹتی آئی اور اوس نے عرض
کی کہ میرے لڑکے کو ناحق سولی پر چڑھا دیا ہے آپنے معلوم کرلیا کہ یہ سچ کہتی
ہے. اوسی وقت اوس کے ساتھ ہوگئے سب لوگ اسباب سے حیران تھے کہ

آپنے خلاف عادت یہہ کام کرنا کس واسطے شروع کردیا اور آپ آہستہ آہستہ کچھہ
پڑہتے جاتے تھے جب سولی کے قریب پہونچے تو فرمایا کہ سے لڑکے مظلوم
اگر تو فی الواقعہ بے گناہ ہے تو خدا کے حکم سے سولی کے نیچے سے اوٹہہ اور
اپنی مادر مشفقہ کا غم دور کرا دسی وقت اوس کا سر جو لٹکا ہوا پڑا تہا اوٹہہ کر اپنی مان
سے لپٹ گیا اور اوسکی جان بچ گئی. خواجہ صاحب نے اوسکی مان کے سپرد کر دیا اور
خود واپس آئے خواجہ رحمت اللہ علیہ بہت ریاضت کیا کرتے تھے اور اون کی ریاضتون
سے ایک اونی ریاضت یہہ ہے کہ ایک ہفتہ کے بعد جو کی روٹی وزنی پانچدرم
پانی کے ساتہہ کہایا کرتے تھے خواجہ عثمان ہارونی فرمایا کرتے تھے کہ بسبب
بیعت معین الدین صاحب کے مجھکو بڑا فخر حاصل ہوا ہے اور وہ پہلون اور پچہلون
پر سبقت لیجاویگا پہر آپ سیر کرتے ہوے شہر شیراز مین پہونچے وہان ایک
باغ مین جاکر مقام فرمایا اوس باغ کا مالک اور ملک کے حاکم کا نام یادگار محمد تہا
اور اوس کا ایک حوض بنایا ہوا تہا خواجہ صاحب اوس حوض سے وضو کرکے
ایک درخت کے نیچے تلاوت قرآن مجید کی شروع کی ایک فقیر نے عرض کیا
کہ اس باغ کا مالک بے لحاظ و کج اخلاق ہے شاید باغ مین آکر کوئی بادبی
نہ کرے اوس کے نوکر نے فرش بچھایا آپ نے اس فرش پر کچہہ توجہ نہ لی
تہوڑی دیر بعد یادگار محمد آگیا چند لوگ اوس کے ساتہہ تھے جب اوسکی نظر خواجہ پر پڑی
وہ اور جتنے ہمراہی تھے سب کانپنے لگے اور کانپ کانپ کر بیہوش ہوگئے جب
ہوش آئے تو کمال خجالت اور شرمندگی سے خواجہ صاحب کو دیکھتے تھے خواجہ
صاحب نے فرمایا کہ کج ادائی سے باز آ اوس نے اوسیوقت عرض کیا کہ مین نے
کج ادائی چھوڑدی آپنے فرمایا کہ وضو کرکے دوگانہ پڑھ اوس نے وضو کرکے
دوگانہ ادا کیا. یادگار محمد اپنے مکان پر گیا اور بہت سا خزانہ اور مال جو اوس

سبکے پاس جمع تہا اوس نے آپکی خدمت مین بہیج دیا آپنے وہ سب نامنظور کیا اور فرمایا کہ جو مال جور اور ظلم سے تونے جمع کیا ہے اون لوگون کو واپس کر پہر ایک دفعہ آپ اور خواجہ فریدالدین گنج شکر اور خواجہ قطب الدین بختیار کاکی آپکے ہمراہ تھے اور سب صاحب حج کو گئے راستہ مین ایک غار تہی اور ایک بزرگ اوس غار مین بیٹھا ہوا تہا ایک ماہ تک سب صاحب اوس کے پاس بیٹھے رہے ایک ماہ کے بعد وہ اعتکاف سے فارغ ہوا۔ اور اوسنے عذر کیا کہ میرے سبب سے تمکو تکلیف پہونچی مگر امید ہے کہ خدا اسکے عوض خیر تمکو دیگا تیس برس گذرے ہین کہ مین حیران اور بیہوش تہا آج مجھکو تمہارے سبب سے خدانے ہوش بخشی ہے میری یہہ نصیحت یاد رکہو کہ نفسانی خواہشون کو چھوڑ دو اور دنیا و مافیہا سے بے تعلق ہو جاؤ اور لوگون سے دور رہو یہہ باتین سنکر حضرت قطب الدین بختیار کاکی حالت سکر مین ہو گئے اور چند روز جنگل مین رہے پہر آپ مدینہ مین تشریف لائے اور مزار پیغمبر خدا پر حاضر ہوے پیغمبر صاحب نے فرمایا کہ اے معین الدین بحکم خدا ولایت ہند تیرے سپرد کیگئی ہے تو نے اجمیر مین مقام رکھنا اور تم اور تمہاری اولاد اجمیر شریف مین رہینگے اوسوقت آپکو معلوم نہ تہا کہ اجمیر کون سی جگہ ہے آپ وہان سے رخصت ہو کر اجمیر کو روانہ ہو گئے اوسوقت اجمیر مین کوئی آبادی نہ تہی راسے پرار نے ایک دیوار بنائی تہی اور اوسکو میر کوہ بہی کہتے تھے اور اوسی کے نام پر اجمیر مشہور ہو گیا۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نے فرید الدین صاحب کو کہا کہ فقیر کا درجہ اعلی بغیر ریاضت اور محنت شاقہ کے حاصل نہین ہو سکتا۔ پہر ہم بلخ مین پہونچے اور راستہ مین ایک حکیم ملا۔ جو صوفیون سے اعتقاد نہین رکھتا تہا بلکہ اونکو برا بہلا کہا کرتا تہا اوس نے آپکا بہنا ہوا گوشت کہایا تو اوس کے دلپر نور حق کا ظاہر ہونے لگا اوس نے جا کر

فلسفہ کی کتابین جاکر دریا مین پھینک دین اور اوس عقیدہ فاسد کو چھوڑ دیا اور حضرت کا مرید ہوا۔ اور ساتھ ہی آپکے روانہ ہو گیا پھر دہلی مین پہونچے اور پتھورا راجہ کے ملک مین پہونچے خواجہ صاحب کے ہمراہ اذان وتکبیر ہوتی تھی دہلی مین آپ نے سات سو آدمی کو مسلمان کیا اور اجمیر مین پہونچے اور پتھورا وجیپال کے ساتھہ آپ کا مقابلہ ہوا۔ وہ بیان کرنا ضرور نہین کیونکہ وہ پیچھے مذکور ہو چکا ہے۔ خواجہ صاحب رات کیوقت کبھی سوتے نہ تھے تمام رات وضو کے ساتھ بیٹھے رہے رہتے تھے اور مراقبہ ہمیشہ رکھتے تھے مراقبہ کے بعد اگر آپ کی نظر کسی فاسق پر پڑتی تھی تو وہ توبہ کرتا تھا اگر کافر پر پڑتی تھی تو وہ مسلمان ہو جاتا تھا آپ یہہ نصیحت فرماتے تھے کہ جو شخص درویشی کا خرقہ پہنے اوسکو چاہئے کہ درویشون کے کام کرے درویشون کا کام کیا ہے۔ رنج اور مصیبت اوٹھانا اور فقر وفاقہ اور عزباء ومساکین سے محبت کرنی۔ خواجہ صاحب کے بعد حضرت قطب الدین بختیار کاکی کو آپ نے اپنا جبہ ودستار حوالہ کی اور فرمایا کہ مین نے اس کی خدمت اچھی طرح سے کی اب تمہاری سپرد ہے تم نے بھی اسی طرح خدمت کرنی کہ قیامت کے دن شرمسار نصیب نہ ہو اوس کے بعد یہہ نصیحت فرمائی کہ ہر ولی اللہ پر دو درجہ قایم ہوتے ہاین۔ ایک درجہ ربوبیت کا اور ایک درجہ عبودیت کا۔ درجہ ربوبیت مین وہ قایم بذاتہ ہوتے ہاین باالذات اور درجہ عبودیت مین ملقین راہ ہدایت طالبین کو حاصل ہوتا ہے خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نے فرید الدین شکر گنج کو کہا کہ پہلے تحصیل علم کرو۔ کیونکہ فقیر بے علم مسخرہ شیطان کا ہوتا ہے۔ بابا فرید الدین صاحب واپس آئے اور کابل اور غزنی۔ اور عرب مین پھرے اور ریاضت کرتے رہے اور پیلون۔ اور ڈیلہ جنگلی میوے کھاتے رہے بارہ سال ریاضت کرکے واپس آئے اور اپنی مائی صاحبہ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور اپنی سرگذشت سنائی۔ مائی

صاحب نے فرمایا کہ قرآن مجید مین لکھا ہے کہ ہر ایک درخت اور اوسکا پتہ اور انگوری میری عبادت کرتے ہین تم نے جو انکو کہایا اور نقصان پہونچایا تمنے ظلم کیا یہہ باتین سنکر بابا صاحب بہت روئے اور کاٹھہ کی روٹی بنوا کر ساتھہ لی اور روانہ ہوگئے اور فرشتونکیطرح اونکی غذا ابھی ذکر الہی ہوگیا۔ اب علاقہ گور گانوان مین ایک جنگل مین پھرتے تھے ایک کہوہ پر ایک رمہ ہرنون کا آیا اور اونکے واسطے پانی کہوہ کا مونہہ تک پہونچگیا ہرنون نے پانی پیا اور جنگل کو واپس چلے گئے آپکو بھی خواہش پانی کی ہوئی۔ جاکر دیکھا تو کہوہ کا پانی بہت نیچے تھا کہ آپ نہین پی سکتے تھے۔ آپنے اوسوقت خدا کی جناب مین عرض کیا کہ میرا درجہ ہرنون سے بھی کم ہے کیونکہ اون کیواسطے پانی مونہہ تک آگیا تہا جب مجھکو پیاس لگی تو پانی نیچے اوتر گیا ہوا۔۔۔۔ کہ ہرن سیرے توکل پر آئے تھے اور آپنے ڈول اور رسی پر توکل کیا ہے حضرت نے اس خیال فاسد سے توبہ کی اور اوسی کہوہ پر نماز معکوس پڑہی خواجگان چشتی اسی نماز کو اکثر پڑھا کرتے ہین اور یہہ نماز ایک سنت پیغمبری ہے کیونکہ جناب رسالت مآب بہی کوہ حرا مین یہی نماز پڑہا کرتے تھے۔ آپنے سنت نبوی ادا کی تمام عمر آپنے کوئی مستحب بہی ترک نہین کیا آپ بہت مجاہدہ کرنیوالے تھے اور غذا وغیرہ کی کچھہ پرواہ نہین کرتے یہہ شعر مولانا روم کا اون کے حسب حال ہے۔

قوت جبرائیل از مطبخ نبود
بود از دیدار خلاق ودود

آپکو خطاب زہد الانبیا کا ملا۔ بارہ سال آپنے چوالیس چلے گئے اور آپکو درجہ فنا فی اللہ و بقا باللہ کا ملگیا اور محویت کا انتہا حاصل ہوگیا۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین آپ کے خالزاد بھائی تھے راستہ مین اکٹھے روانہ ہوئے تو بہاول حق صاحب

کے پیر مبارک پر سانپ نے کاٹ دیا اور آپنے مٹی پر کچھ پڑھکر زخم پر لگادیا
تو وہ درد رفع ہوگئی وہان اوس دریا پر بہت سے ماہی گیر تھے ایک ماہی گیر نے
دریا مین جال ڈالا تو اوسمین جلہوڑے بہی آگئے اور اونہون نے کہا کہ آج ہمارے
شادی تھی اسواسطے کچھہ نذر کے طور پر کچھہ طعام پیش کرتے ہین باباصاحب نے
وہ نذر قبول کی اور دوستون مین کچھہ تقسیم کی اور وہ طعام ابتک آپکے عرس
مین تقسیم ہوتا ہے۔ دریا پر کوئی کشتی نہ تھی اسواسطے اپنی گودڑی آپنے کشتی بنادی
کی اور سب یار سوار ہوگئے اور دریا سے پار ہوگئے جو اوس دریا کے پار شیخ
تھا اوس کا نام شیخ صدوق تھا اوس نے فرمایا کہ اگر آپ مرید ہونا چاہتے ہین،
تو شیخ شہاب الدین سہروردی کے پاس جاکر بغداد مین مرید ہوا اور وہان بغداد
مین پہونچے اور وہان جاکر دیکھا تو شیخ کا بہت مال تہا اور بہت سے باغات
اور مکانات تھے جس شخص سے سوال کرتے تھے کہ یہہ کس کا ہے تو وہ جواب
دیتا تہا کہ شیخ کا ہے سنتے سنتے حضرت شہباز قلندر نے اپنی گودڑی زمین
پر پھینکدی اور خدا تعالی کی جناب مین عرض کی کہ دنیا وی علاقہ فقیر کے پاس یہہ
صرف گودڑی ہے یہہ بھی شیخ لے لیوے۔ جب شیخ کے مکان کے قریب
پہونچے تو ایک خادم نے آکر آپکو جگہہ واسطے قیام کے دی اور کہانا حاضر کیا
تین صاحبان نے تو کہانا کہایا مگر باباصاحب نے فرمایا کہ ہم شیخ کے ساتہہ کہائینگے
خادم نے اندر جاکر عرض کیا۔ شیخ نے خادم کو کہا کہ ہمکو روزہ ہے باباصاحب
نے فرمایا کہ مجھکو بھی روزہ ہے جب تین روز گذرے تو شیخ نے چارونکو
بلایا جب چارون دروازہ پر پہونچے تو دو آدمیون کو اندر سے نکلکر اونکا سر
شیخ نے کٹوادیا پہر جاکر شیخ کے ساتہہ جاکر ملاقات ہوئی ملاقات کیوقت شیخ
شہاب الدین نے فرمایا کہ جن دونون آدمیون کو مین نے قتل کیا ہے

یہ نفس آپکے دو یارون کے تھے کہ انکی نفسانیت کو ہمنے ان کے ساتھ قتل کیا اور بابا صاحب اور بہاء الدین کا نفس تو پہلے قتل شدہ ہے۔ کھانا بیچھا یا گیا تو صرف غلہ جو کی روٹی بلا نمک تھی دوستون کے دل مین خیال گذرا کہ باہر دنیا کے مال وجاہ کی بے پرواہی ہے اور اندر کھانا بے نمک ہے شیخ صاحب نے فرمایا کہ مین نے زر کی میخین مٹی پر لگائی ہین دل پر نہین لگائین اور یہ بھی فرمایا ہے کہ شہباز قلندر صاحب نے جو گودڑی پھینکی تھی وہ بھی انکو حوالہ کر خادم گودڑی سے آیا اور اون کے حوالہ کی اور سب صاحب وہان سے رخصت ہوئے۔ ایک دفعہ بابا صاحب حج کو گئے اور وہان سے بغداد کو پہونچے اور شاہ گیلان کی خدمت مین پہونچے آپنے ایک صندوق بخشا جس مین دو علم تھے جسکے ایک دستار اور ایک کاسہ چوبین جس مین پیغمبر خدا خود کھانا کھایا کرتے تھے۔ وہ علم۔ اور کاسہ ابتک موجود ہین اور نان چوبین بھی موجود ہے اور لوگ اونکی زیارت کرتے ہین اور اوسی کاسہ کو لوگ لیکر پانی پیتے ہین ✤

روایت ہے کہ جوگی جو بڑا ساحر تھا اور اوسکے بہت سے چیلے تھے اور لوگ اوسکی خدمت کرتے تھے ایک عورت گھڑا دودھ کا لیکر جاتی تھی وہ آپکو ملی آپنے پوچھا کہ تو کہان جاتی ہے۔ اوس نے عرض کی کہ مین جوگی کیواسطے دودھ لیجاتی ہون اگر نہ لیجاؤن تو ہمارے چار پاؤن کے تھنون مین خون پڑ جاتا ہے۔ آپنے فرمایا کہ یہ دودھ میرے فقیران ہمراہی کو پلاؤ اور خاطر جمع سے اپنے گھر چلی جا اوسکا سحر تیرے اوپر اثر نہ کریگا اوس نے تمام دودھ فقیرون کو پلا دیا یہ خبر جوگی کو پہونچی وہ بڑا غصہ ہوا اور ایک چیلہ کو بھیجا کہ فقیر کو بلا لا چیلہ نے آکر حضرت سے کہا کہ میرا گرو آپکو بلاتا ہے آپنے

اوس چیلے سے کہا کہ بیٹھ جا وہ بیٹھ گیا اور پہر اوٹھ نہین سکتا تہا۔ سب چیلے گرد نے بیٹھے۔ سب کی یہی حالت ہوئی پہر وہ جوگی خود غصہ ہوگیا اور کہا کہ مجھکو کچھ دکہاؤ یا دکہو۔ بابا صاحب نے فرمایا کہ پہلے تم دکہاؤ۔ وہ جوگی ایک ڈنڈہ پر سوار ہوکر آسمان کیطرف اوڑا اور اتنا بلند گیا کہ نظر نہ آتا تہا۔ آپنے اپنی جوتیون کو اشارہ کیا اور وہ بہی اوڑ گئین اور جوگی کے سر پر پڑنی شروع ہوئین جب وہ زمین پر اوترا تو وہ گردن تک غرق ہوگیا۔ اوس نے امان مانگی تو آپنے دعا کی تو جوگی زمین سے باہر نکل آیا اور شہر مستدہ ہوکر اسلام قبول کیا اور مرید ہوا۔ اور اوس کا نام آپ نے پیر کمال رکہا اور وہ ریاضت کرکے پہر وہ ولی ہوگیا ۞

روایت ہے۔ ایک قاضی بنام ابو مسلم اہل قریش سے قصبہ پاکپٹن مین مامور تہا جب حضرت بابا صاحب رہنے لگے اور اکثر سماع حضرت کے پاس ہوتا تہا۔ چونکہ علما ظاہر بین ہوتے ہین۔ قاضی مذکور نے حسد اور بغض حضرت کیساتہہ شروع کیا چنانچہ ایکدفعہ صوبہ ملتان کیطرف کہ پاک پٹن صوبہ ملتان مین متعلق تہا پروانہ مرقوم کیا جو ایک شخص آپکو فقیر کہلاتا ہے اور سماع سنتا ہے پیشگاہ صوبہ سے مرقوم ہوا کہ اوسکو نکالدو جب وہ پروانہ لفافہ کیا ہوا قاضی مذکور نے ملاحظہ کیا دیکہا تو اوس مین مرقوم ہے کہ قاضی ابو مسلم کو شہر سے نکالدو۔ خاموش ہوکر یہہ راز مخفی کردیئے چند عرصہ کے بعد قاضی نے پہر شکایت مرقوم کی اور متعلقان حضور کو ایذا دینا شروع کیا پہر صوبہ سے صادر ہوا پہلے تم اوس فقیر کا نام لکہو کہ جس کیواسطے بار بار تحریر کرتے ہو جب قاضی نے نام حضرت کا مرقوم کیا وصوبہ و عالمان شہر اور جناب حضرت بہاؤ الدین ذکریا نے ملاحظہ کیا اونہون نے فرمایا۔ اے قاضی بے شعور نام اوس شخص کا مرقوم کرتا ہے کہ مجتہدان زمانہ کو طاقت گفتگو کے ساتہہ اوسکے نہین در جواب اونہون نے

مرقوم کیا کہ تم آپ مجلس مین جاکر ساتھ اونکے گفتگو کرو جب قاضی نے وہ پروانہ ملاحظہ کیا۔ ایک روز مجلس حضور مین حاضر ہوا۔ دیکھتے ہی باباصاحبکو کدورت تمام باطن سے اوسکے دور ہوگئی اور مرید ہوئے اور کفارت اعمال گذشتہ اپنی مین نسبت تاطہ دختر اپنی بیوہ لیہ زمانہ تھی ساتھ فرزند ارجمند حضرت بابا صاحب جناب بدرالدین صاحب کے کبر ہی بطن جس کی سے جناب علاوالدین موجد ریا صاحب پیدا ہوئے ✤

روایت ہے ایک روز حضرت بابا فرید صاحب وسجگہ جس جگہ پہلے قیام پذیر ہوئے تھے یاد الہی مین مشغول تھے ایک بیوہ عورت نے متصل اوس جگہ کے آنکر رونا شروع کیا حضرت نے اوس عورت سے دریافت حال فرمایا۔ عورت مذکورہ نے بیان کیا کہ تمام عمر مین ایک لڑکا حاصل ہوا تھا چند مدت سے شاہی ملازم اوسکو پکڑکر ساتھ لے گئے ہین کچھ پتہ نہین زندہ ہے یا مردہ یا کس جگہہ ہے۔ جب اس جگہہ آتی ہون لڑکا یاد کرکے روتی ہون۔ اور یہہ زمین میری مزروعہ ملکیتہ ہے۔ عورت اپنے گہر کو چلی گئی۔ حضرت باباصاحب نے بکشف باطن سے معلوم کیا تو وہ لڑکا روتاس کے پہاڑ پر چارپایان کو چرا رہا ہے ✤

باباصاحب نے سامنے اوس کے ہوکر فرمایا اے لڑکے تمہارا کون وطن ہے اوس نے بیان کیا میرا وطن ایک شہر اجودھن ہے اور ایک مائی میری اوسجگہ رہتی ہے۔ مدت سے مجھہ کو ملازم شاہی پکڑکر ساتھہ لائے ہین اب مین نہین جانتا جو وہ کسطرف ہے۔ حضرت باباصاحب نے فرمایا۔ آنکھ اپنی بند کرلے اور بسم اللہ کرکے ہاتھہ اپنا میرے ہاتھہ مین دے۔ تب اوس لڑکے نے ایسا کیا۔ جب آنکھ کھول تو آپکو اور حضرت کو اسی مکان پر دیکھا جس جگہہ سے اوسکو پکڑلے گئے تھے

تب وہ آداب بجالا کر گہر کو روانہ ہوا عرصہ قلیل ہی گذرا تہا پہلے اوسکی ایکی گہر
مین پہونچی پہر اوس نے جاکر قدمبوسی کی عندالدریافت تمام سرگذشت اپنی بیان کی
تب وہ عورت پسر اپنے کو ساتہہ لیکر مرید باباصاحب کا کرایا اور وہ پنج کنال جسپر
مین اب چار دیواری بنی ہوئی ہے بمسند اول جس جگہہ پہلے قیام کیا تہا اور یہہ حویلی
جسمین اب درگاہ باباصاحب ہے للہ نذر کی اور آپ معہ فرزند ہر وقت خدمت
گذاری لنگر درویشان مصروف رہے تب حضرت باباصاحب اسمین سکونت
پذیر ہوے

روایت ہے ایک زمین کے مقدمہ مین حاکم وقت نے آپکو کہا
کہ یا سند پیش کرو یا گواہ آپنے ایک اپنے خادم کو بہیجا کہ ہمارے پاس نہ کوئی سند
ہے اور نہ کوئی گواہ ہے تم خود سوار ہوکر زمین پر جاؤ اور زمین سے پوچہو کہ وہ ہماری
ہے یا نہین اور تمہاری گردن زمین کے جواب دینے پر ٹوٹ جاویگی آپ کے
فقیر نے زمین سے سوال کیا تو اوس نے جوابدیا کہ مین صرف پانچ کنال ہون
اوس فقیر کی ملکیت تمام روئے زمین ہے وہ حاکم جب واپس ہوا تو گہوڑے سے
گرکر اوسکی گردن ٹوٹ گئی بہت سے لوگ اس کرامت کو دیکہہ کر مرید ہوے

روایت ہے درمیان درجہ محبوبیت کے جس جگہہ اب روضہ حضرت
باباصاحب کا ہے پہلے اوس جگہ خلوت خانہ عبادت کا تہا جب حضرت بابا
صاحب خلوت مین بیٹہے تہے تو دروازہ پر حضرت مولانا بدرالدین اسحاق صاحب
بیٹہے تہے ایک روز مولانا صاحب کسی ضرورت کیواسطے گئے اور حضرت
محبوب الٰہی کو کہا جو تم دروازہ پر بیٹہو اگر کوئی آیا تو خبر کرنی یا کوئی ارشاد باباصاحب
اندر سے فرماوین تو حاضر رہنا لیکایک باباصاحب کو جذبہ عشق پیدا ہوا اور یہہ
رباعی اوس شوق مین پڑہنی شروع کی

رُباعی

خواہم کہ ہمیشہ در ہوای تو زیم
یا خاک شوم بزیر پائے تو زیم
یا مقصود من خستہ ز کونین توئی
از بہر تو بمیرم و برائے تو زیم

جب حضرت بابا صاحب یہہ رباعی تمام پڑہتے سجدہ کرتے اور پہر شوق مین کہڑے ہوتے اوسوقت کو عین نزول رحمت اور برکت کا جانکر محبوب الٰہی صاحب دروازہ کہولکر اندر گئے اور قدم بابا صاحب پر رکہا تب بابا صاحب نے فرمایا خواہ نظام چہ خواہی۔ تب خواجہ نظام الدین صاحب نے عرض کی جو کچھ مین نے چاہا سو پایا حضرت نظام الدین صاحب فرماتے ہین۔ اوسوقت مینے استقامت درجہ محبیت کا چاہا تہا سو فوراً وہ درجہ محبوبیت کا تصدق قدم پیر دستگیر اپنے کے میری پروارد ہوگیا۔ زہی عظمت و کمال حضرت بابا صاحب کہ ایک لحظہ مین محبوب الٰہی بنا دیا۔ چنانچہ حضرت مولانا عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ محدث بہی اپنی کتاب اخبار الاخیار مین مرقوم کرتے ہین۔ جو محبوبیت کا درجہ دونو صاحبان کے عطا ہوا ہے۔ اول شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز دوم حضرت خواجہ نظام الدین صاحب اور سلسلہ نظامیہ محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین صاحب کے نام سے مشہور ہے اور ہزارہا ئے کمال اہل ملک مین ہوئے ہین اور اب بہی ہین اور ہمیشہ فیض جاری ہے ٭

روایت کہ علی احمد آپکا ہمشیرہ زادہ تہا اون کا باپ مر گیا تو اونہون نے خدمت لنگر کی روٹی تقسیم کرنی آپکے سپرد کی بارہ سال تک آپ لنگر کی روٹی

تقسیم کرتے رہے اور خود کچھہ نہ کھایا۔ بہت لاغر ہوگئے اونکی والدہ جو آئی اور بچہ کا یہہ حال دیکھا تو بچہ کو پکڑ کر آپکے پاس لائی اور کہا کہ آپکے لنگر مین سب کچھہ ہے مگر میرے بیٹے کا بہو کھہ سے یہہ حال ہوگیا ہے۔ آپنے پوچھا تو علی احمد صاحب نے جواب دیا کہ آپ کا حکم تقسیم کرنیکا تہا۔ کہانیکا نہ تہا۔ علی احمد صاحب کو لپنے گلے لگا کر نعمت عطا کی اور نام صابر رکہا۔ انکا طریقہ صابریہ مشہور ہے اور خاندان مین بہت سے اولیا صاحب کرامت ہوئے ہین ؛

روایت ہے کہ مولانا بدرالدین اسحاق کو ایک ایسا مسئلہ پیش آیا کہ عالمون سے حل نہ ہوسکا اور آپ ملتان اور ایران اور عربستان کیطرف جانا چاہتے تھے اور ایک مرید آپکا بھی اوسکو ملگیا وہ مرید فرید فرید کا ذکر کرتا تہا آپنے اوس سے کہا کہ تو ناحق گنہگار ہوتا ہے خدا کا نام لیا کر جب پاکپٹن پہونچے تو اوس مرید نے کہا کہ میرے پیر سے ملاقات کرجاؤ۔ مولوی صاحب اوسکے ساتھہ گئے بابا صاحب اوسوقت ایک طالب علم کو پڑہا رہے تھے۔ بابا صاحب باطن سے یہہ معلوم کرگئے کہ اسکو فلان مسئلہ کی ضرورت ہے۔ اونہون نے لڑکے کو وہی مسئلہ پڑہانا شروع کردیا اور یہہ حدیث بیان کی قال النبی علیہ السلام ان للہ تعالی عباد یعرفون الناس بالوھم و للہ عباد یعرفو الناس بالفراست وللہ عباد لھم لو یمشون فی الناس کما یمشی الاروح فی الاجسا وللہ عباد یمشون فی الناس کیمشی المرض فی الاعصاب ؛

روایت ہے ایک روز مولانا صاحب بابا صاحب کیخدمت مین بیٹھے تھے ایک مرد اور ایک عورت آئی اور اونہون نے آکر سوال کیا کہ ہمارے گہر کوئی اولاد نہین واسطے اولاد کے آپکے پاس آئے ہین آپ اتے

فرمایا کہ لوح محفوظ مین تمہارے نام کوئی لڑکا لکھا ہوا نہین اونہون نے
کہا کہ اگر لوح محفوظ پر ہمارے نام اولاد لکھی ہوئی ہوتی تو پہر آپکے پاس
آنیکا کیا کام تہا بابا صاحب کو اوس کے حال پر رحم آیا آپنے فرمایا۔ ایک ۱ و دو ۲
و تین ۳ و چار ۴ و پانچ ۵ و چھہ ۶ و سات ۷ فرزند تمکو ملینگے۔ مدت کے بعد مولوی صاحب
بیٹھے ہوئے تھے کہ وہ عورت معہ سات لڑکون کے آپکے پاس آئی اور
سب نے کوئی نہ کوئی تحفہ اوٹھایا ہوا تہا اگر نذر پیش کی آپنے وہ سب تحفے مولوی
صاحب کے حوالہ کئے۔ اور فرمایا کہ یہہ نذر ہمیشہ آپ کو ملتی رہیگی +

روائیت ہے کہ صوبہ شاہی نے ایکدفعہ حاکم کو حکم دیا کہ تمام خانوادہ بابا کے
دیار سے مال لو۔ حاکم مذکور تمام جگہہ سے مال لیکر پاک پٹن مین پہونچا اور حضرت
کے پاس ملازمون کو واسطے مال لینے کے بہیجا۔ حضرت نے فرمایا وہ مال
تمام جو جمع کیا ہے مجھ کو لاکر دکھلاؤ بعد اسکے ہم بہی دیدینگے یہہ بات اونہون نے
حاکم کے پاس بیان کی اوس نے کہا لیجاکر دکھلاؤ جو اونکو اطمینان ہوجو تمام جگہ
سے مال حاصل کیا ہے اوسوقت حضرت نے تمام فقراء و مساکین شہر وغیرہ
کو بلا لیا تہا جب ملازمون نے مال لاکر پیش کیا حضرت نے تمام مخلوق کو حکم
دیا کہ لوٹ لو حسب الحکم حضرت کے تمام مال لوٹا گیا اور آپنے فرمایا۔ مال فقیرونکا
فقیرون کے کام آیا یہہ خبر حاکم سنکر معہ سپاہ سامنے حضرت کے آیا حضرت
نے آستین پیراہن اپنے کی جہاڑ دی دو شیر نکل آئے اور گرجنا شروع کیا اور
چاہا کہ حاکم کو ماردین۔ بعد اس معاینہ کے تمام سپاہی بہاگ گئے اور حاکم تایب
ہوکر مرید ہوا اور حضرت نے شیرونکو فرمایا کہ چلے جاؤ تب وہ بصورت گربہ
ہوکر جنگل کو روانہ ہوئے +

روائیت ہے کہ سلطان غیاث الدین محمد تغلق نے جو اول نام

ملک غازی تہا بسبب حوادث روزگار بحال زار و پریشان آکر پاکپٹن مین
قیام کیا اور واسطے گذارہ اوقات کے لکڑی جنگل سے لاکر فروخت کرکے قوت
اپنا کرتا ایک لشکر شاہی آگیا جس جگہہ وہ لکڑی بیکتے پکڑ لیتے جب ملک غازی لشتارہ
ہیزم کا جنگل سے لایا تو دلمین خیال کیا اگر شاہی لشکر کے ہاتہہ آیا تو مفت جائیگا
لازم کہ آج یہہ پشتارہ ہیزم لنگر درویشان درگاہ علاؤالدین صاحب مین ڈالین لشتارہ
لنگر خانہ مین لاکر ڈالدیا اور حضرت کا خاصہ تہا کہ بدون قیمت کے کوئی چیز کسی کی
لنگر مین نہ ڈلتے حضرت علاؤالدین صاحب نے فرمایا اسکی قیمت بیانکر ملک
غازی نے عرض کیا جو کچہہ حضور سے عطا ہو غنیمت ہے جب دو تین مرتبہ
حضرت نے واسطے قیمت کے تکرار کیا تب ملک غازی نے زبان عجز سے
عرض کی یا مخدوم قیمت اس لشتارہ ہیزم کی سلطنت دہلی کی ہے جو کچہہ حضور
نے دینا ہے دے دیوین نہین تو لنگر سے قوت اپنا کہا لونگا۔ یہہ کلام عجز آمیز
ملک غازی سے سنکر حضرت نے فرمایا۔ سلطنت دہلی کچہہ عجیب چیز ہے انشاءاللہ
العزیز قدرت کاملہ جناب ایزدی سے سلطنت دہلی تمہارے نصیب ہوگی
دہلی کو حارسب الحکم ملک غازی ساتہہ دسی فوج کے روانہ ہوا اور منظور اور
مقبول حاکم فوج کا ہوا۔ جب دیپالپور مین پہونچے حاکم دیپالپور کو صوبہ سے
موقوف کرکے ملک غازی کو مقرر کیا بعد چند عرصہ کے تخت دہلی پر جلوس فرما
ہوا اور غیاث الدین محمد تغلق خطاب پایا بعد اسکے زیارت حضرت علاؤالدین
صاحب کیواسطے تیار ہوکر پاکپٹن کو روانہ ہوا اور تسبیح بیش قیمت کہ ایک دانہ اوسکا
خراج مملکت کا تہا واسطے نذر ہمراہ لاکر معہ دیگر نقد جنس و پارچات پیش کرکے قدمبوس
حاصل کی سلطان حسب شکرین گیا۔ حضرت نے وہ تمام نقد وغیرہ درویشون و
مسکینون کو تقسیم کردیا۔ میا حضور کا طریقہ تہا بعد تقسیم تمام کے ایک عورت ضعیفہ مسکینہ

آگئی اور سوال کیا جب حضرت کے پاس اور کچھ موجود نہ تھا وہی تسبیح منگا کر اوسکو
دیدی عورت بازار مین فروخت کرنیکے واسطے لیگئی مردمان نے بادشاہ کو خبر دے
وہ تسبیح جو آپنے نذر گذارنی ہے وہ ایک عورت بازار مین فروخت کر رہی ہے
بادشاہ نے ملازم کے ہاتھ چند ہزار روپیہ بھیجکر منگوائی اور خدمت مین کہلا بھیجا کہ اگر
وہ تسبیح دیدو تو قیمت اوسکی ہم واسطے خرچ درویشان کے کچھ نقدی بھیجینگے ملازم
مذکور نے آنکر جب خدمت حضرت مین عرض کیا حضرت نے فرمایا سلطان کو
کہو آپ آنکر لیجاوے جب سلطان خدمت مین آیا حضرت نے فرمایا اس حجرہ
سے جا کر تسبیح اپنی لے جب حجرہ مین گیا اور دیکھا تو ہزارہا تسبیح اس سے بیش
قیمت سا تہہ جواہر کے چاروں دیواری سے لٹکی ہین سلطان اس معاملے سے شرمسار
ہوکر تائب ہوا اور التماس بیعت کی کری چنانچہ حضرت نے بعد الحاح بسیار
کے پائین روضہ حضرت بابا صاحب بیعت کی اور بہت خدمت و ریاضت سے
ایک پرہیزگاران خداتعالی سے ہوا چند مدت خدمت مین رہکر عرض کی کہ
مجھسے بہت خطا اور ظلم صادر ہوا ہے اس عمر مین اب کوئی مخلصی کے حضور تدبیر
فرماوین حضرت نے ایک رومال اپنا اوسکو عطا فرمایا اور کہا بعد نماز صبح یہ رومال
سر پر باندھکر تخت پر اجلاس کرنا بعض سر مخفی تمکو معلوم ہونگے ظلم و تعدی تم
سے ظہور مین نہ ہوگی وصیت و تربیت حاصل کر کے روانہ دہلی کو ہوا ❊

روائت ہے ایک دن خلیفہ حضرت دیوان شیخ برہم صاحب کا شیخ
کمال واسطے لانے ہیزم ہائے لنگر درویشان کے جنگل مین گیا اور اوس جگہہ
بابا نانک صاحب جو ہنود کے پیشوا ہین ساتہہ ہمراہیان و فقر صورت کی ملاقات
ہوئی اونہون نے دریافت کیا تب شیخ کمال نے بیان کیا کہ بندہ خدمت گذاران
حضور اعلی جناب شاہ برہم صاحب جوابے سند نشین حضرت بابا صاحب کے ہین

اور فرید ثانی لقب رکھتے ہین واسطے لکڑی لینے لنگر درویشان کے آیا ہون بابا نانک اوس جگہہ بیٹھ گئے اور فرمایا شیخ کمال تم جا کر ہماری طرف سے حضرت کی خدمت مین عرض کردو شیخ نے آکر حضرت سے حال کہا کہ دو صورت فقیر کے ہین اور وہ محض آپکی ملاقات کیواسطے آئے ہین اوس جگہہ چلکر ملاقات کرینگے حضرت سوار ہوکر طرف عرب جس جگہ اب شہر سے مفاصلہ ایک کوس پر مقام فتح اللہ نوری وراہل ہنود اسکو نانک کہتے ہین۔ ملاقات دونون صاحبان کی ہوئی اور بیٹھ کر گفت وکلام شروع کی چنانچہ بابا نانک صاحب نے فرمایا۔ بیت۔ دوہڑہ جسکو شلوک کہتے ہین:۔

پڑہتیان پڑھتیان وند گہسی کسہر نہ کیتی ہو

حضرت نے فرمایا ایکو حرف پریم کا پڑہے سو پنڈت ہو

پہر بابا نانک نے کہا۔ دوہڑہ

صاحبدیان وحدان کسنون کپڑان کسنون چھڈ ان

جواب حضرت نے فرمایا

صاحب دی وحدہ سیچ کو پکڑ و کوڑ کو چھڈ

کلمہ کہین تو کل ہوے بن کلمہ کل نان

بابا نانک نے فرمایا۔ ہندو کہان تا ماریئے مسلمان بھی نان

حضرت نے فرمایا۔ دوہا ستون پانی وار پی جے یا پو بہگوان

القصہ ہر دو صاحبان نے ہندی زبان مین گفتگو تلقین آمیز بہت کی جب بابا نانک صاحب نے عرض کی کہ ایک کتاب تلقین کیواسطے جمع کرکے خدمت آپکی مین لایا ہون کہ کلام آپکی اور کلام بابا فرید صاحب کی حسب الارشاد آپکے کتاب موصوف مین پہلے درج کی جاوے تو اور بہی کئی صاحبون کی کلام درج کرکے کتاب طیار ہوجاوے حسب خواہش بابا نانک صاحب حضرت نے کتاب جمع کری ہوئی پسند فرما کر اپنا کلام درج کر کی دی چنانچہ بابا نانک صاحب نے

جو اہل ہنود کے پیشوا اور کمال ہوے ہین اور کلام اونکی مین توحید پائی جاتی ہے کتاب
ہر گنت مین بہت صاحبان کی کلام درج کری ہے الغرض فساد و دوئی مین سے جب
دو ہوگئی کچھ فرق نہ رہا اکثر جو شخص صاحب ریاضت کا ہو صفائی قلب حاصل ہو جاتی
ہے اور بعد صفائی قلب کے تابع درجہ ولایت و نبوت کا ہو جاتا ہے بدون متابعت نبوی کمال
حاصل نہین ہوتا جسکو کمال حاصل ہوا ساتھہ متابعت نبوی کے ہوا +

روایت ہے کہ ایک راتکو حضرت دیوان شاہ برہم صاحب واسطے تہجد
کے اوٹھے خادم کو پانی کیواسطے بھیجا۔ خادم نے حرم مین دیکھا تو ایک شخص اجنبی کہڑا ا
کہتا ہے یا الٰہی مین اپنے کردار کی سزا پائی اگر مجھکو بینائی حاصل ہو تو بہر کار دزدی سے
توبہ کرکے مسلمان ہو جاؤن وہ دزد تہا واسطے دزدی کے آیا قدرت الٰہی سے نابینا
ہوگیا القصہ خادم نے یہہ حال خدمت مین بیان کیا حضرت نے فرمایا اوسکو لاؤ جب
فرمان وہ لے آیا بعد وضو کے حضرت نے پانی اوسکی آنکہہ پر چہڑکا تب اوسکو بینائی حاصل ہو
اور توبہ کرکے اسلام اختیار کیا اور بیعت کرکے ایک واصلان حق سے ہوا +

روایت ہے ایک دن حضرت شیخ ابراہیم صاحب حوض پر وضو کرتے تھے
اور ایک طالب علم بھی حضور کے پاس کہڑا تہا جب حضرت نے مسح سر کا کیا۔ اس عالم نے
کہا حضرت سنت ادا نہین ہوئی۔ تمام سر کا مسح کرو۔ حضرت نے ہاتھہ مبارک سے
سر کو اوتار کر پانی مین غوطہ دیا اور پہر تن پر رکھدیا جیسا تہا ویسا ہی ہوگیا۔ تب حضرت نے
فرمایا اے بہائی متعلم سنت ادا ہوگئی ہے۔ عالم مذکور حیران ہو کر سر قدم پر رکھا اور
مرید ہوا +

روایت ہے کتاب جواہر سے اکبر بادشاہ جب اکابرین واہل تمکین کے
ہر جگہ امتحان کرتا ہوا پاکپٹن مین آیا اور واسطے الزام دینے حضرت کے ایک جیلہ اوٹہا
کہ ایک خدمتگار اپنے کو بصورت میت بنا کر تکفین کیا اور کہا جب ہم سجادہ نشین

کو امام بناکر جنازہ پر کہڑا کرین بعد شروع دعا کے تم اوٹہہ کر بہاگ جانا بعد وقوع اس
حرکت سے ہم اونکو ملزم کرینگے کہ تم اگر صاحب کشف ہوتے تو زندہ پر جنازہ کیون
کرتے القصہ بادشاہ نے حضرت دیوان تاجدین صاحب کو بلاکر فرمایا اس کا جنازہ پڑہیے
حضرت نے فرمایا اگر شہر مین ہوتا ہم پڑہتے یہہ حق قاضی و امام فوج لشکر کا ہے
بادشاہ نے عرض کی کہ یا نبی ہوتے تم ہم روا نہین آپ جیسے بزرگ کی امامت
سے اس مردہ کی مغفرت ہوگی بعد تقاضائے بادشاہ کے لاچار حضرت شہنشاہ
دیوان تاجدین صاحب پیش جنازہ خدمت گار اصل رسیدہ کے کہڑے ہوئے جب
صف آراستہ ہوئی حضرت نے بادشاہ سے تین مرتبہ اجازت واسطے پڑہنے جنازہ
کے طلب کی بادشاہ نے اذن دیا تب حضرت نے تکبیر افتتاح نمازہ کی شروع
کی اور جنازہ پڑہا وہ زندہ مردہ ہوکر عالم بقا مین رخصت ہوا بعد جنازہ کے حضرت نے
فرمایا اے بادشاہ جسوقت مجھے تمنے جنازہ پر کہڑا کیا امر الہی سے فرشتہ
ملک الموت اوسکے سرہانے پر آگیا تہا اسیواسطے تمسے اذن طلب کیا تہا اگر تم
اس خیال ناقص لینے سے باز آتے تو وہ مردہ زندگی اپنی سے مایوس نہ ہوتا لیکن
قضا اوسکے سر پر وارد ہوگئی تھی، بعد اذن تمہارے کے فرشتہ نے جان اوسکی
قبض کرلی پہر دو مرتبہ واسطے استیذان کے اذن طلب کیا تہا نہین جو ہونا تہا
پہلے ہی ہوچکا بادشاہ نے شرمسار ہوکر ضیافت حضرت کیواسطے عرض کی لاچار
حضرت نے قبول فرمایا *

روایت جب طعام تیار کرا کر پیش حضرت و درویشان ہمراہی کے رکہا ایک
خوان سرپوش اوس مین گربہ پختہ کی ہوئی آگے حضرت کے رکہی حضرت نے سرپوش
خوان سے اوتار کر فرمایا اے گربہ بحکم الہی سے اوٹہہ اور چلی جا۔ امر الہی اور فرمان
اوس قطب زمان سے گربہ زندہ ہوکر روانہ ہوئی *

حدیث شریف ہے۔ اتقوا من فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ۔ پرہیز کرو فراست مومن سے جو وہ دیکھتا ہے ساتھ نور اللہ تعالیٰ کے جو پوشیدہ سینہ اور دل کا حال ہے تمہارا۔ الصوفی ہی و بمیت کا العزیز یہہ درجہ ہے۔ جو کوئی فنافی اللہ ہوا۔ وہ اس درجہ کو پہونچتا ہے۔ پس زندہ کرنا اور مارنا آگے اوسکے آسان ہے۔ القصہ بعد اوسکے بادشاہ و بیگم کو ارادت ساتھ عقیدہ کے حاصل ہوئی۔ تا چہل روز تک لشکر سلطان کا پاکپتن مین قیام پذیر رہا۔ اس جگہ اب بڑا اکبرپور شہر سے غربی کیطرف مشہور ہے دنکو سلطان معہ بیگم لشکر مین اور رات کو درگاہ باباصاحب پر عبادت الٰہی مین مشغول رہتے

اب کتب سماوی کا باہم مقابلہ کرنا ضرور ہے۔ توراۃ۔ زبور۔ انجیل۔ قرآن شریف کا حال لکہا جاتا ہے۔ توراۃ حضرت موسیٰ کے معجزات مفصل بیان ہوئے ہین اور اونکے نبیون کے معجزات بہی مذکور ہوئے ہین۔ زبور مین کوئی معجزا نہین بیان کئے گئے۔ انجیل مین حضرت عیسیٰ کے معجزات سب ظاہر کئے گئے ہین اور وہ نصائح بہی مذکور ہو چکی ہین۔ پیغمبر صاحب کے معجزات اور اولیاؤن کے بہی کرامات ذکر ہو چکے ہین ان سب کتابون کا آپس مین مقابلہ کیا جاوے تو پیغمبر خدا کی یہہ حدیث بہت ثابت اور اطمینان دلاتی ہے کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنی میری امت کے لوگ ایسے ہی ہون گے جیسے بنی اسرائیل کی امت کے نبی گذرے ہین۔

بنی اسرائیل کے نبیون کا حال ملاحظہ کرو۔ اور اس حدیث کی صحت کا تمکو اطمینان ہو جاویگا کہ شیخ محبوب سبحانی اور خواجہ معین الدین چشتی اور بایزید بسطامی۔ فضیل عیاض۔ جنید بغدادی۔ حسن بصری۔ خواجہ نظام الدین چشتی دہلوی۔ خواجہ فرید الدین شکرگنج۔ شیخ شہاب الدین سہروردی۔ شیخ علی۔ شیخ ابو محمد۔ شیخ ابو النجیب۔ شیخ خلیفہ اکبر۔ شیخ

عارف ابوعبداللہ۔ محمد بن ابی الفتح الہروی۔ شیخ جلیل ضیاء الدین ابونصر موسے
بن شیخ ابوالقاسم عمر بن مسعود۔ شیخ ابی عبداللہ محمد ابن الخضر بن عبداللہ السینی الموصلی
شیخ عبدالوہاب۔ شیخ عبدالرزاق۔ امام ابوبکر عبدالعزیز۔ شیخ ابوزکریہ بن یحیی بن نغرن
سعد بغدادی۔ شیخ ابوعبداللہ محمد ابن خضر حسینی۔ شیخ قدوہ ابی سعید قیلوی شیخ زخلیل شریف
ابوالعباس۔ احمد ابن شیخ عبداللہ از ہر حسینی عارف ابومحمد فرہ شہاب شہابانی شیخ ابوصالح
نصر بن سید عبدالرزاق۔ شیخ قدوہ بقا ابن بطو شیخ ماجد کردی۔ شیخ مظہر مادرانی شیخ
عبدالرحمان طفسونجی شیخ ابی الفضل۔ احمد بن قاسم بن عبدان قرشی بغدادی۔ شیخ
ابوالمسعود احمد بن حربی۔ محمد ابن قاید۔ شیخ ابومحمد محسن فارسی۔ شیخ جمیل ابویوسف شیخ
ابوحفص عمر بن غزال۔ شیخ جلیل صرصری شیخ ابوالبرکات ہمامی۔ شیخ ابوالفتوح معروف
با ابن الخضر بن نصر بغدادی۔ شیخ ابوالخیر۔ شیخ ابوعبداللہ بن ہبۃ اللہ۔ خواجہ عثمان ہارونی
خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ہسیرملی۔ شیخ حسین ریانی۔ اویس قرنی۔ ابوالقاسم طشتری
جبیب ابوشحنا۔ مالک دینار۔ فضیل بن ربیع۔ ذوالنون مصری۔ بشر حافی۔ سری سقطی
ابراہیم خواص۔ خواجہ امام ہرمزی۔ شیخ شبلی۔ ان بزرگون کی کرامتین اور اخلاق اور ان کی
بود و باش اور ان کا تعلق دنیا سے تھا اور اسکی معاشرت اس کتاب مین ہر ایک کی مفصل
لکھی گئی ہے۔ اوسکے ملاحظہ سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ پیغمبر خدا نے یہہ فرمایا ہے
کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ ان بزرگون کے نام جو مین نے لکھے ہین جو کرامات
ان سے سرزد ہوتی رہین اون کا بنی اسرائیل کے نبیون کے ساتھہ مقابلہ کرو تو اس حدیث
کی صحت کا حال بہہ معلوم ہوگا جو کام ان لوگون سے ہوئے ہین وہ کسی بنی اسرائیل نبی
سے نہین ہوئے +

اب ذکر کرونگا کتب ہائے آسمانی کے باہمی مقابلہ کا مد

زبور چہارم مین حضرت داؤد کو فرمایا ہے کہ فی الحقیقت خدا درجوق صالحانست +

زبور پنجم مین فرمایا ہے کہ بندہ خدا کا وہ ہے کہ رفتارش کامل و فعلش نیک واز دل راست میگوید بزبان خود غیب نکند و بہمسایہ خود بدی نہ نماید و بر خویش خود ملامت نکند، آنکہ در نظرش نااہل ذلیل است و خدا بینانرا عزیز میدارد *

زبور سوزدہم آشنیات خدا وند محض صدق و عدل است *

زبور بست و پنجم، اے خداوند من بر تو توکل کردہ ام پشیمان نشوم *

زبور ۹۷ جمیع بت پرستان پشیمان شوند متغلب در خانہ من ساکن نخواہد شد و کاذب در نظر من قرار نخواہد گرفت *

زبور (۱۳۹) و (۱۴۴) مین آپنے فرمایا ہے کہ اے خداوند آدمی چہ چیز است کہ تو اورا بشناسی فرزند انسان چیست کہ تو اورا در شمار آری۔ چونکہ حضرت داؤد خدا کو بہت اچھی طرح پہچانتے تھے اسواسطے خدا نے جو عہد اون کے ساتھہ کیا پورا کیا اس طرح پر کہ حضرت سلیمان کو تمام بادشاہت علاکی اور پریون اور جنون پربھی اختیار آپکو بخشا اور آپکو یہہ درجہ بخشا کہ آپ ہوا پر اوڑتے پہرتے تھے۔ شیخ سعدی نے ایک شعر اسی مضمون پر کہا ہے۔ وہ یہہ ہے

نہ خود سریر سلیمان بباد رفتے ولیں
کہ ہر کجا سر راست میرود بر باد

اس شعر مین نقاط بیان کئے گئے ہین اول نقطہ یہہ ہے کہ حضرت سلیمان کا تخت اونکی پیغمبری اور اون کے کمالات کے باعث سے ہوا پر اڑا کرتا تہا اور جو تخت لاکہون بادشاہون کے گذر چکے ہین چونکہ وہ پیغمبر نہ تھے اور نہ وہ خدا کو اچھی طرح پہچانتے تھے اون کے تخت برباد ہوگئے یعنی ضایع ہوگئے۔ برباد کے لفظ سے دو معنے پیدا ہوتے ہین۔ ایک یہہ کہ سلیمان کا تخت ہوا پر چلتا تھا اور دوسرے یہہ معنے کہ اور لوگون کے تخت برباد ہوگئے یعنی ضایع ہوگئے۔ یہہ ایک فصاحت کلام کی ہے۔ شیخ سعدی کی فصاحت

کے متعلق مجھ کو ایک رباعی اور بھی ذکر کرنی چاہیے۔ اس رباعی پر عمل کر کے مین نے خود بھی کئی فائدے حاصل کئے ہین اور جن لوگون نے اس پر عمل کیا امید ہے کہ اونہون نے بھی بہت سے فائدے حاصل کئے ہونگے۔ وہ رباعی یہہ ہے +

چون خردمند را جلاف جفا ؎ ببیند۔ تا دل خویش نیازارد در ہم نشود
سنگ بدگوہر اگر کاسۂ زرین شکند۔ قیمت سنگ نیفزاید و زر کم نشود

اس کا ترجمہ کرنا ضرور نہین مگر ماحصل اس کا بیان کیا جاتا ہے اور وہ ماحصل یہہ ہے کہ اگر سونے کے برتن کو پتھر نے توڑ دیا۔ نہ پتھر کی قیمت بڑہگئی نہ سونیکی گھٹ گئی یہہ عمدہ بیان کا نتیجہ ہے کہ واقعی حالت کو ایک عمدہ واضح بنا دیا +

انجیل کے معجزات اب ذکر کئے جاتے ہین۔ خداوند کے فرشتہ نے خواب یوسف کو دکہائی دی کہ اوٹھ اس بچہ اور اوسکی مان کو ساتھ لیکر بہاگ جا۔ وہ مصر کو روانہ ہوا اور ہیرودیس کے مرنے تک وہین رہا اور ہیرودیس نے تمام بچے قتل کرا دیئے اور مسیح قتل سے بچ رہا۔ بپتسمہ لینے کے بعد یسوع پر خدا کی روح کبوتر کیطرح اپنے اوپر اوترتے دیکھا +

باب (۴) ضمن (۴) مین یسوع چالیس روز تک جنگل مین رہا۔ اور چالیس روز دن اور رات فاقہ کے گذرے۔ ایک کوڑہ کو اچھا کیا۔ ایک صوبہ دار کے خادم کو اچھا کیا پطرس کی ساس کا تپ توڑ دیا +

کتاب متی باب (۸) ضمن (۲۳ لغایت ۲۷) جہیل کے طوفان کو تھما دیا۔ کتاب متی باب (۹) ضمن (۱۸ تا ۲۶) ایک بیمار عورت کو شفا بخشی اور مردہ لڑکی کو جلایا۔ کتاب متی باب (۹) ضمن (۲۷ تا ۳۱) دو اندھوں کو بینائی بخشی۔ کتاب متی (۹) ضمن (۳۲ تا ۳۴) مین ایک گونگے کو اچھا کیا۔ کتاب متی باب (۱۴) ضمن (۱۳ تا ۲۱) مین پانچ روٹیون سے پانچہزار آدمیو نکو کھانا کھلایا۔ کتاب متی باب (۱۴) کو ملاحظہ کرو یسوع

پانی پر چلتا ہوا کشتی پر پہونچا۔ کتاب متی باب (۱۵) ضمن (۲۱ تا ۲۸) مین ایک
کنعانی عورت کی لڑکی کو شفا بخشی باب (۱۵) ضمن (۳۲ تا ۳۹) کو ملاحظہ کرو کہ
سات روٹیون سے سات ہزار آدمیون کو سیر کیا۔ کتاب متی باب (۱۷) ضمن
(۱۴ تا ۲۰) کو ملاحظہ کرو کہ ایک مرگی والی لڑکی کو اچھا کیا۔ اور اپنے مریدون کو یسوع نے
فہمائش کی کہ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ اگر تم مین رائی کے دانہ برابر ایمان ہوگا تو اس
پہاڑ سے کہہ سکوگے کہ یہان سے سرک کر وہان چلا جا۔ وہ پہاڑ اوسیوقت اس جگہ
سے چلکر وہان پہونچجاویگا اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہوگی۔ کتاب
متی باب (۲۰) ضمن (۲۹ تا ۳۴) کو ملاحظہ کرو کہ دو اندھون کو اچھا کیا۔ کتاب متی باب
(۲۷) ضمن ۱ تا ۲) کو ملاحظہ کرو کہ یسوع رومی حاکم حوالہ کیا گیا اوس کا پیلاطس تھا کتاب
متی باب (۲۷) ضمن (۳ تا ۱۰) کو ملاحظہ کرو کہ یہوداہ جس نے یسوع مسیح کو پکڑوایا تھا صرف
تین ۳ روپیے لیکر اوس نے خودکشی کرلی اور تیس روپیے واپس کردیئے اور اون روپیون
سے ایک کمہار کا کھیت پردیسیون کے دفن کرنیکے لئے خریدا گیا۔ کتاب متی
باب (۲۷) ضمن ۱۱ تا ۲۶) کو ملاحظہ کرو۔ پیلاطس نے سوال کیا کہ تو اپنے آپ کو
یہودیون کا بادشاہ بتلاتا ہے اور چند سوال کئے مسیح نے ایک بات کا بھی اونکو
جواب نہ دیا۔ جانتا تھا کہ یہہ حسد کے سبب پکڑوایا گیا ہے اسواسطے اوس نے
لوگون سے کہا کہ دو قیدی ہین ایک نام برابہ ہے اور دوسرے کا نام یسوع ہے
تمہاری کیا خواہش ہے کہ عید کے دن ان دونون مین سے مین کس کو چھوڑدون
لیکن انہون نے مان لیا کہ برابہ کو چھوڑدین اور یسوع کو قتل کرین۔ پیلاطس کی عورت
نے بھی یسوع سے کہلا بھیجا تھا کہ تو اس راستبازی سے کچھہ غرض نہ رکھہ اسواسطے
اوس نے حکم دیا کہ یسوع کو صلیب دیجائے۔ پیلاطس نے جب دیکھا کہ اوس کا کچھہ
علاج پیش نہین جاتا بلکہ الٹا ہوا جاتا ہے تو اوس نے پانی سے اپنے ہاتھہ دہوئے

اور خدا کی جناب مین عرض کیا کہ اس راست باز آدمی کے خون سے مین بری ہون
اوس کو کوڑے لگوا کر حوالہ کیا تاکہ صلیب دیا جاے۔ کتاب متی باب (۲۷) ضمن (۲۷ تا
۳۱) کو ملاحظہ کرو کہ رومی سپاہیون نے کسطرح یسوع کو قلعہ مین لیجا کر اوس کے
ساتھ جا کر قلعہ مین ٹھٹھے اوڑاے اور اوسپر تھوکا اور کپڑے اوتار کر اوسکو صلیب
دینے کو لیگئے۔ کتاب متی باب (۲۷) ضمن (۳۳) کو ملاحظہ کرو کہ اوسکو سولی پر چڑہایا
اور لعن طعن کرتے رہے کہ اے ہیکل کے ڈہانیوالے اور تین دن مین بنانے والے
اپنے تئین بچا۔ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو صلیب پر سے اوتر آ اور ٹھٹھے سے یہہ بھی کہتے
رہے کہ اس نے اورون کو بچایا مگر اپنے تئین نہین بچا سکا یہہ تو اسرائیل کا بادشاہ ہے
اب صلیب پر سے اوتر آئے تو ہم اوسپر ایمان لاینگے۔ کتاب متی (۲۷) ضمن (۴۰ تا ۵۴)
کو ملاحظہ کرو۔ کہ یسوع مر گیا اور وہان ایک زلزلہ آیا اور زمین بھی کانپی۔ پھر یوسف
نے آکر پیلاطس سے لاش مانگی اور لاش لیکر اوس نے دفن کی۔ ایک ہفتہ کے بعد یسوع
بھی اوٹھا۔ اوس کے جینے کے وقت بھی زلزلہ آیا اور خدا کا ایک فرشتہ آسمان سے
اوتر کر۔ اور پاس آکر پتھر کو لڑکا دیا جو اوس قبر پر تھا اور اوس پتھر پر بیٹھ گیا اوسکی صورت
بجلی کی مانند تھی اور اوسکی پوشاک برف کی مانند سفید تھی اوس فرشتہ نے عورتون
سے کہا کہ تم نہ ڈرو کیونکہ مین جانتا ہون کہ تم یسوع کو ڈہونڈتی ہو ✤

راے مصنف:۔ یہہ حال یسوع کے معجزات کا اور اوسکی اختیارات
کا ہے جو اوپر بیان کرے گئے ہین اوسوقت بھی اچھے لوگ یسوع کو راست باز اور
متدین اور اچھا سمجھتے تھے اور حضرت محمدؐ بعثت کے بعد بھی جسکو تیرہ سو برس گذرا
ہے اوس وقت سے لیکر ابتک آپکے اوصاف اور تعریفین ہو رہی ہین۔ مگر وہ
خدا لایزال اور واحد و قہار اور ذوالجلال۔ قوی و توانا۔ تو ناہی پرستش کی لائق ہے
جن لوگون نے مسیح کو خدا کا بیٹا قرار دیا وہ غلطی پر ہین اور خداوند کریم کی جناب مین بھی

گستاخ ہین کیونکہ خدا جو مالک آسمان اور زمین کا ہے اور ایک ذرہ بھی اوس کے حکم کے سوا ہل نہین سکتا۔ اوسپر یہ الزام ہے کہ اوس نے اپنے بیٹے کو اسطرح قتل کرایا۔ مسیح نے اسطرح انجیل مین کئی جگہہ فرمایا ہے کہ جو راستباز ہین اور خدا کی عبادت کرنیوالے ہین اور عمل نیک کرتے ہین وہ آسمان کی بادشاہت کے مالک ہین تو اوسکا کہنا کہ مین خدا کا بیٹا ہون یہہ معنے رکھتا ہے کہ وہ نیک بندہ خدا کا تھا اور اپنے اعمال کی وجہ سے وہ امید رکھتا تھا کہ وہ پیغمبر ہے اور خود بخشا جائیگا اور لوگون کو بخشوائیگا۔ اس تحریر کا ثبوت جب قرآن شریف اور معجزات اور اولیاؤن کی کرامات یہ لکھی جائیگی تو اوس وقت یہہ بات ثابت ہوگی کہ مسلمانون کی رائے مستحکم ہے یا یہودی اور نصاریٰ کی *

معجزہ (۱) مین جو لکھا گیا ہے۔ سب سے بھاری دلیل نبوت کی وہ ہے ولید مغیرہ اور عتبہ بن ربیع اور ابن مقنع اور مسیلمہ کذاب اوسوقت کے شاعرون نے قرآن شریف کو دیکھکر اس بات کا اقرار کیا کہ کلام بشر کی کلام نہین ہے اور ہر ایک نے کچھ کچھ اسکے مقابل بنایا جب حضرت کی زبان سے کوئی سورۃ سنی تو جا کر جو لکھا تھا اوسکو مٹا دیا *

تیرہ سو برس کا عرصہ گذرا ہے کہ عرب تو ایک طرف کل عجم کے لوگ بھی اس بات سے عاجز ہین کہ ایک آیت اس کے مقابل کہہ سکین اور خدا تعالے نے خود کلام پاک مین فرمایا ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ط۔ اس آیت کے یہ معنے ہین کہ ہمنے یہہ کلام خود اوتارا اور حفاظت اسکی بھی ہمارے ذمہ ہے۔ حفاظت خداتعالے کے ذمہ ہونے کا ایک ثبوت موجود ہے کہ کتب سماوی مین بہت سی تحریفین مگر اس کتاب پاک کی زیر و زبر بدستور رہی ہے *

معجزہ (۲) مین چاند کا دو ٹکڑے کرنیکا ہے۔ امیر المومنین و ابن مسعود

اور ابن عمر اور انس بن مالک اور جبیل بن مطعم اور بہت سے قریش جن کے نام نہین
لکھے گئے آپکے پاس حاضر ہوئے اور حاضر ہوکر اونہون نے عرض کی اگر آپ سچے
پیغمبر ہین تو چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھا دو اوس رات چودھوین رات کا چاند تھا
آپنے اون سے اقرار کیا کہ اگر ایسا کر دون تو تم ایمان لاؤ گے اونہون نے اقبال کیا کہ ہان
پھر ایمان لاوینگے آپنے دو رکعت نماز پڑھکر چاند کیطرف انگلی سے اشارہ کیا چاند
دو ٹکڑے ہوگیا آدھا ٹکڑا تو آسمان پر رہا اور دوسرا ٹکڑا پہاڑ دون کے نیچے ہو گیا
ابو جہل نے کہا کہ اسنے ہمارے اوپر جادو کر دیا ہے مگر مسافرون پر ایسا جادو نہین
ہو سکتا جب مسافر آدین تو اون سے پوچھنا اونہون نے بھی دو ٹکڑے دیکھے ہین
جب مسافر باہر سے آئے تو اونہون نے بھی تصدیق کی کہ ہان ہم نے دو ٹکڑے دیکھے
ہین مگر وہ لوگ اپنے اقرار پر قایم نہ رہے اور ایمان نہ لائے ❊

معجزہ (۳ و ۴) کو ملاحظہ کرو کہ اوس مین ہرنی نے کس طرح سے آپکے حکم کی
تعمیل کی اور وہ شکاری ہرنی کا حال دیکھکر مسلمان ہوگیا اور ہرنی کو اوس شکاری نے رہا
بخشی اور معجزہ چوتھے مین ایک گوہ کا ایمان لانا بیان کیا گیا اور یہہ بھی بیان کیا گیا کہ مین خدا
واحد کی عبادت کیا کرتی ہون جو عرش کا خدا ہے اور زمین کا خدا ہے اور بادشاہی اوسی کی
ہے اور بہشت اوسکی رحمت ہے اور دوزخ اوس کا عذاب ہے اور آپ اوسی خدا کے
رسول اور پیغمبر ہین جس نے آپکا ہاتھ پکڑا اوس نے فلاحی پائی اعرابی قبیلہ بنی سلیم
سے کا تھا عبد الرحمان بن عوف نے اوسکو ایک اونٹنی بخشی ❊

معجزہ (۵) کو ملاحظہ کرو کہ بھیڑیے نے ایک ہرنی کے پیچھے دوڑکر اوسکو
مکہ شریف کے دروازہ پر پہونچایا اور جن لوگون نے اسبات سے تعجب کیا تھا
اون کو یہہ کہا کہ تم اسبات سے تعجب کرتے ہو نہین کہ خدا کا پیغمبر تمکو خدا کی عبادت سکھلاتا
ہے اور اپنی رسالت تم تک پہونچاتا ہے مگر تم اوس کا کہنا نہین مانتے اور نہ خدا کی

عبادت کرتے ہو ✣

معجزہ (۶) کو ملاحظ کرنیکے لائق ہے کہ سب سنگریزون سے آپکے ہاتھ مین تسبیح پڑہی وہ تسبیح یہ تھی سبحان اللہ والحمد للہ ۔ اور شہد کی مکہی کیطرح اون کی آواز تھی اور خلفاء راشدین کے ہاتھہ مین بھی اوسی طرح تسبیح پڑہی ✣

معجزہ (۷) کو ملاحظ کرو کہ درختون نے آپکو قضاء حاجت کیواسطے پردہ کردیا اور آپ نے پردہ مین بیٹھکر قضاء حاجت کی ✣

معجزہ (۸) کو ملاحظ کرو کہ اونٹ نے آپکے پاس آکر اپنا حال عرض کیا اور آپنے اونٹ کے درمیان اور مالک کے درمیان صلح کرائی ✣

معجزہ (۹ و ۱۰) مین ملاحظ کرو کہ اوس مین اعرابی مسلمان ہوا اور اوس نے معجزہ دیکہنا چاہا اور آپنے درخت کو بلایا اور وہ درخت جڑ جاہون سمیت آپکے پاس حاضر ہوا اور پہر واپس گیا ✣

معجزہ (۱۱) کو ملاحظ کرو کہ ایک درخت بیری کا آپ کی سواری کیواسطے دو ٹکڑے ہوگیا اور آپ کا اونٹ آسانی سے درمیان سے گذر گیا ✣

معجزہ (۱۲) کو ملاحظ کرو کہ جابر ابن عبداللہ انصاری کا باپ جنگ اُحد مین مارا گیا تھا اور اوسکے ایک ڈہیر کہجورون سے کل قرضہ ادا ہوگیا اور ستر وسق کھجورین اون کے واسطے بچرہین ✣

معجزہ (۱۳ و ۱۴) کو ملاحظ کرو کہ تہوڑے سے کہانیسے غزوہ خندق کے ان ہزار آدمی کو کہانا کھلایا اور پہر کہانا بچ رہا اور ابوہریرہ کی تھوڑی سی کھجورون کی اسقدر برکت ہوئی کہ وہ خود بھی کہاتا رہا اور لوگون کو بھی کھلاتا رہا اور حضرت عثمان کے وقت تک جب اوس کا گہر لوٹا گیا تو وہ بھی لوٹ مین گئین ✣

معجزہ (۱۵) کو ملاحظ کرو کہ ایک کاسہ شریدسے سب اصحاب نے بھی

کھایا اور ابوہریرہ نے کھایا اور کاسہ بہر ختم ہوا ✤

معجزہ (۱۶) کو ملاحظہ کرو کہ ایک پیالہ دودھ سے اصحاب صفہ اور ابوہریرہ سب سیر ہو گئے اور دودھ خود آپنے پی لیا ✤

معجزہ (۱۷) کو ملاحظہ کرو معجزہ تبوک کے دن تہوڑے تھوڑے کھانوں سے دعائے برکت پڑہکر ساری فوج کو کھانا کھلایا گیا اور سب سیر ہو گئے ✤

معجزہ (۱۸) کو ملاحظہ کرو کہ انس بن مالک کی روایت ہے کہ اوسکی بغل مین کچھ روٹیان تھین اون سے اسّی آدمیون کو آپنے کھلایا اور سب سیر ہو گئے ✤

معجزہ (۱۹) کو ملاحظہ کرو کہ چار سو شتر سوار کو تہوڑی سی کھجورون سے آپنے سیر کر دیا اور کھجورین باقی بھی رہگئین ✤

معجزہ (۲۰) کو ملاحظہ کرو کہ ایک اونٹنی نے آپکے ساتھ کیا. کیا ذکر کیا اور بی بی فاطمہ کی بغل مین اوس نے جاندی ✤

معجزہ (۲۱) کو ملاحظہ کرو کہ رکانہ پہلوان کو تین دفعہ آپنے گرایا اور آخر کو مسلمان کیا ✤

معجزہ (۲۲) انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک دن پیغمبر خدا بی بی فاطمہ کے گہر گئے اور وہ بہت بھوکھ کی شکائت کرتی تہین جب آپ تشریف لے گئے تو اونہون نے عرض کیا کہ تین روز ہوئے ہین کہ کچھ نہین کھایا. حضرت نے اپنے پیٹ کا کپڑا اوٹھا کر کہا کہ چار روز سے مین نے کچھ نہین کھایا اور چار اینٹین آپکے شکم پر باندھی ہوئی ہین. بی بی فاطمہ سے بہوکھ کی شکایت سنکر آپ جنگل کیطرف گئے وہان ایک اعرابی اپنے اونٹون کو پانی پلاتا تھا اوس سے آپنے پوچھا کہ کچھ کام ہے اوس نے کہا کہ ہان کنوہ سے پانی نکالنے کا کام ہے. آپنے پوچھا کہ اجرت کیا ہے اوس نے کہا کہ ایک بوقہ کی تین کھجورین اجرت ہین. آپ نے ایک بوقہ نکالا اور تین

کہجورین لیکر خود کہانیکن بیر اکھٹی ہو تھے نکالے. نو دین ہوتے کی دفعہ رسی ٹوٹ کر
ڈول کنوئین مین گر گیا. وہ اعرابی غصہ مین بہر گیا. اوس نے ایک طمانچہ آپکو مارا اور چوبیس
کہجورین آپکے حوالہ کین آپنے ہاتھہ ڈالکر ڈول کنوئین سے نکال لیا وہ اعرابی بہت
شرمندہ ہوا اور اوس نے چہری نکالکر اپنا ہاتھہ کاٹ کر آپ کے پیچھے روانہ ہوا
آپ اوسوقت بی بی فاطمہ کے گہر مین تھے اور وہ کہجورین کہاتے تھے اور اعرابی
نے دروازہ کہٹکہٹایا حضرت نے فرمایا کہ دیکہو کون شخص ہے. بی بی صاحبہ
نے اوسکو دیکہہ کر عرض کی کہ یہہ ایک اعرابی ہے کہ جس کا دہنہ ہاتہہ کاٹا ہوا ہے اور بائین
ہاتھہ مین پکڑا ہوا ہے. بی بی نے اوس سے وجہہ پوچھی اوس نے عرض کیا کہ مین نے
بہولکر آپکے منہہ پر طمانچہ مارا تہا. اب مین شرمندہ ہوکر اپنا ہاتہہ خود کاٹ دیا اگر میرا ہاتہہ
درست ہوجاے تو مین مسلمان ہوجاؤن. آپنے اوس کا ہاتہہ پکڑ کر اوس کاٹی ہوئی
جگہہ پر رکھہ کر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہا. وہ ہاتہہ بدستور ہوگیا. یہہ معلوم ہوتا تہا کہ
کبھی نہین کاٹا گیا تھا. یہہ حال دیکہہ کر وہ مسلمان ہوگیا اور کلمہ توحید کا پڑہا ✢

معجزہ (۱۳۳) کو ملاحظہ کرو کہ ابوجہل سے قیمت اونٹ کی کسطرح آپ نے
دلائی اور ابوجہل باوجود مخالفت کے آپ کی ہیبت سے بیہوش ہوگیا اور اوس
نے آپ کو مرحبا کہا اور روپے گہر سے لاکر اوسیوقت دیدیئے قریشیون نے
ابوجہل کو شرمندہ کیا کہ تمہاری اسقدر دشمنی اور اسقدر حکم مانا. اوس جواب دیا
کہ دشمنی میرے بدستور ہے مگر جسوقت آپ میرے سامنے ہوے ایک اژدہا
شیر مست کیطرح میری طرف منہہ کہولا ہوا تہا اگر مین روپے نہ دیتا تو وہ مجہ
کو کہا جاتا ✢

معجزہ (۱۳۴) کو ملاحظہ کرو کہ ابوجہل سے تین اونٹ آپنے کسطرح واپس
کئے اور اوس نے خوف ہلاکت کے باعث سے دیدیئے ✢

معجزہ (۲۵) کو ملاحظہ کرو کہ غبار بت سے کس طرح سے آپ کی پیغمبری تصدیق کی اور تین سو آدمی نے یہ سنکر آپکے ہاتھ سے اسلام قبول کیا۔

معجزہ (۲۶) کو ملاحظہ کرو کہ ایک کافر نے جو بیمار تھا۔ تورات مین لکھی ہوئی آپ کی صفات یہودیون کے برخلاف پڑہکر سنا دین اور اوسی وقت کلمہ شہادت کا پڑہا اور اوسیوقت فوت ہوگیا اور مسلمانون کی طرح دفنایا گیا۔

معجزہ (۲۷) کو ملاحظہ کرو کہ ایک اونٹ نے آپکے پاس آکر فریاد کی کہ جب مین جوان تھا تو مالک کا کام کرتا تھا اب بوڑہا ہوگیا ہون تو مجھہ کو ذبح کرکے کہانا چاہتے ہین اوس کا مالک بھی وہان پہونچ گیا اور اوس نے اونٹ کی کلام کو تصدیق کیا۔ آپنے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو اوس مالک نے چھوڑ دیا۔ اونٹ نے آپ کو سجدہ کیا۔ اصحاب نے کہا کہ جب اونٹ آپ کو سجدہ کرتے ہین تو ہم کیون نہ کرین۔ آپنے فرمایا کہ آدمی کو سوائے خدا کے کسی اور کو سجدہ کرنے کا حکم نہین۔

معجزہ (۲۸) کو ملاحظہ کرو کہ حضرت علیؑ کس طرح سے پانی لائے اور وہ پانی فوج نے استعمال کیا اور پہر وہ پانی کچھہ کم نہ ہوا اور وہ ساری قوم مسلمان ہوئی۔

معجزہ (۳۰) کو ملاحظہ کرو کہ شہد ایک عورت نے تحفہ بھیجا وہ آپ نے لے لیا اور وہ برتن اور اوس کے گہر کا دوسرا برتن شہد سے پر ہوگیا۔

معجزہ (۳۱) کو ملاحظہ کرو کہ گوسپند جانور کا آپ کی سواری کے واسطے نام مذکور ہے اور وہ گوسپند اصحابون کو بلانے کا کام بھی دیتی تہی اور آپکے انتقال کے بعد وہ تین دن زندہ رہکر مرگئی۔

معجزہ (۳۴۲) کو ملاحظہ کرو کہ اونٹ کی چوری کا مقدمہ آپ نے اونٹ
کے کہنے پر فیصل کیا ٭
معجزہ (۳۴۳) کو ملاحظہ کرو کہ اُم مروان کے باپ کو کس طرح لقوہ
ہو گیا اور اوسی لقوے کی مرض میں مر گیا ٭
معجزہ (۳۴۴) ہے کہ کشتی گیر کے ساتھ آپ نے کشتی کر کے فتح پائی
اور اوس کو مسلمان کیا وہ ملاحظہ طلب ہے ٭
معجزہ (۳۴۵) کو ملاحظہ کرو کہ ایک عورت نے جو آپ کو برا بھلا کہا کرتی
تھی اور اوس کا بچہ دو ماہ کا تھا اوسنے آپ کی پیغمبری کی شہادت دی اور اوس
کی ماں نے بھی کلمہ شہادت پڑھا اور مسلمان ہو کر وہ بھی مر گئی ٭
معجزہ (۳۴۶) کو ملاحظہ کرو کہ تین دن تین آدمی آپکے پاس کس طرح
حاضر ہوئے اور کس طرح سوال کیا اور کیا کیا جواب پایا اور حضرت علیؓ نے
یوسف بن عقاب کی قبر پر جاکر اوسکو تین دفعہ بلایا اور وہ قبر سے اٹھکر تین
سو سال کے بعد حاضر ہوا اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم صاحب کی تصدیق کی اور قبر
مین داخل ہو گیا۔
معجزہ (۳۴۷) کو ملاحظہ کرو کہ ایک بکرہ کے کباب کر کے اٹھارہ
آدمیون نے بیٹھ کر کھائے لیکن کوئی ہڈی نہ توڑی اور بی بی فاطمہؓ کے
گھر مین بھی بھیجا اور ہڈیان وہان سے منگوا لیں اور پھر آپ نے اون ہڈیون پر
ہاتھ پھیر کر زندہ کیا اور مالک کو روانہ کیا۔
معجزہ (۳۴۸) کو ملاحظہ کرو کہ ابو قرآحشہ کی بکریان جو بہت لاغر تھین وہ
کس طرح سے موٹی تازہ ہو گئین اور دودھ اون مین بڑھ گیا اور اوس کی ماں
اور اوس کی ماسی یہ حال دیکھ کر وہ دونون مسلمان ہو گئین ٭؟

معجزہ (۴۴) کو ملاحظہ کرو کہ ایک عورت سے دو مشکیزہ پانی سے
لوگوں نے کس قدر پیاس پانی کی پوری کی اور برتن بھی پانی سے بھر لئے
اور پانی بدستور اوس عورت کو دیدیا کہ وہ اپنے قبیلہ میں لے گئی اور
وہ سب قبیلہ مسلمان ہوگیا۔ ؟

معجزہ (۴۵) کو ملاحظہ کرو کہ ابو حدیجہ ایک عورت پر عاشق تھا اور حضرت
کا جامہ پہن کر وہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اوس قوم پر پہونچا
اور بیان کیا کہ مجھہ کو آپ نے بھیجا ہے اور اوس کو سانپ نے کاٹا اور وہ وہین
مرگیا۔ ؟

معجزہ (۴۶) کو ملاحظہ کرو۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ شیطان نے
اوس کے ساتھ تین دفعہ دھوکھا دینا چاہا مگر ہر دفع اوس کے دھوکھے سے
بچ رہا۔ ؟

معجزہ (۴۷) کو ملاحظہ کرو کہ رافع ابن خدیجہ خزرجی کے پیٹ
کی درد کس علاج سے جاتی رہی اور پھر تمام عمر اوس کو درد نہ ہوئی ؟

معجزہ (۴۸) کو ملاحظہ کرو کہ آپ کے چبائے ہوئے گوشت
کو کہالیا اور ۔۔۔ وہ کسطرح کی حیادار بن گئی کہ تمام عمر اوسنے کسی کے سامنے
منہ نہ دکھایا۔ +

معجزہ (۴۹) کو ملاحظہ کرو کہ ایک زانی آدمی کو آپ نے دعا کی اور اوس
کے دل سے خیال زنا کا چھوڑا دیا اور جب تک وہ جیتا رہا اوسنے کبھی تمام
عمر کسی عورت کی طرف خیال بھی نہ کیا۔ +

معجزہ (۵۰) کو ملاحظہ کرو کہ ایک لڑکے کا ہاتھ ٹوٹ گیا تھا اور
آپکے ہاتھ پھیرنے سے وہ اچھا ہوگیا۔

معجزہ (۵۱) کو ملاحظہ کرو کہ بچہ کو کسطرح جسے قے آئی اور ایک کتے کا بچہ سیاہ رنگ کا اوس کے اندر سے نکل گیا اور وہ تندرست ہو گیا۔

معجزہ (۵۲) کو ملاحظہ کرو کہ ایک کنوہ جسمین پانی نہین تہا۔ آپنے دعا کر کے سنگ ریزے اوس کنوہ مین گرائے پانی کنوہ مین ایسا بڑہ گیا کہ پہر کبہی کم نہ ہوا۔

معجزہ (۵۳) کو ملاحظہ کرو کہ درخت آپکے فرمانے سے ہل گئے اور آپکے واسطے پردہ کر دیا اور ایک عورت کے بچہ کا جنون رفعہ ہو گیا اور ایک اونٹ کو آپنے اوس کی عرض سنکر مالک سے مول لے لیا۔

معجزہ (۵۴) کو ملاحظہ کرو کہ ایک شخص نے آپ کی زبان سے ایک پیغام مین کچہ جہوٹہ بہی کہدیا تہا آپنے اوس کے حق مین دعائے بد کی اور اوس کا شکم چاک ہو کر مر گیا جہان اوس کو دفن کرتے تہے زمین قبول نہین کرتی تہی۔

معجزہ (۵۵) کو ملاحظہ کرو کہ ایک اعرابی نے قبل از وقت آپ کو آذان کہہ کر طلب کر لیا اور آپنے اوسکو منع کیا اور ایک لکڑی بہی ماری پہر اوس لکڑی کے بدلے ایک قصاص دیدیا۔

معجزہ (۵۶) کو ملاحظہ کرو کہ ایک گہوڑے کی نسل سے بارہ ہزار دینار حاصل کیا۔

معجزہ (۵۷) کو ملاحظہ کرو کہ آپ کی اونٹنی گم ہوئی تہی اور اوسکو ہوا اٹہا کر لائی اور آپکے پاس پہونچا دی۔

معجزہ (۵۸) کو ملاحظہ کرو کہ حنظلہ کو آپنے دعا کی اور اوس کے ہاتہہ مین یہ برکت ہو گئی کہ اگر کسی کے موںہہ پر سوج چڑہ جاوے یا کسی بکری

کے پستان سوج جاوین تو اوس کے ہاتھ لگانے سے وہ سوج دفعہ ہوتی تہی
معجزہ (۵۹) کو ملاحظہ کرو کہ ابو ہریرہ کو آپ کی دعا سے اوس کا حافظہ جو خراب ہوگیا تہا۔ ایسا اچھا ہوگیا کہ جو کچھہ سنتا تہا وہ یاد رہتا تہا کبھی بہولتا نہ تھا۔

معجزہ (۶۰) کو ملاحظہ کرو کہ ابو ہریرہ کی ماں آپ کی دعا کرنے سے ایمان لائی اور مسلمانوں کے نزدیک بہت پیاری بن گئی۔

معجزہ (۶۱) کو ملاحظہ کرو کہ حضرت علی کو آپ نے یمن کی طرف بہیجا اور فرمایا کہ جو لوگ آپ کے استقبال کے واسطے آوین اور وہان کے پتھرون اور ڈہیلون اور کنکرون کو میرا سلام کہنا آپ نے ویسا ہی کیا اور اون سب اشیاء سے ایک شور پیدا ہوا اور شور کی یہ آواز تہی کہ خدا کے رسول پر ہمارا اسلام پہونچے یہ حال دیکہہ کر سب لوگ مسلمان ہوگئے ۔

معجزہ (۶۲) کو ملاحظہ کرو کہ ایک کہجور جسکو کبہی پہل نہین آیا تھا آپ کے ہاتھہ لگانے سے پہلدار ہوگئی اور آپ نے اور اصحابیون نے پہل کہایا۔

معجزہ (۶۳) کو ملاحظہ کرو کہ ایک یہودی آدمی دولتمند اور بہت خوبصورت مسلمان ہوا اور جب فوت ہوا تو قبر مین اوس کے پاس حورین حاضر ہوئین

معجزہ (۶۴) کو ملاحظہ کرو کہ بی بی فاطمہ کے کپڑے اچھے نہ تھے خدا نے ایسے کپڑے بہیجے کہ سب لوگ دیکہہ کر حیران ہوگئے ۔

معجزہ (۶۵) کو ملاحظہ کرو کہ ایک ہرنی کو اوس کے عرض کرنے سے صیاد سے چہوڑا دیا ۔

معجزہ (۶۶) کو ملاحظہ کرو کہ اہبان نے ایک بھیڑیے سے بکری چھوڑای اور اوس بھیڑیے پر افسوس کیا کہ ایسا ظالم بھیڑیا جو زبان سے بولتا ہے مین نے کبھی نہین دیکھا بھیڑیے نے جواب دیا کہ ملک یثرب مین محمد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نازل ہوا ہے اور وہ تمکو خدا کی کتاب کی طرف بلاتا ہے اور تم پیروی نہین کرتے۔ اہبان نے جواب دیا کہ اگر مین وہان جاون تو میری بکریان کون چرادے۔ بھیڑیے نے کہا کہ بکریان مین چراونگا بھیڑیا بکریان چراتا رہا اور اہبان اپنے ہمراہیون سمیت مسلمان ہوگیا۔

معجزہ (۶۷) کو ملاحظہ کرو کہ بھیڑیے نے آپکے پاس آکر عرض کیا اور جواب لیکر دم ہلاتا ہوا واپس گیا۔

معجزہ (۶۸) کو ملاحظہ کرو کہ ایک ہرن نے آپ کی پیغمبری کی شہادت دی اور وہ اعرابی بھی مسلمان ہوگیا اور کلمہ شہادت کا پڑھا۔

معجزہ (۶۹) کو ملاحظہ کرو کہ حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ اور حضرت علیؓ بھوکھہ کے باعث آپکے مکان پر حاضر ہوئے اور مقداد کے گھر مین گئے اور ایک درخت کھجور کے پہل کو ہاتھہ لگانے سے وہ اوسیوقت پھلدار ہوگیا اور سبنے وہ کھجورین کھائین اور مقداد کے عیال نے بھی کھائین اور بی بی فاطمہ کے گھر بھی بہیجی گئین۔

معجزہ (۷۰) کو ملاحظہ کرو کہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجہروا لہ بالقول کجہر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون۔ تو ثابت بن قیس جو بہت بلند آواز خطیب تہا اپنے گھر مین چھپ رہا اور آپ کی خدمت

مین حاضر نہین ہوتا تہا سعد نے اوس کا حال پوچہا تو ہمسایون نے اوس کو کہا کہ ہمکو اوس کا حال معلوم نہین اسواسطے آپ اوس کے گہر مین گئے اور دیکہا کہ گہر کے ایک کنارے مین بیٹہا ہوا ہے اور سر آگے ڈالا ہوا ہے آپنے اوس کا حال پوچہا تو اوسنے کہا کہ میرا حال بہت پریشان ہے کیونکہ میری آواز پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند ہے اسواسطے میرے سب اعمال خبط ہوگئے اور مین دوزخ مین جانے کے لایق ہوگیا ہون۔ سعد نے سارا حال حضرت کی خدمت مین عرض کیا آپنے فرمایا کہ تم جاؤ اور اوس کو کہدو کہ تو دوزخی نہین ہے کہ جب تک تو جیتا رہے تیرا نیک عیش ہو اور تو لڑکر شہید ہوجاوے اور بہشت مین داخل ہو۔ ثابت بعد انتقال پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لڑائی یمامہ مین شہید ہوگیا۔

معجزہ (۱۷۰) خزیمہ بن عوف سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہکو فرمایا تہا کہ لڑائی مین تجہکو ایک لڑکی سفید رنگ جو اونٹ پر سوار ہو لڑائی حیرہ مین مجہکو ایک لڑکی ملی اوس کا نام شیما تہا بنت عبد المسیح اوس کا بہائی ہزار دینار دیکر میرے سے خرید کر لے گیا۔

معجزہ (۱۷۳) کو ملاحظہ کرو کہ ابوجہل نے ارادہ کیا کہ آپ کو نقصان پہونچاوے اور اسی نیت سے گیا اور پہر واپس آیا۔ لوگون نے پوچہا کہ تو ابہی جلدی کیون واپس آیا اوسنے عرض کی کہ آگ سے بہری ہوئی مجہکو خندق نظر آئی اور بہت سے لوگ مجہکو کہتے تہے کہ واپس چلاجا۔ اسلئے مین واپس چلا آیا۔ ❖

معجزہ (۱۷۳) کو ملاحظہ کرو کہ عمر کو آپنے دعا دی کہ خدا اوسکو تروتازہ رکہے۔ چورانوے برس کی عمر تک اوس کا ایک بال بہی سفید نہوا

تھا۔ *

معجزہ (۷۴) کو ملاحظہ کرو کہ عبدالقیس سے چند بکریان خریدین تہین اور خریدار نے حضرت کے پاس عرض کیا کہ انپر کوئی ایسا نشان لگاؤ کہ یہ شناخت ہوسکین۔ آپنے انگلی کانون مین پہیردی کان اونکے سفید ہوگئے اور مدت تک وہ اسی علامت سے شناخت ہوتی رہی۔

معجزہ (۷۵) کو ملاحظہ کرو کہ عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نضر بن حارث آپ کو ایذا پہونچانا چاہتا تہا ایک دن اوس کو موقعہ مل گیا اور آپ کی طرف ایذا پہونچانے کے واسطے روانہ ہوا پہر کانپتا ہوا واپس آیا اور ابوجہل کے پاس اوسنے بیان کیا کہ جب مین نزدیک گیا تو کالے سانپ منہ کہولے ہوئے میرے نگل جانے کا ارادہ کرتے تہے اس خوف کے باعث سے مین واپس آیا۔ *

معجزہ (۷۶) کو ملاحظہ کرو کہ عتبہ بن ابولہب کا کہ جو قافلہ شام کی طرف گیا تہا۔ ابولہب نے اپنے دوستون کو کہدیا کہ عتبہ کی حفاظت رکہو کہ کوئی نقصان اسکو نہ پہونچے۔ اوس قافلہ کا یہ قاعدہ تہا کہ عتبہ کو درمیان رکہتے تہے اور عالم قافلہ اوس کے اردگرد سوتا تہا اور اونٹون کا قلعہ کراتے تہے۔ ایک شیر آیا اور اوسنے سب قافلہ کو سونگہا اور عتبہ کو سونگہہ کر پکڑ لیا اور لے لیا اور اوس کی ایک ہڈی چبائی اور کوئی گوشت اوس کے جسم پر نہ رہا۔ *

معجزہ (۷۷) کو ملاحظہ کرو کہ درخت بمعہ جڑہون کے آپکے فرمانے سے آپکے پاس بمعہ جڑہون کے حاضر ہوا۔ پہر مشرکون نے عرض کیا کہ اس کو حکم فرماؤ کہ آدہا یہان کہڑا رہے اور آدہا چلا جاوے آپنے اشارہ کیا اور

وہ درخت آدہا کھڑا رہا اور آدہا چلا گیا کفار نے آپ کو کہا کہ بڑا اچہا لاک جادوگر ہے۔

معجزہ (۷۸) کو ملاحظہ کرو کہ اونٹ نے کس طرح آپکے پاس فریاد کی اور آپنے وہ اونٹ قیمتاً خرید لیا اور زخم اوس کے اچھے ہو گئے ۔

معجزہ (۷۹) کو ملاحظہ کرو کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ابوجہل اور ولید ابن مغیرہ دو نو تلاش کرتے پہرے اور آپکے قرآن شریف پڑہنے کی آواز اوس کو سنائی دیتی رہی۔ مگر وہ آپ کو نہ دیکھہ سکے۔

معجزہ (۸۰) کو ملاحظہ کرو کہ ایک لڑکی زندہ ہوکر دوبارا نی سے نکل آئی ماں باپ اوس کے ساتھہ تہے اوسنے ماں باپ کی حوالگی نہ پسند کی اور کہا کہ خدا ان کی نسبت بہت مہربان ہے اور جہان سے آئی تہی وہان واپس گئی۔

معجزہ (۸۱) کو ملاحظہ کرو کہ نعمان بن بشیر انصاری سے روایت ہے کہ ایک شخص مدینہ مین فوت ہو گیا اور جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اوسکے پاس گئے تو اوسنے کہا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نبی امی خاتم النبیین۔ پیچھے اوسنے کہا کہ سچ۔ سچ ہے اسلام علیک یا رسول اللہ ورحمتہ اللہ وبرکاتہ اور صرف یہ کہکر مر گیا۔

معجزہ (۸۲) کو ملاحظہ کرو کہ عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ ایک اندھا آپکے پاس حاضر ہوا اور اوسنے التجا کی کہ آپ دعا فرماوین کہ میری آنکھین درست ہو جاوین۔ آپنے فرمایا کہ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑہو اور پہر دعا مانگ اور خدا کی جناب مین عرض کر کہ تیرے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو شفاعت کیواسطے لایا ہون کہ میری آنکھین اچھی ہو جاوین

اوسنے نماز پڑہی اور پہر دعا کی۔ اوس کی آنکہین درست ہوگئین اور واپس گہر کو گیا۔

معجزہ (۸۳) کو ملاحظہ کرو کہ بارہ ہزار آدمی امتحان کرنیکے واسطے آپکے پاس حاضر ہوئے اور اون کے ساتہہ ایک بت تہا جسکا نام ہبل تہا اوس بت کو اونہون نے پہاڑ پر رکہہ دیا اور بہت سے اوسکو کپڑے اور زیور پہنائے ہوئے تہے۔ حضرت اون کی پیشوائی کے واسطے گئے اور جاکر کہا کہ خدا واحد جو ہے اوسپر ایمان لاؤ۔ اور اس پتہر کو پوجنا چہوڑ دو اونہون نے عرض کی کہ کوئی معجزہ دکہاؤ آپنے فرمایا کہ ہبل کے پاس چلو۔ سب ہبل کے پاس گئے اور جاکر حضرت نے اپنے عصا کو اوس کے سینہ پر لگایا اور کہا کہ اے ہبل مین کون ہون اوس بت نے کہا کہ تو اوس خدا کا رسول ہے کہ جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا۔ وہ بارہ ہزار آدمی یہ معجزہ دیکہہ مسلمان ہوگئے اور اونہون نے کلمہ شہادت کا پڑہا اور اوس قوم کے بارے مین یہ آیت نازل ہوئی کہ قریب ہے جو ایک قوم آپکے پاس آویگی کہ آپ اوس قوم کو دوست رکہینگے یا رکہینگے۔ گی اور وہ قوم آپکو دوست رکہے گی۔

معجزہ (۸۴) کو ملاحظہ کرو کہ ایک بہیڑیا آپکے پاس حاضر ہوا اور عرض کی اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم صاحب نے اوسکا فیصلہ کیا اور بہیڑیا اوس فیصلہ سے بہت راضی ہوا۔ اور شکر کرتا ہوا واپس گیا۔

معجزہ (۸۵) کو ملاحظہ کرو کہ ابن عباس سے روایت ہے کہ مین قیصر روم کے پاس تہا اور اوسکے نوکرون سے آپکے اوصاف سنکر مین ملک کو واپس آیا پہر ایک جانور جو راستہ مین ملتا تہا وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا تہا پہر راستہ مین ایک گہوڑا مجہکو ملا اور اوسنے بہی میری طرف مخاطب ہوکر

کلمہ پڑہا. مین نے کہا کہ عجیب بات ہے کہ گہوڑا بہی باتین کرتا ہے. اوسنے کہا کہ اس سے زیادہ عجیب بات سناؤن وہ یہ ہے کہ جس خدانے تم کو پیدا کیا اور ہروقت رزق دیتا ہے اوس خدانے تم پر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بہیجا اوس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تم ایمان نہین لاے یہ اوس بات سے بہی عجیب ہے ۔

معجزہ (۸۶) کو ملاحظہ کرو کہ ایک بت کے کہنے سے ایک حسین نامی عرب مسلمان ہوا اور اوس بت کے کہنے پر آپکے سوال سے کہ مین کون ہون یہ جواب دیا کہ آپ خدا سچے رسول ہین حسین نے یہ کلمہ سنا اور مسلمان ہوگیا ۔

معجزہ (۸۷) کو ملاحظہ کرو کہ اسامہ بن زید کہتا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم حج کو تشریف لے گئے اور مین نے دیکہا کہ ایک لڑکے کو اپنے منہ کے لعاب کو ڈالکر اوس کو اچہا کیا اور آپ کی قضاء حاجت کیواسطے درخت جڑ مین اوکہڑ کر جمع ہوگئے اور آپ کی قضاء حاجت کے بعد پہر وہ اپنی اپنی جگہ پر واپس گئے ۔

معجزہ (۸۸) کو ملاحظہ کرو کہ قتادہ بن مرحان سے روایت ہے کہ اوس کا منہ ایسا نورانی ہوگیا آپکے ہاتہہ لگانے سے کہ دوسرے آدمی کا منہ اوس سے نظر آتا تہا ۔

معجزہ (۸۹) کو ملاحظہ کرو کہ اصبیح بن نباتہ سے روایت ہے کہ آپ بی بی فاطمہؓ کے گہر مین گئے اور بی بیؓ نے شکایت کی کہ میری اولادنے اور میرے خاوند نے اور مین نے تین دن سے کچہہ نہین کہایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنکر خدا کی جناب مین عرض کیا کہ خداوندا

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیواسطے ایک کہانا بہشت سے بہیج کہ جیسا مریم بنت عمران کے واسطے بہیجا تہا یہ دعا کرکے آپنے بی بی فاطمہ کو کہا کہ اندر جاکر دیکہین جب بی بی اندر گئی تو اوسنے دیکہا کہ ایک طشت جواہرات سے جڑا ہوا پڑا ہے ثرید ہے اور ایک ٹکڑا گوشت کا پڑا ہے اوس کہانے سے ایسی خوشبو آتی ہے جیسے کستوری سے۔ آپنے بی بی سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا کا نام لیکر اسکو کہاؤ۔ سات روز تک اہلبیت کہاتے رہے ایک روز حضرت امام حسن ایک ٹکڑہ گوشت کا اوٹہاکر باہر لاے ایک یہودی عورت نے اون کو پوچہا کہ یہ کہانا کہان سے آیا ہے آپنے چاہا کہ اوسکو دیدین. فرشتے نے اون کے ہاتہ سے لے لیا اور اوس عورت کو دینے نہ دیا وہ طشت بہی اوٹہایا گیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حال ظاہر نہ کرتے تو تمام عمر تک آپ کو دوسرے کہانے کی حاجت نہ تہی +

معجزہ (۹۰) کو ملاحظہ کرو کہ ایک اعرابی کے عبادہ مین سے کبوتری کے بچے نکلے اور آپنے وہ بچے اوس کی مان کے حوالہ کردیئے

معجزہ (۹۱) کو ملاحظہ کرو کہ زینب کا سونہہ آپکے وضو کے پانی سے ایسا نورانی ہوگیا کہ نوّے برس کی عمر تک وہ جوان نظر آتی رہے۔

معجزہ (۹۲) کو ملاحظہ کرو کہ حضرت علی کو منہ کا لعاب ڈالنے سے اور پیر سیارک سے ... شکم کو ملنے سے یمن کی قضا کا سب حال معلوم ہوگیا اور آپ قضا کے سب احکام سے واقف ہوگئے +

معجزہ (۹۳) کو ملاحظہ کرو کہ فاطمہ بنت اسد قبر مین ننگے بدن نہین ہوئین اور منکر نکیر نے بہی اون سے سختی نہین کی۔ +

معجزہ (۹۴) کو ملاحظہ کرو کہ ایک چرواہ کلمہ پڑہتا تہا آپ اوسکے

پاس سے گذرے اور آپنے پوچھا کہ تجھہ کو یہ کس نے سکھایا ہے اوسنے جواب دیا کہ مین آسمان کی طرف دیکھا کرتا تھا تو یہ آسمان کی طرف سے مجھکو آواز آیا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بمعلوم ہوتا ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم صاحب آپ ہین آپنے کہا کہ ہان مین محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہون اوسنے کہا کہ اگر مجھہ کو اجازت ہو تو آپکے واسطے ایک بکری ذبح کرون اور کباب تیار کرون۔ آپنے منظور کیا۔ اوسنے ایک بکری کو ذبح کرنے کے واسطے پکڑا تو اوسنے جواب دیا کہ میرے پیٹ مین بچہ ہے۔ پہر اوسنے دوسری کو پکڑا اوسنے عذر کیا کہ میرا بچہ دودہ پیتا ہے۔ پہر تیسری کو پکڑا تو اوسنے کہا کہ مجھے یہ بات منظور ہے کہ مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی غذا بن جاؤن اوسنے اوسکو ذبح کرکے آپکے واسطے کہانا تیار کیا۔

معجزہ (۹۵) کو ملاحظہ کرو کہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک عالم یہودیون کا تھا۔ اوسکا نام جلیب تھا اور اوسکے بیٹے کا نام ہیاب تھا وہ وہ ایسا خوبصورت تھا کہ اوس لڑکے کی مثال اور کوئی نہین تہا جیسا وہ خوبصورت تھا ایسا ہی خوب سیرت تھا۔ ایک دن وہ اپنے باپ کے خزانہ مین گیا تو اوسنے ایک ڈبیہ دیکھی سونے کی بنی ہوئی اور اوسپر کستوری کی موہر لگی ہوئی اوسنے غصہ سے کہا اپنے باپ سے کہا کہ اوس ڈبیہ کا حال مجھکو بتلاؤ اوسنے کہا کہ اوس ڈبیہ مین نہ سوتی ہین نہ جواہرات ہے اوسمین چند ورق ہین جسمین ایک شخص عربی کا حال لکہا ہوا ہے جو جیسا تمہاہی پیدا ہوگا۔ جب تم عالمون کے ساتہہ بیٹھکر ہوشیار ہوجاؤگے اور حکیمون کے ساتہہ ملکر تمہاری عقل درست ہوجاویگی تو مین تم کو وہ حالات پڑہا دونگا میرے چھپانے کی یہی وجہ ہے۔ ایک دن جلیب شراب پی کر بدمست ہوگیا تو ہیاب نے فرصت سمجھکر چراغ ہاتہہ

مین لیا اور خزانہ مین چلا گیا اور اوس ڈبیہ کی موہر اوتاردی۔ ایک ورق پر
اوسنے لکہا ہوا دیکہا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اور دوسرے ورق پر آپکا
حلیہ لکہا ہوا تہا۔ ہیہا نے یہ کتاب دیکہہ کر دل مین تہان لیا کہ مین آپ کا دین
قبول کرونگا اوس کتاب کو چومان اور سرپر رکہا اور بہت رویا۔ اوس کی
مان اوس کے باپکے پاس گئی۔ باپ کو اوسنے کہا کہ تجہکو روا نہ تہا کہ مجہہ کو
اسلام کی طرف سے منع کرکے کفر سکہلاوے۔ یہ بات سنکر اوسکا غصہ بڑہ گیا
اور زیادہ تکلیف دینی شروع کردی اوس کو اوٹہاکر زمین پر مارا اور اوس
کے سر پر خاک ڈالی بہت سے لوگون نے منع کیا لیکن باز نہ آیا اور اس
کے سر پر خاک ڈالی اور سنہ پر اور اوسکے کپڑے اور زیور اوتار لئے
اور ریشم کے کپڑے پہنا کر مکان مین بند کردیا تیسرے روز اوسکو ایک
روٹی جو کی اور ایک کوزہ پانی کا دیتا تہا۔ بہت مدت تک اوسکو قید رکہا
کوڑے پانی اور بہوکہہ اور جو کی روٹی سے وہ ایسا تنگ آیا کہ اوسنے
خدا کی جناب مین عرض کی کہ مجہہ کو مٹہا پانی اور کہانا پہونچا وہ دعا اوسکی
قبول ہوئی اوس کو پانی اور کہانا خدا کی طرف سے ملتا رہا اور کئی سال
اسی طرحسے گذر گئے۔ پہر اوسکے باپکے اپنے غلامون کو کہا کہ اسکو باہر لیجاؤ
اور پیرون مین زنجیر ڈالو اور گردن مین طوق ڈالو اور اس سے بکریان
چرواؤ۔ وہ غلام اوسکو لیگئے اور یہی کام اوس سے لیتے رہے ایک رات
کو بہت بارش ہوئی اور بجلی چمکی اور اوسکو حضرت کے دیکہنے کا شوق بہت
دل مین آیا اور وہ خدا کی جناب مین عرض کرتا تہا کہ خداوندا مجہکو محمد صلے اللہ
علیہ وسلم کے دیکہنے کا شوق بہت بڑہ گیا ہے تو مہربانی کرکے اوس کا
دیدار مجہکو دکہا۔ اوس کی اس دعا سے طوق و زنجیر اوس کے ٹوٹ گئے

اور وہ مدینہ کی طرف کو چلا۔ مدینہ وہان سے دوسو چالیس میل تہا وہ عمار ابن اثلہ انصاری کے مکان پر پہونچا۔ عمار نے جب اوسکو دیکہا اور اوس سے حال پوچہا تو ہبہاب نے کہا کہ میرا حال بیان کرنے کے لائق نہین۔ عمار نے کہا کہ مین تجہہ کو قسم دیتا ہون محمد رسول اللہ کے دیدار کی کہ سارا حال بیان کر۔ ہبہاب نے جب آپ کا نام سنا تو اور زیادہ رویا اور عمار سے کہا کہ میرے پاس آ۔ جب وہ پاس گیا تو ہبہاب نے اوس کی آنکہین چومین اور زبان سے کہا کہ میری جان قربان ہووے ان آنکہون پر جنہون نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم صاحب کو دیکہا ہے۔ عمار ساتہہ ہوا اور آپ کو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم صاحب کے پاس حاضر ہوا۔ ہبہاب نے جب آپ کی شکل دیکہی تو یہہ شعر پڑہے۔

خورم آن لحظہ کہ مشتاق بہ یارے برسد ۔ آرزومند نگارے بہ نگارے برسد
قیمت گل نشناسد مگر آن مرغ اسیر ۔ کہ خزان دیدہ بود پس بہ بہارے برسد
عزت وصل ندانند مگر آن سوختہ ۔ کہ پس از دوری بسیار بہ یارے برسد

اوسی وقت جبرائیل خدا کی طرف سے نازل ہوا اور خدا کا پیغام پہونچایا کہ جیسا ہبہاب آپکو دوست رکہتا ہے ویسے ہی آپ کو چاہیے کہ اس کو دوست رکہین۔ مولانا روم نے چند شعر اس موقعہ کے کہے ہین جو اس موقعہ کے حسب حال ہین۔ شعر۔

عاشق گر زین سر و گر زان سر است ۔ عاقبت ما را بدان شہ رہبر است
ملت عاشق ز ملتہا جدا است ۔ عشق اصطرلاب اسرار خدا است
ہرچہ گویم عشق را شرح و بیان ۔ چون بہ عشق آیم خجل باشد ازان
آفتاب آمد دلیل آفتاب ؟؟؟ ۔ گر دلیلت باید ازوے رخ متاب

آب مین ذکر کرتا ہون اوس نئے مذہب کا کہ جو پنجاب مین یا ہندوستان مین دیانند کی مہربانی سے ہوا ہے۔ پہلے ہندو صاحبان کا سناتن دہرم تہا اور سناتن دہرم مین راجہ رام چندر یا کرشن جی کی پوجا ہوتی تھی۔ اون مذاہب کے پیرووان نے کوئی بڑا اختلاف غیر قومون کے ساتہہ نہین کیا تہا مگر اس نئے مذہب نے جو مہاراج دیانند سرسوتی نے ایجاد کیا بہت اختلاف ساکنان ہندوستان کے درمیان ڈالدیا اور اصل حصل کا کچہہ خیال نہین کیا یہ امر ہر آدمی کو معلوم ہے کہ مذہب کے ساتہہ ہر آدمی کو خیالی تعلق ایسا ہے کہ اوس مین وہ جکڑا ہوا ہے اور کسی طرح اپنے مذہب کے خلاف وہ کوئی کام کرنا نہین پسند کرتا اگر اپنی مرضی سے کرتا ہے تو اپنے آپ کو گناہ گار سمجہتا ہے اور دل مین شرمندہ ہوتا ہے کہ مین نے یہ کام اچہا نہین کیا مگر اس مذہب کے پابندی کا نتیجہ ظاہرا اسوقت کوئی موجود نہین مرنیکے بعد یا قیامت کو ہر ایک مذہب کا نتیجہ اوسکے پیروان کو ملے گا۔ اور اوس نتیجہ کی بابت نہ اسوقت کسی کو اطلاع ہے اور نہ نتیجہ بہگتنے کے بعد کوئی شخص دنیا مین آکر جتلا دیگا کہ مجہکو یہ نتیجہ ملا دنیا مین رہ کر صرف تمدن کا لحاظ کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ دنیا کے سب کاروبار نیک تمدن کے ذریعہ سے انجام پاتی ہین اور جن لوگونکا تمدن بہت اچہا ہو وہ ہی دولت اور حکومت اور فارغ البالی سے اپنا گذارہ کرتے ہین دیانند صاحب نے آریہ مذہب ایجاد کرکے مسلمانون سے اہل ہنود کو بہت ہی آزردہ کردیا ہے جب سے اسلام ملک ہندوستان و پنجاب مین آیا ابتدا مین اوسوقت عملداری ہی مسلمانون کی تہی اور ہندو صاحبان اوسوقت مطیع

و فرمانبردار تھے اور مسلمانون کے ساتھہ ہر طرح کی یکجہتی سے قدر رہی - جب مسلمانون کی عملداری جاتی رہی تو اوسکے بعد بہی خطۂ پنجاب مین سکہون کی عملداری آئی اور ہندوستان مین مرہٹے وغیرہ اقوام بطور طوایف الملوک کے حکمران رہے اوس وقت بہی وہ پرانی یکجہتی قایم تہی آپس مین میل ملاقات اور بیاہون و شادیون مین بطور برادری کے ہر ایک کا برتاؤ تہا تنبولون کا لینا دینا اور ہر ایک تیوہار پر کہانا بہیجنا اور لینا دینا برابر جاری تہا - جب سے یہ مذہب جاری ہوا اوس وقت سے یہ رسمین جاتی رہین اور آپس مین میل ملاقات کم ہوگئی - دیانند صاحب نے مسلمانون سے پرہیز کرنیکا سبق پڑہایا اور ان سے میل ملاقات رکہنے بہی بے فایدہ بتلائے جو گذشتہ بادشاہان اسلام کے گذر چکے تہے ان کی برائیان اور اون کے ظلم ہندو صاحبان کے ذہن نشین کر کے اون کے ناموں سے نفرت دلائی یہ کام بہی ایک نیا کام تہا - اگر واقعی مسلمانون نے کچہہ ظلم کئے تہے یا ہندوؤن پر سختی کی تہی تو وہ زمانہ گذر گیا تہا اور اوسکے گذرنے کو صدہا برس گذر گئے تہے اور بہت سی پشتین ہر ایک قوم کی گذر گئین اون کے اعمال کا نتیجہ حال کے لوگون سے لینا یا اون کے اعمال کا ان کو ذمہ دار گرداننا ایک عبث بات ہے مجہہ کو اس مذہب پر اعتراض کرنا مقصود نہین ہے مگر مین صرف اسی بات کا قایل ہون کہ یہ طریقہ نیک طریقہ نہین ہے - اب مین چند مسائل دیانندیون کے بیان کرونگا کہ جنسے اوس مذہب کے اصلی حالت معلوم ہو جاوے - دیانندیون کا یہ عقیدہ ہے کہ خدا ایک اور مادہ اوس کے ساتہہ ہے جیسے خدا ازلی ہے اور لافانی ہے وسی طرح روح بہی ازلی ہے اور لافانی ہے - خدا کا کام یہ ہے کہ وہ ارواح کو اجسام مین داخل کرتا رہتا ہے اور اون اجسام مین جو فعل وہ ارواح کرتے ہین

اون کے بدلے دوسرے اجسام مین داخل کرتا ہے۔ خدا کا قادر مطلق کہنا صرف برائے نام کیونکہ قانون قدرت کا جو اوسنے بنایا اوسکے برخلاف وہ کچھہ کرنہین سکتا اور نہ ہی کرتا ہے۔ خدا ممکن کو غیر ممکن نہین بنا سکتا اور غیر ممکن کو ممکن نہین بنا سکتا اور نہ کسی مقررہ قاعدہ کو توڑ سکتا ہے اس حد تک بے اختیار ہے کہ آگ کی گرمی یا پانی کی ٹھنڈک کو وہ پلٹ نہین سکتا۔ خدا کہنے کو رحیم ہے مگر وہ کسی شخص کے گناہ بخش نہین سکتا اور کوئی شخص مناجات اوس کی جناب مین کرے اور اپنے گناہون سے توبہ کرے تو وہ نہ گناہ بخشتا ہے اور نہ توبہ قبول کرتا ہے اور خدا آئندہ کا کچھہ حال نہین جانتا سوامی جی نے پرمیشر کو سرب سکتی مان تسلیم کیا ہے اور اوسکے یہ معنے لئے ہین کہ کسی کی مدد کے بغیر وہ اپنے کام سب کرتا ہے ویدون مین یہ بھی لکھا ہے کہ اس الہامی کتاب مین یہ ہدایت ہے کہ سب دہرمون کو چھوڑ کر میرے ہی شرن مین آجا مین تجہہ کو سب پاپون سے نجات دونگا اور گناہون سے پاک کرونگا افسوس کچھہ نہ کرستاب ستونمین صفحہ نمبر ۲۳ و صفحہ نمبر ۱۳۸ وید مین یہ فرمایا گیا ہے گناہ کرنیوالا گناہ کو ظاہر کرنے اور پچھتانے سے اور تپ اور ریاضت کرنے سے اور دان خیرایت کرنے سے گناہون سے چھوٹ جاتا ہے آگے اوسکے لکھا ہے کہ آدمی جتنا اقرار اپنے گناہون کا عام جلسون مین کرے اوتنا ہی وہ گناہون چھوٹ جاتا ہے دوسری جگہ مذکور ہے کہ گناہ کرنیکے بعد رنجیدہ مغموم ہونے سے اور گناہ کو چھوڑ دینے سے گناہگار پاک ہو جاتا ہے۔ جو عقاید آریہ سماج کے اوپر مذکور ہوئی ہین یہ حوالہ جات اون کی بالکل برخلاف ہین اور جیسے خدا کے صفات اونہون نے بیان کئے ہین وہ ایسی صفات ہین کہ جو اسوقت کے بودہ اوتار ہین موجود ہین۔ اس کتاب کو جو شخص پڑے گا وہ اس

بات کو جان لے گا کہ خدا وہ خدا ہی جس نے فقط کُن کا حرف کہنے سے تمام دنیا
کا تمام بنا دیا اور ہزارہا بادشاہ اس دنیا پر سے گذر چکے ہین جو اوسکے بنائے
ہوئے تھے اور اوتارون اور انبیاؤن کو اور فقیرا ور منیون اور رشیون کو اوسنے
بنایا اور اوسی نے مارا اوسکی مرضی کے بغیر کوئی کام دنیا کا نہین ہو سکتا یہ امر
کہدینا کہ خدا قانون قدرت کے بغیر کچہہ نہین کر سکتا یہ ایک غلط خیال ہے قانون
قدرت کسی کتاب مین لکہا ہوا نہین ہے اور نہ کسی چہاپہ مین چہپا ہوا ہے ۔ اور نہ
کوئی شخص واضع اوس قانون کا مقرر ہے اگر یہ امر تسلیم کیا جاوے کہ جو معاملہ ایک
طرحپر ہمیشہ واقعہ ہوتا رہا اور یہ ہی قانون قدرت ہے تو جب پہر اوسکے برخلاف
واقعہ ہو اس کی کیا وجہ ہے یا تو اوس قانون قدرت سے استثنے ہونگے یا یہ ماننا
پڑیگا کہ کرنیوالے کی مرضی پر منحصر ہے جس طرح چاہے کرے استثناؤن کا ذکر
تو ویسے ہی معدوم ہے جیسے قانون قدرت معدوم ہے اخر لاچار ہوکر یہی بات
تسلیم کرنی پڑیگی کہ خدا قادر مطلق ہے اور اوس کے اختیار مین سب جس طرح چاہے
کرے اسی کتاب مین جیسے لکہا ہوا ہے کہ کانگڑہ کا پہاڑ تین سو برس کے بعد
ایک زلزلہ سے خراب ہوگیا یہ کونسا قانون قدرت کا تہا اسکے پہلے کتنی دفعہ ایسا
ہو چکا تہا وبائین اور قحط سالئین جو واقعہ ہوتی ہین اونکی واسطے کون قانون قدرت
ہے اور اوسکا خاص خاص سالون یا مہینون مین آنا کون سا قانون قدرت ہے
اسی طرح کل واقعیات دنیا کے غور سے دیکہا جاوے تو معلوم ہو جاوے گا کہ
ہر ایک بات اوسی کے حکم سے ہوتی ہے کسی نے خوب کہا ہے بے رضاء او
نجنبد برگ ۔ جنبد زور خت ۔ اگہ باشد کہ تابک تو کند بد رائی ۔ خدا کے جاننے
کے واسطے بہت ضروری ہے کہ اوسکو فاعل مطلق اور قادر مطلق مانا جاوے
نہ اسطرحپر کہ جیسے ہندو لوگ دیوتا اور دیویون کے قائل ہین یا اوتارون کے

قائل ہین اگر اوتارون کو بمثل پیغمبرون کے مانا جاوے تو اوس مین کچہ عیب نہین مگر اون کو خدا کی جگہ ماننا سراسر حماقت ہے۔ ایک بندہ عاجز ناچار جو خدا کی مخلوق کا کچہہ حصہ نہین ہے وہ کسطرح اس لائق ہو سکتا ہے کہ خدا کے ساتہ کچہہ نسبت رکہے یا وہ خدا کا قایم مقام یا اوسکے ساتہہ کچہہ نسبت رکہہ سکے۔ قرآن مین یہ آیت ہے یمحو اللہ ما یشاء و یثبت و عندہ ام الکتاب یعنے جو کچہہ خدا چاہتا ہے اوسکو مٹا دیتا ہے اور جو کچہہ خدا چاہتا ہے اوسکو لکہہ لیتا ہے کیونکہ لوح محفوظ اوسکے پاس ہے اور اوسی کا نام ہے ام الکتاب اس آیت کی تصدیق سب پیغمبرون کے افعال اور اقوال نے کی ہے جبسے باوا آدم پیدا ہوے اوس دن سے جو واقعات پیغمبرون کے ساتہہ واقع ہوے وہ سب اسباب کے تصدیق کرتے ہین کہ جو کچہہ ہو رہا ہے وہ خدا کے حکم سے ہو رہا ہے آدم کو حکم تہا کہ گیہون کے دانہ کے نزدیک نہ جاوے۔ ایک مدت تک بہشت مین اس حکم کی تعمیل کرتا رہا اور کوئی واقعہ اوسکے واسطے سخت پیش نہ آیا جب خدا کی مرضی ہوئی کہ اس دنیا کو آباد کرے تو اوس نے گیہون کہا لی اور اوسکے گیہون کا کہانا تہا کہ وہ بہشت سے نکالا گیا اور اس دنیا کی پیدائش کا سبب بنا جو ممانعت اوسکی گیہون کے کہانے مین تہی وہ اس آیت سے ظاہر ہے۔ ولا تقربا ہذہ الشجرۃ فتکونا من الظالمین۔ اس حکم کی تعمیل نہ کرنے سے آدم قصوروار ہوا اور باعث پیدائش دنیا کا ہوا اوس کی اولاد پیدا ہوئی تو ہر ایک پیغمبر کے ساتہہ ایسے واقعات پیش آئے کہ جو انسان کی عقل و فراست سے باہر ہین۔ سب کا ذکر کرنا یہان باعث طوالت ہوگا مگر قصص کا ذکر کرنا ضروری ہے۔

حضرت نوحؑ کا طوفان مین بچ رہنا اور کل ملک کا غرق ہو جانا ایک مسلم بات ہے اور ایسی مشہور ہے اور تواتر سے ثابت ہے کوئی شخص انکار نہین کر سکتا ہے

اپنے بیٹے کو اون کا کہنا کہ باپ نبی ارک مخالف ہے اور اوسکا تعمیل نہ کرنا یہ قدرتی احکام
ہین جنکو حضرت نوح جیسا آدمی بھی منع نہین کر سکتا تہا اور نتیجہ اوسکا یہ ہوا کہ جو لوگ
نوح کے ساتہہ اوس کشتی پر سوار ہوئے تہے وہ سب بچ رہے اور نوح کی عورت
اور اوسکا ایسا عزیز بیٹا غرق ہوگئے یہ کونسا قانون قدرت تہا کہ خدا کی مرضی کے
برخلاف ایک بچہ اپنے ایسے عزیز باپکے حکم کی تعمیل نہ کرے اور طوفان مین غرق
ہو پہر حضرت ابراہیم کا جو واقعہ ہے وہ قابل عبرت ہے جب اونہون نے بیت بنا کر
ایک کوٹہے مین جمع کئے اور اوس کوٹہے کی کنجی حضرت ابراہیم کو دی اور سمجہایا کہ
اون کی حفاظت کرے اور وہ خود راجہ کی طرف گیا جب واپس آیا اور دروازہ کو
کہولا سب بت شکست تہے اوس نے راجہ کے پاس عرض کرکے ابراہیم کو پکڑوا دیا
اور راجہ نے ایک بڑا آتش کدہ بنوایا اور وہان حضرت ابراہیم کو اوس مین
ڈلوا دیا اور جب وہ آتش مین گر گئے تو آگ اون کے واسطے گلزار ہوگئی اس
موقعہ پر ایک خاص نکتہ ذکر کرنے کے قابل ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم
جب آگ کی طرف گرائے گئے تو خدا نے جبرائیل کو بہیجا کہ وہ اون سے پوچہے کہ
وہ خدا سے یا اون سے کیا مدد چاہتا ہے اور جبرائیل نے اون سے یہ پوچہا تو
اونہون نے جبرائیل کو یہ جواب دیا کہ حسبی من سوالی علمہ بحالی خدا کو اچھی طرح
شناخت کرنے کا ابراہیم نے یہ طریقہ جتلایا کہ اوسکی جناب مین عرض کرنا
گستاخی ہے اس آیت کے یہ معنے ہین کہ میرے سوال کرنے سے اوسکا جاننا
اس بات کو کہ ابراہیم آگ مین ڈالا جاتا ہے بہتر ہے اگر وہ بچانا چاہیگا تو کوئی
شخص نہین کہ مجہکو آگ مین ڈالکر جلا دیوے اوس کے ایسے یقین کے
بدلے خدا نے آگ کو گلزار کر دیا اور ابراہیم خیر و عافیت سے بچے اوس
راجہ نے نادم ہوکر مشیر دلون سے صلاح کرکے ابراہیم کو ملک سے نکالدیا اور

وہ غیر ملک مین چلے آئے وہان کا جو بادشاہ تہا وہ نیک آدمی نہ تہا اوس نے
بی بی سارہ کا چرچا حسن وجمال کا سنکر اون کو خاوند سے علیحدہ کر کے اپنے مکان
پر رکہا اور نیت بد سے اون کو لالچ دیتا رہا جب وہ بی بی کی طرف ہاتہہ بڑہاتا تہا
تو وہ ہاتہہ خشک ہوجاتا تہا پھر بی بی کی دعائے سے اوسکا ہاتہہ اچھا ہوجاتا تہا
اس طرحسے ایک مدت اوسنے گذاری اور آخر کو شرمندہ ہوکر بی بی کو خاوند کے
حوالہ کیا۔ یہ کونسا قانون قدرت تہا کہ بی بی کی عصمت کو خدا نے ایسے ظالم کے
ہاتھہ سے بچا کر رکہا پھر حضرت ابراہیم کا اولاد پیدا کرنا کون قانون قدرت تہا۔
وہ بوڈہے ہو گئے تہے اور اون کی بی بی بہی بانجہہ تہی یہ آیت اسبات کی شاہد
ہے۔ وکیف وقد بلغنے الکبر وامراتی عاقر حضرت ابراہیمؑ کو جب یہ حکم پہونچا کہ خدا
تجہکو بیٹا دیگا تو انہون نے عرض کیا کہ اے خداوندا کس طرحسے مجہہ کو بیٹا
ملیگا کیونکہ مین بوڈہا ہوگیا ہون اور میری عورت بانجہہ ہے اوسکو حکم ملا کہ جسطرحسے
خدا چاہے اوس طرح ظہور مین آتا ہے پہلے حضرت اسمٰعیلؑ پیدا ہوئے مسلمانون
کا یہ عقیدہ ہے کہ جب خدا نے اونکو حکم دیا اپنے بیٹے کے قربانی کرنے کا تو
حضرت اسمٰعیل تہے جنکو وہ پہاڑ پر قربانی کرنے کے واسطے لے گئے تہے مگر
عیسائیون کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت اسحاقؑ کو قربانی کرنے کے واسطے لے گئے
تہے اور خدا نے ایک دنبہ بہیجدیا اور اون کی جگہ وہ ذبح کیا گیا قربانی کی رسم
اوسی وقت سے جاری ہے اور مسلمانون مین قربانی صرف اوس رسم کی پابندی
سے کیجاتی ہے۔ اب بوڈہے آدمی جسکی عمر سو برس کی تہی اولاد پیدا کرنا اور
بانجہہ عورت جسکی عمر ۹۰ برس کی تہی بچہ جننا کون سا قانون قدرت ہے اس
کے بعد یہ امر دیکہنا چاہئے کہ انسان کے برابر ضعیف آدمی جسکی عقل بہی بہت کم ہو
وہ خدا کے قانون قدرت کو کس طرح سمجہہ سکتا ہے یہ لفظ دہریہ لوگون نے وضع کیا

ہوا ہے کہ خدا اپنے قانون قدرت کے برخلاف کچھ نہین کر سکتا اور جو ایسے خیالات کے آدمی ہین وہ کبھی قانون قدرت کو زبان پر لا کرنا واجب عقیدون کے معتقد ہوئے ہین۔ اسحاق کی اولاد کی طرف توجہ کرو کتاب خروج باب نمبر ۳۲ ضمن نمبر ۱۲ لغایت نمبر ۶ کو ملاحظہ کرو کہ جب بنی اسرائیل نے ہارون ساتھ اپنی عورات کے سب زیور اوتار کر یہ اقرار کیا تہا کہ اون کے واسطے کوئی معبود بنایا جاوے اور ہارون نے ایک بچھڑہ بنایا اور وہ اوسکے آگے گاتے رہے اور پوجا کرتے رہے تو اوسوقت حضرت موسےٰ پہاڑ سے اوترے تہے اور اونہون نے ہارون سے کہا کہ تمنے کیون ایسا برا کام کیا ہے تو ہارونؑ نے عذر کیا کہ یہ لوگ خودخیرہ ہین اور بدی کی طرف مائل ہین مین نے یہ کام اون کے کہنے سے کیا ہے۔

حضرت موسےٰ ایسے غصہ مین آئے تہے کہ اون کی خدا کی دی ہوئی تختیان بھی توڑ دی اوسوقت خدا کے بڑے عذاب کے نازل ہونیکا خوف تہا مگر حضرت موسےٰ کی دعا سے عذاب نازل نہ ہوا۔

کتاب گنتی ضمن نمبر ۱۶ لغایت نمبر ۳۴ کو ملاحظہ کرو کہ زمین پہٹ کر کس قدر آدمیون کو اور گہرون کو نگل گئی تہی یہ کون سا قانون قدرت تہا۔

ضمن نمبر ۴۴ لغایت نمبر ۴۹ کو ملاحظہ کرو کہ چودہ ہزار بنی اسرائیل اپنے گناہون کے باعث سے وبا کی مرض سے فوت ہوئے اور موسےٰ اور ہارون کو خیریت رہی۔

کتاب گنتی باب نمبر ۲۱ ضمن نمبر ۶ و ۹ کو ملاحظہ کرو کہ خدا نے سانپ بہیجے اور وہ بنی اسرائیل کو ڈس گئے اور اون کے ڈسنے سے بنی اسرائیل مرگئے اور پھر حضرت موسےٰ کے فرمانے سے ایک سانپ پیتل کا بنی اسرائیل نے ایسا بنایا کہ جو کوئی اوسکو دیکھتا تہا اوسکو سانپ کے ڈسے ہوئے کا کوئی اثر نہین ہوتا تہا

اور وہ مرتا نہ تھا۔

کتاب یشوع باب نمبر ۱۰ ضمن نمبر ۱۳ و ۱۴ کو ملاحظہ کرو کہ یشوع نے سورج کو حکم دیا کہ وہ جبعون پر ٹھیرا رہے اور چاند کو کہا کہ وادی ایا کے درمیان ٹھرا رہے سورج دن بھر تک پچھم کیطرف مایل نہ ہوا اس کتاب کے دیکھنے اور پڑھنے والے برائے خدا انصاف کریں کہ یشوع کے کہنے سے سورج اور چاند نے تعمیل کی مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیوقت جو شق القمر ہوا اوس کا اب تک بہت سے گروہ قایل نہیں ہیں یہ کون سا انصاف ہے غرض یہ جو لوگ قانون قدرت کے قایل ہیں وہ فرماویں کہ یشوع کے کہنے سے جب سورج دن بھر مغرب کی طرف مایل نہ ہوا تو یہ نقص قانون قدرت کا ایک بندے کے کہنے سے جو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم بھی نہیں تھا کسطرح واقعہ ہوا۔

قاضیون کی کتاب باب نمبر ۱۳ ضمن نمبر ۲ لغایت کو ملاحظہ کرو کہ اوس میں خداوند کے فرشتہ کا سنوحہ سے ملنا اور خدا کے لئے قربانی کا منظور کرنا اور لڑکا پیدا ہونے کی بابت بشارت دینا اور اوس لڑکے کا پیدا ہونا اور اوسکا نام سمسون رکھنا یہہ سب واقعات مذکور ہیں اور سمسون کا ایک گدہے کے جبڑے سے ایک ہزار آدمیوں کو پچھاڑ دینا ایسے واقعات ہیں جو بہ بداہت کے قانون قدرت کے بالکل برخلاف ہیں۔

کتاب سلاطین باب نمبر ۱۷ ضمن نمبر ۹ لغایت نمبر ۲۴ کو ملاحظہ کرو۔ ایلیاہ کی بابت جو اوس میں مذکور ہیں کہ بیوہ عورت نے ایک مٹکہ کے آٹے سے کئی دن تک اپنے بچہ کو اور ایلیاہ کو کھانا دیا اور لوٹے کا تیل کئی عرصہ تک ختم نہ ہوا اور جب لڑکا اوس عورت کا بیمار ہوگیا تو اوس عورت نے ایلیاہ سے کہا کہ تو اسواسطے آیا تہا کہ میرے لڑکے کو مار ڈالے اور ایلیاہ کا اوس لڑکے کو چھت پر لیجانا اور

خدا سے دعائے کرنا کہ یہ لڑکا پھر زندہ ہو جاوے اور خدا تعالے کا ایلیاہ کی دعا سے پھر زندہ کر دینا اور ایلیاہ کا اوس لڑکے کو اوس کی مان کے حوالہ کرنا یہہ سب واقعات ایسے ہین کہ جو قانون قدرت مشروحہ کے برخلاف ہین۔

کتاب سلاطین باب نمبر ا ضمن نمبر ۲۲ لغایت نمبر ۴۰ کو ملاحظہ کرو کہ بعل نے صبح سے لیکر دوپہر تک اپنے پوجاریون کے کہنے سے اوس بیل کو ذبح کیا اور نہ قربانی منظور کی اور ایلیاہ کی عرض کرنے سے خدا کی طرف سے آگ نازل ہوئی اور اوس آگ نے نازل ہو کر سوختنی قربانی منظور کی اور لکڑیون اور پتھرون اور ماٹی کو ملا دیا اور اوس پانی کو جو کھائی مین تھا چاٹ لیا اور ایلیاہ کے کہنے سے وہ سب لوگ جو بعل کی پرستش کرتے تھے وادی قیسون مین لائے گئے اور سب قتل کئے گئے۔

کتاب سلاطین کی دوسری ضمن نمبر الغایت نمبر ۱۰ کو دیکھنا چاہئے الیشع نے اوس عورت کو جسکے بیٹے کو اوس نے جلایا تھا کہا کہ اوٹھ اور اپنے گھرانے سمیت جا اور جہان کہین رہنا ہو سب ہوئے وہان رہو کیونکہ خدا نے کال کو طلب فرمایا تھا اور حکم دیا ہے کہ اس زمین پر سات برس کال رہے گا وہ عورت اوٹھی اور اپنے گھرانے سمیت روانہ ہو کر فلستون کے ملک مین چلے گئے اور وہان سات برس رہے پہر ساتوین سال کے آخیر یہ عورت فلستون کے بادشاہ کے پاس چلی گئی اور اپنے گھر اور اپنی زمین کے لئے فریاد کی اوسوقت بادشاہ مرد خدا کے چاکر جیحازی سے باتین کرتا تھا بادشاہ نے اوسکو کہا کہ سارے بڑے کام جو الیشع نے دکھلائے ہین وہ میرے سامنے بیان کرو۔ اوس چاکر نے بیان کرنا شروع کیا جب وہ بیان کر رہا تھا اوسی بیان کرنے کی حالت مین وہ لڑکا اور عورت اوسکی نظر مین آپڑے گئے اوس نے بادشاہ کے پاس کہلایا کہ یہی عورت ہے اور

یہی لڑکا ہے جسکو یسعیا نے جلایا تہا بادشاہ نے اوس عورت سے پوچھا کہ تیرے لڑکے کو الیسعیا نے جلایا تہا تو اوس عورت نے تصدیق کی پھر بادشاہ نے ایک خواجہ سراے کو اوس عورت کے ساتھ کیا اور حکم دیا کہ اوسکی زمین اور پیداوار اور جوکچہ اوس نے چھوڑا تہا سب اوسکو پھیر دو۔

کتاب یسعیا باب نمبر ۱۹ ضمن نمبر ا لغایت نمبر ۱۰ کو ملاحظہ کرو خداوند ایک تند رو ابر پہ سوار ہوکر مصر مین آوے گا اور مصر کے بت اوسکے حضور مین لرزان ہوجاوین گے اور مصر کا دل اوسکے اندر پگل جاویگا اور مین مصریون کو ہتہیار دیکر ایک دوسرے کے مخالف کرونگا ہر ایک شخص اپنے بہائی سے لڑے گا اور ہر ایک شخص اپنے ہمسایہ سے لڑے گا. شہر شہر سے لڑیگا اور سلطنت دوسری سلطنت سے لڑیگی۔ اور مصر کاجی اون کے اندر خشک ہوجاویگا اور مین اوس کے منصوبہ کو فناہ کرونگا اور وہ اپنے بتون اور افسون گرون کی اور اون کے جنکے یار دیو ہین اور جادوگرون کی تلاش کرینگے. پھر مین مصریون کو ایک ظالم حاکم کے قابو مین کرونگا اور ایک زبردست بادشاہ اونپر سلطنت کریگا. خداوند رب الافواج یون فرماتا ہے کہ دریا سے بہی پانی خشک ہوجاوینگے اور ندی بہی خشک اور خالی ہوجاویگی اور نالے بدبودار ہوجاوینگے اور مصر کی نہرین خالی ہوجاوینگی اور پیداوارین نئی کملا جاوین گی چراگاہین ندی کے پر تلے اور سب چیزین جو ندی کے پاس پاس بوئی جاتی ہین مرجہاوین گی اور فناہ ہوجاوین گی الا آخرہ۔

کتاب خرقی ایل باب نمبر ۸ ضمن نمبر ۵ لغایت نمبر ۱۲ کو ملاحظہ کرو۔ اوس نے مجھے کہا کہ اے آدمزاد اپنی آنکہین اوتر کی طرف اوٹھا. مین نے آنکہین اوترکیطرف اوٹھائین کیا دیکہتا ہون کہ اوتر کی طرف مذبح کے دروازے پر وہی صورت ہے

چہ دخل ہین تھی اوسنے مجھے کہا کہ اے آدمزاد تو ان کے کام دیکھتا ہے یہ بڑی
گندہ گیان ہین جو بنی اسرائیل یہان کرتے ہین تو پھر کر دیکھہ اور ایک رخنہ دیوار
کا دیا ہین اوس رخنے سے اندر داخل ہوگیا اندر جاکر مین نے دیکھا کہ کل جانورون
کی صورتین اور بنی اسرائیل کی صورتین دیوارونپر منقش ہین الا آخرہ ۔

کتاب حزقی ایل باب نمبر ۳۷ ضمن نمبر ۱ لغایت نمبر ۱۴ مین مذکور ہے کہ خدا کا
ہاتھہ مجھہ پر تہا اوس نے مجھے خداوند کے روح مین اوٹھا لیا اور اوس وادی مین جو
ہڈیون سے بہرپور تہی مجھے اوتار دیا اور مجھے اون ہڈیون کے اردگرد پھرایا اوس
وادی کے میدان مین بہت سی ہڈیان وہ نہایت سوکہی ہوئین تہین خدا نے مجھکو
فرمایا کہ اے آدمزاد یہ ہڈیان زندہ ہوسکتی ہین مین نے عرض کی کہ اے خداوند
یہوواہ تو ہی جانتا ہے ۔ پہر خدا نے فرمایا کہ تم ان ہڈیونپر نبوت کرو اور اون سے
کہدو کہ اے سوکہی ہڈیو تم خداوند کا کلام سنو خداوند یون فرماتا ہے کہ مین
تم مین روح داخل کرونگا اور تم جی اوٹھو گے اور تمپر نسین بٹھلاونگا اور تم پر گوشت
بہی پیدا کرونگا مین نے یہ حال اول ہڈیون سے کہدیا مین کہہ رہا تہا کہ ایک
شور ہوا اور ہڈیان آپس مین مل گئین اور ہر ایک ہڈی کو جو مین نے دیکھا تو اوسپر
نسین چڑہی ہوئی تہین اور گوشت اوسپر چڑہ گیا تہا اور چمڑے کے پوشش
اونپر ہوگئی تہی پہر اون مین روح نہ تہی پہر خدا نے مجھکو کہا کہ تو ہوا سے نبوت
کر اے آدمزاد اور ہوا سے کہدے کہ خداوند فرماتا ہے کہ تو سانس ان مین ڈال
اوسی وقت ہوا نے سب مین سانس ڈالدیئے اور وہ اپنے پاؤنپر کہڑے ہوگئے
اور ایک بڑا لشکر اون ہڈیون سے آدمی بن گیا پہر خدا نے مجھکو فرمایا کہ یہ سارے
اہل اسرائیل ہین تو دیکھہ یہ کہ یہ کہتے تہے کہ ہماری ہڈیان سوکہہ گئین اور ہماری
امید جاتی رہی اور ہم بالکل فناہ ہوگئے اسلئے تو ان سے کہدے کہ خداوند یون

فرماتا ہے کہ تمہاری قبرون کو کہولونگا اور اسرائیل کی سرزمین مین لاونگا اور اپنے روح تم مین ڈالونگا اور تم جی پڑو گے۔ تمہاری زمین مین تم کو بساونگا اوسوقت تم جانون گے کہ مین تمہارا خداوند ہون۔

کتاب دانی ایل باب نمبر ۵ ضمن نمبر ۲۵ تا ۲۹ مین لکھا ہے۔ منی منی تقیل وفرسین اور لفظ منی کے معنے ہین کہ خدا نے حساب کیا تمہاری مملکت کا اور اوسے تمام کرڈالا۔ تقیل کے معنے یہ ہین کہ تو وزن کیا گیا اور وزن مین کم نکلا۔ فرسین کے معنے یہ ہین کہ تیری مملکت منقسم ہوئی اور مادیون کو اور فارسی کو دیگئی تب بیلشفر نے حکم کیا اور اونہون نے دانی ایل کو ارغوانی خلعت پہنایا اور سونے کا کنٹھا اوسکی گردن مین ڈالا اور اوسکے لئے منادی کرادی کہ وہ مملکت مین تیسرے درجہ کا حاکم ہوگا۔

تب دانی ایل نے جواب مین بادشاہ کی حضور مین عرض کیا کہ تیرا انعام تیرے ہی پاس رہے اور اپنا انعام تو کسی اور کو دے مین تیرے واسطے اس لکہی کو پڑہونگا اور اوسکے معنے بتلاونگا۔ آے بادشاہ خدا تعالے نے بنون کد نضر تیرے باپ کو سلطنت اور حشمت اور شوکت اور عزت بخشی اور اوس حشمت کے سبب ساری قومین اور اہل نعت اوسکے حضور لرزان اور ترسان ہوئے جسکو چاہا اوسنے ہلاک کیا اور جسکو چاہا جیتا چہوڑا اور سرفراز کیا اور جسکو چاہا ذلیل کیا لیکن جب اوسکی طبیعت مین گہمنڈ سمایا اور اوسکا دل غرور سے سخت ہوا تو وہ اپنی سلطنت پر بیٹھنے سے معزول کیا گیا اور اوسکی حشمت چہینی گئی اور وہ بنی آدم مین سے ہانکا گیا اور اوسکا دل حیوانون سا بنا۔ اور وہ گورخرون کے ساتہ رہتا تہا اور بیلون کی کیطرح گہاس کہاتا تہا اوس کا بدن آسمان کی شبنم سے تم ہوا اور اوسے معلوم ہوا کہ حق تعالے انسان کی مملکت پر تسلط رکہتا ہے اور

جسے چاہے اوسپر قایم کرتا ہے لیکن تو اے بیلشفر جو اوسکا بیٹا ہے باوجودیکہ تو اُس سب حال سے واقف تھا تو بھی تو نے اپنے دل سے عاجزی نہ کی بلکہ آسمان کے خداوند کے آگے اپنے سر کو بلند کیا اور لوگ اپنے گہر کے ظروف تیرے آگے لائے اور تو نے اپنی جورووں اور اپنے امرا کے ساتہہ اون مین مئی پی اور سونے وپیتل و لوہے و لکڑی وپتہر کے معبودون کے سامنے اون کی پرستش کی اور وہ بت نہ دیکھتے ہین نہ سنتے ہین نہ جانتے ہین اونکی حمد کی اور وہ خدا جسکے ہاتہہ مین تیرا دل ہے اور جسکے قابو مین تیری ساری راہین ہین اُسکی تعظیم نہ کی۔ توریت مین جو معجزے سرزد ہوئے ہین وہ مین بیان کر چکا ہون اب انجیل کے معجزات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ذکر معجزات انجیل

پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ انجیل ایک ایسی کتاب ہے جو حضرت عیسیٰؑ کی زبان سے نہین نکلی اور نہ اوس مین کوئی شریعت خاص حضرت عیسیٰؑ نے بیان کی مین متی کی انجیل لکھونگا۔

پہلا معجزہ یہ ہے کہ بیت اللحم کے بچے جب قتل ہوئے دیکھو باب نمبر ۲ ضمن نمبر ۱۳ لغایت نمبر ۱۶۔ تو یوسف کو ایک فرشتہ خواب مین دکھائی دیا کہ اوٹھہ۔ مریم۔ اور اوس کے بچہ کو لیکر مصر کیطرف بہاگ جا اور جبتک مین تجہے نہ کہون اس کو مصر لیجا کر ٹہرا۔ کیونکہ ہیرودیش بادشاہ بچون کے قتل کرانے کی فکر مین ہے۔ جبتک وہ ہیرودیش نہ فوت ہوا تب تک عیسیٰؑ اور بی بی مریم وہان ٹہرے رہے اوس کے بعد وہ اپنے ملک مین واپس آئی۔

باب نمبر ۳ ضمن نمبر ۱ کا ملاحظہ کرو کہ حضرت عیسیٰؑ کی روح کو جنگل مین لے گئے

تا کہ ابلیس سے آزمایا جاوے۔ چالیس دن اور چالیس رات جنگل میں حضرت عیسیٰ رہے اور بہوکہے تہے۔ اوس آزمانے والے نے حضرت عیسیٰ سے آکر کہا کہ اگر خدا کا تو بیٹا ہے تو کہدے کہ یہ پتہر روٹیاں بن جاویں حضرت عیسیٰ نے جواب دیا کہ آدمی صرف روٹی سے زندہ نہیں رہتا بلکہ ہر بات میں جو کہ خدا کے منہ سے نکلتی ہے اوسکی زندگی ہے۔

کتاب متی باب ۵ ضمن نمبر ۱۷ لغایت نمبر ۲۰ میں حضرت عیسیٰ نے فرمایا ہی کہ مین توریت یا نبیون کی کتابون کو منسوخ کرنے نہیں آیا۔ بلکہ اوسکو پورا کرنے آیا ہون۔ اور مین تمسے سچ کہتا ہون کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جاوین۔ ایک نقطہ یا ایک شوشہ تورات سے نہ ٹلے گا۔ جب تک سب کچہہ پورا نہ ہو جاوے باب نمبر ۸ ضمن نمبر ۱ لغایت نمبر ۴ کو ملاحظہ کرو کہ اسمین ایک کوڑہی کو حضرت عیسیٰ نے اچہا کیا۔

کتاب متی باب نمبر ۹ ضمن نمبر ۱ لغایت نمبر ۸ کو ملاحظہ کرو کہ اوس مین ایک شخص مفلوج کو تندرست کیا۔ کتاب متی باب نمبر ۹ ضمن نمبر ۱۸ تا نمبر ۲۶ کو ملاحظہ کرو کہ ایک بیمار عورت کو اچہا کیا اور ایک مردہ لڑکی کو زندہ کیا۔ کتاب متی باب نمبر ۹ ضمن نمبر ۲۷ تا نمبر ۳۱ کو ملاحظہ کرو کہ اندہون کو آپ کے کہنے سے آنکہین مل گئین۔ باب نمبر ۹ ضمن نمبر ۳۲ لغایت ۳۴ کو ملاحظہ کرو کہ ایک گونگی کو اچہا کیا۔ کتاب متی باب نمبر ۱۴۔ ضمن نمبر ۱۳ تا ۲۱ کو ملاحظہ کرو کہ پانچ روٹیون سے پانچ ہزار آدمی کو کہانا کہلایا اور سب کو سیر کر دیا۔ کتاب متی باب نمبر ۱۵ ضمن نمبر ۲۱ تا نمبر ۲۸ ایک عورت کنعانی کے بچہ کو اچہا کیا۔

کتاب متی باب نمبر ۱۵ ضمن نمبر ۳۲ تا ۳۹ کو ملاحظہ کرو کہ سات روٹیون سے چار ہزار آدمیون کو سیر کیا۔ کتاب متی باب نمبر ۱۷ ضمن نمبر ۱۴ تا نمبر ۲۰ کو ملاحظہ کرو

کہ مرگی والے لڑکے کو اچھا کیا۔ کتاب ہستی باب نمبر ۲ ضمن نمبر ۲۹ تا ۳۴ کو ملاحظہ کرو کہ دو اندھون کو اچھا کیا۔ توریت انجیل کے معجزات تو بیان ہوئے اب مسلمانون کے معجزات کا ذکر کرتا ہے۔ وہ اسقدر ہین کہ جو بیان تحریر کرنیسے بڑی طوالت ہوگی۔ اس واسطے یہان لکھے نہین جاتے ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم صاحب نے فرمایا ہے کہ علماء امتی کہ انبیاء بنی اسرائیل سکے معنے یہ ہین کہ میری امت کے علماء ایسے جیسے بنی اسرائیل کے نبی تھے جو کرامات اولیائے اور معجزات پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے باب مین لکھے گئے ہین اون کو ملاحظہ کرو کہ جو تورات اور انجیل کے معجزات ہین وہ سب ہمارے ولیون کی کرامات مین آچکے ہین بلکہ اون سب سے زیادہ پھر آریہ سماج کیطرح اسبات کا قائل ہونا کہ خدا اپنے قانون قدرت کو نہین توڑ سکتا محض حماقت ہے۔

اب مین یہ ذکر بھی کرنا چاہتا ہون کہ انبیاؤن کے حالات اوپر مذکور ہوئے جو ساتتن دہرم ہند و صاحبان کا ہے اوسکی طرف بھی توجہ فرمائی جاوے۔

راجہ رامچندر کا سمندر پر پل بنانا یا ہنومان کا پہاڑ کو اٹھالے آنا اور راجہ رامچندر کا راون پر فتح پانا اور کرشن جی کا اپنی گوپیون کو کہنا کہ جمنا سے پار ہوجاو اور ہمارے واسطے گاہن ہوجاوینگی اور اون کے گرد کا بھی گوپیون کو جمنا کے پار کردینا اور کرشن جی کا شیش ناگ پر سونا اور آرام کرنا اور کرشن جی کا سولہ ہزار گوپی کے ساتھ ایک وقت مین موجود ہونا اور کرشن جی کا کیرو اور پانڈوان کے یدہ مین فتح یاب ہونا یہ سب واقعات آریہ سماج کے قوون کے برخلاف ہین۔ اس سے ظاہر ہے کہ آریہ سماج کا مذہب ایسا ہی ہے جیسا کہ نیچریون کا سب کتب سماوی کے برخلاف اور خود اپنے دہرم قدیم کے برخلاف ہے وہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ جس کو خدا بہشت عزیز رکھتا تہا وہ داود علیہ السلام ہے اوس سنے اوصاف

خداوندی کو ایسے عمدہ طرح پر بیان کیا ہے کہ اوس سے عمدہ بیان کرنا مشکل ہے۔
زبور کو دیکھو کہ اوسمین خدا کے اوصاف کس عمدگی سے بیان کئے ہین۔ زبور چہاردہ
ضمن نمبر ۵ مین آپنے فرمایا ہے کہ فی الحقیقت خدا در جوق صالحان است۔ پہر زبور
پنجم مین نیک آدمی کے اوصاف اسطرح سے بیان کئے ہین کہ رفتارش کامل و
فعلش نیک و از دل راست میگوید با ہمسایہ خود بدی نمی نماید۔ بر خویش خود ملامت
نمیکند۔ آنکہ در نظرش نااہل ذلیل است و خداترسان را عزیز میدارد ضمن نمبر ۳۰
مین آپنے فرمایا ہے کہ طریق خدا اکمل است و کلام خدا مصفا است۔ زبور سوزدہم
ضمن نمبر ۹ و آئینات خدا محض صدق و عدل است۔ زبور بست و پنجم مین فرمایا ہے
کہ اے خداوند بر تو توکل کردہ ام پشیمان نہ شوم۔ و دشمنان من بر من فخر نہ کنند
زبور پنجاہ ام ضمن نمبر ۲۰ مین فرمایا ہے کہ می نشینی و غیبت برادر خود میکنی و پسر
مادر خود را لعنت میفرمی زبور پنجاہ و سویم ضمن نمبر ۲ مین خدا از آسمان بر بنی آدم
نظر کرد۔ کہ آیا خردمندی است کہ طالب خدا باشد۔ زبور یکصد و دو مین گویا پیشین
گوئی ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے جسمین لکہا گیا ہے کہ این برائے
طبقہ آخرین نوشتہ خواہد شد و قومے کہ آفریدہ خواہد شد بحمد خدا خواہد پرداخت
زبور ایکسو تین ضمن نمبر ۱۹ مین آپنے فرمایا ہے کہ خداوند تخت خود را در آسمان
قرار دادہ است و ملکوتش بر ہمہ تسلط دارد۔ زبور یکصد و پنجم ضمن نمبر ۶ مین فرمایا
ہے کہ اے نسل ابراہیم بندہ او و اولاد یعقوب برگزیدہ او۔ خداوند خدا ما ست
احکام او تمامی زمین است۔ موسئے بندہ خود را ہارون برگزیدہ فرستاد ضمن نمبر ۴۰
مین فرمایا ہے کہ التماس کردند و سلوا را آورد و نان آسمان ایشان را سیر کرد
ضمن نمبر ۴۱ مین فرمایا ہے کہ سنگ را شگافت و آب جاری شد و در جاہ ہائے
بے آب جو نہر دوان گردید۔ زبور نمبر ۱۰۷ ضمن نمبر ۲۹ مین فرمایا ہے کہ خداوند را

شکر کنید کہ او کریم است و رحمتش ابدانیست ضمن نمبر ۳۴ مین فرمایا ہے کہ کلام تو
سخالیت پاک است لہذا بندہ تو آنرا دوست میدارد ضمن نمبر ۱۴۲ مین فرمایا ہے کہ
عدل تو عدل ابدیست و شریعت محض راستی است۔ زبور نمبر ۱۳۹ مین فرمایا ہے
کہ اگر بر آسمان صعود نمایم۔ آنجا تو ئی۔ و اگر در برزخ بخوابم آنجا تو ئی۔ زبور یکصد
چہل نوم مین بہی ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کی بابت پیشین گوئی
ہے۔ ضمن نمبر ۶ مین لکہا ہے کہ تسبیح خداوند در گلو ایشان و شمشیر دو دم در دست
ایشان باد۔ تا انتقام از قبیلہ ہا بگیرند و طوائف را تنبیہ نمایند اور پہر لکہا ہے کہ
کہ بادشاہ ایشان را در زنجیر ہا و امرائے ایشان را در غلہ ہا آہنی بیدا زند۔

اب مین قرآن شریف کی چند آیات ذکر کرونگا مگر اوس ذکر کرنے سے
پہلے یہ جتانا ضروری ہے کہ ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک بیوہ کے
بچے تہے جنکا باپ پیدائیش کے پہلے سے مرچکا تہا اور کسی شخص نے اون کو
ایک حرف نہ پڑہایا اور نہ مکتب مین گئے بلکہ اون کی پرورش کرنیوالا بہی کوئی نہ
تہا اون کے حالات مفصل ج اول درج کرچکا ہون۔ ایسے یتیم کی زبان سے
قرآن جیسے معجزے کا نکلنا ایسا معجزہ ہے کہ سب معجزات پیغمبرون کے اوسکے
سامنے کچہہ وقعت نہین رکہتے اور قرآن مین بہی یہ آیت اوس کی شاہد ہے۔
وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتو بسورۃ من مثلہ وادعوا شہداءکم من دون اللہ
ان کنتم صادقین۔

اس سے بڑہکر اور کیا معجزہ ہوسکتا ہے کہ جب قرآن شریف کی پہلی آیت
نازل ہوئی تو سات مشہور شاعرون نے جو ایام جہالیت مین سب سے منتخب تہے
سات قصیدے بناکر مکہ معظمہ کی دیوارون پر لٹکائے ہوئے تہے اور اس بات
کا اعلان کیا ہوا تہا کہ اگر کوئی فصاحت اور بلاغت کا دعوے دار ہو تو ان

قصیدون کے مقابلے ایک قصیدہ کہدیوے۔ جب پہلی آیت قرآن کی اونہون نے سنی تو ساتون قصیدے مکہ کی دیوار سے اوتار کر وہ لیگئے اور اونھون نے اقرار کیا کہ اس کلام کے برابر ہماری کلام کی فصاحت نہین ہے اور پہر جب تک وہ زندہ رہے اونہون نے کبہی قرآن شریف کی فصاحت کے مقابلہ کا اقرار نہ کیا۔ اسقدر عرصہ گذرا ہے کہ کسی اور زبان دان نے بہی فصاحت قرآن شریف کا مقابلہ نہین کیا۔ ایک مسلمہ کذاب نے مقابلہ کیا تہا اور اوسکا مقابلہ ۔۔۔ ایسا بیہودہ واہیات ہے کہ مجہہ کو اوسکے لکہنے سے بہی شرم آتی ہے اسواسطے مین بڑے یقین کے ساتہہ اسبات کا مدعی ہون کہ قیامت تک کوئی شخص خواہ عرب کا رہنے والا ہو یا عجم کا کبہی مقابلہ قران شریف کا نہین کر سکتا اور قرآن شریف جیسی فصاحت بلاغت اوس کی زبان سے نکل سکتی ہے مولوی نظام الدین نے آپ کی فصاحت کے بارے مین یہ شعر خوب کہا ہے۔

امی گویا بزبان فصیح ۔ از الف آدم میم مسیح

اور مولوی جامی نے آپ کی صفت اس شعر مین ایسی بیان کی ہے کہ اس سے بڑہ کے کہنا محال ہے۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ اور حافظ نے بہت ٹہیک کہا ہے۔

نگارِ من کہ بمکتب نرفت و خط نہ نوشت۔ بہ غمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد

یہ عقیدہ بہی راست ہے کہ جو اوصاف سب پیغمبرون مین گذرے تہے وہ سب اوصاف آپ کی ذات والا مین جمع ہوئے تہے۔ آپ کو خدا نے بہت سے علمون کے علاوہ حکمت سے ہے خود سکہائے اسواسطے حافظ کا یہ کہنا بالکل سچا ہے اور اوسکے معنی یہ ہین کہ میرا معشوق جو مکتب مین نہین گیا اور کچہہ لکہنا نہین سیکہا وہ اپنے غمزون سے سو مدرس کا استاد بن گیا ادب اون کو مسئلہ سیکہانیکا استاد بن گیا

آپکے اوصاف کا احاطہ کرنا تو غیر ممکن ہے۔ اگر دریا سیاہی کا بہرا ہوا ہو اور کا غذ روئے زمین کے سب جمع کئے جاوین اور اونپر آپکے اوصاف لکھے جاوین تو دریا خشک ہو جاوینگے اور آپکے اوصاف لکھنے ختم نہ ہوینگے۔ جب آپکا بہت عروج ہوا اور مکہ اور اوسکا گرد و نواح سب فتح ہو گیا تو خدا نے نہ چاہا کہ سب لوگ سچے دل سے مسلمان ہون مشیت ایزدی نے ایک قوم ایسی پیدا کر دی کہ جنکو منافق کہا جاتا ہے اور خدا نے اوسی وقت اپنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ آیت بہیجی۔

من الناس من یقول امنا باللہ وبالیوم الآخر وما ہم بمؤمنین واذا خلوا الی شیطینہم قالوا انا معکم انما نحن مستہزءون۔

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ وہ لوگ بہی ہین خلقت مین کہ جو کہتے کہ ہم ایمان لائے خدا کے ساتہہ اور آخرت کے ساتہہ اور درحقیقت وہ نہ خدا کے ساتہہ ایمان لائے ہین نہ آخرت کے ساتہہ اور جبوقت جاتے ہین اپنے دوستون کے پاس تو اون سے کہتے ہین کہ ہم ٹھٹھا کرتے تھے ہم ایمان نہین لائے ہم تمہارے ساتہہ ہین جب پہر یہ آیت نازل ہوئی۔ اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتاب افلا تعقلون۔

اس آیت کے معنے یہ ہین کہ تم لوگون کو حکم دیتے ہو بہت نیک بن جانیکا اور اپنی ذات کے واسطے تم بہول جاتے ہو حالانکہ تم توراۃ کی تلاوت ہمیشہ کرتے ہو پس تم عقل نہین کرتے پہر خدا نے فرمایا کہ جو لوگ ایمان لائے ہین خدا کے ساتہہ کہلی پیشانی سے اور اون کا دل بہی احسان کرنیوالا ہے اون کو اجر اوسکا خدا کی جناب سے ملیگا اور اونپر کوئی خوف نہین اور اون کو ڈرنا نہین چاہئیے بت پرستی سے جہانتک پرہیز ہی کہ جب کچہہ عرصہ مکہ کی طرف نماز پڑہنے مین گذرا تو اس خیال سے کہ مکہ کو خدا کا گہر سمجہہ کر اوس کی پرستش شروع نہ کر دین خدا نے

حکم بھیجا۔ وللہ المشرق والمغرب فاینما تولوا فثم وجہ اللہ ان اللہ واسع علیم۔ اس آیت
کے معنے یہہ ہین کہ شرق اور غرب خدا کیواسطے ہے تم خدا کو جسطرف موںہہ
کرکے ڈھونڈو وہان ہی خدا تم کو ملیگا اور خدا کسی خاص مقام مین محدود نہین خدا
بہت وسعت دینے والا ہے اور بہت جاننے والا چنانچہ یہہ مثنوی حسب حال ہے۔ از
نبی اینما تولوا فان + ثم وجہہ الہش مدام دان + اینی آن سو کہ روے قصد آری ثنا خو
بندگی اش بگذاری + وجہہ کان بود حقیقت او + باشد آنجا بسوے او کن او
ہیچ جا رانہ کردی استثنا + پس بود عین حق عیان ہمہ جا + عارف حق شناس را
باید کہ بہر سوے دیدہ بکشاید + بیند آنجا جمال حق پیدا + نگسلد از جمال حق قطعا۔

(آیات قرآن شریف کا ذکر)

رکوع نمبر ۱ سیپارہ نمبر ۵ امین خدانے یہہ فرمایا ہے کہ ہمنے جو تیرے اوپر قرآن نازل
کیا یا حکم بھیجے وہی حکم ابراہیمؑ اور اسمعیلؑ اور اسحٰق اور یعقوبؑ کی اولاد
اور موسیٰ اور حضرت عیسےٰ کیطرف بھیجے تھے۔ سیپارہ نمبر ۲ رکوع نمبر ۲ مین خدا
نے فرمایا ہے کہ اگر تم میرا ذکر کرو تو مین بھی تمہارا ذکر کرونگا اور میرا شکر کرو
تم اور کفران نعمت نہ کرو۔ سیپارہ نمبر ۲ رکوع نمبر ۳ مین لکھا ہے کہ تمہارا خدا
ایک خدا ہے اوس کے سوائے کوئی خدا نہین وہ ایسا خدا ہے کہ رحمان رحیم ہے
سیپارہ نمبر ۲ رکوع نمبر ۶ مین یہہ ہدایت ہے کہ جسوقت میرے بندے مجھہ
سے سوال کرین تو مین اون کے سوال سننے کیواسطے اون کے بہت نزدیک
ہوتا ہون اور اگر وہ مان لینے کے لائق ہو تو مان لیتا ہون۔
سیپارہ نمبر ۲ رکوع نمبر ۸ مین پرہیزگاری کی بابت بہت سخت تاکید ہے۔
سیپارہ نمبر ۳ رکوع نمبر ۳ مین یہہ ہدایت ہے کہ جو لوگ اپنا مال خدا کے واسطے

خرایت کرتے ہین اوسکی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ بویا جاوے اور اوس دانہ سے کئی بٹے پیدا ہونگے اور ہر بٹہ مین سو سو دانہ ہوگا اور خدا کے اختیار ہے کہ سو دانہ سے بھی بڑہا دیوے۔

سیپارہ نمبر ۳ رکوع نمبر ۴ مین خدا نے فرمایا ہے کہ جسکو دانائی دیگئی اوس کو ایسی بڑی نیکی دیگئی کہ اوس سے بڑہکر کوئی نیکی ہو نہین سکتی۔

سیپارہ نمبر ۳ رکوع نمبر ۴ مین یہ ہدایت ہے کہ اگر تم صدقہ دو ظاہر کرکے لوگون پر تو یہ بھی اچھا کام ہے اگر فقیرون یا مسکینون کو چھپاکر صدقہ دو تو وہ بھی تمہارے واسطے بہت نیک ہے۔

سیپارہ نمبر ۳ رکوع نمبر ۹ مین خدا کے خاص بندون کی تعریف ہے کہ وہ کون لوگ ہین جو مصیبتون پر صبر کرتے ہین اور لوگون کو خدا کیواسطے کچھہ بخشتے ہین اور بخشش استغفار کرتے ہین گناہون سے پچھلی رات کیوقت یہ بندے خدا کے خاص ہین۔

سیپارہ نمبر ۳ رکوع نمبر ۱۳ مین یہودیون کے ساتھہ جب مقابلہ ہوا تو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اپنا سب کنبہ بچے اور عورتین اور آدمی جمع کرو اور ہم بھی کرتے ہین اور پھر خدا کے پاس ملکر عرض کرین کہ جو ہم مین سے جھوٹہا ہو اوسپر خدا کی لعنت پہونچے مگر یہودیون نے یہ بات نہ مانی اور اپنے مکانات چھوڑکر چلے گئے۔

سیپارہ نمبر ۴ رکوع نمبر ۴ مین اون بندون کی صفت ہے کہ جو ظاہر اور پوشیدہ بخشش کرتے ہین اور اپنا غصہ کہاتے ہین اور لوگون کے گناہ بخشتے ہین اور گناہ بخشنے کے بعد احسان کرتے ہین وہ نیک بندے ہین۔

سیپارہ نمبر ۴ رکوع نمبر ۷ مین یہ ہدایت ہوئی ہے کہ اگر خدا تمہاری مدد کرے

تو کوئی تمہارے اوپر غالب نہین آسکتا اگر وہ تم کو ذلیل اور خوار کرے تو کوئی شخص تمہاری مدد نہین کرسکتا اسواسطے سیدھا راستہ یہ ہے کہ خدا پر تم توکل کرو۔ پھر اوسکے آگے اپنے پیغمبر کی بعثت کے باب مین خدا نے فرمایا ہے کہ ہمنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم تمہاری طرف بہیجا جو تم لوگون کی برادری مین سے تہا اور دوسرا یہ فرمایا کہ جو تمہاری قوم مین سے برگزیدہ لوگ تہے اون مین سے وہ رسول بہیجا اور اوسکی سپرد کیا کہ وہ خدا کی آیات تمپر پڑہے اور تمہارے نفسون کے تعصبہ کی تعلیم دیوے اور تم کو قرآن سکہاوے اور دانائی سکہاوے۔

سیپارہ نمبر ۴ رکوع نمبر ۷ مین خدا نے فرمایا ہے کہ خدا کسی ایمان والے کو نہ ڈراویگا جب تک کہ بڑے اوسیون کو نیک آدمیون سے جدا نہ کرلیوے اور یہ سبہی فیمائش کی کہ دنیا کوئی اچہا مقام نہین ہے وہ غرور کی جگہ ہے۔

سیپارہ نمبر ۴ رکوع نمبر ۱ مین لوگون کو اسبات کے کرنے کی ہدایت ہوئی اور اونہون نے خدا کی جناب مین عرض کی کہ اے خدا یا ہمنے سنا ہے کہ ایک مناوی یہ ندا کرتا پہرتا ہے کہ ایمان لاؤ خدا کے ساتھہ اسواسطے ہم خدا کے ساتھہ ایمان لائے ہین ہماری یہ دعا ہے کہ جو ہمنے گناہ کئے ہین وہ بخشے جاوین اور آئیندہ ہم کو گناہون کی طرف رغبت نہ رہے اور جب ہم مرین تو نیک لوگونکی طرح مرین۔

سیپارہ نمبر ۴ رکوع نمبر ۱ مین اون اہل کتابون کا ذکر ہے جو ایمان لائے خدا کے ساتھہ اور جنہون نے خدا کے ساتھہ بہت عاجزی کی اور عاجزی کے ساتھہ پیش آئے اون کے ساتھہ یہ وعدہ ہے کہ اون کو خدا کے پاس سے اجر ملیگا کیونکہ خدا جلدی حساب کرنے والا ہے۔

سیپارہ نمبر ۴ رکوع نمبر ۱ مین اوس حالت کا ذکر ہے کہ جو عربون کے زمانہ

جہالیت مین بہت سی عورات کرنے کا دستور تہا اوس دستور کو بہت نیک طرح سے بند کیا گیا اور صرف چار عورتون سے کرنے کا حکم دیا گیا اور یہ قاعدہ مقرر ہوا کہ دو کرو اور تین کرو اور چار کرو مگر چار سے زیادہ ہرگز نہ کرو اور یہ بھی حکم دیا گیا کہ اگر چار کے ساتہہ تم انصاف نہ کر سکو تو پہر ایک سے زیادہ نہ کرو اور چار کرنے کے باب مین بہت کچہہ رعائتین رکہی گئین کہ ہر ایک کا مکان الگ ہو اور لباس بہی یکسان ہو اور کہانا پینا بہی یکسان ہو اور اون کے ساتہہ برتاؤ بہی یکسان ہو اور یہ بھی حکم دیا گیا کہ اگر تم سے برتاؤ چارون کے ساتہہ یکسان نہ ہو تو پھر ایک سے زیادہ کرنے کی نہین چاہیے۔ اس حکم سے انسانون کو جو اپنی زندگی مین جو ضرورتین پیش آتی ہین وہ سب پوری ہو گئین کیونکہ اگر ایک عورت سے اولاد نہ ہو یا وہ عورت اپنے خاوند کی خاطر و مدارات نہ کر سکے یا اوس عورت کا چال چلن اچہا نہ ہو یا عورت اور خاوند کا آپس مین اتفاق نہ ہو تو دوسری عورت کرنے کی اجازت ملی ہے تاکہ ایک عورت جو اپنے خاوند پر جبر کر سکتی ہے وہ جبر نہ کر سکے اور آئندہ سلسلہ تولد و تناسل کا جاری رہے ایک کی تابعداری کرکے اگر وہ بے اولاد ہو تو آئندہ نسل کا سلسلہ قطعہ ہو جاتا ہے۔ آریہ لوگون یا عیسائیون مین جو ایک ہی عورت پر انحصار کیا جاتا ہے اور اوس انحصار مین سے جو خرابیان پیدا ہوتی ہین وہ ہی لوگ جانتے ہین مسلمانون مین اگرچہ اجازت چار کی ہے مگر بہت کم لوگ ہین جو چار کرتے ہین۔ اکثر لوگ تو صرف ایک عورت کرتے ہین اور شاذ و نادر دو اور تین اور چار کرتے کا بالکل تہوڑا دستور ہے گویا اس شریعت نے نظام دینار کا بہت اچھی طرح سے سمجہا اور اوسی کے مطابق حکم دیا۔

سیپارہ نمبر ۴ رکوع نمبر ۱ مین اوس بڑے دستور کا انسداد کیا گیا ہے کہ جو مرنے کے بعد یتیمون کا بال عام لوگ یا مولوی یا عالم یا فاضل یا ملان کو

اوس مالک کو مال غنیمت سمجھکر سویم اور ہفتہ اور ماہ اور سہ ماہی اور ششماہی اور سال پر خورد برد کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اس مال کا ثواب اوس مردہ کو پہونچتا ہے جو مر چکا ہے اس امر کی بابت بحث کرنی ضرور نہین کہ وہ اچھی اوس مردہ کو ثواب پہونچتا ہے یا نہین کیونکہ یہہ امر خدا کے اختیار مین ہے کہ دیئے ہوئے کا ثواب اگر جائز طور پر دیا جاوے تو مردہ کو پہونچتا ہے یا نہین مگر یتیم بچے اکثر نابالغ ہوتے ہین اور وہ جانتے بھی نہین کہ اون کے مرنے والے نے جو مال چھوڑا تھا وہ اون یتیمون کا حق ہے خواہ وہ دیوین یا نہ دیوین مگر اس آیت مین اونکو یہہ حکم ملا کہ جو یتیمون کا مال کھاتے ہین وہ مال نہین کھاتے بلکہ اپنا پیٹ آگ سے بھرتے ہین۔

سیپارہ نمبر ۵ رکوع نمبر ۲ مین یہہ ہدایت ہے کہ خدا کی عبادت کرو اور اوسکے ساتھ کسی کو شریک نہ گردانو اور ماں باپ کیساتھ احسان کرو اور جو قریبی ہین اون کیساتھ احسان کرو اور یتیمون کے ساتھ احسان کرو اور مسکینون کے ساتھ احسان کرو اور احسان کرو ہمسایۂ اجنبی سے اور احسان کرو اوس ہمسایہ کے ساتھ جو اکٹھا چلے تمہارے ساتھ راستہ مین اور ہاتھ کے مال سے احسان کرو اور جو لونڈی غلام تمہارے قبضہ مین ہون اون کے ساتھ احسان کرو خدا انھین دوست رکھتا اوس شخص کو جو اتراتا ہو اور بڑا فخر کرتا ہو اپنے کامون پر۔

سیپارہ نمبر ۵ رکوع نمبر ۲ مین ممانعت ہے بخل کرنے کی اور فیما گیش بخل کرنے کی اور ان الفاظ سے بھی ممانعت ہے کیونکہ بخل سے آدمی خود بھی رنج اٹھاتا ہے اور جس شخص کے ساتھ بخل کیا جاوے اوس کو بھی رنج دیتا ہے اور دوسرا خدا کی نعمتون کا جو اوس کو دی ہوئی ہوتی ہین ناشکر گذاری ہوتی ہے کیونکہ وہ اپنی نعمتونکا عدد کرتا ہے۔ ایسے بخل کی ممانعت ہے ویسے ہی شرک کی بہی سخت ممانعت ہے اور

خدا نے بہت تاکید کی ہے کہ خدا سب گناہون کو بخشدیگا مگر شرک کو نہین بخشیگا
اور جس نے خدا کیساتھ شرک کیا اوسنے خدا پر ایک بڑا طوفان باندھا ہے۔
سیپارہ نمبر ۵ رکوع نمبر ۷ مین ہدایت فرمائی ہے کہ تم کو موت خود تلاش کریگی خواہ تم ڈسکے پختہ برجون مین چھپے ہو اور اوس راجہ کا قصہ جس نے دریا مین محل بنایا تھا اور وہان ہی سوتے ہوئے آپکڑا اسکا ذکر پہلے مذکور ہو چکا ہے اسکے آگے سیپارہ نمبر ۵ رکوع نمبر ۹ مین مسلمان کے قتل کرنے کی بابت حکم ہے اور وہ یہ حکم ہے کہ جس نے مسلمان کو قتل کیا اس حیثیت سے کہ یہ مسلمان ہے اوسکی جزا دوزخ ہے جس مین وہ ہمیشہ رہیگا اور خدا کا غضب اوسکے اوپر ہمیشہ رہیگا۔
سیپارہ نمبر ۶ رکوع نمبر ۸ مین یہ ہدایت ہے کہ ہر ایک کام مین تم عدل کرو کیونکہ عدل کرنا تقوے سے ہے اور جب دو فریق مخالفین کی بابت حکم کرو تو ایسا حکم کرو جو برابر وزن رکھتا ہو کیونکہ خدا برابر وزن رکھنے والون کو پسند رکھتا ہے پھر خدا نے وہ قصہ ذکر فرمایا ہے کہ ہمنے حضرت موسٰی کے بعد حضرت عیسٰی کو بھیجا حضرت عیسٰی نے تورات کی تصدیق کی اور ہمنے اوسپر انجیل بھیجی کہ جس مین ہدایت تھی اور نور تھا اور وہ تورات کو بھی سچا کرتا تھا اوس نے لوگون کو فہمایش کیا کہ خدا کی عبادت کرو جو میرا بھی خدا ہے اور تمہارا بھی خدا ہے اوس نے یہ نہین فرمایا کہ مین خدا ہون یا میری ماں بھی خدا ہے یا اور تیسرا بھی کوئی خدا ہے۔
سیپارہ نمبر ۷ رکوع نمبر ۲ کو ملاحظہ کرو بلکہ خدا نے یہ فرمایا ہے کہ مسلمانون کے ساتھ سخت عداوت کرنے والے یہودی نہین یا مشرک اور وہ لوگ جو اپنے آپ کو نصارا کہتے ہین محبت کرنے کی یہ وجہ ہے کہ وہ عالم ہین اور وہ درویش ہین اور وہ تکبر نہین کرتے۔

سیپارہ نمبر ۷ رکوع نمبر ۵ پاؤ نمبر ۲ مین وہ قصہ ہے کہ جو حضرت عیسیٰؑ کے پیدا
ہونے پر اون کے حواریون مین مشہور ہو گیا تھا کہ حضرت عیسیٰؑ بہی خدا ہین
اور حضرت مریم بہی خدا ہے اور ایک خدا تیسرا ہے خداوند کریم نے اون سے
پوچھا کہ تو نے یہ مشہور کیا ہے کہ مین بہی خدا ہون اور میری مان بہی خدا ہے
حضرت عیسیٰؑ نے عرض کی کہ تیری ذات پاک ہے مجھکو کیا ہو گیا تہا کہ مین ایسا
کہتا جو میرا حق نہ تہا اور تو دل کے ارادے کو جانتا ہے اور تیرے ارادہ کو
مین نہین جانتا اور غیب بہی تو جانتا ہے مین نہین جانتا مین نے تو صرف لوگون کو
یہ کہا ہے کہ اوس خدا کی عبادت کرو جو تمہارا بہی خدا ہے اور میرا بہی خدا ہے۔
پیغمبرون کے ساتھہ اکثر یہ واقعہ پیش آتا رہا ہے کہ اون کی اُمتین اون کے
ساتھہ ہنسی کیا کرتی تہین اور اون سب کی عاقبت خراب ہے۔
سیپارہ نمبر ۷ رکوع نمبر ۲ کو ملاحظہ کرو۔ پھر سیپارہ نمبر ۷ رکوع نمبر ۷ پاؤ نمبر ۲
کو ملاحظہ کرو جسمین یہ فرمایا گیا ہے کہ اگر خداوند کریم تمہارے ساتھہ سختی کرے
تو کوئی ہٹانیوالا نہین مگر وہی خداوند کریم اور وہ خداوند کریم ہر شئے پر قادر ہے
سیپارہ نمبر ۷ رکوع نمبر ۱۴ پاؤ نمبر ۳ کا ملاحظہ کرو اوس مین حضرت ابراہیمؑ کا
ایمان لانا اور باپ کو کہنا کہ تم گمراہی پر ہو اور ستارون اور چاند اور سورج
کو دیکہہ کر یہ کہنا کہ یہ خدا ہین اور جب وہ ڈوب جاوین تو کہدینا کہ یہ ہمارے خدا
نہین اور صرف یہ توجہ کرنا کہ خدا میرا وہ ہے جس نے تمام زمین اور ستارون
اور چاند اور سورج اور تمام آسمان اور زمین کو بنایا اور قطعی شرک سے انکار کرنا
ایسا قصہ ہے کہ جس سے اہل دانش بہت بصیرت حاصل کر سکتے ہین۔ اسکے آگے
سیپارہ نمبر ۷ رکوع نمبر ۱۶ پاؤ نمبر ۳ مین اون لوگون کا ذکر ہے کہ جو خدا کریم پر جھوٹہہ
باندہتے ہین یا کہتے ہین کہ ہمکو وحی آتی ہے جو درحقیقت ہمین نہین آتی یا کہتے

ہین کہ جسطرحکا قرآن شریف اوترا ہے اوسکا دوسرا قرآن شریف اوتار سکتے ہین وہ
وہ وقت قریب ہے کہ فرشتے اون کی جان نکالین گے اور اونپر بیہوشی موت کی
طاری ہوگی اور ذلت اوٹھاکر وہ مرینگے کیونکہ وہ خدا کریم پہ جہوٹھ کہتے تہے
اوس ضمن مین سیپارہ نمبر ۷ رکوع نمبر ۱۲ پاؤ نمبر ۳ مین خدا نے یہ فرمایا ہے کہ تم میری
طرف صرف اکیلے آؤگے جیسا کہ مین نے تم کو پہلی دفعہ پیدا کیا تہا۔

سیپارہ نمبر ۸ رکوع نمبر ۵ پاؤ نمبر ۲ مین خدا کریم نے یہ ہدایت فرمائی ہے
کہ مین نے تمپر جو حرام کیا ہے وہ تم کو بتلاؤن سب سے تمپر شرک حرام ہے اور دوسری
یہ نصیحت ہے کہ اپنے مان باپ کے ساتھہ احسان کرو اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو کیونکہ
مین تم کو اور اون کو رزق دینے والا ہون اور بڑے کام نہ کرو۔

سیپارہ نمبر ۸ رکوع نمبر (۵) پاؤ نمبر (۲) مین یہ حکم ہے کہ کسی یتیم کا مال نہ کہاؤ
اور نہ اوسکے مال کے نزدیک جاؤ اگر جاؤ تو کسی نیک طریقہ پر جاؤ اور پورا کرو عدل
اور تول اور انصاف۔ ہم کسی نفس کو تکلیف نہین دیتے مگر اوسقدر تکلیف کہ وہ اوٹہا سکے

سیپارہ نمبر ۸ رکوع نمبر ۶ پاؤ نمبر ۴ مین یہ حکم اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو خداوند
کریم نے فرمایا کہ تم کافرون سے کہدو کہ خدا نے مجہہ کو بڑا محکم دین اور وہ دین جو
قایم رہنے والا ہے اور ابراہیم کا دین ہے اوسپر قایم کیا اور ابراہیم مشرکین مین
سے نہ تہا اور میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور مرنا صرف خدا کے واسطے
ہے کہ اوسکا کوئی شریک نہین اور مین اسی کام کیواسطے بنایا گیا ہون۔

سیپارہ نمبر ۸ رکوع نمبر ۶ پاؤ نمبر ۲ مین عیسائیون کے عقیدہ کے خلاف یہ حکم ہے کہ
کوئی آدمی ایک دوسرے کا بوجہہ نہین اوٹہا سکتا۔

سیپارہ نمبر ۸ رکوع نمبر ۱ پاؤ نمبر ۳ مین یہ حکم ہے کہ جسوقت تمہاری اجل آویگی ایک ساعت
کم و بیش نہ ہو سکے گی۔

سیپارہ نمبر۸ رکوع نمبر۱۳ پاؤ نمبر۳ مین خداوندکریم نے اپنی صفت فرمائی ہے اور یہہ حکم فرمایا ہے کہ تمہارا وہ خدا ہے کہ جسنے آسمان زمین کو چھ دن مین پیدا کیا ہے۔

سیپارہ نمبر۸ رکوع نمبر۱۳ پاؤ نمبر۳ مین یہ ہدایت ہے کہ خدا کی عبادت کرو بڑی زاری کے ساتھ اور چوری کرو یعنے پوشیدہ عبادت کرو۔

سیپارہ نمبر۹ رکوع نمبر۹ پاؤ نمبر۲ مین حضرت موسےٰ کا اپنے عصا کے ساتھ ایک جگہ ضرب لگانا اور اوسمین بارہ چشمے پیدا ہوجانے اور بارہ جگہ پانی پینے کیواسطے اوس قوم کا تقسیم ہوجانا اور بادلونکا اون کے سر پر سایہ کرنا اور من اور سلوا اون کے کہانے کو اوترنا اور اونکا کھانے سے انکار کرنا مذکور ہوا ہے۔ انقلاب بادشاہی صرف خداوندکریم کے حکم سے ہوتا ہے۔ خداوندکریم نے سیپارہ نمبر۹ رکوع نمبر۴ پاؤ نمبر۱ مین صاف فرمایا ہے کہ زمین کی ہے جس کو وہ چاہے اوسکو وہ بخشدیتا ہے۔

سیپارہ نمبر۹ رکوع نمبر۱ پاؤ نمبر۳ مین خدا نے فرمایا ہے کہ ہم نے آدمی انسان اور جن ایسے بہی پیدا کئے ہین کہ جو دوزخ مین ڈالے جائینگے اور ہم نے اون کو ایسے دل دیئے ہین کہ اون دلون کے ساتھ وہ کچہہ نہین سمجھتے اور ایسی آنکھین دین ہین کہ اون آنکھون کے ساتھ وہ دیکھہ نہین سکتے اور ایسے کان دیئے ہین کہ اون کانون کے ساتھ وہ کچہہ سن نہین سکتے۔ وہ چارپایون کیطرح ہین بلکہ اونسے بہی زیادہ گمراہ اور غافل۔ پہر کافرون نے پیغمبر خدا سے سوال کیا کہ آپ تبلایئے کہ قیامت کب آویگی۔ آپنے اونسے فرمایا کہ یہ بات کو خداوندکریم جانتا ہے اور اوسکا وقت بہی وہی جانتا ہے تم کو اچانک آجاویگی اور مین اپنی ذات کیواسطے نفع نقصان کا مالک نہین ہون اگر ایسا ہوتا تو سب نیکیان اپنے واسطے مین جمع کرلیتا اور میرے واسطے کوئی برائی نہ پہونچتی مین تو صرف تم کو ڈرانے والا اور بشارہ دینے والا ہون صرف اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین۔

سیپارہ نمبر۹ رکوع نمبر۱۴ پاؤ نمبر۳ مین خداوندکریم نے یہ فرمایا ہے کہ میرا ذکر کرو تم اپنے

نفسون کے ساتھہ بہت زاری سے مگر بلند آواز کے ساتھہ ذکر نہ کرو دن کو بھی ذکر کرو اور رات کو بھی ذکر کرو اور غافلون سے نہ ہو۔

سیپارہ نمبر ۹ رکوع نمبر ۱۵ پاؤ نمبر ۳ مین خداوند کریم نے یہ فرمایا ہے کہ ہر فعل کا فاعل حقیقی صرف خداوند کریم ہے اور بندہ فاعل مجازی ہے اور جس کام کو چاہے خداوہ انجام کو پہونچتا ہے۔

سیپارہ نمبر ۱۰ رکوع نمبر ۲ پاؤ نمبر ۱ کو ملاحظہ کرو مگر خدائی قانون قدرت جس پہ نظام جہان کا قایم ہے یہ ہے کہ جو چیز خداوند کریم اپنے بندون کو دیتا ہے وہ اون سے واپس نہین لیتا گویا اون کے واسطے وہ ہمیشہ رہے گی مگر جب تک وہ قوم اپنے نفسون کو خود خراب نہ کر لیوے اوسوقت تک وہ نعمت واپس نہین ہوتی جب وہ اپنے آپ کو خود خراب کر لیوین تو پھر لاچاری سے خداوند کریم واپس لیتا ہے کہ جو غلطیون سے واپس لی گئی اور محمد شاہ اور بہادر شاہ پیدا ہوئے اور اون کے عمال اس قدر خراب ہو گئے کہ خداوند کریم کو اون سے وہ بادشاہی اپنی بخشی ہوئی لینی پڑی پھر خدا نے اپنے پیغمبرون کو یہ حکم بھیجا کہ تم لوگون کو فہمایش کردو اگر اون کو اپنے باپون کے ساتھہ اور اپنے بیٹے اور اپنے بہائیون کے ساتھہ اور اپنی عورتون کے ساتھہ اور اپنی برادری کے ساتھہ اور اوس مال کے ساتھہ جو تمنے کمایا ہے اور اوس سوداگری کے ساتھہ کہ جس کے بند ہونے سے تم ڈرتے ہو اور اون مکانون کے ساتھہ جنکو تم پسند کرتے ہو رہتے کیواسطے تم کو عزیز ہون خدا سے اور اوسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور فی سبیل اللہ جہاد کرنے سے تو تم راستہ دیکھتے رہو جب تک کہ خدا کا حکم تمہارے ان کامون کے بدلے نہ پہونچے یہ آیت سیپارہ نمبر ۱۰ رکوع نمبر ۹ پاؤ نمبر ۲ مین درج ہے۔

اس دنیا مین بہت سے لوگ ایسے ہین کہ جنہون نے خدا کی محبت کو ان سب

باتون سے جو اس آیت مین مذکور ہین چہوڑ کر صرف خدا کو برگزیدہ کیا اور اوس کے ساتھ محبت رکہی اور اوسکی تعمیل کی اور تقوے اور پرہیزگاری اختیار کی اور صبح و شام عبادت مین مشغول رہے اور دنیا کی کسی چیز کی طرف اون کی توجہہ نہ ہوئی اور سخت مجاہدات کر کے وہ نفس امارہ پر غالب آئے اور اپنے نفس کو نفس مطمئنہ بنا یا وہ خدا کے بندون مین شمار ہوئے اور ایسے ہی لوگ ہین جنسے معجزات اور کرامات سرزد ہوئے ہین اور ان کے علاوہ جو گروہ ہے وہ مطالب مین ناکام ہین۔ نصارا کا ذکر اسکے آگے ہے جنہون نے کہا مسیح بیٹا خدا کا ہے اور یہ اونکا کہنا صرف اپنے موہنہ کی باتین ہین اور ان کی مثال پہلے کا ذکر ر چکے ہین کہ جو احبارون اور رہبانون کی خدمت کرتے ہین اور خدا کی طرف توجہہ نہین کرتے تہے اور خدا نے کوئی حکم نہین بہیجا کہ کسی خدا کی سوائے اوس خدا احد کے سوا پرستش کرین اور وہ پاک ہے کہ اوسکے ساتہہ کوئی شریک گردانا جاوے اسکے آگے سیپارہ نمبر ۱۱ - رکوع نمبر ۹ - پاؤ نمبر ۳ - مین خدا نے فرمایا ہے ہر امت کے واسطے ہمنے ایک رسول بہیجا جس وقت اونکا رسول اونکے پاس پہونچا تو اون کے مابین تنازعہ تہے وہ اوس نے انصاف کے ساتہہ فیصلہ کئے اور لوگون پر کچہہ ظلم نہین ہوا۔

اسکے بعد سیپارہ نمبر ۱۱ رکوع نمبر ۱۲ پاؤ نمبر ۱ - مین خداوند کریم طوفان نوحؑ کا ذکر کیا ہے کہ حضرت نوحؑ نے ایک کشتی بنائی وہ بڑی لمبی اور بڑی چوڑی تہی اور اسمین ہر ایک قسم کے مخلوقات کا جوڑہ - جوڑہ داخل کیا اور اوسنے کہا کہ سوار ہو جاؤ اس مین اور خدا کے نام پر ہے اسکا جاری ہونا اور پار پہونچنا تحقیق خدا میرا بہت غفور ہے اور بہت رحم کرنے والا ہے وہ کشتی دریا کی موجون مین چل رہی تہی جیسے پہاڑ اوسوقت حضرت نوحؑ نے اپنے بیٹے کو جو کنارہ پر بیٹہا ہوا تہا آواز کی کہ

آئے بیٹے بیٹے کے ساتھ سوار ہو جا اور کافرین شامل نہ ہو مگر اوس بیٹے نے شامل ہونا منظور نہ کیا اور اپنی قوم کے ساتھ غرق ہو گیا جب طوفان بہت بڑہگیا اور سب کافر غرق ہوگئے تو خدا نے صرف زمین کو حکم دیا کہ اے زمین تو اپنا پانی نگل جا اور اے آسمان تو اپنا پانی نہ برسا ان دو حرفونسے طوفان بند ہو گیا اور پانی سب زمین نگل گئی اور آسمان نے برسانا بند کر دیا جو حکم طوفان بند کرنے کے باب مین قرآن شریف مذکور ہے وہ یہ ہے کہ وقیل یا ارض ابلعی ماءک ولیاسماء اقلعی وغیض الماء وقضی الامر یہ آیت سیکڑون فصاحتون اور بلاغتون سے مملوک ہے اس آیت کو سنکر ایک جاہل عرب کا سجدہ کرنیکا ذکر اوپر لکہا گیا ہے کہ اوس عربنے اسکی فصاحت اور بلاغت کو سجدہ کیا تہا۔

سیپارہ نمبر ۱۳ رکوع نمبر ۹ پاؤ نمبر ۳ مین خدا اپنے نیک بندون کا ذکر کرتا ہے کہ جو لوگ ایمان لائے ہین اوس ایمان لانیکے باعث سے اون کے دل تسلی پکڑ جاتے ہین خدا کے ذکر کے ساتہہ اور یہ بات درست ہے کہ خدا کا ذکر کرنے سے دلون کو تسلی ہوتی ہے پہر خدا نے مسلمانون کی کتاب اور باقی کتابین جو اور پیغمبرون پر نازل ہوئی ہین اون کا آپس مین مقابلہ کیا ہے اور ہر ایک کتاب منزلہ من السماء سے آپس مین تعریفین ہوئی ہین ایک انجیل یا توریت جو ایک سال طبع ہوئی دس بیس سال کے بعد پہر طبع ہوئی تو بہت سا فرق ایک دوسری مین ہو گیا۔ قرآن شریف کا یہ خاص معجزہ ہے کہ اوس کے نزول کو تیرہ سو برس گذر گیا جب سے حضرت عثمانؓ نے اسکو جمع کیا ایک زیر زبر کا اوس مین تفاوت نہین ہوا اور اس معجزہ کی وجہ یہ ہے کہ خدا نے جب اس قرآن شریف کو اوتارا تو یہ وعدہ کیا تہا اپنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ کہ ہمنے یہ ذکر تمہارے اوپر خود اوتارا ہے اور اسکے حفاظت کرنی ہمارے ذمہ ہے۔

سیپارہ نمبر ۱۴ رکوع نمبر ۱ پاؤ نمبر ۱ مین ملاحظہ کرو۔ اسکے آگے خداوند کریم ذکر کرتا ہے اون کافرون کا کہ جو آپس مین صورتون کے ناسون پر تمسخر کیا کرتے تھے ایک دوسرے کو کہتا تھا کہ مین صورت بکر ہونگا دوسرا کہتا کہ عنکبوت ہونگا اور تیسرا کہتا تہا معاہدہ ہونگا اور جب یہ بات پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچتی تھی تو وہ اس سے رنج ہوتے تہے تو خدا نے اونکا رنج دور کرنیکے واسطے یہ آیت فرمائی کہ آپ کو ایسی باتون کا رنج نہین کرنا چاہیئے بلکہ خداوند کریم کا حمد اور شکر کرنا چاہیئے اور خداوند کریم کو سجدہ کرنا چاہیئے اور خدا کی عبادت موت کے وقت تک کرنی چاہیئے۔

سیپارہ نمبر ۱۵ مین خداوندکریم اپنے پیغمبرون کو فرمایا کہ تم ان لوگون کو سمجھاؤ کہ جو کوئی نیک راہ پر چلیگا اوس کی ذات کو اوس سے فائدہ پہونچیگا اور جو کوئی گمراہی اختیار کریگا وہ اپنی ذات کے واسطے کریگا ایک بوجہ دوسرے پر نہین ڈالا جاویگا اور ہم کسی کو عذاب نہین دینگے جب تک کہ اوسکے واسطے پیغمبر نہ بھیج دیوین۔

سیپارہ نمبر ۱۵ رکوع نمبر ۲ پاؤ نمبر ۱ کو ملاحظہ کرو۔

پھر خداوند کریم نے اپنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف یہ آئیت بھیجی کہ سب سے پہلے تمہارا حق قریبیون کا ہے وہ ادا کرنا چاہیئے اور جو محتاج ہین اونپر بخشش کرو اور مسافرون پر بخشش کرو مگر ایسا نہین کہ دولت کو بکھیر کر اوڑاؤ کیونکہ بکھیر کر اوڑانیوالے شیطانون کے بھائی ہوتے ہین اور شیطان خداوند کریم کا ناشکر بندہ ہے۔

سیپارہ نمبر ۱۵ رکوع نمبر ۳ پاؤ نمبر ۱ مین سخت تاکید ہے کہ اگر تم عہد کرو تو اوس عہد کو پورا کرو کیونکہ جو عہد کرونگے اوسکے ایفا کرنے کی بابت تم سے بازپرس ہوگی اگر عہد

پورا نہ کیا گیا۔

سیپارہ نمبر ۱۵ رکوع نمبر ۳ پاؤ نمبر امین عاجزی اور انکسار کی بابت سخت تاکید ہے اور اوس آئیت مین آدمی ضعیفی اور ناطاقتی اور بے بس ہونے کی بابت فیمائیش ہوئی ہے کہ زمین پر تم اکڑ کر نہ چلو کیونکہ نہ تم زمین کو پھاڑ دو گے اور نہ تمہارا سر پہاڑون سے اونچا ہو جاوے گا اِس آئیت مین علم اخلاق کا بڑا اجز داخل ہے جس کے یہ معنے ہین کہ چلنے پھرنے مین بھی تواضع اور انکسار کو سامہنے رکھنا چاہیئے۔

سیپارہ نمبر ۱۶ امین خدا نے حضرت عیسٰے کا قصہ بیان کیا ہے بی بی مریم صاحب جب حاملہ ہوئی تو ایک آدمی کی شکل اسکو نظر آئی چونکہ وہ بی بی بہت پاک دامن تھی اِسواسطے اوس نے اوس شکل سے کہا کہ مین خدا سے پناہ مانگتی ہون تیرے ارادہ سے اگر خدا سے ڈر رکھتا ہے تو میرے سامہنے سے ہٹ جا اوس شکل نے جواب دیا کہ مین تمہارے خدا کا بھیجا ہوا ہون اور تمہارے واسطے بشارت لایا ہون کہ تمہارے گھر ایک لڑکا پیدا ہوگا بہت پاک۔ بی بی نے کہا کہ مجھکو کوئی آدمی چھوا نہین اور نہ مین بدکار تھی مجھے لڑکا کہان سے پیدا ہوگا آخر بی بی صاحبہ ایک کھجور کی جڑھ مین جا کر بیٹھ گئے اور وہان اون کو درد زہ شروع ہوئی اور حضرت عیسٰے پیدا ہوئے جب وہ پیدا ہو چکے تو اون کو آکر کہا کہ تم نے کیا طوفان بنایا ہے تمہارا باپ ایک نیک بخت آدمی تھا اور مان تیری بھی نیک بخت تھی۔ بی بی صاحبہ نے فرمایا کہ اسی سے پوچھو جو پنگوڑہ مین ہے حضرت عیسیٰ اوسی وقت بول اوٹھے کہ مین خداوند کریم کا بندہ ہون اور مین نبی ہون اور مین مبارک ہون جہان مین رہون اور مجھکو خدا نے حکم دیا ہے خداوند کریم کو یاد کرنے کا اور زکواۃ دینے کا جب تک مین زندہ رہون۔

سیپارہ نمبر ۱۷ رکوع نمبر ۲ کو ملاحظہ کرو بسیپارہ نمبر ۱۷ مین خداوند کریم نے اپنے واحدہٗ لاشریک ہونے کے باب مین ایک پختہ دلیل دی ہے کہ اگر کوئی

اور خدا میں سے سوا ہوتا تو دونون خدا آپس مین لڑتے اور ایک رہ جاتا یہ ایک بڑی دلیل ہے اور شیخ سعدی کا ایک قول اسکا ثبوت ہے۔ کہ دو بادشاہ در اقلیم نے گنجند۔ پھر خداوند کریم نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمایا کہ ہمنے تجہہ سے پہلے کئی پیغمبر بہیجے ہین اور اون کو یہ فہمایش کی تہی کہ اپنی امتون کو سمجہا دین کہ کوئی خدا نہین ہے مگر وہی ایک ذات پاک اسواسطے تم اوس کی عبادت کرو اور وہ خدا ہے کہ جسنے کوئی بیٹا نہین بنایا۔ پہر پروردگار نے جو حضرت ایوب کے ساتہہ گذرا تہا اور جسپر اوںہون نے بہت صبر کیا اور بہت تکالیف اوٹہائین جب اونکی تکلیف حد کو پہونچ گئی تو اونہون نے خدا کی جناب مین عرض کیا کہ اے خداوند مجہکو تکلیف پہونچی ہے اور تو رحمت کرنیوالا ہے ہمنے اوسکی دعا قبول کرلی اور اوسکو اوسکا گہربار دیدیا پسیپارہ نمبر ۱۷ ارکوع نمبر ۵ یا ۶ نمبر ۲ کا ملاحظہ کرو۔ اسکے بعد خدانے ذکر فرمایا ہے اون لوگون کا کہ جو اپنے گہرون سے نکالے گئے تہے ناحق! اور اون کے نکالنے کی یہ وجہ تہی کہ اونکا قول تہا کہ ہمارا خدا ایک خدا ہے۔ اگر خدا تعالے نہ ہٹاتا تو لوگون کو آپس کی لڑائی سے۔ تو وہ عبادت خانے جنمین خدا کا ذکر ہوتا ہے وہ سب گرجاتے اور مسجدین بہی گرجاتین۔ اس کے بعد خدا تعالے نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ اگر تجہکو کافر جہٹلاتے ہین تو تمسے پہلے بہی جہٹلا چکے ہین۔ نوح کی قوم حضرت نوح کو اور عادؑ اور ثمود کی اقوام بہی اپنے پیغمبرون کو جہٹلا چکے ہین۔ ابراہیم کی قوم حضرت ابراہیم کو اور لوط کی قوم حضرت لوط کو اور حضرت موسےٰ کی قوم حضرت موسےٰ کو پہر جب ہمنے اون کو پکڑا تو اون کے انکار کا خیال ہوا۔ پہر خدا تعالے نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ تو اپنی امت کو کہدے کہ وہ اپنے آپ کو یہ نہ سمجہیو کہ ہمنے تم کو بیکار پیدا کیا تہا نہ تمنے کوئی عبادت کی نہ ہماری طرف رجوع کیا خدا تعالے

مالک ہے اور کوئی عبادت کے لائق نہین سوا اسکے اور وہ خدا تعالےٰ ہے عرش کریم کا۔ پھر خدا نے اپنی تعریف فرمائی ہے کہ خدا تعالےٰ ہے روشنی آسمانون کی اور زمین کی اوس کی روشنی کی مثال ایسی ہے جیسے ایک گھر مین ایک طاق ہو اور اوس طاق مین چراغ رکھا ہو اور چراغ ہو ایک شیشہ کی قندیل مین اور قندیل اسقدر شفاف ہے کہ موتی کیطرح چمکتی ہے گویا وہ ستارا ہے کہ زیتون کے تیل سے روشن کیا جاتا ہے وہ شجرہ نہ شرق کیطرف ہے اور نہ غرب کیطرف اور اوس کا تیل اسقدر صاف ہے کہ اگر اوسکو آگ بھی چھوے تو خود ہی جل اوٹھے وہ نور کے اوپر نور ہے اور خدا تعالےٰ اپنے نور کیطرف جسکو چاہے راہ دکھاتا ہے۔ چند شعر اس آیت کے معنے مین ذکر کرنے کے لائق ہین۔ **بیت**

درظلمت عدم ہمہ بودیم بے خبر۔ نور وجود سرشہور از تو یافتم۔

مصرع۔ وجود جملہ اشیاء دلیل قدرت اوست۔

بیت۔ چو تو پنہا شوی از من ہمہ تاریکی وکفرم۔

چو تو پیدا شوی برمن مسلمانم بجان تو۔

نظم

ہستی کہ بذات خود ہویداست چو نور۔ ذرات کائنات ازو یافت ظہور۔

ہر چیز کہ از فروغ او افتد دور۔ در ظلمت نیستی بماند مستورہ۔

خدا کی ہستی تمام ہستیون سے بڑے درجہ کی ہے کیونکہ وہ ہستی خود بخود پیدا ہوئی ہے اور تمام ہستی اوسی کے نور سے پیدا ہوئین ہین ایک نظم اسکے حسب حال ہے۔ نظم یہ ہے۔

ہمہ عالم بہ نور اوست پیدا۔ کجا او گردد از عالم ہویدا۔

سیپارہ نمبر ۱۵ مین خدا نے فرمایا ہے کہ ہمنے حضرت موسٰی کی طرف کتاب بھیجی اور اوسکے بھائی ہارون کو اوسکا وزیر بنایا اور ہمنے کہا اون دونون سے کہ جو تم ایسی قوم کی طرف کہ تم کو جھٹلاتے ہین پس ہمنے جھٹلانے والون کو مارا اکھاڑ کر -

سیپارہ نمبر ۱۹ رکوع نمبر ۳ پاؤ نمبر ۲ کو ملاحظہ کرو - پھر خدا تعالے نے اپنے نیک بندون کی تعریف کی ہے اور فرمایا ہے کہ نیک بندے وہ ہین جو زمین پر بہت آہستہ چلتے ہین اور جسوقت اون سے کافر مخاطب ہوتے ہین تو ایسی نرم باتین کرتے ہین اون کے ساتھہ کہ اون کے دل نرم ہو جاوین اور اون کا کام کیا ہے کہ خدا تعالے کے ساتھہ وہ تمام رات گذاتے ہین سجدہ مین اور قیام مین ملاحظہ ہو سیپارہ نمبر ۱۹ رکوع نمبر ۴ پاؤ نمبر ۱ اسی آئیت کی تائید مین دوسری آئیت ہے کہ بندے خدا کے وہ نیک بندے ہین کہ جسوقت کسی شخص کا لغوہ کلام سنتے ہین تو وہ اوس سے کنارہ کرتے ہین اور اون سے کہتے ہین کہ ہمارے عمل ہمارے نصیب ہون اور تمہارے عمل تمہارے نصیب ہون اور ہماری طرفسے تمپر سلامتی ہو کہ ہم جاہلون سے ملنا نہین چاہتے پھر خدا نے اپنے پیغمبر کو یہ ہدائیت کی ہے کہ جس کو تو ہدائیت کرنا چاہتا ہے اوسکو تیری طرفسے ہدائیت نہین ہوسکتی مگر خدا جسکو ہدائیت کرنا چاہے ہدائیت کرسکتا ہے اور وہ خدا تعالےٰ جانتا ہے اون لوگون کو جو ہدائیت قبول کرنیوالے ہین اس کے آگے خدا اپنے پیغمبر کو فرماتا ہے کہ ہم نے وصیت کی اپنے ماں باپ کیساتھہ نیکی کا برتاؤ کرنے کی اور اگر تمہارے ساتھہ تمہارے ماں باپ اسبات کا زور دین کہ تو خدا کے ساتھہ دوسرے کسی کو شریک گردان کہ جس کا تجھکو کوئی علم نہین پس تو اون کا کہنا نہ مان کیون کہ میری طرف تم سب نے واپس آنا ہے اور مین تم کو جتلا دونگا کہ جو جو تم کرتے تھے -

ملاحظہ کرو سیپارہ نمبر ۲۰ رکوع نمبر ۱ پاؤ نمبر ۴ کو اور جن لوگون نے ہمارے ملنے کیواسطے بہت کوشش کی ہم اون کو اپنے ملنے کی راہین دکھلا وینگے تحقیق خدا اون لوگون کے ساتھ ہے جو نیک دل سے عمل کرتے ہین -

سیپارہ نمبر ۲۱ رکوع نمبر ۲ پاؤ نمبر ۱ مین پھر خدا نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ تم خدا کی نشانیان ڈھونڈتے ہو تو خدا کی یہ نشانی ہے کہ خدا نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا اور تمہارے رنگ ایسے پیدا کئے کہ ایک رنگ کے ساتھ دوسرا رنگ نہین ملتا اور یہ بڑی نشانی قدرت کی ہے۔ کہ کروڑہا مخلوقِ خدا کے رنگ ایک دوسرے سے مختلف ہین اور شکل و شباحت ایک دوسرے کے مخالف ہے اور اون کی زبان کی بولی مختلف ہے ایک بولی دوسرے کی بولی سے نہین ملتی اور یہ ایک بڑی نشانی قدرت کی ہے۔ جو لوگ سمجھدار ہین وہ انہین باتون سے خدا کی واحدانیت اور اوسکی قدرت کاملہ کو اچھی طرح معلوم کر سکتے ہین پھر خدا نے ایک بہت عمدہ نشانی یہ پیدا کی کہ آدمی رات اور دن مین سوجاتا ہے اور دن کو اپنی معاش کی تلاش کرتا ہے اور یہ بھی بڑی نشانیان ہین اون لوگون کیواسطے جو سمجھدار ہین۔

سیپارہ نمبر ۲۱ رکوع نمبر ۱۶ پاؤ نمبر ۳ کو ملاحظہ کرو جس مین خدا فرماتا ہے کہ اے پیغمبرؐ اوس وقت کو یاد کر کہ جس وقت ہم نے تمام پیغمبرون سے رسالت کے پہونچانیکا عہد لیا خاص کر تجھ سے اور حضرت نوحؑ سے اور حضرت ابراہیمؑ سے اور حضرت موسےٰؑ اور حضرت عیسےٰؑ ابن مریم سے پختہ اقرار لیا کہ خداوند کریم اون سچون سے پوچھے گا اون کی سچائی اور اون سے رسالت کے پیغام پہونچانے کے باب مین کہ اونہون نے کیا پیغام پہونچایا اور خدا تعالےٰ کافرن کے واسطے تیار کرے گا سخت عذاب -

سیپارہ نمبر ۲۲ رکوع نمبر ۱ پاؤ نمبر ۱ مین خدانے فرمایا ہے کہ اے پیغمبر تو اپنے گہروں والوں کو یہ بات کہدے کہ خدا کا یہ ارادہ ہے کہ تم کو تمہارے خدا مین سے ہر ایک بڑی بات دور کردیوے اور تم کو ایسا پاک بناوے کہ جو پاک بنانے کا حق ہے۔ اسکے بعد خدا نے پیدائیش کے وقت جو حال گذرا تہا بیان کیا ہے کہ جب آسمان زمین اور پہاڑ پیدا کئے اور خدا کی اطاعت اور شوق کو ہمنے پیش کیا کہ وہ اس بوجہ کو اوٹھا دین۔ اون سبنے انکار کیا کہ ہم اس بوجہ کو نہین اوٹھا سکتے۔ پھر اس بوجہ کو انسان نے اوٹھالیا اور انسان تہا اپنے حق مین مظلوم اور جاہل۔ شعر۔

آسمان بار امانت ... قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

خدا نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ آپ اپنی امت کو فہمائیش کرو کہ آپ کی امت سے جن لوگون نے گناہ کئے ہین اور اپنے نفس کو اصراف کیا ہے وہ خدا کی بخششون سے اور خدا کی رحمتون سے نہ امید نہون کیونکہ خدا تمام گناہ بخش دیگا اور خدا بخشش کرنیوالا اور رحم کرنیوالا ہے۔

سیپارہ نمبر ۲۳ رکوع نمبر ۳ پاؤ نمبر ۱ کو ملاحظہ کرو پھر خداوند تعالےٰ نے فرمایا اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ اپنی امت کو فہمائیش کردو کہ وہ نہ سجدہ کرین سورج کا اور نہ سجدہ کرین اوسی خدا کا کہ جس نے ان دونون کو پیدا کیا۔

سیپارہ نمبر ۲۴ رکوع نمبر ۸ پاؤ نمبر ۴ کو ملاحظہ کرو۔

آئندہ یہ بات ذکر کرنے کے قابل ہے کہ جب اکثر حصہ قرآن شریف کا نازل ہوا اور لوگ اوسکے مطابق عمل کرنے لگے اور عبادتین شروع کین تو وہ سب ملکر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو کچہ ہم کو آپنے سکہایا یا خدا کا راہ

بتلایا تو اس مین صرف ہمارا ذاتی نفع تھا کیونکہ ہماری عبادتون کے اجر ہمکو ملینگے اور خدا کی جناب سے بہت درجات نصیب ہونگے ہمنے آپ کی کوئی خدمت نہین کی اور نہ آپ کی تواضع کی ہے ہماری یہ التجا ہے کہ آپ اپنی کوئی خدمت ہمکو فرمادین۔ آپنے اس سوال کا جواب کوئی نہ دیا تہا اور منتظر تہے کہ حکم آلہی کیا ہوتا ہے حکم آلہی پہونچا کہ ان کو کہدو کہ مین تم سے اوس کا اجر نہین چاہتا مگر ایک یہ اجر چاہتا ہون کہ جو میرے اہل بیت ہین اون کے ساتہہ کبہی جہگڑا یا فساد نہ کرو اور اون کو دوست رکہو۔

سیپارہ نمبر ۲۵ رکوع نمبر ۱۲ پاؤ نمبر ۱ کو ملاحظہ کرو۔

اسکے بعد خدا نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور اون کے صحابیون کی تعریف فرمائی ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے خدا کا بہیجا ہوا رسول اور وہ لوگ جو اوسکے ساتہہ ہین سب کافرون سنکرون کے ساتہہ سختی کرنے والے ہین اور آپس مین ایک دوسرے کے ساتہہ رحم کرنے والے ہین جسوقت کوئی اون کو دیکہے تو یا وہ رکوع کرتے ہونگے یا سجدہ کرتے ہونگے اور خدا کا فضل اور خدا کی رضا مندی ڈہونڈتے ہونگے اور سجدہ کے نور سے اون کی پیشانیین نورانی ہونگی یہ مثال ہمنے اون کی توراۃ مین بیان کی ہے اور مثال اون کی انجیل مین یہ ہے کہ یہ قوم مانند ایک کہیتی کی ہے کہ وہ اپنی سے انگوری نکالتی ہے اور پہر وہ آپس مین ملجاتی ہے پہر اسکے نیچے کی زمین نہین نظر آتی وہ بوٹہ مار کر سرو قد کہڑی ہوجاتی ہے اس حدتک کہ جس نے بوئی تہی وہی خود تعجب مین رہجاتا ہے اور ایسی جلدی ترقی ہمنے اون کو اسواسطے دی ہے کہ کافر لوگ تعجب مین رہجا دین اون کی دولت پہر جب ہرقل بادشاہ روم کے پاس صحابون نے دو تین سفیر بہیجے تو اون سفیرون کی یہ حالت تہی کہ موٹے کپڑے اور پیرون مین ٹوٹی

بھاری جوتیاں یا کھڑیاں اور تلوارین رسون کے ساتھ باندہی ہوئین وہ بادشاہ کے مکان پر جب پہونچے تو مکان کے دربان موجود تھے اونہون نے اون کو روکدیا وہان کھڑے رہے اور بادشاہ کے پاس دربانون نے جاکر عرض کیا کہ عرب کے سفیر آئے ہین اگر اجازت ہو تو اندر آجا دین۔ حکم ہوا کہ تلوارین اور سوٹے لیلو اور اندر آنے دو۔ جب دربانون نے تلوارین اور سوٹے اون سے مانگے تو اونہون نے انکار کیا اور کہا کہ تلوارون سے ہم کبھی رات دن جدا نہین ہوتے اگر اجازت ہو تو یہ ساتھ لادین ورنہ ہم واپس جاتے ہین پھر بادشاہ نے اون کو اجازت دی کہ جس حال مین وہ آتے ہین آنے دو۔ چنانچہ وہ روبروے بادشاہ کے گئے اور جاکر کہا کہ سلام ہو اوس شخص پر جو سید ہے راستہ کی تابعداری کرتا ہے۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ بیٹھ جاؤ وہان فرش بہت بیش قیمت بچھا ہوا تہا۔ وہ فرش پر نہ بیٹھے بلکہ فرش کو اٹھاکر زمین پر بیٹھے بادشاہ نے کہا تمنے فرش اوٹھا کر زمین پر بیٹھنا کیون اختیار کیا اور فرش پر کیون نہین بیٹھے تو اونھون نے کہا کہ ہمارے قرآن مین یہ حکم ہے کہ والارض فرشناها فنعم الماہدون۔ اسکے معنی یہ ہین کہ زمین کو ہمنے فرش بچھایا ہے پھر ہم اچھا فرش بچھانیوالے ہین ہمنے خدا کا فرش چھوڑ کر آپ کے فرش کو پسند نہین کیا اسلئے ہم وہان نہین بیٹھے۔ بادشاہ نے پوچھا کہ اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا حال بیان کرو تو اونہون نے کہا کہ آپکے سامنے بیان کرنا کچھہ ضرور نہین کیونکہ آپ اہل کتاب ہین اور خدا نے فرمایا ہے کہ اہل کتاب آپ کو ایسا جانتے ہین جیسا کوئی اپنی اولاد کو جانتا ہے آپ اپنی کتابون سے پڑھکر اون کی حالت کو بخوبی جانتے ہین پھر آپکے پاس اون کا حال کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ بادشاہ نے فرمایا کہ آپ کی کتاب مین جو اون کا حال ہے اور اون کی قوم کا حال اوسکو ہم سننا چاہتے ہین۔

سیپارہ نمبر ۲۶ رکوع نمبر ۱۳ پاؤ نمبر ۱۳ مین ملاحظہ کرو۔ پھر خداوند تعالے نے غیبت بند کرنے کیواسطے ایسا حکم بھیجا کہ اگر کوئی عقلمند آدمی یا فہمیدہ آدمی غیبت کرنے کا عادی ہو تو وہ آدمی اوس آیت کو پڑھکر غیبت کرنی چھوڑ دے اور اوس آیت کے یہ معنے ہین کہ آیا دوست رکھتا ہے تم مین سے کوئی شخص کہ اپنے بھائی کا گوشت کھاوے اور وہ بھائی مرا ہوا ہو پس چاہیئے کہ تم اس بات سے کراہت کرو اور توبہ کرو اور تقوہ کرو خدا کے ساتھ کیونکہ وہ رحم کرنے والا ہے۔

سیپارہ نمبر ۲۶ رکوع نمبر ۱۴ پاؤ نمبر ۳ کا ملاحظہ کرو۔ پھر سیپارہ نمبر ۲۷ مین پروردگار نے اپنی شان کی بابت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم صاحب کو فرمایا کہ تمہارا خداوہ خداوند کریم ہے جو پہلے بھی وہی تھا اور آخر بھی وہی ہوگا اور ظاہر بھی وہی ہے اور ہر شئے پر قادر ہے اور ہر شئے کا علیم ہے اور وہ خداوہ خدا ہے کہ جس نے آسمان اور زمین سات روز مین پیدا کئے سیپارہ نمبر ۲۷ رکوع نمبر ۱۶ پاؤ نمبر ۴ کو ملاحظہ کرو۔

سیپارہ نمبر ۲۸ مین پروردگار فرماتا ہے کہ اگر یہ قرآن شریف جو ہمنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر اوتارا ہے کسی پہاڑ پر اوتارتے تو وہ پہاڑ دب جاتا اور پھٹ جاتا خداوند تعالے کے خوف سے سیپارہ نمبر ۲۸ رکوع نمبر ۵ پاؤ نمبر ۲ کا ملاحظہ کرو۔

پھر خداوند کریم نے قرآن شریف مین یہ ذکر فرمایا ہے کہ جب حضرت عیسٰے نے بنی اسرائیل سے کہا کہ مین رسول ہون تمہاری طرف بھیجا ہوا اور مین توراۃ کی تصدیق کرتا ہون کہ وہ بھی خدا کی کتاب ہے اور حضرت موسٰے پر نازل ہوئی تھی اور مین تم کو خوشخبری سناتا ہون کہ میرے بعد ایک پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم آویگا اوسکا نام احمد ہوگا۔ سیپارہ نمبر ۲۸۔ رکوع نمبر ۹۔ پاؤ نمبر ۳ کا ملاحظہ کرو۔

سیپارہ نمبر ۲۹۔ اس سیپارہ مین اوس آیت کا ذکر کرنا مناسب ہے کہ جس کو مفسرین حضرت علیؑ اور اہل بیت کی شان مین بیان کرتے ہین اور وہ قصہ مسطر جو ہے کہ ایام روزہ کے تہے اور تمام اہل بیت نے روزہ رکہا ہوا تہا جب افطار کا وقت قریب آیا تو ایک مسکین نے آکر سوال کیا اہل بیت نے خود کچہہ نہ کہایا اور اوسکو کہانا دیدیا دوسرے روز پہر روزہ رکہا اور جب افطار کا وقت قریب آیا تو ایک یتیم نے سوال کیا تو سب اہل بیت نے خود کچہہ نہ کہایا اور اوسکو کہانا دیدیا تیسرے روز کا کہانا بہی اور ایک قیدی نے سوال کیا اور اونہون نے اوس قیدی کو کہانا دیدیا اور خود کچہہ نہ کہایا اور یہ بہی کہدیا کہ ہم تمکو دیتے ہین صرف خدا کی خوشنودی کی وجہ سے ہم اسکا بدلہ تمسے کوئی جزا یا شکر نہین چاہتے سیپارہ نمبر ۲۹ رکوع نمبر ۱۸ پاؤ نمبر ۳ کا ملاحظہ کرو۔

سیپارہ نمبر ۳۰ مین خدا نے یہ ہدایت فرمائی ہے کہ جس شخص نے عمر بہر خدا کے خوف سے اپنے نفس کو ہوا سے روکا بہشت اوسکا گہر ہے سیپارہ نمبر ۳۰ رکوع نمبر ۳ پاؤ نمبر ۱ کو ملاحظہ کرو۔

پہر خدا نے اون لوگون کی تعریف کی ہے کہ جنکو اوس نے نفس مطمعنہ عطا کیا تہا اور اوسکو یاد فرمایا ہے کہ اے نفس مطمعنہ تو رجوع کر اپنے خدا کی طرف ایسی حالت مین کہ تو خود بہی راضی ہے اور تو نے ایسے کام کئے ہین جو ہم کو بہی راضی کرنیوالے تہے ہمارے خاص بندون مین داخل ہو اور ہمارے بہشت مین داخل ہو۔ ملاحظہ کرو سیپارہ نمبر ۳۰ رکوع نمبر ۱۴۔ پاؤ نمبر ۲ کو قرآن شریف کے آخیر خدا نے وہ اپنے اوصاف بیان کئے ہین کہ جو مخلوق مین وہ اوصاف ہین اور وہ صفتین یہ ہین کہ کہدے تو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو کہ ہمارا خدا وہ خدا ہے کہ اوسکے ساتہہ دوسرا کوئی خدا نہین صرف وہ اکیلا ہے۔

اب مجھکو پہلے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ آریہ کا مذہب جسکو وید دن ہے ایجاد شدہ بیان کیا جاتا ہے اور جسکے بانی دیانند سرستی مہاراج تہے وہ مذہب سب کتب سماوی کے برخلاف ہے نہ توراۃ مین اوس کی کوئی نظیر ہے نہ انجیل مین نہ زبور مین. نہ قرآن شریف مین ان سب آسمانی کتابون مین ایک خدا ہے اور باقی سب جہان اوسکا پیدا کیا ہوا نہ مہادیو ہے اور نہ لشن ہے نہ گنیش ہے نہ دیوی ہے اور نہ دیوتا ہین آدم سے لیکر محمد صلے اللہ علیہ وسلم تک ایک ہی دین گذرا ہے کہ لاکہون پیغمبر جو گذر چکے وہ خدا کو واحدہ لاشریک سمجھتے رہے اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیا اور اوتار اوسی کے حکم سے اپنی کرامات اور معجزات دکہاتے رہے جیسے کرشن جی کے معجزات اور ہندو سب اوسکے قائل ہین اور جیسے توراۃ کے نبیون کے معجزات ہین اور یہودی سب اون کے قائل ہین اور جیسے حضرت عیسےٰ کے معجزات ہین اور نصارانی اون کے سب قائل ہین اور جیسے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات ہین اور اون کے اولیاؤن کے اور مسلمان سب معجزات اور کرامات کے قائل ہین۔ آریہ لوگ معجزات اور کرامات کے قائل نہین ہین اور مین خیال کرتا ہون کہ آریہ لوگ اس جہان کی مخلوق کا کوئی حصہ ہی نہین ہین۔ اتنی کم تعداد آدمی جو دنیا مین سے بہت خفیف حصہ ہون دنیا کی سب باشندگان کو ملیچھ یاپی دین کہین اور اپنے مذہب کو ڈوڈو کی طرح جو ایک کہوئین مین بیٹھا ہوا تمام دنیا کی دریائے اور سمندر سے اوس کوئین کو بڑا سمجھے تو صرف اوس کی ناواقفیت کی دلیل ہے۔ آریہ مذہب کے واسطے تو صرف اسقدر لکہنا کافی ہے۔

اب سناتن دہرم کیواسطے کچھہ تحریر کرنا مناسب ہے ہندو صاحبان پرمیشر کو نرنکار کہتے ہین اور اون کے سب اوتار اوسی نرنکار کی تلاش مین رہے

اور اوسی کی پرستش ہے اوہنون نے بڑی بڑی مدارج حاصل کی مگر اوسکو کسی نے نہین دیکھا اور نہ وہ کسی کو ملا اور نہ ملنے کی لایق ہے۔ کیونکہ وہ ایسی ذات پاک ہے کہ وہ انسانی ادراک سے باہر ہے۔ ہندو صاحبان کا مذہب مین نہین کہتا کہ وہ جہوٹہہ ہے یا غلط ہے یا اوس مذہب کے رہنے والون کو نجات نہو گی مگر اسقدر لکھنا ضروری ہے کہ اوس مذہب کے عجایبات آتے ہین۔ کہ معمولی عقل فراست کے عقلون مین نہین آسکتے سب سے پہلے اون کا یہ بات قرار دینا کہ نظام دنیا کے واسطے خدا نے کئی ایک کارکن مقرر کئے ہین اور ہر ایک کے ذمہ دنیا کا ایک کام لگایا ہوا ہے مہاندیو کا ذمہ ہے کہ وہ دنیا کو پیدا کرے بشن کا ذمہ ہے کہ وہ دنیا کی پرورش کرے اور دنیا کو رزق پونچا وے۔ اندر کا ذمہ ہے کہ وہ مینہ برسا دے اور فصل کو اوگا وے برہما کا ذمہ ہے کہ انسان اور حیوان کو دنیا سے اوٹھا دے یا دنیا مین جو چیز ہے اوسکو فناہ کرے۔ اب اس بات سے بڑا تعجب ہوتا ہے کہ تمام دنیا اس بات کی قایل ہے کہ جسوقت خدا نے دنیا کو پیدا کرنا چاہا تو صرف کُن کے کہنے سے تمام مخلوقات پیدا ہو گئی۔ اور سب کتب سماوی اس بات کے قایل ہین کہ جو جہان اوسوقت آسمان زمین۔ سمندر۔ پہاڑ و جنگل۔ سورج۔ چاند۔ سیارہ۔ ذرات موجو ہین وہ سب اوسی خدا نے سات دن مین بنائے۔ پھر اوس خدا کو کیا ضرور تہا کہ اہلکار پیدائش موت وغیرہ کا مقرر کرتا۔ دوسرا اعتراض اس مذہب بادی النظر یہ وارد ہوتا ہے کہ خدا کی مخلوق سب یکسان ہے اوسکے آگے ایک گدا گر اور ایک شہنشاہ برابر ایک درجہ کے آدمی ہین سب آدمیون مین سے جو اوس کی یاد کرنیوالا ہے اوسکو وہ عزیز ہے اور اوس کی خاطر بہی عزیز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک لاکہ کئی ہزار پیغمبر اوسنے بنائے اور اوہنون نے اوس کی یاد کی اور اپنے یاد کرنے کے بدلے یہ درجہ پایا۔ یہ اس سارے مسئلہ پر دلیل ہے آیت یہ ہے

وان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ۔ اسکے معنی یہ ہین کہ خدا کی نزدیک ہمارے بہین سے وہ آدمی بزرگ آدمی ہے کہ جو اوسکی بہت یاد کرنیوالا اور بہت پرہیزگار ہو۔ اور سب کتب سماوی مین جنکا حال مین پیچہے لکہہ چکا ہون وہی لوگ جو اس آیت کے موافق گذری ہین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم یا اولیا یا اوتار پہر معلوم نہین ہوتا کہ کیا وجہ ہے کہ ہندو صاحبان نے چار گروہ مقرر کئے۔ ایک گروہ کا نام چہتری رکہا اون کا یہ کام ٹھہرایا کہ وہ صرف لڑائیون کا کام رکہین اور شمشیر چلاوین اور شکار مارین۔ دوسرے گروہ کا نام وئیش رکہا اور اوس کی یہ خدمت مقرر کی کہ وہ زراعت کرین یا کپڑا بناوین یا کوئی اسباب آرام وہ دینا کا بناوین۔ تیسرے کا نام شودر رکہا کہ وہ صرف ناقص خدمت کا کام کرین۔ چہارم کا نام برہمن رکہا کہ وہ صرف خدا کی یاد کرین۔ ہر ایک آدمی خدا کا بنایا ہوا اور سب کو بنایا گیا صرف اس غرض کے واسطے کہ وہ خدا کو یاد کرین پہچانین اور اون کے مابین یہ تفریق کرنی تعجب انگیز ہے۔ تیسرا اعتراض یہ ہے کہ اوحام پرستی اس ہدایت مین حد سے بڑہکر ہے پیپل کا درخت کسی شخص کا نہ بہلا کرسکتا ہے اور نہ برا تلسی کسی کو کیا کرسکتی ہے کہ جس شخص کے اولاد نہ ہو وہ تلسی کی شادی کرتا ہے اور اوسکا وسیلہ ایزادی اولاد کا بناتا ہے اولاد دینی خدا کا کام ہے نہ کہ پیپل و تلسی کا کام ہے ایسے سب درخت ہین مگر اون کی کوئی پرستش نہین ہے پہر وجہ تفضیل کی کیا ہے۔ اسی اعتراض یہ ہے کہ اہل ہندون نے بت بنا کر اون کے آگے عبادت شروع کی کہ یہ بت ہمکو خدا کی جانب پونہچادین گے حضرت ابراہیم کا قصہ مین نے پہلے لکہہ دیا ہے کہ اونہون نے سب بتون کو توڑ ڈالا اور اوس راجہ یا بادشاہ کے جواب دہ ہوگئے اور اون کو آگ مین ڈالا گیا اور اونہون نے سوائے خدا کے بہیجے ہوئے فرشتون کے التجا نہ کی جب جبرائیل آپکے پاس پونہچے اور اونہون نے

جواب دیا کہ (حسبی عن سوالی علمہ بحالی) اسکے معنی یہ ہین کہ خدا کی جناب مین میرے سوال کرنے سے اوسکا جاننا اس بات کو کہ میرا کیا حال گذرتا ہے بہت بہتر ہے خدا کی واحدانیت کا قائل ہونا اور اوسکا ہر خیر و شر کا فاعل ہونا اس طرح سمجھنا چاہیے جیسا کہ ابراہیم نے سمجھا۔ پھر و بوتا دیوی شب تنگ۔ ٹھاکر اور دیوا دیو اور رکہی گنیش ایسے خدا کو چھوڑ کر کس طرح سر جھکانے کے لایق ہو جاسکتے ہین۔ اب مجھکو اس امر کا ذکر کرنا ہے کہ ہندو صاحبان مین جو یہ مسئلہ ہے کہ آدمی اپنے اعمال کے بدلے کوئی نہ کوئی جون بہو گتتے ہین اور پھر اوس جون مین جو عمل وہ کرین اوسکا بدلہ ملتا ہے اور دوسری تبدیل ہوتی ہے اور جیسا خدا قدیم ہے ویسے ہی مادہ بھی قدیم ہے خدا کا اختیار اوس مادہ کے استعمال کا ہے مگر اوسکے زائل کرنے کا اختیار نہین ہے یہ دونون مسئلہ بڑے بحث طلب ہین۔ مادہ کا قدیم ماننا ہی خلاف عقل و قیاس کے ہے اگر مادہ خدا کا پیدا کیا ہوا ہے تو وہ قدیم نہین بنتا بلکہ حادث بنتا ہے کیونکہ جو چیز پیدا کیجاوے وہ حادث ہوتی ہے قدیم نہین ہوتی دوسرا خدا جو قادر مطلق ہے اوس کی قدرت کو محدود کرنا لازم آتا ہے اور اوسکی شان کے برخلاف ہے جس خدا نے سات روز مین زمین و آسمان اور ساری دنیا بنائی وہ اسبات پر قادر ہے کہ آدمی بھی بناتا رہے اور چیزین بھی بناتا رہے۔ توراۃ مین مین نے وہ ذکر لکھا ہے کہ خرقی ایل نبی کے وقت ایک جنگل مین جو ہڈیون کے ڈھیر پڑے ہوے تہو خدا نے کہا کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تم ایسا ہڈیون کو حکم دے دو کہ وہ آپس مین جڑ جاوین چنانچہ وہ ہڈیان آپس مین جڑ گئین اور پھر خدا نے حکم دیا کہ اونپر گوشت اور نسین بھی چڑھ گئین اور پھر اون کے عروق بھی بن گئے اور وہ آدمی کی شکل ہو گئین اور پھر اون مین روح ڈالا گیا اور آدمی بن گئے خدا کی قدرت کی یہ ادنی مثال ہے پھر مادہ کو تسلیم کر کے اوس کی

قدرت کاملہ مین نقصان کرنا محض نادانی ہے اور عقل و فراست سے بعید ہے
اس کے ساتھہ ہی جب جون کے مسئلہ کو شامل کیا جاوے تو بہت سے اعتراض
اوسپر وارد ہوتے ہین اور جون ہوگنے کا ایسا مسئلہ ہے کہ وہ آدمی کے سمجھہ مین
نہین آسکتا ایک آدمی جوانسان تھا وہ مرکر کیڑی کی جون مین پڑگیا تو آپ کیڑی
کی جون مین پڑکر اوسکے انسانی صفات بالکل معدوم ہوگئے اور جو کیڑی کے
صفات ہین وہ اوس مین داخل ہوگئے وہ کیڑی کی صفات سے انسانی صفات
کس طرح حاصل کریگا تاکہ پھر انسان کی جون مین آوے یا ایک آدمی اپنے اعمال
کے باعث سے ہاتہی کی جون مین پڑگیا یا ایک کیڑی ہاتہی کی جون پڑگئی تو وہ ہاتہی
کا جسم کس طرح سمہالے گی اور ہاتہی کا زور کہان سے لاویگی اور جو کیڑی اور
ہاتہی مین فرق ہے وہ کس طرح پورا کریگی اسی طرح سے جو بہت خفیف اجسام ہین جیسے
مچھر یا اور حشرات الارض وہ بہت خفیف اجسام سے بڑے اجسام مین داخل
ہوجاوین جیسے کہ سیمرغ یا بڑے سمندر کی مچھلی جو جزیرہ کی طرح ہوتی ہے یا شترمرغ
یا ہاتھی یا اونٹ تو ایسا خفیف جسم ایسے وسیع اور تناور اجسام مین داخل ہوکر اون
کے افعال کس طرح پورا کرینگے ایک بڑا اعتراض اسپر اور وارد ہوتا ہے
کہ اگر آدمی اپنے افعال کے باعث سے اوسی طرح کے جسم مین داخل ہو تو جو
علم یا حکمت یا کسب یا ہنر اوس نے پہلے جسم کیوقت حاصل کیا تہا وہ دوسرے
جسم کے داخل ہونے کیوقت سب کچھہ پہلا بہول جاتا ہے تو اسکو مین تسلیم کرتا
ہون مگر ساتہہ اوسکے یہ بڑی دقت پیش آتی ہے کہ روح بہی وہی ہے جس نے
کمالات حاصل کئے تہے اور جسم بہی ویسا ہی ہے پہر اگر وہ جدید پیدائش کے
وقت اگر بہول جاوے تو چاہیے کہ جب پہر وہ اوسی کام کو شروع کرے تو
اوسکو صرف بتلانے سے وہ سب کام یاد آجاوین ـ پیغمبر یاد اور تمام یاد ویار یا

نبی ایسے گذرے ہین کہ اونھون نے کسی سے کچہہ پڑہا نہ سیکہا خود بخود وہ پڑہ گئے سب مذاہب کو اون کی مشکلات آسان معلوم ہوتی ہین اور آخر کار فیصلہ ہر ایک کا خدا پر منحصر ہے اور وہی ہے جو کسی کو بخش دینے والا یا کسی کو عذاب دینے والا ان مذاہب کے برخلاف تو یہ چند سطور مین نے لکہی ہین اب باہم اہل کتاب کا کچہہ حال لکہونگا جن کتابون کا مین نے خلاصہ کیا ہے وہ حسب ذیل ہین ۔ زبور داؤد ۔ توراۃ ۔ انجیل ۔ قرآن شریف ۔ زبور داؤد مین تو احکام نہین ہین صرف خدا کو یاد کیا ہے اور عجز و نیاز خدا کی جناب مین پیش کیا گیا ہے اور حمد و ثنا اوسی کا ظاہر کیا گیا ہے توراۃ مین حضرت موسےٰ کے سب معجزے بیان کئے گئے ہین اور اونکا کوہ طور پر جانا اور وہان ایک نور کا ملاحظہ کرنا سب مذکور ہے اور خدا نے جو لوحین موسےٰ کو دین تھین اون کا اپنی امت کیواسطے لانا بہی ظاہر کیا ہے اور فرعون کی قوم کو بنی اسرائیل کے روکنے سے جو عذاب نازل ہوئے وہ ذکر کئے گئے ہین اور مختصر حال اونکا بیان بہی لکہا جاتا ہے جب حضرت موسےٰ چالیس دن تک کوہ سینہ پر رہے اور چالیس دن کے بعد جب اوترے تو اونکا چہرہ نورانی تہا اور بنی اسرائیل خوف کے سبب سے اون کے پاس نہین جاتے تہے اخیر ہارون کو ساتہہ لیکر حضرت موسےٰ کے پاس گئے حضرت موسےٰ نے سب حکم اون کو جو خداوند کریم کے تہے سنائے اور جو اون مین سے گنہگار تہے اون کے گہر دن کی زمین پہٹ گئی اور پہٹ کر زمین نے ایسا موںہہ کہولا کہ اونہین اور اون کے گہرون کو اور سب آدمیون کو نگل گئی پہر ملاحظہ کرو کتاب گنتی ضمن نمبر ۲ تا آیت نمبر ۴۵ کو ۔ کہ خدا کے عذاب کے باعث سے وبا شروع ہو گئی تہی اور چودہ ہزار بنی اسرائیل فوت ہوئے اور ہارون جو اون سب کے درمیان تہا اوسکو خیریت گذری ۔

کتاب گنتی ضمن نمبر ۹ و نمبر ۱۰ کو ملاحظہ کرو کہ دو دفعہ حضرت موسےٰ کی لاٹہی مارنے

سے کس قدر پانی نکلا اور بنی اسرائیل اور اون کے چارپایون نے پیا۔ کتاب گنتی باب نمبر ۲۱ ضمن نمبر ۶ و ۹ کو ملاحظہ کرو کہ سانپون سے کسقدر بنی اسرائیل کوڑ نا اور مر گئے اور پھر حضرت موسیٰ نے خداوند کریم کے حکم سے ایک سانپ پیتل کا بنایا اور یہ حکم دیا کہ جو کوئی اس سانپ کو دیکھتا رہیگا وہ نہ مریگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

کتاب یشوع باب نمبر ۱۰ ضمن نمبر ۱۲ و نمبر ۱۳ کو ملاحظہ کرو۔ یشوع نے خداوند کے حضور مین عرض کی اور آفتاب کو حکم دیا کہ جدعون پر ٹھیرا رہو اور اے مہتاب تو بھی وادی ایالون کے درمیان ٹھیر۔ تب آفتاب کھڑا رہا اور مہتاب بھی ٹھیر گیا اور آفتاب قریب دن بھر پچھم کی طرف مائل نہ ہوا۔

قاضیون کی کتاب باب نمبر ۶ ضمن نمبر ۱۱ لغایت نمبر ۲۱ کو ملاحظہ کرو۔ کہ جدعون نے مدیانیون کو کس طرح سے مارا اور بھگایا اور جدعون نے پھر سوختنی قربانی خدا کی نذر گذرانی ملاحظہ ہو قاضیون کی کتاب ضمن نمبر ۲ لغایت نمبر ۵ کہ منوحہ کی عورت بانجھ تھی اور بچہ نہین جنتی تہی خدا تعالیٰ کے فرشتہ نے اوسکو خبر دی کہ تو اب حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی مگر تمنے پرہیز رکھنا اور مے یا کوئی نشہ نہ پینا اور ناپاک چیز کوئی نہ کہانا کیونکہ وہ لڑکا جب تیرے پیٹ سے نکلے گا تو وہ خدا کا نذیر ہوگا۔ اوس عورت نے منوحہ کو بتلایا اور منوحہ نے اوس فرشتہ سے پوچھا کہ ہم تیرے واسطے ایک بکری کا بچہ قربانی کرتے ہین اور تیری نذر گذارتے ہین تو اپنا نام بتا اوس فرشتہ نے کہا کہ مین اپنا نام نہین بتلاتا مگر تم خدا کی قربانی گذارو چنانچہ اونہون نے خدا کی قربانی گذاری اور آگ کا شعلہ جو آسمان کیطرف اُٹھا تہا فرشتہ اس مین بیٹھ کر آسمان کو چلا گیا اور پھر منوحہ کی عورت بیٹا جنی اور اوسکا نام سمسون رکھا وہ لڑکا بڑا بہادر اور قوت والا ہوا ایک گدہے کے جبڑے کی نئی ہڈی اوسنے اپنے ہاتھ مین لی اور ہزار آدمی کو مار دیا۔ باب نمبر ۱۵ ضمن نمبر ۹ لغایت نمبر ۱۶ کو ملاحظہ کرو کہ ایلیا نے ایک لڑکے

کی جان کو پھر زندہ کیا۔ کتاب سلاطین باب نمبر ۱ ضمن نمبر ۲۲ لغایت نمبر ۴۰ کا ملاحظہ کرو
بعل کے نبی چار سو پچاس آدمی تھے اونہون نے ایک بیل قربانی کے واسطے چنا اور
صبح سے دوپہر تک بعل کا نام پکارتے گئے مگر وہ بیل قربانی نہ ہوا پھر سب لوگ ایلیا کے
پاس گئے ایلیا نے خداوند کے اوس مذبح کو جو گرایا گیا تھا پھر بنایا اور سوختنی قربانی
چڑھائی ۔ اور ایلیا نے دعا کی تب خداوند کے حضور سے ایک آگ نازل ہوئی اور
اوس آگ نے اوس سوختنی قربانی اور لکڑیون اور مٹی کو جلا دیا۔ سب لوگ اوندھے
سونہہ ایلیا کے آگے گر پڑے ایلیا نے کہا کہ بعل کے نبیون کو پکڑ لو کہ ایک بھی اون مین
سے جانے نہ پاوے اون لوگون نے پکڑ لیا اور ایلیا اون کو وادی قیسون مین
لایا اور اونکو قتل کر دیا۔
کتاب سلاطین کی دوسری ضمن نمبر ۱ لغایت نمبر ۶ کو ملاحظہ کرو۔ کہ سات برس تک
کال رہا اور الیسع نے ایک عورت کے بیٹے کو جلایا اور بادشاہ نے تصدیق کی کتاب
یسعیا باب نمبر ۹ ضمن نمبر ۱ لغایت نمبر ۱۰ کو ملاحظہ کرو کہ کس قسم کا نفاق مصریون مین ڈالا
اور مصر کو ایک ستمگر حاکم کے قابو مین کیا اور دریا کا پانی خشک ہو گیا اور ندی اور
نالے بدبودار ہو گئے اور نہرین خالی ہو گئین ۔
کتاب حزقی ایل باب نمبر ۸ ضمن نمبر ۸ لغایت نمبر ۱۲ کو ملاحظہ کرو۔ کہ دیوار کھودنے سے
اور اوس کے رستہ سے اندر جا کر کس طرح کریہ جانورون کی صورتین اور بنی اسرائیل
کی شکلین ملاحظہ کین ۔
کتاب حزقی ایل باب نمبر ۳۷ ضمن نمبر ۱ لغایت نمبر ۱۴ کا ملاحظہ کرو کہ خدا نے پوچھا کہ
اے آدم زاد یہ ہڈیان جو اوس وادی مین سوکھی پڑی ہین اور وادی اون سے
بھرپور ہے تو ان سے پوچھ کہ یہ زندہ ہو سکتی ہین اوس نے خدا کی جناب مین عرض کی
کہ خداوندا تو ہی جانتا ہے اوسکو حکم ہوا کہ تو ان سے کہدے کہ یہ آپس مین جڑ جاوین

مین نے اون ہڈیون سے یہ بات کہدی کہ خدا کا یہ حکم ہے اوسوقت ایک شور ہوا اور
ہڈیان مل گئین اور دوڑکر ایک دوسرے سے مل گئین اور اونپر نسین بہی چڑہ گئین
اور گوشت بہی چڑہ گیا پہر مجہکو حکم ہوا کہ تو ہوا کو حکم دے کہ روح ان مین داخل ہو
چنانچہ روح اون مین داخل ہوئی اور مجہے حکم ہوا کہ یہ ساری ہڈیان بنی اسرائیل کی
ہین دیکہہ یہ کہتے ہین کہ ہماری ہڈیان سوکہہ گئین اور ہماری امید جاتی رہی اور
ہم تو بالکل فناہ ہوگئے تو اونسے کہدے کہ خداوند یہوواہ یون کہتا ہے کہ دیکہو اے
میرے لوگو مین تمہاری قبرون کو کہولونگا اور تمہاری قبرون سے تم کو باہر نکالونگا
تب تو جانونگے کہ خداوند مین ہون اور مین اپنے روح تم مین ڈالونگا اور تم جیوگے
اور مین تمہاری سرزمین مین بساؤنگا تب تم جانونگے کہ خداوند نے جو کچہہ کہا
پورا کیا۔

کتاب دانی ئیل باب نمبر ۵ ضمن نمبر ۲۵ لغایت نمبر ۲۹ کا ملاحظہ کرو اس مین لکہا
ہے کہ منی منی تقیل اوفرسین نفظ منی کے یہ معنے ہین کہ خدا نے تیری مملکت کا
حساب کیا اور اوسے تمام کرڈالا تقیل کے یہ معنے ہین کہ تو ترازو مین تولا گیا اور
وزن مین کم نکلا فریس کے یہ معنے ہین کہ تیری مملکت منقسم ہوئی اور مادیون اور
فارسیون کو دی گئی تب بلشضر نے حکم کیا اور اونہون نے دانی ئیل کو ارغوانی
خلعت پہنایا اور سونیکا کنٹہہ اوسکی گردن مین ڈالا اور اوسکے لئے منادی کروائی
کہ وہ مملکت مین تیسرے درجہ کا حاکم ہوا۔

کتاب دانی ئیل باب نمبر ۵ ضمن نمبر ۱۷ کو ملاحظہ کرو۔ دانی ئیل نے بادشاہ کے
حضور مین کہا کہ تیرا انعام تیرے پاس رہے اور اپنا صلہ تو دوسرے کو دے
مین بادشاہ کے لئے اس لکہے کو پڑہونگا اور اوسکے معنے اوسے بتلاؤنگا اے
بادشاہ سنو کہ نصر تیرے باپ کو سلطنت اور حشمت اور شوکت عزت بخشی اور اوس

حشمت کے سبب جو خدا نے اوسے دی ساری قومین اور امتین اور اہل لغت ترسان
اور لرزان ہوئے جسکو چاہا اوسنے ہلاک کیا اور جسے چاہا اوسنے جیتا چھوڑا جسکو چاہا
سرفراز کیا اور جسے چاہا ذلیل کیا لیکن جب اوس کی طبیعت مین گہمنڈ سمایا اور اوسکا
دل غرور سے سخت ہوا وہ اپنے تخت سلطنت پر بیٹھنے سے معزول ہوا اور اوس
کی حشمت چھین گئی اور وہ بنی آدم کے درمیان سے ہانکا گیا اور اوسکا دل حیوانون
سا ہوا اور وہ گورخرون کے ساتھہ رہتا تہا اور اوسے بیلون کی طرح گہاس کہلاتے
تہے اور اوسکا بدن آسمان کی شبنم سے تر ہوا یہانتک کہ اوس نے معلوم کیا کہ حق
تعالے انسان کی مملکت پر تسلط رکہتا ہے اور جسے چاہے اوسپر قایم کرتا ہے
لیکن تو نے اپنے دلسے عاجزی نہ کی بلکہ آسمان کے خداوند کے آگے اپنے
سر کو بلند کیا اور تو نے اپنے امرا اور اپنی جورؤن کے ساتھہ اون کے گہر کے
برتنون مین مَے پی اور تو نے چاندی اور سونے اور پیتل اور لوہے اور لکڑی اور
پتہر کے معبودون کی جو نہ دیکہتے اور نہ سنتے اور نہ جانتے ہین اوسکی حمد کی اور خدا
کی تعظیم نہ کی سو خدا کی طرف سے یہ نوشتہ لکہا گیا توراۃ کے معجزات کرامات کا ذکر اوپر
ہوچکا ہے اب مین انجیل کے معجزات کا ذکر کرونگا۔

ذکر معجزات انجیل

انجیلین چار ہین متی کی انجیل۔ مرقس کی انجیل۔ لوقا کی انجیل۔ یوحنا کی انجیل۔ یہہ
لوگ حضرت عیسٰے کے حواریون ہین حضرت عیسٰے نے جو کام کئے ہین اونہون نے
اونکا ذکر اپنی اپنی کتابون مین کیا ہے اور مین متی کی انجیل سے جو کچہہ مضمون لکہونگا
وہ اوسی کتاب سے لیکر لکہونگا۔ بی بی مریم کی منگنی حضرت یوسف کے ساتھہ ہوگئی
تو اپنے خاوند کے پاس جانے سے پہلے وہ حاملہ پائی گئی اور اوسکے شوہر نے

ارادہ کیا کہ مین اسکو چھوڑ دون اور اسکے ساتھہ شادی نہ کرون وہ یہی بات سوچ رہا تھا
کہ اوسکو اوسی سوچ مین نیند آگئی خدا کے فرشتہ نے اوسکو خواب مین دکھائی دیکر
کہا کہ اے یوسف ابن داؤد اپنی بی بی مریم کو اپنے ہان لانے سے نہ ڈر کیونکہ
جو اوس کے پیٹ مین ہے وہ روح القدس کی طرف سے ہے وہ بیٹا جنیگی اور
اوسکا نام تمنے یسوع رکھنا کیونکہ وہ اپنے لوگون کو اون کے گناہون سے چھوڑائیگا
یہ سب کچھہ اسلیئے ہوا کہ جو خداوند نے کہا تھا وہ پورا ہوا اوسوقت کے بادشاہ نے
بیت اللحم کے بچون کو قتل کرنے کا حکم دیا اور خداوند کے فرشتہ نے یوسف کو کہا کہ تو بچے
اور اوسکی مان کو ساتھہ لیکر مصر کو بھاگ جا اور جب تک کہ تمکو حکم نہ ہو اسکی پرورش
اوسی جگہ کرنی ہیرودیس اس بچے کو ہلاک کرنیکے واسطے ڈھونڈیگا وہ اوسی وقت
اوٹھا اور اوس بچے کو اور اوسکی مان کو لیکر مصر کی طرف روانہ ہوگیا جب کہ ہیرودیس
بادشاہ مرگیا تو پھر یسوع بیت اللحم مین واپس آیا اور اوسنے یوحنا سے بپتسمہ لیا
اور اوسکی نسل مین جو کچھہ آسمانون مین سے ہے اوسکو سب نظر آنے لگا اور خدا کی روح کبوتر
کی طرح اون کو دکھائی دیا. چالیس دن تک یسوع جنگل مین رہا اور نہ کچھہ کھایا اور نہ کچھہ پیا
آزمانیوالے نے اوس کے پاس آکر اوسکو کہا کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو فرما کہ یہ پتھر
روٹیان بن جاوین اوس نے جواب دیا کہ آدمی صرف روٹی سے جیتا نہ رہیگا بلکہ خدا
مونہہ سے جو نکلے اوس سے جیتا رہتا ہے ۔

کتاب متی باب نمبر ۵ ضمن نمبر ۱۷ تا نمبر ۲۰ کا ملاحظہ کرو اوس مین یسوع نے فرمایا ہے
کہ تورات یا نبیون کی کتابون کو منسوخ کرنے نہین آیا بلکہ اون کتابون کو پورا کرنے کو
آیا ہون کیونکہ مین تمسے سچ کہتا ہون کہ جب تک آسمان اور زمین اپنی اپنی جگہ سے
ٹل نہ جاوین ایک نقطہ یا ایک شوشہ تورات سے ہرگز نہ ٹلیگا جب تک سب کچھہ
پورا نہ ہوجاوے پس جو کوئی ان چھوٹے سے چھوٹے حکمون مین سے بھی کسی کو

توڑے گا تو آوسیون کوبہی سکہا دیگا وہ آسمان کی بادشاہت مین سے جہوٹہا کہلاویگا لیکن جو اونپر عمل کریگا اور اون کی تعلیم دیگا وہ آسمان کی بادشاہت مین بڑا کہلادیگا

کتاب متی باب نمبر ۸ ضمن نمبر ۱ تا نمبر ۴ کو ملاحظہ کرو کہ اوس مین آپنے ایک کوڑے کو اچھا کیا آپنے اوسکو ہاتھہ لگایا اور وہ اچھا ہوگیا اور یہ بھی کہا کہ یہ بات کسی سے نہ کہنی اور جو حضرت موسیٰ نے نذر کہی ہوئی ہے وہ گذار دینی ۔

کتاب متی باب نمبر ۸ ضمن نمبر ۵ تا نمبر ۱۳ کا ملاحظہ کرو اور صوبہ دار کے خدمتگار کو آپ نے صرف زبانی پیغام دیکر اچھا کردیا ۔

کتاب متی باب نمبر ۸ ضمن نمبر ۱۴ تا نمبر ۱۷ کو ملاحظہ کرو پطرس کی ساس کو تپ چڑہا ہوا تھا کہ آپنے اوسکو ہاتہہ لگایا اور تپ اوتر گئی ۔

کتاب متی باب نمبر ۸ ضمن نمبر ۲۳ تا نمبر ۲۷ کو ملاحظہ کرو کہ جہیل پر آپنے ایک بڑے طوفان کو رد کادیا اور کشتی پر جو بہت لہرین آتی تہین وہ بہی بند ہوگئین ۔

کتاب متی باب نمبر ۹ ضمن نمبر ۱ تا نمبر ۸ کو ملاحظہ کرو کہ ایک مفلوج کو اچھا کیا ۔

کتاب متی باب نمبر ۹ ضمن نمبر ۱۸ تا نمبر ۲۶ کو ملاحظہ کرو کہ ایک بیمار عورت کا شفا پانا اور ایک لڑکی مردہ کا زندہ ہونا یہ بہی اون کے معجزات مین داخل ہے ۔

کتاب متی باب نمبر ۹ ضمن نمبر ۲۷ تا نمبر ۳۲ کو ملاحظہ کرو کہ دو اندہون کو اونہون نے بینائی بخشی اور اون کو ہاتہہ لگا کر کہا کہ اگر تمہارا اعتقاد ہے تم اچھے ہوجاوگے اور وہ ہاتہہ لگانے سے اچھے ہوگئے اور اون کی آنکہین کہل گئین اور یسوع نے اون کو منع کردیا کہ خبردار اس امر کی خبر کسی کو نہ ہو مگر جب وہ باہر نکلے تو اونہون نے خبر کردی اور تمام علاقہ مین شہرت ہوگئی ۔

کتاب متی کی باب ۹ ضمن نمبر ۳۲ تا نمبر ۳۴ کو ملاحظہ کرو کہ ایک گنگے کو اچھا کیا

کتاب متی باب نمبر ۱۴ ضمن نمبر ۱۳ تا نمبر ۲۱ کو ملاحظہ کرو کہ پانچ روٹیون سے پانچ

ہزار آدمیوں کو کہانا کہلایا اور پانچ روٹیوں کے ساتہہ کچہہ مچہلیاں ہی تہین ۔

کتاب متی باب نمبر ۸ ضمن نمبر ۲۳ تا نمبر ۲۷ کو ملاحظہ کرو کہ جہیل مین ایک بڑا طوفان آیا اور لوگ ڈر گئے کہ کشتی کہین غرق نہ ہو وہ لوگ پاس مسیح کے آئے اور اونکو سوتے ہوئے کو جگایا اور عرض کیا کہ ہمین بچاؤ ہم ہلاک ہوئے جاتے ہین مسیح نے اون سے کہا کہ اے کم اعتقادو تم ڈرتے کیون ہو پہر مسیح نے اُٹھکر پانی کو جہڑکا اور کشتی کو امن ہو گیا لوگ بڑا تعجب کرکے کہنے لگے کہ یہ کسطرحکا آدمی ہے کہ ہوا اور پانی بہی اسکے حکم مین چلیں ۔

کتاب متی باب نمبر ۹ ضمن نمبر ۱ تا نمبر ۸ کو ملاحظہ کرو کہ ایک مفلوج آدمی چارپائی سے اوٹہکر اپنے گہر کو چلا گیا لوگ یہ دیکہکر ڈر گئے اور خدا کی بڑائی کرنے لگے کہ جسنے آدمیون کو ایسا اختیار بخشا ہے ۔

کتاب متی باب نمبر ۹ ضمن نمبر ۱۸ تا نمبر ۲۶ کو ملاحظہ کرو کہ جسمین ایک بیمار عورت کو یسوع نے اچہا کیا اور ایک مردہ لڑکی کو زندہ کیا اور اس بات کی شہرت تمام ملک مین پہیل گئی ۔

کتاب متی باب نمبر ۹ ضمن نمبر ۲۷ تا نمبر ۳۱ کو ملاحظہ کرو ۔ کتاب متی باب نمبر ۱۴ ضمن نمبر ۲۲ تا نمبر ۳۶ کو ملاحظہ کرو کہ یسوع نے پانی کے اوپر سے چلکر شاگردون کے پاس پہونچا اور پطرس کو جو ڈوبنے لگا تہا ہاتہہ ڈالکر پکڑ لیا ۔ کتاب متی باب نمبر ۱۵ ضمن نمبر ۲۱ تا ۲۸ کو ملاحظہ کرو کہ ایک کنعانی عورت کو شفا بخشی ۔

کتاب متی باب نمبر ۱۵ ضمن نمبر ۲۹ تا ۳۹ کو ملاحظہ کرو کہ سات روٹیون سے چار ہزار آدمیون کو سیر کیا اور کچہہ چہوٹی مچہلیاں بہی ساتہہ تہین سات روٹیون سے سات ہزار آدمی سیر ہو گئے ۔

کتاب متی باب نمبر ۱۷ ضمن نمبر ۱۴ تا نمبر ۲۰ کو ملاحظہ کرو کہ ایک مرگی والے لڑکے

کو اچھا کیا۔ کتاب متی باب نمبر ۲۰ ضمن نمبر ۱۷ تا نمبر ۱۹ کو ملاحظہ کرو۔ کہ اوس مین یشوع نے
بارہ شاگردون کو ہمراہ لیا راہ مین اون سے کہا کہ ہم یروسلیم کو جاتے ہین اور مجہہ کو
کاہنون اور فقیہون کے حوالہ کیا جاویگا اور وہ میرے قتل کا حکم دینگے اور وہ غیر
قومون کے حوالہ کرینگے اور غیر قومین مجہے ٹھٹھا کرینگی اور کوڑے مارینگے
صلیب چڑہائینگے مگر مین تیسرے دن پھر زندہ کیا جاونگا۔ کتاب متی باب نمبر ۲۰
ضمن نمبر ۲۹ تا نمبر ۳۴ کو ملاحظہ کرو کہ دو اندہون کو اچھا کیا اور اوسکے پیچھے ہو لئے۔
کتاب متی باب نمبر ۲۶ ضمن نمبر ۱۴ تا نمبر ۱۶ کو ملاحظہ کرو جو بارہ آدمی یسوع کے ساتہہ
تھے اون بارہ مین سے ایک نے جسکا نام یہوداہ اسکریوتی تہا سردار کاہنون کے پاس
جاکر کہا کہ اگر مین مسیح کو تمہارے حوالہ کر دون تو مجہہ کو کیا دوگے اوںھون نے اوسکو
تیس روپئے دیئے اور اس تلاش مین رہا کہ یسوع کو پکڑ کر اون کے حوالہ کرے۔
کتاب متی باب نمبر ۲۶ ضمن نمبر ۵۷ تا نمبر ۶۶ کو ملاحظہ کرو۔ کہ یسوع کا مقدمہ بن گیا اور
کاہنون کے سردار کے پاس اوسکو لے گئے اور اسبات کی تلاش کی کہ کوئی جہوٹہی
گواہی اوسپر دینیوالا ہو مگر کوئی جہوٹہی گواہی اوسکے برخلاف دستیاب نہ ہوئی پھر اوسنے
کہا کہ تو نے یہ نہین کہا کہ مین خدا کے مقدس کو ڈہا سکتا ہون اور تین دن مین اوسے
بنا سکتا ہون۔ یسوع نے کچہہ جواب نہ دیا چپ رہا۔ سردار کاہن نے اوسے کہا کہ
مین تجہے زندہ خدا کے پاس دیتا ہون کہ اگر تو خدا کا بیٹا مسیح ہے تو کہدے یسوع
نے اوسے کہا کہ تو نے خود کہدیا بلکہ مین تمسے کہتا ہون کہ اوسکے بعد تم ابن آدم کو
قادر مطلق کے دہنے طرف بیٹہے اور آسمان کے بادلون پر آتے دیکہو گے اسپر
سردار کاہن نے اپنے کپڑے پھاڑے اور کہا کہ اسنے کفر بکا ہے تمہاری کیا
رائے ہے اوںھون نے یہ رائے دی کہ یہ قتل کے لائق ہے اوںھون نے اوسکے
مونہہ پر تہوکا اور اوسکو مکے مارے تہپڑ مارے۔ کتاب متی باب نمبر ۲۷ ضمن نمبر ۱

تا نمبر ۲ کا ملاحظہ کرو کہ یسوع کو کاہنوں کے سردار نے رومی حاکم کے حوالہ کیا اوسکا نام پیلاطس تھا۔

کتاب متی باب نمبر ۲۷ ضمن نمبر ۳ تا نمبر ۱۰ کو ملاحظہ کرو کہ وہی یہوداہ بہت افسوس کرنے لگا اور کہنے لگا کہ مین نے بے گناہ کو پکڑوا دیا اور اسی افسوس سے اوسنے خودکشی کرلی اور جو روپیہ تیس اوسنے لئے تھے وہ مقدس مین پھینکدئے اور خود چلا گیا اور اپنے آپ کو پھانسی دیدی۔ کاہنوں کے سردار نے وہ روپیہ دیکر ایک قطعہ زمین کا خریدا پردیسیون کے دفن کرنے کے واسطے کتاب متی باب نمبر ۲۷ ضمن نمبر ۱۱ تا نمبر ۲۶ کو ملاحظہ کرو۔ پیلاطس نے کچہری مین یسوع سے پوچھا کیا تم یہودیون کے بادشاہ ہو یسوع نے اوسے کہا کہ تو خود کہہ رہا ہے پیلاطس نے کہا کہ سردار کاہنون کا اور بزرگ تیرے اوپر الزام لگا رہے ہین اور تیرے برخلاف گواہیان دیتے ہین اوسنے ایک بات کا بھی جواب دیا۔ پیلاطس کا یہ دستور تھا کہ تمام لوگون کی خاطر عید کے دن ایک قیدی کو چھوڑ دیتا تھا اوسنے کہا اون لوگون سے کہ تم برابا کو چھوڑنا چاہتے ہو یا یسوع کو اونہون نے کہا کہ برابا کو چھوڑ دو اور یسوع کو صلیب پر چڑھایا جاوے اوسنے کہا کہ اسنے کیا برائی کی ہے تو چلا چلا کر یہی کہا کہ اسکو صلیب دی جائے پیلاطس نے دیکھا کہ کچھہ بن نہین پڑتا تو پانی لیکر لوگون کے روبرو اپنے ہاتھہ دھوئے اور کہا کہ مین اس راستباز کے خون سے پاک ہون تم جانو ان سب لوگون نے جواب دیکر کہا کہ اسکا خون ہمارے اور ہماری اولاد کی گردن پر ہے اسواسطے اوسنے برابا کو چھوڑ دیا اور یسوع کے کوڑے لگوا کر اوس کے حوالہ کیا تا کہ اوسکو صلیب دیجاوے۔

کتاب متی باب نمبر ۲۷ ضمن نمبر ۲۷ تا نمبر ۳۱ کو ملاحظہ کرو کہ یسوع کو وہ پکڑ کر قلعہ مین لے گئے اور وہان جا کر ساری پلٹن اوسکے گرد جمع کی اور اوسکے کپڑے اوتار کر

کرمنزی چوغہ اوسکو پہنایا اور کانٹون کا تاج اوسکے سر پر رکہا اور ایک سرکنڈہ اوسکے دہنے
ہاتہہ مین دیا اور اوسکے آگے گھٹنے ٹیک کر ٹھٹھون مین اوڑانے لگے اور کہنے لگے
کہ اے یہودیون کے بادشاہ آداب اور اوسپر تہوکا اور سرکنڈہ اوسکے سر پہ مارنے لگے
جب ٹھٹھا کر چکے تو چوغے کو اوسکے بدن سے اوتار کر وہی کپڑے پہنا دیے اور
صلیب پر چڑہانے لے گئے۔

کتاب متی باب نمبر ۲۷ ضمن نمبر ۳۵ کو ملاحظہ کرو۔ کہ وہان یسوع کو صلیب پر چڑہا دیا
اور اوسکے کپڑے قرعہ ڈالکر بانٹ لئے راہ چلنے والے سر ہلا کر اوسکو لعن طعن کرتے
تھے اور کہتے تہے کہ اے ہیکل کے ڈہانیوالے اور تین دن مین بنانیوالے اپنے
تئین بچا اگر تو خدا بیٹا ہے تو صلیب پر سے اوتر آ کاہنون کا سردار اور فقیہون کے
بزرگ ملکر ٹھٹھے سے کہتے تہے کہ تمنے اور دن کو بچایا اور اپنے تئین نہین بچا سکا یہ
تو اسرائیل کا بادشاہ ہے۔

کتاب متی باب نمبر ۲۷ ضمن نمبر ۴۵ تا نمبر ۵۴ کو ملاحظہ کرو دوپہر سے لیکر تیسرے
پہر تک یسوع نے بڑی آواز سے کہا ایلی۔ ایلی لما شبقتنی یعنے اے میرے خدا۔
اے میرے خدا تو نے مجہکو کیون چھوڑ دیا لوگون نے سنکر یہ خیال کیا کہ یہ ایلیا کو
پکارتا ہے کہ وہ آکر اوسکی جان بچاوے بڑی آواز سے چلا کر یسوع نے جان
دیدی اور مقدس کے پردے اوپر سے پہٹ کر دو ٹکڑے ہوگئے اور زمین
لرزی اور چٹانین تڑک گئین اور قبرین کہل گئین اور بہت جسم اون مقدسون کے جو
سو گئے تہے جی اوٹہے۔ جی اوٹہنے کے بعد قبرون سے نکلکر مقدس شہر مین گئے
اور بہتون کو دکہائی دیئے۔ صوبہ دار اور جو اوسکے ساتہ یسوع کی نگہبانی کرتے
تہے زلزلہ اور تمام ہی ماجرہ دیکہہ کر بہت ڈرے۔

کتاب متی باب نمبر ۲۷ ضمن نمبر ۵۷ تا نمبر ۶۱ کو ملاحظہ کرو جب شام ہوئی تو یوسف نام

ارمیتیاکا ایک دولتمند آدمی آیا جو خود بھی یسوع کا شاگرد تہا اوسنے پیلاطس کے پاس
جاکر یسوع کی لاش مانگی اسپر پیلاطس نے دینے کا حکم دیا اور یوسف لاش کو لیکر صاف
کتانی چادر مین لپیٹا اور اپنی نئی قبر مین رکہہ دیا جو اپنی چٹان مین کہدوائی تہی اور ایک
بڑا پتہر قبر کے موتہہ پر لڑہکا کے چلا گیا۔

کتاب متی باب نمبر ۲۸ ضمن نمبر ۱ تا نمبر ۱۰ کو ملاحظہ کرو ہفتہ کے پہلے دن پوہ پہٹتے
کے وقت مریم مگدلینی اور دوسری مریم قبر کو دیکہنے آئین اور ایک بڑا زلزلہ آیا کیونکہ خداوند
کے فرشتے نے آسمان سے اوترکر اور پاس آکر پتہر کو لڑہکا دیا اور اوسپر بیٹہہ گیا اوس
کی صورت بجلی کی مانند تہی اور اوسکی پوشاک برف کی مانند سفید تہی اور اوس کے ڈر کے
مارے نگہبان کانپ اوٹہے اور مردہ سے ہوگئے فرشتے نے عورتون سے کہا
کہ تم نہ ڈرو کیونکہ مین جانتا ہون کہ تم یسوع کو ڈہونڈتی ہو جو مصلوب ہوا تہا وہ یہان
نہین ہے اپنے کہنے کے موافق جی اوٹہا ہے اور دیکہو وہ تمسے گلیل کو جاتا ہے
وہان تمہین دکہائی دیگا دیکہو مین نے تم سے کہدیا اور وہ خوف اور بڑی خوشی کے
ساتہہ قبر سے جلد روانہ ہوکر اوسکے شاگردون کو خبر دینے کو دوڑین اور یسوع اونہین
ملا اور کہا سلام اونہون نے پاس آکر اوسکے قدم پکڑلیے اور سجدہ کیا اسپر یسوع
نے اون سے کہا ڈرو نہین جاؤ میرے بہائیون کو خبر دو تاکہ گلیل کو چلے جائین
وہان مجہے دیکہین گے ؂

انتخاب زبور

زبور مین کوئی احکام شرعی بیان نہین ہوئے صرف خدا کی حمد و ثنا ہے یا
۱۵۰ اوصاف بیان ہوئے ہین کہ جنکے کرنے سے آدمی خدا دوست اور عمدہ انسان

ہو سکتا ہے مین اب اس زبور کے انتخاب مین صرف وہ اوصاف بیان کرونگا کہ زبور مین عمدہ اوصاف لکھے ہین زبور چہارم مین لکھا ہے کہ خدا نیک بختونکے گروہ مین ہے۔

زبور پنجم مین آدمی کے اوصاف یہ بیان ہوئے ہین کہ وہ نیک کام کرے اور دل سے سچ بولے اور اپنی زبان سے کسی کی غیبت نہ کرے اور اپنے ہمسایے کے ساتھہ برائی نہ کرے اور اپنے رشتہ وارکے ساتھہ ملامت نہ کرے جو ناہلونکو ذلیل جانے اور خدا ترسون کو عزیز جانے زبور اٹھار دین ضمن نمبر ۳۰ مین لکھا ہے کہ خدا کا طریق کامل ہے اور کلام اوس کی ستھرا ہے ضمن نمبر ۳۱ مین لکھا ہے کہ دشمنون کو مین نے مارا ایسا مارا کہ وہ اوٹھہ نہین سکتے تھے اور وہ میرے پیرون مین گرے۔

زبور نمبر ۹ مین خدا کے تمام قوانین سچ ہین اور عدل سے ہے۔ زبور نمبر ۲۵ مین فیمائیش ہے کہ خدا پر توکل کرو جو اوسپر توکل کرے وہ پشیمان نہین ہوتا اور نہ وہ شرمندہ ہوتا ہے اور دشمن اوسکے مقابلے مین اپنے برائی نہین کر سکتے مگر جو حد بڑہ جانے بغیر کسی سبب کے وہ شرمندہ ہوتے ہین اور جنکے سچے دل والے ہین۔ خدا کا حمد کرنا اونہین کو لایق ہے۔

زبور پچاسوین مین غیبت کی سخت ممانعت ہے اور اپنے بھائی کو بھی کوئی تہمت لگانے کی بھی بڑی سخت ممانعت ہے۔

زبور ترپنجا مین لکھا ہے کہ خدا نے آسمانون سے نظر کی کہ کوئی عقلمند دنیا مین ہے جو خدا کو ڈہونڈے۔

زبور ستانوین ضمن نمبر ۷ مین فرمایا گیا ہے کہ تمام بت پرست پشیمان ہونگے اور وہ لوگ بھی پشیمان ہونگے جو بتون کے ساتہہ فخر کرتے ہین۔ اے بتو خدا

کے آگے سجدہ کرو۔ زبور ایک سو ایک ضمن نمبر ۸ مین یہ حکم ہے کہ کسی کا مال غلبہ کر کے چھین لینے والا میرے گھر مین نہین ٹھیر سکتا اور یہ جو جھوٹھا ہو وہ میرے سامنے نہین ٹھیر سکتا۔

زبور نمبر ۱۰۲ مین یہ حکم ہے کہ ایک قوم آخری عہد مین پیدا ہوگی کہ جو صرف حمد خداوند کا کرینگے۔ زبور نمبر ۱۰۳ مین خدا کے یہ وصف بیان ہوئے ہین کہ خدا رحمان ہے اور رحیم ہے اور اوسکے احسان بڑے ہین کہ اوسکے احسان آسمان اور زمین نہین سما سکتے اور رحمت اوسکی اونپر بہت ہے جو اوس سے ڈرتے ہین زبور نمبر ۱۰۳ مین لکھا ہے کہ خدا نے اپنا تخت آسمان پر قائم کیا اور اوسکے ملکوت سارے جہان پر تسلط رکھتے ہین۔

زبور نمبر ۱۰۵ مین لکھا ہے کہ خدا نے یوسف کو بہیجا اور ایک غلام کی مانند فروخت ضمن نمبر ۲۶ مین فرمایا ہے کہ اوس نے موسیٰ اپنے بندے کو بہیجا اور ہارون لپنے چنے ہوئے کو بہیجا اور اونہین کے کہنے سے اوسنے سلوا روٹی آسمانون سے بہیجی اور سبکو روٹی سے سیر کیا پھر اونہون نے ایک پتھر کو سوٹا مار کر پہاڑا اور اوس پتھر سے پانی جاری ہوا۔

زبور نمبر ۱۱۵ مین یہ لکھا گیا ہے کہ مونہہ رکھتے ہین مگر بولتے نہین آنکھین رکھتے ہین مگر دیکھتے نہین کان رکھتے ہین مگر سنتے نہین ناکین رکھتے ہین مگر سونگھتے نہین۔ ہاتھہ رکھتے ہین مگر پکڑتے نہین۔ پاؤن رکھتے ہین پر چلتے نہین اپنے گلے سے آواز بہی نہین نکالتے جو اون کو بناتے ہین اونکا حال بہی ایسے ہی ہے اور وہ کیا ہین سونے اور چاندی کے بت ہین اور آدمیون کی دستکاری سے بنائے گئے ہین۔

زبور نمبر ۱۳۶ ضمن نمبر ۲۶ کا ملاحظہ کرو اوسمین یہ حکم ہے کہ خدا کا شکر کرو کہ وہ بخشش

کرنیوالا ہے اور اوسکی رحمت ہمیشہ رہنے والی ہے۔ زبور نمبر ۱۱۹ مین یہ لکہا ہے کہ خوش حال ہین وہ لوگ کہ اوسکی شہادتون کو نگاہ رکہتے ہین اور اعون کے دل تمام اوسکے طالب ہین۔ زبور نمبر ۱۴۰ مین یہ لکہا ہے کہ اے خداوند تیری کلام بہت پاک ہے اسواسطے تیرا بندہ اوس کلام کو بہت دوست رکہتا ہے۔ زبور نمبر ۱۴۲ مین یہہ لکہا ہے کہ تیرے عدل ہمیشہ رہنے والے ہین اور تیری شریعت سب درست ہے

زبور نمبر ۱۳۲ مین لکہا ہے کہ خداوند نے نیک عہد کے ساتہہ داؤد کے ساتہہ قسم کہی تہی اور اوس عہد سے وہ برخلاف نہین ہوگا کہ تیری اولاد سے تیری تخت پر مین اونکو بٹہاونگا اگر تیری اولاد میرا عہد اور میرا حکم اور وہ گواہی کہ مین اونکو سکہاونگا یاد رکہین گے۔

زبور نمبر ۱۳۹ مین لکہا ہے کہ اگر آسمان پر مین جاؤن تو وہان بہی تو ہی اور اگر برزخ مین جاؤن اور ڈہونڈہون تو وہان بہی تو ہی ہے۔ زبور نمبر ۱۴۴ ضمن نمبر ۳ مین لکہا ہے کہ لئے خداوند آدمی کیا چیز ہے جو تو اوسکو پہچانے فرزند آدمی کا کیا چیز ہے کہ تو اوسکو گنتی مین لادے ضمن نمبر ۹ مین لکہا ہے کہ لئے خدا تیرا راگ مین تیرے لیے گاونگا اور اوس ساز کے ساتہہ جسکی دس تارین ہون مین تیرے واسطے گاونگا۔

زبور نمبر ۱۴۹ مین لکہا ہے کہ تسبیح خدا کی اون کے گلے مین ہوگی اور تلوار دو دم اون کے ہاتہہ مین ہوگی۔

مسیح کے معجزات کا ذکر تو ہوچکا اب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا ذکر کیا جاویگا اور اولیا کرام کے کرامات کا بڑا معجزہ یہ ہے کہ ایک ناخواندہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم جس نے ایک حرف نہین پڑہا اوسکی زبان سے قرآن شریف نکلا۔ ولید مغیرہ اور عتبہ بن ربیع اور ابن مقفع اور مسلمہ کذاب جو اوسوقت کے شاعرون

مین سے اعلی درجہ کے شاعر تہے اون سب نے اقرار کیا کہ یہ کلام بشر کی نہین ہے اور ہر ایک نے اوس قرآن شریف کے مقابل کچہہ کچہہ بنایا تہا وہ قرآن شریف کو سنکر سب کچہہ مٹا دیا۔ تیرہ سو برس کا عرصہ اب ہی گذر چکا ہے کہ عرب تو ایک طرف کل عجم کے لوگ بہی اس بات سے عاجز ہین کہ قرآن شریف کے مقابلہ مین ایک آیت بہی کہہ سکین اسی معجزہ کے ضمن مین ایک اور معجزہ بہی موجود ہے وہ یہ ہے کہ توراۃ اور انجیل مین تعریف ہونے کی شکایت تہی خدا نے قرآن شریف مین فرمایا کہ ہمنے یہ ذکر خود اوتارا ہے اور حفاظت اسکی بہی خود کرین گے ظاہر ہے کہ اب تک ایک زیر زبر کا بہی تفاوت نہین ہوا اور لاکہون آدمی حافظ قرآن شریف مین کچہہ تعریف ہونے نہین دیتے +

معجزہ (۲) چاند کا دو ٹکڑے ہونا اور مسافرون کا اس بات کی تصدیق کرنا کہ اسکی مثال کسی دوسرے پیغمبر کی نہین ہے +

معجزہ (۳و۴) مین ملاحظہ کرو کہ شکاری ہرنی کی حکم کی تعمیل دیکہہ کر مسلمان ہوا۔

معجزہ (۴) مین ملاحظہ کرو کہ ایک گوہ نے آپ کی رسالت کی تصدیق کی اور خدا کی واحدانیت کا اقرار کیا +

معجزہ (۵) کو ملاحظہ کرو کہ بہیڑیے نے کہا کہ تم اس بات سے تعجب کرتے ہو اور اس بات سے تعجب نہین کرتے کہ خدا کا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم تمکو خدا کی عبادت سکہلاتا ہی اور تم اوسکا کہا نہین مانتے +

معجزہ (۶) کو ملاحظہ کرو کہ سنگریزون نے تسبیح پڑہی۔ سبحان اللہ والحمد للہ۔

معجزہ (۷) کو ملاحظہ کرو کہ ایک اونٹ کی آپنے اوس کے مالک کے ساتہہ صلح کرائی۔

معجزہ (۹و۱۰) کو ملاحظہ کرو کہ آپنے درخت کو بلایا اور جڑہون کے ساتہہ آپکے

پاس حاضر ہوا اور پھر واپس اپنی جگہ پر گیا۔

معجزہ (۱۲) کو ملاحظہ کرو کہ تھوڑی سی کھجور دن سے جابر ابن عبداللہ انصاری کا قرضہ ادا ہو گیا اور ستر وسق کھجورین اوس کے واسطے بچ رہین۔

معجزہ (۱۳ و ۱۴) کو ملاحظہ کرو کہ غزوہ خندق کے دن بہت تھوڑے کہانے سے ہزار آدمی کو کہلا کر پھر بچ رہا اور ابوہریرہ کو تھوڑی سی کھجورین دین اور وہ خود کہاتا رہا اور لوگون کو کہلاتا رہا اور اوسوقت تک اوسکے پاس موجود رہین کہ جب تک اوسکا گہر لوٹا نہ گیا۔

معجزہ (۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹) کو ملاحظہ کرو کہ کس قدر برکت ان معجزات سے آپکے عطاعات مین ہوئی۔

معجزہ (۲۰) کو ملاحظہ کرو کہ ایک اونٹنی نے آپکے ساتہہ کیا سلوک کیا اور بی بی فاطمہؓ کی بغل مین جان دیدی۔

معجزہ (۲۱) کو ملاحظہ کرو کہ رکانہ پہلوان کو تین دفعہ کشتی کرکے آپؐ نے گرا دیا اور وہ مسلمان ہو گیا۔

معجزہ (۲۲) کو ملاحظہ کرو کہ آپؐ نے بوکہ نکالکہ کھجورین اجرت مین حاصل کین اور وہ خود کہائین اور بی بی فاطمہؓ کے گہر مین لیجا کر اون کو کہلائین اور جو رسی ٹوٹکر بوکہ کہوہ مین گر گیا تہا اور اوس اعرابی نے آپؐ کے موںہہ مبارک پر تماچہ مارا آپکے اشارہ سے بوکہ کہوہ سے نکل آیا اور اوس اعرابی کا ہاتہہ جو اوس نے خود کاٹ دیا تہا آپؐ نے بسم اللہ پڑہکر خود جوڑ دیا۔

معجزہ (۲۳) کو ملاحظہ کرو کہ ابوجہل سے قیمت اونٹ کی آپؐ نے مسافر کو دلائی۔

معجزہ (۲۵) کو ملاحظہ کرو کہ ضاربت نے آپکی رسالت کی کسطرح تصدیق کی۔

معجزہ (۳۱) کو ملاحظہ کرو کہ گویند جانور آپ کی سواری کا کام دیتا رہا اور اصحابیون کے بلانے کا کام دیتا رہا اور آپکے انتقال کے بعد تین دن زندہ رہکر مرگیا *

معجزہ (۳۴) کو ملاحظہ کرو کہ اونٹ کی چوری کا مقدمہ آپکے اونٹ کے کہنے پر فیصل کیا۔

معجزہ (۳۵) کو ملاحظہ کرو کہ دو ماہ کے شیر خوار بچے نے آپؐ کی پیغمبری کی شہادت دی اور اوسکی ماں جو آپکے برخلاف تہی مسلمان ہوگئی *

معجزہ (۳۶) کو ملاحظہ کرو کہ یوسف بن عقاہب کو حضرت علیؑ نے قبر سے بلایا اور تین سو سال کے بعد وہ زندہ ہوکر آیا اور پیغمبریؐ کی تصدیق کی اور پہر قبر مین داخل ہوکر مرگیا۔ *

معجزہ (۳۷) کو ملاحظہ کرو کہ بکرہ جو کباب کرکے سب نے کہایا تہا اوسکی ہڈیان جمع کرکے آپ نے پہر زندہ کردیا اور گہر کو روانہ ہوگیا۔

معجزہ (۴۰) کو ملاحظہ کرو کہ ام سلیم ایک عورت نے ایک برتن بہرا ہوا روغن زرد کا آپکے واسطے تحفہ ارسال کیا آپ نے وہ لے لیا اور روغن زرد بدستور پڑا رہا وہ اوس سے استعمال کرتی رہی اور اوسکا خاندان اوس سے استعمال کرتا رہا وہ بڑی مدت کے بعد ختم ہوا۔ *

معجزہ (۴۱) کو ملاحظہ کرو اور سمرہ بن اجند سے روایت ہے کہ ایک کاسہ صبح کے وقت کے آپ کی خدمت مین حاضر کیا گیا صبح سے پیشین کیوقت تک جو کوئی آتا رہا اوسکو آپ کہلاتے رہے۔ لوگون نے سمرہ سے پوچھا کہ اوس کاسہ کو کوئی مدد پہونچتی ہو تو کچہہ خبر نہین مگر ظاہرہ کوئی مدد میرے سامنے نہین پہونچی۔

انس بن مالک سے روایت ہے کہ میری عمر آٹھہ سال کی تہی اور ہم دونون ودرات بہو کہا رہا کرتے تہے ایک روز میری ماں مٹی بہر جو لائی اور اوس کی ایک روٹی بنائی اور تہوڑا ساداوہ ہمسایہ سے مانگا مین آبوطلحہ کو بلانے گیا وہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم

صاحب کے پاس تہا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم صاحب سعد ابو طلحہ اور تہتر آدمیون کے
سیر سے گہر تشریف لائے۔ سب نے کہانا کہایا اور سب سیر ہو گئے اور آپنے ام سلیم
کو فرمایا کہ تو بہی کہالے اور جسکو چاہے اور کو بہی دہ۔+

معجزہ (۴۳) کو ملاحظہ کرو کہ تہوڑے سے دودہ سے سب اصحاب صفہ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم سیر ہو گئے اور دودہ بچ رہا +

معجزہ (۴۴) کو ملاحظہ کرو کہ ایک عورت کے دو مشکیزے سے تہہ سب لوگ جو آپکے
ساتہہ تہے اوس سے سیراب ہوئے اور سب کر سے پانی بہر لیا اور پانی بدستور
اوس عورت کو واپس کیا جب وہ عورت پانی لیکر اپنے قبیلہ مین واپس پہونچی تو سب
قبیلہ مسلمان ہوگیا +

معجزہ (۴۵) کو ملاحظہ کرو کہ ابو حدیجہ ایک عورت پر عاشق تہا حضرت کا جامہ پہنکر
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اوس قبیلہ پر پہنچا اور یہ جہوٹہ بیان کیا کہ مجھکو
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہیجا ہے آپکو جب یہ خبر پہونچی تو آپنے اوس شخص کے
حق مین بد دعا کی اور فوراً سانپ نے اوسکو کاٹا اور وہ مر گیا۔

معجزہ (۴۶) کو ملاحظہ کرو کہ رافع ابن حدیجہ خزرجی کے پیٹ مین درد ہوا تہی
اور وہ آپکے علاج سے رفع ہوگئی اور تمام عمر پہر اوسکو درد نہ ہوئی۔

معجزہ (۴۸) کو ملاحظہ کرو کہ چبائے ہوئے گوشت سے آپنے ایک عورت فاحشہ
کو تہوڑا سا گوشت دیا وہ ایسی حیادار بن گئی کہ تمام عمر اوس نے کسی کو مونہہ نہین
دکہایا۔+

معجزہ (۴۹) کو ملاحظہ کرو کہ ایک زانی آدمی کو آپنے دعا کی اور وہ ایسا حیادار بن
گیا کہ تمام عمر کسی عورت کی طرف دیکہا ہی نہ تہا۔

معجزہ (۵۰) کو ملاحظہ کرو کہ ایک لڑکی کا ہاتہہ ٹوٹ گیا تہا پہر آپنے ہاتہہ پہیرنے

سے وہ اچھا ہوگیا۔

معجزہ (۵۱) کو ملاحظہ کرو کہ بچہ کو ایک قئے آئی ایک کتے کا بچہ سیاہ رنگ کا اوس کے اندر سے گر گیا اور وہ تندرست ہوگیا۔

معجزہ (۵۲) کو ملاحظہ کرو کہ کھوہ کا پانی آپ کی دعا سے اسقدر بڑہ گیا کہ بہت لوگ استعمال کرتے تھے مگر وہ پانی کبھی کم نہ ہوا۔

معجزہ (۵۳) کو ملاحظہ کرو کہ ایک شخص نے ایک پیغام مین آپؐ کی زبان سے کچھہ جھوٹہہ بہی کہدیا تہا آپؐنے سنکر اوس کے حق مین دعائے بد کی اوسکا شکم چاک ہوکر مرگیا جہان اوسکو دفن کرتے تھے تو زمین بہی اوسکو قبول نہ کرتی تہی۔

معجزہ (۵۷) کو ملاحظہ کرو کہ آپؐ کی اونٹنی گم ہوگئی تہی اور تلاش سے نہین ملتی تہی ہوا اوسکو ہانک لائی اور آپؐکے پاس پہونچا دیا۔

معجزہ (۵۸) کو ملاحظہ کرو کہ حنظلہ کو آپؐنے دعا کی اور اوسکے ہاتہہ مین یہ برکت ہوگئی کہ اگر کسی کے سونہہ پر سوج پڑ جاوے یا کسی بکری کے پستان سوج جاوین اور وہ ہاتہہ لگا دے تو وہ ورم دفعہ ہوجاتا تہا۔

معجزہ (۵۹) کو ملاحظہ کرو کہ ابوہریرہ کا حافظہ خراب ہوگیا تہا آپؐنے اوس کے حق مین دعا کی حافظہ اوسکا ایسا اچھا ہوگیا کہ جو کچھہ ایک دفعہ سن لیتا تہا اوسکو یاد رہتا تہا پھر کبھی بھولتا نہین تھا۔

معجزہ (۶۰) کو ملاحظہ کرو کہ ابوہریرہ کی مان آپؐ کی دعا کرنے سے ایمان لائی اور مسلمانون مین اس قدر عزیز ہوگئی کہ سب اوس کے ساتہہ محبت کرتے تہے۔

معجزہ (۶۱) کو ملاحظہ کرو حضرت علیؓ کو آپؐنے یمن کی حکومت پر بہیجا اور یہ پیغام دیا کہ جب آپ یمن کے قریب پہونچین اور جو لوگ آپ کے استقبال کے واسطے آوین تو ان کے پتہرون اور ڈہیلون اور کنکرون کو میرا اسلام کہنا آپؐنے ایسا ہی کیا وہان

ایک شور برپا ہوا اور اوس شور کی یہ آواز تہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر ہمارا اسلام
پہونچے یہ حال دیکہکر سب لوگ جو استقبال کے واسطے آئے تہے سب مسلمان ہوگئے۔
معجزہ (۶۲) کو ملاحظہ کرو کہ ایک کہجور کو جو پہل دار نہین تہا آپکے ہاتہہ لگانے سے
پہل آگیا اور پہل سب آپنے اور صحابہ نے کہایا۔
معجزہ (۶۳) کو ملاحظہ کرو کہ ایک یہودی آدمی جو بہت دولت مند اور خوبصورت تہا
مسلمان ہوا اور فوت ہوا تو قبر مین اوس کے پاس حورین آئین۔
معجزہ (۶۴) کو ملاحظہ کرو کہ ایک شادی مین بی بی فاطمہ گئین اور اون کے کپڑے
اچہے نہ تہے مگر جب وہان شادی مین پہونچین تو لوگ کپڑے دیکہہ کر حیران ہوگئے
کہ ایسے کپڑے اونہون نے پہلے نہین دیکہے تہے۔ اور وہ کپڑے خدا تعالے
نے اون کے واسطے بہیجے تہے۔
معجزہ (۶۵) کو ملاحظہ کرو کہ ایک ہرنی نے آپکے پاس عرض کیا اور آپ نے
اوس کے صیاد سے اوسکو چہڑا دیا۔
معجزہ (۶۶) کو ملاحظہ کرو کہ اہبان نے ایک بہیڑیے سے بکری چہڑائی اور
اوس نے کہا کہ ایسا بہیڑیا ظالم کبہی نہین دیکہا جیسا کہ یہ ہے تو اوس نے جواب دیا
کہ مالک یسرب مین تم بہیڑیے سے زیادہ ظالم ہو کیونکہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پیغمبر تم
پر نازل ہوا ہے اور وہ تم کو خدا کی کتاب کی طرف بلاتا ہے اور تم اوسکی پیروی
نہین کرتے اہبان نے جواب دیا کہ اگر مین وہان جاؤن تو میری بکریان کون چرادے
بہیڑیے نے جواب دیا کہ بکریان مین چراؤنگا بہیڑیا بکریان چراتا رہا اور اہبان سنکر
بہر اہبان نے حضرت کے پاس پہونچکر مسلمان ہوگیا۔
معجزہ (۶۸) کو ملاحظہ کرو کہ ایک ہرن نے آپ کی پیغمبری کی شہادت دی اعرابی
یہ شہادت سنکر اوسی وقت مسلمان ہوگیا۔

معجزہ (۶۹) کو ملاحظہ کرو کہ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و علیؓ رات کیوقت بہوکہہ کی وجہ سے آپکے گہر گئے اور آپکو ہمراہ لیکر سقداد کے گہر پہونچے وہان ایک درخت کہجور کا تہا جسکو پہل کبہی نہ لگا تہا آپکے ہاتہہ لگانے سے وہ پہل دار ہوگیا اور اوسکا پہل سبنے کہایا اور سقداد کے عیال نے بہی کہایا اور بی بی فاطمہؓ کے گہر مین بہی کہجورین بہیجین گئین۔

معجزہ (۷۰) کو ملاحظہ کرو کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ لوگو جو تم ایمان لائے ہو اپنی آواز کو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کرو اور اسطرح اونچا اونچا بول کر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ باتین نہ کرو جسطرح تم آپس مین کیا کرتے ہو کیونکہ ایسا کرنے سے تمہارے اعمال خراب ہوجاوینگے اور تمکو خبر نہین ہوگی۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ثابت بن قیس خطیب جو بہت بلند آواز تہا اپنے گہر مین چپ رہا اور آپ کی خدمت مین حاضر نہین ہوتا تہا لوگون سے آپنے حال پوچہا سعد نے عرض کیا کہ ہمکو حال معلوم نہین سعد اوس کے گہر مین گیا وہ ایک کنارہ گہر کے بیٹہا ہوا تہا اور سر آگے ڈالا ہوا سعد نے اوس سے حال پوچہا تو اوسنے کہا کہ میرا حال بہت پریشان ہے کیونکہ میری آواز پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند ہے اسواسطے میرے سب خبط ہوگئے ہین اور مین دوزخ کے لایق ہوگیا ہون سعد نے سب حال حضرتؐ کی خدمت مین عرض کیا آپنے فرمایا کہ توجا اور اوسکو کہدے کہ تو راضی نہین ہے کہ جب تک جیتا رہے تیرا نیک عیش ہو اور تو لڑکر شہید ہوجاوے اور بہشت مین داخل ہو ثابت لڑائی یمامہ مین لڑکر شہید ہوگیا۔

معجزہ (۷۲) کو ملاحظہ کرو کہ ابوجہل خندق بہری ہوئی آگ سے نظر آئی وہ اس خوف کے مارے واپس گیا اسلئے کچہہ ایذا اوسکو نہ پہونچ سکی۔

معجزہ (۷۵) کو ملاحظہ کرو کہ نضر بن حارث کو کسطرح پر ایذا پہونچی کہ وہ آپکو ایذا

پہونچانی چاہتا تہا جب آپکے نزدیک گیا تو کالا سانپ سونہہ کہولے ہوئے اوسکو نظر آیا اور وہ خوف کا مارا واپس آیا۔ *

معجزہ (۷۹) کو ملاحظہ کرو کہ عتبہ بن ابو لہب کو شیر نے قافلہ کے درمیان سے تلاش کر کے پکڑ لیا اور پکڑ کر جنگل مین لیگیا اور اوسکی ہر ایک ہڈی توڑ دی۔ *

معجزہ (۸۰) کو ملاحظہ کرو کہ ایک لڑکی زندہ ہو کر دو بارانی سے نکل آئی اور ماں باپکے پاس جانا اوسنے منظور نہ کیا *

معجزہ (۸۱) کو ملاحظہ کرو کہ ایک شخص فوت ہو گیا اور جب آپ گئے تو اوسنے آپ کی رسالت تصدیق کی اور پہر مر گیا *

معجزہ (۸۲) کو ملاحظہ کرو کہ ایک اندہا آپ کی دعا سے بنیا ہو گیا۔

معجزہ (۸۳) کو ملاحظہ کرو کہ ایک بت نے جسکا نام جبل تھا آپ کی پیغمبری کی تصدیق کی اور بارہ ہزار کافر مسلمان ہوا۔

معجزہ (۸۵) کو ملاحظہ کرو کہ گہوڑے سے نے ایمان لانے کی ابن عباس کو ہدایت کی

معجزہ (۸۶) کو ملاحظہ کرو کہ ایک بت کے کہنے سے ایک عرب مسلمان ہوا۔

معجزہ (۸۹) کو ملاحظہ کرو کہ آپ کیواسطے بہشت سے کہانا نازل ہوا۔

معجزہ (۹۵) کو ملاحظہ کرو جو قابل ملاحظہ ہے اور جو عشق حباب کو آپکے ساتھہ تہا وہ قابل ملاحظہ ہے حضرت موسٰے کیوقت من وسلوا آسمان سے اوترتی رہی۔

سب مذاہب کا حال ورپرویح ہو چکا ہے اور مقابلہ مذاہب کا بہی کیا گیا ہے جو شخص منصف ہو اوسکو یہ بتلانا ضرور نہین کہ کون سا مذہب سچا ہے اور کون مذہب جہوٹا ہے نیچریہ دوہریہ۔ مرزائیہ کا بطلان تو اس کتاب کے ملاحظہ سے ہو جاتا ہے۔ خدا رسیدہ ہمیشہ وہ لوگ ہوئے ہین جنہون نے دنیا کے ساتہہ کوئی تعلق نہ رکہا اور جو خصائل انسانی ایسے ہین کہ وہ خدا تعالےٰ کی طرف رجوع کرنے کے مانع ہین اونسے وہ ہمیشہ پرہیز کرتے

رہے اور تقوے اور پرہیزگاری اونکی عادت مستمرہ ہوگئی اور ریاضات اور مجاہدات کرتے رہے اور اون ریاضات کے کرنے سے اون کے اخلاق بشری سب فنا ہوتے گئے اور اوصاف خداوندی اون کے جسم کو انسانی خصایل سے علیحدہ کر کے روحانی خصایل کو اسقدر ترقی دی کہ اونکا جسم بہی مثال روح کی ہوگیا۔ ہر مذہب مین جو اشیا منع ہین وہ وہ ایک ہی قسم کی ہین اور اون کے کرنے کی ممانعت ہے۔ عداوت منع ہے۔ کسی سے بغض رکہنا منع ہے حسد منع ہے۔ بخل منع ہے۔ کینہ رکہنا کسی کے ساتہہ منع ہے جو لوگون کو دکہانے کیواسطے عبادت کیجاوے اوسکو ریا کہتے ہین وہ منع ہے۔ زنا کرنا منع ہے۔ اشیا نشی کا استعمال کرنا منع ہے تکبر منع ہے۔ غرور منع ہے۔ جہوٹہ بولنا منع ہے۔ دغا کرنا منع ہے۔ فریب دینا منع ہے۔ خیانت کرنا منع ہے۔ غیبت کرنا منع ہے اور یہ جسطرح سے مسلمانون مین منع ہین اوسی طرح ہندون اور سب مذاہب مین منع ہین۔ حلال کی روزی کہانی اور خداوند تعالے کو دل سے یاد کرنا اور اوس سے عجز و نیاز کے ساتہہ پیش آنا اور ہر ایک مذہب مین جو طریقے عبادت کے ہین اونکو بجالانا اور احسان کرنا بخشش کرنی۔ حج کرنا۔ زکواۃ دینی خیرات کرنی۔ صدقہ دینا۔ اپنے اپنے مذاہب کے مقامات مقدس کی زیارت کرنی۔ ہندون کی تیرتہہ۔ مثلاً اشنان گنگا کا جمنا کا دیویون کے مقامات ٹہاکر دوارہ۔ شودوارہ۔ دہرم سالہ۔ مکہ اور بیت المقدس کی زیارت کرنی فایدہ مند ہین جو شخص اپنے اپنے مذاہب کے پابند ہین۔ میری رائے مین وہ خدا تعالے کی جناب مین سے مورد احسان ہونگے۔ اور اونکو بہت فایدے حاصل ہون گے۔ کوئی مذہب ایسا نہین ہے کہ وہ بہ لحاظ ذات کی عمدگی اور خاندان کی عمدگی کے اور خاص آدمی کی عمدگی کے خدا کے احسان کا مورد ہوسکے مسلمانون کے نزدیک اسکی مثال یہ ہے کہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔

اس کے معنی یہ ہین کہ خدا تعالے کے نزدیک تم مین سے اچہا کون ہے جو بڑا

پرہیزگار ہون۔ ہندون کے نزدیک اسی طرحکا ایک مقولہ ہے۔ ذاتین رام نہ ریجے۔ بہگت کرے سو بیجے۔ اس کے معنی یہ ہین کہ خداتعالے کسی آدمی کی ذات سے خوش نہین ہوتا وس آدمی سے خوش ہوتا ہے کہ جو عبادت کرنیوالا ہو۔ خداتعالے نے ہر ایک مذہب کو خود بنایا اور وہ جاری ہوا۔ اور جنکو اوسنے بحال رکہا وہ مدت سے ابتک قایم ہین اور جنکو اوسنے رکہنا نہ چاہا وہ تہوڑے دن بنکر معدوم ہوگئے اور ایسے مذاہب جو تہوڑے دن رہکر معدوم ہوگئے بیشمار ہین ہندون مین اور مسلمانون مین اور عیسائیون مین اور یہودیون مین اون کی تفصیل لکہنی بے فایدہ ہے ہر ایک مذہب کی ایک شریعت یا اوسنے مذہب نے مقرر کی اور جیسا وہ مذہب ہے ایسی وہ شریعت ہے مسلمانون کا مذہب شروع ہونے سے بہت جلدی ترقی پذیر ہوا اور جب پیغمبری نازل ہوئی تہی تو تہوڑے عرصہ مین فتوحات مسلمانون کی بڑہتی گئین اور تہوڑے عرصہ مین وہ کئی ملکون کے مالک ہوگئے تواریخ ملاحظہ ہونی چاہئے اور ایسے جلدی ترقی پذیر ہونے کا باعث یہ تہا کہ قرآن مجید کی ہدایت کے مطابق عمل درآمد ہوتا رہا اور بڑی ہدایت یہ تہی کہ خداتعالے نے مسلمانون کو ایک گروہ پیدا کیا کہ ہر ایک مسلمان دوسرے کا بہائی تہا اور جیسا اپنے بہائی کا نفع نقصان دوسرے بہائی کو عزیز ہوتا ہے ویسا ہی ہر ایک مسلمان کا نفع نقصان دوسرے مسلمان کو عزیز تہا اور یہ فرمایا گیا تہا (فالف بین قلوبکم ما جمعم اخوانا)۔

اس کے معنی یہ ہین کہ خداتعالے نے تمہارے دلون مین الفت پیدا کردی اور تم آپس مین بہائی بہائی بن گئے۔ اسی حکم کے مطابق ایک مسلمان کے بدلے دوسرا مسلمان جان دیتا تہا۔ اور اس جان دینے کو ایثار نفس کہتے تہے۔ ایثار نفس کی مثالین اس کتاب مین بہت سی مذکور ہوئی ہین اور کچھ نمونہ کے طور پر یہان کی جاتی ہین حضرت علی نے اوس رات کو کہ جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت

کا وقت تھا اپنی جان کا ایثار کیا اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بستر پر سو گئے اور آپ باہر چلے گئے کفار مکہ نے جب آکر دیکھا تو حضرت علیؓ کو اونہون نے کچھہ نہ کہا اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کفار کے ہاتھہ سے نکل گئے اور غار مین سے ہوکر مدینہ مین پہونچ گئے اور جبرائیلؑ جب آیا اور اوسنے آکر حضرت علیؓ سے کہا کہ مبارک ہو تجھہ کو اے بیٹے ابو طالب کے کہ خدا تعالے تیرے ساتھہ فخر کرتا ہے اپنے فرشتون پر۔ دوسری مثال ایثار نفس کی یہ ہے کہ خدا نے قرآن مجید مین فرمایا ہے۔

(ویوثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصہ)۔

اس کے معنی یہ ہین کہ ایثار کرتے ہین اپنے نفسون کا۔ ایک عورت انصار سے تھی وہ ایک جنگ مین گئی اوسنے دیکھا کہ ایک شخص صحابی بہت مجروح پڑا تھا اور اوسکو سخت پیاس لگ رہی تھی وہ عورت پانی لیکر اوس کے پاس گئی اور اوسکو کہا پی لو اوسنے ابھی پیا نہین تھا کہ دوسرے نے آواز دی کہ مجھے بھی پیاس ہے۔ پہلے مجروح نے کہا کہ اوسکو پہلے پلاؤ۔ اسی طرح سات آدمی مجروح پیاسون کی آواز آئی۔ جب وہ عورت ساتوین کے پاس پہونچی تو وہ ساتوان آدمی مرگیا جب واپس آئی تو وہ چھہ پہلے ہی مرچکے تھے اور ان مین لوگون کے واسطے وہ آیت نازل ہوئی۔

ایک شخص احمد نامی اولیا کرام سے گذرا ہے اور اوسنے یہ قصہ بیان کیا ہے کہ ایثار کا مادہ انسان تو ایک طرف رہے حیوانون مین بھی موجود ہے وہ کہتا ہے کہ مین نے خود ملاحظہ کیا ہے جنگل مین۔ مین اتفاقاً گیا وہان ایک شیر نے ایک شتر کو شکار کیا اور اوسکو چیر پھاڑ ڈالا خود اوس مین سے کچھہ نہ کھایا اور ایک کنارہ ہوکر بیٹھہ رہا جنگلی جانور بہت سے آگئے۔ گیدڑ۔ آکر کھاتے رہے اور سیر ہوکر چلے گئے۔ شیر نے پیچھے آکر تھوڑا سا گوشت اوس شتر کا کھایا۔ جب وہ کھا رہا تھا تو اوسنے دیکھا کہ ایک لومڑی لنگڑی سامنے سے آرہی ہے۔ شیر گوشت چھوڑکر خود علیحدہ ہوگیا اور لومڑی نے پہونچکر اپنے گذارہ کے

سوافق گوشت کہالیا اور چلی گئی شیر نے پھر آکر باقی گوشت کہایا شیر نے زبان حال سے احمد کو کہا کہ لے احمد ایثار ایک لقمہ کا کتون کا کام ہوتا ہے اور مردون کا کام جان کا ایثار کرنا ہے بزرگون کا یہ قول ہے کہ۔

(لیس الامر غیر بذل الروح ان قدرت علی ذالک والا فلا تشغل)۔

اسکے معنی یہ ہین کہ کوئی امر سوائے ایثار روح کے نہین اگر تم مین ہو قدرت ایسے ایثار کرنے کی اگر تم مین ایسا ایثار کرنے کی قدرت نہ ہو تو اور کوئی کام دنیا مین کرنے کی لائق نہین۔ ایثار کی یہ مثالین بطور نمونہ کے لکھی گئین ہین۔ ایثار کی اور بہت سی مثالین موجود ہین۔ غالف بین قلوبکم کے یہ معنے ہین جو ان مثالون سے ظاہر ہوتے ہین۔ دوسرا ترقی مسلمانون کا باعث یہ آیت تھی۔ فشاورہم فی الامور یعنی آپ کو یہ حکم ہوا کہ ہر امر مین لوگونکا مشورہ لیا کرو۔ جب تک آپ زندہ رہے اصحاب کبار اور باقی اصحاب سے مشورہ لیتے رہے۔ حضرت عمرؓ کے وقت ایک مجلس شوریٰ مقرر ہوئی اوس مجلس مین مہاجرین اور انصار شریک ہوتے تھے تمام ارکان مجلس کے نام تو لکھنے طوالت ہے۔ مگر چند نام لکھے جاتے ہین۔

حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ۔ عبدالرحمان بن عوف۔ معاذ بن جبل۔ ابی بن کعب۔ زید ابن ثابت اس مجلس کے انعقاد کا یہ طریقہ تہا کہ پہلے ایک منادی اعلان کرتا تہا کہ الصلوۃ جامعۃ یعنے سب لوگ نماز کے واسطے جمع ہو جاوین جب سب لوگ جمع ہو جاتے تہے تو حضرت عمرؓ مسجد نبوی مین جاکر دو رکعت نماز پڑہتے تہے نماز کے بعد ممبر پر چڑہ کر خطبہ پڑہا جاتا تہا اور بحث طلب امر پیش کیا جاتا تہا معمولی امور مین روزمرہ کے کاروبار کی بابت اس مجلس کے فیصلے کافی سمجہے جاتے تہے لیکن جب کوئی امر اہم پیش آ جاتے تو مہاجرین اور انصار کا اجلاس عام ہوتا تہا اور سب کے اتفاق سے وہ امر طے پاتا تہا مثلاً عراق و شام کے فتح ہونے پر جب بعض اصحابون نے اصرار کیا کہ تمام مفتوحہ

مقامات فوج کی جاگیر مین دے دیئے جائین تو بہت بڑی مجلس منعقد ہوئی جس مین
تمام مہاجرین و انصار مین سے عام لوگون کے علاوہ دس بڑے بڑے سردار جو تمام
قوم مین ممتاز تھے پانچ شخص قبیلہ اوس و پانچ خزرج کے تھے شریک ہوئے
کئی دن تک اس مجلس کے جلسے رہے اور نہایت آزادی اور بے باقی سے لوگون
کی تقریرین کین اس امر پر جو حضرت عمرؓ نے تقریر کی اوس کے جستہ جستہ فقرے ہم
اس لحاظ سے نقل کرتے ہین کہ اس سے منصب خلافت کی حقیقت اور خلیفہ وقت
کے اختیارات کا اندازہ ہوتا ہے اوس کے معنی یہ ہین کہ میرا یہ مطلب نہین ہے
کہ تم لوگ نہ شریک ہو اوس امانت مین جو مین نے اوٹھائی ہوئی ہے۔ تمہارے
کامون کے انجام دینے کی مین ایک ہون تم مین سے اور میری خواہش نہین
ہے کہ تم تابعداری کرو جو مین چاہون اوسکی بلکہ تم آزاد ہو اپنی رائے پیش کرو۔ جب
نہاوند کا سخت معرکہ پیش آیا اور عجمیون نے اس سر و سامان سے تیاری کی کہ لوگون
کے نزدیک خود خلیفہ وقت کا اس مہم پر جانا ضروری ٹہیرا تو بہت بڑی مجلس شوریٰ
منعقد ہوئی حضرت عثمانؓ طلحہ بن عبد اللہ زبیر ابن عبد الرحمان بن عوف وغیرہ نے
باری باری کہڑے ہو کر تقریرین کین اور کہا کہ آپکا خود موقعہ جنگ پر جانا مناسب نہین
پھر حضرت علیؓ کہڑے ہوئے اور ان لوگون کی تائید مین تقریر کی اور کثرت رائے سے
یہی فیصلہ ہوا کہ حضرت عمرؓ کا خود جنگ پر جانا مناسب نہین۔ مجلس شوریٰ کا انعقاد اور اہل
رائے کی مشورت صرف نیک کام نہین سمجھا جاتا تہا بلکہ حضرت عمرؓ نے خود کئی دفعہ فرمایا
تھا کہ مشورہ کے سوا خلافت سرے سے ناجائز ہے۔ آپکا یہ قول ہے کہ لاخلافت
الا عن المشورۃ۔ مجلس شوریٰ کا اجلاس اکثر خاص۔ خاص ضرورتون کے پیش آنے کے
وقت ہوتا تہا لیکن اس کے علاوہ ایک مجلس تھی جہان روزانہ انتظامات اور ضروریات
پر گفتگو ہوتی تہی یہ مجلس ہمیشہ مسجد نبوی مین منعقد ہوتی تہی اور صرف مہاجرین صحابہ

اس مین شریک ہوتے تہے صوبہ جات اور اضلاع کی روزانہ خبرین جو دریافت مین پہونچتی تہین حضرت عمرؓ ان کو اس مجلس مین بیان کرتے تہے اور کوئی بحث طلب امر ہوتا تہا تو اوس مین لوگون سے استصواب کیا جاتا تہا مجوسیون پر جزیہ مقرر کرنے کا مسئلہ اول اسی مجلس مین پیش ہوا تہا۔ مجلس شوریٰ کے ارکان کے علاوہ تمام رعایا کو انتظامی امور مین مداخلت حاصل تہی صوبہ جات اور اضلاع کے حاکم اکثر رعایا کی مرضی سے مقرر کئے جاتے تہے بلکہ بعض اوقات انتخاب کا طریقہ عمل مین آتا تہا۔ کوفہ۔ بصرہ۔ شام مین جب اعمال خراج مقرر کئے جانے لگے حضرت عمرؓ نے ان تینون صوبون مین احکام بہیجے کہ وہان کے لوگ اپنی اپنی پسند سے ایک ایک شخص کو انتخاب کرکے بہیجین جو اون کے نزدیک تمام لوگون سے زیادہ دیانتدار اور قابل ہو۔

چنانچہ کوفہ سے عثمان بن فرقد۔ بصرہ سے حجاج بن علاط شام سے معن بن یزید کو لوگون نے منتخب کرکے بہیجا اور حضرت عمرؓ نے انہین لوگون کو ان مقامات کا حاکم مقرر کیا۔ سعد ابن ابی وقاص بہت بڑے رتبہ کے اصحاب تہے اور نوشیروانی پایہ تخت کے فاتح تہے حضرت عمرؓ نے اونکو کوفہ کا گورنر مقرر کیا لیکن جب لوگون نے اون کی شکایت کی تو معزول کردیا۔ حکومت جمہوری کا ایک بہت بڑا اصول یہ ہے کہ ہر شخص کو اپنے حقوق اور اغراض کی حفاظت کا پورا اختیار اور موقعہ دیا جاوے۔ حضرت عمرؓ کی حکومت مین ہر شخص کو نہایت آزادی کے ساتہہ یہ موقع حاصل تہا اور لوگ علانیہ اپنے حقوق کا اظہار کرتے تہے حضرت عمرؓ نے خود بار بار موقع پر اس حق کا اعلان کردیا تہا اور فرمانون مین بہی لوگون کو مطلع کردیا تہا حکومت جمہوری کا اصل زیور یہ ہے کہ بادشاہ ہر قسم کے حقوق مین عام آدمیون کے ساتہہ برابری رکہتا ہو کسی قانون کے اثر سے مستثنیٰ نہ ہو ملک کی آمدنی مین سے ضروریات زندگی سے زیادہ نہ لے سکے عام معاشرت مین اوس کی حاکمانہ حیثیت کا کچہہ

لحاظ نہ کیا جاوے۔ اوس کے اختیارات محدود ہوں ہر شخص کو اوسپر نکتہ چینی کا حق
حاصل ہو۔ حضرت عمرؓ نے خود فرمایا ہے کہ مجھہ کو تمہارے مال میں سے اسقدر حق ہے
جتنا یتیم کے مربی کو یتیم کے مال میں اگر میں دولت مند ہونگا تو کچھہ نہ لونگا اگر ضرورت
پڑے گی تو دستور کے موافق کہانے کو لے لونگا خدا میرے اوپر تمہارے لوگوں
کے متعدد حقوق ہیں جنکا انکو مجھے سے مواخذہ کرنا چاہئے ایک یہ کہ ملک کا خراج اور مال
غنیمت بے جا طور پر جمع نہ کیا جاوے دوسرا یہ حق ہے کہ جب میرے ہاتہہ میں خراج
اور غنیمت آئے تو بیجا طور پر صرف ہونے نہ پائے ایک موقع پر ایک شخص نے کئی
دفعہ مخاطب ہوکر کہا کہ اتق اللہ یا عمر حاضرین میں سے ایک شخص نے اوسکو روکا اور
کہا کہ بس بہت ہوچکا ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ نہیں کہنے دو اگر یہ لوگ نہ کہیں
تو بے مصرف ہیں اگر ہم نہ مانیں ہم بے مصرف ہیں آزادی اس حد تک تھی کہ
یرموک کی لڑائی میں ہرقل بادشاہ نے تمام افواج جمع کیں تاکہ فوجیں پایہ تخت
انطاکیہ میں جمع ہوں اور ہر طرف احکام بھیجے اور افسران ماتحت کو حکم دیا کہ جسقدر آدمی
جہاں سے ہوسکے روانہ کئے جائیں جب فوجوں کے پاس یہ حکم پہونچا تو افسران
نے اتنے لوگ جمع کئے کہ جب وہ انطاکیہ میں پہونچے تو جہانتک نگاہ دیکھتی تہی ایک
ٹڈی دل پھیلا ہوا تہا۔

حضرت ابوعبیدہ نے امرا و رئیس جمع کئے اور ان سے مشورہ کیا کہ ہمکو دشمن
کے مقابلہ میں کیا کرنا چاہئے ہر ایک نے اپنی رائے دی یزید ابن ابوسفیان نے
رائے دی کہ میری رائے یہ ہے کہ عورتوں اور بچوں کو شہر میں رہنے دیں اور ہم
خود شہر کے باہر نکل کر لشکر آرائے ہوں۔ شرجیل بن حسنہ نے کہا کہ میں اس رائے
کے مخالف ہوں جو رائے یزید نے دی ہے کیونکہ یہ امر ممکن ہے کہ شہر کے
لوگ ہمارے اہل و عیال کو پکڑ کر قیصر کے حوالہ کردیں یا خود مار ڈالیں حضرت

حضرت ابو عبیدہ نے کہا کہ تدبیر یہ اچھی معلوم ہوتی ہے کہ عیسائیون کو ہم شہر سے
نکالدین شرجیل نے اوٹھکر کہا کہ اے امیر تجھکو ہرگز یہ حق حاصل نہین ہے ہمنے
عیسائیون کو اس شرط پر امن دیا ہے کہ وہ شہر مین اطمینان مین رہین اسلیے نقض عہد
کیونکر ہو سکتا ہے۔ ابو عبیدہ نے اپنی غلطی تسلیم کی آخر یہ فیصلہ ہوا کہ حمص چھوڑ کر دمشق
روانہ ہون۔ وہان خالد موجود ہین اور عرب کی سرحد قریب ہے یہ ارادہ مصمم ہو چکا ہو
تو حضرت ابو عبیدہ نے حبیب بن مسلمہ کو جو افسر خزانہ تہے بلاکر کہا کہ عیسائیون سے
جو جزیہ یا اخراج لیا جاتا ہے وہ اس معاوضہ مین لیا جاتا ہے کہ ہم انکی حفاظت کا ذمہ
نہین اوٹھا سکتے اس لئے جو اون سے وصول ہوا ہے سب اون کو واپس دیدو۔
اور اون سے کہدو کہ جو ہمکو تمہارے ساتھہ جو تعلق تہا اب بھی موجود ہے لیکن چونکہ
اسوقت ہم تمہاری حفاظت کے ذمہ وار نہین ہو سکتے اسلیئے جزیہ جو حفاظت کا معاوضہ
ہے تمکو واپس کیا جاتا ہے کئی لاکھہ کی جو رقم وصول ہوئی تہی کل واپس کر دی گئی۔
جب بیت المقدس کا محاصرہ کیا گیا تو بعد محاصرہ کے عیسائیون نے ہمت ہار کر صلح کی
درخواست کی اور ساتھہ اوسکے یہ شرط اضافہ کی کہ عمرؓ خود یہان آوین اور معاہدہ صلح کا
اون کے ہاتھہ سے لکہا جاوے ابو عبیدہ نے ایک خط حضرت عمرؓ کو لکہا کہ بیت المقدس
کی فتح آپ کی تشریف آوری پر موقوف ہے۔
حضرت عمرؓ نے تمام اصحابون کو جمع کیا اور مشورت کی حضرت عثمانؓ کی یہ رائے
تہی کہ اون کی درخواست کو رد کیا جاوے تاکہ وہ زیادہ ذلیل ہون اور خود ہتیار نہ
ڈالدین حضرت علیؓ نے یہ رائے دی کہ آپکو جانا چاہیئے حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ
کی رائے کو پسند کیا اور سفر کی تیاریان کین حضرت علی کو مدینہ مین نایب مقرر کرکے
خلافت کے کاروبار اون کی سپرد کئے اور ماہ رجب سنہ ۱۶ ہجری مین روانہ ہو گئے
آپ کے ساتھہ نہ نقارہ نہ نوبت تہی نہ خدم وحشم تہی نہ لاؤ لشکر معمولی ڈیرہ اور خیمہ تک

نہ تہا سواری میں گہوڑا تہا اور چند مہاجرین وانصار ساتہہ تہے سرداروں کو اطلاع دیجا چکی تہی کہ جابیہ میں آکر اون سے ملیں اطلاع کے مطابق یزید ابن ابی صفیان وخالد ابن ولید وغیرہ نے یہیں استقبال کیا۔ شام میں رہکر ان افسرون میں عرب کی سادگی باقی نہیں رہی تہی۔ حضرت عمرؓ کے سامنے یہ لوگ آئے تو اس شکل سے آئے کہ بدن پر حریر و دیبا کے لباس وقبائین تہین اور زرق و برق پوشاک سے عجمی معلوم ہوتے تہے عرب نہیں معلوم ہوتے تہے۔ حضرت عمرؓ کو سخت غصہ آیا اور گہوڑے سے اوتر پڑے اور سنگ ریزے اوٹہا کر اون کی طرف پہینکے اور فرمایا کہ اسقدر جلد تم نے عجمی عادتین اختیار کرلین ہین۔ ان لوگون نے عرض کی کہ قباؤن کے نیچے ہتہیار ہین یہ سپاہ گری کا جوہر ہاتہہ سے نہیں دیا ہے آپؓ نے فرمایا کہ کچہہ مضائقہ نہیں۔ جابیہ مین دیر تک قیام رہا اور عیسائیون کو حضرت عمرؓ کے آمد کی خبر پہلے پہنچ چکی تہی چنانچہ رئیسان شہر کا ایک گروہ اون سے ملنے کے واسطے دمشق کو روانہ ہوگیا اور حضرت عمرؓ کی خدمت مین پہنچ گیا اور اونہون نے حاضر ہوکر امان طلب کی آپنے امان عنایت فرمائی اور وہین ایک معاہدہ لکہا گیا اور بڑے بڑے معزز اصحابون کے دستخط ہوگئے اور آپ بیت المقدس کو روانہ ہوئے جو گہوڑا سواری مین تہا وہ رک رک کر قدم رکہتا تہا اور اوس کے سم گہس کر بیکار ہوگئے تہے اسواسطے حضرت اوتر پڑے اور اوسی وقت ایک عمدہ گہوڑا آپ کی سواری کے واسطے پیش کیا گیا۔ آپ جب اوس گہوڑے پر سوار ہوئے تو وہ بڑا چالاک نہا عمدہ چال چلا۔ آپ نے فرمایا کہ اوسے کمبخت یہ غرور کی چال تمنے کہان سے سیکہی ہے۔ یہ کہکر آپ اوتر پڑے اور پیادہ پا چلے۔ بیت المقدس قریب آگیا تو حضرت ابو عبیدہ اور سرداران فوج سب استقبال کو آئے۔

حضرت عمرؓ کا لباس اور سازوسامان بہت معمولی حالت کا تہا اوسکو دیکہہ کر مسلمانون

کو شرم آتی تھی کہ عیسائی اپنے دل میں کیا کہتے ہونگے۔ اونہوں نے ایک قیمتی گھوڑا اور عمدہ پوشاک حاضر کی۔ حضرت عمرؓ نے اوس کے پہننے سے انکار کیا اور فرمایا کہ خدا نے ہمکو جو عزت دی ہے وہ اسلام کی عزت ہے اور ہمارے لئے یہی کافی ہے اوسی حال سے بیت المقدس میں داخل ہوئے۔ سب سے پہلے مسجد میں گئے اور محراب داؤد کے پاس پہونچکر سجدہ کیا اور سجدہ داؤد کی آیت پڑھی پھر باقی بیت المقدس کو میں ٹھہر کر کئی دن قیام کیا۔ ایک دن بلالؓ نے آکر شکایت کی کہ امیر المومنین ہمارے افسر پرند کا گوشت اور میدہ کی روٹیاں کہاتے ہیں لیکن عام مسلمانوں کو معمولی کہانا بھی نصیب نہیں۔ حضرت عمرؓ نے افسران کیطرف دیکھا اونہوں نے عرض کی کہ اس ملک میں تمام چیزیں ارزاں قیمت پر ہیں حجاز میں جس قیمت پر روٹی ملتی ہے اور کہجور ملتی ہے یہاں اسی قیمت پر۔ پرند کا گوشت اور میدہ ملتا ہے۔ حضرت عمرؓ افسران کو مجبور نہ کر سکے اور حکم دیا کہ مال غنیمت اور تنخواہ کے علاوہ ہر سپاہی کا کہانا بھی مقرر کیا جاوے۔ ایک دن نماز کا وقت تھا کہ حضرت عمرؓ نے بلالؓ سے درخواست کی کہ آج اذان دو۔ بلال نے کہا میں عزم کر چکا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کیلئے اذان نہ دونگا لیکن آج آپکا ارشاد بجالاؤنگا۔ بلال نے اذان دینی شروع کی صحابہ کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا وقت یاد آیا اور بہت رقت طاری ہوئی۔ ابو عبیدہ اور معاذ ابن جبل روتے روتے بیتاب ہوگئے اور حضرت عمرؓ ایسے روئے کہ اون کے رونے سے ہچکی لگ گئی اور دیر تک اثر رہا۔

فتوحات کے اصلی اسباب کا ذکر

ہمارے نزدیک اس سوال کا اصلی جواب صرف اس قدر ہے کہ مسلمانوں میں اوسوقت بانی اسلام کی بدولت جو جوش عزم استقبال ہمت بلند حوصلگی دلیری پیدا

ہو گئی تھی اور جسکو حضرت عمرؓ نے اور زیادہ قوی اور تیز کر دیا تھا۔ روم و فارس کی
سلطنتین عین عروج کے زمانے مین بہی اوسکی ٹکر نہین اوٹھا سکتی تہین۔ البتہ اسکی
ساتھ اور بہی چیزین مل گئی تہین جنہون نے فتوحات مین نہین بلکہ قیام حکومت مین
مدد دی اس مین سب سے مقدم چیز مسلمانون کی راست بازی اور دیانت داری تہی جو ملک
فتح ہو جاتا تھا وہان کے لوگ مسلمانون کی راست بازی سے اسقدر گرویدہ ہو جاتے
تہے کہ باوجود اختلاف مذہب کے ان کی سلطنت کا زوال نہین چاہتے تہے یرموک کے
معرکے مین مسلمان جب شام کے اضلاع سے نکلے تو تمام عیسائی رعایا نے پکار کر خدا
تمکو پہر اس ملک مین لائے اور یہودیون نے توریت ہاتھ مین لیکر کہا کہ ہمارے
جیتے جی قیصر اب یہان نہین آسکتا رومیون کی حکومت جو شام و مصر مین تہی وہ بالکل
جابرانہ تہی۔ اسلئے رومیون نے مسلمانون کا جو مقابلہ کیا وہ سلطنت اور فوج کے
زور سے کیا رعایا اون کے ساتھ نہ تہی مسلمانون نے جب سلطنت کا زور توڑ دیا
تو آگے سطح صاف تہا یعنے رعایا کی طرف سے کسی قسم کی مزاحمت نہ ہوئی البتہ ایران
کی حالت اس سے مختلف تہی وہان سلطنت کے نیچے بڑے بڑے رئیس تہے جو بڑے
اضلاع اور صوبون کے مالک تہے وہ سلطنت کے لئے نہین بلکہ خود اپنے ذاتی حکومت
کی حفاظت کے لئے لڑتے تہے۔ یہی وجہ تہی کہ پائے تخت کے فتح کر لینے پر بہی فارس
مین ہر قدم پر مسلمانون کو مزاحمتین پیش آئین لیکن رعایا وہان بہی مسلمانون کی گرویدہ
ہوتی جاتی تہی اور اسلئے فتح کے بعد بقائے حکومت مین اون سے بہت مدد ملتی
تہی۔ ایک اور بڑا سبب یہ تہا کہ مسلمانون کا اول اول حملہ شام و عراق پر ہوا ان دونون
مقامات مین کثرت سے عرب آباد تہے شام مین دمشق کا حاکم غسانی خاندان تہا جو برائے
نام قیصر کا محکوم تہا۔ عراق مین لخمی خاندان والے در اصل ملک کے مالک تہے گو کسرےٰ
کو خراج کے طور پر کچھ دیتے تہے۔ ان عربون نے اگرچہ اس وجہ سے کہ عیسائی ہو گئے

تھے۔ اوّل اوّل مسلمانوں کا مقابلہ کیا لیکن قومی اتحاد کا جذبہ رائیگان نہین جا سکتا تھا عراق کے بڑے بڑے رئیس بہت جلد مسلمان ہو گئے اور مسلمان ہو جانے پر وہ مسلمانوں کے دست و بازو بن گئے شام مین بھی آخر عربون نے اسلام قبول کر لیا اور رومیون کی حکومت سے آزاد ہو گئے۔

حضرت عمرؓ کی فتوحات مین کبھی سر مو قانون انصاف سے تجاوز نہین ہو سکتا تھا آدمیون کا قتل عام ایک طرف درختون کے کاٹنے تک کی اجازت نہ تھی بچون اور بوڑھون سے بالکل تعرض نہین کیا جا سکتا تھا۔ دشمن سے کبھی کسی موقع پر بدعہدی یا فریب دہی نہین کی جا سکتی تھی افسرون کو تاکیدی احکام جاتے تھے کہ دشمن تم سے لڑائی کرین تو ان سے فریب نہ کرو کسی کی ناک کان نہ کاٹو کسی بچے کو قتل نہ کرو۔

ان تمام واقعات کی تفصیل کے بعد یہ دعوے صاف ثابت ہو جاتا ہے کہ جب سے دنیا کی تاریخ معلوم ہے آجتک کوئی شخص فاروق اعظم کے برابر فاتح اور کشورستان نہین گذرا۔

حضرت عمرؓ نے بغیر کسی مثال اور نمونہ کے جمہوری حکومت کی بنیاد ڈالی اور اگرچہ وقت کے اقتضائے اور اسکے تمام اصول و فروع مرتب نہ ہو سکے تاہم جو چیزین حکومت جمہوری کی روح ہین سب موجود ہین آگئین ان مین سب سے اصل الاصول مجلس شوریٰ کا انعقاد تھا یعنے جب کوئی انتظام پیش آتا تھا تو ہمیشہ ارباب شوریٰ کی مجلس منعقد ہوتی تھی اور کوئی امر بغیر مشورہ اور کثرت رائے کے عمل مین نہین آسکتا تھا تمام جماعت اسلام مین اوسوقت دو گروہ تھے جو کل قوم کے پیشوا تھے اور جنکو تمام عرب نے گویا اپنا قائم مقام تسلیم کر لیا تھا یعنے مہاجرین و انصار۔ مجلس شوریٰ مین ہمیشہ لازمی طور پر ان دونون گروہ کے ارکان شریک ہوتے تھے۔

جسوقت کوئی عامل مقرر ہوتا تھا اوسکے پاس جسقدر مال و اسباب ہوتا تھا اوس کی

مفصل فہرست تیار کرا کر محفوظ رکہی جاتی تہی اور عامل کی مالی حالت مین غیر معمولی ترقی ہوتی
تہی تو اوس سے مواخذہ کیا جاتا تہا۔ ایک دفعہ اکثر عمال اس بلا مین مبتلا ہوئے۔ خالد بن
صعق نے اشعار کے ذریعہ سے حضرت عمرؓ کو اوسکی اطلاع دی حضرت عمرؓ نے سب
کی موجودات کا جائزہ لیکر آدہا مال بٹا لیا اور بیت المال مین داخل کر دیا۔ تمام عمال کو
حکم تہا کہ ہر سال حج کے زمانہ مین حاضر ہون حج کی تقریب سے تمام اطراف کے
لوگ موجود ہوتے تہے حضرت عمرؓ کہڑے ہو کر باعلان کہتے تہے کہ جس کسی کو کسی
عامل سے کچہ شکایت ہو پیش کرے چنانچہ ذرا ذرا سی شکایتین پیش ہوتی تہین اور
تحقیقات ہو کر اوسکا تدارک کیا جاتا تہا۔ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے بہت بڑا مجمع کر کے
خطبہ دیا اور کہا کہ صاحبو عمال جو مقرر کر کے بہیجے جاتے کہ تمکو طمانچے مارین یا تمہارا مال
چہینین لین بلکہ مین اون کو اس لئے بہیجتا ہون کہ رسول اللہ صلعم کا طریقہ سکہائین سو اگر
کسی عامل نے اسکے خلاف کیا ہو تو مجہ سے بیان کرو تاکہ مین اوسکا انتقام لون"

عمرو بن العاص نے جو مصر کے گورنر تہے اوٹھکر کہا کہ اگر کوئی عامل ادب دینے
کے لئے کسی کو ماریگا تب بہی آپ اوسکو سزا دینگے حضرت عمرؓ نے کہا اوس خدا کی
قسم جس کے ہاتہ مین میری جان ہے ضرور مین سزا دونگا۔ کیونکہ مین نے خود رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکہا ہے۔ خبردار مسلمانون کو نہ مارا کرو۔ ورنہ وہ
ذلیل ہو جاوینگے اون کے حقوق تلف نہ کرو ورنہ کفران نعمت پر مجبور ہونگے۔

ایک دفعہ حسب معمول تمام عمال حاضر تہے ایک شخص اوٹہا اور کہا کہ آپ کے
عامل نے مجکو بے قصور سو کوڑے مارے ہین۔ حضرت عمرؓ نے مستغیث کو حکم
دیا کہ وہین مجمع عام مین عامل کو سو کوڑے لگائے۔ عمرو بن العاص نے کہڑے
ہو کر کہا کہ یہ امر عمال پر گران ہوگا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا لیکن یہ نہین ہو سکتا کہ مین
ملزم سے انتقام نہ لون عمرو بن العاص نے منت کر کے مستغیث کو اس شرط

علیؓ مرتضیٰ کی امامت

یہ چاروں بزرگوار جن کے انعقاد خلافت کے حالات مذکور ہوئے ہیں۔ اہل سنت ان کو خلیفہ کے لقب سے پکارتے ہیں۔ مگر علیؓ مرتضےٰ کے حق مین خلیفہ کے علاوہ امام کا لقب بھی استعمال کیا جاتا ہے جس کے معنی پیشرو کے ہین۔ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے امام کا لفظ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شان مین فرمایا ہے چنانچہ اون سے مخاطب ہوکر اون کی اور اون کی اولاد کی بابت اسطرح ارشاد کیا جاتا ہے۔ مین تمکو لوگون کا امام (پیشوا) بناتیوالا ہون ابراہیمؑ نے کہا اور میری اولاد مین سے فرمایا۔ ہان۔ مگر میرے اقرار مین وہ لوگ داخل نہین جو ناحق پر ہون۔ فرقہ امامیہ لفظ امام کو علیؓ مرتضےٰ اور اون اولاد سے مختص قرار دیتے ہین اور صوفیاء کرام کا عقیدہ ہے۔ شیخ فریدالدین عطار فرماتے ہین۔

زمشرق تا بمغرب گر امام است ٭ علیؓ و آل و اولادش تمام است

مگر علماء اہل سنت کے نزدیک یہ لفظ عام ہے۔ امت محمدیہ مین سے ہر شخص جسکو کسی دینی معاملہ مین کمال حاصل ہو امام کہلانے کا مستحق ہے چنانچہ رسول کریمؐ صلعم کی وفات کے بعد بہت بزرگوار ایسے ہو گذرے ہین جنکو قوم نے خاص۔ خاص کمالات کے باعث امام کا خطاب عطا کیا ہے مضمون مندرجہ ذیل سے معلوم ہوگا کہ امام کا لفظ کن اشخاص پر اور کن وجوہات سے استعمال کیا جاتا ہے اور مسلمانون کو اوس کے احکام کس درجہ تک واجب التعمیل ہین۔ امام اور امامت۔ اس مقام پر امام کے لفظ سے ہماری مراد اوس شخص سے نہین ہے جو سب کے آگے کھڑا ہو کر لوگون کو نماز پڑہاتا ہے بلکہ ایسے شخص سے مراد ہے جو بسبب کمال نفسی و روحانی یا علمی و عملی کے امام کے لفظ سے مخاطب کیا جاتا ہے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک مین

علاوہ نبوت اور نفاذ احکام اور محافظت مسلمین کے جو آنحضرتؐ صلعم کے بعد شان خلافت سے متعلق ہین ذاتی کمالات اور اعلیٰ درجہ کی صفات بہی تہین پس اون صفات کمال مین مشابہت پیدا کرنا اس کمال مین امامت کے درجہ پر پہونچاتا ہے مثلاً رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو علم دین مین محققاً۔ بذریعہ وحی الہام کے جو مقتضائے فطرت نبوت ستہا۔ اعلیٰ درجہ کی کمال حاصل تہا اور گو اس درجہ کا کمال کسی دوسرے شخص کو حاصل نہین ہو سکتا۔ مگر جن لوگون نے علم دین اور احکام شریعت کے سمجہنے اور نکالنے مین نہ بطور تقلید بلکہ بطور اجتہاد کوشش کی اور اوسکو حاصل کیا اور جم غفیر مسلمانون نے اسکو قبول وتسلیم کیا گو کہ اوسمین خطا کا احتمال بہی ہوا اونہون نے رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال دینی مین اوسکو تسلیم کیا جیسے کہ مجتہدین اربعہ امام ابوحنیفہؒ امام شافعی۔ امام احمد حنبل۔ امام مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین ستہے۔ یا مثلاً جو تقدس ذاتی اور صفات روحانی اور علم دینی وروحانی رسولؐ خدا صلعم کو حاصل تہا اوسکو ائمہ اہل بیت علیہم السلام نے حاصل کیا۔ خواہ تعلیماً خواہ وہباً اور اس کمال مین رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ مشابہت پیدا کی۔ اس لئے جم غفیر مسلمانون نے انکو اس کمال مین امام تسلیم کیا اور ائمہ اہل بیت کے لقب سے ملقب ہوئے۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو علم عقاید تحقیقاً یا از روئے وحی یا الہام کے حاصل تہا جو دوسرے کو حاصل نہین ہو سکتا۔ پس اس مین مشابہت کا حاصل کرنا صرف استدلال پر منحصر تہا پہر جس نے استدلال سے اوسکو حاصل کیا گو کہ اس مین غلطی کا بہی احتمال ہو اور جم غفیر مسلمانون نے اسکو تسلیم کیا اس نے اس فن مین امام کا درجہ پایا جیسا کہ امام غزالی اور امام فخر الدین رازی۔ و دیگر علماء سے علم کلام اس فن مین درجہ امامت کو پہونچے تہے۔ علاوہ اس کے رسول اللہ علیہ وسلم مین اور بہت سے کمالات ذاتی تہے جیسے تقدس روحانی استغراق فی ذات اللہ توجہ الی اللہ تعمیل بحکم ربانی۔ حلم۔ رحمت شفقت علی المسلمین وغیرہ وغیرہ پس جو شخص کمالات

مصطفوی کے کسی کمال سے اپنے تئین مشابہ کرتا ہے وہی اس کمال کا امام ہوتا ہے
خواہ وہ امام کے نام سے مشہور ہوا ہو یا نہین اور جس نے تمام روحانی اور اخلاقی
صفات محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام مین مشابہت پیدا کی ہو اور ملک بھی اوس کی
حکومت مین ہو جسمین اوسکو احکام شرعی کے نفاذ اور مسلمانون کی ہدایت اور حفاظت
کا اختیار حاصل ہو۔ بلاشبہ وہ شخص بھی اوس ملک کیلئے جو اوسکی حکومت مین ہے خلیفہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امام کے لقب سے ملقب ہونیکا مستحق ہے اور اگر اوسنے
اپنے تئین ان صفات کمال کے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مین تھین مشابہ نہین کیا
اور کسی ملک کی حکومت حاصل کی جیسا کہ بنی امیہ و بنی عباس نے وہ درحقیقت اس
ملک کیلئے اور اوس ملک کے مسلمان رہنے والون کے لئے سلطان ہے نہ امام
اور نہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گوکہ اوسنے فخریہ طور پر خلیفہ کا لقب اختیار کیا ہو
اور بزور حکومت اپنے تئین خلیفہ کہوایا ہو۔ اسی لئے اوسنے اپنے اجتہاد سے جو
احکام متعلق مذہب کے دیئے ہون وہ وقعت سے نہین دیکھے جاتے اور اگر اوسنے
اپنے تئین صفات کمال رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مشابہ کیا ہے اور کوئی ملک
اوسکی حکومت اور قبضہ اقتدار مین نہین ہے جسمین وہ احکام شرعی کو نافذ اور وہان
کے مسلمانون کی حفاظت کرکے تو وہ صرف انہی امور مین جنمین اوسنے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سے مشابہت پیدا کی ہے۔ امام ہے مگر اوسپر خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کا اطلاق نہین ہوسکتا اور اسی وجہ سے ائمہ اہل بیت علیہم السلام امام کے
لفظ سے ملقب ہوئے ہین۔ مگر فرق اسلامیہ مین امام کا مرتبہ قرار دینے مین اختلاف
ہے شیعہ تو امام کو معصوم اور منصوب من اللہ اور مفترض الطاعت قرار دیتے ہین
اور یہ کہ امامت حضرت امام مہدی علیہ السلام پر جو ائمہ اہل بیت کے اخیر امام ہین
ختم ہوگئی وہ پیدا ہونے تھے اور سُرّمن رائے کی غار مین غایب ہوگئے ہین

مگر ابتک زندہ ہین اور امام المہدی الزمان ہین اور قیامت کے قریب ظاہر ہون گے۔ اور اس لئے کوئی دوسرا شخص امام نہیں ہوسکتا۔ مگر اہل سنت جماعت کسی امام کو منصوص من اللہ اور معصوم عن الخطا قرار نہین دیتے بلکہ وہ سواے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی کو گو وہ کیسا ہی مقدس ذی علم اور صاحب فضل و کمال ہو معصوم عن الخطا سمجھتے نتیجہ اس اختلاف کا یہ ہے کہ شیعہ تو امام کے حکم تمام دنیا کے شیعہ مسلمانون پر چون وچرا واجب التعمیل سمجھتے ہین مگر چونکہ اون کے امام دنیا کی آنکھون سے غائب ہین اسلئے اس زمانہ مین کوئی ایسا حکم اون کیلئے وجود پذیر نہین ہوسکتا جسکی اطاعت تمام دنیا کے شیعہ مسلمانون پر واجب ہو اہل سنت جماعت کسی امام موجودہ یا گذشتہ کا حکم تمام دنیا کے سنی مسلمانون پر بے چون وچرا واجب التعمیل نہین سمجھتے جو لوگ بے پڑھے یا کم استعداد اور قابل ہین وہ جب تک اسبات کو نہ سمجھہ لین کہ وہ حکم امام کا صحیح اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہے اسکو واجب التعمیل نہین جانتے۔ طلحہ اور زبیر نے جو اسوقت مدینہ مین سب سے زیادہ معزز مہاجر اور خلافت کا شورہ کے ممبر رہ چکے تھے حضرت علیؓ کے پاس آئے طلحہ نے بصرہ کی اور زبیر نے کوفہ کے جانے کی خواہش ظاہر کی حضرت علیؓ نے یہ جواب دیا کہ مجھے انصرام معاملات مین تمہارے مشورہ کی ضرورت ہے جب تم مدینہ سے باہر چلے جاؤ گے تو مین کس سے مشورہ لونگا۔ یہ جواب بہت معقول تھا مگر وہ دونون اس جواب سے ناخوش ہوئے اور اونہون نے حضرت پر یہ تہمت لگائی کہ حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ کے قاتلون کا پتہ لگانے مین خود وقفہ کر رکھا ہے۔

حضرت علی اونکا یہ کہنا سنکر مجمع عام مین آئے اور لوگون سے کہا کہ اگر قصاص کا کوئی دعوے دار عدالت مین حاضر ہوکر اپنے دعوے کو ثابت کرے تو مین قاتلان عثمانؓ پر حد قایم کرنے کو اسی وقت آمادہ ہون۔ علی مرتضے کی تقریر سنکر

لوگون کو تسلی ہوئی اسی اثناء مین حضرت علیؓ نے اون گورنرون کو معزول کیا کہ جو حضرت عثمانؓ نے مقرر کر کے ملک مین بہیجے ہوئے تہے اور اکثر وہ لوگ بنی امیہ کے تہے اور اون کی جگہ بنی عباس اور باقی لوگ سے گورنر مقرر کئے سہل بن حنیف کو شام کا گورنر مقرر کیا راستہ مین اوسکو مقام تبوک کے پاس کئی ایک سوار ملے اونہون نے پوچھا کہ تم کون ہو سہل نے کہا کہ مین امیر شام کا ہون۔ اونہون نے کہا کہ اگر تجہہ کو سوائے عثمانؓ کے کسی اور شخص نے بہیجا ہے تو تم واپس جاؤ سہل واپس آیا اُسوقت شام کا گورنر امیر معاویہ بن ابو سفیان تہا۔ اور اوسکے ماتحت پانچ صوبے تہے۔ سہل جب مدینہ مین واپس گیا حضرت علیؓ مرتضی نے طلحہ اور زبیر کو بلا کر کہا کہ وہی معاملہ پیش آیا جسکا مجہکو اندیشہ تہا۔ اور ایک خط معاویہ کی طرف لکہکر قاصد کو بہیجا امیر معاویہ نے کچہہ جواب نہ دیا۔ خاموش رہا معاویہ نے تین ماہ کے بعد اپنے سفیر کے ہاتہہ ایک لفافہ سر مہر بہیجا حضرت علیؓ نے جب لفافہ کو کہولا تو اوس مین کوئی خط نہ تہا۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ اوس سفیر نے عرض کیا کہ مین اوس گروہ کے پاس سے آیا ہون جو قاتلان حضرت عثمانؓ کے خواستگار ہین اور وہان یہ کیفیت ہے کہ حضرت عثمانؓ کی خون آلودہ قمیص دمشق کے ممبر پر ڈال رکہی ہے اور ساٹہہ ہزار سفید ریش اوس کے گرد اگر گریہ وزاری کرتے ہین حضرت علیؓ نے حکم دیا کہ شام پر لشکر کشی کی جاوے۔ معاویہ مدت سے شام کا حاکم تہا حضرت عمرؓ کے وقت مین تو وہ اون کے خوف سے دبا رہتا تہا مگر حضرت عثمان کی نرم مزاجی کے باعث سے وہ زیادہ دلیر ہو گیا اور اپنے ملک مین بڑا رسوخ حاصل کیا۔ حضرت علیؓ کی خلافت کے وقت اُسکو جب اپنی معزولی کی خبر پہونچی تو اوسنے عثمان کے خون کو بہانہ رکہہ کر ملک مین شورش برپا کردی اُدہر بی بی عائشہؓ مکہ کا حج کر کے مدینہ کو واپس جاتی تہین۔ اونہون نے عثمانؓ کی قتل کی خبر سنکر یہ فرمایا کہ خدا کی قسم ہے کہ مین عثمانؓ کی قتل کا بدلا لونگی

مکہ کا گورنر اور بنی امیہ کے لوگ اور طلحہ اور زبیر بھی بی بی کے پاس پہونچ گئے اور
مدینہ کے حالات کی ابتری بیان کی اور یہ سارا مجمع حضرت علیؓ کے برخلاف متفق
ہوگیا اور سب لوگون کا اتفاق ٹہرا کہ بصرہ کی طرف پہلے چلین۔ بی بی عائشہ پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم صاحب کی ازواج کے پاس ہی گئے کہ وہ بھی ان کی رفاقت کرین
مگر اونھون نے نہ مانا۔ طلحہ اور زبیر و بی بی عائشہ بصرہ کی طرف روانہ ہوئے اور ایک
ہزار آدمی اون کے ساتھہ ہوا۔ چھہ سو شتر سوار تہا بی بیؓ صاحب کی سواری اونٹ پر تھی
یہ سفر کرتے ہوئے ایک چشمہ پر پہونچے جسکا نام حواب تہا۔ حواب کے کتّے اوس لشکر
کو دیکھکے بھونکے بی بی وہان ہی ٹہیر گئین اور اوسکو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم صاحب کی حدیث
یاد آئی اور وہ حدیث یہ تہی میری بیبیون سے ایک بی بی ایسی ہوگی کہ اوسکو کتّے حواب
کے بہونکین گے اسواسطے مجھکو یہان سے لوٹا لے چلو۔ آخیر لشکر بصرہ مین پہونچا
اور عثمانؓ بن حنیف نے اوس فوج کے ساتھہ مقابلہ کیا۔ شام تک فریقین مین تیراندازی
نیزہ بازی ہوتی رہی اور دوسرے دن بھی نماز پیشین تک اسی طرح قتال ہوتا رہا اور دونون
لشکرون نے تہک کر لڑائی بند کر دی بی بی عائشہؓ سے کہا کہ فتنہ فرو کرنے کیواسطے
آئے ہین مسلمانون ہی خون ریزی کے واسطے نہین آئے صلح کرو حضرت عثمانؓ نے
کہا کہ جب تک طلحہ اور زبیر کو آپ اپنے سے علیٰحدہ نہ کر دیوین کیونکہ اونھون نے حضرت
علیؓ کی بیعت کرکے توڑ دیا ہے اوسوقت یہ معاملہ فیصل نہ ہوا اور کئی ایک معاملات بذریعہ
خطوط آپس مین ہوتے رہے۔ وسط ماہ جمادی الآخر ۳۶ ہجری مین دونون طرف
کی فوجین میدان مین نکلین اور مقام خزبیہ رزمگاہ قرار پایا۔ اسوقت حضرت علیؓ مرتضیٰ
نے زبیر کو کہلا بھیجا کہ مجھے تمسے کچھہ کہنا ہے مقابلہ سے پیشتر میرے پاس آؤ جب
زبیر علیؓ مرتضیٰ کے پاس آیا تو اوس وقت آپنے کہا تمکو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم
کی وہ حدیث یاد ہے کہ تم علیؓ سے لڑوگے اور ظالم سمجھے جاؤ گے۔ زبیر نے کہا

درست ہے اور اگر تم اس سے پیشتر اس کا ذکر مجھ سے کرتے تو میں تم سے جنگ کرنے نہ نکلتا اور قسم بخدا کہ اب میں تم سے کبھی لڑائی نہ کرونگا۔ زبیر نے واپس آکر بی بی عایشہ سے یہ قصہ بیان کیا اور کہا مجھے معلوم نہیں کہ میں کہاں قدم رکھتا ہوں اور اس جنگ مین میرا رہنا مناسب ہے یا نہیں بیٹے نے کہا کہ آپ علیؓ بن ابی طالب کے علم کھڑا دیکھکر گھبرا گئے ہین اور آپنے یہ سمجھ لیا ہے کہ اس علم کے نیچے میری موت مجھکو پکار رہی ہے زبیر نے کہا کہ یہ امر نہیں ہے مگر مین حلف کر چکا ہون کہ لڑائی نہین کرونگا بی بی عایشہ نے کہا کہ حلف کا کفارہ دیدو۔ زبیر نے اپنا غلام مکحول اس کے عوض مین آزاد کر دیا اور لڑائی پر مستعد ہو گئے طلحہ و زبیر و بی بی عایشہؓ کی فوج تیس ہزار تھی اور علیؓ مرتضیٰ کی فوج بیس ہزار آخر لڑائی شروع ہوئی اور بی بی عایشہؓ جس اونٹ پر سوار تھی اوسکا نام عسکری تھا اور انبوہ خلائق مین وہ مثل ٹیلہ کے دکھائی دیتا تھا۔ آخر کار طلحہ و زبیر و بی بی عایشہ کو شکست ہوئی مروان بن حکم نے طلحہ کو ایک تیر مارا جس سے وہ مر گیا۔ زبیر مدینہ کی طرف بھاگ گیا اور اوس راستہ مین اوسکو کسی نے مار ڈالا اور بی بی عایشہ کا اونٹ اپنی جگہ پر قایم تھا جن لوگون نے اوسکی مہار پکڑی ہوئی تھی وہ قتل ہوتے رہے بعض کا قول ہے کہ چالیس آدمی مارے گئے اور بعض کا قول ہے کہ ستر آدمی مارے گئے پھر ایک کوفی نے باگ پکڑی اور مخالف فوج نے اونٹ پر حملہ کیا اور اوسکے دونون پاؤن کاٹ دیئے وہ زمین پر آپڑا اور لوگ بھاگ گئے۔ حضرت علیؓ کے حکم سے محمد بن عبداللہ بن خلف کے مکان پر بی بی عایشہؓ کو ٹھیرایا۔ حضرت علیؓ کی طرف سے ایک ہزار آدمی اور دوسری طرف سے نو ہزار آدمی مارے گئے کل اس لڑائی مین دس ہزار آدمی مارے گئے بعد جنگ کے حضرت علیؓ مرتضیٰ۔ بی بی عایشہ کے پاس گئے اور اون سے کہا کہ تم جاکر مدینہ مین اپنے گھر مین بیٹھو۔ محمد بن ابی بکر اور چالیس عورتین کوفہ کی آپنے ساتھ کر دین چند

بسیل تک خود ساتھ گئے اور ایک پڑاو تک امام حسنؓ و امام حسینؓ کو ساتھ بھیجا۔ اس لڑائی
مین طلحہ اور زبیر و بی بی عایشہ سب نادم تھے۔ بی بی عایشہ کہتی تہی۔ کہ کاش مین لڑائی
سے پہلے مر گئی ہوتی اور طلحہ نے پھر حضرت علی مرتضیٰؓ سے بیعت کر لی اور زبیر کی نسبت
آپنے فرمایا کہ اوسکا قاتل جہنمی ہے بہر حال حضرت علی مرتضےؓ حق پر تھے اور دوسرا فریق
ناحق پر تہا مگر حضرت علی مرتضیٰؓ نے اون لوگون کا خطا بخش دیا حضرت علی مرتضیٰؓ نے کوفہ
دار الخلافہ مقرر کیا اور ۳۶ھ ہجری مین کوفہ دار الخلافت بن گیا حضرت علی مرتضیٰؓ مدت
تک مدینہ مین مقیم رہے اور مہم بصرہ مین مصروف رہے۔ امیر شام نے باشندگان ملک
کو ہر طرح سے اپنا مطیع کر لیا اور ایک عرصہ کی خلافت کے بعد اوسکی طاقت بہت بڑہ ہی
ہو لی تہی حضرت عثمانؓ کی قتل کا بہانہ اوسکو ملگیا اور اسی بہانہ سے اوسنے بہت شامیون
کو اپنے ساتھ شامل کر لیا اور اوسکی طاقت بہت زیادہ بڑہ گئی حضرت علیؓ نے پہلے ایک
خط لکہا تہا اور اوسکا جواب اوسنے کچہ نہ بہیجا۔ دوسرا خط کوفہ سے جریر بن عبد اللہ کے ہاتہہ
روانہ کیا اوس خط کا مضمون یہ تہا کہ جس بیعت مین سب مہاجرین اور انصار داخل
ہو چکے ہین تم بہی داخل ہو جاؤ۔ جریر نے جب خط پہونچایا تو اوسنے بیعت کا کچہہ جواب
نہ دیا اور شامیون کو برانگیختہ کیا کہ خون عثمانؓ کے طلب کرنے مین دہ زیادہ کوشش
کرین شامی بہت برانگیختہ ہو گئے اور نعمان بن بشیر نے حضرت عثمانؓ کا خون آلودہ کرتہ
اور بی بی نائلہ کی کٹی ہوئی انگلیان۔ کرتہ ممبر پر ڈالدیا اور انگلیان اوس کے اوپر
رکہہ دین یہ حالت دیکہہ کر شامی بہت گریہ وزاری کرتے رہے اور اون شامیون نے
آپس مین قسم کہا لی کہ جب تک عثمانؓ کے قاتلون سے قصاص نہ لیا جاوے ہم
غسل نہین کرینگے اور نہ فرش پر سوئینگے۔ جریر یہ حالت دیکہہ کر کوفہ کو واپس گیا۔
عمرو بن العاص معاویہ کے ساتھ ملگیا اور معاویہ نے اوس کے ساتھ صلاح کی اور
کہا کہ اے اہل شام خون حضرت عثمانؓ کے طالب ہین عمرو نے کہا کہ آپ بہی اول

وہ بھی حق بجانب ہین خلیفہ مظلوم کا قصاص قاتلون سے ضرور لینا چاہیئے معاویہ نے تھوڑے سے تامل کے بعد اوسکو شریک راز بنا لیا اور دونون مین باہم یہ معاہدہ ہوا کہ جب معاویہ کو حضرت علیؓ مرتضیٰ کے مقابلہ مین کامیابی ہو تو مصر کی حکومت عمرو بن العاص کے متعلق رہے گی اور جب جریر نے واپس آکر معاویہ کے حالات اور اہل شام کا جوش انتقام نسبت قاتلان حضرت عثمانؓ کے بیان کیا تو علیؓ مرتضیٰ نے ۳۶ سنہ ہجری مین کوفہ کی حکومت ابو مسعود انصاری کے سپرد کرکے معاویہ کے ساتھ جنگ کے ارادہ پر مقام کوفہ سے روانہ ہوئے اور معاویہ نے عمرو بن العاص کو سپہ سالار لشکر مقرر کیا اور اوس کے دونون بیٹے اور اوسکا غلام بھی ہمراہ کردیا اور ایک لاکھ بیس ہزار فوج اوسکی ماتحت تھی دونون لشکر مقام صفین مین جمع ہوئے شامیون کا لشکر دریائے فرات کے قریب تھا اور علیؓ مرتضیٰ کی فوج فرات سے دور تھی لوگون نے علیؓ مرتضیٰ سے پیاس کی شکایت کی۔ اونہون نے معاویہ کو کہلا بھیجا کہ ہم لوگ پانی پر لڑائی کرنے کو نہین آئے بلکہ دین پر لڑنے کو آئے ہین تاکہ خلق خدا پر حجت پوری ہوئے مسلمانون پر پانی بند کر رکھا ہے مناسب ہے کہ لشکر کو لینے دیا جائے اوسکا آخر کو کچھ فیصلہ نہ ہوا جو وکیل گیا وہ واپس آیا اور تمام ماجرا بیان کیا اشعث بن قیس اور مالک اشتر فوج لیکر روانہ ہوئے اور جاکر اونہون نے پانی پر قبضہ کر لیا اور فریق مخالف کو پانی لینے سے روک دیا مگر جب علیؓ مرتضیٰ کو اس واقعہ کی خبر ملی تو آپ نے فرمایا کہ پانی کسی کا مت روکو اون کی اجازت سے پانی لشکر شام پر واگذار ہوگیا۔ جب دو یوم اسی حالت مین گذر گئے تو علیؓ مرتضیٰ نے ابو عمر بشیر سعید ہمدانی قیس اور شبث بن ربعی کو بھیجا کہ معاویہ کو قبول بیعت پر توجہ دلاوین یہ معاملہ پہلی ذی الحجہ ۳۶ ہجری کا ہے یہ لوگ معاویہ کے پاس گئے بہتیرا سمجھایا کہ وہ بیعت کرے مگر اوسنے وہی بہانہ کیا کہ خدا کی قسم سے ہم قصاص حضرت عثمانؓ کا نہین چھوڑینگے۔

شیث نے کہا کہ ہم خوب جانتے ہین کہ تمنے قصاص حضرت عثمانؓ کے بہانہ سے ان احمقون کو اپنی طرف مایل کر رکہا ہے خدا سے ڈرو اور اپنے ارادے سے باز آؤ اور جو شخص خلافت کا مستحق ہے اوس سے نزاع نہ کرو معاویہ نے اوس کے جواب مین کہا یہان سے چلے جاؤ ہم مین اور تم مین تلوار کے سوا کوئی چیز فیصلہ کرنے والی نہین ہے یہ تقریر سنکر تینون حضرت علی مرتضیٰ کے پاس واپس آئے اور حقیقت حال سے آگاہ کیا۔ علی مرتضیٰ کو یقین ہوا کہ وعظ نصیحت سے کام نہ نکلیگا مجبوراً لڑائی پر آمادگی ظاہر کی مگر ذی الحجہ کا سارا مہینہ چہوٹی چہوٹی لڑائیون مین گذارا ایک بار کی کل لشکر کو میدان مین آنے نہ دیا۔ اتنے مین محرم ۳۷ھ ہجری کا مہینہ شروع ہو گیا۔ حضرت علیؓ نے محرم کے احترام سے لڑائی روک لی اور مہینہ بہر تک کوئی لڑائی نہ ہوئی حضرت نے اسی اثنار مین سو دفعہ یا پہر معاویہ کو صلح کی طرف راغب کرنا چاہا مگر جو قاصد معاویہ کے پاس گئے اونکو کامیابی نہین ہوئی اور بلا کامیابی واپس آئے جب مہینہ صفر کا شروع ہوا تو لڑائی بہی شروع ہو گئی۔ سات روز تک متواتر لڑائی ہوتی رہی مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا آٹہوین روز علی مرتضیٰ نے حکم دیا کہ کل فوج ایک مرتبہ میدان جنگ مین لڑائی کے واسطے نکلے یہ کہکر آپ قلب لشکر مین کہڑے ہوئے اور دعا پڑہی اور اوسکے بعد لڑائی شروع ہوئی کئی روز تک ہر روز لڑائی ہوتی رہی عمار بن یاسر نے علی مرتضیٰ کی طرف سے خوب لڑائی کی ان کی عمر کچھہ اوپر نوّے برس کی تہی اور ضعیفی کی وجہ سے حربہ ان کے ہاتہہ مین کانپتا تہا اور علم بہی ان کے ہاتہہ تہا اور کہتے جاتے تہے کہ یہ وہ علم ہے جس سے تین مرتبہ۔ ایک مرتبہ جنگ اُحد۔ دوسری مرتبہ جنگ بدر تیسری مرتبہ جنگ خیبر مین۔ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ لڑ تا رہا ہون اور اب یہ چوتہی لڑائی ہے۔ ایک روایت مین یہ بہی لکہا ہے کہ عمار ابن یاسر بڑی بلند آواز کے ساتہہ کہتے جاتے تہے کہ ہم تمسے تاویل قرآن مجید پر اوسی طرح لڑتے ہیں

جسطرح نزول قرآن مجید کیوقت لڑتے تھے. نزول قرآن مجید کی حالت تم نے کفر
اختیار کیا تھا اور ہم تم سے لڑتے تھے اب اسواسطے لڑتے ہین کہ تم علی کی خلافت
کونہین مانتے. عمار اس حد تک لڑتے رہے کہ اٹھارہ آدمیون کو مارا پہر خود شہید ہوگئے
اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشین گوئی راست ہوئی جو صحیح بخاری مین حدیث
صحیح سے لکھی ہوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ عمار قریب ہے کہ فرقہ باغیہ تجھکو قتل کرے
تو اونکو جنت کی طرف دعوت کریگا اور وہ تجھکو دوزخ کی طرف بلاوینگے جب عمار قتل
ہوچکے تو حضرت علی مرتضی نے بارہ ہزار جوان منتخب کرکے معاویہ کے لشکر پر حملہ کیا
تمام لشکر شام کی صفین شکست ہوگئین. علی مرتضی فرماتے تھے کہ مجھکو معاویہ بڑی
آنکھہ والا اور بڑے شکم والا دکھائی نہین دیتا. پھر آپنے اوسکا نام لیکر کہا کہ لڑنے معاویہ
خلق خدا کی کیون خونریزی کرواتا ہے آ ہم تم دونون لڑین اگر مین تجھکو مار ڈالونگا
تو خلافت میرے پاس رہے گی اگر تو نے مجھکو مار ڈالا تو. تو بادشاہ ہوجاوے گا -
عمرو بن العاص نے سنکر معاویہ سے کہا کہ تیرے چچا کے بیٹے نے انصاف کی بات
کہی ہے. معاویہ نے کہا کیا خاک انصاف کیا ہے وہ جانتا ہے کہ جو شخص اوس
سے لڑا وہ کبھی فتحمند نہ ہوا بلکہ اوسکو علی مرتضی نے قتل ہی کر ڈالا. صفین مین نوّے
لڑائیان ہوئین اور ایک سو دس تک دونون لشکرون کا قیام رہا. پنتالیس ہزار آدمی
شام کے اور پچیس ہزار آدمی عراق کے مارے گئے. چھتیس ہزار آدمی حاضرین
بدر مین سے تھے ؛

آخری لڑائی مین مالک اشتر اور علی مرتضے نے سخت حملہ کیا اور معاویہ کی فوج
بھاگنے پر مستعد ہوگئی. معاویہ کو سخت فکر ہوا. عمرو بن العاص نے دیکھا کہ معاملہ دگر
گون ہوتا جاتا ہے اوسنے یہ فریب کیا کہ قرآن مجید کو نیزہ پر باندھکر بلند کھڑا کیا اور
اونچی آواز سے کہلوانا شروع کیا کہ یہ کلام اللہ ہمارے اور تمہارے درمیان ہے

ور ہین تمکو دین کی طرف بلاتا ہون تمہین اختیار ہے قرآن مجید کو مانو یا مانو خوارج
نے قرآن مجید کو نیزے پر دیکھکر تیر اندازی بند کر دی اور حضرت علی مرتضے سے
کہا کہ قرآن مجید کو ماننا چاہیے حضرت علی مرتضے نے جواب دیا کہ یہ لوگ اور معاویہ
دین دار نہین ہین۔ انھون نے فریب دینے کو قرآن مجید نیزے پر بلند کیا
ہے۔ لوگون نے کہا کہ ہم کتاب اللہ کی طرف بلائے جاتے ہین کیونکر اجابت
نکرین مسعود بن فدک تمیمی۔ زید بن حصین طائی بولے کہ آپ کو قرآن مجید سے
انکار نہ کرنا چاہیے ورنہ ہم آپ کو مخالفین کے حوالہ کر دین گے یا جو حال ہمنے
حضرت عثمان کا کیا تھا وہی حال آپکا کرین گے علی مرتضے نے کہا کہ اگر تم کو میری
طاعت منظور ہے تو جنگ کرو اور اگر منظور نہین تو جو تمہاری رائے مین آوے کرو
یہی لوگ ہین جنکو خارجی کا لقب مورخون نے دیا ہے پھر آپسمین قاصد بھیجکر یہ امر
قرار پایا کہ دو منصف مقرر ہو جاوین کہ وہ فیصلہ کر دیوین۔ شامیون نے عمرو بن
العاص کو اپنا منصف مقرر کیا اور اشعث بن قیس مین اور باقی خوارج نے ابو موسی
اشعری کو منصف مقرر کیا۔ مگر حضرت علی مرتضے۔ ابو موسے کی تقرری سے
ناخوش ہوئے خوارج نے کہا کہ ہم اس کے سوا اور کسی سے راضی نہین حضرت
علی مرتضے نے چاہا تہا کہ عبداللہ ابن عباس مقرر کیا جاوے خوارج نے عذر کیا کہ وہ آپکا چچازاد
بھائی ہی ہم چاہتے ہین کہ جو آپ اور معاویہ سے تعلق نہ رکھتا ہو وہ ثالث مقرر ہو۔ پھر حضرت علی مرتضی
نے فرمایا کہ مالک بن اشتر کو مقرر کرو خوارج نے یہ بات بھی نمانی حضرت علی مرتضی نے ابو موسی کی
تقرری پر مجبورا رضامندی ظاہر کی۔ اس کاروائی کے بعد لڑائی بند ہوگئی اور میعاد مقرر ہوئی
کہ دونون منصف دس میعاد کے اندر فیصلہ داخل کرین منصفان نے آپسمین بحث مباحثہ کرکے
مقرر کیا کہ علی مرتضی اور معاویہ دونون کو معزول کیا جاوے اور مسلمانون کی مصلحت پر رکھا جاوے
کہ جسکو چاہین وہ خلیفہ مقرر کرین یہ تجویز ہو کر دونو مجمع عام مین آئے اور دونون نے یہ بات

ظاہر کی مگر عمرو بن العاص نے ابو موسیٰ کو پیش کیا کہ پہلے یہ تقریر کرے ابو موسیٰ نے کہا کہ ہمنے یہ
تجویز کی ہے کہ حضرت علیؓ مرتضیٰ اور معاویہ دونوںکو معزول کرنا چاہئے جسکو لوگ پسند کریں وہ خلیفہ
مقرر کیا جاوے۔ ابو موسیٰ جب بات کر چکا تو عمرو نے کہا کہ جو کچھہ اس نے کہا وہ تم لوگوں نے سن لیا ہے
اس نے علیؓ مرتضیٰ کو خلافت سے برطرف کر دیا ہے اور مین بھی اوسکو برطرف کرتا ہون اور میرا فیصلہ معاویہ کی
نسبت یہ کہ مین اوسکو خلیفہ مقرر کرتا ہون اسواسطے کہ وہ حضرت عثمانؓ کا مقرر کیا ہوا ہے اور اونکے
خون کا طالب ہے اور قایم مقام حضرت عثمانؓ کے ہونیکا زیادہ حق رکہتا ہے ابو موسیٰ نے اوسوقت
بددعا دی عمرو کو اور کہا کہ تونے عمداً فریب کیا اور گنہ گار ہوا صرف یہ کہہ کر وہ مکہ کو چلا گیا اور پہر
کبہی اس معرکہ مین شامل نہ ہوا۔ فریقین کے حالات جنگ پر تاریخی حیثیت سے غور کیا جاوے تو صاف معلوم ہوتا ہے
کہ علیؓ مرتضیٰ ہر معاملہ مین شرعی پابندی کو ضروری سمجھتے تہے اور اوسوقت تک تلوار نہین اوٹھاتے تہے جبتک
کہ معاملہ اختیار سے باہر نہ ہو جاوے اور اون کے ہمراہی بہی مسلمانون کے معاملہ مین تلوار اوٹھانیسے رک جاتے تہے
مگر معاویہ اور اونکے مددگارونکا یہ حال تہا کہ مکر کرنے جہوٹہہ بولنے اور مسلمانون کا ناحق خون بہانے مین اونکو
ذرا تامل نہ تہا۔ دریاے فرات پر پانی کا بند کرنا۔ حالت شکست مین قرآن مجید کا نیزہ پر لٹکانا ابو موسیٰ کو
فریب دیکر حضرت علیؓ کا خلافت سے معزول کرانا یہ دہشت کا جوہر تہا۔ مولوی جامی نے اس باعی مین اوسکی
تفصیل بہت اچہی طرح لکہی ہے۔ رباعی

آن خلا فیکہ واست باحیدر۔ در خلافت صحابئی دیگر۔ حق در آنجا بدست حیدر بود جنگ با او خطا منکر بود۔

اسکے بعد معاویہ نے حضرت علیؓ کے ہر ایک انتظام کی مخالفت کی عمرو بن عاص کو مصر پر چڑہایا مصر
کا حاکم محمد بن ابوبکر تہا سخت اوسنے یہ خبر سنکر علیؓ مرتضیٰ سے مدد طلب کرے حضرت علیؓ نے مالک
بن اشتر کو اوسکی مدد کیواسطے روانہ کیا۔ وہ مروانہ ہوکر دریا قلزم پر پہنچا اور وہان تحصیل دار کے مکان پر
ٹہرا ایک شخص نے شہد مین زہر ملا کر اوسکو دیدی اور وہ اس زہر کے صدمہ سے مرگیا معاویہ کو اس خبر
کے سننے سے بڑی خوشی ہوئی اور بطور طنز کے کہنے لگا کہ خدا کا شکر ہے مین بہی ہوں علیؓ مرتضیٰ کو یہ نجر ہوا
آپنے محمدؐ کی طرف لکہ دیا کہ تمکو انتقام لینا ہے اور تکالیف پر صبر کرنا چاہئے اور جنگ کے واسطے مستعد

اور لوگون کو حکمت اور موعظت حسنی سے خدا کی طرف بلاو مصر مین علی مرتضی کے خلاف سازش کرنیوالا
معاویہ بن خدیج تھا جب اوسکو معلوم ہوا کہ شام کے لوگون نے معاویہ کو امیر المومنین کا لقب لایا ہے تو وہ
بہی بغاوت پر زیادہ آمادہ ہوگیا اور عمر ابن العاص کی فوج کی روانگی کا حال سنکر محمد بن ابی بکر
پر خروج کیا دونون فریق مین سخت لڑائی ہوئی محمد کی فوج شکست کہا کر بہاگ گیی اور محمد بہاگتا ہوا خرنہ تہا
پہ پہنچا کہ لوگون نے اوسکو پکڑ لیا اور ابن خدیج کے پاس لے آئے اوسنے اسکو قتل کرا کر لاشہ پہینک دیا اور پہر آگ مین
لاشہ جلا دیا۔ عمر ابن العاص نے معاویہ کے واسطے مصر مین پہنچکر لوگون سے بیعت لی۔ بی بی عایشہ کو جب خبر پہنچی
تو وہ بہت روئی اور پیٹی اور معاویہ اور عمر ابن العاص کو بددعائین دیتی رہی۔ پہر معاویہ نے حضرت علی کے
ملک پر تاخت و تاراج شروع کیا اور مصر کی حکومت اوسنے سنبہال لی اور بصرہ کی حکومت کا یہ حال ہوا
کہ پہلے حاکم عبد اللہ ابن عباس تہا اوسکی حضرت علی کے ساتہہ شکر رنجی ہوگیی وہ بصرہ حکومت خود بخود چہوڑ کر
مکہ کو چلا گیا اور وہ حکومت بہی معاویہ نے سنبہال لی۔ اسکے بعد خوارج کے تین اشخاص نے آپسمین مشورہ کیا
عبد الرحمن ابن ملجم برک بن عبد اللہ تمیمی جسکو حجاج بہی کہتے ہین عمر ابن بکر دوسیون نے مشورہ
کیا کہ اگر عاملان اسلام کو قتل کر دیا جاوے تمام ملک مین آرام ہو جاویگا ابن ملجم نے کہا کہ علی کو مین
قتل کرونگا برک بن عبد اللہ معاویہ کے قتل کا ذمہ دار ہوا اور عمر ابن بکر نے عمر ابن العاص کے قتل کا ذمہ لیا
ابن ملجم کوفہ مین پہنچا تو ایک عورت خطامہ نام پر عاشق ہوگیا اوس عورت کے باپ اور بہائی کو علی مرتضی نے
قتل کیا تہا اوس عورت نے نکاح کرنا اس پر منظور کیا کہ تین ہزار درہم اور ایک لونڈی اور ایک غلام
اور حضرت علی کا قتل اوسکے حق مہر مین ہو اس امر پر ابن ملجم راضی ہوکر روانہ ہوا اس عرصہ مین
وردان اور شبیب دو شخص اوسکے ساتہہ ہوگئے اور تینون نے مشورہ قتل کا کیا آپ اپنے گہر سے صبح کی نماز کے
واسطے نکلے شبیب نے آگے بڑہکر تلوار کی ایک ضرب لگائی وہ تلوار ایک تختہ پر لگی اور وہ بہاگ
کر لوگون مین جا چہپا۔ ابن ملجم نے دوسری ضرب لگائی اور وردان بہاگ گیا ابن ملجم پکڑا گیا
لوگ اوسکی مشکین باندہکر حضرت علی کے پاس لائے حضرت علی نے حکم دیا اگر مین مر جاؤن تو اسکو
قتل کرنا اگر مین زندہ رہا تو اپنی رائے کے مطابق عمل کرونگا۔ اسکے بعد حضرت امام حسن اور

حضرت امام حسینؓ کو بلاکر فرمایا کہ مین تمکو تقوے اور پرہیزگاری کی وصیت کرتا ہون۔ دنیا کی آرزو نہ کرو اور جو چیز تمسے چھین جاوے اوسپر افسوس نہ کرو۔ راست بازی اختیار کرو یتیمون پر رحم کرو اور ضعیفون کی مدد کرو اور جو کتاب اللہ مین ہے اوسکے مطابق عمل کرو خدا کے راستہ مین کسی ملامت کنندہ سے نہ ڈرو۔ پہر محمدؒ ابن حنفیہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ تمکو بہی تمہارے بہائیون کیطرح وصیت کرتا ہون۔ تمنے اپنے بہائیون کو تکریم و تعظیم کرتے رہنا کہ تمپر اون کے بڑے حقوق ہین اور اون کے سوا کسی پر بہروسہ نہ کرنا اور اسی طرح امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو بہی اوسکے بارہ مین وصیت کی۔ پہر آپنے کلمہ لا الٰہ الا اللہ کے سوا کوئی بات منہ سے نہ نکالی اور آپ کی روح قبض ہوگئی۔ آپ کی عمر ٦٣ یا ٦٤ سال کی تہی اس بات پہ اتفاق ہے کہ آپ نجف اشرف مین دفن ہوئے۔

ان اللّٰہ و انا علیہ راجعون ؏

اغلاط نامہ کتاب

تحقیق الادیان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۹	وجود	وجود	۶۲	۶	کی تھی	کا تھا
۱۱	۲	غرض	عرض	۶۲	۱۰	پہنچان	پہچان
۱۳	۷	شعر	مصرع	۷۵	۹	خوده	خواه
۱۴	۲۱	خدااور	خدا۔اور	۱۵۸	۱۳	احسانی	انسانی
۲۵	۱۲	سات سات	سات	۱۶۰	۲۱	جاؤنگا	جاویگا
۳۱	۱۸	ہیرا	میرا	۱۶۳	۱۳	یعقوت	یاقوت
۳۳	۱۱	ہو	ہوا	۱۶۴	۸	منظم	منضم
۳۴	۲۱	ہنسی	ہنسنے	۱۶۵	۵	درمان	درمیان
۴۷	۲	السمام	اہتمام	۱۶۷	۱	ا	اور
۵۰	۷	فرماتے	فرمائیے	۱۷۶	۲۱	بات کرتے قابل	بات کرنیکے قابل
۵۱	۶	۔	تھا	۱۷۸	۱۱	ال	الا
۵۱	۷	کہ	کی	۱۸۶	۱۸	اساز	آثار
۵۲	۹	فرماما	فرماتا	۲۱۱	۳	وبیہ کلبی	دحیہ کلبی
۵۴	۵	ایک بیک	یک بیک	۲۲۵	۱۳	ابن العاس	ابن العاص
۵۵	۱۶	اخلافی	اخلاقی	۲۴۰	۲۰	تجاست	نجاست

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۶۷	۱۶	تجھہ	مجھے
۳۰۳	۱۳	جرءت	جُرات
۳۳۰	۰	میں	میں نے
۳۶۸	۱۷	اضطراب	اضطراب
۴۷۳	۲۰	ناز	نازل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۴۴	۱۵	ہر کہیں	کہ ہر کہیں کہ دیتیموں
۵۰۰	۷	مخلوک	مملو
۵۰۷	۹	آسمان بار امانت	نتوانست کشید
۵۱۴	۱۶	تفیق	تفریق
۵۱۴	۱۳	اوحام	اوہام